

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ جَبَابِكُمْ وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ

معادن جواہر معجزات نبویہ عمان لائی آیات بنیات مصطفویہ براین قواطع رسالت حج سواطع نبوت  
دلائل لواحق خصائص ذات خاتم المرسلین رحمۃ اللہ امین شفیع المذنبین علت وجود عالم و آدم  
نبی الامم رسول العرب والعجم صاحب کتاب تیسین سید الثقلمین خواجہ دوسرا پیشرو کوکبہ انبیا  
مقدرتہ بجیش اصفیا منظر شان لولا کہ لما جلب کبریا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلوات اللہ  
علیہ والہ اکریم وصحبہ العظام ما دامت الیالی والایام موسوم بہ

معجزات نبی الوری

اردو ترجمہ

خصائص کبریٰ

جو مولفہ خاتم المحبین حجت اللہ فی العالمین امام ہمام شیخ جلال الدین سلطی رح اور لب لباب  
احادیث صحیحہ ہے بعد دولت علیہ فخر الملوک و اسلامین رونق تاج و تکیں کرف الامم بلا لائق  
والعجم قدر قدرت علی حضرت حضور پر نور زو اب میر عثمان علی خان بہادر نظام سابع و کن خلد اللہ سلطنت  
خادم العلماء کا سر محمد عرب الجبار خان صفی نظامی منتظم افعہ محکمہ معتمدی صرف خاص و شہی  
خداوند علی حضرت حضور پر نور سرکار نظام و کن نے صاف الفاظ میں صحاب قلوب صافیہ کے  
ملاحظہ کے لئے مرتب اور مدون کیا اور بتوفیق الہی حسن و ان میں

مطبع میمنہ علیہ اگر حسین بن محمد قاریان صوفی طبع کو شایع ہو



اہل بصیرت پر مخفی نہیں ہے کہ کل ممکنات کی علت غائی انسان کا وجود ہے جو انشرف المخلوقات کی صفت سے متصف ہے۔ اور افراد انسانی میں انبیاء اور رسل علیہم الصلوٰات والسلام کی صفت سے متصف ہے۔ اور اتم وجود سے مبعوث کئے گئے ہیں جن کے کمالات نبوت اور رسالت سے حق جل و علی کی عظمت قدرت اور کمال حکمت کا ظہور پایا جاتا ہے۔ انبیاء اور رسل علیہم السلام میں بھی مدارج صفات کا تفاوت ہے اور ایسی ہی اونکی شرایع اور احکام اور معجزات کی شان ہے۔ پیغمبر فخر بشر علت ایجاد عالم آدم خاتم الانبیاء حبیب کبریا محمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ رحمتہ للعالمین کی صفت سے متصف تھے اور آپ کی ذات اقدس نبوت کے اکمل صفات کا منظر تھی اس لئے اُن صفات کے اتقنا سے آپ کے معجزات باہرات اور آیات بینات اور انبیاء کے معجزات اور آیات سے اعلیٰ اور اکمل شان سے ظہور میں آئے ہیں اُن معجزات میں سے قرآن شریف ایک ایسا عظیم الشان سماوی معجزہ ہے کہ تیرا سو برس سے کروڑوں مخلوق جب کو دیکھ رہی ہے اور قیامت تک اس کا وجود دنیا میں



یون ہی قائم رہے گا اور ہر فرد بشر کو جو قدرتِ الہی کا قائل ہوگا اس کے سوا ہی ہونے کی  
 نقدیق پر مجبوری ہوگی قرآن شریف کے سراجِ معجزہ سے اردتین ذاتِ اقدس سے  
 روئے زمین پر ظورین آئی ہیں علمائے اسلام نے ان کے جمیع آثار و تصانیف میں بڑا اہتمام  
 کیا ہے اور اسلامی کتب میں ان کا بڑا ذخیرہ جلا آ رہا ہے۔ امامِ جامع تہی السنہ جناب مرتب  
 صوری و معنوی شیخِ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے بیعت و دیگر علماء اسلام کے  
 خاص اس شرف و سعادت کا بڑا احصا کیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کے اکثر معجزات اور آیات اور خصائص ذاتِ اقدس کو قوم کی معبر کتابوں سے  
 انتخاب کر کے کتابِ جلیل الشان (خصائص کبریٰ) میں نہایت خوش سلوبی  
 سے جمع و تالیف کیا ہے جسکو علمائے اسلام بڑی وقعت کی نگاہوں سے  
 دیکھتے ہیں۔ قبلِ زمانِ ولادت با سعادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کتب  
 سابقہ اور اہم ماضیہ اور جنات اور کائناتوں نے جو پیشین گوئیوں کے طور پر اخبار دئے  
 ہیں اور وقتِ ولادت شریف سے آخرِ زمانِ وفات تک جن معجزات اور آیات  
 بینات اور خصائص ذاتِ اقدس پر شیخِ علامہ محدث کو اطلاع ہوئی ہے انکو نہایت  
 تحقیق اور تنقید کے ساتھ محدثانہ اصول پر بیس سال میں مدون کیا ہے غرض یہ نادر کتاب  
 اسرارِ قدر اور انوارِ حکمت الہی کا معدن ہے اور اسکی توصیف میں زبانِ اہل علم قاصر ہے  
 خادومِ العلماء نے اس کے اردو ترجمہ کی توفیق پائی اور بجا تکمیل و اختتام کے اس کا نام  
 و معجزاتِ نبی الہی اور ترجمہ خصائص کبریٰ رکھا یہ کتاب جیسی جلیل الشان ہے ویسی ہی سبکی  
 اشاعت ایسے مبارک و مسعود عہد میں ہوئی ہے جسکو عنوانِ شرف و سعادت ابدی  
 کہنا چاہیے اس لئے خادومِ العلماء نے اس مبارک ترجمہ کو سکندر رشوکت سلیمان حشمت خاتم  
 بذلِ نو شیروان عدل کشف الامم ملاذ العرب والعجم فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک  
 مظفر الممالک آصفیاء قدر قدرت اعلیٰ حضرت حصنِ پر نور نواب میر عثمان علی خان

نظام صالح قلم و دکن خلد احمد ملکہ و سلطانہ و انفاض علی العالمین برہ و احسانہ کے نام  
 ہمایون سے معنون کیا ہے اسلامی تالیفات میں یہ پہلی حلیں نشان کتاب ہے جو دنیا کی تاریخ  
 میں اس عہد مسعود کی یادگار رہنے والی ہے۔ اگرچہ یہ قومی خدمت کسی خصوصیت کی  
 مقتضی نہ تھی اور نہ سلطنت کے اغراض سے اسکو کچھ تعلق تھا لیکن بیٹے سلف کے  
 اتباع سے سلطنت ابیدرت آصفیہ کا انتساب اس لئے چاہا ہے کہ اکابر اسلام اور  
 حامیان شرع سید الانام علیہ الہ الصلوٰۃ والسلام نے باوصف دنیا سے کنارہ کش رہنے  
 اور نفوس زاکمہ رکھنے کے اپنی نامور تالیفات اور تصنیفات کو بادشاہان عہد اور امرا کے  
 معزز ناموں سے معنون کیا ہے ایسے انتساب سے ادب کا اصلی مقصود اتنا ہی تھا کہ  
 ادب کے عہد کے سلاطین اور امرا کے خیر و برکات اور اشاعت علوم و فنون کا اندازہ  
 خلعت کو ہو سکے اور وہ پہلے اور اپنے زمانہ کے انحطاط یا ترقی علوم و فنون کے مدارج  
 پہچان لیں۔

ممالک ہندوستان میں قلم و دکن جلیا ہنزہ پر خطہ تسلیم کیا جاتا ہے اور اصناف  
 علوم و فنون کی اشاعت سے جو عظمت اور شوکت سلطنت آصفیہ کی مانی جاتی ہے  
 اکمل کا وجود اور ادب کی تالیفات و تصنیفات سے اس کا کامل ثبوت صفیہ دنیا پر موجود  
 ان آثار اور نیز اس خیال سے کہ خاص صرف شاہی سے میں خدمتی تعلق رکھتا  
 ہوں اور ظل عاطفت مملکت آصفیہ میں اپنے مقاصد سے کامیاب ہوں مجھ کو سلف  
 کے اتباع اور مجازی ولی نعمت کی سپاس نعمت کے لئے ہی اپنے اس ارادہ میں  
 تقدیم ناگزیر تھی۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ جو منعم حقیقی ہے اسکی بیدار بخشنی سے مجھ بے بضاعت کو  
 قوی امید ہے کہ میری اس دینی خدمت کو خاص و عام کی نگاہ قبول میں عزت بخشید گا  
 اور روز محشر اپنے حبیب اکرم شافع امم صلعم کے خلیل غلامان میں زیر لوائے شفاعت

اس کے صلہ میں جاوے گا۔

ایک لایہ قصیدہ جو بہ تقریب تحت نشینی / قدر قدرت اعلیٰ حضرت حضور پر نور  
ہے وہ عنوان کتاب میں ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے جس کے ملاحظہ سے خسرو سلیمان اجمالی  
قدر قدرت اعلیٰ حضرت حضور پر نور کے گزیدہ صفات اور سلاطین ماضیہ سلطنتہ آصفیہ  
کے سلسلہ سلطنتہ پر اجمالی حیثیت سے اطلاع ہو سکیگی اللہ تعالیٰ اس سلطنتہ  
ابدیت کے حسنت و برکات اور خیرات جاریہ کو تا دور زمانہ قائم رکھے اور فرمان رواے  
عہد کے جاہ و جلال کو روز افزون ترقی عطا فرمائے انہ مفیض الخیر والحدود صلی اللہ تعالیٰ  
علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد والہ وصحبہ اجمعین الی یوم الدین۔

مترجم خادم العلماء

محمد عبدالجبار خان - صنفی تنظیم افعہ محکمہ معتمدی صنف خاص سرکار نظام دکن

۳۳۱۳ھ



# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قصیده به تقریب سیر آرائی فرزند لوامی شوکت صفیجاهی طراز  
 آئین شایه نشاهی محراب سلطنت دره التاج مملکت سکنه سطوت  
 فریدون جشمت قدر قدرت علی حضرت حضور پر نور نواب عیث عثمان  
 علیخان بهادر فتح جنگ نظام الدوله نظام الملک مظفر المملک

## آصفیجاه بسطه الله ظللال عدله

طوبه سینا شده بیت الشرف برج حمل  
 بر رخ آینه شام ز ماه صیقل  
 این بود نقطه و آن دایره عظمی بمثل  
 حال بیند نمایان صبورستقیل  
 مردم دیده خفاش زغم گرد حل  
 نهفتد کار شب تیره به شمع و مثل  
 بتگ و تاز چنان گرم عنان شد اجل  
 در بر خویش کشید است ز انوار حل  
 سرمه گرد نفس صبح بود در کحل  
 سرگردون شده آینه فرق سر کل  
 گشت از شوق چنان دیده خورشید حول

مهر تابان چو بر افروخت تجلی مثل  
 چرخ با مصطفی نور ز ند چون دم صبح  
 روز و شب بیکه بهم کامل و ناقص گرد  
 گشت روشن نگه دیده ابواب عدم  
 نگه آرزوی دیده حسد با باله  
 گشت دیر کهن از مهر تجلی کده  
 او هم افکند رسم سعی بهشت جولان  
 سایه از فرقه خورشید نژادی برین  
 بر تو نوزد هر سایه مزگان سیاه  
 تیغ خور کا کل مشکین شب تار پیله  
 حبلوه صبح زانوار و وبالابیند

دهر بر تاست شب حاکم الوار برید  
 پر تور و چوب یا باب جنون جوش آمد  
 و دود از درنگ شعله فروغ الوار  
 خاک گرید وید ز الوار چاه دارد  
 بسکه جنبی بهم سله امن و امان  
 پیش ازین بود چمن صفحه تقویم کمن  
 اعتدال شده در طبع عناصر ساری  
 فیض الوار بار و ارج و با جسام رسید  
 ابر از لوله خوش آب بود دریا بار  
 فیض باران بمواید و دهر برگ و لوار  
 قلم صنع زنده نقش زاسر از ازل  
 نامیه از صور بوقلمون می بخشد  
 شد هوا آب و بود آب چو سیم محلول  
 اثر فیض بهاریت چنان در آتش  
 رقم عیش طراز و بحر و ف قطرات  
 بس صفحہ رنگین کتاب گلزار  
 چه زمین و چه تمل سر بفلک می ساید  
 بسکه از تربیت نامیه بالیب پنخوش  
 ز اهتزاز طرب آهنگی سامان بهار  
 ز اهد خشک گراز صومعه آید بیرون  
 وقت افروختن آتش پر آب آمد

مطلع

چرخ چون شاه در عنا کشد و راه بغل  
 در بنا به شب و یخ و ریگند خل  
 شمع افروخته انگشت درون منقل  
 چشم اعلمی شود از نور چشم احوال  
 سر شوریده خود را بعد م بر د خل  
 داد استخراج خورشید نویش ز عمل  
 گشت اجسام با حکام تساوی اعدل  
 از کمال حکم سب در قیاض ازل  
 قطراتش شود آویزه کسار و تمل  
 از پے نشو و نما شد بجهان تنگ محل  
 دهر شد آینه در اصور استقبال  
 حسن از تنگ بالو ارج و رخامی جیل  
 عقده آتش و هم خاک بآن شد منحل  
 اخگر و شعله شود غنچه و گل در منقل  
 قلم موج روان بر سر لوح جدول  
 کشد از لاله و گل نامیه طرفه جدول  
 اهتزازیت و را علی زگل دور اسفل  
 چرخ آید بنظر پیش زمین یک خردل  
 بر هوا می فلکند سبزه کلاه منحل  
 تا بگردن رود از قطره شب نیم بو حل  
 سر و شد گرمی باز از تنور و منقل

از نسیم سحر اعجاز میجا بیند  
 دو دواشفته نشانند سیرالین جنون  
 در بهار است دگر جلوه نیزنگ بها  
 برگ و بار و شجر و شاخ و همه غنچه و گل  
 بر فلک سبزک و طاقس برآرد بر و بال  
 جوهر آینه چون سبزه سیراب شود  
 نکست گل برسد گر به پریشان مغز  
 چشم از خواب بهارے بکشایند اگر  
 گر صبا دامن رنگین بفضا افشانند  
 لاله از جوش بهار است چنان طوفان خیز  
 شعله چون لاله برون عکس برآورد رنگ  
 بهر بلبل که صد آهست بهر اس چمن  
 سبزه چند آنکه تراشد کند نشو و نما  
 بهر نفس رنگ گل و لاله دو بالا گردد  
 از رنگ لاله چنان جوش زده خون بها  
 شعله طور زده سر ز چرخ لاله  
 از شب دلغ دید پر تو روز روشن  
 اگر از لاله شب تیره فرو غنی خواهد  
 تا گم شوئی ز گسنگر از دقده  
 خواب راحت چو نهد پای به بساط سبزه  
 سادگان گریه سبزه مجوی روی آرند

صورت غنچه بود گر دل عاشق به بل  
 سنبل تر دم آشوب و داغ مختل  
 چشم نظاره عجب نیست که گردد حول  
 محکم آیات کمال است از صنایع ازل  
 بیضها ابر گرفته ز کواکب به نقل  
 نفس بهر جلای زنده شش صقل  
 صورت غنچه کند جمیع عواس مختل  
 غنچه خیابان همه بنید گلستان به نقل  
 شود از سوده یا قوت بصحر اقطر  
 در طره رنگ شود داغ پلنگان به بل  
 در جادوات چنان حسن صفا کرده عمل  
 سوده با دسحر از گوهر شبنم صندل  
 سر و گه تا کرش گاه رسد تا به نقل  
 دم نظاره شود دیده بلبل حول  
 گشت بهر رنگ حقیق جگری رنگ جیل  
 شد تجلی کده از پر تو آن کوه و تل  
 در شب تیره اگر لاله فرو زد مشعل  
 شمع انجم که نیفر و خست سپهر اول  
 که بر آتش نشود سبزه نوستعل  
 روے در هم کشد از یاد بساط قمل  
 از خط سبز شود چهره شان چون جدول

از فروغ رگ گل پنجه خورشید شود  
گل بشوخی فرس افکند بیدان چمن  
از شراب لغات طرب بلبل است  
مریم خنجره لود حلاله عیسی گل  
رقص طاس کند ز اغ بصحن گلشن  
کافرن جلوه ز انداز بهاران پیداست  
گر نیم چمن آید سوسه کشت و تهاق  
از گل سنگ زند جوش برون نکست گل  
تلخی دهر دهر لذت شیرینی عیش  
نمانن باد چنان عقد کشتی دارو  
گل رسیده ز عدم ساغر یا قوت هست  
بیش ازین تازگی گلشن امکان چه بود  
گرد از جوش طرب گوهر گوش گلبن  
سر بر شاخ بجنبم از وجد نشاط  
نوع و سیت گلستان که بجنبه از ناز  
بال افشان بهوای قد شمشاد سیاغ  
از خمی رنگ چمن نشه دو بالا دارد  
از فروغ رگ گل پنجه خورشید شود  
شوق نظاره گلها تشش ایجاد بود  
هر کجا چشم کشاید به نیزنگ بهار  
سبز بختیست بهار طرب افراے ابد

اگر سوسه شاخ ببالد بهوای پنجه شل  
پس سر خاطر بدیل نشو و ستا صل  
نعم افلاک عجب نیست شود و منزل  
بمچو رون القدس از فیض نسیم است گل  
سایه بختی که گشته ادرایه بغل  
کز ناله و لاله بکنز رپولات دهل  
رنگ گل میزند از صفه اوراق بصل  
عند لب چمن اربال نشا تدبیل  
ذوق فریب شود از طعمه شحم خنظل  
گل شه غنچه هر عقد لایخمن  
سر و چون ساقی متانه مینا به بغل  
غنچه دارد نشه از نفس صبح ازل  
اشک شوق از چکداز دیده بلبل مبل  
ابر در سخن گلستان چو کند رقص جمل  
نرگس و لاله در یحان همه در پیب و بغل  
قرم آید صفت عاشق و اگر ده بغل  
ساغر نرگس خنجر چو چشم احوال  
اگر سوسه شاخ ببالد بهوای پنجه شل  
می جود برق بچولان ز دماغ تنبل  
رنگ بر رنگ ساد آغوش نظر گرد و تل  
دهر گلزار بهشت است ز گلهای امل

باغبان هوس از عیش ابد گل چیند  
 چشم ادراک کند سیر باغ ایام  
 دکن آراسته چون خلد برین است از عیش  
 ساحت سینۀ خلق است طرب جولانگاه  
 نوبوانان چو تسمه سر و حسه رمی دارند  
 محفل عشرت جمشید بود بزم همان  
 هر شب از پرتو انوار شمع و مشعل  
 از طرب ذوق سکونناز طبایع برخاست  
 میشود جذبۀ مقصود کند گردن  
 و صبر گردید تسلی کده راحت این  
 تلخ کامی که کشد ساغر زهر انچه چشم  
 اندرین عهد بود چون دل ارباب صفا  
 ناله در دل فلکند طرح نشاط لغات  
 ذوق را رنگ طرب همدم خمیا زده چشم  
 برکش امر و زبر خرقه پیشینۀ زهر  
 ساغر حبه بکف آور که صلا زده است  
 بسکه بر روی گلستان قدح عیش کشید  
 بد باغ هوس هر قسح آشامی هست  
 جرعه می که فشانند حریفان بر خاک  
 گر به سیرنگ دهد رنگ ازین می نقاش  
 ساغر می بکف مغیجگان رنگ زند

مطلع

حال جوشید هب از چمن مستقبل  
 غنچه را از ابد با گل اسرار ازل  
 حور و غلمان زن و طفلان چلی و چل  
 طبع را نندزهوس تو سن صد طول امل  
 حسن شهری کند امر و زبگلزار خست  
 هر مکان است از عشرت بکن عیش محل  
 نور خورشید زندلمه زیما زحل  
 شوق گلگشت کشد این آرام کس  
 گو تگاپونه نمائی بره طول امل  
 سر شوریده هر فتنه برآمد زخل  
 بجلاوت زلبش جوش زند موج عسل  
 ساده آئینه لوح فلک از نقش حیل  
 یاس نبخشند بخواطر طرب ذوق امل  
 عیش را کار دو بالا زنگاه احوال  
 افکن از دوش قبا ئست گرا ز علم و عمل  
 ساتی میسکه کام اندسیض از دل  
 رند غلطیده سیست چو خواب محفل  
 نشه باده جام طرب حجم بخل  
 جوشد از عیش ز فواره رنگش حبل  
 صورت نیم رخ آید بظلمه مستقبل  
 همچو آن لاله که از آینه خند و بمیش



باشد این عیش ز اورنگ نشیمنی شوی  
 میر عثمان عسلینان نظام سلج  
 پانواده سرازنگ دکن لجه پدر  
 طالع اول سپهر شرف از اوج جلال  
 بارگاهش بود از عزت شاهنشاهی  
 صور علمی شاهان جهان گشت عرض  
 پیش عقلش نه دفر ز عقول شاهان  
 صفتش مجمع تفصیل شیون امکان  
 علم او سله عهد قدیم آراید  
 علم آن گونه که قایم شده با ذات عقول  
 دل او ساغر میخانه ستر تکوین  
 تا هیولی جهان صورت مهرش نگرفت  
 فلک طالع او از شرف اقبای  
 سحر عیسی عدلش ز شفا بخشی مهن  
 باشد از اینست معدلت او خالی  
 از نمیش شکند باز دگر پرواز عقاب  
 شکر امینش کرد چنان استیلا  
 نگم فتنه ایام بقهرش زرد  
 ورق ملک محفظ بود از نظم و نسق  
 بسر هوش سلاطین بد مملکت فکر  
 بد مهادنه زائی عتابش گردد

که بلند است ز شاهان اولی العزم اول  
 که بود وسیع سموات نصیرش ز ازل  
 بهیو خورشید که پاسه بگذارد بجل  
 مشتری را بنهد پایه فرو و مینه محل  
 حرم کعبه احلاص همه اهل دول  
 از به جوهر ذاتش دم ایجا محل  
 عقل او مهر و عقول همه شاهان مشعل  
 ذات او منبع اسرار کمالات ازل  
 گر چه ماضیت و یا حال و یا مستقبل  
 بوجودش بود امر و ز قیامی به عمل  
 عقل او نشئه صهبائی کمال اول  
 صورت نوعی انسان نه پذیرفت محل  
 دارد آن مهر که عشرت کرده اوست محل  
 نگر از دین مملکت از فتنه علل  
 جایی بزغاله در آغوش پلنگان جبل  
 در هوا اگر بکبوتر بکشد ید چنگل  
 جت از حصن فلک حیش حواش عقل  
 بر نیاید مرده داری سوئے احدا قخل  
 کلک رایش کشد از عدل نگارین جدول  
 چرخ مالد ز غبار هوشش صندل  
 هیئت را سخا جرم سماوی مختل

ن

چرخ آسمیه شود از حرکت ماند باز  
 فرقه مشتری از نور سعادت افتد  
 بهر بندش چو سحابیت در اجسام اثر  
 منظر بارگه معدست او نشود  
 بهتش حلقه منت کش گوش شاهان  
 آفریند به خوان سخایش ز بهوس  
 کاوش رشک کف لعل فشانش سازد  
 پیش خرمش سریان دوران ضعیف هر  
 پایه عادت دین بسکه برافراخته است  
 داد پیشانیش از سجده بکمه مسجد  
 در دکن تازه شود رونق دین اسلام  
 باشد از خاک درش سرمه ارباب یقین  
 اسرار خدیو کن و مقرر عز و عظمت  
 دست روشن گراقبال تو چون اسکندر  
 شرف و رفعت شان تو به نیان بسپرد  
 ذره از خطاب تو عروج خورشید  
 اسجد مکتب عقل تو بر این حکم  
 نگه عدل توانداخته از رفعت قدر  
 کلمه در دهر از کلفت ظلمت نکند  
 فتنه در دوره عدلت چو حوادث مغرور  
 سخیل اجلال تو بایسد ز گلزار اید

نگه مهر کند سلب صفاتش ز عمل  
 پیکر او بنچوست بنماید چو زحل  
 بهر بندش چو شرابیت بار و حل عمل  
 کسروی عدل که فرشت کمن مستعمل  
 دولتش داغ نده جبهه ارباب دول  
 جعفر و حاتم طه حوسله طول امل  
 چشم خورشید ز اشک شفقتی چشم بیل  
 پیش عزمش حرکات فلکی وضع کسل  
 تنگ کفر است دگر خوار می عوی و بهل  
 شرف کعبه ز اخلاص نبی مصل  
 غره ناصیه او شود از حسن عمل  
 گردد از گردش غازه ارباب ملل  
 شان عالی تو از جمله شہانت اجل  
 زده بر آینه طالع دولت صیقل  
 مشتری را چه مقام است و بجز اچه محل  
 اوج کیوان ز عتاب تو حقیض اسفل  
 سبق فطرت عالی تو اسرار ازل  
 که داغ ستم چرخ نگر و مختل  
 مهر مالک بعین فلک از خدو عدل  
 امن در عهد تو منصوب بجای وید عمل  
 گل اقبال تو خندید ز بستان ازل

کرد و خلاق جهان به نظام امکان  
 برده ادراک تو در کشف حقایق سبقت  
 پیش علم تو تنگ مایه چه اکثر چه اقل  
 ایکه در مسر که زرم بقتل عدا  
 چرخ از منطقه پیش تو کمربشاید  
 باله از شمشه همچو زرینه درفش  
 از قشون تو شود تنگ همه عرصه جنگ  
 عرصه چون دامن محشر شود از خیل و سپاه  
 بنماید بتن شیر و لان هیجبا  
 عرصه زرم زار ملج دیوان نبرد  
 زان غبار که بحولان هیو نماند  
 دیده دخت ز خم دل خصم تو کند  
 بر ناخن تیر تو قضا بکشاید  
 از نیب تو بچنگاه سماک راجع  
 هر عقاب که ز تیر تو پیر و از آید  
 در کند تو بود سلسله عهدتیم  
 تیغ فیر و زه نیامی که بدست تو بود  
 لمعه اش برق زن خرمن هستی  
 سوئے اعدای تو بیغام رساند از مرگ  
 بر تو شعله اشش آندم که در ارکان افتد  
 گاه خون یزد و گاه خون خورد و از نشه لبی

مطلع

جوهر ذات تو با جوهر فعال بدل  
 کرده او با هم تو در سه و قاین مدخل  
 پیش حلم تو سبک پایه چه گردون چیل  
 دست تیر وی قضا از حرکت گرد و شل  
 گر به بندی کمر کینه یار سئ اجل  
 همچو خور موجّه انوار سیامون و تمل  
 دز سرانش بنماید بنظر دشت جیل  
 فتنه بند دبر رخ امن زمانه مدخل  
 حلقه های زار ما عینک جلا داد جل  
 همچو احبام ضرا غنیم نماید بشل  
 چشم خورشید شود تیره تر از چشم زحل  
 ز آب پیکان خدنگ تو تراوش چو سبل  
 از دل تنگ عدو عقد مالا نیخل  
 خولیتن را بنماید چو سماک اعزل  
 بر او خیمه ز ندبر بر سر این هفت قلل  
 نجم آرد سر اعدای تو از استقبال  
 مهر گیر دز سیه تابی آن شکل زحل  
 جوهرش تخم شمره افکن کشت مقتل  
 دار داز جوهر خود نامه اسرار اجل  
 بمو الید جز آتش نبود هیچ محس  
 گر چه دار و بدل از آب فنا یک منهل

صفت

صورت اولب خمیازه آهنگ فنا  
از زبان آوری الماس بهیجا بارد  
رگ ابر است بجنبگاه فشانند یا قوت  
رنگ یا قوت زند جوش ز مغز سر خاک  
سرب مغز عدد را چو ترا شد در زرم  
غرات سیرا عدا ز میر شایخ جسد  
چرخ از سنبری او سبز نگردد یمنوز  
چشم چشم ز خون زیری میخ کند  
کند از سلب ردان همچو دعای سیفی  
آبروی همه والا گران جوهر اوست  
آن ظفر تو زد ظفر پیکر و آتش جوهر  
زیر ران تو بود تو سن افلاک نورد  
گرد از میل قدمه های فلک پیمایش  
بتک و تاز نما دید هوا شوخی برق  
گرم پامانی اجرم بگام شوخی  
ششانی شود از شوخی او هفت زمین  
شعله و شوار که از پویه عثمان گر شود  
چرخ در دایره گردش او نماید  
عقل با و زنگد از روش شوخی او  
تا ز از سرعت جولان بکینکگاه اید  
سایه از سرعت آن باز بماند به قفا

جوهر او همه آغوشش تمنا به اهل  
وز سخن پروری آرد با جمل حرف قتل  
باشد الماس ولی لعل طراز و زعل  
سیل خوننا به کشاید اگر از تیغ جبل  
ورقی بر ورق ریزد از و شکل بصل  
بفشانند دم نادر دایمان حبس  
گر چه صد بار زده غازه ز رنگ مخمل  
بیند از لخته او را نگه چشم ز حل  
دم گرمش دم ناور و اثر مستعجل  
گر چه از جوهر ذاتیت همد بایش  
آیت هست که در شان شرف شد منزل  
که بود جوهر اندیشه عقل اول  
سر چشم فلک گرد زمین اسفل  
آرد از پویه بارکان و با جرم خلل  
محو سر کو بی افلاک بکسار کفل  
مستزل شود از پویه او هفت قلل  
برق شکل که نهد داغ ز سرعت بکفل  
صورت نقطه که در دایره باشد بکفل  
گیر دایره جولان کده مستقبل  
دست او بام ببالد بعنان گر بازل  
همچو آن دو دکه از شعله بماند بکفل

صفت

دست را کب بدم پونه او آویزد  
گر دشمن جو بر در راه بمغز گردون  
بهند گرد می بر دهن غنچه تنگ  
چرخ خواهد که شود حلقه نعل سم او  
آب او خون شراین لیو ش آجام  
زننگ بندند ز عکس فلک زنگاری  
گر عنانش بنود در کف حکم تو کند  
آنجنان تیغ و چنین خش که داری بوغا  
اے شده او گر فخر سلاطین زمن  
کشور تو چو عروست بهر هفت نظام  
روز از بر تو عدل تو چو بخت روشن  
کو چها چون دل ارباب صفای نور فضا  
فیض عامیت درین شهر سیرانی خلق  
هست خونگر نمی عهد تو مگر مادر هر  
هست چون عیش منای حیات شیرین  
بر لب گوشه نشینان زدعای دولت  
بعججه نیست که سکان صوامع از عیش  
هست چو لاله که صیت دکن ملک عرب  
هر صید کما جذب کند دے دارد  
بسکه افراخته شد پاییشان عقلا  
شان اعیان دکن هر که به بیت گوید

گه بد امان اید گه بگریبان ازل  
روز و شب را نشاسد ز حواس مختل  
نگزارد ز سبک سیر می او خنده محل  
دلکش آویزه خورشید در خشان بجل  
ساغش کاسه سر باے پلنگان جیل  
بر کو اکب نغمه باد و دوش گر صیقل  
سیل ز قناری او حصن فلک مستحل  
شود از فتح تو دور بهفت اقالیم عمل  
موسل اهل شرف معقل ارباب دول  
عدل زیور بود انصاف تو اور است حل  
شب تجلی که ز انوار عدالت مشعل  
راه چون سینه مرآت ز حسن صیقل  
که زند جوشش بهر کوچه و برزن شمل  
خلق را داشته آسوده چو طفلان به نعل  
اثر مهر تو در کام دل حلق عمل  
هر تاثیر به جویمت که تنگ است محل  
مطرب آسا بسرا یند بهرج تو غزل  
عجم دهند هم از فیض سلاطین اجل  
سر زمین دکن از سلسله طول اهل  
که فرو ماند از ان پایه عقل اول  
سایه رفعت شان نیست مگر ارج ز حل

دستگا به که ز سر مایه دولت دارند  
 از وطن هر که سوسه ملک دکن روی آرد  
 نقش بر چیز که بر صفحه خاطر بندند  
 فی المثل گر بد کن بهینه عنقا جویند  
 بفروغ مه و خورشید پوچش یک زن  
 نور این مشعله و شمع همانا ابدیت  
 پیش ازین در زمین ماضیه شور شکوه بود  
 گشت از سطوت و از دبدبه آصفجاه  
 شد بتوقیع قدر مدلت آصفجاه  
 چرخ زو فال پس از و به نظام الملکی  
 باز آراسته اورنگ سکندر جا بهی  
 ناصر الدوله دگر رایت دولت افروخت  
 افضل الدوله پس از و بسنجا گشت سمر  
 میر محبوب علی خان نظام سادس  
 بهچو خورشید جبهاتاب زاوچ طالع  
 بخشش و مدتش ملک دکن را آراست  
 عرب و ملک عجم چیست که اندر آفاق  
 کوکب طالعش از اوچ در آمد بهبوط  
 پس او قرعه دولت که بنام تو زدند  
 سه تمین جسخ باین دوره سابع گرد  
 در اقالیم شود هست و بذل تو سحر

شکندر نگ رخ بهمت ارباب دول  
 کند آتشکده خویش بگلزار بدل  
 تنگ بیند از د کوچه و بازار و محل  
 طایر آن یهند بیضه عنقا ز بغل  
 در حر مگاه شکوه تو شمع و مشعل  
 که فرو غش نه پذیرفت ز آشوب خلل  
 سر زمین دکن از فتنه ارباب حیل  
 ملک جولانگه اجلال سلیمان بمثل  
 هر جمعیت اعیان زمانه معقل  
 خسروی یافت از د پایه ارفع بمحل  
 که ز سکندر شکوه و عظمت بود اول  
 داشت اجلال ملوکانه از و شان اجل  
 بفضایل ز سلاطین دکن شد فضل  
 که ز بهنگام حسابش ز سلاطین اجل  
 بود با فرة اجلال در ارباب دول  
 صورت شاه پرعنا بجلی و بحسل  
 نیست خالی ز سپاس کرش بیج محل  
 چرخ در کشورستیش سفینه خلل  
 شرف مشتری از عمد تو آید برحل  
 بنده طالع از یاکه سلطان ازل  
 سلاطین بود اجلال و شکوه بمثل

امن آید طرف ملک تو خندان خندان  
 حیدر آباد تو بحر گهر خیز شود  
 کت از رشته نظم و نسق کشور  
 قلمت صفر رقمهای عطا افزاید  
 خسرو عرش جنابا بسخن وادرسا  
 اندرین عهد نشان یافته در ملک سخن  
 چه صنایع چه بدائع چه بود از ترصیع  
 تنگ در زمی ترا کیب نشست الفاظ  
 چه فصاحت چه بلاغت چه غلو چه لغوت  
 چنی تازه دمید است بفیض جنت  
 لله الحمد که هر گوهر معنی خوش آب  
 هر چه از سیده فیاض فرو ریخته اند  
 نرسد عرفی و طالب بقصای گروش  
 افتخار شعر پیش سلاطین نبود  
 آصفی بدکن شاه بود آصفجاه  
 آصفی جاده گفتار فراخ است فے  
 دست اخلاص بدرگاه خداوند برآر  
 تا که باشد گلنیزان بفلاک مستطرب

عیش تاز و سیوے شهر تو واکر ده بغل  
 کف فیض تو بودا بر یکسار و تنل  
 ناخن عدل تو صد عقد مالایخل  
 آن قدر پاک بود بهر تمنایخل  
 یافت معراج ز در حجت چه تصاد چه غزل  
 همچو اعیان ز تو هر معنی از شان اجل  
 چه مضامین چه عبارات بهم دست بغل  
 ربط معنی و کنایات و اخلاصات بحل  
 چه معانی چه بیان و چه بود و خست  
 ز استعارات و تشابیه و مجاز مرسل  
 ریخت نیسان رگ خامه باقل و دول  
 هست در وادے اندیشه ازان منهل  
 او هم خامه من گرم عنان شد ز ازل  
 جز تمنای عروج سخن و شان اجل  
 ز انتابش شرفم بس برابر باب دول  
 پیش سلطان ز پے ناطقه تنگ است محل  
 بدعای که بود مفتقر فیض ازل  
 تا که خورشید میوزد در آید بحل

همچو نور و ز بهر روز یکام تو بود  
 عشرت حال و نشاط و طرب استقبل

طبع از خادم العلماء محمد عبد الحیبار خان هفتی منتظم مرافعه محکمہ مختاری مصر خاص ہی

بسم الله الرحمن الرحيم

# ديباچه كتاب حليل اشان خصائص كبرى ترجمه اصفي

موسوم به

## معجزات نبی الورا

الحمد لله الذي تعالى وتزه في ذاته وتقدس وتفر في صفاته لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد هو الحي القيوم العظيم  
 الباقي الذي لم يكن احدا في الملك شريكا في الازل كما لا يكون الى الابد الذي تنزل على عبده المصطفى  
 ورسوله المرتضى ونبيه المجتبي كتابا ياديا الى نعمة الصدق والصواب ولعنه تجوامع الكلم الى دعوة الامر والاسود  
 وفصل الخطاب وخصمه بالخصائص الكبرى والآيات العظمى وفضله بالحجج السواطع والبراهين القواطع وشرفه  
 بالمعجزات الباهرات والايات البينات الباهرات واكرمه بعبوديته وادله بالقواضيب الباهرات وظهرته  
 بالقويم وصراط المستقيم على كل الاديان ومحقق ظلام الشرك والكفر بالانوار هداياته الموصلة الى المياد والمعاد  
 عن قلوب عبدة الاوثان واشهادان لاله الا الله وحده لا شريك له الملك والحميد وبسمه  
 على كل شئ قد يرهم شهدان سيدنا محمد ورسوله بسلامة حبه هو الشافع المشفع يوم لا تجزي نفس عن نفس  
 شيئا للعصاة والمنقذ من النار والمبشر للميزة الكرام بجنات تجري من تحتها الانهار ختمت به النبوة والرسالة  
 وانقطع بهديه السلوك الى مهالك الفتوية والفضالة وفضل الصلوات واكمل التحيات عليه وعلى آله  
 والنقباء الانبياء وهم شمس سماء الامامة وعلى صحبه الشرفا والكرام هم بدور الاخلافة لادامت تدور البضائر في انقضاء  
 على الغرور والابحار خدام العلماء المسفخر الى رحمة الله الغفار محمد عبد الجبار الشهيدي بالاصفي النظامي



غفر اللہ لما جنت یدادہ و اغناء ربہ عما سواہ ابن الحافظ محمد عبد الرزاق خان النعم السعدیہ میں تھا ہ  
ابن المولوی الحافظ الورع الزہد محمد عبد اللہ خان المصطفی آبادی طاب اللہ شرادہ و جعل الجنۃ مشواہ  
اصحاب صدق و یقین و تخلصان شریعہ میں کی خدمت بابرکت میں عرض کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلشائے  
نے جو وقت آیہ شریفہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دنیا نازل فرمائی  
اگل مسلمانوں کے دلون میں عجب مسرت نے جو ش مارا اور اپنے دین کی حاجتیں پوری ہونے پر بڑا مسابلات  
کیا مگر خازن اسرار نبوت یار غار حبیب کیو یا زبیب صدر خلافت نبی الورا حضرت ابوبکر الصمد لہو رضہ اللہ تعالیٰ  
عنه کے دل میں غم کا دریا موجزن ہوا اور اون کی چشمان حق میں نے آنسوؤں کا مینہ برسا یا لوگ یہ حالت  
دیکھ کر ورطہ رحمت میں غرق ہو گئے اور آخر میں ختم نبوت کی وفات کے سر پر مطلع ہوئے حالانکہ انیس  
و چالیس مجلس رسالت سے مگر مدارج عقلی میں حضرت صدیق اکبرؓ کے رتبہ پر پہنچنے سے قاصر تھے  
دینی ضرورتوں میں زیادہ تر شورشی کا ما حضرت صدیق ہی کی راے عالی پر تھا کہ آپ کا مرتبہ اور اک دنیا  
کے دانشمندان سے خاص درجہ میں امتیاز رکھتا تھا ایسی دین کے خاص اسرار کی سمجھ سمجھا ہوا ایک  
عالم کو نہیں ہوتی گو وہ علوم ظاہریہ کے کل مراتب کیوں طے نہ کر چکا ہو عالی فطرتی اور درایت حاصل نہ کر  
عظیہ ہے جو خواص علما سے امت محمدیہ کو ملا ہے -

اس نازک زمانہ میں دین کی تباہ حالت اور اہل اسلام کی اغراض نفسانی سے پیچارا بے علم  
لوگ مثل بہائم کی سرگشتہ دادی ضلالت میں علما سے وقت کو اتنی پرواہ نہیں کہ ہماری قوم جہاں سے  
کس مصیبت میں مبتلا ہے انکے واسطے کیا کرنا چاہیے اور انکو سید ہے راستہ پر کس طور سے لانا چاہیے مگر  
جو عظمت اور بزرگی خلاق عالم نے اونکو عطا فرمائی ہے وہ خود اپنے مرتبہ کی شناخت سے بھی قاصر ہیں  
تو نبی نوع انسان کی خراب او صنایع اور اطوار پر اون کے دلون میں کیونکر در و پیدا ہو سکے اور وہ اونکی  
ہمدردی دینی اور غمخواری اسلامی کے کیسے کفیل بن سکے میں سلف میں جو بیخبر معوث ہو گئے ہیں وہ  
ایسی تباہ احوال اہم کی اصلاح کے لئے بھیجے گئے ہیں جیسے اس زمانہ کی حالت ہے کہ کفر و شرک  
و بدعت و ہوا کا کل عالم میں ہجوم ہے اور دنیا پرستی کا عام خلافت کے نفوس اور قلوب پر ایسا غلبہ ہے کہ  
لذات فانیہ میں وہ اس درجہ منہمک ہو گئے ہیں کہ حق کی صورت اونکی آنکھوں سے چھپ گئی ہے  
اور باطل ہر دم پیش نظر ہے اور وہ حیوانی خصال کے استیلا سے متناہتین سمجھتے کہ ہم کون ہیں اور  
کس غرض کے پورا کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور ہماری ہدایت کیو واسطے ہمارے خداوند  
جل و علی نے کیا کیا اسباب مہیا فرمائے ہیں اور کیسے کیسے برگزیدہ انبیاء اور سل بھیجے ہیں اور کبھی کبھی

دین خالص کی نعمتیں عطا کی ہیں اور کتنی مقدس کتاب ہماری دینی اور دنیوی ضرورتوں کے پورا کرنے کے لئے اپنے برگزیدہ نبی مرسل کے ذریعہ نازل فرمائی ہے اور ہماری شریعت غرا کی کیا شان بنائی ہے اور ہمارے پیغمبر آخر الزمان کو کیا کیا مہاجر عطا کئے ہیں اور کائنات میں ہمارے پیغمبر کے کیا کیا مراتب پیدا کئے ہیں اللہ تعالیٰ اصل مجید کہنے اپنی کتاب قدیم واجب التعظیم والتکریم میں ولفقد کر مسابنی آدم فرمایا ہے اور اس قول صاوق کے ثبوت میں وہ دلائل اور براہین محسوسات میں پیدا کئے ہیں جن کو اس کا عقول نورانیہ نے قطعاً تسلیم کر لیا ہے اور قادر مطلق کی قدرت کا ملکہ اور حکمت بالغہ کو دل سے مان لیا ہے اور انسان کو اس کی قدرت کا منظر اور علت غائی ایجاد و تکوین سمجھ لیا ہے وہ دلائل اور براہین و تعظیم انحضرت پر ہونے ثابت ہوتے ہیں ایک آسمان دوسرے زمین ان دونوں میں جتنی موجودات ہیں خواہ مادی یا غیر مادی نین کے دائرہ زمین مرکز کی مثل سمائی ہوئی ہیں اور انہیں کے توابع ہیں۔

علویات میں جتنے سیارے اور ثوابت اور سفلیات میں جمادات نباتات حیوانات ہیں وہ حساب نظر کی آنکھوں کے سامنے موجود ہیں علویات کے جتنے آئنا محسوسات میں پائے جاتے ہیں حرارت برودت رطوبت یبوست انکی تاثیرات سفلیات میں ہر ایک ذی روح کے نفوس میں موثر ہیں اور ان کا جو کچھ نفس اور ضرر حکیم حقیقی نے پیدا کیا ہے اس سے کل ذی روح متاثر ہیں مگر کل ممکنات ایک بنی آدم ہی کی خواہشوں کے ساتھ وابستہ فرمائی ہے یہ امر یہی ہے کہ سفلیات کی جملہ اشیاء جمادات نباتات حیوانات کل بنی آدم ہی کے قبضہ تصرف میں ہیں سفلیات کا وجود بلا واسطہ علویات محض معطل ہے اور علویات کا وجود حقیقہ بنی آدم ہی کی اغراض کے لئے بلا واسطہ سفلیات سے ورنہ ذات مقدس و متعال باری تعالیٰ جلت قدرت کو نہ آسمانوں اور سیاروں اور ثوابت کے ساتھ کوئی غرض متعلق ہے اور نہ زمین اور جمادات اور نباتات اور حیوانات کے ساتھ کوئی مقصود ایک مشت خاک کی اسد رحیمہ تکریم اور تعظیم اسلئے ہے کہ منظر اسرار کوئی اور مضبوط الوار سردی ہے اور اوس میں ان کل مصنوعات قدرت اور ذات و صفات متعال کی معرفت کا خاص مادہ مہیا ہے اور اس کے ساتھ ہر وقت ایک بڑا رہبر بھی ہے جو عقل سلیم ہے اسکو نفع اور ضرر اور خیر و شر کی ہدایت کرتا ہے جب کل نعمتیں اس کے لئے پیدا کی ہیں تو اس کے ذمہ اون کا شکر بھی واجب کر دیا اور فرمایا ہے ان شکرم لازیمکم آیت شریف کا ظاہر ہی مفہوم ہی ہے کہ دنیوی نعمتوں کے شکر سے دنیوی نعمتوں کی ہم زیادتی کریں گے مگر خواص عقلا کے نزدیک ایک نازک مطلب یہ ہے کہ

علویات و سفلیات کی بے شمار نعمتوں سے استفادہ کر کے شان و شوکت کو اگر چہ پاؤ گے اور معرفت کی شان پیدا کر دو گے تو خاص و نعمتیں تم کو دی جائیں گی جو دنیوی نعمتوں پر زیادہ ہوں گی وہ عالم آخرت اور اور انوار ذات کے لذات باقیہ ہیں جن کے روبرو یہ لذات فانیہ کوئی ہستی نہیں رکھتے۔  
حکیم امست محمد یہ صاحب مقامات عالیہ نظر اسرار کو فی والہی شیخ مصباح الدین سعدی شیرازی طاب ثراہ نے ان رموز کی لطیف الفاظ میں تفسیح فرمائی ہے

ابرو باد مہ و غور شید و فلک در کار اند	تا تو تائے بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از ہر بے تو سرگشتہ و فرمان بردار	شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نہ گیری

فرمان بری سے و ماحقق الحق والانس الالیعبدون ای لعلیہ فون مراد ہے و لکھو علویات میں آفتاب و مہتاب عظیم اختلافت و ستارے ہیں جن پر بقا سے عالم سفلی کا مدار ہے نباتات جمادات حیوانات انسان و دریا پس ارض صحر اکل میں ان کا تصرف ہر آن اور ہر زمان ہے اختلافات فصول وغیرہ انہیں پر موقوف ہیں انہیں سے میو جات بقولات زراعت وغیرہ کو نشو و نما ہے حیوان اور انسان کی حیات کے یہ دونوں موقوف علیہا ہیں گو وہ کب سے بھی عالم سفلی میں منافع اور ضرر پیدا ہوتے ہیں ان کل گرد و شون اور حرکات کا نتیجہ حیوان اور انسان کی بقا اور اودن کا تغذیہ اور تنمیت ہے حیوانات غیر ذوی العقول پر نیکی وجہ سے مرفوع القلم ہیں مگر انسان عقلا عقل میں مستتب ہے اس لئے مامور بمعرفت و توحید ذات باری تعالیٰ جلد شانہ ہے۔

بنی آدم کے طبقات اصل جوہرین کو مشترک ہیں مگر بحسب استعداد قوت روحانی و نفسانی نہایت درجہ یا ہم متفاوت ہیں قادر مطلق کی قوت حکمیہ پر غور کرنے کے بعد اس کے کمال صنع کا ادراک ہوتا ہے کہ جوہر ہائے علوی اوداعراض سفلی کا باہم عجیب امتزاج پیدا کر کے انسان کو بنایا ہے یعنی اسکی روح جوہر علوی ہے اور نفس جوہر جسم اس کا سفلی ہے اسکی روح اپنے مرکز کی طرف کھینچتی ہے اور نفس اپنے خیر کی طرف کشش کرتا ہے جو روح نفس پر غالب جاتی ہے وہ سفلیات کی فانی چیزوں سے مجتنب ہو کر اپنے عالم کی طرف متوجہ رہتی ہے جیسے انبیاء علیہم الصلوٰات والتسلیمات کی مقدسہ ارواحین تہیں یا صوفیہ کرام کی ارواح طیبہ ہیں کہ ہمیشہ اپنے سید کو ذوق و شوق میں رہتی ہیں اور جو نفس روح پر غالب آجاتا ہے تو سفلیات کی فانیہ لذات میں اپنے انہماک سرور کو زندان آفات و بلیات میں پھنسا دیتا ہے جیسے کفار اور مشرکین بے دین کی روحیں ہوتی ہیں کہ بعد قطع لعلق عالم عصری کے اودن کا ماوا سبچین ہوتا ہے معاذ اللہ عنہما۔

قادری مطلق چونکہ محض خیر اور محض عدل ہے اس نے ان دونوں کے معارضہ میں ایک ایسا حکم ٹھیکرایا ہے کہ فصل خصومت کے لئے نہایت سوزون ہے وہ عقل ہے جسکی خلقت میں نصف کی صفت بحسب اعتقاد فطری ہے کامل عقل آفتاب نفس ناطقہ کا خاص پر تو انوار ہے اور ناقص عقل آفتاب منکشف کا شعلہ اور شرارہ ہے نورانی روحانی انوار سے ہے اور ظلمانی نفسانی آفتاب سے جیسے محسوسات میں آفتاب اور شرارہ و شعلہ اور دخان ہے کہ کل کی حقیقت میں ظلمت ہے اور ظاہر میں ان سے روشنی محسوس ہوتی ہے روح کے انوار مثل آفتاب کے پرتو ٹوٹنے پر تو یہی پر توڑے جسمانی ظلمت کا نور ہو جاتی ہے اور انوار کو ہمیشہ ترقی رہتی ہے ظاہر میں برون کے نزدیک کفار و شرک میں کل ذی عقل مساوی درجہ نظر آتے ہیں مگر باطن میں نہایت درجہ ان کے عقول میں متفاوت مدارج پائے جاتے ہیں جس کا استیلاہل باطن کی نظر پر ہر وقت ہے عوام الناس جنہوں نے وحدانیت اور رسالت کی تصدیق کی ہے انکی رحمتیں مثل ایسے چراغ کے ہیں جس کے روبرو کثرت سے دھواں بلند ہوا اور اس کے پرتو کو ظلمت سے چھپا دے وہ دخان وہ شہوات اور لذات ہیں جو روح کی مرتبہ فروغ سے ساقط کر دیتے ہیں اور جب نفس کی خواہشوں کے حجاب ریاضت کے باتھون سے اوشاد کئے جاتے ہیں نور روح کے انوار صاف طور پر اذن کو محسوس ہو جاتے ہیں۔

غرض جب نفسانی ظلمت غالب ہوتی ہے تو روح علوی اور عقل دونوں ظلمانی ہو جاتے ہیں اور اپنے مبدیہ و معاد سے بالکل غافل رہتے ہیں اسلئے ریاضت و مجاہدہ نفس حکماے صوفیہ نے اپنے مذہب میں واجب جانا ہے اور اس کے بہت سے طرق ایجاد کئے ہیں اور اہل طریقہ وہ ہے جسکی طرف آفتاب نبوت خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہے قد رجعنا من الجہاد الا صغرہ الی الجہاد الا کبر کفار کے ساتھ مقابلہ کس درجہ سخت تھا کہ العیاب روحانی اور جسمانی کے علاوہ آفات نفوس و ارواح پہلی منزل تھی مگر اس کے جہاد اصغر فرمایا اور مجاہدہ نفسی کو جہاد اکبر اس قول صادق سے ثابت ہوا کہ نفس کا جہاد کفار کے جہاد سے نہایت درجہ سخت ہے اور یہ جہاد خواص کا کام ہے نہ عامہ مسوسین کا عمل۔

جب نفس امارہ مجاہدہ سے فنا کے مقام میں آجاتا ہے تو روح اور عقل کے باتھون میدان لیتا ہوتا ہے عالم حسی میں سیر ملکوتی پیش نظر رہتی ہے اور دنیا کی خرد فریب صورت اپنی اصلی رشتی سے مکروہ معلوم ہوتی ہے اور قلب انوار تو حید سے منور ہو کر کاشانہ تن کو تجلی کہہ بنا دیتا ہے اور ہوا و ہوس کے پتے کچھ دل سے خورای کی حالت میں نکال دے جاتے ہیں جب شمع حرم روشن ہو گئی تو شرک و ہوا کی ترکی

ہینکیا اثر ڈال سکتی ہے۔

جن افراد انسانی نے نفسانی ظلمات کے عالم میں آنکھیں کھلی ہیں انکی نگاہیں انوار روحانی اور فروغ عقلی سے خیرگی پیدا کرتی ہیں اس لئے وہ ظلمت محشری سے تیرگی نفس کے وادی میں سرگشتہ رہ کر سید و معاد کی راہ سے دور رہنا ہی پسند کرتے ہیں اور ان کو مصلحت اور اکہ نہیں ہوتا ہمارا انجام کیا ہوگا اسی طبقہ کی طرف اشارہ ہے من کان فی ہذہ الامی فہو فی الآخرۃ اعمی عموماً ایسے افراد ہمسایہ اور اس کے برابر سباع کے درجہ میں آجائے ہیں جیسے ایسے نامرضیہ اختلال صادر ہوتے ہیں جو عالم کی تباہی کا سبب بنجاتے ہیں جیسے قتل نفس انسانی رہزنی اور کتاب محارم بد اخلاقی عجب و غرور خود غرضی بے مروتی قطع رحم اس قبیل سے جتنے نازیبا حرکات ہیں وہ ان کے لئے تفاخر اور مباحات کا موجب ہوتے ہیں ایسے افراد سے دنیا میں عام فساد پھیل جاتا ہے اور ضعیف و ناتوان ان کے سرخیچہ جفا میں گرفتار اور تیغ بیدار سے ہلاک ہوتے رہتے ہیں ایسے افراد کے جاہلانہ طرز عمل کو مکروہ خیال کر کے عقلاے زمانہ نے اہل صلاح و سرمد کے اتفاق کے ساتھ سلطنتوں کی بنیادیں قائم کر لیں اور قوم میں حکومت کے لئے ایسے معزز اور قوی دل اور دلیر و صاحب دانش کا انتخاب کیا جسکی پناہ میں ناتوان اور ضعیف افراد کو زندگی بسر کرنے کا موقع ملا اور اتفاقی قوت سے سلطنت کی قوت بڑھائی اور جریم پیشہ افراد کی تنبیہ و تادیب کے لئے قوانین سیاست میں مدون کئے جسے بادشاہ اور عمال سلطنت کے فرائض کی خاص حدیں معین ہو گئیں اور عام مصلحت سلطنت کی پناہ میں آگئی ظالم اور جاہل لوگوں کے ہاتھ جو رو جفا سے کوتاہ ہو گئے مگر خدا جل جلالہ سلطنت اور قوانین سیاسیہ آئین خدا پرستی کی ملت سے بالکل علیحدہ رہے اور کوئی بادشاہ دین حقہ کی طرف جو خدا پرستی ہے متوجہ نہ ہوا بلکہ اقوام میں جو سب بڑا و ردہ اشخاص ضلالت میں مبتلا تھے اور زمین کے طریقوں کو ان بادشاہوں نے بھی مسالک نجات سمجھا چنانچہ اکثر تاریخی واقعات اسپر شاہد ہیں اور ہمارے دین کی سچی کتاب قرآن مجید سے بھی وہ واقعات صاف طور پر منکشف ہیں کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو غرور و لعین نے بت پرستوں کے اغوا سے بے زمینہ راگ میں ڈال دیا تھا اللہ تعالیٰ نے آگ کو حکم دیا قلنا یا نار کوئی بردا و سلاما علی ابراہیم حضرت خلیل علیہ السلام کے معجزہ باہرہ سے وہ آتشگرہ گلزار بن گیا اتنا حضرت دانیال علیہم السلام کو بخت نصر نے ایک خیر خواہ شیر کے ساتھ کنوے میں ڈال دیا تھا غرض بادشاہوں نے ملک داری کے ساتھ خدا شناسی کے آئین کو نہایت مکروہ سمجھا تھا فرعون تو اپنے تسلط سے خدائی کا دعویٰ کر بیٹھا تھا اور حقوق سے انارکرم الاصلی کت است

سابقہ سے ثابت ہوتا ہے کہ حکومتیں قائم ہونے کے بعد بادشاہوں نے ملک گیری میں بڑی بڑی کوششیں کیں سپاہ کی آراستگی کی طرف متوجہ ہوئے قلعہ جات بنائے آلات حرب میں ترقی اور نئی نئی ایجاد کیں اور خونریزی پر کمر باندھی عقل کی صلاح اندیشی اسے برجن مصلح کا مدار تھا وہ فوت ہو کر ایک نئی صورت حکومت میں پیدا ہو گئی اور نوع انسانی کی تباہی و بربادی زیادہ تر وقوع میں آئی بادشاہان عجم کی قیامت آثار اطمینان مشہور آفاق ہیں ایک جہان اون کا بانی گوار تھا ایسی حکومتوں کے نظیر و معین وہی اشخاص تھے جن کے نفوس شدت میں قریب قریب بادشاہوں کے نفوس کے تھے انواح پر حکمرانی کرتے خزان قبضہ نصرت میں رکھتے تھے جو عیش اور دنیوی لذت بادشاہان وقت کو حاصل ہوتے انہیں امرا اور اراکین دولت کا بھی بڑا حصہ ہوتا تھا بادشاہ اگر ایک اقلیم کا مالک ہوتا تو اپنے لواحق کو اقتطاع پر حکمرانی کا اعزاز دیتا تھا بلوغ و بسا ترین و عمارات عالیہ خیل و حشم طبل و علم کے مالک ہوتے فاخرہ لباس نفیس و لطیف افندیہ سے تن پروری کرتے تھے بچا کرے مفلوک الحال اپنی فاقہ کشی کی شان سے زندگی بسر کرتے اور جاہ رانہ بادشاہی خدمات بہار جافشانی ادا کرتے تھے جیسے اس زمانہ کی حکومت کی شان اور اعیان سلطنت کی اغراض اور عامہ خلایق کی حالت سے یہی کیفیات قدیم سلاطین کے زمانہ میں تھی۔

جب حکومتوں نے زور اور ناز و غمت نے ترقی کیڑی تو خدا پرستی کا کیا ذکر جہان تک خدا تعالیٰ کی نعمتوں کی افزائش ہوتی گئی ارباب ثروت و دولت کی غواہت اور ضلالت طیرستی گئی ریشا طین کو اون کے نفس امارہ کی صفاتی شرکت سے اونکے گمراہ کرنے کا اچھا موقع مل گیا تب بت پرستی کی طرف جب وہ متوجہ ہوئے تو شیطانیوں نے بتوں کے جوت میں اپنا مقام طہیر یا جب کوئی شکل پیش آئی فوراً بت کے سامنے سر جھکا دیا اور اس سے امداد چاہی شیطانیوں تو اسی گمات میں ہوتا وہ مجبوری کی حالت دیکھتے ہی بول اڈتا ہم تمہارے ناصر و معین ہیں یہ ندا سنکر جان سے تار ہو جاتے اور بے زبان جاؤ ورنہ حتیٰ کہ اونکے جگر گوشوں کے خون بے زبان اور بے جان بتوں کی گردنوں پر بے ضرورت ہو جاتے۔

بعض گروہ علویات کی طرف متوجہ ہو گئے تارون کو جو عظیم آیات قدرت الہی سے ہیں انہوں نے اپنا معبود طہیر لیا کسی قوم نے آتش کو نور سمجھا اور کسی عبادت میں سرگرمی اختیار کی کوئی دغمت کی پرستش کرنے پر آمادہ ہو گیا کسی نے حیوانات کو اپنا معبود سمجھ لیا غرض بت پرستی دنیا میں اس قدر پہلی کہ عرب و عجم و ہند و غیرہ میں کل مخلوق بت پرست ہو گئی۔

انسان کس کا بندہ تھا اور کن کن چیزوں کا غلام ہے دام بن گیا خالق ارض دسمانے کل چیزیں  
 اوس کی خواہشوں کی تالیف کی تئیں وہ ناقص عقل سے اپنی خواہشوں میں اسد رجحان مجبور ہوا کہ ہر ایک تابع  
 کا مقبوع بن گیا اوس کی نادانی کی یہ روش مجبور و حقیقی کو نہایت درجہ ناپسند ہوئی اس لئے اوس نے  
 انسان ہی کی نوع اور اوس کے گروہ میں سے ایسے کامل الخلق افراد کو خلعت شرافت نقیبہ اور  
 کمالات روحانیہ سے ممتاز فرمایا جن کے تصرفات علویات اور سفلیات میں تعجب خیر اور حیرت  
 انگیز ہوئے وہ انبیاء اور رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں جن کو بارگاہ احدیت سے مناشیر ہدایت عالم  
 خلافت عطا ہوئے اور اون کو ایسے معجزوں کی توفیق دی گئیں جن کے مقابلہ میں فرعون سے  
 سرکش اور خود سرعاجز ہو گئے اور اون کو یہ کہنے کے سوا اور کچھ بن نہ پڑی کہ یہ سحر ہے یہاں سے  
 ناقص عقولوں کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ جب دنیا میں سحر کا وجود افراد انسانی میں مان لیا گیا تھا تو اون  
 معظم پیغمبروں سے ساحر اگر غالب نہ رہتے اتنا تو ہونا چاہیے تاکہ مغلوب ہی ہوتے مساوات کا درجہ  
 تو رہتا جب ساحر پیغمبروں کے مقابلہ میں عاجز رہے تو عقل سلیم اون کو یہ یاد کر سکتی تھی کہ معجزہ سحر کے سوا  
 کوئی عظیم الشان چیز ہے جس کی کیفیت عقل کے دائرہ سے باہر ہے اور پیغمبر اپنے افراد نوعی میں اپنی  
 خاص صفات سے ایسا ممتاز ہے جس کی شان و رائے ادراک ہے مگر عقل سلیم کہاں تھی وہ تو بھی  
 کے راستہ دروڑی تھی جن کو باطل اور باطل کو حق سمجھتی تھی اور ساحر جبکا پیشہ سحر اور افسون تھا معجزہ کی  
 حقیقت کو دیکھ کر اپنے سحر سے تائب اور مجبور حقیقی کی قدرت کے قایل ہو کر ہی کہنے لگے استارب  
 موسیٰ و ہارون -

حضرت نوح علیہ السلام اور قوم کے قصہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اونسے زماۃ میں لغوث اور لیوث  
 اور نسر طربے بڑے تھے نوح علیہ السلام ساڑھے نو سو برس تک قوم میں رہے اور یہی فرماتے رہے  
 یا قوم اعبدا اللہ لا کم من الہ غیرہ انی اخاف علیکم عذاب الہم عظیم قوم کے سرداروں نے یہی جواب دیا ہم  
 تم کو صریحاً ہی کہا ہوا کہ تمہیں فرمایا میں ہی کا ہوا نہیں ہوں و لکن رسول من رب العالمین میں تم کو اپنے  
 رب کے پیغام پہنچاتا ہوں اور تم کو نصیحت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو بات میں جانتا ہوں  
 تم کو سنائیں جائے ہو کیا تم کو اس بات کا تعجب ہے کہ تم میں سے ایک مرد ہمارے رب کی طرف سے  
 نصیحت لاوے تاکہ تم کو ڈراسے اور تم پر شاید تمہارے رحم ہو فلنہوہ فاجتنبناہ والذین مسہ فی الضلک و  
 اغرقا الذین کذبوا یا تا اثم کاوا قوم عالمین قوم کو اندھا کئے فرمایا کہ حق کو انہوں نے دیکھا اور نہیں  
 پہچانا حضرت نوح علیہ السلام کی اس دعا رب لاتدر علی الارض من الکافرین دیا را سے ثابت ہوتا ہے

کہ روئے زمین کے باشندوں میں جتنے کا فرستے وہ سب خونِ طوفان ہو گئے اسلئے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے یہ تصریح اپنی دعائیں کی تھی انک ان تہ بہم یصلوا عبادک ولا یلدہ الا فاجر اکفارا اگر تو اون کا فرون کو چوڑ دلیگا تو وہ تیرے بندوں کو گمراہ کرینگے اور وہ نہ جینگے مگر یہ کار اور کفر کرنے والے کو سوا یہی ہوا کہ صرف وہی کشتی نشین جو حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ سلامت رہے تھے اور طوفان کے بعد اونیں بھی فنا نے تفریق کر دی تھی انہیں سے کچھ نفوس باقی رہ گئے پھر دنیا کی آبادی کا سلسلہ التوفا م ہوا شیاطین جو خلقت میں انسان سے اقدم اور آتش ہونے کی وجہ سے سرکش اور غاوی تھے انہوں نے دنیا کی ترقی نبی آدم سے دیکھی تو پہلا سبق جب کو بچپے بھول گئے تھے یاد دلادیا اور بتوں کی دلفریب صورتیں لاکر پیش کر دیں کفر کے مواد کو از سر نو پہچان پیدا ہوا جس زمانہ میں حضرت ہود رسالت پر مبعوث ہوئے تو مدعا کا زمانہ ترقی کا تھا بڑے بڑے اجسام والے اور قوی رکھل تو اناتے انہوں نے فرمایا یا قوم اعبدوا اللہ ما لکم من الٰہ غیرہ افلا تتقون تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں کیا تم نہیں ڈرتے ہو سردار عادیوں نے جواب دیا انا لکناک فی سقاہتہ وانا لنظنک من الکاذبین حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا میں بے عقل نہیں ہوں وکنی رسول من رب العالمین میں اپنے رب کے پیغام تک پہنچاتا ہوں اور تمہارا معتبر خیر خواہ ہوں کیا تم کو اس بات کا تعجب ہے کہ تمہارا رب کی نصیحت ایک ایسے مرد کے ذریعہ آوے جو تم میں سے ہو اور تمکو ڈراوے اور اللہ تعالیٰ کا یہ جہان اون کو یاد دلایا واذکروا اذ جعلکم خلفاء من بعد قوم نوح وزادکم فی الخلق بسطۃ فاذکروا الٰہ اللہ لعلکم تقامحون۔ تم کو اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کی قوم کے بعد خلیفہ کیا ہے اور تم کو عظیم المخلقت پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو تم لوگ یاد کرو شاید فلاحت باؤ عادی سرداروں نے حضرت ہود کو یہ جواب دیا قالوا اجعلنا لعبد اللہ وحدہ ونذرناکان لعبد ابائنا کیا تو اسلئے آیا ہے کہ ہم ایک ہی معبود کی عبادت کریں ہمارے باپ دادا جن چیزوں کو پوجتے رہے ہیں ہم اون کو چوڑ دیں فانتما تعبدنا ان کنت من الصادقین تو نے آؤ جو وعدہ ہمیں کرتا ہے اگر تو سچا ہے اس کے بعد حضرت ہود نے فرمایا کہ تمہارے رب کی طرف سے ہلا اور غضب تم پر واقع ہو چکا ہے سات رات اور آٹھ دن تک ایسی آندھی چلی کہ قوم کے شہروں کی کل عمارتیں مسمار کر ڈالیں اور قوم کی بیخ و بنیاں اوکھاڑ ڈالی اللہ تعالیٰ نے اس کل واقعہ کی یوں خبر دی ہے۔ فاجئناہ والذین معہ برجمہ منا وقطعنا وابرا الذین کذبوا لیاثنا واما کنا لوامنہین ہود علیہ السلام کو اون کے ساتھیوں کے ساتھ اپنی جماعت سے ہٹے نجات دی اور جن لوگوں نے ہماری آیات کی تکذیب کی تھی اونکی بچھاڑی ہے کلا ط ڈالی وہ لوگ مومنین سے نہیں تھے۔



قوم ثمود کی طرف حضرت صالح علیہ السلام بھیجے گئے انہوں نے کہا یا قوم اے عبد اللہ مالک من الہ غیرہ اے قوم کے لوگو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو سوا اللہ تعالیٰ کے تمہارا کوئی معبود نہیں ہے یہ قبیلہ عرب کے بت پرستوں میں سے تھا مقام حجر میں جو شام اور حجاز کے درمیان ہے مسکن گرین تھا قوم عاد کے بعد اس قبیلہ نے بڑی ترقی کی تھی نرم پاکیزہ زمین پر عالی شان تصور بناتے اور پہاڑوں میں مکانات تراشتے اور قیام کرتے تھے اس آیت شریفہ سے کل امور ثابت ہوتے ہیں حضرت صالح علیہ السلام نے ان سے فرمایا واذکر وادعکم خلفا من بعد عاد ولبواکم فی الارض تتخذون من سہولنا قصورا وتمدنوا بحبال بیوتکم مستگیران قوم صالح علیہ السلام نے ان کو منع فرمایا جو حضرت صالح علیہ السلام نے ان سے پوچھا القلمون ان صالحا مرسل من ربہ انہوں نے جواب دیا انا بایاہم رسول ہمومون جس چیز کے ساتھ حضرت صالح علیہ السلام بھیجے گئے ہیں ہم اور پر ایمان لائے ہیں ان کو مستکبروں نے کہا انا بالذی انتم بہ کافرون جس چیز پر تم ایمان لائے ہو ہم اوس سے منکر ہیں۔

قوم نے حضرت صالح علیہ السلام سے عجیب و غریب منہجہ چاہا کہ پتھر سے ایک اونٹنی نکالی جاوے اور اوس کی صفت بیان کی اوہ اس کے ساتھ شرط بھی لگا دی کہ وہ حاملہ ہی ہو اور اوسی وقت بچہ جنے حضرت صالح علیہ السلام نے عامر خلاقی کے سامنے پتھر سے ایک ایسی عظیم الخلقیت اونٹنی نکالی جس کے ایک پہلو سے دو بے پہلو تک ایک سو بیس گر کا فاصلہ تھا اور دیکھنے میں ایک کوہ روان تھی اور اوسیدہ اونٹنی بچہ جاناگر قوم نے ایمان قبول نہیں کیا بت پرستی پر قائم رہے اور انجام یہ ہوا کہ اوس اونٹنی کی کوچین اونٹوں نے کاٹ ڈالیں پھر وہ کل نر لڑلہ سے ہلاک کر دے گئے فاقہ قاسم الرحفۃ فاصبحوا فی دارہم جائعین سب اوند ہے ہو کر ہلاک ہو گئے قوموں کی ترقی جہان تک دینی سبب سے ہوئی اونٹوں نے دین کی کچھ وقعت نہ سمجھی اور انبیاء کے معجزوں کو سحر سمجھا اور خداوند جل وعلیٰ کی عبادت سے ہمیشہ انکار کیا اور پیغمبروں کو جھٹلایا اور دین کے معاملات میں اسد رجہ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ تعصب اختیار کیا کہ ان کے طاہر خون نجس زمین پر پائے پتھر مارے ایذا میں ہو چکے ہیں اپنے قریوں سے نکال دیا بت پرستی کو اپنا شعار سمجھا اور خدا پرستی سے نہایت درجہ عار کی۔

انبیاء علیہم الصلوٰات والسلام کی تقداد کا علم باری تعالیٰ ہی کو ہے اور وہ کن کن قوموں کے پاس بھیجے گئے کسی قدیم تاریخ سے اوسکی تفصیل ظاہر نہیں ہوتی ہاں جو نامور انبیاء علیہم السلام سرکش قوموں کی طرف بھیجے گئے ان قوموں پر عذاب نازل ہوئے ان پیغمبروں کا ذکر قرآن مجید سے واضح ہوتا ہے اور احادیث میں انبیاء علیہم السلام کی تقداد وارد ہوئی ہے جو انبیاء علیہم السلام کتاب اور

شریعت کے ساتھ بھیجے گئے تھے حضرت داؤد اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم الصلوٰات  
والتسلیٰات میں ان کی قومیں دنیا میں تباہ ہو جودہیں اور وہ اس بات کے مدعی ہیں کہ ہم اپنے اپنے  
پیغمبروں کی شریعت پر قائم ہیں ہماری کتابوں میں جو شے حلال ہے وہ ہمکو حلال ہے اور جو شے حرام  
ہے وہ ہمکو حرام ہے ہمکو دوسروں کی شریعت پر عمل کرنے کی حاجت نہیں اور آپس میں ایک  
دوسرے کی تکذیب پر آمادہ ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے قوانین نہایت درپردہ حکم نے جن کے اصول و فروع  
منضبط تھے اور مصالح عباد اور احکام مبد و معاد کا جن پر مدار تھا مگر یہود نے اپنی آسمانی کتاب کے  
احکام کو بالکل میٹھا دیا اور توراۃ اپنی طرف سے تصنیف کر لی جسکی اصلاح کے واسطے انجیل نازل ہوئی  
اس موقع پر بنی اسرائیل کے مختصر واقعات آیات قرآنی سے نقل کئے جاتے ہیں ہر ایک واقعہ سے  
ادوں کی غوایت اور سرکشی کا اندازہ اور نکت اور خواری کا قیاس کیا جاسکتا ہے اور یہ معلوم ہو سکتا  
ہے کہ نبی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ کی کیسی کیسی عظیم نعمتیں نازل ہوئیں اور خاص خاص معاینات کس درجہ  
اون کے ساتھ کی گئیں اور انکا انجام کیا ہوا۔

فرعون کے زمانہ جابرانہ حکومت میں بنی اسرائیل مصر میں مقید تھے اور قبطیوں کے باندی  
غلام سمجھے جاتے تھے جب انکے بد اعمال کی سزائیں قبطیوں کی ظالمانہ اطوار سے پوری ہو چکیں تو  
اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا فاذهب الی فرعون انہ طغی حضرت موسیٰ علیہ السلام  
عصا اور یوسفیاد و معجزوں کے ساتھ مع اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کے فرعون کی طرف  
تشریف لے گئے اور اوس سے فرمایا فارسل معی نبی اسرائیل فرعون بظافلی تھا اور اوس کے ساتھ گمراہ بھی  
اسد رجبہ تھا کہ انار بکم الاعلیٰ کا دعویٰ کرتا اور مخلوق الہی کو اپنی مخلوق خیال کرتا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے  
اوسنے پوچھا آپ کون ہیں آپ نے اپنی نبوت کا اظہار کیا معجزے دکھائے معجزات باہرات کو اوس نے  
سحر سے تعبیر کیا مایں سے جادو گر طلب کئے جب مقابلہ ہوا تو کل ساحر لول اوٹھے یہ سحر نہیں ہے اور یہ  
کہا انا رب موسیٰ و ہارون فرعون نے جملہ کے بارہ ہزار جادو گردوں کو جو مسلمان ہوئے تھے دار پر کینچ پیا  
ہاتھ پاؤں قطع کرادئے مگر وہ راہ ہدایت موسیٰ سے نہیں بہرے۔

اسکے بعد فرعون اور اوسکی قوم کی ہلاکت کی باری آئی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جناب باری تعالیٰ  
جل مجدہ کا حکم ہوا کہ تم بنی اسرائیل کو اپنے ہمراہ لیکر نیل سے عبور کرو سب تیار تھے رات سے جلد لے  
فرعون صبح ہوتے ہوئے مطلع ہوا مع اپنے لشکر کے بنی اسرائیل کے لقا قب میں دھڑاموت پھینچ کے

نیل کے کنارہ پہلے آئی یہاں پر دیکھا کہ دریا سے نیل درمیان سے بٹتا ہوا ہے کہ زمین دکھ رہی ہے اسی  
 شان علو کو یاد کر کے اپنے خوف سے دریا کو بٹھا ہوا خیال کیا بے دھڑک گھوڑا ڈالیا لشکر ہمراہ سا وہ بھی  
 جنو پر عقب سے آپہنچا بنی اسرائیل دیکھ کر گہرے کہ فرعون پر اسیر کر کے لیجا بیٹھا قتل کر دینا یا جو سزا  
 چاہیگا وہ دینا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سب کی ولہی فرمائی اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے  
 اس واقعہ کی نسبت خطاب فرمایا ہے واذا فرقتا بکرم البحر افانینا کم واغرقتا آل فرعون وانتم تنفرون۔  
 فرعون جب وسط دریا میں مع اپنے لشکر کے پہنچ گیا اور وقت دریا جیسے پہلے تھا ایک بسیط سطح پانی کا  
 ہو گیا مگر مشک رہا فرعون کی قوم ڈوب رہی تھی بنی اسرائیل اونکو دیکر دیکر اپنا دل بٹھاتا کر رہے تھے  
 غرض ایک آن واحد میں فرعون کی ساری خدائی دریا پر ہو گئی بنی اسرائیل مطلق اطمینان ہو گئے حضرت  
 موسیٰ ان پر سلا ہوئے اور ان کے واسطے ایک دین قائم کرنے کی غرض سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شہنشاہ  
 حقیقی کا حکم صادر ہوا جب وہ فرمان آسمانی یعنی قورات لینے کے واسطے قوم سے رخصت ہوئے تو اپنے  
 بہائی حضرت ہارون کو بنی اسرائیل کی نگرانی پر چھوڑ گئے اور اون کو ہدایات فرما گئے کہ بنی اسرائیل کہیں  
 بہک نہ جائیں تم ان سے غافل نہ رہنا بنی اسرائیل نے روز بروز فراہم کر کے سامری نامی کی معنای سے  
 ایک گوسالہ پیدا کر لیا اور اوسکو اپنا معبود ٹھہرا لیا جب موسیٰ علیہ السلام توراہ لیکر آئے تو بنی اسرائیل میں بنی  
 خدائی پائی سخت غضبناک ہوئے حضرت ہارون سے دست بگریبان ہو گئے اونہوں نے اپنا عجز اور  
 اور قوم کی سرکشی کا غرور کیا گوسالہ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آگ میں جلا کر خاک سیاہ کر دیا اور خاکستر  
 اوس کا دریا میں پھینک دیا بنی اسرائیل کی گوسالہ پرستی اس آیت شریفہ سے ظاہر ہوتی ہے واذا غلظ  
 موسیٰ ثلثین لیلۃ ثم اخذ ثمر العجل من بعدہ وانتم ظالمون جیسا کہ عظیم گناہ بنی اسرائیل نے گوسالہ پرستی  
 سے کیا تھا اوسکی سزا بھی اون کو ویسی ہی دی گئی واذا قال موسیٰ لقومہ یا قوم انکم ظلمتم انفسکم بالتحاذا کم العجل  
 فتوبوا الی بارکم فاقتلوا انفسکم ذلکم غیرکم عند بارکم ایک ابر نے اونکو ٹوٹا پلایا آپس میں ایک نے دوسرے  
 کو قتل کیا جب ستر ہزار مجرم قتل ہو گئے تو وہ ابرہٹ گیا اور بنی اسرائیل کی توبہ قبول ہوئی بنی اسرائیل  
 دنیا میں بڑی محرز قوم تھی جب وہ سفر کرتے تو ابر اونکے سروں پر سیاہ گستر رہتا اسباب معیشت سے  
 وہ بے نیاز تھے آسمان سے صبح و شام من و سلوئی اونکی غذائیں اونکے ہاتھ ان نعمتوں کو اللہ تعالیٰ نے  
 اون کو یاد دلایا ہے وظللتا علیکم الغمام وانزلنا علیکم المن والسلوی کلا من طیبات ما نزلنا کم بنی اسرائیل  
 نے ان نعمتوں کی کچھ قدر نہیں کی اور اون سے بڑا ہی ظاہر کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہہ سا  
 لن نعبد علی طعام واحد فادع لنا ربک یخرج لنا ما تنبت الارض من ثقیلہا وقنطاریہا وقومہا وصدہا وجعلہا

جبکہ بقولات اور گندم اور سور وغیرہ اشیاء کے طالب ہوئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اونکی ماعاقبت  
 انریشی اونچٹا ہر کر کے فرمایا استبد لون الادنی بالذی ہو خیر اچی حیزہ جو خدا سے آسمانی سہے اوسکے عوض  
تم زمینی اشیاء کی تبدیل چاہتے ہو خیر تمہاری سہے ۱۱ ارتمہا لا یصلہ لکری ہر تو تم لوگ اسبطو امصر فان لکم ماسالکم  
 فضرمت علیہم الذل والمسکنت فصار الخصب من اللہ اس کے بعد وہ ایسے ذلیل ہوئے کہ اسباب  
 معیشت میں مبتلا ہو گئے اور فقر و فاقہ کی نوبت آگئی۔

جیسے قوم بنی اسرائیل خدا کی معاملات میں ہر کس تھی ویسی ہی بڑول بھی تھی حیوقت قوم حیارین کے  
 قتال کا حکم اون کو ہوا تو اونہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا جب تک وہ لوگ اوس شہر میں رہیں گے  
 ہم ہرگز اوس میں داخل نہ ہوں گے فاذہب انت و ربک فقط انا مانسا قاعدون غرض حضرت موسیٰ کو  
 بنی اسرائیل نے تنکا دیا اور وہ اونپر مہربان ہی رہے اور ہر ایک فرمایش اون کی پوری کرتے گئے جب  
 عالم آخرت کا سفر کیا تو توراۃ کو چھوڑ گئے اوس کے احکام کی پابندی کے لئے تاکید فرما گئے قوم نے  
 ترقی دنیوی کی مالداروں کے نفوس پر موسوی دین کے دشواریاں سخت ناگوار کرتی تھیں علماء یہود  
 علم توراۃ کی فضیلت رکھتے تھے یہ قاعدہ ہے کہ خیال لوگ علماء سے اپنے اغراض کے وقت مسئلہ پوچھتے  
 ہیں یہودی عالمان کو تحصیل زر کا خوب موقع ہاتھ آگیا زرداروں کی ضرورتیں اون کے لئے ذریعہ معیشت  
 و تن آسانی ہو گئیں اپنے دین کی عظمت صرف منفعت کی غرض سے قایم رکھی تھی احکام تورات کی  
 تبدیل بازیچہ اطفال سمجھ لئے تھے اونکی خواہشوں کے پورا کرنے کے لئے حکم خدا کی کو بدل دیتے تھے  
 اللہ تعالیٰ نے اسکی خبر دی ہے یحرقون الکرم ہوا عنہ میان تک تحریفک ہوئی کہ دین موسوی کا  
 نام باقی رہ گیا اور قوم آزادانہ طور پر خود سر ہو گئی۔

جبکہ احبار یہود نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے احکام دہم دہم کر کے تو قوم کے  
 نفوس میں عظیم اختلاف پیدا ہو گیا ہوا کے نفسانی کار و زور چاروں طرف سے اوٹھا عام خلافت کے  
 طبایع میں شر و فساد کا ریشہ بڑھنے لگا اور بد اعمالی کے ثمرات خواہشوں کی مشاخون سے چھنے لگے  
 اور اپنے کام و زبان احوال سے اوسکا ذائقہ پابنے میں مہر و ف ہو گئے۔

خالق عالم نے اہم سابقہ کے عبرتناک واقعات سے اوسکے کان کو دل سے تے اور آنکھوں  
 سے حق اور باطل کے پردے اوٹھا دئے تھے مگر جبکہ دنیا کی لذات اوسکے نفوس پر غالب ہو گئے تو وہ  
 شراب ضلالت سے ایسے مصرت ہوئے کہ اپنی ہستی تک کی اونکو خبر نہ رہی پھر رب العالمین نے  
 اوسکے احوال پر احتمال پر شفقت فرمائی موسوی دور ختم ہونے کے ایک زمانہ بعد حضرت عیسیٰ بن مریم

بن مریم علیہا السلام کو خاص شان سے پیرایہ وجود بخشا حضرت مریم کا گہرا بڑا معظم و مکرم تھا انوار نبوت کے  
 چشمہ جس زور شور سے اوس گہرائی میں ابل رہے تھے وہ سب کی آنکھوں کے سامنے موجزن تھے  
 اور لب تشنگان داوی ہرایت کو اپنی موجزن کے ہاتھوں سے اشارے کر رہے تھے حضرت مریم کا سن  
 تیر یا سال کا یا پندرہ کا تھا اول شباب میں جو حالت عورتوں کی ہوتی ہے اوس کے معائنہ سے  
 آپ ایک جانب اپنے اہل سے کنارہ گردین ہو گئی تین اور اپنے اہل کے ورے ایک پردہ ڈال کر  
 قیام فرمایا تھا حضرت معصومہ مقدسہ کی عفت اور عصمت کا اس واقعہ سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ جب  
 روح القدس آئے تو آپ کو ایک تندرست آدمی کی صورت میں دکھایا حضرت مریم نے دیکھ کر  
 فرمایا انی اعوذ بالرحمن ان کنت تقیا اگر تو متقی مرد ہے تو میں تجھے اللہ کے ساتھ چاہ مانگتی ہوں کس جبر  
 خدا کا خوف دل غالب تھا اوس جوان مرد نے جو فرشتہ تھا جواب دیا انا انارسل ربک لایسبک  
 غلاما ذکریا میں تمہارے رب کا بھیجا ہوا ہوں تمکو ایک پاک لڑکا بخشا ہوں حضرت معصومہ عذر ا  
 نے فرمایا انی کیوں لی غلام ولم یسنی بشر ولم اک بغیا جمکو اب تک بشر نے ہاتھ نہیں لگایا جمکو لڑکا کیوں  
 ہو گا میں بیکار عورت نہیں ہوں اللہ تعالیٰ نے اوس مقدس فرشتہ کی زبانی حضرت معصومہ کو  
 یہ خبر دی کہ ہم اوس لڑکے کو آدمیوں کے واسطے ایک نشانی اور رحمت کریں گے یہ کام مقرر کیا ہوا  
 ہے (یعنی وہ لڑکا بن باپ کے ضرور پیدا ہونے والا ہے) محفلتہ فانبئتہ یہ مکانا قصدا باتوں باتوں  
 میں حضرت مریم حاملہ ہو گئیں اور ایک جنگل میں اونکے ساتھ چاٹرین جب وضع حمل کا وقت آیا تو  
 دروازہ پیدا ہوا ایک کچور کے درخت کے تنہ کے پاس آگئیں اور یہ فرمایا کاش اس سے پہلے  
 میں مر گئی ہوتی اور نہ یا نہ ہو گئی ہوتی فرشتہ نے آواز دی الاتحرنی قد جعل ربک تختک سریرا  
 غلغلیں نہ ہو تمہارے رب نے تمہارے نیچے پانی کا چشمہ پیدا کر دیا ہے وہی ایک بجرع النخل  
 نشا قضا علیک رطبا جنیا درخت کے تنہ کو ہلا دو وہ تازے خرے خرے تم پر گرا دیگا خرے کا وہ پانی پوئین  
 ٹنڈی کرو اگر کسی بشر کو دیکھو تو اوس سے کلام نہ کرو اوس سے یہ کہہ دیجو کہ میں آج کے دن اللہ تعالیٰ  
 کے واسطے روزہ کی نیت کر لی ہے کسی آدمی سے میں کلام نہ کروں گی فانت بہ ثوبہ محمد حضرت مریم اپنی  
 گود میں حضرت عیسیٰ کو قوم کے پاس لائیں آدمیوں نے دیکھ کر کہا قد جئت ششیئا فرمایا تم ایک عجیب  
 چیز لائی ہو یا اخت ہارون ماکان ابوک مر اسور دما کانت امک لغیا اسے ہارون کی بہن تمہارا باپ  
 برائی کا آدمی نہ تھا اور نہ تمہاری ماں بد کار تھی حضرت مریم نے حضرت عیسیٰ کی طرف اشارہ کیا کہ اوشے  
 پوچھو آدمیوں نے کہا کیف نکلم من کان فی المرء صبیئا اوس بچے سے جو گود میں ہے ہم کیونکر بات کریں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اوس وقت فصیح زبان سے فرمایا انی عبداللہ اتانی الکتاب وجعلنی نبیا  
وجعلنی مبارکاً این ما کننت واجہانی بالصلوۃ والزکوۃ ما وست حیا کویر ابو الدقی ولہم بجلنی جبارا شقی  
والسلام علی یوم ولدت ولوم اموت ولوم لبعث حیا تحقیق بین اللہ تعالیٰ کا بندہ  
ہوں مجھ کو اللہ تعالیٰ نے ایک کتاب دی ہے اور مجھ کو نبی کیا ہے اور جہان کین میں ہوں مجھ کو برکت  
والا کیا ہے اور غار اور زکوۃ کے ساتھ مجھ کو حکم کیا ہے جب تک میں جیتا رہوں اور اپنی مان کے ساتھ مجھ کو  
خوش سلوک کیا ہے اور مجھ کو سرکش بدبخت نہیں پیدا کیا ہے جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں مردن کا وہ  
جس دن میں زندہ ہو کر اٹھوں گا مجھ پر سلام ہے ذلک عیسیٰ ابن مریم قول الحق الذی فیہ یتمیزون ملائک اللہ  
ان یخذ من ولد سبحانہ اذا قضی امرافانما یقول لکن فیکون یہ مریم کا بیٹا عیسیٰ ہے وہ بات حق ہے جو اسکے  
بیچ شک کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے واسطے یہ لایق نہیں ہے کہ وہ اولاد پکڑے اوسکو باکی ہے جب  
اللہ تعالیٰ کچھ کام مقرر کرتا ہے سو اس کے نہیں ہے کہ اوسکو کتا ہے سو ہا سو وہ اسی وقت ہو جاتا ہے  
ان اللہ ربی ربکم فاعبدوہ ہذا صراط مستقیم تحقیق اللہ تعالیٰ میرا پروردگار اور تمہارا پروردگار ہے یہ سید ہی  
راہ ہے جس زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام رسالت پر مبعوث ہوئے اوس زمانہ میں طبابت کا بڑا زور  
شور تھا اطباء معالجہ میں بطولی رکھتے تھے مگر بعض امراض جو خالق عالم کی قدرت کا اقرار مدعیان صحت سے  
کرتے تھے اور اون کو اون کے علاج سے ہر طور پر عجیب تھا حضرت عیسیٰ السلام کو اونہیں امراض سے  
بری کر دینے کا معجزہ دیا گیا جب یہود سے اپنے اپنی نبوت کا انکار کیا وہ مخالف ہو گئے آپ نے اون کو  
فصیحت فرمائی کہ جو مفسد کتاب موسیٰ علیہ السلام کو بارگاہ شہنشاہ حقیقی سے عطا ہوئی تھی اچھا یہود نے  
اوسکو مسخ کر ڈالا تمہارا موسیٰ دین کمان رہا میں اب اوسکی اصلاح کرتے آیا ہوں یہود نے کہا نبوت کے  
دعویٰ پر کیا دلیل ہے آپ نے فرمایا انی اخلق لکم من الطین کیمۃ الطیرہ فالنفخ فیہ فیکون طیرا یاذن اللہ وایر  
الاکہ والایر ص واجبی الموقی یاذن اللہ میں تمہارے واسطے مٹی سے اوڑھنے والے جانور کی ہریت  
پر بناتا ہوں پھر میں اوس میں ہونک دیتا ہوں سو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے پرندہ ہو جاتا ہے اور مادر زاد  
اندھے اور مبروص کو صحیح کر دیتا ہوں اور مردوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ کر دیتا ہوں۔  
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح مبارک کا خاص مرتبہ تھا گو اس عالم عصری میں اوسکو کدورت  
کے ساتھ تعلق ہوا مگر اوس میں کسی قسم کی ظلمت نفسی نے اثر نہیں کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام مجرور ہے  
دنیا کے اسباب میں سے کچھ بارودش اہمیت نہیں کیا ہمیشہ دنیا میں مسافر رہے اور بہت ہی استغنا کے  
ساتھ اپنی پاکیزہ زندگی بسر کی یہود کو جب اوسکے علما کی غواہیت اور تہذیب کا نسخہ کر دینا انجیل کے نزول

کے بعد ثابت ہوا تو اس خیال سے کہ ہمارے معاشرت کے اسباب بالکل درہم برہم کر دینے کی فکر یہاں  
یہ صاحب کتاب ہے اور ہمارے مذہب کی تکلیفیں ہرچکی ہے فی نفسہ یہ ہمارے مذہبی اصول و فروع  
ہمارے واسطے کافی ہیں حضرت عیسیٰ کی گمات میں رہے اور قابو پا کر ایک بے گناہ کا خون حضرت  
عیسیٰ کے شہیدان اپنی گردن پر لے لیا بڑے فخر سے اپنے آپ کو قاتل عیسیٰ مشہور کیا اور عیسوی لوگوں  
پر اپنی جرات اور ناحق خون بہانے سے فضیلت خیالی چاہی اللہ تعالیٰ نے یہود کے فاسد خیال  
کی تردید اس آیت شریفہ سے فرمادی و ما قتلوه و ماصلیوہ و لکن شہیدکم حضرت عیسیٰ جیسے معظّم اور  
مکرم نبی تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی روح سے تعبیر فرمایا اور اسلئے احیای ہوا کہ اس کا معجزہ عطا فرمایا  
ہزاروں برس کے خاک ہوئے مردہ کو آئینے زندہ کیا اور یہود نے بچشم دید دیکھا مگر شہادت نفس غالب  
ہونے کی وجہ سے حضرت عیسیٰ پر ایمان لانا ان کو شاق ہوا اگر وہ خدا پرست ہوتے اور موسوی دین کی  
تباہ حالت پر ادون کو کچھ بھی افسوس ہوتا تو وہ اپنی صلاح و فلاح حال و مال کے لئے حضرت عیسیٰ پر  
ضرور ایمان لاسکتے اور جو کچھ مذہبی سرمایہ ان واقع ہو گئی تھیں ادون کی اصلاح و انجیل مقدس  
کر سکتے تھے۔

توراة اور انجیل نئے نئے اصول و فروع مذہبی کے ساتھ نہیں بھیجی گئیں بلکہ حضرت خلیل  
جلیل ابراہیم علیہ السلام کا دین حنیفی جسکی طلب خاص خاص خدا پرستوں کو ہر زمانہ میں تھی اور زمانہ کے  
انقلاب اور نفسانی ہواد ہوس کہ استیلا سے وہ آثار بالکل مٹ گئے تھے ادون فروع و اصول  
کے ساتھ مع شیعئی زاید جب مصالح عباد و کمینہ گردار کا فریضوں کے بھیجی گئی تھیں خداوند تعالیٰ نے  
ایسا نہیں کیا ہے کہ ہر زمانہ میں ایک نئے مذہب کی بنیاد قائم کر کے ایک پیغمبر کو دوسرے کے  
خلاف میں بھیجا ہو بلکہ علایت خلقت آدم سے قیامت تک ہر ایک فرد بشر پر اپنی نصیب اور  
انہی عبادت اور اپنے احکام نماز روزہ حج زکوٰۃ کی تعمیل فرض کی ہے یہ فرضیت جو حضرت  
ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں تھی وہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں رہی اور جو فرضیت  
حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں تھی وہی فرضیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں رہی البتہ  
بعض احکام جو بحسب مصالح مبادیات و باقیہ چھوڑ دئے گئے تھے وہ کال کر دئے گئے منجانب خداوند تعالیٰ  
ادون کا نقصان کسی طور پر نہ تھا بلکہ عباد کی حالت اور معاف و قوت ایمانی اور ضرورت و تلبیہ کے لحاظ سے  
ایسا انفرادی طور پر آگیا چنانچہ نسخ کے مسئلہ پر یہود کو کبرا اعتراض ہے معاذ اللہ وہ یہ کہتے ہیں کہ خدا  
کو ایک حکم دیتے وقت یہ علم تھا کہ آئندہ اس حکم کے خلاف حکم دیا جائیگا خدا کا یکساں علم ہے

اور حقیقت یہ نفع جو شراعیج کے بعض احکام میں واقع ہوا ہے شدت اور ضعف ایمان اور خدا پرستی کے مراتب مختلفہ ہونے کی وجہ سے ہوا ہے وہ عین رحمت بحق مومنین ہے اور محض نفقت بحق کافرن ہے عیسائیوں کا اصلی عقیدہ (تثلیث) ہے کہ اللہ تعالیٰ اور روح القدس اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان تین اجزا میں الوہیت مشترک ہے اور ہر ایک جز یا ہم تساوی نسبت رکھتا ہے ان تینوں ہی اجزا میں وحدت کی جوشان ہے وہی شان الوہیت ہے لغویاً بالسر من ہذا المفردات اللہ تعالیٰ جو معبود حقیقی ہے اوس کی صفات میں عیسیٰ ہوں یا روح القدس اور ان کا شریک ہونا بابت الوہیت کی شان کی منقصت اور ترکیب کا اثبات ہے لہذا اللہ تعالیٰ ہوں علو اکبر بعض عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس عیب سے اپنی پاکی بیان فرمادی ہے کہ تم تجھ صاحبہ دلا ولد ابی بی اور بچہ سے اللہ تعالیٰ پاک ہے حضرت عیسیٰ پر ایمان لاسے مگر تین خدا ٹھیراے اور ایک پر ہی پختہ اعتقاد الوہیت نہیں رکھا بلکہ نفس نے جو حکم کیا وہی کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلثہ و ما من الہ الا الہ واحد اور بعض نے اپنا یہی عقیدہ راسخ کر لیا کہ حضرت مسیح ہی اللہ ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ہوا مسیح ابن مریم الوہیت کی شان کا تغیر زمانی اور حدوث امکانی سے بری ہونا اہل عقول کا مسئلہ ہے اور ان کے اس خیال کی تردید اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اسطور پر فرمائی ہے قل نحن یملک لکم من اللہ شیء ان اراد ان یملک مسیح ابن مریم وامہ ومن فی الارض جمیعاً حضرت مریم علیہا السلام نے وفات پائی اور حضرت عیسیٰ کو بھی لہجوا کل نفس ذالقیۃ الموت جام فنا سے جو عہہ مرگ پینا ناگزیر ہوگا پر کیسی الوہیت جو صفات ممکن کے لئے ٹھیر چکے ہیں بلا تامل عقل سلیم اور سکے خلاف کوئی حکم نہیں دے سکتی حضرت عزیر علیہ السلام کی نسبت بھی یہی خیال نادانوں کا تھا کہ ان کو ابن اللہ کہتے تھے نصاریٰ نے دین عیسوی اختیار کیا مگر انجیل کی پابندی نہیں کی اور نیکی اور برائی کا بدلہ اور پاؤں و دنیا ہی میں خیال کر لیا حساب و کتاب اور پریشانی اعمال کی دلخراش صداؤں سے ان کے دل پڑا رہے عبادت میں نفسانی حظوظ اور نئے خیال میں موجب خوشنودی خدا تعالیٰ ہے عز امیر کے ساتھ نفس جب عبادت میں لذت پاتا ہو تو وہ عبادت مقبول ہوتی ہے اور اوس سے تقرب الی اللہ تعالیٰ ہوتا ہے بڑا زبرد و عبادت یہاں نہیں جو عقلاً ممنوع تھی ہماری شرع شریف نے اوس لفظ کو ناپسند ٹھیرایا ہے لہذا یہاں نیتہ فی الاسلام ارشاد دہوا ہے یہ قوم دنیا میں بڑی دانشمند سمجھی جاتی ہے مگر نہ یہی حیثیت سے پہلی بسم اللہ ہی انکی غلط ہے وہ خدا جس کے قبضہ قدرت نے نیک و بد کی جان ہے یہ وہ اوس خدا کی خدائی سے خارج



اور ایسے صاحب قدرت ہو گئے کہ خدا کے بیٹے کا خون انہوں نے دانہ تہ حلال سمجھا اور خدا نے  
 کوئی انتقام آج تک اون سے نہیں لیا یہود کی نسل بڑھتی گئی اور وہ زور پکڑتے گئے یہود اور نصاریٰ  
 سنے باہم جو کچھ جدال اور قتال ہوئے ہیں وہ مشہور ہیں اور قیامت تک اونکا تذکرہ باقی رہے گا۔  
 ایسے صاحب قدرت نبی پر جس کے اشارہ سے مردہ زندہ ہو جاتا تھا اون کو کس درجہ قدرت ہو گئی کہ  
 اوسکو صلیب پر چڑھا دیا اور اوسکی روح خدا کے دشمنوں کے سر پہ چھا سے بہا کر کشاکش نکلی معاویہ  
 من ہدہ الا باطل اللہ رقائے نے اس واقعہ کی خبر اپنی کتاب واجب التکرمین میں دی ہے  
 بل رقعہ المدالیہ عیسیٰ روح مع الجسد کا نام ہے نہ صرف روح کا اگر عیسیٰ سے مراد محض روح ہوگی  
 تو حضرت عیسیٰ کا شرف کیا ثابت ہوگا کل مومنین کی ارواح کا لمبا و دوام اور اعلیٰ ہے خصوصاً انبیاء  
 علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ارواح کا مقام مقام قرب ذات ہے جیسے وہ زمین زندہ تھے اسوقت بھی  
 ویسے ہی اپنی حالت پر ہیں اور انکو ہر وقت کیفیت وصال حاصل ہے ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ  
 نے عیسیٰ علیہ السلام کو جس بزرگ شان کے ساتھ وجود بخشا تھا اوس شان کے ساتھ مع جسم کے  
 آسمان پر اٹھا لیا اور وہ زندہ ہیں اور قرب قیامت میں امت محمدیہ کے ناصر اور اعدائے امتی  
 کے قاتل ہونگے غرض نصاریٰ نے جو وقت اپنی مذہبی قوت پیدا کر لی تو یہود سے مناظرے کئے  
 یہود کے مقابلہ میں ان کی مقدس کتاب اسوقت میں بڑا سہی گواہ خدا پرستی اور اصلاح مذہب  
 کا تھا مگر ایک نے دوسرے کے مذہب کو رد اور باطل ٹھہرایا وقائت الیہود ولایت النصاری علی شئی  
 وقائت النصاری لیت الیہود علی شئی و ہم یقولون الکتاب اگر یہود کو دین ہو سو یہ عزیز ہوتا تو حضرت عیسیٰ  
 علیہ السلام کی بعثت پر ایمان لاتے اور برہم شدہ اصول مذہب کی اصلاح چاہتے اسکے کہ یہود کے  
 پاس انبیاء کی بعثت کا علم قدیم سے چلا آتا تھا جیسے وہ گزشتہ زمانے کے انبیاء علیہم السلام کی نبوت اور رسالت  
 کو سنتے تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت سن چکے تھے اور انکو بخیر خود دیکھ لیا تھا اور جو عجز  
 اونے چاہے تھے نہایت اطمینانی حالت سے اونکو دکھلا کے اپنی رسالت پر براہین سامعہ پہنچا دئے  
 تھے انکار کی کوئی محفل وجہ سوا اسے ہوا نصاریٰ کے نہ تھی۔

پہلے یہودیت تھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی انجیل سے بعد نصرا نیت نے ظہور کیا مگر کوئی یہودی  
 رہتا کوئی نصرائی نہ جاتا کوئی حقیقت براہمی کی طلب میں دشت و کوہ میں سرگشتہ نہ ہوتا اور اکثر مخلوق مذہبی  
 قیدوں سے آزاد تھی عرب و عجم میں بیت پرستی تھی عجم میں آتش پرستی اور سہر غالب ہو گئی عجمی دین آتش  
 کی اشاعت میں نہایت سرگرمی کرتے تھے یہاں تک کہ سلاطین آتش پرستی کے رعیتوں اور قدرتوں

بت پرستی پر جو لوگ آتش پرستی کو غلبہ دیتے تھے وہ لان مجیب ہوتے تھے کہ آتش نور الہی ہے  
اور ہمارا پیغمبر زرقشت وہ آتش شبت سے لایا ہے اسلئے بہتے اوسکو اپنا معبود بنایا ہے ان بت پرستوں  
سے اگر کوئی پوچھے کہ جو پتھر راستہ گلی یا ناپاک مقامات میں استعمال کئے جاتے ہیں اگر ان  
بت پرستوں سے کوئی آدمی خیالی صورت تراشے اور کوئی اوسکو معبود سمجھ لے کیا وہ دانشمند اور خدا پرست  
سمجھا جائیگا کچھ معقول جواب سوا تشبیہ کے نہ دے سکیں گے اور تشبیہ کو عین تنزیہ بتلائیں گے سائنکے  
بت پرست علویات کی روحانی قوتوں سے استاد کے خیال سے ہیاکل کے ساتھ مشغلہ رکھتے تھے وہ  
اور شان تھی آخر اور زمانہ میں بعض نے اپنے پیشواؤں کی صورتیں فرط محبت سے تراشیں اور  
غلبہ شوق کے وقت ان کو نگاہ مہر سے دیکھ کر اپنے دل کو تسکین دی اور بعض نے اپنے خاندان  
کے بزرگوں کی صورتیں یا دوگار کے طور پر بنائیں سب بت پرستوں کا گروہ جیسا کہ نقل کیا گیا ہے  
قابیل ہے جس نے اپنے بھائی ہابیل کو دنیا میں پہلے قتل کیا ہے جب اوس کے قصاص کے  
لئے حکم باری تعالیٰ جل شانہ حضرت آدم علیہ السلام پر نازل ہوا تو وہ اپنی جان کے خوف سے ہراگ  
گیا اور زمانہ دراز تک کوہ و دشت میں سرگشتہ رہا جو وقت اوسکو اپنے باپ آدم علیہ السلام کی صورت  
یا ذاتی بے قرار ہو جاتا آخر میں اوس نے اپنے دل کی تسکین اس طور پر کی کہ حضرت آدم علیہ السلام  
کی صورت کا نقشہ اپنے خیال میں جس طور پر پایا اوس موافق ایک پتھر سے اوس نے آدم کی صورت تراش لی  
جب شوق لقا سے پوری دل میں ناخن زن ہوتا وہ اوس صورت کو دیکھ کر آنسو بہاتا اور دل کی آگ  
پر اوس اب حسرت سے چینٹا دیتا تھا قابیل کے بعد اوسکی اولاد نے بت کس غرض سے پوجے  
وہی جانتے ہوئے مگر بت پرستی تب سے جاری ہوئی۔ غرض بت کس غرض سے بنائے گئے تھے اور  
آخر زمانہ میں ان کا کیا نتیجہ نکلا کہ وہ مخلوق نادان کے معبود ہو گئے اور ان کی عبادت سب کیلئے  
ایمان ٹھیکر گئی زیادہ تر عالم کی گمراہی کا یہ سبب ہی ہوا کہ شیاطین جو خدا اور خدا کی مخلوق کے دشمن  
تھے انہوں نے بتوں میں اکثر مقامات پر حلول کیا تھا جب کوئی امر و شوا را پیش آتا تو وہ آواز دیتے  
اور بت کے خوف سے گویا ہوتے تھے نادان لوگ جو پتھر سے ہی زیادہ بے حس تھے اوسکو ذی روح  
اور صاحب تصرف اور مالک کا رخا خدا کی مسجد لیتے تھے اسلئے اوسکی عبادت فرض جانتے تھے  
اوسکے سامنے سجدے کرتے گرا گراتے نیز بان جانوروں کا خون اونکی صورتوں پر لپیٹ دیتے جیسے  
اس زمانہ میں ہنود نذر کی ادا اور افاقتہ و بلیات کے وقت بکھرے گا کویش وغیرہ کی گردنیں مارے  
ہیں اور ان کی پوجا سے اپنی مقاصد براری خیال کرتے ہیں جیسے عموماً دنیا میں بت پرست تھے

وسیعی ملک عرب میں ہی بہت پرست تھے خانہ کعبہ جو معبدِ ابراہیمی اور خاص الوہیت کی جلو گاہ ستا  
 تین کاناس مسکن بن گیا تھا عرب لوگ نہایت معمولی حالت میں زندگی بسر کرتے تھے ایک قبیلہ دوسرے  
 کے ساتھ جنگ و پرخاش پر کمر بستہ رہتا تھا حبسوس عرب میں مشہور جنگ ہے جس نے بے انتہی  
 نفوس تلف کر دیں ایام عرب کے حالات نہایت عبرتناک ہیں جسے اونکی قومی قوت نہایت درجہ  
 گھٹ گئی تھی اور وہ تختہ مشقِ حوادث زمانہ بن گئے تھے اوقاتِ بصری کا ذریعہ بہترین بکرین اونٹ  
 وغیرہ حیوانات تھے زراعت کا سامان اور آلات مہیا کرنے کی نہ اونہیں قابلیت تھی اور نہ کچھ سرمایہ  
 اسکے علاوہ اکثر کی جائے بود و باش صحرا سے لے کر وادی و دریاں تک پہنچاتی وہاں وہ  
 اپنے مکمل تان کے مقام کر دیتے اور جب پانی گمانس ختم ہو جاتی تو وہ دوسرے جنگل کی طرف چل دیتے  
 قرابتیوں کی ملاقات بھی اسی طور پر ہوتی تھی کہ جب ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف کوچ کرتے  
 تو اٹھنا سے راہ میں بسبیل اتفاق ایک دوسرے کے دیدار سے مسرت حاصل کر لیتا اور پھر وہ  
 کہیں اور یہ کہیں جوتے۔ ایسے باد یہ نشین بڑے مہمان نواز اور بامروت و حیاء ہی تھے اور عفان  
 سے متصف تھے اور اپنے بیانی کی اعانت اور امداد کا بڑا پاس رکھتے تھے ان کے علاوہ جو عرب  
 بے سرمایہ تھے وہ غارتگری رہزنی خونریزی کے عادی تھے شوق و فحش سے اون کو پروا نہ تھی قتل  
 نفس انسانی سے اون کو تفاخر ہوتا رات دن وہ ہی مشغلہ میں رہتے نہ کوئی مذہب رکھتے تھے نہ  
 کسی دین سے اون کو کچھ سروکار تھا ملک حجاز و یامین نہایت معمولی حالت سے مشہور تھا نہ علوم  
 سے اونکو مناسبت تھی نہ اون کی طرز معاشرت اس طور پر تھی کہ وہ علوم سے کچھ انتفاع حاصل  
 کر سکتے البتہ ذہن و ذکاوت کا دبا کا تھا اور عشق اور رجز میں اونکی خاص شان تھی فصیح و بلیغ خطیب  
 جو عہدِ جاہلیت میں تھے اسوقت تک اونکے فصیح و بلیغ خطیب موجود ہیں جسے یہ ثابت ہوتا ہے  
 کہ عظیم بزرگ کے چشمے ہیں اور گوہر ہے اخلاق و مردمی و مروت و شجاعت کے ابرو علیہین قدرت  
 نے اون کو طبایع میں بالقوة ہر علم و فن کا قابل مادہ مہیا کر دیا تھا مگر اس کے ظہور کا وقت چونکہ متاخر  
 تھا اسلئے فعالیت میں نہیں آیا تھا اور جب مادہ ظہور پذیر ہوا تو دنیا کے حکما علما عقلا اصحابِ فنون  
 اونکے سامنے ہیج ہو گئے اور کل عالم کو دنوں نے عجیبی طغیرایا اور کل عالم نے اونکے فضائل و  
 کمالات شجاعت سخاوت تدبیر منزل سیاست مدن کا اون سے سبق لیا اور دنیا کی کل ترقی کے  
 اسباب اونکی شایستہ تدابیر سے اخذ کئے قوم کی ترقی اور تنزل کی نسبت جیسا کہ اس زمانہ میں عقلا کا  
 خیال ہے کہ اپنے قبضہ قدرت میں ہے یہ محض خیال ہی خیال ہے قدرت کی طرٹ کسی کی نگاہ

اور اک نہیں متوجہ ہوتی دنیا میں جب کوئی قوم ترقی کرتی ہے تو پہلے سے قدرت اوسکے اسباب مہیا کر دیتی ہے یا بھی اتفاق اور معاشرت انبائے زمان قومی ہمدردی تہذیب اخلاق اعمال و افعال کی شائستگی عمدہ کا وثوق غرض جو انسانی صفات ہیں وہ قوم میں پیدا ہوتے جاتے ہیں جب اوسکے صفات کی تکمیل ہو جاتی ہے تو وہ قوم شائستہ اور سربرآوردہ اور معزز مانی جاتی ہے اور دنیا کی آنکھوں میں وقعت کی نگاہوں سے دیکھی جاتی ہے یہ امور قوم کی ترقی کا سبب ہوتے ہیں اور جب کسی قوم کو تنزیر کی مصیبت کا سامنا ہوتا ہے تو اپنے انسانی صفات بالکل بدل کے حیوانی حضال پر آجاتے ہیں اور وہ ایسے افعال اختیار کرتے ہیں جن سے روز بروز غیر اقوام کی آنکھوں میں ذلیل نظر آتے ہیں اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اصولی طور پر ارشاد فرمایا ہے ان اللہ لا یغیر لقیوم حتی یغیر واما بانہضم اسوقت کے مسلمانوں کی حالت اس آیت شریف کے مطابق ہے عرب کی ترقی کا جب وقت آگیا اور ان کا مادہ قابلیت اپنے صفات کے اظہار پر آمادہ ہوا تو پہلے ایک معزز اور نامور قبیلہ سے ترقی کی شان نے ظہور کیا قریش حسب و نسب میں تمام عرب میں اشرف و افضل اور اعلیٰ درجہ رکھتے تھے اور ان کا ہمدان حضرت اسمعیل علیہ السلام کے شجرہ طیبہ وجود کی قوی شریخ تھی اور صحابہ فطرت و مردمی و حسن اخلاق سے ہمیشہ سرسبز رہتی تھی خاندان قریش میں قدیم سے خانہ کعبہ کی خدمت چلی آ رہی تھی مہمان نوازی حمیت مروت و قاعے عمود ان کا شعار تھا کلب قبائل عرب بلکہ سلاطین روم و شام تک اس گہرائی کو معظم اور باوقار سمجھتے تھے اکثر قبائل کے نزاعات کا فیصلہ اسی خاندان کے حکم پر ہوا کرتا تھا ستم رسیدہ کی فریاد دہی کرتے ملہوت کو اپنے جوار میں پناہ دیتے تھے قریش کی معیشت کا مدار تجارت پر تھا اکثر لوگ ان میں کے دولتمند سرمایہ دار تھے شرافت نفسی کی وجہ سے محارم سے اون کو سخت اجتناب تھا عفاف اور صلاح و تقویٰ نہایت درجہ بڑھا ہوا تھا بت پرستی میں گور غلو رکھتے تھے مگر دین ابراہیمی کے قواعد بھی انہیں واجب التحظیم مانے جاتے تھے ختنہ نکاح موسم حج میں قربانی وغیرہ احکام کی پوری پوری پابندی رکھتے تھے جیسے دنیا میں عام بت پرستی کے حینا لات ترقی کر رہے تھے اور سحر و کمانت کا زور توڑتا دہی قریش کے بھی جو کعبہ معظمہ کے خالص خادموں تھے اس معظم مقام میں بڑے بڑے بت موجود تھے وہ بت پرستی کو مذہبی رسم جانتے تھے یا اون کے عقائد ان بتوں کی نسبت کس طور پر تھے یہ امر مبہم ہے مگر استمدادی نیت ضرور ہوگی اسلئے کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل علیہما السلام کے تماثل بھی کعبہ میں موجود تھے نہایت پرہیزگار تھے یہی تھا کہ جب قحط سالی ہوتی تو اسی معظم قبیلہ کے لوگ صحرا کو استغاثی غرض سے جاتے

اور اپنے ہمراہ قبائل عیسائی کے معظّم سرداروں کو لیتے اور بارگاہ کبریائی کے عجز و استہمال کے ساتھ  
 بارانِ رحمت طلب کرتے تھے چنانچہ اسکی تفصیل احادیث میں آئی ہے کہ ایک بار عمید المطلب جہد  
 امجد رسول مقبول علیہ السلام نے زماذحخط سالی میں اپنے فرزند کے معظّم فرزند نبی الصمد کو  
 اپنے ہمراہ نیکر بارانِ رحمت کی دعا کی تھی اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا پرستی کے آئین بھی اس معظّم  
 گمراہ نے میں باقی تھے ورنہ بتوں کو چھوڑ کر خدا کی طرف رجوع کرنا بت پرستوں کا شیوہ نہیں ہے  
 اور اصحابِ نبیل کے واقعہ میں بھی عبد المطلبؑ خدا کے گھر کو نہیں چھوڑا تا قریش کی ایسی قبیح  
 حالت کہ وہ حاصلِ ہر ایم علیہ السلام کی اولاد کھاتے تھے اور بت پرستی کا دہسہ اونکے دامنِ اعتقاد  
 پر لگ رہا تھا قدرت نے آئندہ کے لئے پسند نہیں فرمائی اور معظّم خاندان کے طفیل میں اپنی عام  
 مخلوق کی صلاح و فلاح بھی چاہی اور اودن کی دنیوی عورت کے ساتھ دینی شان و شوکت پیدا کر دیا  
 ارادہ فرمایا۔

قریش کے معظّم گمراہ نے میں نبوت کا آفتاب برجِ جلال سے انوارِ ہدایت کے ساتھ طالع  
 ہوا یعنی مظہر اتم کائنات اصل مہدی موجودات شمس الضحی بدر الدجی علت ایجا و عالم آدم سلطان عرب عجم  
 صاحب القیام والمعراج و اعظم حجت اللعالمین شفیع المذنبین رسول الثقلین نبی الحرمین امام القیامتین صاحب  
 قاب تو سین خازن علم الاولین والاخرین ناسخ ادیان و ملل کاشف ظلام ارباب کحل مخاطب و ما ارسلناک  
 الا رحمة للعالمین ناصر الحق والدین ناصر احکام شیعہ میں صاحب حوض کوثر مالک فتح و ظفر حبیب کبرا  
 احمد مجتبی محمد مصطفی نبی الوری نے ایسے طغیان اور دبدبہ نبوت کے ساتھ دنیا کے تخت پر قدم رکھا کہ  
 روئے زمین کے بادشاہوں کی سلطنتوں میں زلزلے پڑ گئے نو شیروان کے قصر کو جنبش ہوئی اوسکے  
 کنگورے گر پڑے سادہ کا دریا خشک ہو گیا عجم کا سالہا سال کا آشکارہ بجھ گیا شیاطین پر جرم شباب  
 شروع ہو گیا آسمانی خبّروں کے راستے بند ہو گئے کاہنوں کی کمانت معطل ہو گئی شیاطین عالم  
 میں سرگشتہ پھرنے لگے بت اور دہسے ہو گئے بتوں کے جوف سے نئی نئی آوازیں آنے لگیں جتنا  
 اشعار پڑے پڑ کر بشارت ولادت باسعادت عامہ خلّاق کو دیتے میں مصروف ہوئے دنیا کا نقشہ  
 ہی بدل گیا ظلمت کی جگہ شمشجست نور سے معمور نظر آتا تھا۔

یہ وہ کواکبِ براع کا بریہ خبر پہنچتی آتی تھی کہ احمد نبی الحرمین کا ستارہ ولادت فلان وقت میں طالع ہوگا  
 جب اوس مسعود ستارے نے آسمانِ جلال پر ظہور کیا یہود نے باہر شور و غل کیا اور اودن کے  
 دین کی تباہی کے آثار اودن کی آکھوں میں سسائے نبی آخر الزمان نے اپنی والدہ ماجدہ مقدّم کے

بطن، بارک سے دنیا کے مہدین نزول اجلال فرمایا جب رفتار کی قوت پیدا ہوئی آپ مکان سے باہر قدم رنجے فرمانے لگے، یام سبائین قیاد شناس کاہن وغیرہ خاص کر یہود نے نبوت کی علامتیں دیکھ کر بشرہ مبارک سے پہچانیں اور آپ کے قتل پر آمادہ ہوئے مگر قدرتی حفاظت اور صیانت سے امداد اللہ آپ پر کیا قدرت پاسکتے تھے وہ اپنے ناقص ارادوں میں ہمیشہ ناکامیاب رہے اور قادرِ مطلق کے حفظ و امان میں اپنے نشو و نما پایا جب عنقریب ان شباب کا زمانہ آیا تو محمد اور محاسن اخلاق جو قدرتی طور پر تھے اور عرب کے لوگ ان سے کچھ بہرہ نہیں رکھتے تھے آپ کی ذات منظر صفات کمالین مشابہہ کر کے تعجب کی نگاہوں سے دیکھتے تھے اور یہ وقت آپ کی ترکیب کی تکمیل عالم عصری میں ہو گئی اور حقیقت کے اسرار کا ظہور ہونے لگا عرب نے عجائبات قدرت کا محاکمہ کیا اور آپ کے وہ شامل دیکھے جو آپ کی کمال الوداعی اور مراتب عالی پر شاہد تھے آپ کی راست گفتاری حلم و حیا صلہ جمی مروت و فتوحات و فتوت و وسعت اخلاق کی وہ شان تھی جس سے ادنیٰ کمال درجہ حیرت ہوئی تھی رہے آپ کی ان ذاتی خوبیوں اور محاسن سے سوجان سے آپ کے شیفہ اور فریقہ ہو گئے تھے اور آپ کو منایت و قنوت کی نگاہوں سے دیکھتے تھے آپ کی تعلیم اور تجلیل اور توقیر و محبت کے ساتھ ان کے دلوں میں بڑھتی جاتی تھی میثاق کہ آپ کے دعویٰ نبوت سے قبل انہوں نے آپ کا اسم مبارک امین رکھ دیا تھا کعبہ کی بنا کے وقت آپس میں حجر کے نصب میں جو نزاع واقع ہوا اوس کا فیصلہ آپ کے دست مبارک پر ٹیسرا گیا آپ نے حجر کو اوس کے مقام پر اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھ دیا آپ کے شباب کے زمانہ کے دوست آپ کے بڑے مخلص اور ہوا خواہ تھے اور کمال ادب اور تعظیم سے آپ کے ساتھ بڑاؤ کرتے تھے جب وہ وقت قریب آ گیا کہ آپ کی شان نبوت کا آفتاب مطلعِ ظہور اسے تابان ہوا اور کفر اور شرک کی ظلمت رو سے زمین سے مٹ جاوے تو آپ کی خدمت میں اللہ تعالیٰ جل شانہ نے پہلے حضرت میکائیل علیہ السلام کو مامور فرمایا۔ اسرار روحانی کی تعلیم شروع ہوئی حضرت میکائیل علیہ السلام تین سال تک خدمت مبارک میں آیا گئے آپ مخلوق کے کنارہ کش ہوئے اور فارحرائین اکثر مشغول بعبادت رہتے جب دعوت قوم اور نزول وحی کا وقت آپ پہنچا تو بارگاہ احدیت سے حامل وحی جن جنبل و علی خازن اسرار انبیا شدید القوائے ناموس کبر منظر شان و علم شہید القوی آپ کی تعلیم اور ولایت اسرار نبوت کے واسطے آپ کے حضور میں بھیجے گئے اور ابتداً جو کچھ تعلیم ہوئی وہ سورہ اقرء باسم ربک الذی خلق سے ہوئی اس کے بعد خواب اور بیداری میں ہر ایک امر اور ہر واقعہ کی اطلاع آپ کو ہونی شروع ہوئی اپنے اپنی نبی ہونے کا اظہار فرمایا مردوں میں سے پہلے حضرت ابوبکر الصدیقؓ اور عورتوں میں سے پہلے حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ

اور کم سنوں میں سے پہلے حضرت علی ابن ابی طالب آپ پر ایمان لائے آپ نے خدا پرستی کی خبر لی اور بت پرستی کی بُرائی اپنی قوم سے ظاہر کی مشرکین بیدار نہ ہوئے نہ سکھائے میں ابن ہانوں کو اُتار کر شام شروع کیا جا بجا یہی چرچے ہونے لگے قریش بت پرستی کی جہالت میں ایسے غرق تھے کہ ادن کو ساحل ہدایت کی مطلق خبر نہ تھی آپ کے دعوی نبوت سے خواب غفلت سے چونکے مگر ادن کے دماغ بتوں کے سودا سے ایسے مغلّ تھے کہ ادنوں نے کبھی آپ کو ساحر کہا اور کبھی مجنون اور رعونت نفسی سے یہ خیال خام ادن کو پیدا ہو گیا کہ ایک کم سن لڑکے نے ہم لوگوں میں رشتہ حاصل کیا وہ ہلکے جامل اور غفلت میں مبتلا ہونا ثابت کرتا ہے اور ہمارے باپ دادا کو گمراہی پر رہنا بیان کرتا ہے اس کا یہ دعوی ہم تکبر تسلیم کریں گے کہ ہم لوگ عرب کی ناک ہیں اور ہماری قدر و منزلت آج دنیا میں چھوٹے بڑے کے نزدیک مسلم ہے آپ کی ہدایت کو قریش نے ننگ و عار سمجھا اور آپ کے خلاف ہر آمادہ ہو گئے اور اہل رسانی ہزاروں دنوں نے کمر باندھی رات دن یا ہم مشورے کرتے تھے مگر آپ نے قریش کے خلاف اور اہل رسانی کی مطلق بردہ انکی نبوت کے فرض منصبی ادا کرنے میں اہتمام شروع کر دیا جیسے جیسے آپ کا امر اُڑ رہتا گیا ویسے ویسے قریش کی دشمنی اور عداوت کو بھی ترقی ہوتی گئی جن قلوب میں ایمان کی صلاحیت تھی وہ چپ چپ کے آپ کی خدمت مبارک میں حاضر ہوتے اور ہدایت پاتے اور آپ کی عجز واری کرتے یہاں تک کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشرف باسلام ہو گئے اس وقت میں کو سعد و مسلمان تھے مدین حقہ کی نصرت نے دل میں وہ قوت بڑھائی کہ کفار کے مقابلہ میں مجبور و حقیقی اہل عبادت سلی الاعلان ادا کرنے میں کچھ باک اور اندیشہ نہوا حضرت عمرؓ نے خدا پرستی کی اشاعت پر کمر باندھی اور تیغ خونریز کفار قبضہ میں لی کفار قریش کے دل اوس دن سے کیاب ہونا شروع ہوئے اب فاش طور سے دعوت اسلام پہنچنے لگی اور مسلمانوں کی ایک اچھی جماعت ہو گئی یہ چرچے قریش میں تو تھے ہی لیکن اسکے بعد تمام قبائل عرب میں بھی اسکی شہرت پھیل گئی اہل باب ہوش اور اہل ادراک اسلام کی خبریں سن سن کے آپ کے حضور میں آئے لگے جب وہ لوگ آئے تو قریش ادن کو ہبکاتے اور آپ کی جڑ ایمان بیان کرتے اوسنے کبھی کہتے آپ ساحر ہیں اور کبھی آپ کو کاہن بتلاتے کبھی مجنون کبھی شاعر کہتے مگر اہل بصیرت آپ کی شان وقار اور اعجازِ نبیانی اور اخلاق اور دانش کا جب مشاہدہ کرتے تو ادن کے دل آپ پر شیفہ ہو جانے اور آپ کی نبوت کا یقین ادن کے دلوں میں پیدا ہو جاتا اور قریش کی باتوں کو بیہودہ خیال کر لیتے تھے کوئی فرد مشرف باسلام ہو جاتا اور کوئی اپنی قوم کے شعوری پر اسلام کو مقبوض رکھتا جب اسلام کی اشاعت کی ترقی اور مسلمانوں کی تعداد اور قوت بڑھنے کے آثار قریش نے دیکھے تو ادن کو زیادہ تر فکر ہوئی کہ

اکسین ہمارے قدیم بستی پرستی کے آثار نہ ملے جاویں اسلئے انہوں نے اپنے آبائی دین کی حمیت اور پابلیت کی غیرت سے آپ کو قتل پر آمادہ ہو کر دارالہند وہ میں شور مچایا اور یہ امر طے کر لیا کہ آج شب کو آپ کا کام تمام کر دین اللہ تعالیٰ جل شانہ نے جو جانظہ حقیقی ہے کفار قریش کے اس فاسد خیال پر آپ کو مطلع کر دیا اسی شب میں آئینے حسب فرمان حق جل و علی آئینے وطن مالوند سے یرب کی طرف کوچ کر دیا۔

صدیق اکبرؓ گئے اور مکہ کے قریب جاکے ایک غار میں ٹھہر گئے۔ ثانی الثمین ازہانی الغار یقول لا تحزن ان اللہ معنا سے اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے کفار نے آپ کی خواہنگاہ میں آپ کو ڈھونڈا مگر نہ جابجا تلاش کی بیرون شہر سوار پیادے جب تھو میں بھیجے غارتگاہ ڈھونڈنے دے آئے مگر آپ کو نہ پاسکے اور اندھے ہو کے واپس چلے گئے اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت بالغہ سے اسی وقت یہ باب مہیا کر دئے کہ آپ کے داخل ہوتے ہی مکہ کی غار کے منبر پر جالالت دیا کیونکہ ترے اندھے دیدئے عمار کے مقابل ایک درخت فوراً آگ آیا ڈھونڈنے والوں میں سے ایک وقت کچھ آدمی غار کے منتہا آئے بعض نے بعض سے کہا کہ اس غار کے اندر دیکھو اوس کے ساتھی نے کہا اس غار کے منہ پر اتنا قدیم مکہ ہی کا جالا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے زمانے سے بھی پہلے کا نظر آتا ہے دوسرے کیونکہ ترے اندھے رکے ہیں اس مقام پر آدمی کا کیا کر رہے یہ کہہ کر واپس چلے گئے حضرت ابو بکرؓ جب کفار کو قریب غار کے دیکھتے تو عرض کرتے تھے کہ وہ یہ آگے آپ فرماتے لا تحزن ان اللہ معنا ہمارے پاس وہ ہرگز نہ آویں گے ایک سوال نے آپ کو دیکھ لیا اپنے دعا فرمائی اوس کے گھوڑے کے چاروں ہاتھ پاؤں پیٹ تک زمین میں اتر گئے اوسنے فریاد کر کے آپ سے عرض کی کہ میں آپ کا راز کسی پر فاش نہ کروں گا مجھ کو اس معیبت سے نجات دیجئے آپ کی دعا سے اوس کا گھوڑا زمین سے باہر نکل آیا اور وہ چلا گیا۔

آپ غار سے نکل کر مع صدیق اکبرؓ کے اونٹوں پر سوار ہوئے اور یرب کی راہ لی اہل یرب پہلے سے حمیت نبوت اور محافل اقدس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چلے تھے اللہ تعالیٰ نے اون کے دلوں کو آپ کی طرف مائل کر دیا تھا جب آپ یرب میں مع انجیل پہنچے تو اہل یرب نے آپ کو اپنی آنکھوں پر لیا اور آپ کی خدمت میں اونہوں نے نہایت اخلاص سے کمر باندھی ہر آپ کے اصحاب کی آمد شروع ہوئی سفر ہجرت کی بہت نازک حالت تھی کہ سے یرب کا زیادہ فاصلہ تھا ضروری مسلمان تک چھوڑ دیا جاتا تھا ماجرین اپنی جان میں ہی لیکر حضور اقدسؐ میں حاضر ہو جاتے تھے انصار کی فراخ حوصلگیوں نے ماجرین کی خدمت اور معرفت سے پیشانیوں پر چھین تک نہ آنے دی ان کی ملاقات اور اعانت



میں نہایت سیرت خبی سے کام لیا مہاجرین کو بے وسامان تھے مگر دلی غنا کی اور کئی شان نہایت وقعت کے قابل تھی آپ نے خدا اور رسول پر شک کر کے مال و دولت جو روپ چون تنگ کو چھوڑ دیا تناغرض مہاجر اور انصار باہم شیر و شکر ہو گئے رہتے لگے جب ہر قسم کا اطمینان اور دلچسپی ہو گئی اور جمعیت قوم کی حالت بھی ایک حد تک معتبر خیال کی گئی حکم خداوندی و علی اعدائے دین سے انتقام لینے پر آمادہ ہوئے پہلے سب قزیش کے قتل و غارت پر کمر باندھ ہی اس سے مقصود اور کئی قوت توڑنی تھی اللہ تعالیٰ نے ہر ایک میدان میں مہاجرین اور انصار کو سرخرو کر دیا کفار قزیش کو ہر موقع پر ذلت اور مالی اور جانی نقصان ادا ہوتا نظر اچھب مہاجرین اور انصار کو پیادے پر فتوحات ہو گئے اور اسلام کی بہت سر زمین عرب میں پھیل گئی قبائل ہر سب کے اشتراک اور سرداروں کو اسلام کی شان دیکھ کر دین حق کی رغبت پیدا ہوئی جا بجا۔ سفیر آنے لگے اور دین پرست لوگ اسلام میں داخل ہو گئے انہی جانین خدا کر نے پر آمادہ ہوئے جو امر کہ مشیت میں ہوتا ہے اس کو انسانی تدبیر کسی طور سے نہیں روک سکتی اور مدیروں کی تدبیریں اور دولت مندوں کی مالی قوتیں اور دلیہ دن کی شجاعتیں محض نقش بر آب ہو جاتی ہیں قزیش کے خام سودا نے اون کی پورے طور سے بچ گئی کراوی اور شکست پر شکست اون کو پہنچنے لگی خواب جہالت سے اس وقت بیدار ہوئے۔ لے کر اسلام کا آفتاب وسط سمای شرف پر آگیا اور اللہ تعالیٰ نے مکہ کی فتح ہمارے شہنشاہ دیو کو عنایت کی بمبود امی جا، الحق و زہرت الیاطل خانہ کعبہ بتوں کی پلیدی اور نجات مشرک سے پاک ہوا اور صدائے ناقوس کی جگہ اللہ اکبر کی یانگ بلند ہوئی ہر تو اسلام ملک عرب میں ایسا پیلا جلیت سیلاب شست و سحر امین پہنچا ہے۔

یہود اور نصاریٰ کو ہمارے پیغمبر آخر الزما پہنچا دے جلال دیکھ کر آپ کی نبوت اور غلبہ کا یقین ہوتا تھا اگر آباؤ دین کی محبت اسلام کی طرف جھکنے سے روکتی تھی چونکہ حضرت خاتم الانبیاء رحمت للعالمین تھے اس لئے یہود کے خاص خیالات کی بہت کچھ اصلاح فرمائی اور ان کے مشکل سوالات کے جوابات جو ان کی مذہبی کتاب کے موافق تھے فوراً ادا کئے اور آپ کے وہ قائل ہوئے امی کا غیر مذہب کی کتابوں کے موافق جواب دینا معجزہ نہیں تو کیا ہے مگر نیک سر انجامی اون کے حصہ میں نہ تھی اس لئے وہ دین حق سے منکر ہی رہے چونکہ اللہ تعالیٰ نے اون کی ذلت اور خواری کے اسباب مسلمانوں کے قانون پر موقوف رکھے تھے نہایت ذلت اور خواری کے ساتھ شرب سے جلا وطن کر دے گئے اون کے قلعحات اور قصور تباہ ویران ہو گئے ادھنوں نے شام کی راہ لی اور سرکش بیدین باندی غلام بنائے گئے اور قتل و اسیر کئے گئے جب اسلام کی طاقت پوری ہو گئی حد و دائی کی

دعوت جس طور پر چاہیئے۔ یہی قائم ہو گئی عرب سے جاہلیت کے رسم و رواج بالکل اٹھ گئے دشت فرازون کی عادی نزم ہو گئیں محارم سے عامۃً لذتوں کو اجتناب ہو گیا محبت الہی اور دین کی دوستی اور اخلاص اور نبی آخر الزمان پر جان نثاری کی کیفیت خاص و عام کے دلون میں پیدا ہو گئی۔ نبی نے دیران اور بیت شکستہ اور سارے گئے تیوں کی پرستش ننگ نوع انسانی ہو گئی اور معبود حقیقی کی عبادت شعار اسلامی ٹھہر گیا جنت اور دوزخ پلسراط میزان حساب روز قیامت پر سب کا ایک عقیدہ ٹھہر گیا کفر و شرک ننگ نوع انسانی ہو گیا قرآن شریف جن مقاصد انسانی کے واسطے نازل ہوا تھا اسوقت اس کی تکمیل ہو گئی آنحضرت صلعم نے امت کی شان سے ظہور فرمایا تھا کسی معلم سے درس نہیں لیا تھا آپ کا کوئی مدرسہ تعلیمی نہ تھا عرب میں علمی رواج ہی نہ تھا ہر تعلیم علمی کیسی ارباب پرورد اور رہبران اپنے مذہب کے کچھ مسائل فروعی و اصولی جانتے تھے اور ان کے مراتب علمی خود ناقص تھے مگر جب تک مشیت نے نبوت کی شان کا اظہار نہیں چاہا تھا آپ اہل کتاب کی پیروی کو فطراناً پسند فرماتے تھے جو بوقت قدرت نے نظام عالم کی تجدید اور فساد کی اصلاح چاہی آپ کو اسلام کی اشاعت کے لئے حکم آسانی صادر ہوا اللہ تعالیٰ نے ضامن وحی شریعت القوی کو رسالت پر بھیج کر ضروری احکام صادر فرمانے شروع کئے اور نبیین احکام کو قرآن شریف سے تعبیر کرتے ہیں کہ اہل اصول دین اسلام ہے دینی احکام کے ضمن میں ہر ایک حقیقی نے اپنے بندوں کی دینی شرف اور آخری سعادت کے لئے سینکڑوں امور کی تعلیم فرمائی ہے اس لئے کہ ان الدین عند اللہ الاسلام صرف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی نہیں ہے بلکہ اس کے موقوف علیہ بہت سے ایسے امور ہیں جن کا اختیار کرنا مسلمان پر فرض اور واجب ہے اور بہت سے امور کا ترک کرنا واجب کہ ان امور کی موافقت نہ کی جائے مسلمان پورے طور پر خدا اور رسول کے نزدیک مسلمان معتبر نہیں ہو سکتا مثلاً نماز روزہ زکوٰۃ حج یہ وہ فرائض ہیں کہ ان کا منکر کافر ہے اس لئے کہ مخصوص قطعہ سے ان کی فرضیت ثابت ہو چکی ہے اور اسپر کل امت کا اجماع قائم ہو گیا ہے یا زنا حرام شراب خمر قتل نفس نسائی کران کی حرمت کے خلاف عمل کرنے والا دائرہ اطاعت دین سے خارج ہے کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محل الحرام محرم الحلال حلال کرنے والا حرام کا اس شخص کی مثل ہے جو حلال کو حرام کرے مسلمان کو کل انبیاء کے وجود پر یقین کرنا ان کی رسالت کی تصدیق اور ان کی نافرمان امتوں پر جو تھوڑے اور غضب میں اسے کردارنا شروع نازل ہوئے اس کو سچ سمجھنا اور ان کے واقعات اور قصص سے عبرت پکڑنا اور ان کی ہلاکت کفر پر سمجھنا جس کی تصدیق قرآن شریف سے ہوتی ہے مگر ان تعظیم حتیٰ تبعث فیہم رسولاً تعذیب نہیں ہوتی مگر محرم کو کافر سے بڑھ کر محرم کون ہوگا انبیاء کی ہدایت خاص خاص

امتن کے لئے انبیاء کے فضائل و کمالات ذاتی اور مراتب قرب ذات اور معجزات کی تصدیق مومنین کی غلط کفار اور منافقین کی ذلت ملانیکہ کے وجود کا ایقان آسمانوں اور ستاروں اور عناصر کی تخلیق زمینات نباتات جمادات حیوانات انسان کا مسنونہ صانع حقیقی ہونا مکارم اخلاق عدل انصاف شجاعت، سخاوت، عروت، فتوت، صلہ رحمی، معاشرت باہمی، اعانت مظلوم، رعایت مہربان، شرف و نعت سے اجتناب، صلاح و سداد پر عمل غرض جتنے انسانی فضائل ہیں انسان اگر ان کا جامع ہوگا اور اسلام رکھیکے تب سچا مسلمان کہلائیگا اور نہ چور فاسق سودی تمکار زنا کار احکام شرعیہ رکھ کر صرف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہ اسلام سمجھے گا تو عالم آخرت میں انواع و اقسام کے عقوبات کا مستوجب ہوگا اور محشر کو اس کی نسبت بحسب اعمال حکم دینا عین انصاف ہوگا قرآن شریف نے ان کل امور کی ہدایت تفصیل سے کر دی ہے جن میں کسی کو شک و شبہ کا موقع نہیں رہا۔

قرآن شریف کے علوم اور اسرار کا علم کامل پیغمبر خدا کو بتایا اہلبیت اطہار کو یا خلفائے راشدین کو جو پیغمبر علیہ السلام کے جانشین اور فیض یافتہ صحبت پیغمبر علیہ السلام اور حامیان دین متین تھے اونکے بعد دو صحابہ کرام اون کے بعد جو علما سے اہل اسلام گذرے ہیں جنہوں نے اصول و فروع دین کو تفصیل کے ساتھ عام ہدایت کے لئے اپنی اپنی تالیفات میں مدون کر دیا ہے ان علما کے بہت سے طبقات ہیں جنہیں مفسر بالحدیث بھی ہیں اور تفقہ کی شان سے بھی مشہور زمانہ ہیں بعض علمائے استخراج علوم قرآنی میں کوشش کر کے مختلف علوم کا قرآن شریف سے استخراج کیا ہے بعض نے صرف احکام حلال و حرام سے بحث کی ہے بعض نے واقعات و قصص کی تالیف میں سعی کی ہے غرض جتنے مقاصد دنیوی اور اخروی انسان کے واسطے ہیں ہر ایک عالم نے اپنے اپنے موقع پر اون کو کلام اللہ سے استناد کر کے نادر کتابیں مدون کر دی ہیں عرب میں جو وقت قرآن شریف نازل ہوا اور علوم مفقود تھے مگر اپنی فصاحت و بلاغت کا اہل عرب کو بڑا دعویٰ تھا صرف فصاحت و بلاغت قرآنی کا مقابلہ کرنے کی اون کو قدرت نہ ہوئی تو اور علوم و اسرار کا وہ کیا معارضہ کر سکتے اس لئے اونہوں نے کبھی سحر سے تعبیر کیا اور کبھی شاعر کا کلام خیال کیا اللہ تعالیٰ نے اون کو مطالب کر کے فرمایا فاتوا سورۃ من شئدوا و اسوا شہدا لکم من دون اللہ ان کنتم صادقین وہ نہایت درجہ محبوب ہو گئے اور دعویٰ فصاحت سے اون کی زبانیں بند ہو گئیں خطباء و شعرا جب کبھی قرآن شریف زبان رسالت ماب سے استماع کرتے وہ صاف لفظوں میں اپنی قوم سے کہہ دیتے کہ ہم نے کانہوں کی کمالت دیکھی ہے شعرا کے رجز سے ہیں ساحروں کے سحر آمیز کلمات پر ہلکا اطلاع ہے مگر

تھے ایسا کلام ہرگز نہیں سنا جیسا کہ محمد صلعم کی زبانی سنا ہے غرض جب قرآن شریف کی تکمیل اور دینی رہنمائی پورے ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے مخلص بندوں سے خطاب فرمایا الیوم اکملت لکم دینکم و انعمت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام وینا شہنشاہ کو نین رسول الثقیلین صلعم کو اپنے عذاب و مہل و علی کے احکام کی تعمیل اور دینی مراتب اور رسالت کے فرائض پورے کرنے کے بعد حضور ہی بارگاہِ عہدت کا اشتیاق پیدا ہوا وہاں کو خیر یاد فرمایا اور اپنے ایسے معظم جانشین عبید اللہ سے جنگ و شہنشاہ حقیقی نے اپنے منشور کراست محمد رسول اللہ و الذین معہ اشدا علی الکفار و حما و بینہم تراہم رکعہا سجدہ یتبعون من فضل اللہ سے اعزاز و بخشا اور خلعت خلافت اہل اللہ کے قیامت پر کموز و نون دیکھا وہ خلفائے راشدین اسد و جہ حق پسند اور انصاف دوست اور دینی مراتب میں عالیشان تھے کمال اصحاب اہل اللہ کے ایسے فرمان بردار رہے جیسے اپنے نبی کے فرمان بردار تھے خلفائے راشدین کو پہلے ہی سے فتوح حاکم کفار کی بشارتیں دے دی گئی تھیں اہل اللہ کو حضرت رسالت مآب کا اتباع دین کی اشاعت میں فرض عین ہوا محاربات کفار پر نہایت دلیری سے کمون باندہ بین جو فتوحات اور اسلام کی اشاعت میں تمام خلفائے راشدین نے کیا ہے اور واقعات کا نظیر و نیام کسی نبی کی امت میں اس وقت تک نہیں پایا گیا ہر ایک خلیفہ وقت کی شان شہنشاہی کی شان تھی مگر اپنے پیغمبر سے زیادہ مطہر ارق اور زیادہ چشم نہیں بڑھایا خدا کی عبادت اُمت کی غنچہ اری حقوق رعایا کی محافظت جس عدل و داد کے ساتھ کی محافلین تک اس کی تصدیق کرتے ہیں اور انصاف کے ساتھ یاد کرتے ہیں۔

دنیا کی توہین اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شرافت نفسی اور خدا اور رسول کی اطاعت کا اندازہ یہاں سے کر سکتے ہیں اور دین اسلام کے برحق ہونے اور امت محمدیہ کے تمام انبیاء کی امتوں سے اشرف ہونے کو بلا غور اور تامل کے جان سکتے ہیں اسلام کا حق جیسا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جانفشانی اور حسن اخلاص سے ادا کیا اور صفحہ دنیا سے کفر اور شرک کو جس طور سے مٹایا کسی نبی کی امت نے اپنے نبی کے بعد دین کا ایسا حق و ادائیں کیا انبیاء کی وفات کے بعد ان کے اصحاب دیانت اور امانت اور امان سے فریضہ دین اور صلہ و وقار اور شان و شوکت کے ساتھ ان کے ایسے جانشین نہیں ہوئے اس لئے جن صفات کے ساتھ نبی آخر الزمان کے خلفاء جانشین ہوئے اور جیسی اطاعت گہراہی عامہ اصحاب نے ان کی کی ویسی اطاعت گہراہی کسی نبی کے اصحاب کی قوم کے معزز اور دین کے نامور سرداروں نے نہیں کی بلکہ انبیاء کے بعد ان کی امتیں اپنی قدیم منکالت اور جہالت پر لگیں سبب یہی ہے کہ ان کے انبیا کی خواہشیں ان پر حکمران تھیں اور سید و معاود کے ساتھ ان کو علم الیقین کا درجہ نہ تھا آخرت کو

دنیا پر مقدم نہیں سمجھتے تھے دین کے ساتھ اون کو انتساب کافی خیال ہوتا تھا عمل کی ضرورت کو زائد از دین سمجھتے تھے حضرت رسالت پناہ کی وفات کے ساتھ ہی جب ایک گروہ مرتد ہو گیا زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تو خلیفہ اول نے لشکر تیار کیا اکثر اصحاب کے نزدیک مقتادہ ناپسند خیال ہوا مگر خلافت کی شان ایسی معمولی شان نہیں تھی کہ دینی رخصہ دیکھ کر خلیفہ وقت کو سکوت کا موقع ہوتا آخر میں اوس گروہ سے بڑے زور سے جنگ کی گئی اور انہوں نے زکوٰۃ کے انکار سے توبہ کی اور ہر سب اسلامی ارکان ادا کرنے پر آمادہ ہو گئے آخر میں کل اصحاب بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفہ اول کے مرتبہ اسلامی اور دین الہی کی محبت اور احکام الہی کی وقعت کو دیکھ کر عظمت شان خلافت کا اعتراف کیا اور انکی رائے کو اس موقع پر نہایت قابل وقعت جاننا اور آئندہ جب کوئی حادثہ پیش آیا جو رائے اور مصالحت خلیفہ وقت کی ہوئی اوس سے انحراف اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے عدول سمجھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم اولی الامر کا رصاوق اتنا ہے تو خلفائے راشدین ہی پر جملہ خلفاء کا مقصود اصلی محض دین کی اشاعت اور اصلاح عبادت تھی وہ خود ہر ایک حادثہ میں اصحاب الرائے سے شور مچا کرتے تھے اور شور سے میں جانب حق کو ترجیح دیتے تھے جنکی ہزاروں مثالیں کتب تواریخ اور اخبار میں موجود ہیں دین کی حمیت اور پاس شرع شریف میں اپنے دوست تو ایک طرف اپنی اولاد کے ساتھ ہی رعایت و رحم نہیں کرتے تھے اور اون کے حق میں جو حکم خدا اور خدا کے رسول کا ثابت ہوتا گو ظاہر میں کیسا ہی مضرت خیز سمجھا جاتا اوسکو عین نفع خیال کرتے تھے۔ خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے جگر گوشہ پر جو وقت زنا کی حد جاری کی دیکھنے والوں کے جگر بانی ہو گئے اون کا انتقال ضربات درہ سے اوسی وقت ہو گیا خلیفہ کے روبرو تمام حاضرین کی جو حالت تھی وہ بیان سے باہر ہے اونسکے جگر گوشہ پر ضرب پر ضرب پڑتی تھی اور فرزند سے کلام کرتے جاتے تھے اور آخرت کی امید دلاتے تھے مگر خدا کے معاملہ میں رحم پدری سے یکسو رہے اور انکو دنیا سے رخصت ہی کر دیا کیا ایسے دین کی نسبت کسی کو شبہ ہو سکتا ہے خلیفہ وقت اپنے فرزند کو حدود کسی میں جان سے مار ڈالے خلفائے راشدین کے ایسے مراتب اسلامی درجے ادا رک اور عقل ہولانی سے باہر ہیں۔ کل اقوام میں ضلالت اور جهالت سے دین کا نام لیا جاتا ہے مگر اوس کی حقیقت سے وہ بالکل بے بہرہ ہیں مسلمانوں نے جو دنیوی ترقی کی ہے دنیا کی تو میں اوسکو تسلیم کرتی ہیں کہ اس سے بڑھ کے اور ترقی ممکن نہیں ہے مگر وہ دنیوی ترقی نہیں تھی بلکہ دینی ترقی تھی کہ وہ دینی حق کی اشاعت پر اپنے خدا اور رسول کی طرف سے مامور تھے کفار کو اسلام کی دعوت دیتے تھے

جب وہ دین کے قبول کرنے سے سرکشی کرتے تو اون پر اونکی تنبیہ واجب ہوتی تھی اس لئے کہ وہ  
 مامور بقتال مشرکین و کفار تھے اور ضمن میں ملکی فتوحات بھی ہو جاتے تھے بالقصد ملک گیری  
 اور دنیوی ترقی کا اور انکے قلوب صافیہ میں خطر و تک بھی نہیں گزرتا تا اون کے مفصل حالات معاشر  
 سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اونہوں نے دنیا سے کیا نفع اوٹھایا جب کوئی ملک فتح ہوا قاضی مفتی  
 محتسب احکام دینی اور افضل خصوصیت وغیرہ کے لئے مامور ہوئے مسجدین تعمیر کی گئیں موزن پیش امام  
 خطیب مقرر کیے گئے اون کے لئے شہرہ اور محاشین اور فقرا کے واسطے اوقات معین کے گئے  
 علما صلحا کے واسطے اور ارمقر فرماے گئے بیت المال قائم ہوئے یتیم مسکین بیوہ وغیرہ مستحقین  
 کی پرورش کے دستور جاری کئے گئے یہ جملہ امور حسب فرمان خداوند جل و علی قرآن شریف کے مطابق  
 انجام پاتے تھے اصحاب اکرام کی جان نشانیوں سے اسلام نے اتنی ترقی کی کہ عرب و عجم کی اسلامی  
 حیثیت سے ایک شان ہو گئی اور ہر جاے اور ہر مقام میں ناقوس کی جائے الصداکبر کی صدا اٹھیں  
 بلند رہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کل حالات معاشرت اور واقعات نبوت ابتداء زمانہ ولادت سے آخر  
 وقت وفات تک اسلامی مورخین نے نہایت شرح دسبط اور بغایت تمقید اور تحقیق سے لکھے ہیں  
 جن کے مطالعہ سے اصحاب قلوب صافیہ اور ارباب بصیرت کو اسلامی عظمت اور شان نبوت کا اندازہ  
 ہو سکتا ہے اور رسالت تاب علیہ التحیۃ والتسلیمات کے خاتم النبیین اور مظہر اتم ہونے کی پوری پوری  
 تصدیق ہو سکتی ہے علمائے امت محمدیہ اساطین دین متین اور حامیان شرع مبین اور فدائیان  
 اسلام اور مخلصان نبی کریم اور خاصان بارگاہ حق جل و علی اور سابقین اولین وہی ہیں جو ہر کام  
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک واقعہ میں موجود اور ہر ایک معرکہ میں شریک تھے اور انہوں نے  
 کمالات نبوت اور مجر است باہرات اور اخلاق حسنہ اور شامل شریفہ اور شجاعت و بہمت اور  
 سخاوت اور مروءت اور حلم و حیا اور عجز الہی است اور شفقت و غربا اور رحمت عامہ کا مشاہدہ ذات  
 اقدس نبوی سے کیا ہے اور دیانت اور صداقت اور عدالت سے اون واقعات کو نقل کیا ہے  
 یہ ناقلان اخبار اور راویان احادیث جملہ اصحاب اور تمام امت محمدیہ سے اشرف اور افضل اور  
 اعلیٰ ہرین انبیین کی قوت اجتماعی سے اسلام نے ترقی اور رونق پائی ہے ان کے فضائل اور شرف  
 میں جو آیات قرآنی اور احادیث نبوی وارد ہیں اونکا ہمیت مجموعی اس موقع پر نقل کرنے کی چند  
 ضرورت نہیں ہے کہ کتب سلف میں مدون ہیں جن پر ان علم کو اطلاع ہو مگر اس موقع پر مختصر طور سے

اودن کی فضیلت اجمالی طور سے اس مقام پر میں علامہ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب سے  
 نقل کرتا ہوں تاکہ اہل بصیرت اوس سے محفوظ رہوں اور میری تالیف کو اودن اکابر سلف کے تذکرہ  
 شرف اور فضایل سے شرف قبول حاصل ہوا اور یہ اسید ہے مصرعہ بدان را بہ نیکان بخشد کریم  
 علامہ مدوح فرماتے ہیں کہ طالب دین جس چیز پر غور کرے اور عالم جس چیز پر متوجہ ہو کتاب اللہ  
 کے بعد وہ چیز سنن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس لئے کہ سنن اللہ تعالیٰ کی اوس مجلس مراد کی  
 مفسرین جو کتاب اللہ میں ہے۔ اور سنن اللہ تعالیٰ کی حد و پر دلالت کرتی ہیں۔ اور کتاب اللہ کی  
 مفسرین اور صراط مستقیم کی طرف ہدایت کرتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کا خاص راستہ ہے۔ جو آدمی سنن کا  
 اتباع کرتا ہے وہ ہدایت پاتا ہے اور غیر سنن کے جو کوئی اپنا مسلک اختیار کرتا ہے وہ گمراہ ہو جاتا  
 ہے اور ہنگامتا پرتا ہے جو شخص سنن کو حفظ کرے اور دین میں ثابت رہتا ہے تو اوسکو اودن  
 بزرگان دین کی معرفت لازم ہے جنہوں نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سنن آدمیوں کی  
 طرف نقل کئے ہیں اور اودن کو حفظ کیا ہے اور اودن کو مخلوق کو پہنچایا ہے وہ بزرگان دین صحابہ  
 کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں وہ صحابہ امت کے ناچھین ہیں اودنوں نے جو سنن نقل کئے  
 ہیں اودن سے دین کی تکمیل کی ہے اور اودن سے مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کی حجت قائم ہوئی ہے جو  
 شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت شریف میں رہا اور اس نے آپ کی نصرت کی اور اللہ تعالیٰ  
 اوس سے خوش ہو رہا اوس سے زیادہ عادل کوئی شخص نہیں ہے اور تزکیہ میں اوس سے افضل  
 اور تقدیل میں اوس سے اکمل نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
 اوس کی ہم صحبتی اور دین کی حمیت اور رحم دلی اور عبادت کو اس آیت شریفہ میں بیان فرمایا ہے  
 محمد رسول اللہ الذین معہ اشدا علی الکفار رحمہم نبیہم تراہم رکعاً سجداً یبغون فضلاً من اللہ ورضواناً  
 سیما ہم فی وجہہم من اثر السجود آخر آیت تک یہ صفت اذنین اصحاب کی ہے جو آپ پر ایمان لائے  
 اور آپ کو اودنوں نے قوت اور نصرت دی اور آپ کی صحبت میں رہے جن لوگوں نے آپ کو دیکھا  
 ہے وہ گل ایسے نہیں ہیں اور جو لوگ آپ پر ایمان لائے ہیں وہ گل ایسے نہیں ہیں چنانچہ تم اونکی  
 دینی منزلتوں اور ایمانی مراتب کو دیکھتے ہو اور جو لوگ کہ اصحاب فضل میں اور اودن کو بعض پر فضیلت  
 اور تقدیم ہے اوسکو بھی تم دیکھتے ہو اس فضیلت کا انکار ایسے نہیں ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حل عباد  
 نے بعض انبیاء کو بعض انبیاء پر فضیلت دی ہے اور ایسی ہی تمام مسلمانوں کی شان ہے کہ ایک پر ایک  
 فضیلت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے والسا فیون الاولون من المہاجرین والانصار والذین

باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ اس آیت شریفہ میں جن معظّم اصحاب کا ذکر ہے علمائے کما ہے کہ نبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ وہ اصحاب ہیں جنہوں نے دو قبلوں کی طرافت نماز پڑھی ہے اور علمائے نبی بھی  
 کہا ہے کہ یہ وہ اصحاب ہیں جنہوں نے بیعت رضوان کا شرف حاصل کیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے  
 لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یسألونک تحت الشجرۃ اس آیت شریفہ سے صاف طور پر ظاہر ہے کہ  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جن اصحاب سے اللہ تعالیٰ خوشنود ہوا ہے اوپر کبھی غضب نہ کرے گا۔  
 اس لئے کہ خداوند تعالیٰ جل شانہ کا وعدہ سچا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اصحاب کے  
 حق میں فرمایا ہے لا یدخل النار من بالیج تحت الشجرۃ جن اصحاب نے تحت شجرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم سے بیعت کی تھی وہ پندرہ سو تھے اون میں سے صرف ایک شخص جبرین تیس نامی نے بیعت منین کی  
 تھی وہ اس وقت اپنے اونٹ کے پیٹ کے نیچے چھپ رہا تھا اور وہ شجرہ کمرہ کا درخت تھا رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم اوس کے نیچے تشریف رکھتے تھے اور حضرت عمرؓ آپ کا دست مبارک پکڑے ہوئے تھے وہ درخت  
 حدیبیہ کے پاس تھا۔ بعض علمائے اصحاب بیعت رضوان کی تعداد میں اختلاف کیا ہے کہا ہے کہ جو ہا  
 آدمی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے خطاب کر کے فرمایا انتم الیوم خیر اہل الارض جو لوگ  
 رہے زمین پر ہیں اون سے آج کے دن تم خیر ہو اور جو اصحاب کہ جنگ بدر میں شریک تھے اللہ تعالیٰ  
 نے اون کی نسبت یہ فرمایا ہے اعلو اما شیتیم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان لوگوں  
 پر جنت واجب ہو گئی ہے اصحاب بدر کی تعداد میں بھی اختلاف ہے بعض علمائے کما ہے کہ تین سو تیرہ  
 آدمی تھے یا تین سو چودہ اور بعض علمائے کما ہے کہ تین سو وائیس تھے اور اوکی تعداد اصحاب طالوت کی  
 تعداد کے موافق تھی جو طالوت کے ساتھ ایک نہر سے گزرے تھے اور نہر سے پار نہیں ہوئے تھے  
 مگر موسیٰ لوگ اور بدر میں ہماجرین اور انصار دونوں تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لاتبوا اصحابی فلو ان احدکم اتفق مثل احد فہما یبلغ  
 ما احدہم ولا یفیدہم جو وقت سورہ اذا جاء نصر اللہ تازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو  
 چاکر ختم فرمایا اور یہ ارشاد کیا الناس خیر وانا واصحابی خیر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب  
 سے فرمایا ہے انتم تو تین سبجین امتہ خیر با و اگر ماعلی اللہ اور دوسری حدیث شریف میں یوں وارد ہے  
 الا انکم تو تین تسعین امتہ خیر با و اگر ماعلی اللہ۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم خیر امتہ اخراجت للناس تامرون بالمعروف و تنہون عن المنکر و تو منون  
 بالعدل بعض علمائے کما ہے کہ کثیف معنی انتم ہے۔ اور یہ کہا گیا ہے کہ تم لوگ علم الہی میں خیر امت تھے



اور یہ امر معلوم ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مواجہدین انتم خیر ما فرمایا ہے یعنی تم لوگ امت کے اور لوگوں سے اچھے ہو اس ارشاد میں یہ اشارہ ہے کہ انکے بعد جو لوگ ہونگے انکو ادن پرفضیت میں تقدم ہے اور ابن عباس سے کثمت خیر امت میں یوں روایت ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے مدینہ کو گئے تھے اور ابن عباس نے ان اصحاب کی طرف اس لئے اشارہ کیا ہے کہ جن لوگوں نے ان سے دین میں خلافت کیا انہوں نے ان سے یہاں تک جنگ کی کہ وہ دین میں داخل ہوئے اور اللہ ہی البوہرہ اور مجاہد اور حسن اور عکرمہ نے کہا ہے خیر الناس للناس للذين يقاتلونهم حتى يدخلونهم في الدين طوعا وكرها جب یہ امر ہے کہ اصحاب نے کفار سے جنگ کر کے ادن کو دین میں داخل کیا تو اس میں مجاہدین اور انصار سب برابر ہیں اور عام شریعی میں یہ روایت ہے کہ مجاہدین اولین وہ اصحاب ہیں جنہوں نے بیعت رضوان کی ہے اور متعیدین المسیب سے روایت ہے اور ان کے پوچھا گیا کہ مجاہدین اولین کا یہ نام کیونکر رکھا گیا اور انہوں نے کہا کہ مجاہدین اولین وہ اصحاب ہیں جنہوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو قبلوں کی طرف ناز پڑھی ہے اور وہ اصحاب مجاہدین اور انصار دونوں میں سے ہیں علما کے قول مجاہدین اولین کا معنی وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے قول والسا بقون الاولون میں المجاہدین والانصار کا معنی ہے اس لئے کہ ان سب اصحاب نے دونوں قبلوں کی طرف ناز پڑھی ہے اور بیعت رضوان کی ہے اسباب میں دو سکے اقوال بھی ہیں اور البوہرہ سے کثمت خیر امت کے معنی میں یوں روایت ہے کہ تم کفار کو زنجیروں میں قید آکے لاتے ہو اور انکو اسلام میں داخل کرتے ہو اس لئے تمیرت ہو اور مجاہد سے یہ روایت ہے کہ خیر امت اس شرط سے ہے اللہ تعالیٰ نے یہ شرط بیان فرمائی ہے یا مردن بالمعروف ومنون عن المنکر ولپمتون بالمد اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے من سرہ ان یکن من ملک الامم فلیہو شر اللہ فیہا بعض علما نے کہا ہے کہ کثمت خیر امت کا معنی یہ ہے کثمت خیر امت فی اللوح المحفوظ لوح محفوظ ذکر اور کتاب ہے اور اس معنی پر ان علما نے اللہ تعالیٰ کے قول وسحت رحمتی کل شیء فاکتبنا للذین یتقون سے واستجوا لوالد الذی انزل معہ اولئک ہم المفلحون تک استدلال کیا ہے اور امام مالک سے روایت ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جبکہ ملک شام میں داخل ہوئے تو ایک کتابی نے ان کو دیکھا اور یہ کہا کہ عیسیٰ بن مریم کے وہ اصحاب جو آڑوں سے چرے گئے اور رسول پر چڑھائے گئے وہ لوگ ان لوگوں سے اجہاد میں زیادہ سخت نہیں تھے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خیر الناس قرنی ثم الذین یلوئہم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خیر الناس قرنی ثم الذین یلوئہم ثم الذین یلوئہم اس حدیث کے معنی یہ ہے کہ کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قرن شریف کے بعد دو قرن ذکر فرمائے

ہین یا تین قرن قرن ایک سو بیس سال کی مدت ہے۔

اور عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے قلوب پر نظر فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے قلوب میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک کو خیر پایا اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخلوق سے برگزیدہ کیا اور اپنی رسالت پر بھیجا اور اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب کے بعد اپنے بندوں کے قلوب کو دیکھا تو آپ کے اصحاب کے قلوب کو اپنے بندوں کے قلوب سے خیر پایا اور ان کو اپنے نبی کا وزیر کیا وہ اصحاب اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف سے کفار کے ساتھ جنگ کرتے تھے۔

ابن عباسؓ سے اللہ تعالیٰ کے قول قل الحمد للہ وسلم علی عبادہ الذین اصطفیٰ کی تفسیر میں یہ روایت ہے کہ وہ برگزیدہ بندے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں۔

قتادہ نے سعید بن المسیبؓ کو چہا کہ ہاجرین اولین اور دو سکھ اصحاب میں کیا فرق ہے سعیدؓ نے کہا کہ جن اصحاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہے وہ ہاجرین اولین ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس کی طرف سولہ مہینہ تک نماز پڑھی اور بدر سے دو مہینہ پہلے قبلہ کی طرف پھر گئے سابقین اولین وہی اصحاب ہیں جنہوں نے دو قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہے اور شعیبی سے روایت ہے کہ ہاجرین اولین اور باقی ہاجرین کے درمیان وہ بیعت رضوان فاصل ہے جو حدیبیہ میں لی گئی ہے اور بعض نے فسخ کہ کا فرق کیا ہے اور محمد بن کعب اور عطاء بن یسار سے اللہ تعالیٰ کے قول والسا بقرون الاولون من المهاجرین والانیصار کے باب میں یہ روایت ہے کہ وہ اصحاب اہل بدر ہیں اور قتادہ سے اللہ تعالیٰ کے قول کو فوالانیصار اللہ میں یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ستر آدمی آئے اور انہوں نے سخت عقبہ بیعت کی اور انہوں نے آپ کی نصرت کی اور شکا تا دیا بیان تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے دین کو غلبہ دیا۔

عکرمہ سے یہ روایت ہے کہ چپہ مرد انصاری آئے اور وہ آپ پر ایمان لائے اور آپ کی تقدیق رسالت کی آپ نے ان کے ساتھ جانے کے واسطے ارادہ فرمایا انہوں نے عرض کی کہ ہمارے آپس میں جنگ ہے اگر ایسی حالت میں آپ ہمارے پاس تشریف لاؤ بیٹے تو ہکو یہ خوف ہے کہ جس امر کا آپ ارادہ فرماتے ہیں وہ نہ ہو سکے انہوں نے آپ سے آئندہ سال کا وعدہ کیا اور یہ عرض کی کہ ہم اب جاتے ہیں شایدا اللہ تعالیٰ اس جنگ کی اصلاح کر دے وہ جنگ لغاث تھی اور یہ گمان تھا کہ اس جنگ کی اصلاح نہ ہوگی سال آئندہ میں آپ کے پاس ان کے وہ نوکر مرد آئے جو آپ پر ایمان لائے تھے آپ نے ان نوکرین سے بارہ مرد نقبا اختیار کئے۔

غیلان بن جریر نے انس بن مالک سے پوچھا کہ انصار کا نام اللہ تعالیٰ نے انصار رکھا ہے یا تم لوگ اس سے پہلے اپنا نام انصار رکھتے تھے انس نے کہا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس نام انصار رکھا ہے۔

ابن عبد البرؒ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی عدالت اور دین اور امانت کی تعریف کی ہے اور انکو خاص اعلیٰ درجہ دیا ہے تاکہ جمیع اہل ملت پر انکی یہ حجت قائم ہو کہ انہوں نے فریضہ اور سنت کو اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ان مثل اصحابی کا الملع فی الطعام لا یصلح الطعام الا بالملح حسن نے فرمایا ہے کہ ہمارا نمک چلا گیا ہماری اصلاح کیونکر ہو سکے اور ابو نعیم نے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ان ارجت امتی باستی ابو بکر و اتواہل فی امر اللہ عمر و اصدقاہ حیا و عثمان و اقصاہ علی و اقرہا ابی و افرضا زید و اعلمہم بالحلال و الحرام معاذ بن جبل و کل امتہ امین و امین ہذہ الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح اور دوسری حدیث ابو سعید الخدری سے یون مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر تم امتی یا ابو بکر و اتواہم فی دین اللہ عمر و اصدقاہم خیاب و عثمان و اقصاہم علی ابن ابی طالب و افرضاہم زید و اقرہم کتاب اللہ ابی بن کعب و اعلمہم بالحلال و الحرام معاذ بن جبل و امین ہذہ الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح و ابو ہریرہ و عمار و عمار

للعلم و عند سلمان علم لا یدرک و ما اظلمت الخضر و لا اقلت العیون ذی لہجۃ اصدق من ابی و ذابن عبد الرحمن نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے ایک جماعت کی اوس فضیلت بجز بزرگی بیان فرمائی ہے کہ ہر ایک صحابی اوس فضیلت اور علامت کے ساتھ مختص ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی کوئی حدیث روایت نہیں کی گئی کہ اپنے اصحاب میں سے کسی کو کسی پر فضیلت دی ہوئی لیکن اصحاب کے فضائل میں سے وہ فضیلت ذکر کی گئی ہے جس سے اصحاب کے مراتب اور منازل اور دین اور علم پر استدلال کیا جاتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معاشرۂ میں زیادہ تر جلیل اور زیادہ مکرم اور محاسن اخلاق میں اس سے زیادہ عالم تھے کہ اصحاب میں سے کسی زیادہ فضیلت رکھنے والے کو یوں مخاطب فرماتے کہ اس کا غیر اس سے افضل ہے بلکہ اپنے اصحاب میں جو لوگ کہ سابقین تھے ان کو فضیلت دی ہے اور جو اصحاب جس فضیلت سے اختصاص رکھتے تھے ان کو ان اصحاب پر فضیلت دی ہے جنہوں نے ان کے مراتب کو نہیں پایا ہے اور ان سے فرمایا ہے انفق احمد کم مثل احمد و ہیا ما یبلغ مداحہم ولا تصیفہ یہ مطلب اللہ تعالیٰ کے اس قول کے معنی میں ہے کہ لایستوی منکم من انفق قبل الفتن و قاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا

من بعد وقاتلوادکلا وعد اللہ الحسنى اور یہ امر محال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن لوگوں  
 سے جنگ کی ہے وہ اون لوگوں کے مساوی ہو سکیں جنہوں نے آپ کی طرف سے جنگ کی ہے  
 ایک شخص جنگ بدر میں حاضر نہیں ہوا تا وہ ایک وقت حضرت ابوبکر الصديق رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 کے آگے چل رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تشری میں یدى من ہونہی منک اور  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب جلیل الشان کے فروغ ایمان اور ایقان کے کمال  
 کی طرف اشارہ فرمایا ہے جس سے عامہ مؤمنین کو ہدایت اور معرفت کا کامل ذریعہ ہے اصحابی کا بیجم یا بیجم  
 اقتدیتم اہتدیتم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے بغض اور عناد سے ممانعت  
 فرمائی ہے اور ان کی محبت کے واسطے تحریریں کی ہے اس لئے کہ دین اصحاب کی محبت پر ہوتا ہے  
 اگر اصحاب کے ساتھ ایک ذرہ کی برابر کوئی شخص بغض رکھے گا یا اونکی شان کی منقصت اور مرتبہ کی  
 توہین کا خیال دل میں لائے گا ایسا عقیدہ فاسدہ اس کو دین حق سے دور کر دے گا اور اس کا ایسا خیال رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے بغض کا ستلزم ہو گا اپنے فرمایا ہے اللہ اللہ فی اصحابی من احبہم فحی اصحابہم  
 ومن ابغضہم فبغضی ابغضہم ومن اذا ہم فقد اذانی ومن اذا نی فقد اذی اللہ ومن اذی اللہ فیرشک  
 ان یاخذہ اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض صحبت سے  
 اصحاب کے نفوس زاکیہ کے حیرات صدق و یقین تھے ملا اعلیٰ کے مقدس فرشتوں کو وہ  
 مراتب حاصل نہیں ہوئے اس لئے کہ وہ اپنے نفس کی نجات محض عبادت الہی سے چاہتے  
 ہیں اور اون کے وہ نفوس انسانی نہیں جن سے رغبات خلاف مرضی اللہ تعالیٰ جہالت و وقوع میں  
 آسگین اصحاب کو دایمگی سلسلہ مکانی اور تعلق نفسیہ ولانی کی شان میں جو تقدس تھا وہ اون کے  
 شرف نفسیہ کو ملائکہ کے درجات سے ترقی دے رہا تھا کوئی فعل اون سے بمقتضائے خواہش  
 انسانی خلاف مرضی خدا و رسول صادر نہیں ہوا اور باوصف قدرت اسباب و نبوی اور سامان دولت  
 کے وہ نہایت ضعیف اور تنگی کی حالت میں اپنے نفوس کو رکھتے تھے اور راہ دین میں حیات سے  
 حیات کو اشرف اور افضل سمجھتے تھے اور کوئی عمل خلاف عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون سے  
 وجود میں نہیں آتا تھا اصحاب کے یہ مراتب وہ ہیں جو دنیا کے لٹاک اور عباد اون کی خیر ہوں پر نظر کر کے  
 اپنے آپ کو صاحبین اور ارباب رہنمائے ہیں لیکن اون کا شرف اور فضیلت اون کو حاصل نہیں ہو سکتی  
 اس لئے کہ وہ شرف اور فضیلت محض باقتباس انوار قربت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھی جبکہ  
 کیونکہ فیض جنوری حاصل نہیں ہے تو اصحاب کے وہ مراتب اور منازل ہی اس کو حاصل نہیں ہو سکتے  
 اصحاب بنی بڑا عظیم القدر جلیل الشان لفظ ہے جبکہ مفہوم قدرتی کمالات کا فضا ہے جیسے اون کے

مراتب دنیا میں سلم تھے ویسی ہی قیامت کے دن اون کو اون مراتب کے موافق کل امتوں پر فضیلت ہوگی قیامت کے دن ہر ایک نبی کی اُمت اپنے نبی کی شفاعت سے مایوس ہوگی اور امت محمدیہ کے اعظم اکابر امت محمدیہ کے گناہ گاروں کی شفاعت کریں گے جو پیغمبروں کا منصب ہے وہ اون کا منصب ہوگا اور اس سے بڑھ کے اون کا رتبہ آخرت میں یہ ہوگا کہ جیسے وہ دنیا میں عدول تھے اون کے عدول ہونے کی حجت کو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز منکرین انبیاء کے الزام کے واسطے قائم کرے گا اور دوسرے انبیاء کی امتوں کا فیصلہ حضور اکرم یا جل شانہ اون کی شہادت حصہ پر ہوگا ایدھیہ النجدری نے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یحییٰ البنی ومعدہ رطلان وکیمی البنی ومعدہ الثلث واکثر من ذلک وقل فیقال لہ بل بلغت توک فیقول نعم فیذری قومہ فیقال بل بلغکم فیقول لا فیقال من شہدک فیقول محمد وامتہ فتدعی امتہ محمد فیقال بل بلغ ہذا فیقولون نعم فیقول واما علیکم بذلک فیقولون اخبرنا نبینا بذلک ان الرسل قد بلغو فصد قناہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد مبارک و جل نام امتہ وسطا لکونوا شہدا علی الناس ویکون الرسل علیکم شہیدا ایسی امت عدول کی نسبت ہے جبکہ امت محمدیہ کی سماعی شہادت قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جل شانہ کے حضور میں دوسرے انبیاء کی امتوں کے باب میں مقبول اور معتبر ہوگی تو اون کی وہ شہادت جو احکام دینی اور واقعات اور حالات اور معجزات باہر امت ختم الرسالت کے باب میں ہے کون حق میں اوس کے قبول اور صدق میں شک کر سکیگا اس لئے کہ منکرین احکام اور معجزات رسالت کا واقعہ اہم سابقہ کے منکرین سے زیادہ تر عبرت ناک ہوگا اسکو اصحاب صدق و یقین اور ارباب تحقیق و ایقان بخوبی سمجھے ہوئے ہیں اور رسالت تاب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اُمت کو دینی معاملات اور ذاتی مراتب اور معجزات باہر امت اور کل منازل بنوت سے آگاہ فرمادیا ہے اور امور غیر جملہ کے اثبات اور نفی حق سے تنزیہ کر دیا ہے یہ حدیث شریفہ جمیع مراتب ہدایت کو شامل ہے من کذب علی مستقرا فلیتور مقعدہ من النار اصحاب جلیل الشان کی شان اس سے زیادہ رفیع ہے کہ وہ اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں تجاذر عن اللحد کریں بلکہ ادنی امتی بھی اس قسم کا خیال اپنے دل میں لائے کو کفر سمجھے گا کہ وہ اپنے نبی کے مراتب اور منازل اور ارشادات کو کسی شائبہ سے بیان کرے غرض اصحاب مکرم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ شان عالی ہے کہ ہمارا منہ اس کے لائق نہیں ہے کہ ہم اون کے فضائل بیان کر سکیں جبکہ خود حضور اقدس نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے فضائل کو کل غلابین پر ترجیح دی اور یہ فرمایا ہے ان اللہ عزوجل نظر فی قلوب العباد فلما تجرد قلوبا انقی من قلوب صحابی ولذک اختار ہم فجعلہم اصحابا فلما استحسنوا فعند اللہ

حسن رہا استقبیحہ انہو عند اللہ قبیح اللہ تعالیٰ نے مکمل بندوں کے دل دیکھے میرے اصحاب کے  
 دلوں سے زیادہ پاکیزہ کوئی دل نہیں پایا اسلئے اون کو پسند کیا اور اون کو میرے اصحاب  
 کیا جس چیز کو وہ اچھی سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھی ہو اور جس چیز کو وہ بری سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ  
 کے نزدیک بُری ہے جب اصحاب کے حسن اور قبیح کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اعتبار نہ توکل مخلوق  
 کو اون کی ہدایت اور اون کا ارشاد تسلیم کرنا عین ایمان ہے اور اوسین چون و چرا کا کسی مسلمان کو  
 موقع نہیں ہے البتہ واضعان احادیث اکثر گزرتے ہیں مگر وہ اسلام کے فرقے حقد سے نہیں  
 تھے بلکہ وہ طحیرین کے منتج تھے اور دین محمدی میں رخصت اندازی اون کا مقصود تھا اس لئے اونہوں  
 نے وضع احادیث کی بنیاد ڈالی اور بڑی بڑی خرد فریب عمارتیں اہل دین کے سامنے برپا کیں مگر  
 نذر ہدایت نے اون کے ظلمات نفسانی سے جلد خبر دے دی اور اکابر عظام دین اوس کے ہدم  
 کی طرف جملہ توجہ ہو گئے اور اون متبعین کا اونہوں نے کلیۃً استیصال کر دیا اب صاف  
 میدان ہے دین میں کین بسپت و بلند و زنا ہوا رخیالات باقی نہیں رہی مگر جن نفوس ظلمانی کی  
 غواہیت اور جہالت کہ شرع شریف کے مسلک سے دوسرے جادہ کی طرف منحرف ہوئے علیٰ مقتضی  
 ہو ایسے گروہ بیشک وہ کو دنیا اور آخرت میں لعنت کا طوق سنراواں بچھا گیا ہے اور اوسکو وہ قبول ہی  
 کر چکے ہیں اس لئے کہ اگر اون کو نیک سرانجامی کی خواہش ہوتی اور اون کے قلوب میں کچھ بھی نور  
 ہدایت کا اثر پیدا ہوتا تو وہ فوراً اپنے عبرت ناک احوال سے ضرورتاً متنبہ ہو جاتے اور انوار اسلام اور  
 ظہور حق کے لواحق اون کے شمع راہ ہدایت ہو جاتے ایسے تیرہ ہنادون سے خطاب ہی  
 سنراواں نہیں ہے۔

برکیت اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جتنے طبقات ہیں اون میں ہر ایک طبقہ کے  
 مراتب معروف ہیں مسلمانوں میں جہاں حق اہل سنت و الجماعہ ہیں اونہوں نے اون اصحاب کے  
 عدول ہونے اور شرف نفسیہ اور فضائل ذاتیہ پر اجماع کیا ہے اور ان کے اقوال اور افعال کو  
 مذہبی معاملات میں حجت جانا ہے اسلئے کہ انصار حق کے سوا اوکی کوئی غرض اور غایت نہیں تھی اور  
 اون کا فرض منصبی بحسب ارشاد نبوی الصلوٰۃ والسلام اشاعت اور ترویج آئین اسلام  
 تھا کتاب اللہ کی تفسیر و تخریج صادق سے استماع کی اور احادیث میں احکام حلال و حرام اور حقوق  
 اللہ اور حقوق عباد اور حشر و نشر اور جہر و قدر اور وقعت دین اور ذلت کفر و شرک اور اسرار بخت  
 انبیاء اور مراتب رسل و ملائکہ اور منازل صلحاء و عبادتہ ان حملہ امور کو نہایت عدالت اور ضبط اور  
 اتقان سے امت کے واسطے بیان کر دیا تاکہ عامہ مسلمان اللہ تعالیٰ اور اوس کے رسول کے

حکم پر چلیں اور کفار اور مشرکین بیدین اور متبعین معاندین کے مکر اور غوایت سے محتسب رہیں اور اپنی زندگی تعلیم و تعلم آئین دین اور اتباع سنت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور عبادت الہی میں صرف کریں جیسے احکام شرعیہ اور حوادث دینی میں انہوں نے ہزاروں حدیثیں روایت کی ہیں ویسی ہزاروں بلکہ لاتعداد لاتحصى حدیثیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت ولادت سے آخر وقت وفات تک نقل کی ہیں اور امر نہوت کی بدایت اور ترقی اسلام اور جنگ کفار اور فتح بلاد مشرکین اور حسن معاشرت اور محاسن اخلاق اور ذاتی اور صفاتی کمالات خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہایت وثوق اور محترم طریق سے روایت کیا ہے علمائے امت محمدیہ نے جو ان امیہ دین اور مجتہدین اولین کے متبع ہیں اور معتبر روایات کی تدوین اور ترتیب میں نہایت درجہ اہتمام کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شمایل شریفہ اور فضائل منیفہ اور معجزات کو اپنی اپنی کتابوں میں جمع کیا ہے اور امت محمدیہ کو اپنے اس احسان نمایان سے تادور قیامت ممنون منت فرمایا ہے اور جمع تالیفات پر عام طور سے ہر ایک شخص کو مطلع ہونا ناممکن ہے اور ہر ایک عالم کی نظر سے جملہ کتب کا گزرنا قریب قریب ناممکن کے ہے لیکن خاص اور مبارک اور نامور کتابوں میں جن میں محدثانہ اصول پر تنقید حدیث اور طرق و شواہد معتبر کا التزام ہے کتاب جلیل الشان عظیم القدر رفیع المرتبت آفتاب مطالعہ شامال بنویر متاب منازل خصائص مصطفویہ کفایت الطالب للیب فی خصائص الحبیب المعروف بخصائص کبریٰ کا وہ اعلیٰ درجہ ہے جیسے کو اکب میں بدر کا یا بہشت میں کوثر کا اس کتاب کی عظمت اس کے نام ہی سے روشن ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات نبوت اور معجزات باہرات اور صفات کا بڑا ذخیرہ ہے اور اس کے مصنف نے علمائے مستند کی کتب معتبرہ سے اس کے احادیث کا انتخاب اور ترتیب احسن تہذیب سے کی ہے اس کتاب اعجاز معدن میں وہ آیات اور معجزات اور کمالات مراتب خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان کئے ہیں کہ جن کے مطالعہ کے بعد کافر اسلامی شان سے متحیر اور مسلمان اعظمت و جلال نبوت سے مفتخر ہوتا ہے مولف نے اس کتاب جلیل الشان کی شان میں چند فقرات لکھے ہیں جو بحسب انصاف حقیقی تعریف کا مصداق ہیں اور ان الفاظ عربیہ کی رشافت اور معانی کی لطافت کا وہ لطف اگرچہ آرد و ترجمین مغفود ہے لیکن اشارہ اور کنایہ بھی ایسے مقامات میں فصحا اور بلغا کے حظ طبعیت کے واسطے کافی ہوتا ہے اس نظر سے اس مقام پر ان کا خلاصہ لکھا جاتا ہے۔



## دیباچہ مولف کتاب خصائص کبریٰ شیخ جلال الدین سیوطی

یہ وہ کتاب ہے کہ مقررین اسکی فضیلت کی شہادت دیتے ہیں یہ وہ برسنے والا ابر ہے جو قریب اور بعید اس سے زندہ ہیں یہ کتاب بڑی نفیس اور جلیس ہے اور دوسری کتابوں میں اس کا وہ مرتبہ ہے جو مرتبہ گوہر یکتا کا تاج میں ہوتا ہے اور دوسری کتابوں میں اس کتاب کی وہ عظمت ہے جو قرآن شریف کی آیتوں میں آیت سجدہ کی عظمت ہے یہ وہ بارغ ہے جس کے ثمر رسیدہ اور بختہ ہیں یہ وہ گلزار ہے جسکی کلیوں کی بو محک رہی ہے یہ وہ کتاب ہے جس کے مضامین کے انوار اور مطالب کے چاند زبان ہیں اس میں جو آیات بیان کئے گئے ہیں اون آیات نے اس کے اخبار کی تصدیق کی ہے یہ وہ درخت ہے جسکی شاخیں بالیدہ اور اوکی ٹہنیاں پتوں سے سرسبز ہیں اس کتاب کی حدیثوں کے مستون اور اسناد و نہایت نسق کے ساتھ ہیں یہ وہ کتاب ہے جس کا پڑھنے والا اور سننے والا اجر پاتا ہے جو مطالب کے مینے بیان کئے ہیں وہ محفوظ ہیں اور اول کو مینے قول ثابت سے اول کے مقامات پر ثابت کیا ہے یہ کتاب عرصات قیامت میں میرے واسطے وہ نور ہوگا جو میرے آگے اور پیچھے دوڑے گا۔ یہ وہ کتاب ہے کہ جو مرد شجاع شدید القوی جن مطالب کے بیان سے گنگا اور سمست ہو گیا ہو اس کتاب نے اون مطالب کو جمع کر دیا ہے اور محفوظ رکھا ہے۔ یہ وہ کتاب ہے کہ جمع اور اتقان میں اپنی نوع پر فائق ہے یہ کتاب اتقان سے ہدایت یافتہ لوگوں کے سینوں کو کمالتی ہے اور جو لوگ ایمان لائے ہیں اس کتاب سے اون کا ایمان زیادہ ہوتا ہے کاتبان کرام اور ابرار نے جن مطالب کو لکھا ہے اون کا یہ دیوان ہے اور ائمہ حدیث نے جن احادیث کو مقبولہ اسانید سے نقل کیا ہے اون سب احادیث کو اس نے لیا ہے جن معجزات باہرات مسیور سلیمان صلی اللہ علیہ وسلم مختص ہیں اور جو خصائص آپ کے روشن چاند کا اشراق رکھتے ہیں یہ کتاب اون کو شامل ہے جو حدیث کہ وارد ہوئی ہے اوسکو مینے اس کتاب میں لکھا ہے اور جو حدیث کہ رد کی جاوے اور جو اخبار کہ موضوعہ تھے اون سے مینے اس کتاب کو پاک کیا ہے اور طرق اور شواہد کا نتیجہ کیا ہے جو وقت کوئی حدیث سند کی حیثیت سے ضعیف واقع ہوئی تو اون شواہد اور طرق متعددہ سے اوس کا ضعف دفع ہو گیا اور اس کتاب کو مینے ایسے بہت سے اقسام سے ترتیب دیا ہے جو وہ غلط ہیں اور ایسے ابواب سے مرتب کیا ہے جو مبطل ہیں الحمد للہ یہ کتاب اپنے فن میں



ایسی کامل ہو گئی ہے کہ مومنوں کے سینے اور جو گروہ کہ آمینین ہیں اون کے دل اس سے کشادہ ہو گئے ہیں مسکین مفسدین اور مبتدعین اور ملحدین اور فلاسفہ متقدمین اس کتاب سے غضبناک ہوں گے اس کتاب کی تالیف سے میں نے نیک سرائجامی کی امید کی ہے جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت کرتا ہے وہ ہدایت یافتہ ہوتا ہے۔ غرض جیسی یہ کتاب جلیل الشان عظیم القدر ہے ویسی اسکے مصنف علامۃ العصر نعمانۃ الدین ظہر آیات کمالیہ مصدر اسرار متعالیہ اسوۃ العلماء الربانین قدوة الصغلاء المتحرین الامام الہمام المفسر المحدث الفقیہ الشیخ جلال الدین السیوطی ہیں آپ کا نام مبارک مشرق سے مغرب تک مثل آفتاب جہان تاب کے روشن ہے اور دنیا میں آپ کی لقائیت کا شہرہ و ایراد سائر ہے۔ بقدر ضرورت آپ کے علمی حالات اور ابتدائے واقعات درس و تدریس و تصانیف جو خود مصنف علامہ نے اپنے قلم سے کتاب حسن المحاضرہ فی اخبار مصر القاہرہ میں زیب رقم کئے ہیں تمنا اس مقام پر نقل کئے جاتے ہیں تاکہ ناظرین کو خطرو حافی حاصل ہو۔

آپ کا نام مبارک عبد الرحمن بن الکمال ابی بکر بن محمد بن سابق الدین بن الفخر عثمان بن ناظر الدین محمد بن سیف الدین خضر بن نجم الدین ابی الصلوات الیوب بن ناصر الدین محمد بن الشیخ ہمام الدین الہمام الخفیری الاسیوطی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنا ترجمہ اس کتاب میں اون محشرین کے اقتدا سے لکھا ہے جو مجھ سے پہلے گزرے ہیں یہ کم اتفاق ہوا ہے کہ اون علما میں سے کسی نے کوئی تاریخ تالیف کی ہے مگر اپنا ترجمہ اوس میں لکھا ہے جن علمائے اپنا ترجمہ لکھا ہے اون میں سے یہ علما ہیں۔ امام عبد الغافر الفارسی مصنف تاریخ نیشاپور۔ یاقوت الحموی مصنف معجم الادیان لسان الدین بن الخطیب مصنف تاریخ غرناطہ۔ جلال الدین الفارسی مصنف تاریخ مکہ حافظ ابو الفضل بن حجر مصنف قضاہ مصر ابو شامہ مصنف الوصیۃ ابو شامہ ان علما میں اور ع اور ازہر ہیں پھر مصنف نے اپنا ترجمہ یوں بیان کیا ہے۔ میرے جدا علی ہمام الدین ہیں یہ اہل حقیقت اور مشائخ طریقت سے تھے ان کا احوال میں نے صوفیہ کے گروہ میں لکھا ہے ان سے اس طرت جو میرے بزرگ تھے وہ اہل وجاہت اور اہل ریاست سے تھے ان میں سے وہ شخص ہے جو ایک شہر کا حاکم ہوا ہے اور ان میں سے وہ شخص ہے جو ایک شہر کی تدبیر کا دالی رہا ہے اور ان میں سے وہ شخص ہے جو تاجر تھا اور امیر شیخو کی صحبت میں رہتا تھا اور اوس نے اسبوطین ایک مدرسہ بنایا تھا اور اوس کے لئے اوقات مقرر کئے تھے اور بعض ان میں سے وہ شخص ہے کہ مالدار تھا ان بزرگوں میں سے سوا اپنے باپ کے اس صفت سے متصف میں نہیں پہچانتا جس نے علم کی

خدمت اس طور پر کی ہو جو اسکی خدمت کا حق ہے اور میں نے اپنے باپ کا ذکر فقائے شافعیہ کی قسم میں کیا ہے اور ہم لوگ خفیہ سے جو نسبت کئے جاتے ہیں اس کا علم مجھے نہیں ہے کہ یہ کیسی نسبت ہے مگر اتنا جانتا ہوں کہ خفیہ یہ بچہ راہ میں ایک محلہ ہے اور مجھے ایک ایسے شخص نے کہا ہے جس کے قول پر میں اعتماد کرتا ہوں اور اس نے میرے والد مرحوم سے سنا ہے وہ ذکر کرتے تھے کہ اس کے حسب را علی جمعی تھے یا اہل مشرق سے تھے ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ خفیہ کی نسبت محلہ مذکور کے ساتھ ہے۔

میری ولادت شب شنبہ ۱۲۷۹ھ رجب ۸۴۹ھ سوا دیہا میں ہوئی ہے اور میرے باپ کی حیات میں جبکہ شیخ محمد مجذوب کے پاس اوٹھا کے لئے گئے تھے شیخ محمد مجذوب کبار اولیاء سے تھے اور شہد نفسی کے جوار میں رہتے تھے انہوں نے میرے واسطے برکت کی دعا کی تھی میرا نشو و نما بیٹی کی حالت

میں ہوا اور آٹھ سال سے میری عمر کم تھی میں نے قرآن شریف حفظ کیا پھر میں نے عمدہ اور مہذب الفقہ اور اصول اور الفیہ ابن مالک حفظ کیا اور سنہ ۱۲۸۰ھ میں سٹو کے آغاز سے لینے اشتغال علم شروع کیا فقہ اور نحو ایک جماعت شیوخ سے پڑھی اور علم الفرائض فرضی زمانہ شیخ شہاب الدین الشارحی سے پڑھا لوگ کہتے تھے کہ شیخ کا سن سو برس سے بڑھا اور تھا اس کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے شیخ سے میں شیخ کی وہ شرح جو مجموعہ پر تھی پڑھی اور سنہ چھیانوے کے آغاز میں مجھ کو کنڈریس عربیت کی اجازت ملی اور

اسی سن میں میں نے تالیف کی اول جو شے میں نے تصنیف کی شرح استفادہ اور بسم اللہ تھی اور اسکی اطلاع میں نے اپنے شیخ شیخ علم الدین البلقینی کو دی شیخ نے اس شرح پر تقریفاً لکھی اور میں نے شیخ کی صحبت میں بیان تک رہ کر فقہ پڑھی کہ شیخ نے وفات پائی شیخ کے بعد میں شیخ کے فرزند کی خدمت میں

رہا اور ان سے اون کے والد کی کتاب التدریب و کالت کی بحث تک پڑھی اور الحادی الصغیر عدد کی بحث تک سنی اور اول مہذب سے زکوٰۃ تک اور اول تنبیہ سے قریب باب زکوٰۃ تک اور ایک قطعہ روضہ باب قضائے تک اور ایک قطعہ مکملہ شرح مہذب زرکشی کا اور احیاء الاموات سے وصایا تک پڑھا اور سنہ چہتر سے مجھ کو فتویٰ کی اجازت دی اور میری صدر نشینی میں حاضر ہوئے جبکہ شیخ کے فرزند

نے سنہ اٹھتر میں وفات پائی تو میں شیخ شرف الدین منادی کی خدمت میں رہنے لگا میں نے اون سے مہذب کا ایک قطعہ پڑھا اور مہذب کو مٹینے اون سے سنا مگر چند محالیں سماعت فوت ہو گئے کہ میں

مشرک نہ رہا اور بحجت اور اس کی شرح کے درس میں نے اور تفسیر بیضاوی سنی اور حدیث اور عربیت میں شیخ امام علامہ تقی الدین الشیخ حنفی کی خدمت میں چار سال تک مواظبت کی اور شرح الفیہ اور جمیع الجوامع جو میں نے لکھی شیخ نے اوپر تقریظ لکھی اور اپنی زبان اور بیان سے اکثر پر میرے

تقدم کی گواہی دی اور ایک حدیث میں میرے مجرد قول کی طرف رجوع کیا علامہ نے شفا کے حاشیہ میں اس سر کے باب میں ابی الجحر سے ایک حدیث کی اترا د کی تھی اور اس کو ابن ماجہ کی تخریج سے منسوب کیا تھا علامہ جس حدیث کو جس سند سے لائے تھے وہ مجھ سے مخفی تھی اوس کے منظر سے میں نے ابن ماجہ کو کہہ دیا اور اوس حدیث کو نہیں پایا میں کل کتاب پر گزرا میں نے ابن ماجہ پر گزرا اور اوس حدیث کو میں نے نہیں پایا پھر تیسری بار میں نے اوس کا اعادہ کیا اور اوس حدیث کو نہیں پایا اور اوس حدیث کو میں نے ابن قانع کی معجم الصحابہ میں دیکھا میں شیخ کے پاس گیا اور خبر کی مجھ دستے ہی اپنا نسخہ لیا اور قلم لیا اور لفظ ابن ماجہ کو ماردیا اور کتاب کے حاشیہ پر لفظ ابن قانع کو ملحق کر دیا میں نے اس امر کو عظیم جاننا اور میرے دل میں جو شیخ کے عظیم مرتبہ کی وجہ سے ہیبت ہوئی میں نے اپنے آپ کو اپنے نفس میں حقیر سمجھا میں نے شیخ سے کہا آپ صبر کیجئے شاید آپ اس سے رجوع کریں شیخ نے کہا نہیں میں نے اپنے قول ابن ماجہ میں جلی برہان کی تقلید کی ہے یعنی تینے جو روایت کی ہے وہ جلی برہان ہے میں شیخ کے پاس رہتا تھا یہاں تک کہ شیخ نے وفات پائی اس کے بعد میں شیخ علامہ استاد الوجود محی الدین الکاظمی کے پاس چودہ سال تک رہا اور اون سے فنون تفسیر اور اصول اور عربیت اور معانی وغیرہ پڑھے اور شیخ نے میرے واسطے عظیم اجازت لکھی اور میں شیخ سیف الدین حنفی کے پاس حاضر ہوا متعدد درسہائے کثات اور توضیح کے حاشیے اور تانہیں المفتاح اور عہد میں مصروف رہا اور سنہ چھپا سٹہ میں تصانیف میں مشغول ہوا اور اس وقت تک میری تالیفات تین سو تعداد میں ہیں اور یہ تین سو کتابتیں اون کتابوں کے سوا ہیں جن کو میں نے دھوڑالا اور اون سے رجوع کیا اور بحمد اللہ میں نے بلاد شام اور حجاز اور یمن اور ہند اور مغرب اور تکرور کا سفر کیا اور جب کہ میں حج کیا تو بہت سے امور کے واسطے میں نے زعم کا پانی پیا اور امور میں سے ایک یہ تھا کہ میری خواہش تھی کہ میں فقہ میں شیخ سراج الدین البلقینی کے رتبہ کو اور حدیث میں حافظ ابن حجر کے رتبہ کو پہنچوں اور آغاز سنہ اکثر سے میں نے فتوے لکھے اور آغاز سنہ بہتر سے میں نے اطوار حدیث کا التزام کیا اور سات علوم میں مجھ کو بہتر نصیب ہوا وہ علوم یہ ہیں۔ تفسیر حدیث فقہ نحو معانی بیان تہذیب ان علوم میں مجھ کو عرب اور بلغائی عرب کے طریقہ پر تبحر حاصل ہوا نہ بطریق اہل عجم اور اہل فلسفہ اور جس امر کا میں اعتقاد رکھتا ہوں کہ ان سات علوم میں سے سوے فقہ کے جس علم کی طرف مجھ کو رسائی ہوئی ہے۔ اور جن نقول پر مجھ کو اطلاع ہوئی ہے اوس تک میرے اشیاخ میں کسی کو رسائی نہیں ہوئی ہے

اور کوئی شخص اس پر مطلع نہیں ہوا چہ جائے کہ میرے اشیاخ سے جو لوگ کم درجہ ہیں وہ مطلع اور واقف ہوئے نہ ہوں لیکن فقہ میں یہ دعویٰ نہیں کرتا بلکہ فقہ میں میرا شیخ مجھ سے زیادہ وسیع النظر اور زیادہ طویل الباع ہے اور ان سات علوم کو سوا معرفت اصول فقہ اور جہل اور تصریفات اور ان کے سوا انشا اور ترسیل اور فرائض اور ان کے سوا قرات ہے ان علوم کو میں نے کسی ایک استاد سے نہیں پڑھا اور ان کے سوا طبعی لیکن علم الحساب جو ہے وہ مجھ پر زیادہ دشوار ہے اور میرے ذہن سے زیادہ دور ہے جو وقت میں کسی لیس مسئلہ کو دیکھتا ہوں جو حساب سے تعلق رکھتا ہے گویا میں ایک پہاڑ کو ادا تاتا ہوں اور اب بجز اللہ میرے پاس اجتہاد کے آلات پورے ہو گئے ہیں اس بات کو میں بطور ذکر نعمت الہی کے کہتا ہوں نہ فخر کی رو سے اور دنیا میں ایسی کوئی شے ہے کہ جسکی تحصیل فخر سے طلب کی جائے میرا یہ حال ہے کہ کو قریب آگیا ہے اور بڑا باظاہر ہو گیا ہے اور اطیب عمر چلی گئی اور اگر میں یہ چاہتا کہ میں ہر ایک مسئلہ میں ایک کتاب لکھوں اور اس مسئلہ کے اقوال اور اولہ نقلیہ اور عقلیہ اور اس کے مدارک اور اس کے نقوض اور اون کے جوابات لکھوں اور اس مسئلہ میں اختلاف مذاہب کے درمیان موازنہ کروں تو بفضل الہی اس امر پر مجھ کو قدرت ہوتی نہ میری ذاتی قوت اور طاقت سے فلا حول ولا قوۃ الا باللہ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ اور ابتدا طلب علم میں میں نے علم منطق میں کچھ پڑھا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اوسکی کراہت ڈال دی اور میں نے یہ سنا کہ ابن الصلاح نے علم منطق کی تحریر پر فتویٰ دیا ہے اس واسطے میں نے اوسکو ترک کر دیا اللہ تعالیٰ نے اوس کے عوض میں مجھ کو وہ اشرف علم عنایت کیا جو حدیث شریف ہے اور میرے مشایخ سماعت اور اجازت روایت میں کثیر ہیں اون کا ذکر کہیں اپنی جہم میں کیا ہے اور اون کی نقد اور تقریباً ڈیڑھ سو ہے اور میں نے سماع روایت کی اس لئے کثرت نہیں کی کہ سماع روایت سے اہم قرات و روایت ہے میں اوس کے ساتھ اشتغال رکھتا ہوں۔

جو وقت مصنف علامہ نے حسن المجاہدۃ میں اپنا یہ ترجمہ لکھا تھا اوس وقت مصنف کی مولفہ کتابین تفسیر حدیث فقہ عربیت اصول بیان نقیصہ تاریخ ادب میں تین ہوتیں اوس کے بعد مصنف کا شہب خامہ میدان تصانیف میں گرم جولان رہا اور ڈیڑھ سو کتابوں سے زیادہ تالیفات اور تصنیفات کیں کل کتب مصنفہ کی تعداد میں اختلاف ہے لیکن ساڑھے چار سو کتابوں میں اختلاف نہیں ہے اس موقع پر اون کی فہرست لکھنے کی ضرورت نہیں ہے تصانیف کے شمار سے یہ اندازہ ہو سکتا ہے کہ مصنف علامہ قدرت الہی کا نمونہ تھے اور آپکی شان جس درجہ ارجندہ تھی آپ کی تالیفات کی دہی ارجندہ شان ہے آپکا علمی فیض ہر ایک اہل علم و فضل کا مربی ہے اور آپ کی کل تصانیف کا ایک کتب خانہ

مین جمع ہونا ترتیب تریب نامکین کے ہے جس کتب خانہ میں دیکھا جائے دو چار دس پانچ کتبائیں علامہ عکرمہ معجود پائی جاتی ہیں  
ہر ایک فن میں اپنی وسعت معلومات بجز خفا کی شہسبہ کی تحقیق میں قلم اوٹھایا ہے نکات اور اسرار کے  
دریا نوار کہ قلم سے بہا دے ہیں۔ ہر ایک کتاب معدن فیض ہے اور جو اہر اسرار سے مالا مال تحقیق کے  
مرا تب کو جس درجہ ترقی دی ہے آئندہ کے لئے طالبین کو مستغنی کر دیا ہے آپ کے مدارج علوم ظاہر و  
کی شان جیسی عالی تھی ویسی آپ کی محیاجہ اور ریاضت اور کشف و کرامات کی شان نہایت درجہ رفیع تھی  
جس سے اہل معارف کو بھی حیرت ہے ایک فرد میں کلی انسانی اوصاف کا اجتماع بغیر اسرار قدرت حق  
جل و علی اور کوئی۔ مشہور زمین ہو سکتا اہل حقیقت اس راز کو بخوبی جانتے ہیں۔

مصنف علامہ نے کتاب عظیم القدر خصائص کبریٰ کی ترتیب اور جمع میں بیس سال  
تک محنت شاقہ اوٹھائی ہے اور اتنی مدت تک خصائص رسالت آب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا متبع  
کیا ہے جب یہ کتاب مرتب ہوئی اور اسکی ارفع شان دوسری تصانیف میں ممتاز ہوئی ایک ہزار  
خصائص سے زیادہ فراہم ہو گئیں فی الحقیقت یہی رسالت آب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کامل اعجاز ہے  
کہ مصنف علامہ کے قلم کو اس میدان میں ہست قدر گرم جولانی رہی اور شمسواران فن حدیث سے اس  
مضامین اوسکو سبقت کا مرتبہ حاصل ہوا پھر مصنف علامہ نے اوس بحر بے کنار کو ایک کوزہ میں لیا  
اور اوس کا نام نمودج البلیب فی خصائص الجیب رکھا روایت کیا گیا ہے کہ مصنف علامہ کو کعبہ  
مین سے بعض نے اوسکو اپنے نام سے مشہور کیا تھا جب مصنف کی نظر سے وہ کتاب گزری تو اس قلم  
کے اظہار میں ایک مقامہ لکھا اور اوس کا نام الفارق بین المصنف و السارق رکھا خصائص کا  
اختصار شیخ عبدالوہاب بن احمد الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے جو ۳۷۵ھ میں وفات پائی ہے کیا ہے اور نمودج  
مذکور پر عبدالرؤف المنادی نے دو تخریجیں ایک کبیر اور دوسری صغیر لکھی ہیں اور سراج الدین عمر بن  
علی بن الملحق الشافعی المتوفی ۳۸۵ھ اور جلال الدین بن عبدالرحمن بن عمر البلقینی المتوفی ۴۲۵ھ اور  
امام الکاملیہ اور قطب خضیری اور یوسف بن موسیٰ الجذامی نے بھی خصائص نبویہ میں کتب تالیف  
کی ہیں اور شیخ ابن حجر العسقلانی نے خصائص نبویہ لکھے ہیں اوس کا نام الزاہر رکھا ہے مگر خصائص کبریٰ  
مولفہ علامہ الشیخ جلال الدین السیوطی جامعیت کی حیثیت سے ناظرین کو جمیع تالیفات سے مستغنی کرتی  
ہے مصنف علامہ نے ۳۸۵ھ میں وفات پائی ہے آپ کی مصنفہ کتب میں سے اکثر کتب ایسی نادر الوجود  
ہیں جو بڑے بڑے نامور کتب خانوں میں ہی اون کا وجود و مشل وجود عتقا معدوم ہے اور علما کی مصنفہ  
کتب میں اون کا نام ہی باقی رہ گیا ہے جس چیز کا وجود ہی نایاب ہو تو اوسکا سراغ ہم بیچنا کینہ مگر ممکن ہو

اور بعض نادرتب علمائے فحول کے کتب خانوں کی رونق کو بڑھاتی ہیں اور عوام اودن کے فیض سے بالکل بے بہرہ ہیں اور نین کتب میں سے کتاب جلیل الشان خصما لکھنؤ کی ہی تھی جسکی شہرت اور تہ کرے نامور علمائے مجالس میں تھے مگر اس کے مطالعہ کا شرف کمتر لوگوں کو حاصل تھا۔ اس خادم العلماء نے اس نظر سے کہ عمر عزیز کا بڑا قیمتی حصہ بیکار علوم و فنون کے مشغلہ میں صرف ہوا ہے اور آمیدہ ہی وہی لایعنی مشاغل پیش نظر ہیں انجام میں ان ادہام باطلہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے اور فرصت عمر فوت ہونے کے بعد پشیمانی اور جگر خانی کا کوئی فائدہ نہیں اور محنتیں وادد محنت کے حضور میں کسی ایسے حسن عمل کے پیش کش کرنے کا موقع نہیں جو اہمیت محمدیہ کے گردہ میں سرخروئی کا ذریعہ مقصور ہو یا سید تلافی مافات یہ ارادہ کیا کہ ہادی سبیل پیشو اسے رسل رحمۃ اللعالمین خاتم النبیین حبیب رب العالمین کے سایہ دامان رحمت میں پناہ ڈھونڈ ہی جاوے جس کے آسے سے تب و تاب محنت کے آشوب سے نجات ملے اور غلامان شہنشاہ کو نین کے صفت لغال میں کٹرے ہونے کا شرف نصیب ہو اس امید کے حصول کا ذریعہ اس کتاب شرف انتساب کے ترجمہ کو تیار یا جب تک توفیق الہی کی یاری نہ ہو آدمی اپنے دینی اور دنیوی مقاصد میں ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتا اور دامن فرصت زمانہ انسان ضعیف البیان کے دست قدرت میں مشکل سے آتا ہے گو ضیق اوقات فرصت جگر فشار ہے اور دل جمعی کے سبب میں تفرقہ لیکن رحمت الہی اور برکت احوال شریف رسالت پناہی نے دلی ہر وقت وقت بڑھانی زمانے کے موانع سے جب کبھی خیال سست ہوا اہمیت کرم سید انقیاض چیتی سے سامنے آئی الحمد للہ بندہ ضعیف اپنے ارادہ میں کامیاب ہوا اور یہ ترجمہ شریف اپنی دل فریب صورت سے فروغ افزا سے دیدہ ہوش ہوا محکم اس نظر سے اظہار تفاخر کا موقع نہیں ہے کہ میں ایک صاحب دستگاہ مترجم ہوں یا مینے یہ نمایان کار دینی اپنی سعی سے انجام دیا ہے بلکہ تفاخر کا یہ موقع ہے کہ دنیوی سعادت میں میرا عزیز وقت را لگان نہ گیا بلکہ ایسے قابل قدر کار میں عمر کا کچھ حصہ صرف ہوا اگر شبانہ روز کی مبارک ساعات میں سے کسی نیک ساعت میں میرا قلم میرا فکر اس سرمایہ آخرت کے فراہم کرنے میں مصروف ہوا ہوا اور رب العزت جل جلالہ و عظمیٰ نے اس سیکار کو نظر رحم سے دیکھا ہو اور اس کے حبیب شافع روز جزا کے حضور میں میرے براعمالوں کے ساتھ یہ حسن عمل پیش ہو کر خدمت غلامانہ نے درجہ پذیرائی پایا ہو اور مجھ کو اپنے دامن شفاعت کے سایہ کا مستحق ٹھہرایا ہو تو حاصل کو نین اور مفاخر دارین کو کون رو کر سکیگا اللہم اجعلہا نوراً بین یدی ومن خلفی یوم الحشر اے مہشی بی فی عرصات القیامت واجعل لی فی الدنیا من اشرف العلامۃ ولذرتی من شرا الشیطان المسلمۃ انک علی کل شیء قدير دبا لا جا بتر جدر یحزن پردہ احضرات جبکی مضاحت بیانی کا ڈنکہ قلم ہند میں بخیر

رہا ہے اگر میرے اس نذر نہ اخلاص کو پست سمجھیں یا اونکے گوش مذاق پر ناگوار ہو مجھ کو اس کا کچھ افسوس نہ ہوگا اس لئے کہ میں نے پہلے ہی سے اُردو میں تکلف اور تلف کے طریقوں سے احتراز کیا ہے اور اپنے بیان کا اسلوب نہایت معمولی اصول مطلب نگاری پر رکھا ہے میں ایک معمولی مترجم ہوں عربی الفاظ کے معانی ہندی زبان میں عوام الناس کے سمجھانے کے واسطے بیان کر دیتا ہوں مجھ کو آرائش کلام اور تکلف بیانی اور دیوبی شہرت منظور نہیں ہے ورنہ میں بہت سے خیالی قصص جات قالب تکلف میں گمراہ سکتا اور زبان آدروں کی روش پر خیالی بندری کے مراتب میں اغراق کر سکتا چنانچہ میری دستگاہ سخن فارسی زبان میں سداہل ہند و عجم ہے مجھ کو اس یا وہ سرائی کا اس افسوس ہے کہ عمر عزیز کس لایعنی مشغلہ میں صرف ہوئی کاش تو فیق انیز دی پہلے سے اس راستہ کی طرف راہبر ہوتی اور وقت را لنگان کرنے کی ندامت نہ ہوتی اس کے سوا عربیت اور ادب میں عمر کا جقدر بڑا غریزہ صرف ہوا وہ عظیم لغاے آسمی سے ہے جس کے طفیل سے آج ایسے گنجیدہ حقائق کے جواہر پر مجھ کو دسترس ہے فارسی اور اُردو مترجموں نے اپنی فصاحت بیانی اور بلاغت ترجمانی کے مراتب کو بہت کچھ ترقی دی ہے یہ امر اُن کے مترجم کتب سے متحقق ہوتا ہے کہ ایک زبان پر ہی اُن کی قدرت منحصر نہ تھی بلکہ دونوں زبانوں کے خزانوں کی اُن کی دست بیان میں کلید تھی مگر عربی زبان کے موارد کلم میں وہ تشہہ کام ہی رہے اور بقدر امکان اس بحر بے کنار پر قبض و تصرف کیا اور بجز جرعہ اور اغترافات کے اُن کو زیادہ کامیابی نہیں ہوئی مجتہد تشہہ لیب وادی ناکامی کی کیا قدرت جو دریا سے ذخار کو اپنے کوزہ دہان میں لے سکوں فارسی اور اُردو کی قلعی اسوقت کمل جاتی ہے جو وقت عربی الفاظ کے مقابل وہ الفاظ استعمال کرتے ہیں ہر کیف ہر ایک مترجم نے مفہوم عربی عبارت کی تاویل اپنی اصطلاحی الفاظ میں کر دیتا ہے اور کی فصاحت اور بلاغت کے موافق الفاظ لانے پر قدرت نہیں رکھتا۔ اس لئے میں اپنی عجز بیانی کا اعتراف کر کے حضرات کرام الناس کے روبرو زبان معذرت سے لغزش قائم اور سہو فلک کا معترف ہوں والعذ عند کرام الناس مقبول محمد علی صاحب الزحان الشہید لا یصفی النفاذی منتظم مراعہ محکمہ معتمدی صرف خاص سرکار نظام دکن حرمہما اللہ عن الشرور والفتن فقط۔ ربیع الاول ۱۳۳۷ھ

بائنہ



# مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ جَاهِلِكُمْ وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ

محدث ہوا ہر مجربات نبویہ عمان لانی آیات بینات مصطفویہ ہر امن تو اطع رسالت حج سوا طع نبوت  
دلائل دواع خصایص ذات خاتم المرسلین رحمۃ للعالمین شفیع المنزہین علت وجود عالم و آدم  
نبی الاحم رسول العرب والجم صاحب قاب قوسین سید الثقلین خواجہ دوسرا پیشرو کونکہ انبیا  
مقدمہ البشیر اصفیاء منظر شان لولاک لما حبیب کبریا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلوات اللہ  
علیہ وآلہ الکریم وصحبہ العظام ما دست اللیالی والا ایام موسوم بہ

## معجزات نبی الوری

اردو ترجمہ

## خصایص کبریٰ

جو مولفہ خاتم المحدثین حجت اللہ فی العالمین امام ہمام شیخ جلال الدین سیوطی رح اور لب لباب  
احادیث صحیحہ و بعد دولت علیہ فخر الملوک و السلاطین رونق تلخ و نگین کشف الامم بلاد العرب و الجم  
قدر قدرت اعلیٰ حضرت حضور پر نور نواب میر عثمان علیخان بہادر نظام سابع و کن خلد اللہ ملطفتہ  
خادم العلما خاکسار محمد عبدالجبار خان صفی نظامی منتظم افعہ محکمہ مستندی حسنہ بر خاص و پیشی  
خداوند اعلیٰ حضرت حضور پر نور سرکار نظام و کن نے صفات القاطنین اصحاب قلوب صافیہ کے  
لاحظہ کے لئے مرتب اور مدون کیا اور توفیق الہی حسن ادا بین

مطبع میمنہ علیہ المکررین بن ہما محمد قادر علیان صوفی طبع کتبنا



## فہرست مضامین ترجمہ کتاب خصائص کبریٰ موسوم بہ معجزات نبی الورا

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۴	باب اس بیان میں کہ محمد صلعم کا ذکر تورات اور انجیل اور اللہ تعالیٰ کی اون باقی کتابوں میں ہے جو نازل کی گئی ہیں ۔	✓	باب نبی صلعم کی اس خصوصیت میں مکمل انبیاء سے آپ اول پیدا ہوئے ۔ اور آپ کی نبوت کل انبیاء کی نبوت پر مقدم ہے اور
۳۸	باب اس بیان میں کہ محمد صلعم کے مبعوث ہونے سے پہلے علمائے یہود اور یہہانوں نے آپ کی خبر میں دی تھیں ۔	۱	کل انبیاء سے آپ کے لئے عہد لیا گیا ہے
۶۹	باب محمد صلعم کی اس خصوصیت میں کہ آپ کے اصحاب کا ذکر کتب سابقہ میں ہے اور اون کے ساتھ یہ وعدہ ہے کہ وہ زمین کے وارث ہوں گے ۔	۲۲	باب اس بیان میں کہ محمد صلعم کا ذکر آدم علیہ السلام کے عہد میں اذان میں اور ملکوت اعلیٰ میں ہوتا تھا ۔
۷۴	باب اس بیان میں کہ محمد صلعم کے مبعوث ہونے سے پہلے کاسہنوں نے آپ کی خبر میں دی تھیں ۔	۱۳	باب اس خصوصیت میں کہ تمام انبیاء سے عہد لیا گیا تھا کہ محمد صلعم پر ایمان لائیں
۸۲	باب اس بیان میں کہ قدیم پتروں پر محمد صلعم کا نام مبارک نقش کیا ہوا تھا ۔	۱۴	باب اس بیان میں کہ حضرت ابراہیم نے محمد صلعم کے واسطے دعا کی تھی
	باب محمد صلعم کی اس خصوصیت میں کہ آپ کا	۱۵	باب اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلعم کی خبر حضرت ابراہیم اور اون کی اولاد کو دی تھی ۔
		۱۶	باب اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلعم کی خبر موسیٰ کو دی تھی ۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۳۰	چاند سے باتیں کرتے تھے ۔ ۔		نسب طاہر تھا اور آدم علیہ السلام کے
	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم		وقت سے آپ کے ظہور تک آپ کے باپ
"	گہوارہ میں کلام کرتے تھے ۔ ۔	۸۶	دادا میں کوئی بے نکاح نہ تھا ۔
	باب اون آیات اور معجزات کے بیان		باب عبدالمطلب کے خواب دیکھنے کے
	میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ شیر خوار	۹۳	بیان میں ۔ ۔ ۔
"	میں ظاہر ہوئے ۔ ۔ ۔		باب اون آیتوں کے بیان میں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم
	اون معجزات اور خصائص کا ذکر جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم	۹۴	کے حمل میں واقع ہوئی ہیں ۔ ۔
۱۳۶	کی خلقت شریف میں تھے ۔		باب اس بیان میں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سال ولادت
	باب اون احادیث کے بیان میں جو		میں اللہ تعالیٰ نے آپ کی اور اپنے شہر کی بزرگی
"	خاتم نبوت کے باب میں ہیں ۔		کے سبب سے اصحاب فیل کے ساتھ
	باب اون معجزوں اور خصائص میں جو	۱۰۲	کیونکہ معاملہ کیا ۔ ۔ ۔
۵۱	بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی چشمان مبارک میں تھے		باب اون آیات کے بیان میں کہ عبدالمطلب
	باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وہاں مبارک اور	۱۰۴	نے زفرم کو گہوارہ آیات ظاہر ہوئے ۔
	لعاب دہن مبارک اور دندان مبارک		باب اون معجزوں اور خصائص کے
۱۵۲	کی آیات کے بیان میں ۔ ۔		بیان میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے
	باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کی آیت کے	۱۰۹	کی رات میں ظاہر ہوئے ۔
۱۵۵	بیان میں ۔ ۔ ۔		باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نان
	باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بغل شریف کی آیت	۱۲۸	بریدہ اور ختمہ کئے ہوئے پیدا ہوئے
۱۵۶	کے بیان میں ۔ ۔ ۔		باب اس بیان میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گہوارہ میں

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۵۰	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر کبھی نہیں بیٹھتی تھی	۱۵۶	باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک کی آیت کے بیان میں " " " " "
۱۵۰	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موسم مبارک کی آیت میں " " " "	۱۵۷	باب اس شے کے بیان میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب شریف کے باب میں وارد ہے
۱۵۰	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خون مطہر کی آیت میں " " " "	۱۵۸	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمیاڑہ سے محفوظ تھے " " " "
۱۵۰	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم شریف کی آیت میں " " " "	۱۶۳	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سماعت شریف کے بیان میں " " " "
۱۵۱	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زنا اور شریف کی آیت میں " " " "	۱۶۴	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز اور اس بیان میں کہ آپ کے آواز کی جگہ کسی کی آواز نہیں پہنچتی تھی -
۱۵۲	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواب مبارک کی آیت میں " " " "	۱۶۴	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عقل شریف کی آیت میں " " " "
۱۵۲	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت جماع کی آیت میں " " " "	۱۶۵	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک کی آیت میں " " " "
۱۵۳	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتلام سے محفوظ تھے " " " "	۱۶۶	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فاقہ شریف کے طول کی آیت میں " " " "
۱۵۵	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشاب اور پاخانہ کے معجزہ میں " " " "	۱۶۹	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سایہ مبارک نہیں دکتا تھا " " " "
۱۵۵	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	"	"

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا کے ساتھ اہل مکہ نے پانی کے لئے دعا مانگی تھی آپ اون کے ساتھ تھے۔ اور استقامت میں آپسے	۱۴۷	پیشاب سے شفا ہوتی تھی ۔ ۔
۱۹۷	آیات ظاہر ہوئے تھے ۔ ۔	۱۴۸	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خلقت کی صفت میں ۔ ۔ ۔ ۔
	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دادا کی جس حاجت میں جاتے وہ روا ہو جاتی تھی ۔ ۔	۱۹۱	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں کہ اللہ تعالیٰ کے بعض اسماء مبارک سے آپ کا نام رکھا گیا ہے ۔ ۔
۱۹۹	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کی معرفت عبدالمطلب کو تھی	۱۹۲	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں کہ آپ کا مشہور اسم شریف اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک سے مشتق ہے ۔
۲۰۰	باب اون آیات کے بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت اپنے چچا ابوطالب کی کفالت میں تھے ظاہر ہوئے ۔ ۔	۱۹۳	باب اون آیات کے بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ جب مدینہ میں اپنے ماموں کی زیارت کو آئے تھے واقع ہوئے ہیں ۔ ۔
۲۰۲	باب اس بیان میں کہ بنی صلیع نے اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ شام کا سفر کیا اور آیات ظاہر ہوئے اور ہجیرا نے یہی نبوت کی خبر دی ۔ ۔	۱۹۴	باب اون آیات کے بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کی وفات کے وقت واقع ہوئے ۔ ۔ ۔ ۔
۲۰۴	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوطالب نے استسقا کیا تھا ۔	۱۹۵	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۲۵	اور آپ سے دعا چاہتی اور قوم نے آپ کا نام مبارک امین رکھا تھا۔	۲۱۵	باب اس بیان میں کہ پیوند نے کہا میں نے محمد صلعم کو زمین پر چلتے پرتے دیکھا
۲۲۸	باب اون آیات میں کہ رسول اللہ صلعم نے حضرت خدیجہ کے واسطے میسرہ کے ساتھ سفر کیا تھا اور اس سفر میں وہ آیات ظاہر ہوئے تھے۔	۲۱۶	باب ابوطالب اور ابولہب کے کشتی ٹرنے اور رسول اللہ صلعم کی اعانت کے بیان میں۔
۲۲۹	باب اس آیت کے بیان میں کہ رسول صلعم نے حضرت خدیجہ کے ساتھ نکاح کیا تھا۔	۲۱۷	باب اس بیان میں کہ ابوطالب نے بنی عبدالمطلب کو رسول اللہ صلعم کا اتباع کرنے کے لئے وصیت کی تھی۔
۲۳۰	باب اون معجزوں اور آیتوں کے بیان میں جو رسول اللہ صلعم کے مبعوث ہونے کے وقت ظہور میں آئے۔	۲۱۸	باب اس بیان میں کہ نبی صلعم ابوطالب کی قبر پر دعا کے لئے تشریف لے گئے۔
۲۵۶	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلعم کے مبعوث ہونے کے وقت کاہنوں سے آپ کا ظہور سنا گیا اور غیب سے آوازیں آئیں۔	۲۱۸	باب اس بیان میں کہ ابوطالب کی وفات کے بعد ایک مرد نے رسول اللہ صلعم پر ٹیٹی ڈالی تھی۔
	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلعم کے مبعوث ہونے کے وقت بہت اندر سے ہو گئے اور اون واقعات	۲۱۹	باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ اللہ تعالیٰ نے جاہلیت کی باتوں سے شباب میں محفوظ رکھا تھا۔
			باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ آپ کے شباب کے زمانہ میں آپ کی قوم آپ کی تعظیم کرتی اور آپ کو حکم ٹھیراتی

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۱۴	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نوعمر بکری کا دودھ دوا ہوتا ہے۔	۲۷۸	کا بیان جو کسریٰ پر گزرے ۔ ۔ ۔
۳۱۴	باب خالد بن سعید بن العاص کے خواب دیکھنے کے بیان میں ۔	۲۸۰	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہونے کے سبب سے شیاطین سے آسمان کی حراست کی گئی ۔
۳۱۷	باب سعد بن قاص کے خواب دیکھنے کے بیان میں		باب اس بیان میں کہ قرآن شریف اعجاز ہے مشرکین نے اس کے اعجاز کا انکار کیا ہے قرآن کلام بشر کے ساتھ مشابہ نہیں ہے اور اون لوگوں کا بیان جو قرآن کے سبب سے مسلمان ہوئے ۔
۳۱۷	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے ایک بڑے پیالہ میں اپنی قوم کے چالیس آدمیوں کو کمانا کھلایا وہ سیر ہو گئے	۲۸۶	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے زمین سے پانی نکلا ۔
۳۲۱	باب اس بیان میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طالب کی شفا کے واسطے دعا مانگی وہ اچھے ہو گئے ۔ ۔ ۔ ۔	۳۰۵	باب اس بیان میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی تھی ۔ ۔ ۔ ۔
۳۲۱	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام کو حضرت حمزہ کو دکھلایا ۔ ۔ ۔	۳۰۹	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی تھی ۔ ۔ ۔ ۔
۳۲۳	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام کو حضرت حمزہ کو دکھلایا ۔ ۔ ۔	۳۱۲	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف درخت دوڑ کر آیا ۔ ۔ ۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۳۵	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکاز نہ پہنچوان کو گشتی میں پھنچا دیا .. .. .	۳۳۴	باب قمر کے شق ہونے کے بیان میں
۳۳۵	باب اوس شے کے بیان میں کہ حضرت عثمان بن عفان کے اسلام لانے میں واقع ہوئی ہیں .. .. .	۳۳۴	باب اس خصوصیت کے بیان میں کہ اللہ تعالیٰ نے آدمیوں کے شر سے محفوظ رکھنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ فرمایا تھا .. .. .
۳۳۵	باب اوس آیات کے بیان میں جو حضرت عمرؓ کے اسلام لانے میں واقع ہوئی ہیں .. .. .	۳۳۴	باب اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ نے ابوجہل کے شر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو محفوظ رکھا اور آپسے اس وقت ہجرے ظاہر ہوئے .. .. .
۳۵۱	باب ضحاک کے اسلام لانے میں .. .. .	۳۳۴	باب اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ نے عوراء بنت حرب کی آنکھوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھپا دیا تھا .. .. .
۳۵۱	باب اوس شے کے بیان میں جو عمر بن عبد القیس کے اسلام میں واقع ہوئی .. .. .	۳۳۴	باب اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فخر و حسین کی شر سے بچا یا تھا .. .. .
۳۵۲	باب ادن آیتوں کے بیان میں جو طفیل بن عمرو الدوسی کے اسلام میں واقع ہوئی ہیں .. .. .	۳۳۴	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نصر کی شر سے بچے تھے .. .. .
۳۵۲	باب عثمان بن مظعون کے اسلام لانے میں جو امر واقع ہوا اسکے بیان میں .. .. .	۳۳۴	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نصر کی شر سے بچے تھے .. .. .
۳۵۲	باب جنات کے اسلام لانے میں اور ان آیتوں کے بیان میں جو جنات کے	۳۳۴	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نصر کی شر سے بچے تھے .. .. .

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۹۳	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش پر قحط سالی کی بددعا کی تھی	۳۵۷	اسلام میں واقع ہوئی ہیں
	باب اہل ہرم کے قصہ اور ان آیات کے بیان میں جو اس میں واقع ہوئے		باب اہل ہرم کے قصہ اور ان آیات کے بیان میں جو اس میں واقع ہوئے
	باب اس بیان میں کہ مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتحان سوال سے کیا تھا	۳۵۵	ہیں
۳۹۵	باب اس بیان میں کہ مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتحان سوال سے کیا تھا		باب اس بیان میں کہ مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتحان سوال سے کیا تھا
۳۹۵	باب اس بیان میں کہ مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتحان سوال سے کیا تھا	۳۷۷	باب اس بیان میں کہ مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتحان سوال سے کیا تھا
۳۹۹	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کے ساتھ مختص تھے اور اپنے اپنے رب کی آیات کبریٰ کو شب معراج میں دیکھا	۳۸۰	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کے ساتھ مختص تھے اور اپنے اپنے رب کی آیات کبریٰ کو شب معراج میں دیکھا
۴۰۴	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کے ساتھ مختص تھے اور اپنے اپنے رب کی آیات کبریٰ کو شب معراج میں دیکھا	۳۸۷	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کے ساتھ مختص تھے اور اپنے اپنے رب کی آیات کبریٰ کو شب معراج میں دیکھا
	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کے ساتھ مختص تھے اور اپنے اپنے رب کی آیات کبریٰ کو شب معراج میں دیکھا	۳۸۸	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کے ساتھ مختص تھے اور اپنے اپنے رب کی آیات کبریٰ کو شب معراج میں دیکھا
۴۲۰	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کے ساتھ مختص تھے اور اپنے اپنے رب کی آیات کبریٰ کو شب معراج میں دیکھا		باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کے ساتھ مختص تھے اور اپنے اپنے رب کی آیات کبریٰ کو شب معراج میں دیکھا
۴۲۱	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کے ساتھ مختص تھے اور اپنے اپنے رب کی آیات کبریٰ کو شب معراج میں دیکھا	۳۸۹	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کے ساتھ مختص تھے اور اپنے اپنے رب کی آیات کبریٰ کو شب معراج میں دیکھا



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۳۹	کے بیان میں " "	۴۲۱	حذیفہ بن الیمان کی حدیث معراج کے بیان میں " "
۴۴۰	مالک بن صعصعہ کی حدیث معراج کے بیان میں " "	۴۲۲	سمرہ کی حدیث معراج کے بیان میں " "
۴۴۲	ابو ایوب کی حدیث معراج کے بیان میں " "	"	سہل بن سعد کی حدیث معراج کے بیان میں " "
"	ابو جریج کی حدیث معراج کے بیان میں (اتناے حدیث ابو ذرین آئیگی) ابو جریج	"	شداد بن اوس کی حدیث معراج کے بیان میں " "
۴۴۵	کی حدیث معراج کے بیان میں " "	۴۲۳	بیان میں " "
"	ابو جریج کی حدیث معراج کے بیان میں " "	۴۲۵	صدیق کی حدیث معراج کے بیان میں " "
"	ابو سعید کی حدیث معراج کے بیان میں " "	"	ابن عباس کی حدیث معراج کے بیان میں " "
۴۴۷	بیان میں " "	۴۳۱	ابن عمر کی حدیث معراج کے بیان میں " "
"	ابو سفیان کی حدیث معراج کے بیان میں " "	۴۳۲	ابن عمر کی حدیث معراج کے بیان میں " "
۴۵۲	بیان میں " "	"	ابن مسعود کی حدیث معراج کے بیان میں " "
۴۵۸	ابو لیلیٰ کی حدیث معراج کے بیان میں " "	"	عبداللہ بن اسعد بن زرارہ کی حدیث معراج کے بیان میں " "
"	ابو ہریرہ کی حدیث معراج کے بیان میں " "	۴۳۷	معراج کے بیان میں " "
۴۶۰	بیان میں " "	"	عبدالرحمن بن قوط الثمالی کی حدیث معراج کے بیان میں " "
"	حضرت عائشہ کی حدیث معراج کے بیان میں " "	۴۳۸	حضرت علی ابن طالب کی حدیث معراج کے بیان میں " "
۴۷۳	بیان میں " "	"	حضرت عمر بن الخطاب کی حدیث معراج کے بیان میں " "
۴۷۴	آسمان کی حدیث معراج کے بیان میں " "	"	حضرت عمر بن الخطاب کی حدیث معراج کے بیان میں " "
۴۷۵	آدم کی حدیث معراج کے بیان میں " "	"	حضرت عمر بن الخطاب کی حدیث معراج کے بیان میں " "

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	باب اس بیان میں کہ جبوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے آپ کے پاس یہود نے جمع ہو کر آپ سے	۴۸۰	ام سلمہؓ کی حدیث معراج کے بیان میں
۵۱۱	سوال کے اور آپ کے صدق کو پہچانا ۔	۴۸۲	میں ۔ ۔ ۔ ۔
	باب اس بیان میں کہ وبا اور تپ اور طاعون کا مدینہ منورہ سے رفع ہوتا	۴۸۴	فوائد معراج کے مکرر واقع ہونے میں
۵۲۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حجرہ ہے ۔	۴۸۶	باب اول آیات کے بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے نکاح کیا ظہور میں آئے ۔ ۔
۵۲۲	باب اس بیان میں کہ مدینہ منورہ میں بکرت لکھی گئی ہے ۔ ۔ ۔		باب اس آیت کے بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سودہ بنت زمعہ سے نکاح کیا ظہور میں آئی ۔ ۔
۵۲۲	باب اول آیات کے بیان میں کہ مسیحی شریف کی بنا کے وقت واقع ہوئی ہیں	۴۸۷	باب اول اس آیت کے بیان میں جو رفاعہ کے اسلام میں واقع ہوئی ہے ۔
۵۲۴	باب اس بیان میں کہ قبلہ کا پسیر اجانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص سے ہے	۴۸۸	باب اول آیات کے بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات مبارک کو قبایل عرب کے سامنے پیش فرمایا
۵۲۵	باب اول آیات کے بیان میں جو اذان کے باب میں واقع ہوئے ہیں ۔		میں آئے ۔
۵۲۸	باب اول آیات اور حجرات کے بیان میں جو غزوہ بدر میں واقع ہوئے ہیں ۔	۴۸۹	باب اول آیات اور حجرات کے بیان میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت میں واقع ہوئے
	باب اول حجروں کے بیان میں جو غزوہ	۴۹۵	



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	باب اول معجزوں کے بیان میں جو غزوہ ذات السلاسل میں واقع ہوئے	۶۶۸	ہوئے ہیں " " "
۶۹۶	ہیں " " " "	۶۷۲	باب اول آیتوں اور معجزوں کے بیان میں جو غزوہ خیبر میں واقع ہوئے ہیں
	باب اول معجزوں کے بیان میں جو ساحل بحر میں واقع ہوئے ہیں	۶۸۷	باب اول معجزوں کے بیان میں جو عبداللہ بن رواحہ کے لشکر میں واقع ہوا
۶۹۷	باب اول خصائص اور معجزوں کے بیان میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فتح میں واقع ہوئے ہیں	۶۸۷	باب اول معجزوں کے بیان میں جو عمرہ القضاء میں واقع ہوئے
۶۹۸	باب اول معجزوں کے بیان میں جو غزوہ خنین میں واقع ہوئے ہیں	۶۸۷	باب اول معجزوں کے بیان میں جو غزوہ بدر میں واقع ہوئے
۷۱۲	باب اول معجزوں کے بیان میں جو غزوہ خندق میں واقع ہوئے ہیں	۶۸۹	باب اول معجزوں کے بیان میں جو غزوہ بدر میں واقع ہوئے
۷۲۱	باب اول معجزوں کے بیان میں جو غزوہ بدر میں واقع ہوئے ہیں	۶۸۹	باب اول معجزوں کے بیان میں جو غزوہ بدر میں واقع ہوئے
۷۲۳	باب اول معجزوں کے بیان میں جو غزوہ بدر میں واقع ہوئے ہیں	۶۹۰	باب اول معجزوں کے بیان میں جو غزوہ بدر میں واقع ہوئے ہیں
۷۲۴	باب اول معجزوں کے بیان میں جو غزوہ بدر میں واقع ہوئے ہیں	۶۹۰	باب اول معجزوں کے بیان میں جو غزوہ بدر میں واقع ہوئے ہیں
۷۲۴	باب اول معجزوں کے بیان میں جو غزوہ بدر میں واقع ہوئے ہیں	۶۹۱	باب اول معجزوں کے بیان میں جو غزوہ بدر میں واقع ہوئے ہیں
۷۲۴	باب اول معجزوں کے بیان میں جو غزوہ بدر میں واقع ہوئے ہیں	۶۹۱	باب اول معجزوں کے بیان میں جو غزوہ بدر میں واقع ہوئے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خصوصیت کے بیان  
میں ہے کہ کل نبیائے آپؐ اول پیدا ہو کر مین اور آپؐ کی نبوت  
کل نبیائی کی نبوت پر مقدم ہو اور آپؐ کے واسطے انبیاء علیہم السلام  
سے عہد لیا گیا ہے

ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر مین اور ابو نعیم نے دلائل مین بہت سے طریقوں سے قنادہ سے قنادہ  
نے حسن سے حسن نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے قول واذا خلا  
من الانبیاء مینا قہم کے معنی مین روایت کی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین کل انبیاء  
سے اول پیدا ہوا ہوں اور خلق کی طرف کل انبیاء سے آخر بھیجا گیا ہوں (اللہ تعالیٰ نے سب انبیاء سے  
پہلے آپؐ کو پیدا کیا ہے اور سب انبیاء سے پہلے آپؐ سے عہد لیا گیا ہے۔)

ابو سہل القطان نے اپنے امالی کے جزو مین سہل بن صالح الہمدانی سے روایت کی ہے سہل نے  
کہا میں نے ابو جعفر محمد بن علی سے پوچھا یہ کیونکر ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیاء سے مقدم ہیں  
اور حال یہ ہے کہ ان سب انبیاء سے جو بھیجے گئے ہیں آپؐ آخر مین ابو جعفر نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے  
جس وقت بنی آدم کی مشیتوں سے ان کی ذریتوں کو نکالا اور ان کو ان کے نفوس پر شاہد ٹھہرا کے ان سے  
پوچھا استبرکتم جنھوں نے (بلا) کہا تا محمد صلعم ان سب سے اول تھے اس واسطے آپؐ سب انبیاء  
سے مقدم ہیں اور جو انبیاء کہ بھیجے گئے ہیں آپؐ ان سے آخر بھیجے گئے ہیں۔

احمد نے ابو بخاری نے اپنی تاریخ مین اور طبرانی اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے مسند الفجر سے

روایت کی ہے یسرو نے کہا میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کس وقت نبی تھے آپ نے فرمایا میں اوس وقت نبی تھا کہ آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

احمد اور حاکم اور بیہقی نے عریاض بن ساریہ سے روایت کی ہے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک ام الکتاب میں اوس وقت خاتم النبیین تھا کہ آدم علیہ السلام اپنی طہنیت میں جان پڑے ہوئے تھے۔

حاکم اور بیہقی اور ابونعیم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا آپ کو کب نبوت واجب ہوئی تھی آپ نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے اور آدم میں روح پہونکے جانے کے درمیان جو وقت تھا اوس وقت میں میری نبوت واجب ہوئی۔

بخاری نے ابو ہریرہ نے داؤد بن ابیہ نے شعبی کے طریق سے ابن عباس سے روایت کی ہے ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا آپ کس وقت نبی تھے آپ نے فرمایا میں اوس وقت نبی تھا کہ آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

ابونعیم نے صنابی سے روایت کی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کس وقت نبی ہوئے آپ نے فرمایا میں اوس وقت نبی کیا گیا کہ آدم علیہ السلام بے جان مٹی میں پڑے تھے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔ ابن سعد نے ابن ابی جعد عاصی سے روایت کی ہے کہا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کس وقت نبی تھے آپ نے فرمایا جو وقت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے میں نبی تھا۔

ابن سعد نے مطرف بن عبد اللہ بن الشخیخ سے روایت کی ہے کہ ایک مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کس وقت نبی تھے آپ نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام روح اور مٹی کے درمیان تھے یعنی راہی پیدا نہیں ہوئے تھے میں نبی تھا۔

ابن سعد نے عامر سے روایت کی ہے کہا ہے ایک مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کس وقت نبی ہوئے آپ نے فرمایا مجھے ایسی حال میں مشاق لیا گیا کہ آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

طبرانی اور ابونعیم نے ابومریم غسانی سے یہ روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا

آپ کی نبوت سے اول کیا شے تھی آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے یشاق لیا جیسے اللہ تعالیٰ نے اور انبیاء سے یشاق لیا اور میرے واسطے میرے باپ ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی۔ اور عیسیٰ علیہ السلام نے میری نبوت دی تھی اور میری امت نے اپنے خواب میں دیکھا تھا کہ ان کے دولون پاون کے درمیان سے ایک ایسا چراغ نکلا کہ اوس سے شام کے قصور روشن ہو گئے۔

(فائدہ) شیخ نقی الدین بسکی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب الرائعۃ فی التوفیق یہ مختصر (میں کہتا ہے کہ اس عتہ شریف میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند نامی اور قدر عالی کی وہ تعظیم ہے کہ مخفی نہیں ہے آپ کی اس بلند نامی اور تعظیم کے ساتھ اگر یہ تقدیر کیا جائے کہ آپ کا آنا انبیاء کے زمانہ میں ہو تو آپ کل انبیاء کی طرف مرل ہو گئے پس آپ کی نبوت اور رسالت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے قیامت تک جس خلق کی واسطے عام ہوگی۔ اور کل انبیاء اور انبیاء کی کل امتیں آپ کی امت سے ہونگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول شریف (بعثت الی الناس كافة) کے ساتھ آپ کے زمانہ سے قیامت تک جو آدمی ہو گئے وہ مختص نہ ہو گئے بلکہ یہ قول اودن آدمیوں کو بھی شامل ہو گا جو اودن سے قبل گذر گئے ہیں اس تہج سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول شریف (كنت نبيا و آدم بن ادم بن الروح والجسد) کے معنی ظاہر ہوتے ہیں اور جس شخص نے اس کی تفسیر لوین کی ہے اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمانہ مستقبل میں نبی ہو گئے تو وہ شخص اس واسطے کی طرف نہیں ہو پڑا جس کو ہم نے بیان کیا ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا علم جمیع اشیاء پر محیط ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نبوت کیسا تقدیر وصف اوس وقت میں جو ہے تو یہ سزاوار ہے کہ اس وصف سے یہ سمجھا جائے کہ وہ ایسا امر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطے اوس وقت میں ثابت تھا اور اسی واسطے آدم علیہ السلام نے آپ کا نام (محمد رسول اللہ) بخشا کہ ادا دیکھا تھا پس یہ لایہ ہے کہ وہ معنی اوس وقت میں ثابت ہوں یعنی یہ کہاجائے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوس وقت میں تھے۔ اور اگر اس قول سے مجھ و علم مراد ہو۔ کہ آپ زمانہ مستقبل میں نبی ہو گئے تو آپ کی خصوصیت اس طور پر ہوگی کہ آپ نبی تھے اور آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کو جمیع انبیاء کی نبوت کا اوس وقت اور اسکے قبل علم تھا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطے کوئی خصوصیت لایہ ہے اوس خصوصیت کی وجہ سے اپنے اپنی امت کو آگاہ کرنے کے لئے اوس خبر سے خبر کرنا کہ اللہ تعالیٰ کو نزدیک آپ کا جو مرتبہ ہو اس کو آپ کی امت جان لے اور اس آپ کی امت کو خبر حاصل ہو

شیخ تقی الدین رحمہ نے کہا ہے کہ اگر تم یہ اعتراض کرو گے کہ اس مرتبہ پر جو قدر زاید ہے میں اس قدر زاید سمجھنا چاہتا ہوں اس لئے کہ نبوت ایک ایسا وصف ہے کہ یہ لابد ہے کہ جو شخص اس وصف سے موصوف ہو وہ موجودہ ہو اور نبوت کے وصف کے ساتھ انصاف نہیں ہوتا ہے مگر چالیس سال کے بعد قبل وجود اور ارسال کے کیونکر آپ اس وصف کے ساتھ متصف ہونگے اور اگر یہ وصف قبل وجود اور ارسال کے صحیح ہوگا تو آپ کے سوا جو انبیاء میں تو ان کے واسطے ہی ایسا ہی ہوگا۔

اس اعتراض کا جواب میں یہ دیتا ہوں کہ حدیث میں آیا ہے اللہ تعالیٰ نے روح کو جسموں سے پہلے پیدا کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول شریف (کنت نبینا) سے آپ کی روح مبارک یا آپ کی حقیقت اقدس کی طرف اشارہ ہے اور حقائق ایسے ہیں کہ ہمارے عقول اور انکی معرفت سے قاصر ہیں اور حقائق کو نہیں جانتا ہے مگر انکا خالق اور حقائق کو وہ لوگ جانتے ہیں جنکو خالق نے تو الہی سے مدد دی ہے پھر یہ امر ہے کہ وہ حقائق جو ہیں انہیں سے ہر ایک حقیقت کو جو وصف جس وقت میں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اس وقت میں دیتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت جو تھی وہ آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے وہ وصف آپ کو اس طور پر دیا کہ اس حقیقت کی پیدائش اس وصف کی واسطے مستعد تھی اور اس وصف کی افاضت اس حقیقت پر اس وقت سے کی تھی پس آپ نبی ہو گئے اور آپکا نام مبارک عرش پر لکھا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی رسالت کیساتھ آپ کی خبر دی تاکہ اللہ تعالیٰ فرشتے اور ان کے سوا جو لوگ ہیں آپ کی اس بزرگی کو جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہے جان لیں پس یہ جان لینا چاہئے کہ آپ کی حقیقت اوسی وقت سے موجود ہے اگرچہ آپکا وہ جسم شریف جو اس حقیقت سے متصف ہے متاخر ہوا ہے اور آپ کی حقیقت ان اوصاف شریفہ سے جسکی افاضت حضرت آلہیت سے آپ پر ہوئی ہے اوسی وقت سے متصف تھی اور آپکا مبعوث ہونا اور تبلیغ احکام رسالت اور ہر ایک وہ وصف جو آپ کے واسطے ہے اللہ تعالیٰ کی جہت سے متاخر ہے اور آپ کی ذات مبارک اور حقیقت اقدس کے اہل ہونے کی جہت سے ہر ایک وصف مجمل ہے اوس میں تاخیر نہیں ہے اور ایسے ہی آپکا نبی ہونا اور آپکو کتاب دی جانی اور امر و نہی اور نبوت ہے کہ یہ کل اوصاف آپکو اوسی وقت میں دئے گئے ہیں اور متاخر



نہیں ہوا ہے مگر آپکا موجود ہونا اور منتقل ہونا اور وقت تک کہ آپ نے ظہور فرمایا۔

اور آپ کے سوا جو شخص اہل کرامت سے ہے اللہ تعالیٰ کہی اوس کرامت کی افاضت اور سپرد کے وجود کے بعد اوس مدت میں کرتا ہے جس مدت میں اللہ تعالیٰ سبحانہ چاہتا ہے اس میں شک نہیں ہے کہ جو شے ظہیر میں آتی ہے اللہ تعالیٰ اوسکو نازل سے جانتا ہے اللہ تعالیٰ کا علم جو اوس شے کے ساتھ ہوتا ہے ہم اوس علم کو شرعی اور عقلی دلائل سے جانتے ہیں اور اون اشیا میں سے اوس شے کو آدمی جاننے میں جو اپنے ظہور کے وقت اونکی طرف پہنچتی ہے جیسے کہ آدمیوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا علم ہوا جو وقت قرآن شریف آپ پر نازل ہوا اور اول باب جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور یہ امر اللہ تعالیٰ کے افعال میں سے ایک فعل ہے جو نبی اور اسکی معلومات اور اسکی قدرت کے آثار اور اس کے ارادہ اور اس کے اختیار سے اوس محل خاص میں ہوتا ہے کہ وہ محل اون افعال الہی سے متصف ہوتا ہے یہ دو مرتبہ ہیں اول مرتبہ برہان سے معلوم ہے اور دوسرا مرتبہ معاینہ سے ظاہر ہے یعنی جس وقت وہ فعل خارج میں موجود ہوا تو مخلوق نے اوسکا معاینہ کیا اور ان دونوں مرتبوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کے اون افعال کے دسایط ہیں کہ بحسب اختیار الہی وہ حادث ہوتے ہیں اون افعال الہی میں سے وہ فعل ہے کہ اپنے ظہور کے بعد آدمیوں کو ظاہر ہوتا ہے اور اون افعال میں سے وہ فعل ہے کہ اوس سے اوس محل کو کمال حاصل ہوتا ہے جس محل میں وہ واقع ہوتا ہے اگرچہ وہ فعل مخلوق میں سے کسی پر ظاہر نہیں ہوتا اگرچہ وہ فعل اوس کمال کی طرف منقسم ہوتا ہے کہ وہ کمال محل کے پیدا ہونے کے وقت سے محل کے مقارن ہوتا ہے اور وہ فعل اوس کمال کی طرف منقسم ہوتا ہے کہ وہ کمال محل کے پیدا ہونے کے بعد محل کو حاصل ہوتا ہے اور اوس کا علم ہو کہ وہ نہیں ہوتا ہے مگر خبر صادق کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان یہ ہے کہ آپ خیر خلق ہیں تو مخلوق کے واسطے آپ کے کمال سے کوئی کمال اعظم نہیں ہے اور جو محل آپ کے شرف کا ہے مخلوق کے واسطے اوس سے اشرف کوئی محل نہیں ہے۔

وہ کمال کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے پہلے رب العزت سے حاصل

ہوا ہے اسکو جتنے خبر صحیح سے پہچانا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسی وقت سے آپکو نبوت عطا فرمائی ہے  
 پہر یہ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپکے واسطے انبیاء سے مواثیق لیے ہیں تاکہ انبیاء علیہم السلام یہ جان  
 لیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہیں مقدم ہیں اور آپ انکے نبی اور رسول ہیں جو مواثیق انبیاء سے  
 لیے گئے وہ خلیفہ کرنے کے معنی میں ہیں اسی سبب سے آیت شریفہ (لتوسنن پو و لتنصرنہ)  
 پر لام قسم داخل ہوا ہے۔

(دوسرا لطیفہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے انبیاء سے جو مواثیق لیے گئے ہیں گویا وہ مواثیق  
 اس بیعت کی قسمیں ہیں کہ خلفا کی واسطے لی جاتی ہیں اور خلفا کی خلافت کی بیعت کے واسطے  
 جو قسمیں لی جاتی ہیں شاید وہ قسمیں اسی مقام سے لی گئی ہوں۔

رب بجانہ کی طرف سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عظیم تعظیم جو ہے اسکی طرف غور کرو جس وقت  
 تم نے اسکو پہچان لیا تو تم یہ جان لو گے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی انبیاء علیہم السلام کے نبی ہیں اور  
 اسی واسطے یہ امر ظاہر ہوا ہے کہ آخرت میں جمیع انبیاء آپکے جہنڈے کے پیچھے ہوں گے اور دنیا میں  
 بھی ایسا ہی ہوا ہے کہ شب معراج میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء کو نماز پڑھائی تھی آپ انکے  
 امام ہوئے تھے اگر آپکے آنے کا اتفاق آدم اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کے  
 زمانہ میں ہوتا تو ان انبیاء اور انکی امتوں کو آپ پر ایمان لانا اور آپکی نصرت کرنا واجب ہوتا اللہ تعالیٰ  
 نے انبیاء علیہم السلام سے اس امر کے ساتھ اتفاق لیا ہے آپ کی نبوت انبیاء پر اور آپکی رسالت انبیاء  
 کی طرف یہ وہ معنی ہے کہ آپکے واسطے حاصل ہے اور اسکے سوا نہیں ہے کہ آپکا امر اس پر موقوف ہے  
 کہ انبیاء آپکے ساتھ جمع ہوں اس امر کا توقف انبیاء علیہم السلام کے وجود کی طرف راجع ہے کہ وہ آپکے  
 زمانہ میں موجود نہ تھے توقف اس طرف راجع نہیں ہے کہ انبیاء کا وجود جس چیز کا اقتضا کرتا ہے وہ اس کے  
 ساتھ متصف نہ تھے اور اس امر کے درمیان فرق ہے کہ فعل قبول محل پر موقوف ہو اور فعل فاعل  
 کی اہلیت پر موقوف ہو اس جگہ فعل کا توقف نہ فاعل کی حجت سے ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی ذات مبارک کی حجت سے فعل کا توقف اس زمانہ کے وجود کی حجت سے ہے کہ وہ زمانہ فعل کو قابل

ہے اگر وہ فعل انبیا علیہم السلام کے زمانہ میں پایا جائیگا تو انبیا کو بلا شک آپ کا اتباع لازم ہوگا ایسا  
عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانہ میں آپ کی شریعت پر آئینگے عیسیٰ علیہ السلام علی حالہ نبی کریم میں ایسا نہیں  
ہے جیسا کہ بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے اور اس امت محمدیہ سے ایک  
شخص ہونگے بیشک یہ امر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام امت محمدیہ سے ایک شخص ہونگے اوس وجہ سے  
جو ہم نے کہا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرینگے اور عیسیٰ علیہ السلام ہمارے  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں قرآن اور سنت اور ہر ایک اوس شے کے ساتھ کہ امر و نہی کی  
قسم سے ہے اور قرآن اور سنت سے ہے حکم کرینگے یہ امر عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اوس طور پر  
متعلق ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی باقی امت کے ساتھ متعلق ہے اور عیسیٰ علیہ السلام علی حالہ  
نبی کریم میں آپ کی کوئی شے کم نہیں ہوئی ہے۔

اور ایسے ہی یہ امر ہے کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زمانہ میں یا موسیٰ اور ابراہیم اور نوح  
اور آدم علیہم السلام کے زمانہ میں مبعوث ہوتے تو سب انبیا علیہم السلام اپنی اپنی نبوت اور رسالت ہی  
پر برقرار رہتے اور اپنی امت کے نبی اور رسول ہوتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سب انبیاء کے نبی  
اور ان کی جمیع امتوں کے رسول ہر تھے پس آپ کی نبوت اور رسالت اعم اور اشل اور اعظم ہے اور ان  
انبیا کی شریعت کے ساتھ اصول میں آپ کی شریعت متفق ہے اسلئے کہ شریعت کے اصول مختلف نہیں  
ہوتے ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کا تقدم اور مسائل میں کہ نزوعات کی قسم سے ہیں اور ان میں اختلاف  
واقع ہونے کا احتمال ہے یہ تقدم یا بر سبیل تخصیص ہے یا بر سبیل نسخ ہے یا نسخ ہے اور نہ تخصیص ہے بلکہ  
جو آستین پہلے زمانہ میں تھیں اور ان کے انبیا جو شریعت لائے تھے اور ان اوقات میں وہ شریعت نبی  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت تھی۔ اور اس وقت میں بہ نسبت اس امت کی یہ شریعت ہے احکام  
کی حالت یہ ہے کہ اختلاف اشخاص اور اختلاف اوقات سے مختلف ہوتے ہیں اس معنی سے کہ لوگوں  
دو لوگوں حدیثوں کے معنی ظاہر ہو گئے کہ ہمے مخفی تھے اور دو لوگوں حدیثوں سے ایک حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کا قول شریف (لُعِنْتَ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً) ہے ہم یہ گمان کرتے تھے کہ جو لوگ آپ کے زمانہ سے قیامت تک ہونگے آپ انکی طرف مبعوث ہوئے ہیں اور اب یہ ظاہر ہوا کہ اول اور آخر جمیع مخلوق کی طرف آپ مبعوث ہوئے ہیں۔

اور دوسری حدیث شریف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مبارک (کُنْتُ نَبِيًّا وَاَدْمُ مِیْنِ الرُّوحِ وَالْجِسْمِ) ہے کہ آپ کا اوس وقت میں نبی ہونا کہ آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے ہم گمان کرتے تھے کہ آپ کا نبی ہونا بالعلم ہے اب یہ ظاہر ہوا تاکہ آپ کے نبی بالعلم ہونے پر زائد امر ہے اوس طریق پر کہ ہم نے اسکی شرح کی ہے اور حال کا افتراق نہیں ہے مگر آپ کے جسم شریف کے وجود کے مابعد اور آپ کے چالیس سال کو پہنچنے میں اور اس مرتبہ سے ماقبل افتراق حال کا اودن آدمیوں کی بہ نسبت ہے جنکی طرف آپ پہنچ گئے ہوں اور وہ آدمی آپ کے کلام شریف۔ سننے کے اہل ہوں افتراق حال کا آپ کی بہ نسبت نہیں ہے بلکہ اودن لوگوں کی بہ نسبت ہی نہیں ہے اگر اسکے قبل وہ ابن امور کے واسطے اہل ہوں احکام کا شرطوں پر معلق کرنا کیسی بہ نسبت محل قابل ہوتا ہے اور کیسی یہ نسبت فاعل متصرف ہوتا ہے اس جگہ احکام کا معلق کرنا نہیں ہے مگر بحسب محل قابل وہ محل قابل وہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جن لوگوں کی طرف مبعوث ہوں وہ موجود ہوں اور جمیع خطاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کریں اور آپ کا وہ جسم شریف کہ اودن لوگوں سے اپنی زبان سے خطاب کرے وہ موجود ہو۔ اسکی ایسی مثال ہے جیسے کسی لڑکی کا باپ کسی مرد کو وکیل کر کے یہ کہے کہ جس وقت تو کفو کو پائے تو میری بیٹی کا نکاح کر دے جو پس یہ تو کفیل صحیح ہوگی اور وہ مرد وکالت کی واسطے اہل ہوگا اور اوسکی وکالت ثابت رہے گی۔ اور کیسی تصرف کا موقوف ہونا کفو کے وجود پر ہوتا ہے کہ کفو نہیں پایا جاتا مگر ایک مدت کے بعد کفو کا ایک مدت کے بعد پایا جاتا وکالت اور اہلیت وکیل میں عیب نہیں لگتا ہے بکی روح کا کلام بلفظ یہاں تاکہ واللہ اعلم۔

یہ باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خصوصیت میں ہے کہ آپ کا نام مبارک

اللہ تعالیٰ کے نام مبارک کیساتھ عرض کیا اور کل دن چہرہ و نہر لکھا ہوا ہے جو ملکوت میں

حاکم اور بیعتی نے اور طرانی نے اپنی کتاب دصغیر میں اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے حضرت عمر ابن الخطاب

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدم علیہ السلام نے  
 جس وقت خطا کی تو یہ عرض کی اے رب میں تجھ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم دیتا ہوں تو میرے ساتھ  
 کچھ نہ کر مگر مجھ کو بخش دے رب العزت نے آدم علیہ السلام سے پوچھا اے آدم تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو کیوں نہ کچھ بچانا آدم علیہ السلام نے عرض کی کہ تیرے جس وقت مجھ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور تو نے  
 مجھ میں اپنی روح پھونکی میں نے اپنا سراوٹھایا تو عرش کے ستونوں پر (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) لکھا دیکھا  
 میں نے یہ جانا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ نہیں ملایا مگر اس شخص کے نام کو جو تیرے نزدیک خلق میں  
 زیادہ دوست ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم تم نے سچ کہا اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں تم کو پھینک  
 دیتا ابن عباس نے کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور مرسلین کی تعداد  
 کے موافق آدم پر عرصہ نازل کئے (دس مقام پر اصل کتاب میں) شاید کچھ عبارت رہ گئی ہے، پر  
 آدم علیہ السلام نے اپنے فرزند حضرت نسیث علیہ السلام سے مخاطب ہو کر فرمایا اے میرے بیٹے  
 بیٹے تو میرے بعد میرا خلیفہ ہے تو خلافت کو تقویٰ کی عمارت اور عودۃ الوثقی کے ساتھ لے جس وقت  
 تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو اس کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیجوا سیلے کہ میں نے آپ کا نام شریف  
 اور سوقت میں ساق عرش پر لکھا دیکھا تھا کہ میں روح اور مٹی کے درمیان تھا پر میں نے آسمانوں کا حواف  
 کیا میں نے آسمانوں میں کوئی جگہ نہیں دیکھی مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک اس جگہ پر لکھا دیکھا  
 اور میرے رب نے مجھ کو جنت میں ٹھہرایا میں نے جنت میں کوئی قصر اور کوئی غرفہ نہیں دیکھا مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 کا نام مبارک اوپر لکھا دیکھا۔ اور میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام شریف حورین کے سینوں پر اور صلب  
 آجام جنت کے بتوں پر یعنی جنت میں جو جنگل ہیں ان کے بانو تک پہنچا اور درخت خوبلی کے بتوں پر اور  
 سدرۃ المنتہی کے بتوں پر اور حجابوں کے اطراف میں اور ملائکہ کی آنکھوں کے درمیان لکھا دیکھا ہے اے  
 میرے فرزند تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کی کثرت کیجوا سیلے کہ ملائکہ میں کل اوقات میں آپ کا ذکر کیا کرتے ہیں  
 ابن عدی اور ابن عباس نے اس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت  
 مجھ کو معراج ہوئی آپ نے ساق عرش پر (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) لکھا دیکھا۔

ابن عساکر نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی رات میں میں نے ساق عرش پر (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابو بکر الصدیق عمر الفاروق عثمان ذوالنورین) لکھا دیکھا۔

ابو یعلیٰ نے اور طبرانی نے اپنی (اوسط) میں اور ابن عساکر نے اور حسن بن عوفہ نے اپنے جز مشہور میں ابو ہریرہ رضی سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب معراج میں مجھ کو آسمان پر لے گئے میں کسی آسمان پر نہیں گذرا مگر میں نے اپنا نام اوس آسمان پر محمد رسول اللہ ابو بکر الصدیق خلفی لکھا پایا یعنی ابو بکر الصدیق میرے خلیفہ میں۔

بزار نے ابن عمر رضی سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو وقت مجھ کو آسمان کی طرف لے گئے میں کسی آسمان پر نہیں گذرا مگر میں نے اپنا نام محمد رسول اللہ اوس آسمان میں لکھا پایا۔

دارقطنی نے افراد میں۔ اور خطیب اور ابن عساکر نے ابو دراس سے روایت کی ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے شب معراج میں عرش پر ایک سبز پارچہ یا سبز پردہ دیکھا اوس میں سفید نور سے (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابو بکر الصدیق عمر الفاروق) لکھا دیکھا ابن عساکر نے جابر رضی سے تخریج کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے دروازہ پر (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) لکھا ہوا ہے۔

ابو نعیم نے حلیہ میں ابن عباس رضی سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں کوئی درخت نہیں ہے کہ اوس پر کوئی پتا ہے مگر اوس پر (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) لکھا ہوا ہے حاکم نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی طرف یہ وحی بھیجی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اور جو لوگ تمہاری امت سے آپ کو پاؤں اور نگوام کر دو کہ آپ پر وہ ایمان لاؤں اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں آدم کو پیدا نہ کرتا اور نہ جنت اور نہ دوزخ کو پیدا کرتا میں نے عرش کو پانی پر پیدا کیا عرش نے اضطراب کیا میں نے عرش پر (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) لکھا عرش ٹھیر گیا۔ وہی نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند میں عمرو بن اوس ہے یہ نہیں جانا جاتا

کہ وہ کون شخص ہے۔

ابن عساکر نے ابو النضر کے طریق سے جاسر رضی سے روایت کی ہے کہ آدم کے دونوں شانوں کے درمیان محمد رسول اللہ خاتم النبیین مکتوب تھا۔

## باب

بزار نے ابوذر سے اس حدیث کی روایت مرفوعاً کی ہے کہ وہ خزانہ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مجید میں کیا ہے وہ سونے کی ایک ٹھوس لوح تھی اوسین بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا تھا اور یہ مطلب لکھا تھا۔ میں اوس شخص سے تعجب کرتا ہوں جس نے قد کا یقین کیا وہ کیوں پریشان اور غمگین ہوتا ہے۔ میں اوس شخص سے تعجب کرتا ہوں جس نے دوزخ کو یاد کیا پہرہ ہنستا ہے۔

میں اوس شخص سے تعجب کرتا ہوں جس نے موت کو یاد کیا پہرہ غافل ہو گیا اور یہ لکھا تھا (لا الہ الا محمد رسول اللہ) اور اسکی مثل عمر اور علی رضی سے وارد ہوا ہے ان دونوں حدیثوں کی روایت بیہقی نے کی ہے اور ابن عباس رضی سے جو روایت ہے اسکی تخریج خرابی نے کتاب (دفع المحرص) میں کی ہے۔

طبرانی نے عبادۃ ابن الصامت رضی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی انگوٹھی کا نگین آسمانی تھا سلیمان علیہ السلام کی طرف آسمان سے ڈالا گیا تھا سلیمان علیہ السلام نے اسکو اپنی انگوٹھی میں رکھا تھا اور اوپر یہ نقش تھا انا اللہ لا الہ الا محمد عبدی وولی

عقیلی نے صنعائین اور ابن عدی نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلیمان بن داؤد علیہ السلام کی انگوٹھی کے نگین کا نقش (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) تھا ابن عساکر اور ابن النجار دونوں نے اپنی تاریخوں میں ابو الحسن علی بن عبد اللہ الهاشمی الرقی سے روایت کی ہے

وہ انہوں نے کہا کہ میں ہند کے شہروں میں داخل ہوا اپنے بعض اوسکے قریبوں میں سیاہ پھول کا درخت دیکھا وہ سیاہ پھول ایک بڑے پھول میں سے کھلتا تھا پاکیزہ خوشبو سیاہ رنگ تھا اوس پھول پر سفید خط سے (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابو بکر الصدیق عمر فاروق) لکھا تھا میں نے اس امر میں شک

کیا اور میں نے یہ کہا کہ یہ پھول بنایا ہوا ہے (یعنی قدرتی نہیں ہے مصنوعی ہے) میں نے ایک ایسی کلی

کی طرف ارادہ کیا کہ وہ کھلی نہ تھی مین نے اوس کھلی کو کھولا جیسا مینے انگ بڈل مین دیکھا تھا اوس پہول  
مین ہی دیکھا اس شہزین وہ پہول کثرت سے مین اور اوس قریہ کے لوگ بہر پوچھتے مین اللہ تعالیٰ  
عوجل کو نہیں پہچانتے۔

## باب اس بیان مین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آدم علیہ السلام کے عہد مین اذان مین ہوتا تھا اور آپ کا ذکر ملکوت اعلیٰ مین ہوتا تھا

ابو نعیم نے حلیہ مین اور ابن عساکر نے عطا کے طریق سے ابو ہریرہ رضی سے روایت کی ہے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام ہند مین نازل ہوئے اونکو وحشت ہو گئی جبریل علیہ السلام  
نازل ہوئے اور انہوں نے یون اذان کسی اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر  
محمد رسول اللہ دوبار آدم علیہ السلام نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا محمد صلعم کون شخص مین جبریل  
علیہ السلام نے کہا کہ محمد صلعم انبیاء سے آپ کے آخری بیٹے مین۔

بزار نے حضرت علی رضی سے روایت کی ہے کہا جو وقت اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ اپنے رسول کو  
اذان سکھائے تو جبریل علیہ السلام آپ کے پاس ایک جانور سواری کالائے جس کا نام براق ہے  
آپ نے چاہا کہ ادھر سواریوں اوس نے سوار بنونے دیا جبریل علیہ السلام نے کہا اے براق ٹھیر جا  
اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ کوئی ایسا بندہ تجھ پر سوار نہیں ہوگا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک  
اکرم ہو براق ٹھہر گیا آپ ادھر سواری ہو گئے اور اوس حجاب تک پہنچ گئے کہ رحمن کے قریب ہے  
آپ اس حالت مین تھے کہ یکا یک ایک فرشتہ حجاب سے نکلا اور اوس فرشتہ نے (اللہ اکبر اللہ اکبر)  
کہا اوس فرشتہ سے حجاب کے اوس طرف سے کہا گیا میرے بندہ نے سچ کہا (انا اکبر انا اکبر) پھر فرشتہ  
نے (اللہ اکبر) کہا اوس فرشتہ نے (اللہ اکبر) کہا اوس فرشتہ سے حجاب کے اوس طرف سے کہا گیا میرے بندہ نے  
سچ کہا (لا الہ الا انا) پھر اوس فرشتہ نے (اللہ اکبر) کہا اوس فرشتہ سے حجاب کے اوس طرف سے  
کہا اوس طرف سے کہا گیا میرے بندہ نے سچ کہا (انا اکبر) اوس فرشتہ نے (حی علی الصلوۃ  
حی علی الصلوۃ) کہا پھر (اللہ اکبر اللہ اکبر) کہا اوس فرشتہ سے حجاب کے اوس طرف سے



کہا گیا میرے بندہ نے سچ کہا ہے (انا اکبر انا اکبر) پھر اوس فرشتہ نے لا الہ الا اللہ کہا پس اوس فرشتہ سے حجاب کے اوس طرف سے کہا گیا میرے بندہ نے سچ کہا (لا الہ الا انا) پھر فرشتہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑا اور آکھو آگے کیا اہل سموات جو تھے اونہیں آدم اور نوح علیہ السلام تھے اوس دن اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف کو اہل آسمان اور زمین پر کامل کر دیا۔

یہ باب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خصوصیت کے بیان میں ہے کہ  
تمام نبیوں سے یہ عہد لیا گیا تھا کہ محمد صلعم پر وہ ایمان لاویں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے واذا اخذ اللہ میثاق النبیین لما آتیتکم من کتاب وحکمتہ ثم جاءکم رسول مصدق لما حکمتمون منہ بہ ولتھرتہ قال اقررتہم واخذتم علی ذلکم اصری قالوا اقررتا قال فاشہدوا وانا معکم من الشاہدین۔ اور جس وقت اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے میثاق لیا اور البتہ کتاب اور حکمت سے جو کچھ میں تمکو دون پہر تمہارے پاس وہ پیغمبر آوے کہ جو پہر تمہارے ساتھ ہے اوسکو سچا کرنے والا ہے البتہ تم اوس پیغمبر کے ساتھ ایمان لائیو اور البتہ اوسکو مدد دیجو ۱۲

ابن ابی حاتم نے سدی سے اس آیت کے معنی میں روایت کی ہے کہ نوح علیہ السلام کے وقت سے کوئی نبی ہرگز مبعوث نہیں ہوا مگر اللہ تعالیٰ نے اوس نبی سے یہ میثاق لیا کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ضرور ایمان لائے اور آپکی نصرت ضرور کرے اگر آپکا ظہور ہو اور وہ نبی زندہ ہو ورنہ وہ نبی اپنی قوم سے یہ میثاق لے لے کہ آپ پر اوسکی امت کے لوگ ایمان لاویں اور آپکی نصرت کریں اگر آپ ظہور فرمادیں اور اوس نبی کی قوم زندہ ہو۔

ابن عساکر نے ابن کریب کے طریق سے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نبی علیہ السلام کی شان کے باب میں آدم علیہ السلام اور اون لوگوں کے زمانہ تک تقدیم ظاہر کرتا تھا جو لوگ آدمؑ کے بعد تھے اور امتیں آپکی بشارت ہمیشہ دیتی رہتی تھیں اور آپکے طفیل میں وہ مخ و نصرت جانتی تھیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو خیر امت اور خیر قرن اور خیر اصحاب اور خیر بلد میں پیدا کیا آپ نے اوس شہر میں جب تک خدا نے جاہا اقامت کی وہ شہر ابراہیم علیہ السلام کی حرم ہے پھر اللہ تعالیٰ نے

نے آپ کو طبیعت کی طرف بھیجا طبیعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حرم ہے بس آپ کی مبعوث ہونے کی جائے حرم ہے اور آپ کی ہجرت کی جائے حرم ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے دعا مانگی تھی

ابن جریر نے ابی ہاشم بن ابی العالیہ سے روایت کی ہے کہ جب وقت ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا مانگی در بنا و البعث فیہم رسولاً منہم تنزلوا علیہم ایا تک وعلیہم الکتاب والحکمۃ ویزکیم انک انت العزیز الحکیم اے ہمارے رب اور بھیج اون لوگوں میں پیغمبر کہ اونہیں لوگوں میں سے ہو وہ پیغمبر تیری آیتیں اون لوگوں پر پڑے اور اونکو کتاب اور حکمت سکھلا دے اور اونکو پاک کرے تحقیق تو ہی غالب اور حکمت والا ابراہیم سے کہا گیا کہ تمہاری دعا قبول کی گئی وہ رسول آخر زمانہ میں ہونے والا ہے (یعنی تمہاری دعا کا ظہور آخر زمانہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک سے ہوگا۔

احمد اور حاکم اور بیہقی نے عیاض بن ساریہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا ہوں اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں یعنی عیسیٰ نے میرے آنے کی بشارت دی تھی ابن عساکر نے عباد بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے کہا آپ اپنی ذات مبارک کی کیفیت سے بہکنا ضرور دیکھئے آپ نے فرمایا بہترین خبر دیتا ہوں میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا ہوں اور جن لوگوں نے میرے پیدا ہونے کی بشارت دی تھی اونکے آخر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہیں۔

ابن سعد نے جویر کے طریق سے صحاح سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا ہوں ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ شریف کی بنیاد اٹھا رہے تھے اس وقت اونہوں نے یہ دعا مانگی تھی (در بنا و البعث فیہم رسولاً منہم تنزلوا علیہم ایا تک وعلیہم الکتاب والحکمۃ ویزکیم انک انت العزیز الحکیم اے ہمارے رب اور بھیج اون لوگوں میں پیغمبر کہ اونہیں لوگوں میں سے ہو وہ پیغمبر تیری آیتیں اون لوگوں پر پڑے اور اونکو کتاب اور حکمت سکھلا دے اور اونکو پاک کرے تحقیق تو ہی غالب اور حکمت والا ابراہیم سے کہا گیا کہ تمہاری دعا قبول کی گئی وہ رسول آخر زمانہ میں ہونے والا ہے (یعنی تمہاری دعا کا ظہور آخر زمانہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک سے ہوگا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خبر ابراہیم علیہ السلام اور انکی اولاد کو دی تھی

ابن سعد نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ جب وقت ہاجر کے نکالنے کے واسطے ابراہیم علیہ السلام کو امر کیا گیا تو براق پر سوار ہوئے وہ کسی عمدہ مٹی بانی والی اور نرم زمین پر نہیں گذرتے تھے گریہ پوچھتے تھے اے جبریل میں یہاں اتروں جبریل علیہ السلام اترنے سے منع کرتے تھے یہاں تک کہ مکہ میں آئے جبریل علیہ السلام نے کہا اے ابراہیم یہاں برا تر ہے ابراہیم علیہ السلام نے کہا میں ایسی جگہ اتروں کہ نہ دودھ دینے والے جانور ہیں اور نہ کیتی ہے جبریل علیہ السلام نے کہا بیشک یہاں اترے اس جگہ آپ کے بیٹے کی ذریت سے وہ نبی امی ظاہر ہوگا کہ اس کے ساتھ کلمہ علیا یعنی حق اور دین پورا ہوگا ابن سعد نے شعبی سے روایت کی ہے صحیفہ ابراہیم علیہ السلام میں ہے جبریل نے ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ تمہارے فرزندوں کے بڑے بڑے خاندان ہونے والے ہیں یہاں تک کہ وہ نبی امی آئیں گے کہ وہ خاتم الانبیا ہوگا۔

ابن سعد نے محمد بن کعب القرظی سے روایت کی ہے کہ جب وقت ہاجر اپنے بیٹے اسمعیل ع کو ساتھ لیکر نکلیں ایک ملنے والا اون سے ملا اوس نے کہا اے ہاجر تمہارا یہ فرزند کثیرہ خاندان کا باپ ہے اور اسکے خاندان سے نبی امی حرم کا رہنے والا ہے۔

ابن سعد نے اور بھی محمد بن کعب سے تخریج کی ہے اللہ تعالیٰ نے یعقوب علیہ السلام کو وحی پہنچی کہ میں تمہاری ذریت سے بادشاہوں اور نبیوں کو مبعوث کروں گا یہاں تک کہ میں اوس نبی حرمی کو مبعوث کروں گا کہ اوسکی امت بیت المقدس کی میکہ کو بنا سکے گی اور وہ نبی خاتم الانبیا ہے اور اوس کا نام احمد ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خبر موسیٰ علیہ السلام کو دی تھی

طبرانی نے ابوامامہ الباہلی سے روایت کی ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ

فرماتے تھے کہ جس وقت محد بن عدنان کے بیٹے تعداد میں چالیس مرد ہو گئے وہ موسیٰ ع کے لشکر پر آپڑے اور اسکو لوٹ لیا موسیٰ علیہ السلام نے اونپر بد دعا کی اللہ تعالیٰ نے موسیٰ ع کی طرف یہ وحی بھیجی کہ اونپر بد دعا نہ کرو اسلئے کہ ادن سے وہ نبی پیدا ہوگا کہ امی اور بنیہ اور مذہبہ اور ادن سے وہ امت مرحومہ ہوگی جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہوگی وہ ایسے لوگ ہونگے کہ اللہ تعالیٰ سے توڑے رزق پر راضی ہونگے اور اللہ تعالیٰ ادن سے توڑے عمل سے راضی ہوگا اللہ تعالیٰ (لا الہ الا اللہ) کہنے سے ادن کو جنت میں داخل کرے گا اور انکا نبی محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہے وہ نبی اپنی ہیئت میں متواضع ہوگا اس کے سکوت میں اسکی عقل مجتمع ہوگی حکمت سے کلام کرے گا اور علیم ہوگا میں اسکو اچھے آدمیوں کے طائفہ سے پیدا کروں گا کہ وہ طائفہ گروہ قریش سے ہوگا۔ پھر میں اسکو قریش میں سے چنا ہوا اور خالص نکالوں گا وہ نبی اچھا ہے اور اچھوں سے ہے اور اچھی امت کی طرف بھیجا گیا ہے وہ نبی اور اسکی امت خیر کی طرف رجوع کرنے والی ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر شریف توراۃ اور انجیل میں اور اللہ تعالیٰ کی ان باقی کتابوں میں ہے کہ نازل کی گئی ہیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یحذرون مکتوباً عندہم فی التورۃ والانجیل) وہ لوگ جو اس رسول کی پیروی کرتے ہیں کہ ان بڑا نبی ہے وہ جو اپنے نزدیک اسکو توریت اور انجیل میں پاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (محمد رسول اللہ والذین منہ) اور اعلیٰ الکفار رحما و بینہم تراہم کما سجدوا لیتبنون نقلاً من اللہ و ربہم اناسیہا ہم فی وجہہم من انراہم و ذلک مثلم فی التورۃ و مثلم فی الانجیل کزراع اخرج شطاءہ فارزہ فاستغلظ فاستوی علی سوفہ لیحبب الزراع لینیضہم الکفار محمد اللہ تعالیٰ کا رسول ہے اور جو لوگ کہ اس کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں اپنے درمیان رحم دل ہیں تو انکو رکوع کرنے والے اور سجدہ کرتے والے دیکھتا ہے وہ لوگ خدا کا فضل چاہتے ہیں اور اسکی رضا اسدی انکی نشانی اور نیکے چہروں میں سجدہ کے اثر سے

ہے یہ صفت اونکی تورات میں ہے اور یہ صفت اونکی انجیل میں ہے جیسے کہیتی اپنی سولی لٹکے پھرتی  
 کرے اور کو پس وہ مٹوٹی ہو جاوے اور اپنی بڑہ پکڑی ہو جاوے کہیتی کرنے والے کو یہی معلوم ہوتی  
 ہے تاکہ بسبب اون سلمانوں کے کفار کو غصہ میں لاوے۔ اور بخاری رحم نے عطا بن یسار سے  
 روایت کی ہے کہ اسے کہنے عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی سے ملاقات کی میں نے اون سے کہا  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت سے مجھ کو خبر دو کہا بہترین خبر دیتا ہوں واللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 تورات میں اپنے اوس بعض صفت سے موصوف ہیں جو قرآن میں ہے (یا ہیا البی انما اسلناک  
 شاہدا و مبشرا و نذیرا و حرزا للامیین انت عبدی و رسولی سمیتک المتوکل) اسے بنی تجھ کو کہنے  
 ایسے حال میں بھیجا ہے کہ تو گواہ ہے اور بشارت دینے والا ہے اور امت کو ڈرانے والا ہے  
 اور امیون کی واسطے تو پناہ ہے تو میرا بندہ ہے اور میرا رسول ہے میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے  
 وہ نبی بدخلق نہیں ہے اور شدید نہیں ہے اور بازاروں میں شور و غل کرنے والا نہیں ہے اور برائی  
 کا بدلہ برائی سے نہ دیگا لیکن برائی کرنے والے سے عفو اور درگزر کرے گا اور اللہ تعالیٰ اسکو ہر گز  
 قبض نہ کرے گا یہاں تک کہ اس کے سبب سے ملت کج کو سیدھا کر دیگا (یعنی اوسکی وفات جب ہوگی  
 کہ مذہب میں جو کجی واقع ہوئی ہے کہ مخلوق نے سیدھا راستہ خدا پرستی کا چھوڑ کے جوٹے خداؤں  
 کی عبادت اختیار کی ہے فی الحقیقت خدا پرستی کے راستہ میں یہ کجی واقع ہوئی ہے اسکو ترک  
 نہ کر دینگے اور اللہ العالمین کی عبادت نہ کریں گے) اور وہ لوگ لا الہ الا اللہ کہیں گے اور اللہ تعالیٰ اس کے  
 سببے تابینا آنکھوں کو کھول دیگا کہ وہ حق کو دیکھیں گے اور ہرے کانون کو اللہ تعالیٰ اس کے سبب سے  
 کھول دیگا کہ وہ حق کو سنیں گے اور جن دلوں پر پردے غفلت کے پڑ گئے ہیں اس کے سبب سے  
 وہ پردے اللہ تعالیٰ اٹھا دیگا تاکہ ان کے دلوں میں حق بات پہنچے۔

ابن مساکر نے تاریخ دمشق میں محمد بن حمزہ بن عبد اللہ بن سلام سے روایت کی ہے محمد نے اپنے دادا سے روایت کی ہے  
 کہ جب یسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور کی خبر کہیں بنی تو میں نے جو مقام سے نکلا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے پوچھا کیا  
 تم ابن سلام عالم اہل شریعہ ہو انھوں نے عرض کی ہاں میں ابن سلام ہوں آپ نے فرمایا میں تم کو اس خدا کی قسم

دیتا ہوں کہ اوس نے تورات کو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا ہے کیا تم میری صفت اللہ تعالیٰ کی کتاب تورات میں پاتے ہو ابن سلام نے کہا اسے محمد اپنے رب کا نسب بیان کر دینی صلی اللہ علیہ وسلم یہ شکر کا منہ لگے جبریل علیہ السلام نے اگر آپ سے کہا کہ اوسے محمدؐ دے دو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفو احد یہ منکر ابن سلام نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ آپ کو غالب کرنے والا ہے اور کل دینوں پر آپ کے دین کو غلبہ دینے والا ہے اور میں آپ کی صفت کتاب اللہ میں یہ باتا ہوں دیا ایہا النبی انا ارسلناک شامہا وبشرا و نذیرا انت عبدی و رسولی سمیتک المتوکل لیس لفظ ولا غلیظ ولا سحاب فی الاسواق ولا کثیر فی الباسیۃ مثاہا و لکن یعفو ویغفر ولن یقبضہ اللہ حتی تستقیم الماہۃ المعوجۃ حتی یقولوا لا الہ الا اللہ یرقیع بہ اعینا عمیاء و اذا ناصوا و قلوبنا غفلاء اس حدیث شریف کا ترجمہ اوپر کی حدیث میں آچکا ہے اسلئے مکرر ترجمہ کی ضرورت نہیں ہے پہر ابن عساکر نے زید بن اسلم کے طریق سے عبد اللہ بن سلام سے یوں روایت کی ہے کہ تورات میں رسول اللہ معلوم کی صفت (انا ارسلناک شامہا وبشرا و نذیرا) اور آخر تک جو آپ کی صفت اوپر کی حدیث میں ہے اسکو ذکر کیا ہے۔

اور دارمی نے اپنی مسند میں اور بیہقی نے عطا بن یسار کے طریق سے ابن سلام سے اوپر کی حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

دارمی نے اپنی مسند میں اور ابن عساکر نے کعب سے تخریج کی ہے کعب نے کہا کہ تورات میں اول طرین یہ صفت ہے محمد رسول اللہ ہے اور میرا مختار بندہ ہے بدخلق نہیں ہے شدید نہیں ہے بازار وین شورو غل کرنے والا نہیں ہے اور برائی کا بدلہ برائی سے نہ دیگا و لیکن عفو اور درگزر کرے گا اور سکی جائے پیدائش مکہ میں ہے اور جائے ہجرت طیبہ میں ہے اور اسکا ملک شام میں ہے۔

اور دوسری سطر میں یہ صفت ہے محمد رسول اللہ ہے اسکی امت بہت حمد کرنے والی ہے اسکی امت کے لوگ سرور اور ضرر یا فرائض اور تنگی کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے اور ہر ایک اور ترے کی جبکہ پر اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے اور ہر ایک ٹیلہ پر چڑھتے وقت اللہ تعالیٰ کی تکبیر میں گے اور

نماز کے واسطے آفتاب کی نگاہبانی کرینگے اگر گھوڑے پہ پہونگے جبوقت نماز کا وقت آجائینگا وہ نماز  
 پڑھ لینگے اور اپنے کمروں پر تھمد باندھیں گے اور اپنے ہاتھ پاؤں دھو دینگے اور اونکی آوازیں  
 رات میں بوجہ ذکر کے آسمانوں کے درمیان ایسی گونجینگی جیسے شہد کی کہیونکی میں ہبناٹ ہوتی  
 داری اور ابن مسعود اور ابن عساکر نے ابوہریرہ سے اونہوں نے ابن عباس رض سے روایت کی  
 ہے ابن عباس نے کعب الاحبار سے پوچھا کہ تو رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت  
 تم کس طور پر پاتے ہو کعب نے کہا ہم یوں پاتے ہیں محمد بن عبد اللہ مکہ میں پیدا ہوگا اور طیبہ کی طرف  
 ہجرت کرے گا اور اسکا ملک شام میں ہوگا وہ فحش گو اور باناروں میں بچار کے بات کرنے والا نہیں  
 ہے اور بُرائی کا بدلہ بُرائی سے نہ دیگا ولیکن عفو کرے گا اور بخشنے والا ہوگا اور تنگی میں اللہ تعالیٰ  
 کی حمد کرے گا اور ہر ایک بلند جابے پر اللہ تعالیٰ کی تکبیر کہیں گے اور وہ وضو کرینگے اور اپنے ہاتھ  
 پاؤں وغیرہ دھو دینگے اور اپنے کمروں پر تھمد باندھیں گے اور نماز پڑھنے میں صفین باندھیں گے  
 جیسے وہ جنگ میں صفین باندھتے ہیں اونکی آوازیں اونکی مسجدوں میں شہد کی کہیونکی بھنچناٹ  
 کے طور پر ہونگی (یعنی وہ لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر مساجد میں کرینگے اور اونکی آوازیں ایسی گونجینگی جیسے  
 شہد کی کہیونکی کی ہبناٹ ہوتی ہے۔ اونہیں کا ندا کرنے والا اس طور پر ندا کرے گا کہ اپنی ندا کو آسمان  
 کے درمیان سنا سکے گا۔

زیر بن بکار نے اخبار مدینہ میں اور ابو نعیم نے ابن مسعود رض سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا ہے میری صفت احمر المتوکل ہے احمد کی جابے ولادت مکہ ہے اور جابے ہجرت طیبہ کی طرف  
 ہے وہ بدخلق نہیں ہے اور نہ شدید ہے حسنہ کا بدلہ حسنہ سے کرے گا اور بُرائی کا بدلہ نہ دیگا اور کسی امت  
 اللہ تعالیٰ کی بہت حمد کرنے والی ہوگی وہ لوگ اپنے کمروں پر تھمد باندھیں گے اور اپنے ہاتھ پاؤں  
 دھو دینگے اونکی آنچلیں اونکے سینوں میں ہونگی یعنی وہ حافظ قرآن ہونگے وہ لوگ نماز کے واسطے  
 ایسی صفین باندھیں گے جیسے جنگ کے واسطے صفین باندھتے ہیں اونکی وہ قربانی جس سے وہ

میرا تقرب چاہیں گے اور نئے خون ہونگے (یعنی وہ شہید ہو کر مجھے قربت حاصل کرینگے) رات میں وہ لوگ رہبان ہونگے (یعنی عبادت الہی میں مصروف رہیں گے) اور دہنیں وہ شیر ہونگے (یعنی دشمنان دین سے جنگ کرینگے اور شیر کی طرح اونپر حملہ آور ہونگے۔

ابن سعد اور حاکم نے روایت کی ہے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور ابونعیم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف انجیل میں لکھا ہوا ہے وہ بذلق نہیں رہا اور نہ شدید ہے اور نہ وہ بازاروں میں شور و غل کرنے والا ہے اور نہ وہ بُرائی کا بُدَلہ بُرائی سے دیکھا ولیکن جو کوئی اوس سے بُرائی کرے دیکھا وہ اوسکو عفو اور درگزر کرے گا۔

بیہقی اور ابونعیم نے ام در و اور زوجہ ابودرداء سے روایت کی ہے انہوں نے کہا میں نے کعب سے پوچھا تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت تو رات میں کس طور پر پاتے کعب نے کہا ہم آپکو تو رات میں یوں موصوف پاتے تھے محمد رسول اللہ تعالیٰ کا ہے اوسکا نام متوکل ہے وہ بذلق نہیں ہے اور نہ شدید ہے اور نہ بازاروں میں شور و غل کرنے والا ہے اور اوسکو ایسے اسرار کی کنجیاں دی گئی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اوسکے سبب سے اندھی آنکھوں کو بینا کر دینگا کہ وہ حق کو دیکھیں گی اور ہرے کا لون کو شنو کر دے گا کہ حق کو سنیں گے اور طریق حق جو کج ہو گیا ہے اوسکے سبب سے سید ہا ہو جائے گا یہاں تک کہ لوگ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کی گواہی دینگے وہ نبی مظلوم کی اعانت کرینگا اور اعانت کے بعد اوسکو اس امر سے منع کرینگا کہ وہ کسی کو ناسخ یا مغلوب جانے۔

ابونعیم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبوقت موسیٰ علیہ السلام پر تو رات نازل ہوئی اور اوسکو انہوں نے پڑھا تو رات میں اس امت کا ذکر پایا کہ اے رب میں الواح میں ایسی امت کو پاتا ہوں کہ وہ لوگ آخرین ہیں اور مراتب میں سابقین ہیں اوس امت کو میری امت کر دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ احمد کی امت ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے رب میں الواح میں ایسی امت کو پاتا ہوں کہ وہ لوگ مطیع ہونگے اور دعائیں گے اوکی دعا قبول کیجائیگی اوس امت کو میری امت کر دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ احمد کی امت ہے موسیٰ علیہ السلام



نے کہا اے رب میں الواح میں ایسی امت کو پاتا ہوں کہ اونکی انجیلین اونکے سینوں میں ہونگی اوسکو وہ عطا ہر  
 پڑینگے اوس امت کو میری امت کر دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ احمد کی امت ہے موسیٰ علیہ السلام  
 نے کہا اے رب میں الواح میں ایسی امت کو پاتا ہوں کہ وہ غنیمت کو کماینگے اوس امت کو میری  
 امت کر دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ احمد کی امت ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے رب میں  
 ایسی امت کو الواح میں پاتا ہوں کہ وہ لوگ صدقہ کماینگے اور صدقہ کمانے پر اجر پائینگے تو  
 اوس امت کو میری امت کر دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ احمد کی امت ہے موسیٰ علیہ السلام  
 نے کہا اے رب میں الواح میں ایسی امت کو پاتا ہوں کہ جسوقت اونمیں سے کوئی شخص ایک  
 حسنہ کا قصد کرے گا اور اوسکو نہ کرے گا اوسکے لیے ایک نیکی لکھی جائے گی اور اگر ایک حسنہ لکھا تو اوسکے  
 لئے دس حسنت لکھے جائینگے اوس امت کو میری امت کر دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ احمد کی  
 امت ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے رب میں الواح میں ایسی امت کو پاتا ہوں کہ جسوقت اونمیں  
 سے کوئی شخص ایک سیئہ کا قصد کرے گا اور اوسکو نہ کرے گا وہ سیئہ نہ لکھا جائیگا اور اگر وہ اوس سیئہ کو کرے گا  
 تو اوسکے ذمہ ایک سیئہ لکھا جائے گا اوس امت کو میری امت کر دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ احمد  
 کی امت ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے رب میں الواح میں ایسی امت کو پاتا ہوں کہ وہ لوگ  
 علم اہل اور علم آخر دے جائینگے اور وہ لوگ اہل ضلالت کے سرداروں اور مشرکوں کو اور سیح  
 و جال لعین کو قتل کرینگے اوس امت کو میری امت کر دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ احمد کی  
 امت ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے رب مجھکو احمد کی امت سے کر دے اس وقت  
 موسیٰ علیہ السلام کو دو خصلتیں دی گئیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ (انی اصطفتک  
 علی الناس برسالاتی وبکلامی فجز ما یتنبک وکن من الشاکرین) اے موسیٰ تمکو میں نے اپنی رسالت  
 اور اپنے کلام سے آدمیوں پر برگزیدہ کیا ہے جو چیز میں نے تمکو دی ہے وہ تم لیا اور شکر گزاروں  
 سے رہو موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے رب میں راضی ہو گیا۔

ابو نعیم نے عبد الرحمن المعافری سے یہ روایت کی ہے کہ کعب الاحبار نے ایک یہودی عالم کو

دیکھا وہ رورہا تھا کعب نے اوس سے پوچھا کیوں روتا ہے اوس نے کہا کہ بعض امر کو میں نے یاد کیا اس سبب سے روتا ہوں کہ کعب نے کہا کہ میں تجھ کو اللہ تعالیٰ کا قسم دیتا ہوں جس سبب سے تو روتا ہے اگر میں اوس سے خبر کر دوں تو میری تصدیق کر لینگا اور یہودی عالم نے کہا مینکیز تصدیق کروں گا کہ وہ بڑے نامے کے ماہرین تھے کہ انہیں نبی کے لفظ اللہ تعالیٰ کی قسم دینا ہوں کہ تو اللہ تعالیٰ کی کتاب منزل میں یہ امر پاتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے تورات میں دیکھا اور کہا اسے میرے رب تورات میں ایک ایسی امت اومین پاتا ہوں کہ وہ خیر امت ہے وہ امت آدب و عقلی بات کے واسطے پیدا کی گئی ہے وہ لوگ معروف کے ساتھ امر کرینگے اور منکر سے نہی کرینگے اور وہ لوگ اول کتاب آسمانی اور آخر کتاب آسمانی کے ساتھ ایمان لائیں گے اور اہل ضلالت سے قتال کرینگے یہاں تک کہ وہ لوگ اعور و جال سے جنگ کرینگے موسیٰ علیہ السلام نے یہ اوصاف دیکھ کر کہا اے رب ادن کو میری امت کر دے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے فرمایا کہ وہ لوگ احمد کی امت ہیں اوس یہودی عالم نے سن کر کہ ابیشک ایسا ہی ہے۔

کعب رضی نے اوس یہودی عالم سے کہا میں تجھ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کیا تو اللہ تعالیٰ کی کتاب منزل میں یہ پاتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے تورات میں دیکھا اور کہا اے رب میں ایک ایسی امت کو پاتا ہوں کہ وہ لوگ بہت حمد کرنے والے ہونگے اور وہ لوگ آفتاب کی نگہبانی کرینگے یعنی نماز کے اوقات کے پابند رہیں گے ایسے کہ اوقات کا مارا آفتاب ہر وقت پہنچے اور وہ لوگ اپنے ارادہ میں مضبوط رہیں گے ہونگے یا یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے حکم کرینگے جو وقت وہ کسی امر کا ارادہ کرینگے تو یہ کہیں گے انشاء اللہ تعالیٰ ۱۔ کہ یہ منکر اور لوگوں کو یہ یہی کہہ کر دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ لوگ احمد کی امت ہونگے اوس یہودی عالم نے کہا ابیشک ایسا ہی ہے۔

کعب رضی نے کہا میں تو خدا کا قسم دیتا ہوں کیا تو اللہ تعالیٰ کی کتاب منزل میں یہ پاتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے تورات میں دیکھا اور کہا اے رب میں ایک ایسی امت کو پاتا ہوں کہ جس وقت انہیں سے کوئی شخص بلذعائے یعنی ٹیلہ پر چڑھنے کا تو اللہ تعالیٰ کی تکبیر کہے گا اور اگر نبی جگہ اور ترجیحا

تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرے گا اور پاک مٹی اونکے ایسے پاک پانی بہنے اور پاک کرنے والی ہے وہ جس  
 جگہ ہونگے اونکو نماز کے لئے محل رہے زمین مسجد ہوگی جنابت سے وہ لوگ طہا۔ نہ کر پینے اور انکی  
 طہارت مٹی سی ویسی ہوگی جیسی ادنیٰ طہارت پانی سے ہوگی جس جسا وہ پانی نہ پینے دیتی  
 وضو اور غسل کی جاے حدث اور جنابت کی حالت میں تیمم کریں گے اور تیمم سے وہ پاک ہونگے۔  
 اور وضو کے آثار سے اونکے چہرے اور ہاتھ پاؤں روشن و سفید اور نورانی ہونگے اون لوگوں کو  
 سیری امت کر دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ لوگ احمد کی امت ہیں اوس یہودی عالم نے کہا سچ سے  
 کعبہ رضی نے کہا میں تمہکو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہو کیا تو اللہ تعالیٰ کی کتاب منزل میں پاتا  
 ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے تورات میں دیکھا اور کہا اے رب میں ایک ایسی امت کو پاتا ہوں کہ  
 وہ مروجہ ہے اور وہ لوگ ضعیف ہیں وہ لوگ کتاب کو میراث میں پائیں گے اور تو نے اونکو برگزیدہ  
 کیا ہے بعض اون سے اپنے نفس کے لئے ظالم ہونگے اور بعض اون سے میانہ روی اختیار  
 کریں گے (یعنی اون لوگوں کے افعال میں افراط اور تفریط نہوگی) اور بعض اون سے امور خیر میں  
 سبقت لیجائیں گے اون سے کسی کو میں نہیں پاتا ہوں مگر مروجہ اون لوگوں کو میری امت کر دے  
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ لوگ احمد کی امت ہیں اوس یہودی عالم نے کہا ہاں ایسے ہی ہے۔  
 کعبہ نے کہا کہ میں تمہکو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کیا تو اللہ تعالیٰ کی کتاب منزل میں پاتا ہے  
 کہ موسیٰ علیہ السلام نے تورات میں دیکھا اور کہا اے رب میں تورات  
 میں ایک ایسی امت کو پاتا ہوں کہ اون لوگوں کے مصحف اونکے سینوں میں ہونگے وہ لوگ  
 اہل جنت کے رنگارنگ کپڑے پہنیں گے وہ عمارتیں اس طور پر صاف بنائیں گے جیسے ملائکہ صافین  
 باندھے ہیں مسجدوں میں ادنیٰ آوازیں ایسی گونجیں گی جیسے شہد کی کہیں کی کہیں ہاٹ ہوتی ہے  
 (یعنی وہ ذکر الہی چہرے کریں گے) اون لوگوں میں سے کوئی دوزخ میں نہ جائیگا مگر وہ شخص کہ عنایت  
 سے بالکل ایسا بری ہوگا جیسے پتھر دوزخ کے پتوں سے بری ہوتا ہے اون لوگوں کو میری امت  
 کر دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ لوگ احمد کی امت ہیں اوس یہودی عالم نے کہا ہاں ایسے ہی ہے

جسکے موسیٰ علیہ السلام نے اوس خیمے جو اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کو عطا کیا ہے، تہنجب کیا تو اوس وقت کما کاش میں احمد کی امت ہوتا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی میں تین آیتیں بھیجیں اور اذن آیتوں سے موسیٰ علیہ السلام کو خوشنود کر دیا وہ آیتیں یہ ہیں (انی اصطفیتک علی الناس برسالاتی و بکلامی) آخر آیت تک موسیٰ علیہ السلام جیسا ارضی ہونا چاہیئے تھا ارضی ہو گئے۔

ابو نعیم نے بیان بن ابی ہلال سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو نے کعب الاسبار سے کہا مجھ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات اور آپ کی امت کی صفات سے خبر دو کعب نے کہا میں کتاب اللہ میں انکا وصف پاتا ہوں یہ خبر کہ احمد اور آپ کی امت بہت حمد کرنے والی ہے وہ لوگ ہر ایک خیر اور شر پر اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کی تکبیر ہر ایک ٹیلہ پڑھتے وقت کہیں گے اور ہر ایک اترنے کی جگہ میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کہیں گے ادنیٰ خدا آسمان کے درمیان جائیگی نمازون میں ادنیٰ آوازیں ایسی ہونگی جیسے شہد کی کہیونکی جنبہا ہٹا ہٹا ہے بہر پر ہوتی ہے جیسے ملائکہ صف باندھتے ہیں وہ لوگ نمازون میں صغین باندھیں گے اور جیسے وہ نمازون میں صغین باندھیں گے ویسے ہی جنگ کفار میں صغین باندھیں گے حیو قت وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کریں گے تو ملائکہ انکے سامنے اور انکے پیچھے سخت ہنرے لیے ہونگے حیو قت وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں صف جنگ میں حاضر ہونگے تو اللہ تعالیٰ ان پر سایہ کئے ہوگا اور کعب نے اپنے ہاتھ کے ساتھ سایہ کرنے کا یوں اشارہ کیا بیتہ نسور اپنے آشیانوں پر سایہ کرتے ہیں وہ لوگ جہاد سے یا عظیم لشکر سے کبھی پیچھے نہ رہیں گے یہاں تک کہ جبریل علیہ السلام انکے پاس حاضر ہونگے۔

ابو نعیم نے (حلیہ) میں اس رض سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام نبی بنی اسرائیل کے پاس یہ وحی بھیجی کہ جو شخص احمد سے منکر ہوگا اور چہرے ملے گا میں اوسکو دوزخ میں داخل کروں گا موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا اسے رب احمد کون ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں۔ تب اسی خلق کو اپنے نزدیک احمد سے اکرم نہیں پیدا کیا میں نے احمد کا نام عرش پر اپنے

نام کے ساتھ قبل اسکے لکھا ہے کہ مین آسمانوں اور زمین کو پیدا کروں، اور جب تک احمد اور احمد کی  
 امت جنت میں داخل نہ ہوگی جنت میری تمام مخلوق پر حرام ہے موسیٰ علیہ السلام نے بوجھا احمد کی  
 امت کون لوگ ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ بڑے حمد کرنے والے لوگ ہیں بلند جاے پر چڑھتے  
 اور نیچے اترتے وقت اور ہر حال میں میری حمد کرتے گئے وہ اپنی مکرمین باندہ بن گئے اور اپنے ہاتھوں  
 پاؤں کو پاک کرینگے (یہی وضو کرینگے) دن میں روزہ دار ہونگے رات میں رہبان یعنی عابد ہونگے  
 میں اذن لوگوں سے تھوڑے عمل کر قبول کرونگا۔ اور لا الہ الا اللہ کی شہادت سے اونکو جنت میں  
 داخل کروں گا یہ سنکر موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کہا مجھکو اس امت کا نبی کر دے  
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا اوس امت کا نبی اوسی امت سے ہے موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے  
 کہا مجھکو اوس نبی کی امت سے کر دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ تم اوس نبی سے مقدم پیدا  
 ہو گے اور وہ آخرین پیدا ہوگا ولیکن دارالجلال میں میں تمکو اور اوس نبی کو ایک جا جمع کروں گا  
 یعنی آخرت میں تم اور محمد صلعم ملو گے۔

ابن ابی حاتم اور ابو نعیم نے وہب بن منبہ سے روایت کی ہے اللہ تعالیٰ نے اشعیا علیہ السلام کو  
 یہ وحی بھی کہ میں ایک نبی امی کو بھیجتا کرنے والا ہوں اسکے سبب سے ہرے کانوں کو کھول دوں گا  
 اور اذن دلوں کو کھول دوں گا جنہ پر دے پڑے ہیں اور اذن آنکھوں کو کھول دوں گا جو اندھی ہیں اوس  
 نبی کے پیدا ہونے کی جگہ مکین ہے ہجرت کی جگہ طیبہ میں ہے اور اوس کا ملک شام میں ہے  
 وہ نبی میرا ایسا بندہ ہے کہ متوکل ہے اور برگزیدہ ہے اور رفعت والا ہے اور وہ حبیب ہے اور وہ  
 میرا حبیب بنایا ہوا ہے اور وہ مختار ہے وہ بُرائی کا بدلہ بُرائی سے نہ دیگا ولیکن عفو کرینگا اور درگزر کرینگا  
 اور بخشنے گا اور مومنوں کے ساتھ رحیم ہوگا جس چار پایہ پر بہاری بوجھ ہوگا وہ اسپر رحم کرے گریہ کرے گیگا  
 اور جو یتیم بچہ محتاج عورت کی گودہ میں ہوگا وہ اسپر رحم کرے روئے گا وہ بدخلق نہیں ہے اور نہ  
 شدید ہے اور نہ بازاردن میں غل کرنے والا ہے اور نہ فحش سے اپنی زینت چاہنے والا ہے اور نہ وہ  
 فحش کہنے والا ہے اگر وہ چراغ کے پہلو سے گزریگا تو بسبب وقار اور سکران کے اوسکو نہ بجا بیٹھا

اور اگر جوانی اور شباب کے وقت میں وہ ایک طویل سیر پر قدم رکھے گا تو اس کے قدم کی آہٹ  
 شوگی (یعنی وہ نہایت آہستگی سے چلے گا) میں اس کو ایسے ہمالیہ میں مبعوث کروں گا کہ وہ لوگوں کو  
 بشارت دینے والا ہوگا اور ڈرانے والا ہوگا۔ ہر فعل جمیل کے واسطے میں اس کو ہزاری دون گا  
 اور ہر ایک خلقِ کریم اس کو بخشوں گا شان و قار کو اس کا لباس بناؤں گا احسان اور نیکی اس کا  
 شعار اور تقویٰ اس کو اس کا ضمیر اور حکمت کو اس کا معقول کروں گا یعنی حکمت اس کی سچی ہوئی ہوگی  
 اور صدق اور وفا اس کی طبیعت اور عفو اور مغفرت اور احسان کو اس کا خلق اور عدل کو اس کی  
 سیرت اور حق کو اس کی شریعت اور ہدایت کو اس کا امام اور اسلام کو اس کی ملت کروں گا اس کا نام  
 احمد ہے ضلالت کے بعد اس کے سبب سے مخلوق کو ہدایت کروں گا اور جہالت کے بعد اس کے  
 سبب سے مخلوق کو علم کی تعلیم دوں گا اور گناہی کے بعد اس کے سبب سے مخلوق کے مراتب بلند کروں گا  
 اور ناشناسی کے بعد اس کے سبب سے مخلوق کو ناموری عطا کروں گا کہ وہ ہر زمانہ میں پہچانے جائیگے  
 اور قلت کے بعد اس کے سبب سے مخلوق کو زیادہ کروں گا اور مفلسی کے بعد اس کے سبب سے  
 مخلوق کو غنی بناؤں گا اور فرقت کے بعد اس کے سبب سے مخلوق کو جمع کروں گا کہ وہ ایک ہو جائیگے  
 اور اس کے سبب سے دلوں اور متفرق خواہشوں اور مختلف امتوں کے درمیان تالیف دوں گا اور اس کی  
 امت کو غیر امت کروں گا وہ ایسی امت ہے کہ آدمیوں کی ہدایت کی واسطے نکالی گئی ہے وہ لوگ  
 معروف کے ساتھ امر کریں گے اور منکر سے بھی اور میری توحید کریں گے اور مجھ پر ایمان لائیں گے اور مجھ سے  
 اخلاص رکھیں گے اور جو شے میرے رسول لائے ہیں اس کی وہ تصدیق کریں گے اور نماز کے اوقات  
 کی پابندی کیواسطے آفتاب کی نگاہ بانی کریں گے اور قلوب اور ادون وجوہ اور ادون ارواح کو  
 خوشخبری ہو کہ وہ میرے واسطے خالص ہوں گی اور ان کی سجدوں اور مجالس اور سونے کی جگہوں  
 اور ہر جانے کی جگہ اور ٹھکانا پکڑنے کی جگہ میں تسبیح اور تکبیر اور تہجد اور توحید انکو میں الہام کروں گا  
 وہ لوگ اپنی سجدوں میں اس طور پر صغین باندھیں گے جیسے ملائکہ میرے عرش کے اطراف صغین  
 باندھتے ہیں وہ لوگ میرے اولیاء اور انصار ہیں ان کے سبب میں اپنے ان دشمنوں سے انتقام لوں گا

جو تون کی عبادت کرتے ہیں، وہ لوگ قیام اور قعود اور رکوع اور سجدہ میں میری نماز پڑھیں گے وہ لوگ ہزار دین ہوں گے اور میری خوش خودی کے لئے کفار کے ستم سے اپنے شہر دن سے نکل جائیں گے اور اپنے اموال کو چھوڑ جائیں گے وہ لوگ میرے راستہ میں صفین باندھ کر دشمنوں سے جنگ کریں گے اور عظیم لشکر ہونگے اور انکی کتاب کے ساتھ کلا کتابوں کو، اور انکی شریعت کے ساتھ کل شریعتوں کو اور انکے دین کے ساتھ کل دینوں کو میں ختم کر دوں گا جو شخص انکو پائیگا اور انکی کتاب پر ایمان نہ لائے گا اور انکے دین اور شریعت میں داخل نہ ہوگا وہ مجھ سے ہوگا اور وہ مجھ سے بری ہوگا میں ان کو لوگوں کو کل امتوں سے افضل کروں گا اور انکو است و سطر ظہیر اذن گا وہ لوگ آدمیوں کے ایمانوں پر گواہ ہوں گے۔ جس وقت وہ لوگ غنمہ کریں گے تو لا الہ الا اللہ کہیں گے اور جہنم کے وہ لوگ کسی امر سے کراہت کریں گے تو لا الہ الا اللہ کہیں گے اور جہنم کے کسی امر پر ہمت نہ کریں گے تو سبحان اللہ کہیں گے اپنے چہروں اور اپنے ہاتھوں اور پاؤں کو پاک کریں گے اور وہ نصف جسم پر تہم باندھیں گے اور بلبلوں اور بلند جان پر لا الہ الا اللہ کہیں گے اور انکی قربانیاں انکے خون ہوں گے اور انکی انجیلیں ان کے سینہ ہوں گے یعنی وہ حافظ قرآن ہوں گے۔ رات میں عابد ہوں گے دن میں دشمنوں پر حملہ کے لئے شیر ہوں گے اور انہیں کامنادی کرنے والا آسمانوں کے درمیان ندا کرے گا اور انکی آوازیں اذکار سے ایسی ہوں گی جیسے شہد کی مکین کی ہنہینا ہٹ ہوتی ہے۔ اس شخص کو خوشخبری ہو جو انکے ساتھ ہو اور انکے دین پر ہو، اور انکے راستوں پر ہو اور انکی شریعت پر ہو یہ سب امور میرا فضل ہے جسکو میں چاہتا ہوں یہ بزرگی دیتا ہوں میں صاحب فضل عظیم ہوں۔

بیشقی نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ جابر و بن عبد اللہ آئے اور مسلمان ہوئے اور کہنا قسم ہے اوس ذات کی کہ اوس نے حق کے ساتھ آپکو مبعوث کیا ہے میں نے آپکا وصف انجیل میں پایا ہے اور آپکی بشارت ابن بتول یعنی عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نے دی ہے۔

ابو نعیم نے سعید بن المسیب سے یہ روایت کی ہے کہ عباس رضی نے کعب الاحبار سے پوچھا کہ تھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد میں اسلام لانے سے کون امر مانع ہوا کہ تم

اب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں ایمان الہی ہو کعبہ الاحبار رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے باپ نے تورات سے میرے لئے ایک کتاب لکھی تھی اور وہ مجھ کو دے دی تھی اور مجھے کہا تھا کہ اس کتاب پر عمل کرو اور اسکا اتباع کرو جو حق باپ کا بیٹے پر ہوتا ہے مجھے اسکی قسم دی تھی اور مجھ سے عہد لیا تھا کہ اس کتاب کی ہر کو میں نہ توڑوں اور اس نے اپنی کل کتابوں پر ہر نگاہی تھی جبکہ اپنے اسلام کو دیکھا کہ ظاہر ہوا ہے اور میں نے کچھ نہیں دیکھا مگر خبر میرے نفس نے مجھے کہا شاید تیرے باپ نے تجھ سے کسی علم کو چسپا یا ہے میں نے اس کتاب کی مدد نہ ڈالی جب میں نے دیکھا تو کیا کیا اوسمیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت اور آپکی امت کی صفت پائی تو میں اب آیا اور مسلمان ہوا۔

ابو نعیم نے شہر بن حوشب کے طریق سے کعبہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے جو چیز موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی تھی اوسمیں میرا باپ عالم اناس تھا اور جو علم وہ جانتا تھا اس سے کوئی چیز مجھے نہیں بچا تھا جبکہ اسکی موت کا وقت آیا تو اس نے مجھے بلایا اور مجھے کہا اے میرے پیارے بیٹے تجھ کو معلوم ہے کہ جن علوم کو میں جانتا تھا اون سے میں نے تجھ سے کچھ نہیں بچایا مگر میں نے وہ درود و ورق تجھ کو نہیں دئے اور تجھ سے روک رکھیں اوسمیں ایک نبی کا ذکر ہے کہ وہ مسح ہوگا اور اس کا زمانہ آگیا ہے میں نے اس امر کو مکر وہ سمجھا کہ اس سے تجھ کو خبر کرنا مجھ کو اس امر کا تجھ پر خوف ہے کہ نبوت کا جو ٹھکانا دعویٰ کرنے والے لوگ ظہور کریں اور تو انکی اطاعت قبول کر لے میں نے اون دونوں درقون کو مکان کے اوس روز میں رکھ دیا ہے جسکو تو دیکھ رہا ہے اور اون پر ہر نگاہی تو ہرگز اون درقون سے تعرض نہ کرنا اور اس وقت میں تو اون درقون کو ہرگز نہ دیکھنا اللہ تعالیٰ اگر تیرے ساتھ خیر کا ارادہ کرے گا اور وہ نبی ظہور کرے گا تو اسکی پیروی کیجو۔ یکے بعد میرا باپ مر گیا اور مجھے اسکو دفن کر دیا مجھ کو کوئی شے اس سے زیادہ محبوب نہ تھی کہ میں اون درقون کو دیکھوں میں نے اس سورخ کو کھولا پھر وہ دونوں درقون اوسمیں سے نکالے ناگاہ میں نے اون درقون میں یہ دیکھا محمد رسول اللہ ہے خاتم النبیین ہے اس کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اس کے پیدا ہونے کی جگہ مکہ میں ہے



اور ہجرت کی جگہ طیبہ میں ہے وہ بدخلق ہنوگا اور نہ شدید اور نہ بازاردین میں شور و غل کریگا اور برائی کا عوض نیکی سے دے گا اور غفور کرے گا اور درگزر کریگا اور سب امت بہت حمد کرنے والی ہوگی وہ لوگ وہ ہونگے کہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے اور انکی زبانیں تکبیر کے ساتھ مطہر ہوگی اور وہ لوگ اپنے نبی کو ادن کل لوگوں کے مقابلہ میں نصرت دینگے جو لوگ انکے نبی سے دشمنی کریں گے اور وہ اپنی شرمگاہوں کو دھو دینگے یعنی طہارت کریں گے اور اپنی کمر بن پر تمہارے اندھین کے اور انکی انجیلیں اور انکے مدینوں میں ہونگی اور آپس میں وہ اس طور سے رحم کریں گے جیسے بہائیوں کے ساتھ مان جنے بہائی رحم کرتے ہیں اور وہ لوگ قیامت کے دن کل امتوں سے پہلے جنت میں داخل ہونگے۔ کعب نے کہا اسکے بعد میں اوتنے زمانہ تک ٹھیرا رہا جتنے زمانہ تک خدا نے جاہل پر مجھکے یہ معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں ظہور کیا ہے مینے تاخیر کی تاکہ امر نبوت مجھ کو ثابت ہو جائے پھر مجھ کو یہ خبر پہنچی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور آپ کا خلیفہ آپ کے جابے قایم ہوا ہے اور ہماری طرف اوس خلیفہ کے لشکر آئے ہیں نے کہا جب تک میں ادن لوگوں کی سیرت اور اعمال کو نہ دیکھ لوں گا اس دین میں داخل ہونوں گا میں ہر امر کو ایک زمانہ تک ٹالتا رہا اور اوس میں تاخیر کرتا رہا تاکہ اس امر کو میں ثابت کر لوں ہمارے پاس حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عامل آئے جبکہ اونکو مینے دیکھا کہ وہ اپنے عہد کی وفا کرتے ہیں اور انکے دشمنوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ معاملہ کیا اوسکو مینے دیکھا اوس وقت مجھ کو علم ہوا کہ یہ وہی لوگ ہیں جن کا مجھ کو انتظار تھا اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ ایک رات میں اپنے مکان کی چیت پر ہوتا ہوا گاہ میں نے سنا کہ مسلمانوں میں سے ایک آدمی اللہ تعالیٰ کا یہ قول پڑھ رہا ہے دیا ایسا الذین اوتوا الكتاب آمنوا بما نزلنا مصداقا لما معكم من قبل ان نطمس وجوهنا فنزلنا علی اعدائهم کما لنعنا اصحاب السبت وکان امر اللہ مفعولاً) اسے آیت جو کتاب نمکوی گئی ہے اوس چیز کے ساتھ ایمان لاؤ کہ ہم نے اوتاری ہے وہ اوس خیر کی تصدیق کرنے والی ہے جو کہ تمہارے ساتھ ہے قبل اسکے کہ ہم تمہارے پیروں کو مٹا دالیں پس اونکو اونکی پیٹھوں پر پیر دین یا اونکو ایسی لعنت کریں جیسی لعنت جہنم اسی پر سبت پر کرے ہے اللہ تعالیٰ کا امر کیا گیا ہے کعب نے کہا جبکہ میں نے اس آیت کو سنا تو میں ڈرا ایسا

ہنو کہ صبح نہونے پائے اور اللہ تعالیٰ میرے منہ کو گردن کی طرف پھیر دے یعنی میں سبھو جان  
مجھکو صبح سے زیادہ دوست کوئی شے نہ تھی صبح ہوتے ہی میں مسلمانوں میں پہنچا اس حدیث  
کی تخریج ابن عساکر نے مسیب بن رافع وغیرہ کے طریق سے کعب سے کی ہے۔

بیشقی نے وہب بن منبہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کو زبور میں وحی  
بجھی اسے داؤد تیرے بعد ایک نبی آئیگا اوس کا نام احمد ہے اور محمد ہے کہ وہ نبی ہے اور  
صادق ہے میں اوسپر کبھی غضب نہ کروں گا اور وہ کبھی میری نافرمانی نہ کرے گا اور میں نے اوسکے  
اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے ہیں اور اوسکی امت مرحومہ امت۔۔۔ میں نے اون کو گون کو نوافل  
سے وہ ثواب عطا کیا ہے جو ثواب نبیوں کو عطا کیا ہے اور اونپر شیعہ وہ فرایض فرض کے ہیں  
جو فرایض انبیاء اور رسولوں پر میں نے فرض کئے ہیں وہ لوگ قیامت کے دن میرے پاس ایسے  
حال میں آئینگے کہ اونکا نور انبیاء کے نور کی مثل ہوگا اور وہ نور اسلئے ہوگا کہ میںے اونپر یہ فرض کیا ہے  
کہ وہ ہر ایک نماز میں طہارت کریں جیسے میںے انبیاء پر طہارت کو فرض کیا ہے اور اونکو میں نے جنابت  
سے غسل کرنے کے لیے امر کیا ہے جیسے کہ میںے انبیاء کو جنابت سے غسل کرنے کے لیے امر کیا ہے  
اور اونکو میں نے حج کی واسطے امر کیا ہے جیسے میںے انبیاء کو حج کے واسطے امر کیا ہے اور اونکو میںے ہا  
کے واسطے امر کیا ہے جیسے میںے رسولوں کو ہباؤ کے لیے امر کیا ہے اے داؤد میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
اور اوسکی امت کو کل امتوں پر فضیلت دی ہے میںے اون کو گون کو وہ چہہ خصلتیں دی ہیں جو کہ  
اونکے سوا کسی اور امتوں سے نہیں دی ہیں میں اون سے خطا اور نسیان پر مواخذہ نہ کروں گا  
اس حدیث کا باقی مضمون آئندہ آئیگا۔

طبرانی اور بیہقی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے فلکان بن عاصم سے روایت کی ہے کہ اسے کہ ہم  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک مرد آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچھا کیا تو تورات  
کو پڑھتا ہے اوس نے کہا ہاں پڑھتا ہوں آپ نے پوچھا انجیل کو پڑھتا ہے اوس نے کہا ہاں پڑھتا  
ہوں آپ نے اوسکو قسم دیکر پوچھا کیا تو میرا ذکر تورات اور انجیل میں پاتا ہے اوس نے کہا کہ آپکی صفت

کی مثل صفت اور آپ کی شان کی مثل شان اور آپ کے ظہور کی مثل ہم پاتے تھے اور ہم یہ امید کرتے تھے کہ وہ نبی ہم لوگوں میں سے ہوگا جبکہ آپ نے ظہور فرمایا تو ہم نے یہ خوف کیا کہ وہ نبی آپ ہی ہوں جنے منور کیا تو آپ وہ نہیں ہیں آپ نے اوس سے بوجھا کوسا سٹے میں وہ نبی نہیں ہوں اوس مرد کما کہ اوس نبی کے ساتھ اوسکی امت کے ستر ہزار آدمی ہو گئے کہ خداون سے حساب لیا جائیگا اور نہ اون کو عذاب دیا جائے گا اور آپ کے ہمراہ توڑے لوگ ہیں آپ نے فرمایا تم ہے اوس ذات کی کہ میری جان اوس کے ہاتھ میں ہے البتہ میں وہی نبی ہوں وہ لوگ جو مذکور ہیں وہ میری امت ہیں اور وہ لوگ ستر ہزار اور ستر ہزار سے زیادہ ہیں۔

طبرانی اور ابن حبان اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے عبداللہ بن سلام سے روایت کی جو کہا ہے جس وقت اللہ تعالیٰ نے زید بن سحنہ کی ہدایت کا ارادہ کیا تو زید بن سحنہ نے کہا کہ نبوت کی علامتوں سے کوئی شے باقی نہ رہی جو وقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے مبارک کو میں نے دیکھا اوسکو پہچان لیا مگر وہ باتوں کی مجھ کو اوس چہرہ سے خبر نہیں ہوئی ایک یہ کہ آپ کا علم آپ کے جھل پر سبقت لے جائے گا دوسرے یہ کہ جو شخص آپ سے سختی کرے گا تو اس کے جھل کی شدت آپ کے علم کو زیادہ کرے گی میں آپ کی مخالفت کرنے کی غرض سے آپ کے ساتھ لطف سے پیش آتا تھا تاکہ آپ کے علم اور جھل کو پہچانوں میں نے آپ سے خرے معین خرید کئے اور ایک وقت اونکے لیے ٹھیرا دیا اور خرمن کی قیمت آپ کو دے دی جبکہ وعدہ مقررہ کے محل سے دو دن یا تین دن باقی رہ گئے تھے میں آپ کے پاس آیا اور میں نے آپ کی قمیص اور چادر مبارک کو پکڑ لیا اور منہ بگاڑ کے میں نے آپ کی طرف دیکھا پھر میں نے کہا اے محمد کیا آپ میرا حق ادا کرینگے خدا کی قسم اے نبی مطلب آپ لوگ معاملہ میں ڈھیل کرنے والے لوگ ہو اور مجھ کو آپ لوگوں کی مخالفت کی وجہ سے معاملہ میں ڈھیل کرنے کا علم تھا۔

یہ سن کر حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا اے اللہ تعالیٰ کے دشمن تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ بات کہتا ہے جسکو میں سن رہا ہوں خدا کی قسم ہے اگر مجھ کو آپ کی قوت کا ڈر نہ ہوتا تو تیرے سر کو میں اپنی تلوار سے اڑا دیتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کی طرف سکون اور وقار اور تبسم سے دیکھ رہے تھے پھر آپ نے

فرمایا ایسے عمر مین اور یہ شخص تمہارے اس غصے کے سوا جو بات ہے اسکی زیادہ حاجت مند تے وہ یہ ہے کہ مجھ سے یہ کہو کہ مین خوبی سے ادا کروں اور اس سے کہو کہ خوبی سے مطالبہ کرے اے عم! اس شخص کو اپنے ساتھ لیجاؤ اور اس کا حق دے اور تم نے جو اسکو ڈرایا ہے اسکی جگہ اسکو میں صلہ اور زیادہ دے دو عمر رض نے ویسے ہی کیا زید نے کہا۔ مینے عمر رض سے کہا کہ نبوت کی کل علامتوں کو مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے چہرہ مبارک سے پہچانا تھا جس وقت مین نے اسکی طرف دیکھا تھا لیکن دو علامتیں تھیں کہ مینے آپکے چہرہ مبارک سے معلوم نہیں کی تھیں کہ آپکا حکم آپکے جھل پر سبقت لیجائینگا اور دوسرے کے جھل کی شدت آپکے حکم کو زیادہ کرگی مینے اون دونوں علامتوں کو جان لیا مین ٹکوا گواہ کر کے یہ کتا ہون (انی قدر ضیعت۔ بالدر بابا و بالاسلام وینا و محمد بنینا) ابن سعد نے زہری سے یوں روایت کی ہے کہ ایک یہودی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نفث سے تو رت بہہ گئی تھی بالی نہ رہی تھی مگر یہ نہ اسکو دیکھا تھا لیکن علم کا دیکھتا باقی گھسیٹا تھا اور مین نے قیس دینار اور دن خرمون کی قیمت مین جو وقت حیرن پر پٹیر سے آئے آپکے پاں چھوڑ دئے تھے اوپر کی حدیث کی مثل راوی نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے اور آخر مین اس حدیث یہ زیادہ کیا ہے کہ اس یہودی نے عمر رض سے کہا اے عمر مینے جو کچھ کیا جھکوا دسپہر آگنجتہ نہیں کیا مگر اس امر نے کہ تورات مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو صفت ہے اس کل صفت کو مین رسول اللہ مین دیکھتا تھا مگر حکم کو آپ مین نہیں دیکھتا تھا مینے آجکے دن آپکے حکم کی آزمائش کر لی مین نے آپکو ویسے ہی پایا جیسا کہ تورات مین آپکا وصف کیا گیا ہے وہ یہودی اور اسکے گھر کے کل لوگ مسلمان ہو گئے۔

ابو نعیم نے یوسف بن عبد اللہ بن سلام کے طریق سے روایت کی ہے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ جو کتاب مین پڑھتا ہوں اونہیں یہ پاتا ہوں کہ مکہ اللہ مین ایک علم صاحب علم کے ساتھ بلند کیا گیا ہوگا اور صاحب علم اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوگا اور اس صاحب علم کو اللہ تعالیٰ سب قریون پر غالب کرے گا۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے موسیٰ بن یعقوب الرضعی کے طریق سے سہل مولیٰ غنیمہ سے روایت کی ہے کہ وہ اہل مرہیس سے ایک نصرانی تھا اور وہ یتیم تھا اسکی پرورش اوس کا چچا کرتا تھا اوس نے کہا کہ میں نے انجیل کو لیکر پڑھا یہاں تک کہ ایک ایسا درق آیا کہ سرش وغیرہ سے چپکا ہوا تھا میں نے اوسکو کہول ڈالا اور اس ورقہ میں میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت پائی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ کوتاہ قد ہیں اور نہ دراز قد گورازنگ ہے آپکے بالونکی دو مینڈیاں ہونگی آپکے دو بون شاؤن کے درمیان تھ ہوگی احتیاجی حالت میں بہت بیٹھینگے اور حد قد کو قبول نہ کرینگے اور اگر گد ہے اور اونٹ پر سوار ہونگے اور بکری کو دوہیں گے اور پیوندون کا کرتہ پہنیں گے جو شخص ایسومعمولی کام کر لگا وہ کبر سے بری ہوگا اور آب یہ سب کام کرینگے اور آپ اسمعیل علیہ السلام کی ذریت سے ہونگے آپکا نام احمد ہوگا سہل نے کہا جب میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو یہاں تک پہنچا تو میرا چچا اگیا جبکہ اُس نے ورقہ کو دیکھا تو جھکو مارا اور کہہ کہ تھکوا کیا ہوا کہ تو نے اس ورقہ کو کو لکر پڑھا میں نے اپنے چچا سے کہا اوس ورقہ میں نبی احمد کی لغت ہے میرے چچا نے کہا وہ نبی اب تک نہیں آیا۔

بیہقی نے عربی احکم بن رافع بن سنان کے طریق سے روایت کی ہے عمر نے کہا کہ مجھے میرے بعض چچوں اور بابوں نے حدیث کی ہے کہ اُنکے پاس ایک ورقہ تھا کہ عہد جاہلیت میں وہ اوسکو میرا پاتے تھے یہاں تک کہ اسلام کا زمانہ آگیا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو اوس ورقہ کو آپکے پاس لائے اوسمین لکھا تھا بسم اللہ وقولہ الحق وقول الظالمین فی کتاب یہ ذکر اوس امت کا کہ آخر زمانہ میں آئیگی وہ لوگ دامنوں کو ٹھکانیں گے اپنی کمرون پر ہمد باندہیں گے اور اُنکے دشمنوں کی طرف جو دریا ہونگے انکو عبور کر کے دشمنوں سے جنگ کرینگے اون لوگوں میں وہ غازی ہوگی کہ اگر نوح علیہ السلام کی قوم میں وہ غازی ہوتی تو وہ لوگ لوفان سے ہلاک نہ کئے جاتے اور اگر وہ غازی قوم عادیں ہوتی تو وہ یج سے ہلاک نہ کی جاتی اور اگر وہ غازی قوم مدین ہوتی تو وہ حبشہ سے ہلاک نہ کئے جاتے جبکہ وہ ورقہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو پڑا گیا اوسمین جو کچھ تھا اوسکو سنکر آپ نے تعجب فرمایا۔

ابن منذر نے صحابہ میں انس سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو عالمین کے واسطے ہدایت اور رحمت مبعوث کیا ہے اور مجھ کو ایسے مبعوث کیا ہے کہ عزامیرا و معارف کو مٹا ڈالوں اوس بن سمعان نے منکر کہا قسم ہے اوس ذات کی کہ اوس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں ان امور کو تورات میں ایسے ہی پاتا ہوں۔

بہیقی اور ابو نعیم نے کعب الاحبار سے روایت کی ہے انہوں نے ایک مرد سے سنا وہ یہ کہتا تھا میں نے خواب میں دیکھا گویا لوگ حساب کے واسطے جمع ہوئے ہیں انبیاء بلائے گئے اور ہر ایک نبی کے ساتھ اس کی امت آئی اور اوس نے ہر ایک نبی کے واسطے دو نور دیکھے اور اوس نبی کا اتباع کرنے والے کے واسطے ایک نور دیکھا کہ وہ اوس نور میں چل رہا تھا پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلائے گئے آپ کے ہر ایک بال میں جو آپ کے سر مبارک میں اور آپ کے چہرہ مبارک میں تھا علیحدہ علیحدہ نور تھا جس شخص نے آپ کی طرف دیکھا ہے وہ نور اس کو ثابت اور معلوم ہو جائیگا اور ہر ایک اوس شخص کے واسطے جس نے آپ کا اتباع کیا تھا انبیاء کے نور کی مثل و نور سے وہ ادون و دون نور میں چل رہا تھا کعب نے اوس مرد کو معبود حقیقی کی قسم دیکر پوچھا کیا تو نے یہ واقعہ اپنے خواب میں دیکھا ہے اوس مرد نے کہا بیشک میں نے دیکھا ہے کعب نے کہا قسم ہے اوس ذات کی کہ میری جان اُس کے ہاتھ میں ہے یہ البتہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کی صفت ہے اور انبیاء اور انبیاء کی امتوں کی صفت ہے کہ کتاب الیدین ہے گویا اس کو تورات سے پڑا ہے۔

ابن عساکر نے ابن مسعود رضی سے تخریج کی ہے کہ پانچ انبیاء ہیں کہ قبل ان کے پیدا ہونے سے اللہ تعالیٰ نے ان کی بشارت دی ہے ایک اسحاق و دوسرے یعقوب ؑ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے نبی شرابا باسحاق ومن وراہ اسحاق یعقوب۔ تیسرے یحییٰ علیہ السلام ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ان اللہ مبشک یحییٰ جو عیسیٰ علیہ السلام ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ان اللہ مبشک بکلہ منہ پانچوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول عیسیٰ علیہ السلام نے آپ کی بشارت دی ہے و مبشرا رسول یاتی من بعدی اسمہ احمد یہ پانچ وہ انبیاء ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے قبل پیدا ہونے کے

الاولیٰ خبر دی ہے۔

ابو نعیم نے (حلیہ) میں دوسرے روایت کی ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک مرد تھا کہ اس نے دوسو برس اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی بہرہ مر گیا لوگوں نے اس کو لیکر مذبح میں ڈال دیا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ تم جاؤ اور اس پر نماز پڑھو موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے رب بنی اسرائیل نے گواہی دی ہے کہ اس نے تیری نافرمانی دوسو برس تک کی ہے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ وہ ایسا ہی تھا مگر جب وہ تورات کو کہوتا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کو دیکھتا تو اس کو بوسہ دیتا اور اپنی دونوں آنکھوں پر رکھتا تھا اور آپ پر درود بھیجتا تھا میں نے اس کے اس فعل کا شکریہ کیا اور اس کے گناہ بخش دئے اور میں نے اس کی تہذیب و سترجورون کے ساتھ کر دی۔

ابن سعد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کے مدرسہ میں تشریف لائے اور ان سے فرمایا کہ اپنے لوگوں میں سے زیادہ عالم کو میرے پاس بھیجاؤ انہوں نے کہا زیادہ عالم عبد اللہ بن صوریہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے تخلیہ کیا اور اس کو اسکے دین کی قسم دی اور جو چیزیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں انعام کی تھیں اور ان کو امن و سلامی کھلایا تھا اور ابر سے انہیں سایہ کیلے تھا ان سب کی قسم دیکر اس سے پوچھا گیا تو جانتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اس نے کہا بیشک آپ بنی ہن اور جو کچھ میں جانتا ہوں اس کو یہ قوم بھی جانتی ہے اور آپ کی صفات اور نخت تورات میں ظاہر ہے لیکن قوم نے آپ سے حسد کیا ہے آپ نے اس سے پوچھا تھا کہ کیا چیز مانع ہے اس نے کہا میں اپنی قوم کے ساتھ خلاف کرنے کو مکروہ سمجھتا ہوں قریب ہے کہ وہ لوگ آپ کے پیرو ہو جائیں اور اسلام لے آئیں۔ بہرین بھی مسلمان ہو جائیں گا۔

احمد اور ابن سعد نے ابو صخر العقیل سے روایت کی ہے ابو صخر نے کہا مجھ سے اعرابیوں میں ایک مرد نے یہ حدیث کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی کی طرف گذرے اس کے پاس ایک ٹکڑا کتاب تھا کہ اس میں تورات تھی اس کو اپنے پیار بیٹے کے سامنے پڑھ رہا تھا آپ نے اس یہودی سے کہا کہ تجھ کو اس ذات کی قسم دیتا ہوں کہ اس نے تورات کو علیہ السلام

نازل کیا ہے کیا تو اپنی تورات میں میری نعت اور صفت اور ظہور کو پاتا ہے اور یہودی نے اپنے سر سے یہ اشارہ کیا کہ میں آپ کا وصف نہیں پاتا اور اسکے بیٹے نے کہا لیکن میں اس ذات کے ساتھ گو اہی دیتا ہوں کہ اس نے تورات کو موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا ہے میرا باپ آپ کی نعت اور زمانہ اور صفت اور ظہور کو اپنی کتاب میں پاتا ہے اور میں یہ گو اہی دیتا ہوں لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اپنے صاحب یعنی اس جوان کے پاس سے یہودی کو ہٹا دو وہ جوان مر گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز جنازہ پڑھی اور بیہقی نے اس کی مثل انس اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی حدیث سے تخریج کی ہے۔

ابن سعد نے طبری کے طریق سے ابو صلیح سے اونٹون نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ قریش نے لہزن الحارث اور عقبہ ابن ابی معیط وغیرہا کو یہودی شرب کی طرف بھیجا اور ان سے کہا کہ یہودی شرب سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا احوال تم پوچھو وہ لوگ مدینہ میں آئے اور اونٹون نے یہودی شرب سے کہا کہ ہم تمہارے پاس ایک ایسے امر کے سبب سے آئے ہیں کہ ہمارے لوگوں میں وہ امر پیدا ہوا ہے ہم لوگوں میں سے ایک لڑکا ہے کہ یتیم اور حقیر ہے وہ عظیم بات کہتا ہے وہ یہ زعم کرتا ہے کہ رسول الرحمن ہے یہودی شرب نے کہا اس لڑکے کی صفت بیان کرو اور ان لوگوں نے یہودیوں سے آپ کی صفت بیان کی یہودیوں نے پوچھا تم کو گوئیں کہ کس شخص نے اس کا اتباع کیا یا اونٹون نے کہا ہم کو تین یہودیوں کو ہین اونٹون نے اس کا اتباع کیا ہے یہ تکر یہودیوں میں سے ایک عالم ہنسا اور اس نے کہا کہ یہ وہ نبی ہے کہ ہم اس کی نعت کو پاتے ہیں اور ہم یہ پاتے ہیں کہ اس نبی کی قوم اس کی عداوت میں اشد الناس ہوگی۔

حاکم اور بیہقی اور ابن عساکر نے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ ایک یہودی کے کچھ دینار تھے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تقاضا کیا آپ نے یہودی سے فرمایا میرے پاس کچھ نہیں ہے کہ میں تجھ کو دوں اور یہودی نے کہا جب تک اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو آپ دینار نہ دینگے میں آپ کو چھوڑ کر نہ جاؤں گا نبی صلعم نے فرمایا



کہ میں تیرے ساتھ بیٹھا رہوں گا آپ اوسے ساتھ بیٹھ گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور صبح کی نماز پڑھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب یہودی کو دیکھی دیتے تھے اور ڈراتے تھے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا یہودی آپ کو روک سکتا ہے اپنے فرمایا کہ میرے رب نے مجھ کو اس امر سے منع کیا ہے کہ میں معاہدہ کرنے والے اور غیر معاہدہ کرنے والے پر ظلم کروں جب دن چڑھا تو یہودی مسلمان ہو گیا اور کہا کہ آدھا مال میرا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی جو معاملہ میں نے آپ کے ساتھ کیا اوسکو نہیں کیا لگتا ایسے کہ آپ کی دولت جو تورات میں ہے آپ کو دیکھوں وہ لغت یہ سہے محمد بن عبداللہ اوسکے پیدا ہونے کی جگہ مکہ میں ہے اور اوسکے ہجرت کی جگہ طیبہ میں ہے اور اوسکا ملک شام میں ہے وہ بدخلق نہیں ہے اور نہ شدید اور نہ بازاروں میں شور و غل کرنے والا ہے اور نہ وہ فحش سے اپنے آپ کو آراستہ کرنے والا ہے اور نہ وہ بے حیائی کی باتیں کہنے والا ہے۔

ترمذی نے عبداللہ بن سلام سے روایت کی ہے اور اس حدیث کو حسن کہا ہے عبداللہ بن سلام نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت تورات میں لکھی ہوئی ہے اور عیسیٰ بن مریم علیہما السلام آپ کے پاس دفن ہوں گے۔

ابو اسنیخ نے اپنی تفسیر میں سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ نجاشی کے اصحاب سے جو لوگ ایمان لائے تھے انہوں نے نجاشی سے کہا کہ ہم کو اجازت دیجئے تاکہ ہم اس نبی کے پاس جاؤں کہ ہم اوسکے اوصاف کتاب میں پاتے تھے وہ لوگ آئے اور مسلمان ہو گئے اور جنگ اُحد میں حاضر ہو گئے۔

زبیر بن بکاء نے اخبار المذنبین میں کعب سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جو کتاب موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی گئی تھی اوس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مدینہ منورہ سے یون خطاب فرمایا یا طیبہ یا طیبہ یا سکینہ تو خزانوں کو قبول یہ کہ جو تین ترے سطحوں کو قریوں کے سطحوں پر بلندی دوں گا یعنی سب سے تیرا تہ بلند کر دوں گا اور زبیر بن بکاء نے قاسم بن محمد سے روایت کی ہے کہ یہ خبر پہنچی ہے کہ تورات میں مدینہ منورہ کے چالیس نام ہیں۔

## یہ باب اس بیان میں ہے کہ آپ کے مبعوث ہونے سے پہلے علمائے یہود اور ربہبانوں نے آپ کی خبر میں دبی تھیں

حاکم اور بیہقی نے سلمان الفارسی سے روایت کی ہے کسی نے سلمان سے پوچھا کہ تمہارا اول  
اسلام کیونکر ہوا انہوں نے کہا کہ میں یتیم تھا اور رام ہرمزین رہتا تھا میرا باپ رام ہرمز کا کسان تھا  
وہ ایک معلم کے پاس آتا جاتا تھا وہ اسکو تعلیم کیا کرتا تھا میں نے اسکے ہمراہ رہنا اختیار کیا تاکہ اسکی  
حمایت میں رہوں۔! دیر ایک بڑا بھائی تھا کہ وہ اپنی ذات سے مالدار تھا اور بہین محتاج لڑکا تھا جبکہ وہ  
اپنی مجلس سے اٹھتا جو لوگ اسکے نگہبان ہوتے چلے جاتے تھے جب وہ لوگ متفرق ہو جاتے  
تو وہ گہرے نکلتا اور اپنے کپڑے سے ڈٹا ناباندہ لیتا پھر وہ ایک پہاڑ پر چڑھ جاتا وہ اپنی وضع بدل کر یہ  
نفل اکثر کیا کرتا تھا اور کسیکو معلوم نہ تھا میں نے اس سے کہا خبردار ہو جا تو ایسا اور ایسا کرتا ہو مجھکو اپنے ہمراہ  
کس واسطے نہیں لجاتا اس نے کہا تو لڑکا ہے میں یہ خوف کرتا ہوں کہ تجھ سے کوئی غصہ ظاہر ہو جائے  
میں نے اس سے کہا تو خوف نہ کر اس نے کہا کہ اس پہاڑ میں ایک ایسی قوم ہے کہ وہ عبادت کرتی  
ہے اور صلاح رکھتی ہے وہ لوگ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اور آخرت کی یاد کرتے ہیں اور ہماری  
نسبت سچ گمان کرتے ہیں کہ ہم لوگ آگ کی عبادت کرنے والے اور بتوں کے پوجنے والے ہیں اور  
ہم غیر دین پر ہیں میں نے اس سے کہا مجھکو اپنے ساتھ انکے پاس لے جا اس نے کہا میں ان سے اجازت لے لوں اپنے  
اون کے اجازت چاہی انہوں نے کہا اسکو بے یقین اسکے ہمراہ گیا اور انکے پاس پہنچا ایک بیٹے دیکھا کہ وہ چہر  
یا سات آدمی تھے اور عبادت سے انکی روح نکل گئی تھی دن میں وہ روزہ رکھتے تھے اور رات میں  
عبادت کرتے تھے درخت اور جو شے پاتے وہ کھاتے تھے ہم انکے پاس بیٹھ گئے انہوں نے  
اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور شاکہ اور جو رسول گذر گئے تھے انہوں نے انکا ذکر کیا اور انکیا کو یاد کیا یہاں تک  
کہ انہوں نے عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا خاص طور پر ذکر کیا اور کہا اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ کو مبعوث کیا  
اور وہ بغیر کے پیدا ہوئے اللہ تعالیٰ نے انکو رسول مبعوث کیا اور عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو زندہ  
کرنے سمجھے اور نے اے جانور پیدا کرتے تھے اندھے اور بہرے اور برص کو اچھا کرتے تھے اللہ تعالیٰ

نے ان کل افعال کو عیسیٰ کا مستحق کیا تھا ایک قوم نے اونکا انکار کیا اور ایک قوم نے اونکا اتباع کیا پہراون  
 عابدون نے مجھے کہا کہ اے لڑکے تیرا بپا ہے اور تیرے لیے آخرت ہے اور تیرے سامنے بہشت  
 اور دوزخ ہے اونکی طرف توجائیگا اور وہ لوگ کہ آتش پرستی کرتے ہیں اہل کفر اور ضلالت ہیں جو فصل وہ کرتے  
 ہیں اللہ تعالیٰ اوس سے راضی ہوگا اور وہ لوگ کسی دین پر نہیں ہیں بہرہم پلٹ کر چلے آئے بہرہم دوسرے  
 دن اونکے پاس گئے جیسے پہلے کہا تھا دیسے ہی اونہون نے کہا اور خوب کہا اپنے اونکی صحبت  
 اختیار کر لی اونہون نے مجھے کہا اے سلمان تو لڑکا ہے اور جو عبادت ہم کرتے ہیں تجھکو اوسکی  
 طاقت نہیں ہے تو نماز پڑھ لے اور سو جا اور کہا اور پی بہراونکے احوال پر بادشاہ مطلع ہو گیا اور  
 اونکو اپنے شہر سے نکل جانے کے لیے حکم کیا میں نے ان سے کہا میں تجھکو چھوڑنے والا نہیں ہوں اونکے  
 ساتھ نکلا یہاں تک کہ ہم موصل میں آئے جب وہ موصل میں داخل ہوئے لوگوں نے اونکو گھیر لیا  
 بہراونکے پاس ایک مرد غار میں سے آیا اور اوس نے سلام کیا اور بیٹھ گیا لوگوں نے اوسکو گھیر لیا  
 اور کمال تعظیم کی اوس مرد نے اون لوگوں سے چونکہ ہمراہ میں تھا پوچھا تم لوگ کہاں تھے اونہون  
 نے اوسکو خبر دی اوس نے پوچھا یہ کون لڑکا تمہارے ہمراہ ہے اونہون نے میری اچھی تعریف کی  
 اور یہ خبر دی کہ یہ خاص بہراو پیروہ ہے جیسی تعظیم اونہون نے اوس شخص کی کی میں نے اوسکی مثل تعظیم نہیں  
 دیکھی اوس نے اللہ تعالیٰ کی حمد اور ثنا کی اور اون رسولوں اور انبیاء کو اوس نے یاد کیا چونکہ اللہ تعالیٰ  
 نے بھیجا ہے اور جو کچھ اون رسولوں کو پیش آیا اور اللہ تعالیٰ نے اونکے ساتھ جو کچھ معاملہ کیا اوسکو اوس  
 ذکر کیا یہاں تک کہ عیسیٰ ابن مریم کا ذکر کیا بہراونکو نصیحت کی اور کہا خدا سے ڈرنا اور جو شے عیسیٰ علیہ السلام  
 لائے ہیں اوس پر عمل کرو اور اون سے خلاف نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تم سے خلاف کریگا بہراوس نے اونٹنے  
 کا ارادہ کیا میں نے اوس سے کہا میں تجھکو نہ چھوڑوں گا اوس نے کہا اے لڑکے تجھکو طاقت نہیں  
 ہے کہ میرے ساتھ رہ سکے میں اپنے اس غار سے نہیں نکلتا ہوں مگر ہر یکشنبہ کے دن میں نے اوس سے  
 کہا میں تجھ سے جدا ہونگا میں اوسکے پیچے ہو لیا وہ نماز میں داخل ہو گیا میں نے دوسرے یکشنبہ تک اوسکو  
 نہ سوتے دیکھا اور نہ کھاتے مگر کوع اور جو دین جیکہ صبح کو ہم اونٹھے اپنی جگہ سے ہم نکلے لوگ اوس کے

پاس جمع ہوئے اوس نے جیسے پہلی مرتبہ کلام کیا تھا ویسے ہی کلام کیا یعنی وعظ کیا اور نصیحت کی پہر  
 وہ اپنے غار کی طرف پلٹ گیا اور مین اوسکے ہمراہ پلٹا جتنے زمانہ تک اللہ تعالیٰ نے جاہلین ٹھہرا ہوا وہ  
 ہر ایک یکشنبہ کو لوگوں کی طرف نکل کر آتا اور لوگ اوسکی طرف نکل کے آتے تھے اونکو وعظ اور وصیت  
 کرتا تھا کسی یکشنبہ کو غار سے نکلا جیسے وہ کہا کرتا تھا اوسکی مثل اوس نے کہا پھر اوس نے کہا اے لوگو  
 میرا سن بڑھ گیا اور میری ٹہریاں گھس گئیں اور میری اہل قریب آگئی ہے ایک مدت سے بیت المقدس  
 جانے کے لیے عہد کر رہا ہوں مجھ کو وہاں پہنچنا ضرور ہے مین نے اوس سے کہا مین تجھ سے جدا ہونگا  
 وہ اپنی جگہ سے نکلا اور مین اوسکے ساتھ نکلا یہاں تک کہ ہم بیت المقدس پہنچے وہ بیت المقدس  
 مین داخل ہوا اور ناز بڑھنے لگا باتوں مین مجھ سے وہ یہ کہا کرتا تھا اے سلمان اللہ تعالیٰ قریب مین  
 ایک رسول کو بھیجے گا کہ اوس کا نام احمد ہے وہ تمام مین ظہور کرے گا اوس نبی کی علامت یہ ہے کہ وہ  
 ہر یہ کہا ویگا اور صدمہ نہکھا ویگا اوسکے دو وزن شانوں کے بیچ مین مہر نبوت ہوگی اور یہ اوسکا وہ زمانہ ہے  
 کہ اوس مین ظہور کرے گا وہ زمانہ بہت قریب آگیا ہے لیکن مین جو ہوں تو نہایت بڑا ہوں مجھ کو یہ گمان  
 نہیں ہے کہ مین اوس نبی کو پاؤں اگر تو اوس نبی کو پاے تو اوسکی نبوت کی تصدیق کیجیو اور اوس کا  
 اتباع کیجیو مین نے اوس عابد سے پوچھا کہ اگر وہ نبی تیرا دین اور اوس طریق تیرے ترک کرنے کیواسطے امر کرے جس طریق پر تو ہوں  
 تو مین کیا کروں اوس نے کہا اگرچہ اسکے ترک کیواسطے امر کرے مگر تو اسکا اتباع کیجیو پھر وہ عایدیت المقدس سے نکلا اور اوس  
 دروازہ پر ایک لہجہ شخص بیٹھا تھا اوس نے کہا اپنا ہاتھ مجھ کو دے اوس نے ہاتھ دیا اوس بد مذکر کا اسم اللہ کھرا ہوا جادہ کھڑا ہو گیا گواہ ہو گیا  
 بند ہوا تھا کھل گیا وہ عابد اوس سے اپنا ہاتھ پھرا کے چلا گیا اور کسی کی طرف متوجہ نہ ہوا تھا وہ لہجہ  
 آدمی جو بیٹھا ہوا تھا اور اوسکے ہاتھ دینے سے کھڑا ہو گیا تھا اوس نے مجھ سے کہا اے لڑکے میرے  
 کپڑے میرے اوپر رکھ دے تاکہ مین چلا جاؤں مین نے اوسکے کپڑے اوپر ڈال دیے اور وہ عابد جبار ہوا تھا  
 اور کسی طرف متوجہ نہ ہوا تھا مین اوسکے پیچھے نکلا اور اوسکو ڈھونڈ رہا تھا جب مین اوسکو پوچھتا تو لوگ  
 یہ کہتے کہ تیرے آگے جبار ہے یہاں تک کہ ایک جماعت بنی کلب کی مجھ کو ملی مین نے اوس سے اس عابد  
 کو پوچھا جبکہ اوس لوگوں نے میرے لہجہ کو سنا اوس لوگوں مین سے ایک مرد نے اپنے اونٹ کو ہٹلایا

اور مجھ کو سوار کر لیا اور اپنے پیچھے بٹھلا لیا یا تھک کہ وہ لوگ اپنے شہروں میں مجھے لائے اور انھوں نے مجھ کو بیچ ڈالا ایک انصاریہ عورت نے مجھ کو مول لے لیا اور اپنے باغ کی خدمت پر مجھ کو مقرر کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے مجھ کو آگے خبر ہوئی بیٹے اپنے باغ سے کچھ خرے لیے پھر میں آپ کے پاس آیا اور میں نے آپ کے پاس بہت آدمی پائے وہ خرے میں نے آپ کے سامنے رکھ دیے آپ نے مجھے دریافت فرمایا یہ کیا ہے میں نے کہا صدقہ ہے آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ ان کو اور خود اپنے نکمے پھر جب تک خدا نے چاہا میں آپ کے پاس نہ آیا پھر میں نے پہلی بار کی مثل خرے لئے اور آپ کے پاس آیا اور آپ کے پاس آدمیوں کو پایا اور خرمن کو آپ کے سامنے رکھ دیا آپ نے پوچھا یہ کیا ہے میں نے عرض کیا ہر یہ ہے آپ نے ہر آدمی کو خرے کھائے اور لوگوں نے بھی کھائے میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ امر آپ کی نشانیوں میں سے ہے میں آپ کے پیچھے پھرنے لگا اپنے میرے پھرنے کو سمجھ لیا اور اپنے اپنا کپڑا ڈھیلا کر دیا ایک ایک میں نے دیکھا ہر نبوت بائیں شانہ کی طرف تھی جاننے کا جیسا حق تھا میں جان لیا پھر میں پلٹ کر آپ کے سامنے بیٹھ گیا پھر میں نے اشدان لالا لا اللہ وانک رسول اللہ کہا۔

ابن سعد ابو یوسف اور ابو نعیم نے ابن اسحاق کے حلق پر تخریج کی ہے کہ اس نے مجھے عاصم بن عمر بن قتادہ نے محمود بن لبید سے اور انھوں نے ابن عباس رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ اس نے مجھ سے سلمان انفارسی نے یون حدیث کی ہے کہ میں اہل فارس سے ایک مرد تھا اور میرا باپ کھیتی کرتا تھا اور مجھے وہ نہایت درجہ محبت کرتا تھا یہاں تک کہ اس نے مجھ کو گھر میں اس عورت سے روک رکھا تھا جیسے لڑکی مکان میں روک رکھی جاتی ہے میں نے آتش پرستی میں اتنی کوشش کی تھی کہ میں آتشکدہ کا حاضر بناتا اور وہ خادم تھا کہ آگ جلاتا ہے اور میں ایسا بیخبر تھا کہ آدمیوں کے امور سے کسی امر کو نہیں جانتا تھا مگر جس کام میں میں رہتا تھا اس کو خوب جانتا تھا اور میرے باپ کی ایک زمین تھی اور میں بعض کام تھا اس نے مجھ کو بلایا اور کہا اے میرے پیارے بیٹے میں اپنی اس زمین سے غافل رہا اور اس کی اطلاع مجھ کو ہوئی ضرور ہے تو اس زمین کی طرف جا اور آدمیوں سے ایسا ایسا کہو اور میرے پاس آنے سے رک نہ ہٹا اگر تو میرے پاس آنے سے رک رہے گا تو مجھ کو اپنے انتظار سے کل کا روبرو

بیکار کر دے گا میں کسی کام کا نہ رہوں گا میں اپنے مکان سے اپنے عرب کی زمین کا ارادہ کر کے نکلا اور میں  
 نصاریٰ کے کینس کی طرف گذرا میں نے کینس میں نصارے کی آواز سنی میں نے پوچھا یہ کیا ہے لوگوں  
 نے کہا یہ نصاریٰ ہیں نماز پڑھتے ہیں۔ میں کینس میں دیکھنے کے لیے گیا میں نے اذکار جو حال دیکھا  
 مجھ کو بھلا معلوم ہوا اور اللہ میں انکے پاس بیٹھا رہا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا میرے باپ نے  
 میرے ڈھونڈنے کے لیے ہر طرف آدمیوں کو بھیجا رات کے وقت میں انکے پاس آیا اور اسکی زمین  
 کی طرف میں نہیں گیا میرے باپ نے مجھے پوچھا تو کہاں تھا میں نے تجھے نہیں کہا تھا کہ تو نہ  
 شہر تار میں نے کہا اے بابا میں اون لوگوں کی طرف گذرا کہ اونکو لوگ نصاریٰ کہتے ہیں مجھ کو اونکی  
 نماز اور دعا پسند آئی میں دیکھنے کے لیے بیٹھ گیا کہ کس طور سے نماز پڑھتے ہیں اور دعا مانگتے ہیں  
 میرے باپ نے کہا اے میرے بیٹے تیرا دین اور تیرے باپ دا کا دین اونکے دین سے اچھا ہے  
 میں نے کہا واللہ یہ دین اونکے دین سے اچھا نہیں ہے نصاریٰ وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں اور اس  
 دعا مانگتے ہیں اور اونکی نماز پڑھتے ہیں اور ہم عبادت نہیں کرتے مگر اس آگ کی کہ اپنے ہاتھوں سے اسکو  
 بھڑکاتے ہیں جس وقت ہم اس آگ کو چھوڑ دیتے ہیں تو وہ مرجاتی ہے یہ سنکر میرے باپ نے مجھ پر خوف  
 کیا اور میرے پاؤں میں لوہے کی زنجیر ڈال دی اور مجھ کو مکان میں اپنے پاس قید کر کے رکھا میں نے  
 نصاریٰ کے پاس کسی کو بھیجا اور اس نے پوچھا کہ اس دین کی اصل کہاں سے ہے جس دین پر میں  
 تمکو دیکھتا ہوں اونہوں نے کہا شام میں ہے میں نے اون سے کہا جسوقت تمہارے پاس شام سے  
 آدمی آدین تو مجھ کو وہاں جانے کے لئے اجازت دیجئے اونہوں نے کہا ہم تم کو خبر کر دیں گے ان کے  
 پاس نصاریٰ سے تاجر لوگ آئے اونہوں نے میرے پاس آدمی کو بھیجا اور کہا بھیجا کہ ہمارے تاجروں  
 سے ہمارے پاس تاجر آئے ہیں میں نے اون سے کہا بھیجا کہ جسوقت وہ تاجر حاجت روائی کر لیں اور  
 یہاں سے نکلنے کا ارادہ کریں تو مجھ کو خبر کر دیجئے اونہوں نے کہا ہم خبر کر دیں گے جبکہ اونہوں نے اپنی  
 حاجت روائی کر لی اور کوچ کا ارادہ کیا نصاریٰ نے اسکی اطلاع کے لئے میرے پاس آدمی بھیجا  
 میرے پاؤں میں زنجیر تھی میں نے اسکو نکال ڈالا اور اون سے جالہ اور اونکے ساتھ چلا گیا یہاں تک

کہ میں شام میں آیا جبکہ میں شام میں آیا تو میں نے دریافت کیا کہ اہل دین نصاریٰ میں کون شخص افضل ہے  
لوگوں نے بتلایا کہ اسقف جو صاحب کینہ ہے وہ دین نصاریٰ میں افضل ہیں اس کے پاس آیا اور اس سے کہا  
میں اس امر کو دوست رکھتا ہوں کہ تیرے کینہ میں رہوں اور تیرے ساتھ کینہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں اور تجھے  
ابھی مات سیکھوں اسقف نے کہا میرے ساتھ رہو سلطان نے کہا میں اسقف کیساتھ رہتا ہوں اور اسقف بڑا آدمی تھا نصاریٰ  
صدقہ کے لئے کتنا ادراؤ کو صدقہ دینے میں ترغیب دلاتا تھا جب نصاریٰ صدقہ اس کے پاس  
جمع کرتے تو وہ اسکا خزانہ جمع کرتا اور صدقہ مساکین کو نہیں دیتا تھا میں نے اس کا یہ حال دیکھا تو  
مجھ کو اس سے سخت دشمنی ہو گئی اور سکود زیادہ زمانہ نگذرا کہ مر گیا جبکہ لوگ اس کے دفن کرنے کی واسطے  
آئے میں نے ان سے کہا کہ یہ بڑا آدمی تھا تم سے صدقہ دینے کے لیے کتنا اور صدقہ دینے  
تکو رغبت دلاتا تھا جو وقت تم اس کے پاس صدقہ جمع کرتے تھے وہ اپنے پاس جمع رکھتا اور مساکین  
کو نہیں دیتا تھا انہوں نے پوچھا اسکی کیا بچان ہے میں نے اس کو جواب دیا کہ تمہارے پاس اس کا  
خزانہ میں نکال کے لاتا ہوں انہوں نے کہا لیکر آؤ میں نے اس کو سات قلال سونے اور چاندی سے  
بھرے ہوئے نکال کے دئے جبکہ انہوں نے اس کو دیکھا کہا واللہ یہ کبھی دفن نہ کیا جاوے گا اس کو ایک  
لکڑی پر انہوں نے سولی دی اور اس کو تنگسار کیا اور دو سے مر د کو اسکی جگہ لائے واللہ میں نے کسی  
ایسے مرد کو نہیں دیکھا کہ وہ چنگانہ نما پڑھتا ہو اور اس سے افضل ہو اور اجتمعا دین اس سے اشد  
ہو اور نہ کسی ایسے شخص کو دیکھا کہ وہ دنیا سے زہد اختیار کرنے اور رات دن کے آداب میں اس سے افضل ہو  
اس کی محبت سے میں ہر گز یہ سبنا کہ اس سے پہلے میں کسی شے کو دوست رکھتا تھا میں ہمیشہ اس کے  
ساتھ رہا کرتا تھا یہاں تک کہ اسکی وفات کا وقت آگیا میں نے اس سے کہا اے شخص اللہ تعالیٰ کا  
جو امر ہے تو دیکھتا ہے تو وہ موجود ہو گیا اور میں نے واللہ کسی شے کو ہر گز تیرے مثل دوست نہیں رکھا  
تو مجھ کو کیا حکم دیتا ہے اور میرے لئے تو کو سکود وصیت کرتا ہے اس نے مجھ سے کہا اے میرے بیٹے  
میں نہیں جانتا ہوں مگر ایک مرد کو جو موصل میں ہے تو اس کے پاس جا اس کو میرے مثل پانچ گنا جب وہ  
مر گیا تو میں موصل میں پہونچا اور صاحب موصل کے پاس گیا میں اس کو اس راہ کے حال کی مثل اجتہاد

اور دنیا سے زہر کرنے میں پایا میں نے اوس سے کہا کہ فلان نے مجھ سے وصیت کی ہے کہ میں تیرے پاس جاؤں اور تیرے ساتھ رہوں۔ اوس نے کہا اے فرزند تو قیام کرین اوسکے پاس ویسے ہی ٹھہر گیا جیسے اوسکے دوست کے پاس ٹھہرا تھا یہاں تک کہ اوسکے مرنے کا وقت آگیا میں نے اوس سے کہا کہ فلان نے مجھ کو تیرے پاس رہنے کے لئے وصیت کی تھی جو امر اللہ تعالیٰ کا ہے تو دیکھتا ہے وہ تیرے پاس آگیا مجھ کو کسی طرف تو وصیت کرتا ہے اوس نے کہا ادا ادا ہے فرزند میں نہیں جانتا مگر ایک مرد کو کہ نصیب میں ہے جس مذہب پر ہم ہیں وہ اس طریق اور مذہب پر ہے تو اوسکے پاس جا جبکہ ہم نے اوس کو دفن کر دیا میں دوسرے شخص سے جا ملا میں نے اوس سے کہا اے فلان مجھ کو فلان نے فلان کی طرف وصیت کی تھی اور فلان نے مجھ کو تیری طرف وصیت کی ہے ایسے میں آیا ہوں اور میں نے کہا اے فرزند تو قیام کرین اوسکے پاس ویسے ہی ٹھہر گیا جیسے ادا رہیوں کے پاس ٹھہرا تھا یہاں تک کہ اوسکی وفات کا وقت آگیا میں نے اوس سے کہا اے فلان اللہ تعالیٰ کا جو حکم ہے پاس آیا ہے تو اوس کو دیکھتا ہے فلان نے مجھ کو فلان کی طرف وصیت کی تھی اور فلان نے مجھ کو فلان کی طرف وصیت کی تھی اور فلان نے مجھ کو تیری طرف وصیت کرتا ہے اوس نے کہا اے فرزند جس مذہب اور طریق پر ہم ہیں کیونکہ میں اس طریق پر نہیں جانتا ہوں مگر ایک مرد کو کہ عمرو یہ میں ہے جو سرزمین روم سے ہے تو اوسکے پاس جا جس طریق پر ہم تھے تو اوس کو اوس طریق پر پایا گیا جبکہ میں نے اوس کو دفن کر دیا تو میں اپنی جا سے نکلنا اور صاحب عمرو یہ کے پاس گیا میں نے اوس کو ادا سے پھلے راہیوں کے حال پر پایا میں اوسکے پاس ٹھہر گیا اور میں نے کسب مال کیا یہاں تک کہ میرے پاس بہت سی بکریں اور گائیں ہو گئیں پھر اوسکی موت آمو جو دھو گئی میں نے اوس سے کہا اے شخص مجھ کو فلان راہب نے فلان راہب کے پاس وصیت کی اور فلان نے فلان راہب کے پاس وصیت کی اور فلان نے فلان کے پاس وصیت کی اور فلان نے تیرے پاس وصیت کی تھی تیرے پاس اللہ تعالیٰ کا جو امر آیا ہے تو اوس کو دیکھتا ہے مجھ کو کسی طرف وصیت کرتا ہے اوس راہب نے کہا اے فرزند مجھ کو یہ معلوم نہیں کہ جس مذہب اور طریق پر ہم تھے کوئی باقی رہا ہے جو میں تجھ سے کہوں کہ اوسکے پاس جا



ولیکن تیرے، ایسے اُس نبی کا زمانہ آگیا ہے کہ وہ حرم سے نہ ہو کر دیکھا اور سکے ہجرت کی جاسے دو پہر پہلی  
 زمینوں کے درمیان ایک ایسی شورزار زمین میں ہوگی کہ اوسین کجور کے درخت ہونگے اور اس  
 نبی میں ایسی علامتیں ہونگی کہ نہ چھینگی اس کے دونوں شانین کیچے میں ہر نبوت ہرگی وہ نبی  
 بدیہ کہا یگا اور صدہ قدر نہ کہا یگا اگر تجھ کو یہ طاقت ہو کہ اون ملکوں تک پہنچ سکے تو ہاں جا  
 اسے کہ تیرے سے اوس نبی کا زمانہ آگیا ہے جیکہ مہنے اوس راہب کو دفن کر دیا تو میں اوتنی  
 مدت تک ٹھہر گیا کہ ہماری طرف کچھ مرد جو عرب کے تجارت اور بنی کلب سے تھے گزرے میں نے  
 اون سے کہا مجھ کو اپنے ساتھ سوار کر کے لے چلو اور مجھ کو ستر زمین بہرین پہنچا دو اور میری ہگا  
 اور بکر میں تم لے لو اونہوں نے قبول کیا میں نے اپنی گائے بکر میں ادنکو دے دیں اونہوں نے مجھ کو  
 سوار کر لیا یہاں تک کہ وہ مجھ کو وادی قریٰ میں لائے اونہوں نے مجھ پر ظلم کیا اور غلام بنا کے اوس یہودی  
 مرد کے ہاتھ بیچ ڈالا جو وادی قریٰ میں رہتا تھا واسد میں نے کھجوروں کے درختوں کو دیکھا اور  
 میں نے یہ طبع کیا کہ میرے دوست نے جس شہر کی تعریف کی تھی وہی شہر ہو گا یہ امر مجھ کو مستحق نہ ہوتا  
 یہاں تک کہ ایک یہودی مرد وادی قرے کا رہنے والا جو بنی قریظہ سے تھا وہ آیا اور اس نے شخص  
 سے جس کے پاس میں تھا مجھ کو مول لے لیا وہ یہودی مجھ کو اپنے ساتھ لیکر نکلا اور مدینہ منورہ میں مجھ کو  
 لایا خدا کی قسم وہ شہر نہ تھا مگر میرا دیکھا ہوا بیٹا اسکی صفت یحیٰی میں اپنی غلامی کی حالت میں  
 اپنے صاحب کے ساتھ ٹھہرا اور اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں مبعوث کیا مجھ سے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی امر ذکر نہیں کیا جاتا تھا میں اپنی غلامی کی حالت میں تھا  
 یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام قبایین تشریف لائے اور میں اپنے مالک کا کام اس کے  
 کھجور کے درختوں میں کر رہا تھا خدا کی قسم میں نخلستان میں تھا کہ اوس یہودی کے چچا کا بیٹا میرے  
 پاس آیا اوس نے مجھ سے کہا کہ اے فلان اللہ تعالیٰ نبی قیسہ کو قتل کرے خدا کی قسم وہ لوگ انبوت  
 مقام قبایین ایک مرد کے پاس جمع ہیں جو کہ سے آیا ہے وہ لوگ یہ زعم کرتے ہیں کہ وہ نبی ہے خدا کی  
 قسم مجھ کو یہ سننے کے ساتھ ہی لرزہ آگیا یہاں تک میں کانپا کہ میں یہ گمان کیا کہ میں اپنے مالک پر گڑبڑ دیکھا

اور میں یہ پوچھتا ہوں اور تیرا یہ کیا خبر ہے اور وہ کون شخص ہے جس کا یہ ذکر ہے میرے مالک نے ہاتھ اٹھایا اور نہایت زور سے ایک گونہ سنا جھکوا مارا اور کہا تو اپنے آپ کو دیکھ اور اس خبر کو تو کیوں پوچھتا ہے اپنا کام کر میں نے کہا کچھ نہیں ہے میں نے ایک خبر سنی تھی اور سکو میں دریافت کرتا تھا میں نے چاہا کہ اس خبر کو معلوم کروں میں اپنی جگہ سے نکلا اور لوگوں سے اسکو پوچھا ایک عورت مجھ کو ملگئی کہ وہ میرے ملک کی تھی میں نے اس سے پوچھا تو یہ معلوم ہوا کہ اسکے گھر کسب لوگ سامان ہو گئے ہیں اس نے میری بہری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی جب رات ہو گئی اور میرے پاس میرے کمانے سے کچھ تھا میں نے اسکو اٹھایا اور میں اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا آپ مقام قبائین تشریف رکھتے تھے میں نے آپ سے عرض کیا کہ مجھ کو یہ خبر ہو چکی ہے کہ آپ مرد صالح ہیں اور آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب ہیں جو کہ غزوات میں اور میرے پاس صدقہ سے کچھ تھا جو لوگ ان ملکوں میں رہتے ہیں میں نے آپ لوگوں کو اون سے اس صدقہ کے لئے حق دیکھا لیجئے وہ یہ ہے اور آپ اس سے کمائے یہ سکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک روک لیا اور اپنے اصحاب سے فرمایا تم لوگ کہاؤ اور اپنے نہیں کما یا میں نے اپنے دل میں کہا کہ میرے دوست نے جو وصف مجھ سے بیان کیا تھا اس میں سے یہ ایک خوب ہے ہر میں اپنی جائے کو واپس چلا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبائین سے مدینہ منورہ کی طرف ہلٹ گئے میرے پاس جو شے تھی میں نے اسکو جمع کیا ہر میں اسکو آپ کے پاس لایا اور آپ سے میں نے کہا کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ صدقہ نہیں کھاتے ہیں اور یہ دہریہ ہے اور کراست ہے صدقہ نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو کما یا اور آپ کے اصحاب نے کما یا میں نے اپنے دل میں کہا یہ دو عادتیں ہیں جن کو میرے دوست نے بیان کیا تھا کہ وہی صدقہ نہ کما یا گا اور دہریہ کما یا گا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ اسوقت ایک جنازہ کے پیچھے جا رہے تھے اور دو چار دین صوف کی اوڑھے ہوئے تھے اور اپنے اصحاب میں تھے میں آپ کے گرد پہرنے لگا کہ خاتم نبوت کو جو آپ کی پشت مبارک میں ہے اسکو دیکھوں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھا کہ میں آپ کے گرد پہر رہا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پہچان لیا کہ مجھے کسی شے کا وصف کیا گیا ہے جو میں اس کا ثبوت چاہتا

ہوں اپنے اپنی جادو اپنی ہنٹ مبارک سے علیی و کردی میں نے آپ کے دولون شانوں کے سچ سچ منہ نام  
نبوت کو ویسے ہی دیکھا جیسے میرے دوست راہب نے مجھے وصف کیا تھا میں مہر نبوت کی طرف  
جھٹک گیا میں مہر نبوت کو بوسہ دیتا تھا اور روتا تھا آپ نے فرمایا اے سلمان بیٹہ کے پیچھے سے  
پلٹ آؤ میں آپ کی بیٹی کے پیچھے سے پلٹ گیا اور میں آپ کے سانسے بیٹہ گیا اور میں اس امر کو دوست  
رکتا تھا کہ آپ کے اصحاب آپ کی نبوت کے متعلق مجھے سنیں میں نے وہ باتیں آپ سے کہیں جبکہ میں  
فارغ ہوا تو اپنے مجھ سے فرمایا اے سلمان تم مکاتب ہو جاؤ میں نے اپنے مالک کے تین سو کچور کے  
درختوں اور چالیس اوقیہ پر اپنے آپ کو مکاتب بنایا یعنی آزاد بنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
اصحاب نے کچور کے چھوٹے چھوٹے درختوں سے جس مقدار میں اون کے پاس تھے میری اعانت کی  
کسی نے تیس اور کسی نے بیس اور کسی نے دس درخت کچور کے مجھ کو دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ ان درختوں کے لیے گڑھے کھودو جس وقت تم گڑھے کھودنے سے فارغ ہو جاؤ  
تو مجھ کو بلا لو میں اپنے ہاتھ سے اون درختوں کو لگاؤں گا میں نے اون درختوں کے لیے گڑھے کھودے  
اور میرے دوستوں نے گڑھے کھودے میں میری اعانت کی جہاں جہاں وہ درخت لگائے جاتے  
وہاں وہاں میں نے گڑھے کھودے یہاں تک کہ ہم گڑھے کھودنے سے فارغ ہو گئے ہر رسول اللہ صلی  
علیہ وسلم تشریف لائے ہم وہ چھوٹے چھوٹے درخت آپ کے پاس اونٹھا کے لاتے تھے اور آپ اپنے  
دست مبارک سے اون کو گڑھوں میں رکھتے تھے اور اسکے اوپر پٹی برابر کرتے تھے اللہ تعالیٰ کی قسم  
ہے کہ اوس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے اون چھوٹے درختوں میں سے ایک درخت بھی  
خشک نہیں ہوا سب ہرے ہرے ہو گئے۔

اب میرے ذمہ درہم باقی رہ گئے تھے آپ کے پاس کوئی مرد بعض معدنوں سے کبوتر کے انڈے کی  
برابر سونا لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے سلمان یہ سونا تم نے لیا اور تمہارے قرض ہے  
اوسکو اس سے ادا کر دو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میرے ذمہ جو کچھ قرض  
ہے اس سونے سے وہ کہاں ادا ہوگا (یعنی یہ سونا تھوڑا ہے اور قرض بہت ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جتنا تمہارا قرض ہے اسی سونے سے ادا کر دیجگا قسم ہے اوس ذات کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے میں نے اوس سونے سے قرض خواہوں کو چالیں اوقیہ وزن کر کے ادا کرے اور جتنا سونا میں نے ادا نہ کیا تھا اوسکی مثل میرے پاس باقی رہ گیا۔

ابونعیم نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن کے طریق سے سلمان سے روایت کی ہے سلمان نے کہا کہ جو لوگ رام ہرہز بن یہیہ اور نے تھے اونہیں میں تھا میں اپنی قریہ کے لوگوں کے ہمراہ جایا کرتا تھا اور اس جگہ ایک پہاڑ تھا اوس میں ایک غار تھا میں ایک دن تنہا گیا ایک ایک میں نے اوس غار میں ایک لاش بے قد کے آدمی کو دیکھا کہ صوف کے کپڑے پہنے تھا اور اوسکی جوتیاں بھی بالوں کی تھیں اوس نے مجھکو اشارہ کیا میں اس کے قریب گیا اور اس نے مجھے پوچھا اسے کہ تو عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کو بچاتا ہے میں نے کہا نہیں بچاتا اور نہ میں نے اوزکا نام سنا اوس نے کہا تو جانتا ہے کہ عیسیٰ بن مریم کون ہے وہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے جو شخص عیسیٰ علیہا السلام پر ایمان لائیگا کہ وہ رسول اللہ ہے اور اس رسول پر ایمان لائیگا کہ عیسیٰ علیہا السلام کے بعد آئیگا اور اس کا نام احمد ہے اوسکو اللہ تعالیٰ دنیا کے غم سے نکال کے آخرت کی آسائش اور راحت اور نعمت دیگا میں نے دیکھا کہ اس کے دونوں ہونٹوں سے حلاوت اور نور نکلتا رہا تھا میرا دل اوس پر فریفتہ ہو گیا اوس نے اول جوش مجھکو سکھائی یعنی لا الہ

الا اللہ عیسیٰ بن مریم رسول اللہ محمد ابدا رسول اللہ البعث البعث الموت اور مجھکو نماز میں قیام تعلیم کیا اور کہا جب وقت تو نماز میں کھڑا ہو تو روئے قبلہ کھڑا ہو اور جب وقت تجھکو آگ بیچ میں لے لے تو اوسکی طرف انکشاف نہ کیجھو اور اگر تیری مان اور تیرا باپ تجھکو بلاے اور تو نماز فریضہ میں ہو تو انکشاف نہ کیجھو مگر اللہ تعالیٰ کے رسولوں سے کوئی رسول تجھکو بلائے اور تو نماز فریضہ میں ہو تو اپنی نماز کو قطع کر دے اور کہ اللہ تعالیٰ کا رسول تجھکو نہ بلایگا مگر وحی سے کہ وہ وحی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگی پھر اوس مرد نے مجھے کہا کہ تو مجھ کو عبد اللہ کو جو تمامہ کے پہاڑوں سے ظہور کریگا اگر تو پاسے تو اپنا ایمان لائیو اور اونکو یہ اسلام کہہ دیجئے میں نے اوس مرد سے کہا کہ محمد بن عبد اللہ کی صفت بیان کرو اوس نے کہا وہ نبی ہیں اونکو لوگ نبی الیہ کہیں گے وہ محمد بن عبد اللہ ہیں تمامہ کے پہاڑوں سے ظہور کریگا

اور اونٹ اور گدھے اور گھوڑے اور خچر اور بچہ پارسوا ہونگے اور آزاد اور غلام اونکے نزدیک برابر ہونگے اور اونکے قلب اور جوارح میں رحمت ہوگی اور اونکے دونوں شانوں کے بیچ میں ایک انڈا کیوتر کے اٹھنے کی مثل ہوگا اور سپر لکھا ہوگا اسکے باطن میں یہ لکھا ہوگا واللہ وحدہ لا شریک للہ محمد رسول اللہ اور اسکے ظاہر میں یہ لکھا ہوگا تو جیست شیت فانک المنصوم وہ ہدیہ کما یتنگے اور صدقہ نہ کما یتنگے وہ حقد اور حسد نہ کریں گے اور جو شخص اذن سے عمدہ کرے گا وہ اوپر اور مسلمان پر ظلم نہ کریں گے۔  
 طرانی زاد را یونیم نے شرجیل بن اسعد کے طریق سے سلمان رضی سے روایت کی ہے سلمان نے لکھا کہ میں دین کی خواہش میں نکلا جو لوگ اہل کتاب سے کچھ لوگ رہبانوں میں باقی رہ گئے تھے انکو میں نے پایا وہ رہبان یہ کہتے تھے کہ یہ زمانہ اس بنی کا ہے کہ عرب کی زمین سے ظہور کریگا اس نبی کی بہت سی علامتیں ہیں اوان علامتوں میں سے ایک علامت یہ ہے کہ ایک خال مدور اسکے دونوں شانوں کے درمیان ہوگا وہ خاتم نبوت ہے میں ایسے وقت عرب کی زمین میں جا پونچا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور کیا تھا جو کچھ اذن اہل کتاب نے لکھا تھا میں نے کل دیکھا اور میں نے خاتم نبوت دیکھی میں نے یہ شہادت دی لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ۔

بیہقی اور ابوالنعم نے بریدہ کے طریق سے یہ روایت کی ہے کہ سلمان اتنے اتنے تھلون کے عوض مکاتب ہوئے جو اونکو پوتے تھے اور انکی خدمت کرتے تھے یہاں تک کہ وہ درخت پھل لاتے تھے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور آپ نے کل درخت لگائے مگر ایک درخت کہ اسکو حضرت عمر رضی نے لگایا تھا کل درخت اسی سنہ میں پھل لائے لیکن وہ درخت پھل نہ لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اس درخت کو کس نے بویا تھا لوگوں نے کہا عمر رضی نے آپ نے اس درخت کو اوکھاڑا اور اپنے دست مبارک سے اسکو بو دیا وہ درخت اسی سال میں بارور ہو گیا۔

ابن سعد اور ابوالنعم نے ابو عثمان النہدی کے طریق سے سلمان سے روایت کی ہے سلمان نے لکھا کہ میں اپنے اہل سے اس شرط پر مکاتب ہوا کہ انکو کعبہ کے پاس درخت لگا دوں گا جب وہ بار آور ہو جائیں گے تو میں حرم ہو جاؤں گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم شریف لائے آپ اپنے دست مبارک سے

درخت لگاتے تھے ایک درخت میں اپنے ہاتھ سے لگایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لگائے ہوئے سب درخت پھل لائے مگر وہ ایک میرا لگایا ہوا درخت پھل نہ لایا۔

حاکم اور بیہقی نے ابو الطفیل کو طریق سے سلمان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اتنا سونا عطا فرمایا اور اپنے انگوٹھے اور اسکی برابر کی انگلی کو جو ابراہم ہے حلقہ بنا کے بتایا کہ جس سے درہم کی مثل صورت ہو جاتی ہے یعنی سونے کی ایک گول ٹکیہ درہم کی مثل مجھ کو دی اگر کوہ احد ایک پلہ میں رکھا جاتا اور دوسرے پلہ میں وہ سونے کی ٹکیہ رکھی جاتی تو سو۔ نے کا پلہ احد کے پلہ سے غالب رہتا۔

احمد و بیہقی نے دوسری وجہ سے سلمان سے روایت کی ہے کہ جب وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو وہ سونا دیا اپنے فرمایا کہ اس سے اپنا قرض چھڑا دو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ذمہ جو قرض ہے یہ سونا و تساکمان ہے آپ نے اوس سونے کو اپنی زبان مبارک پر پیرا پھر اوسکو میری طرف پسینک دیا پھر اپنے پیر فرمایا اوسکو لیجاؤ اللہ تعالیٰ اس سے تمہارا قرض ادا کر دیگا میں چلا گیا اور اوس سونے سے میں نے چالیس اوقیہ قرض خواہوں کو وزن کر کے پورے دے دیے۔

ابن اسحاق اور ابن سعد و بیہقی اور ابو نعیم نے اپنے طریق سے تخریج کی ہے کہا ہے کہ مجھے عاصم بن عمر بن قتادہ نے حدیث کی ہے عاصم نے کہا مجھ سے اوس شخص نے حدیث کی ہے جس نے عمر بن عبدالعزیز سے سنا ہے عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ مجھے سلمان کی حدیث یوں بیان کی گئی ہے کہ صاحب عموریہ نے اپنی وفات کے وقت سلمان سے کہا کہ سرزمین شام میں دو جنگل ہیں وہاں تم جاؤ وہیں ایک مرد ہے کہ ایک جنگل سے نکل کے دوسرے جنگل میں سال بہرین رات کے وقت جاتا ہے اوسکے سامنے سیار لوگ آتے ہیں کسی مریض کے واسطے وہ دعا نہیں کرتا مگر وہ شفا پاتا ہے تم اس دین کو جو مجھے پوچھتے ہو اوس سے پوچھو سلمان فرمے کہ میں اپنے مقام سے نکلا اور جب ان وہ مرد مہتا تھا پوچھا کہ ایک سال تک میں ٹھہرا ہوا یہاں تک کہ وہ اوس معینہ رات میں نکلا میں نے اوس کا مونڈہا کٹ لیا اور میں نے اوس سے کہا رحمک اللہ اور پوچھا کیا حقیقت ابراہیم علیہ السلام

کا دین ہے اوس مرد نے کہا تیرے لیے وہ وقت آگیا کہ ایک نبی اس بیت اللہ کے نزدیک اس حرم میں اس دین کے ساتھ مبعوث ہوگا جبکہ سلمان رضی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ذکر کیا آپ نے فرمایا اے سلمان اگر تو میری تصدیق کیا کرتا تھا تحقیق تو نے عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو دیکھا۔

ابن اسحاق اور بیہقی نے اپنے طریق سے روایت کی ہے کہ مجھے عاصم بن عمر بن قتادہ نے حدیث کی ہے کہ ہمارے شیوخ نے کہا ہے کہ ہم لوگوں سے عرب میں کوئی شخص زیادہ عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان سے نہ تھا ہمارے ساتھ یہود تھے اور وہ لوگ اہل کتاب تھے اور ہم لوگ بت پرست تھے جس چیز سے یہود کراہت کرتے جسوقت ہم کو یہود سے وہ چیز پہنچتی وہ یہ کہتے تھے کہ اب ایک نبی مبعوث ہوگا اوس کا زمانہ آگیا ہے ہم اوس نبی کی پیروی کرینگے اور تمکو ایسا قتل کرینگے جیسے عاد اور ثمود قتل کئے گئے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا ہم نے آپکا اتباع کیا اور یہود نے آپکی نبوت سے انکار کیا اللہ تعالیٰ نے یہود کے باب میں یہ آیت نازل فرمائی (وکان من قبل تنفیثہن اعلیٰ الذین کفروا آلائیہ)

بیہقی اور ابوالنعیم نے علی ازودی سے روایت کی ہے کہ یہود کہتے تھے اے اللہ ہمارے واسطے اس نبی کو مبعوث کر کہ ہمارے اور آدمیوں کے درمیان حکم کرے یعنی حق کو ظاہر کرے حاکم اور بیہقی نے ابن عباس رضی سے تخریج کی ہے کہ خیبر کے یہود بنی غطفان سے جنگ کرتے تھے جسوقت جنگ میں وہ مقابل ہوئے یہود خیمہ رہاگ گئے یہود نے اس دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے حمایت چاہی واللہم اننا نسا لک بحق محمد النبی الامی الذی وعدتنا ان تخرجہ لنا فی آخر الزمان الانصرنا علیہم اے ہمارے اللہ تعالیٰ ہم تجھے بحق محمد صلعم چاہتے ہیں کہ بنی غطفان پر ہم کو تو نصرت دے محمد وہ نبی امی ہے کہ تو نے وعدہ کیا ہے کہ آخر زمانہ میں تو اوس نبی کو ہمارے لیے پیدا کرے گا اور تو ہم کو اپنی نصرت دے جسوقت یہود مقابل ہوتے یہ دعا پڑھتے تھے اور غطفان کو ہنگام دیتے تھے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث کئے گئے یہود نے آپکا انکار کیا

اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قول کو نازل کیا۔ (وکانوا من قبل سیفقتون علی الذین کفروا)  
ابن اسحاق اور احمد نے اور بخاری نے اپنی تاریخ میں اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے  
اور بیہقی اور طبرانی اور ابونعیم نے محمود ابن لبید کے طریق سے سلمہ بن سلامہ بن وقش سے روایت  
کی ہے کہ ہمارے درمیان ایک یہودی تھا وہ اپنی قوم بنی عبدالاشہل کی محفل کی طرف صبح کو گیا اور  
اوس نے بعثت یعنی مرنے کے بعد اوشٹھنے اور قیامت اور جنت اور دوزخ اور حساب و میزان  
کو ذکر کیا اور کہا کہ یہ امور اذن بت پرستوں کے لئے ہیں کہ جو یہ گمان نہیں کرتے ہیں کہ مرنے کے  
بعد اٹھائے جائیں گے اوس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے پہلے یہ ذکر کیا تھا لوگوں نے  
اوس سے کہا اے فلان تیرا پہلا ہو کیا یہ ہونے والا ہے کہ آدمی مرنے کے بعد اوس جہان میں  
اٹھائے جائیگا جس میں جنت اور دوزخ ہے اور اونکے اعمالوں کی جزا و نکو دی جائیگی اوس یہودی  
نے کہا بیشک ایسا ہو گا قسم ہے اوس ذات کی کہ اوسکے ساتھ حلف کیا جاتا ہے میں اس امر کو  
دوست رکھتا ہوں کہ میرا حصہ اوس آگ سے ہو کہ بڑے نوز کو تم لوگ اپنے مکان میں روشن کرو اور  
اوس کو گرم کر دھو تم اوس تنور میں مجھ کو ڈال دو اور اوس کو بند کر دو اور میں دوزخ کی آگ سے کل کے دن  
نجات پاؤں اوس سے پوچھا گیا اے فلان اسکی کیا علامت ہے اوس نے کہا کہ ان شہروں کی  
طرف سے ایک نبی مبعوث کیا جائیگا اور اوس نے اپنے ہاتھ سے مکہ اور یمن کی طرف اشارہ کیا لوگوں  
نے اوس سے پوچھا کس وقت اوس نبی کے مبعوث ہونیکا تو گمان کرتا ہے راوی کہتا ہے اوس نے  
میری طرف دیکھا اور میں قوم میں کم سن تھا یہ کہا کہ اگر یہ لڑکا اپنی عمر کو گزار دے گا تو اوس نبی کو پائیگا  
اوسکے کہنے کے بعد کچھ رات دن نہیں گزرے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث  
کیا اور آپ ہم لوگوں میں زندہ ہیں اور ہم آپ پر ایمان لائے ہیں اور ہم نے آپکی تصدیق کی ہے  
اور اوس کہنے والے نے بغاوت اور حسد سے آپکا انکار کیا ہم نے اوس سے کہا اے فلان کیا تو  
وہ شخص نہیں ہے کہ تو نے ہم سے آپکی رسالت کے باب میں کہا تھا جو کچہ کہا تھا اور تو نے ہم کو آپکی خبر دی تھی اوس نے  
کہا آپ وہی نہیں۔



بیہقی اور طبرانی اور ابو نعیم نے اور خراطی نے ہوا تف میں خلیفہ بن عبدہ سے روایت کی ہے  
 خلیفہ نے کہا میں نے محمد بن عدی بن ربیعہ سے پوچھا کہ تمہارے باپ نے زمانہ جاہلیت میں کنوکر  
 تمہارا نام محمد رکھا اور انہوں نے کہا جو سوال تم نے مجھے کیا ہے میں نے بھی اپنے باپ سے وہی سوال  
 کیا تھا میرے باپ نے کہا کہ چار آدمی نبی تمہیں پوچھے جو تھا میں تھا ایک میں اور دوسرا سفیان بن  
 حجاج بن داعم تیسرا یزید بن عمر بن ربیعہ جو تھا اسامہ بن مالک بن خندف جبکہ ہم ملک شام میں  
 داروہوئے ایک ایسے تالاب پر اور ترے کہ اوپر درخت تھے ایک شخص دیر کا رہنے والا ہمارے  
 قریب آیا اور اس نے پوچھا تم کون لوگ ہو ہم نے کہا ہم نبی مضر سے ایک قوم کے لوگ ہیں اوس نے  
 کہا قریب میں تم لوگوں میں سے جلد ایک نبی مبعوث کیا جائیگا تم اس کی طرف دوڑو اور اس سے  
 اپنا حصہ لو ہدایت پاؤدہ نبی خاتم النبیین ہے ہم نے اوس سے پوچھا اوس نبی کا کیا نام ہے اوس نے  
 کہا محمد ہے جبکہ ہم اپنے اہل کی طرف گئے ہم چار دن آدمیوں میں سے ہر ایک کے ایک ایک لڑکا  
 پیدا ہوا ہر ایک نے اپنے فرزند کا نام محمد رکھا۔

ابن سعد نے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہ عرب لوگ اہل کتاب اور کاہنوں سے یہ  
 سنتے تھے کہ ایک نبی عرب سے مبعوث ہوگا اوس کا نام محمد ہوگا عربوں سے جس شخص کو یہ خبر پہنچی  
 اوس نے نبوت کی طمع سے اپنے بیٹے کا نام محمد رکھا۔

ابن سعد نے قتادہ بن السکن العری سے روایت کی ہے کہ نبی تمیم بن محمد بن سفیان بن  
 حجاج تھا اور ترساؤن کا پیشوا تھا اوس نے اپنے باپ سے کہا کہ عرب میں ایک نبی ہوگا اوس کا  
 نام محمد ہوگا اسیلے اوس نے محمد نام رکھا۔

اور بیہقی نے مروان بن الحکم کے طریق سے معاویہ بن ابوسفیان سے روایت کی ہے کہ اہل کوفہ  
 بن حرب نے مجھے حدیث کی کہ میں اور اسامہ بن ابی الصلت شام کی طرف گئے کہ ہم اوس قریہ کی  
 طرف گزرے حمیم نصاریٰ تھے جبکہ نصاریٰ نے امیہ کو دیکھا اس کی تعظیم کی اور اکرام کیا اور انہوں  
 نے یہ ارادہ کیا کہ امیہ ان کے ساتھ جائے امیہ نے مجھے کہا اے ابوسفیان تم میرے ساتھ چلو

تم ایک ایسے مرد کی طرف جاؤ گے کہ نصرانیہ کا علم اوسکی طرف منتہی ہو گیا ہے میں نے امیہ سے  
 کہا میں ہمارے ساتھ نہیں جاتا امیہ گیا اور واپس آ گیا اور مجھے کہا کہ جو بات میں تم سے  
 کہوں کیا تم اسکو چھپاؤ گے میں نے کہا بیشک چھپاؤں گا امیہ نے کہا کہ اوس مرد نے جس پر  
 علم الکتاب منتہی ہو گیا ہے مجھے یہ حدیث کی ہے کہ نبی مبعوث ہو گیا ہے اوسکے کہنے سے میں نے  
 یہ گمان کیا کہ وہ نبی میں ہی ہوں اوس نے کہا وہ نبی تم لوگوں میں سے نہیں ہے وہ اہل مکہ سے  
 ہے میں نے اوس سے پوچھا اوس کا نسب کیا ہے اوس نے کہا اوس کا نسب اوسکی قوم کا  
 منتخب ہے اور مجھے یہ کہا اسکی علامت یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد شام کو استی بارز لرزلہ  
 آیا ہے اور ایک زلزلہ باقی رہا ہے کہ اوس زلزلہ سے شام میں شر اور مصیبت داخل ہوگی جبکہ  
 ہم ایک ٹیکری کے قریب پہنچے تو یکایک ایک شتر سوار کو پہننے دیکھا سمنے اوس سے پوچھا  
 تو کہاں سے آ رہا ہے اوس نے کہا شام سے آتا ہوں ہم نے اوس سے پوچھا کیا کوئی حادثہ وقع  
 ہوا ہے اوس نے کہا ہاں حادثہ ہوا شام میں ایک ایسا زلزلہ آیا کہ اوس سے شام میں شر اور  
 مصیبت داخل ہوئی ہے۔

ابو نعیم نے کعب اور وہب بن منبہ سے روایت کی ہے دونوں نے کہا ہے کہ بخت نصر  
 نے اپنے سونے میں ایک ایسا عظیم خواب دیکھا جس نے اوسکو بے چین کر دیا جبکہ بخت نصر بیدار  
 ہوا تو اوس خواب کو بھول گیا اوس نے اپنے کاہنوں اور جادو گروں کو بلایا اور خواب میں  
 اندوہ سے جو صدمہ پہنچا تھا اوس سے اؤ کو خبر کی اور اون سے اوسکی تعبیر چاہی اونہوں نے  
 اوس سے کہا کہ ہمارے سامنے خواب کو بیان کر و بخت نصر نے کہا میں اوسکو بھول گیا اونہوں نے  
 کہا جب تک تو میان نکرے گا ہم کو اوسکی تاویل پر قدرت نہوگی بخت نصر نے دانیال علیہ السلام  
 کو بلایا اور آپکو خبر کی دانیال علیہ السلام نے فرمایا تو نے ایک ایسی عظیم بات کو دیکھا جسکے دونوں  
 پاؤں زمین میں تھے اور اوسکا سر آسمان میں اعلیٰ حصہ اوسی کا سونے کا تھا اور اوسط حصہ چاندی کا  
 اور اسفل حصہ تانبے کا اور اوسکی دونوں پٹیلیں بوسے کی تھیں اور اوسکے دونوں پاؤں سفالی تھے

اوسکو تو دیکھ رہا تھا اور اوسکا حسن اور اوسکی صنعت کی درستی تجھکو تعجب میں ڈالتی تھی اللہ تعالیٰ نے ایک پتھر آسمان سے اوسپر ڈالا وہ پتھر اوسکے اعلیٰ راس پر گر اوس نے اوسکے پیس ڈالا یہاں تک کہ اوسکو آنا کر دیا اوسکا سونا اور چاندی اور تانبا اور سونا اور ٹھکر اخلاط ہو گیا اس وقت تجھکو یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر تمام انسان اور جنات جمع ہو کے بعض کو بعض سے جدا کریں تو انکو اوسپر قدرت نہوگی اور اگر ہوا چلے تو اوسکو پر اگندہ کر ڈائے گی اور تو نے اوس پتھر کو دیکھا تھا کہ ہینیکا گیا تھا وہ بڑھتا جاتا تھا اور عظیم ہو رہا تھا اور پسپا جاتا تھا یہاں تک کہ اوس پتھر نے کل روئے زمین کو بہر دیا تو نہین دیکھتا تھا لکہ آسمان اور اوس پتھر کو بخت نصرت نے کہا اپنے سچ کہا یہی وہ رویا ہے جسکو میں نے دیکھا تھا فرماؤ اسکی تاویل کیا ہے حضرت دانیال علیہ السلام نے فرمایا کہ بت وہ مختلف امتیں ہیں کہ اول زمانہ اور اوسط زمانہ اور آخر زمانہ میں ہونگی اور وہ پتھر کہ بت پر ہینیکا گیا تھا وہ دین ہے کہ آخر زمانہ میں امتوں کی طرف ڈالا جائیگا تاکہ اوس دین کو اللہ تعالیٰ امتوں پر غالب کرے اللہ تعالیٰ ایک نبی امی کو عرب سے مبعوث کریگا اللہ تعالیٰ اوس نبی کے سبب سے جمیع امتوں اور دینوں کو خوار اور پامال کر دے گا جیسا کہ تو نے پتھر کو دیکھا کہ اوس نے بت کے اصناف کو خوار اور پامال کر دیا وہ نبی کل دینوں اور امتوں پر غالب ہو گا جیسا کہ تو نے پتھر کو دیکھا کہ کل روئے زمین پر غالب ہو گیا۔

ابن عساکر نے دمشق کی تاریخ میں عیسیٰ بن داب سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو بکر الصدیقؓ نے فرمایا کہ میں بڑی گاہ کعبہ میں بیٹھا تھا اور زید بن عمرو بن نفیل بھی بیٹھا تھا اوسکے پاس سے امیت بن ابی الصلت گذرا اور اوس نے کہا آگاہ ہو جاؤ کہ وہ نبی جسکا انتظار کیا جاتا ہے ہم لوگوں میں سے ہو گا یا تم لوگوں میں سے یا اہل فلسطین میں سے ہو گا حضرت ابو بکر رضی نے کہا میں نے اس سے قبل کسی نبی کی نسبت نہین سنا تھا کہ اوسکا انتظار کیا جائے گا اور وہ مبعوث ہو گا میں درقہ بن نوفل کا ارادہ کر کے نکلا اور اس حدیث کو میں نے اوسکے سامنے بیان کیا درقہ نے منکر کہا بیشک اسے بیہوشی ہو کہ اہل کتاب اور علمائے یہودی ہے کہ یہ نبی جسکا انتظار کیا جاتا ہے نسب میں منتخب

عرب سے ہوگا اور مجھ کو نسب کا علم ہے اور تیری قوم نسب میں افضل اور منتخب عرب ہے میں نے پوچھا  
اے چچا وہ نبی کیا کہے گا درقہ نے کہا وہ کہیگا جو اسکو کہا جائیگا یعنی اللہ تعالیٰ جو کچھ اوس نبی سے  
فرمائیگا وہ مخلوق سے وہی کہے گا مگر وہ علم تکمیلے گا اور نہ ظلم کرائیگا ابوبکر الصديق رضی اللہ عنہ نے کہا جبکہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے میں ایمان لایا اور میں نے تصدیق نبوت کی۔

طیالسی اور بیہقی اور ابو نعیم نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے یہ روایت کی ہے کہ زید بن  
عمر بن نفیل اور ورقہ بن نوفل دونوں دین کی تلاش میں نکلے اور موصول میں ایک راہب کے  
پاس پہنچے اوس راہب نے زید سے پوچھا تم کہاں سے آئے ہو زید نے کہا بیت ابراہیم علیہ السلام  
سے آیا ہوں اوس نے پوچھا کیا تلاش کرتے ہو زید نے کہا دین کی تلاش کرتا ہوں راہب نے کہا اپنے  
مقام کی طرف تم پلٹ جاؤ قریب وقت آگیا ہے جبکہ تم تلاش کرتے ہو تمہاری زمین میں ظاہر ہوگا۔

ابو یعلیٰ نے اور بخاری نے اپنی مجموعہ میں اور طبرانی نے اور حاکم نے روایت کی ہے اس حدیث  
کو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور ابو نعیم نے اسامہ بن زید سے اور اسامہ نے زید بن حارثہ سے یہ روایت  
کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم زید بن عمرو بن نفیل سے ملے اور اپنے زید سے کہا اے چچا مجھ کو  
کیا ہوا ہے کہ میں تمہاری قوم کو دیکھتا ہوں کہ وہ تم سے بغض رکھتے ہیں زید نے کہا خدا کی قسم یہ امر  
بنیر کسی ایسے کینہ کے ہے کہ وہ کینہ انکے ساتھ مجھ کو ہو لیکن میں انکو مگر اہی پر دیکھتا ہوں میں  
اپنی جگہ سے نکلا اس دین کی خواہش رکھتا تھا ایک شیخ کے پاس جزیرہ میں پہنچا جس شے کی واسطے  
میں نکلا تھا میں نے اسکو خبر کی شیخ نے پوچھا تم کس گروہ سے ہو میں نے کہا اہل بیت اللہ سے ہوں  
اوس نے کہا تمہارے شہر سے ایک نبی نے ظہور کیا ہے یا وہ ظہور کرنے والا ہے اوسکا تارہ طلوع  
ہوا ہے تم اپنے شہر کو پلٹ جاؤ اور اوس نبی کی تصدیق کرو اور اس پر ایمان لاؤ میں اپنے شہر میں واپس  
آگیا اور اب تک مجھ کو کچھ محسوس نہیں ہوا راوی نے کہا کہ زید بن عمرو قبل مبعوث ہونے رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کے مر گیا۔

ابن سعد اور ابو نعیم نے عامر بن ربیعہ سے روایت کی ہے کہ میں زید بن عمرو بن نفیل سے ملا زید کہ

سے باہر بار بار ہاتھ اور حرا کا ارادہ رکھتا تھا زید اور زید کی قوم کے درمیان بخش اور مخالفت تھی اور  
 اول دن میں وہ مجھے ملا تھا اوس نے اپنی قوم کا خلاف اور قوم کے مجرمین سے یکساں ہونے کو  
 اور اوس شے سے یکساں ہونے کو ظاہر کیا جسکی اوس لوگوں کے باپ دادا عبادت کرتے تھے زید نے  
 کہا اے عامر میں نے اپنی قوم سے خلاف کیا ہے اور میں نے ملت ابراہیم کا تعلق کیا ہے اور جسکی  
 عبادت ابراہیم علیہ السلام کرتے تھے میں اوسکی عبادت کرتا ہوں میں اوس نبی کا اقرار کرتا ہوں کہ  
 حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہو گا پھر وہ نبی عبدالمطلب سے ہو گا اوس کا نام احمد ہو گا  
 مجھکو گمان نہیں ہے کہ میں اوس نبی کو پاؤں میں اوپر ایاں لاتا ہوں اور اوسکی تصدیق کرتا ہوں  
 اور گواہی دیتا ہوں کہ وہ نبی ہے اگر تیرا زمانہ عمر زیادہ ہو اور تو اوس نبی کو دیکھے تو میرا اسلام اُس سے  
 کہیے کہ تو اے عامر جو صفت اوس نبی کی ہے میں تجھکو اوس سے خبر دیتا ہوں تجھ پر مخفی نہ رہے گا وہ نبی  
 ایک ایسا مرد ہے کہ نہ کوتاہ قد ہے اور نہ دراز قد اور اوسکے بال نہ بہت ہیں اور نہ توڑے اور اوسکی  
 آنکھوں میں ہمیشہ سرخی رہے گی اور اوسکے دونوں شانوں کے بیچ میں خاتم نبوت ہوگی اور اوس کا  
 نام احمد ہو گا اور یہ شہزادے پیدا ہونے اور مسبوث ہونے کی جا ہے ہے پھر اوسکی قوم اوسکو اس  
 شہر سے نکال دیگی اور اوسکی قوم اوس شے کو مکروہ سمجھے گی جو وہ لایگا یہاں تک کہ وہ نیرب کی طرف  
 ہجرت کر لے گا اور اوس کا اصرار ہو گا تو اس امر سے ڈرے کہ تو اوسکے ساتھ کرے میں کل شہر میں  
 ہو چکا دین ابراہیم علیہ السلام کو طلب کرتا تھا اور ہر ایک یہودی اور نصاریٰ اور مجوس جس سے میں  
 پوچھتا تھا وہ یہ کہتا تھا کہ یہ دین تیرے آگے ہے اور وہ لوگ اس دین کی اس طور سے تعریف کرتے تھے  
 جیسے میں نے اوسکی صفت تجھ سے بیان کی ہے اور وہ لوگ یہ کہتے تھے کہ سوا اوس نبی کے اور کوئی نبی  
 باقی نہیں رہا عامر نے کہا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہوئے ہیں آپکو خبر کی آپ نے زید پر رحمت  
 بھیجی اور فرمایا کہ میں نے زید کو جنت میں دیکھا کہ وہ اپنے دامن زمین پر کھینچا چل رہا ہے یعنی فخر سے  
 جنت میں چلتا ہوا ہے۔

ابن سعد نے شعبی کے طریق سے عبدالرحمن بن زید بن الخطاب سے روایت کی ہے کہ زید بن عمرو

بن نفیل نے کہا کہ میں شام میں تھا ایک راہب کے پاس گیا اُس سے میں نے بتوں کی حیات اور رویت اور نصراہیت سے اپنی کراہت کا ذکر کیا اوس راہب نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ تم دین ابراہیم علیہ السلام کا ارادہ کرتے ہو اسے سہائی اہل مکہ کے تم ایسے دین کو طلب کرتے ہو کہ آجکے دن اوسکے ساتھ عمل نہیں کیا جاتا ہے تم اپنے شہر میں بہت بچ جاؤ ایک نبی تمہاری قوم سے تمہارے شہر میں بھٹ ہوگا اور وہ نبی دین ابراہیم کو حقیقت کے ساتھ لائے گا اور وہ نبی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اکرم الخلق ہوگا۔

ابونعیم نے ایوان امۃ البیالی کے طریق سے عمرو بن غنبلہ سلمی سے روایت کی ہے کہ میں نے قوم کے معبودوں سے جاہلیت میں نہ پھیر لیا اور میں نے دیکھا کہ قوم کے وہ معبود باطل ہیں وہ لوگ بہتروں کو بوجھتے ہیں میں نے ایک مرد کتابی سے ملاقات کی اوس سے میں نے پوچھا افضل دین کونسا دین ہے اوس نے کہا ایک مرد کہ سے ظہور کرے گا اور اپنی قوم کے معبودوں سے بیزار ہوگا اور اون معبودوں کے غیر کی طرف بلائیگا اور وہ افضل دین کو لائیگا جب تم اوس نبی کی خبر سنو تو اوسکا اتباع کیجئے اسکے سننے کے بعد میرا کوئی قصہ نہ تھا مگر میں مکتا آتا اور لوگوں سے پوچھتا تھا کہ کہ میں کوئی نیا امر پیدا ہوا لوگ کہتے تھے نہیں ہیں اپنے اہل کی طرف پلٹ جاتا تھا کچھ شترسوار میرے سامنے آئے مکہ سے نکل رہے تھے اون سے میں نے پوچھا کیا کوئی نیا امر کہ میں پیدا ہوا اونہوں نے کہا نہیں ہیں راستہ میں بیٹھا تھا کہ میرے پاس سے ایک شترسوار گزرا میں نے اوس سے پوچھا اؤ کہاں سے آ رہا ہے اوس نے کہا مکہ سے میں نے اوس سے پوچھا کیا کہ میں کوئی خبر پیدا ہوئی ہے اوس نے کہا ہاں ایک مرد نے اپنی قوم کے معبودوں سے بیزاری اختیار کی ہے اور اون معبودوں کے غیر کی طرف قوم کو بلایا ہے میں نے اپنے دل میں کہا وہ مرد میرا وہی صاحب ہے جسکا میں ارادہ کرتا ہوں میں آپکے پاس گیا اور آپکو چاہا جو پایا میں نے آپ سے پوچھا آپ کون ہیں آپ نے فرمایا میں نبی ہوں میں نے پوچھا نبی کیا ہے آپ نے فرمایا رسول ہے میں نے آپ سے پوچھا آپ کو کس نے بھیجا ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میں نے پوچھا کواسطے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے آپ نے فرمایا اسواسطے بھیجا ہے کہ تو صلہ رحمی کرے اور مخلوق کی خونریزی نہ کرے اور راستوں میں توازن

کرے اور تون کو توڑے اور اللہ تعالیٰ کی توحید اس طور پر کرے کہ اوسکے ساتھ تو کسی شے کو شریک نہ کرے میں نے کہا جس چیز کے ساتھ آپ بھیجے گئے ہیں وہ بہتر چیز ہے میں آپکی شہادت دیتا ہوں کہ تحقیق میں آپ پر ایمان لایا اور آپکی نبوت کی مینے تصدیق کی کیا میں آپکے ساتھ ٹیرون یا میراٹھینا آپ مناسب نہیں دیکھتے آپنے فرمایا جو چیز میں لایا ہوں تو دیکھتا ہے کہ آدمی اوس سے کراہت کرتے ہیں تو اپنے اہل میں ٹھہر جو وقت تو بٹھے سنے کہ میں کسی جگہ گیا تو میرے پیچھے آیا جو کیا میں نے سنا کہ آپ مدینہ کی طرف گئے ہیں۔ میں مدینہ کو گیا یہاں تک کہ آپکے پاس پہنچا اور اسی حدیث کو میں نے شہرین خوشب کے طریق سے عربین عقبہ سے اسی لفظ سے روایت کی ہے۔

ابن عساکر اور ابونعیم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اے مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے جبکہ نبی اکرم ﷺ پر سخت فصرہ غلبہ کیا اوسکے غلبہ سے جس چیز نے اونکو مصیبت زدہ کیا وہ مصیبت زدہ ہوئے اونہیں مفارقت ہوئی اور ذلیل ہو گئے اور براگندہ و بریشان ہو گئے نبی اسرائیل اپنی کتاب میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا رسول موصوف باتے تھے اور یہ جانتے تھے کہ آپ عرب کے بعض ابن قریون میں سے ایک ایسے قریہ میں ظہور فرماوینگے جس میں کجور کے درخت ہونگے جبکہ نبی اسرائیل شام سے نکلے تو عرب کے اون قریون سے جو شام اور یمن کے درمیان ہیں ہر ایک قریہ میں آئے اور کجوروں کے درخت کی وجہ سے اوس قریہ کی صفت مثل غریب کے باتے تھے اونہیں سے ایک گروہ اوس قریہ میں اور جاتا تھا اور وہ لوگ امید کرتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملین اور انکا اتباع کریں حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے وہ لوگ کہ تورات ہمراہ لائے تھے غریب میں اونکا ایک گروہ اور ترا وہ باپ دادے نبی اسرائیلیوں کے تھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تھے کہ محمد صلعم آئے والے ہیں وہ مر گئے اور اپنی اولاد کو اس امر پر راغب کرتے تھے کہ جو وقت محمد صلعم آویں اونکا اتباع کججوا پکواونکے پیڑوں میں سے جسے پایا اوس نے پایا اونہوں نے آپکا انکار کیا اور وہ آپکو پہچانتے تھے ابونعیم نے حسان بن ثابت سے روایت کی ہے حسان نے کہا خدا کی قسم میں اپنے مکان میں تھا اور میرا سن سات برس کا تھا اور جو کچھ میں دیکھتا ہوں اوسکو یاد کرتا ہوں اور جو کچھ میں سنتا ہوں اوسکو محفوظ کرتا ہوں میں اپنے

باب کے ساتھ تھا ہم لوگوں میں سے ایک جوان یکا یک ہمارے پاس آیا اوس کا نام ثابت بن ضحاک تھا اوس نے باتیں کیں اور کہا کہ اس لکڑی ایک یہودی نے بنی قرظا میں سے یہ نعم کیا اور مجھ سے وہ منازعت کرتا تھا کہ اوس نے اسے ترویح کا وقت آگیا ہے کہ ہماری کتاب کی مثل کتاب لایا گیا تم لوگوں کو قوم عادی کی مثل قتل کر۔ کا۔ مان نے کہا غالی قسم میں جو کے وقت اپنے حصن پر تم ایک ایک بیٹے ایسی آواز سنیں کہ اوس آواز کی مثل گزرنے والی کوئی آواز بیٹے ہرگز نہیں سنی لیکہ ایک ایک یہودی مارنے کے قصد میں ہیں۔ سے ایک حصن کا ثبت پر وجود ہو گیا اوس کے ساتھ آگ کا ایک شعلہ تھا اوس کے پاس آدمی جمع ہو گئے اور اوس سے کہہ کر سچا افسوس سے تجھ کو کیا ہو گیا ہے حسان نے کہا میں اوس کے کہنے کو سن رہا ہوں وہ یہ کہتا تھا یہ ستارہ احمد کا ہے جو طلوع ہوا ہے یہ ستارہ طلوع نہیں ہوتا ستارہ کی واسطے اور انبیاء کوئی نبی باقی نہیں رہا ہے مگر احمد حسان نے کہا کہ لوگ اوس کے کہنے سے بٹنے لگا، اور چونکہ وہ کہتا تھا اوس سے تعجب کرنے لگے حسان ایک سو بیس برس زندہ رہے، بالحدیث میں ساٹھ برس اور اسلام میں پانچ برس زندگی کی۔

واقعی اور البوایم نے حویصہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ نے اور ہم لوگوں میں رہتے تھے وہ اوس نے یہی حکم ذکر کیا کرتے تھے کہ میرے ہوتے ہوگا اوس کا نام احمد ہوگا اور اوس کے سوا انبیاء میں سے کوئی باقی نہیں رہا اور دینی ہماری کتابوں میں نہ لور ہے اور جو عہد کہ جسے اوس نے کے واسطے لیا گیا ہے ہماری کتابوں میں موجود ہے اوس نے یہی ایسی صفت سے یہاں تک کہ وہ اپنی صفت بیان کرنے پر آئے حویصہ نے کہا میں اوس وقت لڑکا تھا جو کچھ میں دیکھتا اوس کو یاد رکھتا اور جو کچھ میں سنتا اوس کو محفوظ رکھتا تھا ایک بیٹے بنی عبدالاشمل کی جانب ایک آواز آئی اس آواز سے میری قوم کے لوگ ڈر گئے اور ان کو یہ خوف پیدا ہوا کہ کوئی امر پیدا ہوا ہے پھر وہ آواز نفی ہو گئی پھر آواز کرنے والے نے آواز کی ہمنے اوس کے بکارنے کو سچا اوس نے کہا اے اہل شرب یہ ستارہ احمد کا ہے کہ وہ اوس کے ساتھ پیدا ہوا ہے حویصہ نے کہا کہ ہم اس امر سے تعجب کرنے لگے پھر ہم ایک زمانہ دراز تک ٹھہرے رہے



اور اوس امر کو بھول گئے ایک قوم جو اربوقت موجود تھی مر گئی اور دوسرے لوگ پیدا ہوئے اور میں بڑی عذرا لامر ہو گیا یکا یک میں نے اوس آواز کی مثل بیدینہ آواز سنی اسے اہل شہر ب محمد نے خروج کیا ہے اونہی ہو گئے ہیں اور آپ کے پاس وہ ناموس کبیر یعنی جبریل علیہ السلام آئے ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آتے تھے ہم کو کچھ زمانہ نہیں گزرا سمجھنے یہ سنا کہ مکہ میں ایک مہر و ظاہر ہوا ہے نبوت کا دعویٰ کرتا ہے ہماری قوم میں سے نکلنے والا نکلا اور تاخیر کرنے والے نے تاخیر کی اور ہم کو کون میں سے فو عمر جو ان اسلام لائے اور میرے لئے حکم الہی نہیں ہوا کہ اسلام لاؤں جیسا تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میں مسلمان ہوا۔

ابن سعد اور ابو نعیم نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ یہود قرظہ اور نضیر اور فاک اور جہر اپنے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفقت پاتے تھے قبیل کے کہ آپ مبعوث ہوں اور اونکو یہ معلوم تھا کہ آپکا دار ہجرت مدینہ ہو گا جبکہ آپ پیدا ہوئے تو علماء یہود نے کہا کہ حاصل تم آج کی رات پیدا ہوئے یہ سارا اطلاع ہوا ہے جبکہ آپ نہی ہوئے تو علماء یہود نے کہا کہ احمد بنی ہو گئے آپ کی نبوت کو وہ پہچانتے تھے اور آپ کی نبوت کا اقرار کرتے تھے اور آپکا دھف کرتے تھے۔

ابن سعد اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے ابو غلہ سے روایت کی ہے کہ یہودی قرظہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اپنی کتابوں میں پڑھتے تھے اور اپنے لڑکوں کو آپکی صفقت اور آپ کے نام کی تعلیم کرتے تھے اور اونکو یہ سکھاتے تھے کہ آپ کی ہجرت ہماری طرف مدینہ میں ہو گی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور فرمایا یہود نے حسد کیا اور باغی ہو گئے اور آپکا انکار کیا۔

ابو نعیم نے ابو سعید الخدری کے طریق سے روایت کی ہے کہ میں نے اپنے باپ مالک بن سنان سے سنا ہے وہ یہ کہتے تھے کہ میں ایک دن نبی عبداللہ شہل میں باتیں کرنے کے لئے گیا میں نے یوشع الیہودی سے سنا وہ یہ کہتا تھا اوس نبی کے خروج کا وقت آگیا ہے جبکہ احمد کہتے ہیں وہ حرم سے خروج کرینگا کسی نے اوس سے پوچھا اوس نبی کی کیا صفقت ہے اوس نے کہا ایک مرد ہو گا کہ نہ کو ناہ قد ہو گا اور نہ درؤ قد او کی دونوں آنکھوں میں سرخی ہو گی وہ علقہ باند ہے گا اور گد ہے پر سوار ہو گا او کی تلوار اس کے دوش پر

رہے گی اور یہ نہراوسکی ہجرت کی جائے ہے میں اپنی قوم نبی خدہ کی طرف پلٹ کر آیا جو کچھ اس یہودی نے کہا تھا میں اس سے تعجب کرتا تھا ہم لوگوں میں سے ایک مرد کہتا تھا میں اسکو سنتا تھا وہ یہ کہتا تھا یوسف یہودی یہ بات تمنا نہیں کرتا ہے بلکہ کل یہودی شرب کے یہی کہتے ہیں میں اپنی جگہ سے نکلا نبی قریطہ کے پاس آیا میں نے ایک گروہ کو پایا اون لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا زبیر ابن ابیطالب نے کہا کہ وہ سچ سناتا را اطلوح جو اسے کہ وہ سناتا را اطلوح نہیں ہوتا مگر نبی کے خروج اور ظہور کے وقت اور بیون میں سے کوئی نبی باقی نہیں رہا مگر احمد اور یہ جگہ اسکی ہجرت کی ہے۔

ابو نعیم نے محمود بن لبید کے طریق سے محمود بن لبید سے اونہوں نے محمد بن سلمہ سے روایت کی ہے کہ نبی عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ ایک یہودی اسکا نام یوسف تھا میں نے اس سے سنا وہ کہتا تھا اور میں اسوقت اسکا تھا کہ اس نبی کے خروج کا وقت آگیا ہے کہ وہ نبی اس مکان کی طرف سے مسعود ہو گا پھر اس یہودی نے اپنے ہاتھ سے مکہ کی طرف اشارہ کیا اور وہ یہ کہتا تھا کہ جو شخص اس نبی کو پائے تو اسکو چاہیے کہ اسکی تصدیق کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسعود کے گئے ہمنے اسلام قبول کیا اور وہ یہودی ہم لوگوں میں تھا وہ یہودی خدا اور نبی خدا سے مسلمان نہ ہوا۔

ابو نعیم نے عبداللہ بن سلام سے روایت کی ہے کہ تیج نہیں مرا یہاں تک کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی اسلئے کہ یہودی تیج کو اپنی خبر دیتے تھے۔

ابن سعد نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباسؓ سے ابن عباس نے ابی ابن کعب سے روایت کی ہے جبکہ تیج مدینہ میں آیا اور مقام قتادہ میں جو ایک وادی سو ہے وہاں اتر اوس نے سیکو علمائے یہود کے پاس بھیجا اور کہلا بھیجا کہ میں اس شہر کو ویران کرنے والا ہوں اوس سے شامون یہودی نے کہا اور وہ یہودیوں میں اسوقت زیادہ عالم تھا اے بادشاہ یہ وہ شہر ہے کہ اس شہر کی طرف نبی بھیجیں میں سے ایک نبی کی ہجرت ہوگی اسکے پیدا ہونے کی جائے کہ ہے اور اسکا نام احمد ہے اور یہ اس کے ہجرت کا گھر ہے اور اس جگہ کہ تو اترتا ہے اس میں اوس نبی کے اصحاب اور ان کے دشمن میں قتل و زخمیوں سے امر کثیر ہو گا تیج نے پوچھا اوس دن کون شخص اوس نبی سے مقاتلت کرے گا یہودی نے کہا اوس نبی

طرف، اوسکی قوم جا۔ یہی اور وہ اس جگہ لڑینگے تب نے پوچھا اوس نبی کی قبر کمان ہوگی یہودی عالم نے کہا اس شہر میں تب نے پہا جو بوقت لڑائی کی جاے گی نوک کو نہر میت ہوگی یہودی نے کہا کہی نہر میت اور کو مفید ہوگی اور کہی مضر ہوگی اور اس جگہ میں کہ تو ہے اوس نبی کو مضر ہوئے گا اور اوس میں اوس نبی کے اصحاب اتنے قتل کئے جائینگے کہ اوس جگہ کی مثل کسی جگہ میں قتل نہ ہونگے پہر اوس نبی کے لیے نیک انجام ہوگا اور وہ غالب ہو جائیگا اور امت نبوت میں کوئی شخص اوس سے منازعہ کرے گا تب نے یہودی عالم سے پوچھا اوس نبی کی کیا صفت ہے یہودی عالم نے کہا وہ ایک مرد ہوگا نہ دراز قد اور نہ کوتاہ قد اوسکی دونوں آنکھوں میں سرخی ہوگی وہ اونٹ پر سوار ہوگا اور ٹکڑا بند ہوگا اور اوسکی تلوار اوسکے کاندھے پر رہے گی جو شخص اوس سے مقابلہ کرے گا وہ نبی اوس سے پروا نہ کرے گا یہاں تک کہ اوس کا اصرار غالب ہو جائیگا۔

ابن سعد نے عبد الحمید بن جعفر کے طریق سے عبد الحمید نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ زبیر بن باطا یہودیوں میں زیادہ عالم تھا وہ کہتا تھا میں نے ایک کتاب پائی کہ میرا باپ مجھے اوسکو چہتا تھا اوس میں احمد کا ذکر تھا کہ وہ نبی ہوگا سرزمین گرم میں ظہور کرے گا اوسکی صفت ایسی ایسی ہوگی اس واقعہ کو زبیر نے اپنے باپ کے بعد بیان کیا اور ابھی تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث نہیں ہوئے تھے کچھ زمانہ نہیں گزرے کہ اوسنے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں خروج کیا زبیر نے اوس کتاب کو مٹا ڈالا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو چھپا ڈالا اور کمال یہ وہ ہی نہیں ہے۔

ابو نعیم نے سعد بن ثابت سے روایت کی ہے کہ بنی قریظہ اور نصیر کے علماء یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت کو ذکر کیا کرتے تھے جبکہ سرخ ستارہ طلوع ہوا تو انہوں نے خبر دی کہ وہ نبی ہوگا اور اسکے بعد کوئی نبی نہیں ہے اوس کا نام احمد ہے اوسکی ہجرت کی جابجائی شرب کی طرف ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور اوس میں اترے تو یہود نے انکار کیا اور حسد کیا اور بتاوت کی۔

ابو نعیم نے زیا بن یسید سے روایت کی ہے زیادہ نے حدیث کی کہ وہ مدینہ کے حصن بن ہشام

ایک حصن پر تھے اور انہوں نے سنا ہے اہل شہر خدا کی قسم نبی اسرائیل کی نبوت چلی گئی یہ ستارہ احمد کے پیدا ہونے سے طلوع ہوا ہے اور وہ انبیاء کا آخر نبی ہے اوسکی ہجرت کی جاکے شہر کی طرف ہوگی۔

ابن سعد اور ابو نعیم نے عمارہ بن خزيمة بن ثابت سے ثابت نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ اوس اور خزرج میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف کرنے والا کوئی مرد ابی عامر الراہب سے زیادہ نہ تھا وہ راہب یہود سے الفت رکھتا تھا اور یہود سے دین کو پوچھتا تھا یہود اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر دیتے تھے اور یہ خبر دیتے تھے کہ یہ شہر اوس نبی کا دار ہجرت ہے پھر عامر راہب یہود تیار کی طرف گیا اور یہود نے اوسکو ویسی ہی خبر دی جیسے اور یہود نے خبر دی تھی پھر وہ شام کی طرف گیا اور اسنے نصاریٰ سے پوچھا اور انہوں نے اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت سے خبر دی اور یہ خبر دی کہ آپ کی ہجرت کی جاکے شہر راہب نے کہا کہ یہاں آتا ہے اور وہاں حنیفیت ہوئی اور اوس نے رہبانیت پر قیام کیا اور کل بہن لیا اور یہ زعم کیا کہ وہ ابراہیم علیہ السلام کے دین پر ہے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خروج کا انتظار کرتا ہے مکہ میں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور کیا وہ آپ کی طرف نہیں گیا اور جس طریق پر تھا اوسنے اوسپر قیام کیا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اوس نے آپ سے حسد کیا اور باغی ہو گیا اور منافق بن گیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اوسنے آپ سے پوچھا اے محمد آپ کس چیز کے ساتھ مبعوث کئے گئے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حنیفیت کے ساتھ میں مبعوث کیا گیا ہوں اوس نے کہا حنیفیت کو آپ اسکے غیر کے ساتھ مخلوق کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا کہ میں حنیفیت کو ایسا لایا ہوں کہ وہ روشن ہے اور پاک صاف ہے اوسکے ساتھ کوئی آلودگی نہیں ہے تجھکو علم یہود اور نصاریٰ میرے اوصاف سے جو خبر دیتے تھے وہ کہاں ہے اوسنے کہا آپ وہ نہیں ہیں جس کا انہوں نے وصف کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے جھوٹ کہا اوس نے کہا میں نے جھوٹ نہیں کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ٹوٹے کو اللہ تعالیٰ ایسے حال میں

ہلاک کرے کہ لوگوں نے اوسکو دفع کر دیا ہوا اور سب وہ اکیلے ہوا دسنے آئین کھا چھو وہ مکہ کی طرف  
پلٹ کے آیا اور قریش کے ساتھ رہا دن کے دین کا تیل کھاتا تھا اور جس طریق پر وہ تھا اوسکو دسنے  
ترک کر دیا۔

ابونعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے جعفر بن عبداللہ بن ابی الحکم سے حدیث مذکور کی مثل  
روایت کی ہے اور اس قدر زیادہ کیا ہے کہ ابو عامر مکہ کی طرف نکلا جبکہ مکہ فتح کیا گیا وہ طایف کی  
طرف نکل گیا جبکہ اہل طائف مسلمان ہو گئے تو وہ شام میں چلا گیا شام میں وہ ایسے حال میں مر گیا  
کہ دفع کیا ہوا تھا اور مسافر تھا اور تنہا تھا ابونعیم نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف سے روایت  
کی ہے کہ کعب بن لوی بن غالب اپنی قوم کو جمعہ کے دن جمع کرتے تھے اور انہیں غلیظ پڑتے اور ان کے بعد وہ یہ کہتے  
تھے تم لوگ منوا دیکھو اور سمجھو اور جان لو کہ رات تاریک ہے اور دن روشن ہے اور زمین ایک بچہ جوتا ہے  
اور آسمان ایک بنا ہے اور پہاڑ میخیں ہیں اور ستارے علامتیں ہیں اول لوگ آخر دن کی مثل  
ہیں نرا اور مادہ یعنی مرد و عورت اور روح پرانی ہونے والی ہے باہم صلہ رحمی کرو اور اپنی رشتہ داری کی  
حفاظت کرو اور اپنے مالوں کو بڑھاؤ اور اوس سے نفع حاصل کر دیکھا تم نے کسی مرنے والے کو دیکھا ہے  
کہ وہ پلٹ کر آیا ہے۔ یا کسی مردے کو تم نے دیکھا ہے کہ وہ زندہ کیا گیا ہے دار آخرت تمہارے سامنے  
ہے اور تمہارا گمان اوس کے غیر ہے جو تم کہتے ہو تمہارے جو حرم ہیں اوسکے ذیبت دوا اور اوسکی تعظیم کرو اور  
اوسکے ساتھ تم تسک کرو اوسکے واسطے ایک عظیم خبر آنے والی ہے اور قریب میں اوس حرم سے ایک  
نبی کریم خروج کرے گا پھر یہ شعر پڑھتے تھے ۵

نمار و دلیل کل ادب بجا دث	سوار علیہا لیلمہا و بھار ہھا
---------------------------	------------------------------

ہر ایک رات اور دن ہر ایک گردش میں حادثہ پیدا کرتے ہیں رات اور دن ہمہ گیر برابر ہیں۔

علی غفلة یا تی النبی محمد	یخبر اخبار اصدوق خبریہا
---------------------------	-------------------------

یگانہ نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم آجائیکے اور اخباروں سے خبر دینگے ادا و نکاحا دینے والا و اصدق ابونعیم محمد بن عوف سے

خدا کی قسم اگر میں صاحب سمع اور صاحب بصر اور ہاتھ پاؤں والا ہوتا تو اوسکے زمانہ نبوت میں ایسا تعجب

اور محنت ادا ٹھکانا اور قایم رہتا جیسے اوٹ لقب اور محنت ادا ٹھکانا ہے اور قایم رہتا ہے اور ایسی  
سرعت کرتا جیسے زراوٹ سرعت کرتا ہے اور دوڑتا ہے پھر وہ یہ شعر پڑھتے تھے ۵

یا لیتنی شاہراہ بنو اور دعوتہ  
حین العشیۃ تبغی الحق خذ لانا

کاش میں اپنی دعوت کے راہ میں حاضر ہوتا اور شریک ہوتا اس وقت میں کہ قبلہ کے لوگ حق کو چھوڑ دینے کی خواہش کرتے  
کعب بن لوی کی موت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کے درمیان پانسو ساٹھ برس کا فاصلہ تھا  
ابو نعیم نے اسحاق کے طریق سے زہری سے اور انھوں نے سعید ابن المسیب سے اور انھوں نے  
ابن عباس رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ قس بن ساعدہ سوق عکاظ میں اپنی قوم کو خطبہ پڑھا تھا اور سننے اپنے  
خطبہ میں کھا کہ قریب ہے کہ اس طرف سے تم لوگوں کو حق عام ہو جائیگا اور اس نے اپنے ہاتھ سے  
لکھ کی طرف اشارہ کیا لوگوں نے پوچھا یہ حق کیا ہے اس نے کہا ایک مرد کشادہ دندان سیاہ چشم  
لوہی بن غالب کی اولاد میں سے تمکو کلمہ اخلاص کی طرف اور عیش ابد اور اس نعمت کی طرف بلائیگا  
کہ وہ آخر ادر تمام نہوگی اگر تمکو وہ بلائے تو تم اس کی دعوت کو قبول کیجیو اگر مجھکو یہ علم ہوتا کہ میں اس نبی  
کے مبعوث ہونے تک زندہ رہوں گا تو جو لوگ اس کی طرف دوڑتے ہیں ان سے اول ہوتا۔

خزاعی نے (کتاب المواعظ) میں اور ابن عساکر نے جامع بن حرا بن جمیع بن عثمان بن سہل  
بن ابی الحصن بن اسماعیل بن عادی سے روایت کی ہے کہ جبکہ اس بن حارث کی وفات کا وقت آگیا  
تو اس نے اپنے بیٹے مالک کو وصیتیں کیں پھر اس نے یہ اشعار پڑھے ۵

شہد السبا یا یوم آل محرق  
داد رک عمری صلی اللہ فی الحج

ال محرق کی جنگ کے دن جو قیدی تھے میں ادبیس حاضر تھا - اور میری عمر کو عذاب الہی نے مقام حجرین پالیا تھا۔

فلم ارذل ملک من الناس واحدا  
ولا سوق الا الی الموت والقبور

اس دن میں نے صاحب ملک آدمیوں سے ایک کو بھی نہیں دیکھا - اور نہ عام آدمیوں سے کسی کو دیکھا مگر موت اور قبر کی طرف جانے والا تھا

یہاں تک کہ اس نے یہ اشعار کہے ۵

الم یأت تو می ان للہ دعوتہ  
یفوز بہا اہل السعاده والیر

کیا میری قوم کو نہ خیر ترین پہنچی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دعوت ہے - اور دعوت سے اہل سعادت اور نیکو کار کامیاب ہو گئے

اذا البعث المبعوث من آل غالب	بکھتہ فیما بین زمزم والحجر
جوت موت ہو تو الاک غالب سے موت کیا تیرا	مکہ معظمہ میں زمزم اور حجر کے درمیان
ہنا لک غالبوا النصرۃ ببلاؤکم	بنی عامران السعاده فی النصر
اس وقت اوس موت کی نصرت اپنی شہر دن میں جا ہو	اسے بنی عامر تمہاری سعادت نصرت جاتی ہے

ابن سعد نے حرام بن عثمان الانصاری سے روایت کی ہے کہ اسعد بن زرارۃ ملک شام سے اپنی قوم کے چالیس آدمیوں میں تاجرنیکر آیا اوس نے ایک خواب دیکھا کہ ایک آنے والا اوسکے پاس آیا اور اوس نے یہ کہا کہ ایک نبی مکہ میں خروج کرے گا اے ابوامامہ تو اوس نبی کا اتباع کیجو اور اسکی نشانی یہ ہوگی کہ تم لوگ ایک منزل میں اور دو گے اور تیرے اصحاب کو صدمہ اور مصیبت پہونچے گی اور تو اوس مصیبت سے نجات پائیگا اور فلان کی آنکھ میں برچے کی بہاں لگے گی وہ لوگ ایک جگہ اور تیرے طاعون نے رات میں اوپر بخون مارا۔ غیر ابوامامہ اور اوسکے ہم صحبت کے جو اوسکی آنکھ میں بہاں لگی سب لوگ آفت میں مبتلا ہو گئے۔

ابن ابی الدنیا اور پیہقی اور ابو نعیم شعبی سے روایت کی ہے کہ جحدینہ میں سے ایک شیخ نے مجھے یہ حدیث کی ہے کہ ہم لوگوں میں سے ایک مرد عہد جاہلیت میں بیمار ہوا اوسکا نام عمیر بن حبیب تھا وہ بیمار ہو کر ہوا اور چار درادری گئی۔ ہمنے یہ گمان کیا کہ وہ مر گیا اوسکی قبر کھودنے کے لیے ہمنے حکم دیا ہم اوسکے پاس ہی تھے کہ یکایک وہ بیٹھ گیا اوسنے کہا میں آرہا ہوں تم لوگ مجھ کو دیکھ رہے ہو میں بہت خوش ہو گیا تھا مجھ سے کسی نے کہا تیری مان تجھ پر روتی کیا تو نے دیکھا کہ ہمنے اوس گرٹے کو دوسرے جگہ سے بدل دیا اور ہمنے اوس گرٹے میں قصص نامی کو ڈال دیا پھر ہمنے اوس گرٹے میں قصص پر پتھر ڈالے اور اوسکو پتھروں سے بہر دیا کیا تو نبی مرسل پر ایمان لائیگا اور اپنے رب کا شکر کرے گا اور صلہ رحمی کرے گا اور اوس شخص کا راستہ چھوڑ دینا چھوڑ کر کیا اور گمراہ ہو گیا میں نے کہا بیشک ایسا ہی کردنگا میں رہا کر دیا گیا تم لوگ دیکھو قصص کیا ہوا اوس کا کیا حال ہے لوگ اوسکے دیکھنے کو گئے اوسکو مردہ پایا اور قصص

اوسى گڑھے ميں دفن كيا گيا اور وہ مرد آتيا جيا كه اوس نے اسلام كو پايا۔

ابن عساکر نے دمشق كى تاريخ ميں كہے۔ روايت كى ہے كه ابو بكر صديق رض كا اسلام آسانى وحى كے سبب سے تھا و ديون تھا كه ابو بكر الصديق رض شام ميں تجارت كو گئے تھے اوہون نے ايك خواب دكيا اور اوسكو بھيرا اہسب كے سامنے بيان كسيا بھيرانے اون سے پوچھا آپ كہاں كے رہنے والے ميں ابو بكر الصديق رض نے كہا كه كارہنے والا ہون اوسنے پوچھا تم كون سے قبيلہ سے ہو كہا قریش سے بھيرانے پوچھا تم كون ہو يعنى كيا پيشہ ركھتے ہو كہا ميں تاجر ہون بھيرانے كہا تمہارے خواب كو اللہ تعالى سچا كرے ايك نبى تمہارى قوم سے مبعوث ہو گا تم اوس نبى كى زندگى ميں اوسكے وزير ہو گے اور اوسكے مرنے كے بعد اوسكے خليفہ ہو گے ابو بكر الصديق رض نے اوس خواب كو چھپايا يہاں تك كه نبى صلى اللہ عليہ وسلم مبعوث كے گئے ابو بكر الصديق رض آپكے پاس آئے اور آپكے كہا اے محمد جس جيز كا آپ دعوىٰ كرتے ميں اوہس پر كيا دليل ہے آپنے فرمايا جو خواب كه تم نے شام ميں دكيا تھا وہ اوہس پر دليل ہے يہ شكر ابو بكر الصديق نے آپ سے معاف كيا اور آپكى دونوں آنكھون كے درميان بوسہ ديا اور كہا ميں شہادت ديتا ہون كہ آپ رسول اللہ ميں۔

ابن عساکر نے محمد بن عبد الرحمن سے اوہون نے اپنے باپ سے اوہون نے اوسكے دادا سے روايت كى ہے كه ابو بكر الصديق رض سے پوچھا گيا كيا قبل اسلام كے تمہے محمد صلى اللہ عليہ وسلم كے دلائل نبوت سے كچھ دكيا تھا اوہون نے كہا بیشك ميں نے دكيا تھا اور كوئى شخص قریش اور غير قریش سے باقى نہ رہا تھا كه اللہ تعالى نے محمد صلى اللہ عليہ وسلم كے ليے نبوت ميں حجت نہ پيدا كى ہو ميں جاہليت ميں ايك درخت كے نیچے بيٹھا تھا ايك ايك درخت كى شاخون ميں سے ايك شاخ مجھ پر جبك گئى وہ يہاں تك جبكى كہ ميرے سكر ابر آگئى ميں اوسكى طرف ديكھنے لگا اور ميں يہ كہتا تھا كه يہ كيا ہے كه شاخ ميرے اوہر جبك گئى ہے اوس درخت سے مينے ايك آواز سنى يہ نبى ايسے ايسے وقت ميں خروج كرے گا اوس نبى كے ساتھ خجكوا اسعد الناس ہو كر رہنا چاہيے۔





یہ باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کے اصحاب کا ذکر کتب سابقہ میں ہے اور ان کے ساتھ یہ وعدہ ہے کہ وہ زمین کو وارث ہوں گے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ولقد کتبنا فی الزبور ان بعد الذکر ان الارض یرثہا عبادی الصالحون ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں ابن عباس رضی سے اس آیت میں روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ سبحانہ نے تورات اور زبور اور اپنے علم سابق میں قبل اسکے کہ آسمان اور زمین پیدا ہوں یہ خبر دی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت زمین کی وارث ہوگی۔

ابن ابی حاتم نے ابوالدرداء سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا قول ان الارض یرثہا عبادی الصالحون پڑھا اور یہ کہا ہم صالحین ہیں (میں کہتا ہوں) کہ میں زبور کے ایک نسخہ پر واقف ہوا وہ زبور ایک سو پچاس سورتیں ہیں اور زبور کی چوتھی صورت میں سینے وہ خبر دیکھی جسکی یون تصریح کی گئی ہے اے داد جو بات میں کہتا ہوں تم اوسکو سن لو اور سلیمان علیہ السلام کی آویسوں کہیں کہ ان کے بعد زمین کا میں مالک ہوں محمد اور انکی امت کو میں اوس زمین کا وارث کروں گا۔

ابن عساکر نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ ابوبکر الصديق رضی نے کہا کہ میں قبل مبعوث ہونے بنی صلعم کے عین کی طرف گیا ایک شیخ کے پاس جو قبیلہ ازد سے تھا میں اوترا وہ عالم تھا اوس نے کہنا میں بڑھاپے تھیں اوسکی عمر دس کم چار سو برس کی تھی اوسنے مجھے کہا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ تم حرم کے رہنے والے ہو میں نے کہا بیشک اوس شیخ نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ تم قرشی ہو میں نے کہا بیشک اوس شیخ نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ تم تیمی ہو میں نے کہا بیشک اوس شیخ نے کہا تمہاری ایک علامت رہ گئی ہے کہ مجھ کو معلوم نہیں ہوئی ہے۔ میں نے اوس سے پوچھا وہ کیا علامت ہے اوس شیخ نے کہا میرے سامنے اپنا پیٹ کہو میں نے اوس سے پوچھا کوساٹے اوس شیخ نے کہا کہ میں سچے علم میں یہ پاتا ہوں کہ ایک نبی حرم میں مبعوث ہوگا اوسکے احقرات پر ایک جوان اور ایک میانہ سال آدمی اعانت کریگا وہ جوان آدمی شدتوں اور اژدحام اعدا میں داخل ہوگا اور دشواریوں اور سختیوں کو دفع کریگا اور وہ میانہ سال مرد گورے رنگ کالا غریب ہوگا اوسکے پیٹ پر ایک تل ہوگا اور اوسکی بائیں ران پر ایک

علامت ہوگی تھا را کچھ ضرر نہیں ہے اگر تم مجھ کو اپنا پیٹ دکھلا دو تم میں جو صفت ہے دیکھنے سے مجھ کو اسکی تکمیل ہو جائے گی مگر جو شے مجھ سے مخفی رہ جائیگی مخفی رہ جائے ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اس کے سامنے اپنا پیٹ کھول دیا اور سننے میری ناف کے اوپر ایک سیاہ خال دیکھا اور کہا قسم ہے رب کعبہ کی تم وہی ہو ابن عساکر نے ربیع بن انس سے روایت کی ہے کہ پہلی کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ ابوبکر الصدیق کی مثل مینہ کے قطرون کی مثل ہے جہاں کہیں گرتے ہیں نفع دیتے ہیں۔

ابن عساکر نے ابی بکرہ سے روایت کی ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک قوم کے لوگ کمانا کما رہے تھے آخر میں جو لوگ بیٹھے تھے حضرت عمر نے ان میں ایک مرد پر نظر ڈالی اس سے پوچھا کہ تیرے سامنے جو کتابیں ہیں ان میں تو پڑھتا ہے کیا پاتا ہے اس نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کو نبی کا صدیق پاتا ہوں۔

دینوری نے مجالست میں اور ابن عساکر نے زید بن اسلم کے طریق سے روایت کی ہے کہ کچھ حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ نے خبر دی ہے کہ میں قریش کے آدمیوں کے ساتھ زمانہ جاہلیت میں تجارت کے لیے شام کی طرف گیا جبکہ ہم (مکہ) تک پہنچے میں کسی حاجت کا قصدا کرنا بھول گیا تھا میں پلٹا اور میں نے اپنے اصحاب سے کہا تم چلو میں تم سے لمباؤں گا خدا کی قسم میں شام کے بازاروں میں سے ایک بازار میں تھا ایک ایک ایک بطریق کو میں نے دیکھا وہ آیا اور اس نے میری گردن پر ٹپکی میں اس سے متاثر کرتا چلا گیا اور اس نے مجھ کو اپنے کینہ میں داخل کیا میں نے ناگاہ مٹی کا ڈھیر دیکھا اوٹتی تبتہ جمی ہوئی تھی اس بطریق نے مجھ کو ایک پہاڑ اور ایک کلہاڑی اور ایک ٹوکرا دیا اور کہا کہ اس مٹی کو یہاں سے اوٹناؤ میں بیٹھ گیا اپنے امر میں فکر کر رہا تھا کہ کیا کروں وہ دوپہر کے وقت میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں نے تجھ کو نہیں دیکھا کہ تو نے کچھ مٹی نکالی ہو اور اس نے گھونسا بنا کے میرے پیچ سر میں مارا میں پہاڑ اور لیکر اوٹھا اور اس کو اسکی کوٹھڑی پر بار اوٹھا بھیجا بلکہ گیا بہر میں سیدھا نکلا اور میں نہیں جانتا تھا کہ کمان جبار ہوں باقی دن اور رات بہر میں چلتا رہا یہاں تک کہ صبح ہوئی میں ایک دیر کے پاس پہنچا اور اس دیر کے سایہ میں بیٹھے آرام لیا ایک مرد میری طرف آیا اور اس نے کہا اے عبد اللہ اس جگہ

تو کین بیٹھا ہے میں نے کہا میں اپنے دوستوں سے پھر گیا ہوں وہ مرد میرے لیے کمانا اور بانی لایا اور اوسنے نظر اوٹھانے کے مجھ کو دیکھا اور پہرنگاؤ نیچی کر لی پھر اوس نے کہا اے شخص اہل کتاب کو یہ علم ہے کہ روے زمین پر کوئی شخص مجھ سے زیادہ عالم بالکتاب باقی نہیں رہا اور میں تمہاری اوس صفت کو جانتا ہوں کہ تم ہکو اس دیر سے نکالو گے اور اس شہر پر تم غالب آؤ گے میں نے اوس سے کہا اے مرد تو غیر جانے کے راستہ میں گیا اوسنے پوچھا تمہارا نام کیا ہے۔ میں نے کہا عمر بن الخطاب اوسنے کہا والدہ تم ہی ہمارے صاحب ہو اسمین شک نہیں ہے تم میرے دیرادہ جو شے کہ دیر میں ہے اوسکے لئے لکھ دو میں نے اوس سے کہا اے شخص تو نے میرے ساتھ نیک کی ہے اوسکو مکر و نکر اوسنے کہا تم میرے لیے ایک تحریر کچن پوسٹ پر لکھ دو اسمین تمہارا کچھ ضرر نہیں ہے اگر تم ہمارے صاحب ہو جس چیز کا ہم ارادہ کرتے ہیں وہ حاصل ہے اور اگر تم دوسرے شخص ہو تو تمہارا کوئی ضرر نہیں ہے میں نے کہا کاغذ وغیرہ لاؤ میں نے اوسکو لکھ دیا پھر میں نے اوسپر ہر لگا دی جبکہ عمرؓ اپنی عمدہ خلافت میں شام میں آئے تو آپکے پاس وہ راہب آیا وہ راہب صاحب دیر قدس تھا اور حضرت عمرؓ کا لکھا ہوا لایا جبکہ عمرؓ نے اوسکو دیکھا اوس نے تعجب کیا اور ہم سے اپنی باتیں کہیں اوس راہب نے کہا کہ میری شیطانی فیکھنے عمرؓ نے کہا کہ عمر اور عمر کے بیٹے کے لئے کچھ اختیار نہیں ہے۔

ابن سعد نے بن مسعود رضی سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ نے گھوڑا دوڑایا آپکا کپڑا آپکی ران سے جدا ہو گیا ران کسل گئی اہل بخران نے آپکی ران پر ایک سیاہ خال دیکھا اور کہا کہ یہ وہ شخص ہے جسکو ہم اپنی کتابوں میں باتے تھے یہ ہکو ہماری سر زمین سے نکال دیجگا۔

عبداللہ بن احمد نے (تذواید الزہد) میں ابو اسحاق کے طریق سے ابو عبیدہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں گھوڑا دوڑایا آپکی ران قبا کے نیچے سے کسل گئی اہل بخران سے ایک مرد نے آپکی ران میں ایک خال دیکھا اوسنے کہا یہ وہ شخص ہے جسکو ہم اپنی کتاب میں باتے تھے یہ ہکو ہمارے شہروں سے نکال دیجگا۔

ابو نعیم نے شہر بن خوشب کے طریق سے کعب رضی سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت عمرؓ سے

شام میں کہا ان کتابوں میں یہ لکھا ہے کہ یہ شہر اوس مرو کے ہاتھ سے مفتوح ہوئے کہ صاحبین سے ہے مومنوں کے ساتھ رحیم ہے اور کافرون کے ساتھ شدید ہے اوسکا باطن اور ظاہر یکساں ہے اور اوسکا قول اوسکے فعل کے خلاف نہ ہوگا قریب اور بعید اوسکے نزدیک حق میں برابر ہونگے اوسکے تابعین رات میں رہبان ہونگے اور دن میں شیر ہونگے وہ تابعین آپس میں رحم اور صلہ رحمی کرنے والے اور نیکی کی طرف سبقت کرنے والے ہونگے عمر رض نے پوچھا تم جو یہ کہتے ہو کیا یہ سچ ہے کعب نے کہا واللہ یہ حق بات ہے عمر رض نے کہا الحمد للہ اللہ اعزنا واکرمنا وشرنا ورحمنا بنینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

ابن عساکر نے عبید بن آدم اور ابی حریم اور ابی شعیب بن عمر سے یون روایت کی ہے کہ حضرت عمر ابن الخطاب مقام حایہ میں تھے خالد بن الولید بیت المقدس کی طرف آئے حایہ والوں نے اونسے پوچھا تمہارا کیا نام ہے اونہوں نے کہا خالد بن الولید ہے اون لوگوں نے پوچھا تمہارے صاحب کا کیا نام ہے اونہوں نے کہا عمر ابن الخطاب اون لوگوں نے کہا اونکی صفت ہمارے سامنے بیان کرو خالد بن الولید نے عمر رض کی صفت بیان کی اونہوں نے کہا تم اس شہر کو فتح نہ کر سکو گے لیکن عمر رض فتح کرینگے ہم اپنی کتاب میں پاتے ہیں کہ ہر ایک شہر قبل دوسرے شہر کے فتح کیا جائیگا اور ہر ایک مرد جو اونکو فتح کرے گی اسکی صفت ہمکو معلوم ہے اور ہم اپنی کتاب میں یہ پاتے ہیں کہ قیساریہ بیت المقدس سے قبل فتح کیا جائیگا تم لوگ جاؤ اور قیساریہ کو فتح کر دو پھر اپنے صاحب کو لیکر آؤ۔

طبرانی نے اور ابو نعیم نے حلیہ میں منیث الاوزاعی سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر الخطاب نے کعب بن سے پوچھا کہ تورات میں تم میری صفت کس طور پر پاتے ہو کعب نے کہا کہ ایسا خلیفہ کہ اس کا قرن ہے اور امیر شدید ہے اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف نہ کرے گا پھر آپ کے بعد ایک خلیفہ ہوگا کہ اوسکو موت قتل کرے گی وہ لوگ اوسکے لیے ظالم ہونگے پھر اوسکے بعد بلا واقع ہوگی۔

ابن عساکر نے اقرع موذن حضرت عمر رض سے یہ روایت کی ہے کہ عمر رض نے اسقف کو بلایا اور اوس سے پوچھا کیا تم لوگ اپنی کتابوں میں ہمارا ذکر پاتے ہو اسقف نے کہا ہم تمہاری صفت اور تمہارے اعمال کو پاتے ہیں اور تمہارے نام ہم نہیں پاتے کہ نام بنام تمہارا ذکر ہو عمر رض نے پوچھا تم لوگ مجھ کو کس طور سے پاتے ہو اسقف نے کہا لوہے کا قرن پاتے ہیں عمر رض نے پوچھا لوہے کا قرن کیا شے ہے اسقف نے کہا امیر شہید عمر رض نے سکر کہا اللہ اکبر پھر حضرت عمر رض نے پوچھا امیرے بعد جو شخص ہوگا وہ کیسا ہوگا اسقف نے کہا ایک صالح مرد ہوگا کہ وہ اپنے اقربا کو دوسروں پر اختیار کر لے گا حضرت عمر رض نے کہا رحم اللہ ابن عفان پھر پوچھا وہ شخص کہ اس کے بعد ہوگا وہ کیسا ہوگا اسقف نے کہا وہ لوہے کا میل ہوگا عمر رض نے کہا (وافرہ) اسے وانتناہ یا اذناہ یعنی اس کی بدبو اور ذلت سے افسوس ہے اسقف نے کہا اے امیر المؤمنین ٹھیر جاؤ وہ شخص ایک صالح مرد ہوگا لیکن اس کی خلافت خون ریزی میں ہوگی اور تلوار کنبی رہے گی۔ ابن عساکر نے ابن سیرین سے روایت کی ہے کہ کعب الاحبار نے عمر رض سے پوچھا اے امیر المؤمنین کیا آپ اپنے خواب میں کچھ دیکھتے ہیں عمر رض نے اس کو ہلک دیا کہ بے کما کہ میں ایسے مرد کو پاتا ہوں کہ امت کے امر کو وہ اپنے خواب میں دیکھتا ہے۔

ابن راہویہ نے اپنی سند میں سند حسن کے ساتھ افلح مولیٰ ابوالیوب الانصاری سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن سلام قبل اسکے کہ اہل مصر اکین قریش کے سرداروں کے پاس جاتے اور یہ کہتے تھے کہ اس مرد کو قتل نکر یعنی عثمان ابن عفان رض کو قتل نکر و سردار ان قریش کہتے تھے واللہ ہم ان کے قتل کا ارادہ نہیں کرتے ہیں عبداللہ بن سلام یہ کہتے ہوئے نکلتے واللہ یہ لوگ عثمان کو ضرور قتل کرینگے پھر عبداللہ بن سلام نے اسے کہا کہ عثمان رض کو قتل نکر واللہ وہ چالیس دن کی مدت میں ضرور مر جائینگے لوگوں نے آپ کے قتل سے انکار کیا پھر عبداللہ بن سلام کچھ دنوں کے بعد اس کی طرف گئے اور اس سے کہا عثمان رض بن عفان کو قتل نکر واللہ وہ پندرہویں رات تک مر جائینگے ابن سعد اور ابن عساکر نے طاووس رض سے روایت کی ہے جس وقت حضرت عثمان رض قتل

کئے گئے عبداللہ بن سلام سے پوچھا گیا تم اپنی کتابوں میں عثمان بن عفان کی صفت کیونکر باتے تھے  
عبداللہ بن سلام نے کہا ہم اونکی یہ صفت باتے ہیں کہ وہ قیامت کے دن قاتل اور خاذل پر امیر  
ہونگے (یعنی جو لوگ اونکو قتل کرینگے اور جو لوگ کہ اونکو چھوڑینگے اور اونکی مدد نہ کرینگے اور اونکاسات  
نہ دینگے اور وہ روز قیامت میں امیر ہونگے)

ابن عساکر نے محمد بن یوسف کے طریق سے روایت کی ہے محمد بن یوسف نے اپنے دادا عبداللہ بن  
بن سلام سے روایت کی ہے کہ وہ عثمان رض کے پاس گئے عثمان نے اون سے پوچھا آپ لڑائی  
کرنے اور لڑائی سے باز رہنے میں کیا مناسب دیکھتے ہیں عبداللہ بن سلام نے کہا کہ لڑائی سے  
باز رہنا حجت کے لئے ابلغ ہے اور ہم کتاب اللہ میں باتے ہیں کہ قیامت کے دن قاتل اور قتل  
کے امر کرنے والے پر آپ امیر ہونگے۔

ابن عساکر نے ادبر کی حدیث کے طریق سے یہ روایت کی ہے کہ عبداللہ بن سلام نے مصریوں  
سے کہا کہ عثمان رض کو قتل نہ کرو اسلئے کہ وہ پیغمبر جو قریش سے اوسکو پورا کرینگے کہ وہ خود مر جائینگے۔

ابو القاسم لغوی نے سعید بن عبدالعزیز سے تخریج کی ہے کہ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے وفات پائی تو صاحب قربات حمیری جو یہود میں زیادہ عالم تھا اوس سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کے بعد کون شخص قائم مقام ہوگا اوسنے کہا (امین) یعنی ابوبکر الصدیق رض ہو گئے اوس سے  
پوچھا گیا اونکے بعد کون ہوگا اوسنے کہا قرن حدیث یعنی عمر رض اوس سے پوچھا گیا اونکے بعد کون ہوگا  
اوسنے کہا (انہر) یعنی عثمان رض ہو گئے اوس سے پوچھا گیا اونکے بعد کون ہوگا اوسنے کہا رضاح منضو  
یعنی معاویہ رض ہو گئے۔

ابن راہویہ اور بطرانی نے عبداللہ بن مغفل سے روایت کی ہے اوہوں نے کہا کہ جبوقت حضرت  
علی قتل کئے گئے تو مجھے عبداللہ بن سلام نے کہا کہ یہ چالیسویں سال کا آغاز ہے اس سال صلح ہو جائیگی  
ابن سعد نے ابو صالح سے روایت کی ہے کہ حضرت عثمان رض کا اونٹ چلانے والا حدی  
کہتا تھا اور یہ شعر پڑھتا تھا

ان الایمید بعدہ علی	وفی الزبیر خلف مرضی
حضرت عثمان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ	اور زبیر کا فرزند پسندیدہ خدا والا ہوگا۔

کعب بن نے کہا ایسا نہیں ہے بلکہ امیر معاویہ ہونگے معاویہ کو اسکی خبر ہوئی معاویہ نے کعب سے کہا اے ابواسحاق یہ امر کہاں سے ہوگا اس جگہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب علی اور زبیر ہیں کعب نے کہا آپ صاحب خلافت ہیں۔

دارمی اور ابن راہویہ نے سند حسن کے ساتھ ابو حریزہ لازدی سے روایت کی ہے ابو حریزہ نے عبداللہ بن سلام سے روایت کی ہے عبداللہ بن سلام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم آپکو انہی کتابوں میں یوں پاتے ہیں کہ آپ قیامت کے دن ایسے حال میں اپنے رب کے پاس کھڑے ہونگے کہ آپکے دونوں رخسار سرخ ہونگے اور اپنے رب سے آپ اس امر سے حیا کرتے ہونگے جو کہ آپکی امت نے آپکے بعد پیدا کیا ہوگا۔

طبرانی اور بیہقی نے محمد بن یزید الشافعی سے روایت کی ہے کہ کعب الاحبار اور قیس بن خریزہ دونوں ہمراہ ہوئے یہاں تک کہ جسوقت دونوں صدیقین کو پہونچے کعب ٹھہر گئے اور ایک گھڑی دیکھتے رہے پھر کعب نے کہا کہ اسجگہ میں مسلمانوں کا ایسا خون بڑیا جائیگا کہ زمین کے کسی بقعہ میں اسکی مثل ہرگز نہ بڑیا جائیگا قیس نے کعب سے پوچھا تمکو کیونکر علم ہوا اسلئے کہ یہ اوس علم غیب سے ہے کہ اللہ تعالیٰ اوسکے ساتھ مخصوص ہے کعب نے کہا زمین سے ایک بالشت زمین نہیں ہے مگر اوس تورات میں لکھی ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی ہے اور جو شے اوس زمین پر ہے اور قیامت تک اوس سے نکلے گی وہ لکھی ہوئی ہے۔

حاکم نے مستدرک میں عبداللہ بن الزبیر سے روایت کی ہے کہ جسوقت مختار کا سر لایا گیا عبداللہ نے نبی نے کہا کہ کعب نے مجھے کوئی حدیث نہیں کی مگر بنے اوسکا مصداق پایا مگر کعب نے جو یہ حدیث کی کہ سفیف بن کا ایک مرد مجھکو قتل کریگا اس کا مصداق میں نے نہیں پایا اعمش نے کہا عبداللہ بن الزبیر نے یہ بیان کیا کہ حجاج اوسکے لئے چھپایا گیا ہے حاکم نے اپنے مستدرک میں عبداللہ بن عمر سے روایت

کی ہے اونہوں نے کہا کہ میں کتاب میں لکھا ہوا پاتا ہوں کہ ایک مرد معاویہ کے شجرہ سے ہوگا وہ غزنری کرنگا اور مخلوق کے مالوں کو حلال سمجھے گا اور بیت اللہ کو ایک ایک پتھر علیہ السلام کے توڑیگا اگر یہ واقعہ ہوگا اور میں زندہ رہوں گا تو تم دیکھ لیجئے اور اگر میں زندہ نہ رہا اور یہ واقعہ ہوا تو مجھ کو تم یا کبھی عبد اللہ ابن عمرو نے یہ واقعہ اوس عورت سے کہا تھا کہ اوس کا مکان ابو قیس ہمارا پر تھا جبکہ حجاج اور ابن الزبیر کا زمانہ تھا اوس عورت نے دیکھا کہ بیت اللہ ٹوٹ رہا ہے تو اوس نے اوس واقعہ کو یاد کر کے کہا (رحمہ اللہ عبد اللہ ابن عمرو) کہ اونہوں نے اسکی خبر دی تھی۔

عبد اللہ ابن احمد نے زواید الزہد میں ہشام بن خالد الریسی سے روایت کی ہے ہشام نے کہا کہ میں نے تورات میں یہ پڑھا ہے کہ آسمان اور زمین عمر بن عبد العزیز پر چالیس برس روئینگے۔ عبد اللہ ابن احمد نے محمد بن فضالہ سے یہ روایت کی ہے کہ ایک راہب نے کہا کہ ہم عمر بن عبد العزیز کو اپنی کتابوں میں عادل اماموں سے پاتے ہیں۔ اور جن حدیثوں میں قتال حرام ہے اور جب کا حدیث اور حدیثوں میں معظّم اور موجب امن ہے ویسے ہی مخلوق کے واسطے عمر بن عبد العزیز موجب امن ہیں۔

عبد اللہ ابن احمد نے ولید بن الشام بن الولید بن عقبہ بن ابی معیط سے روایت کی ہے کہ ہم فلاں زمین میں اترے تھے مجھے سے ایک مرو نے کہا کہ یہ راہب جو کہتا ہے کیا تم نہیں سنتے ہو اوس نے یہ زعم کیا ہے کہ امیر المومنین سلیمان نے وفات پائی اوس نے راہب سے پوچھا سلیمان کے بعد کون خلیفہ ہوا راہب نے کہا اشع عمر بن عبد العزیز خلیفہ ہوئے ولید نے کہا جب کہ میں شام میں آیا جیسا راہب نے کہا تھا ایک کینے ویسا ہی پایا ولید نے کہا جبکہ جو تھی برس تھی ہم اوس جگہ میں اتر کر وہی مرد اوس راہب کے پاس آیا اور اوس نے کہا اے راہب تو نے جو کچھ کہے کہا تھا جیسا تو نے کہا تھا ہننے اوس کو ویسا ہی پایا راہب نے کہا واللہ عمرہ کو زہر پلایا گیا ہے ولید نے کہا ہم عمرہ کے پاس آئے اور انکو جتنے مسموم پایا ابن عساکر نے مغیرہ بن النعمان کے طریق سے ایک مرو سے جواہل



بصرہ سے تھا روایت کی ہے اوس مرد نے کہا کہ میں بیت المقدس کا ارادہ کر کے اپنے گھر سے نکلا بارش سے میں ایک راہ پر کے صومعہ میں ٹھہر گیا اوسنے اوپر سے مجھ کو دیکھا اور یہ کہا کہ ہم اپنی کتابوں میں یہ پاتے ہیں کہ تمہارے اہل دین سے ایک قوم کے لوگ مقام عذرا میں قتل کئے جائینگے نہ انکے ذمہ کچھ حساب ہو گا اور نہ عذاب مجھ کو توڑے ہی دن گزرے تھے کہ میں نے دیکھا حجر بن عدی اور انکے اصحاب لائے گئے اور مقام عذرا میں قتل کئے گئے۔

بیہقی نے کعب رض سے روایت کی ہے کہ بنی عباس کے سیاہ علم ظاہر ہونگے یہاں تک کہ وہ لوگ شام میں اور ترینگے اور اللہ تعالیٰ ہر ایک جبار اور اونکے دشمن کو انکے ہاتھوں سے قتل کرے گا۔  
دولابی نے کتاب الکئی بن حماد بن سلمہ کے طریق سے یعلیٰ بن عطاء سے اور یعلیٰ نے بحیر ابی عبید سے اور بحیر نے شرح الیزمکی سے روایت کی ہے وہ اہل کتاب سے تھا اوسنے کہا کہ میں کتاب میں یہ پاتا ہوں کہ اس امت میں بارہ رئیس ہونگے اس امت کا نبی اون بارہ رئیسوں میں سے ایک رئیس ہو گا جبکہ بارہ عدد رئیسوں کے پورے ہو جائینگے تو لوگ سرکش کرینگے اور باغی ہو جائینگے اور انکی جنگ اون کے آپس میں ہوگی۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ نبی صلعم کے مبعوث ہونے سے قبل کانہون  
نے آپکی خبر دی تھی

ابونعیم اور ابن عساکر نے اسمعیں بن عیاش کے طریق سے یحییٰ بن ابی عمر الدیشبانی سے اور یحییٰ نے عبداللہ بن الدیلمی سے اور انہوں نے ابن عباس رض سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد ابن عباس رض کے پاس آیا اوس نے کہا کہ ہکو یہ معلوم ہوا ہے کہ آپ سطح کا بن کا ذکر کرتے ہیں آپ یہ زعم کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد آدم علیہ السلام سے کیو ایسا پیدا نہیں کیا کہ سطح کے مشابہ ہو ابن عباس رض نے کہا بیشک ایسا ہی ہے اللہ تعالیٰ نے سطح کو ایسا پیدا کیا تھا جیسے گوشت تختہ پر ہوتا ہے یعنی بے حس و حرکت تھا اور سطح اپنے ایک تختہ پر اٹھایا جاتا تھا اور جہاں وہ چاہتا اسکو لوگ تختہ پر لے جاتے تھے اور سطح میں نہ کوئی استخوان تھی اور نہ ہڈیاں تھیں مگر کہہ رہی تھی اور گردن اور

دو ہتھیلیں اور سطح دو لون بیرون کی جانب سے ترقوۃ تک پھیٹ دیا جاتا تھا جیسے کپڑا پھیٹ دیا جاتا ہے اور اوس میں کوئی شے نہیں تھی کہ حرکت کرتی مگر ادکی زبان حرکت کرتی تھی جبکہ سطح نے مکہ کی طرف خروج کا ارادہ کیا تو وہ اپنے تختہ پر اٹھایا گیا اور مکہ میں لایا گیا قریش سے چار آدمی اوس کے پاس گئے عبد شمس اور عبد مناف قصی کے دو بیٹے اور احوص بن نضر اور عقیل بن ابی وقاص ان چاروں آدمیوں نے اپنے آپ کو اپنی نسب کے غیر کی طرف منسوب کیا اور کہا کہ ہم قبیلہ جمح کے آدمی ہیں تیرے پاس تیری زیارت کیو اسطے آئے ہیں کہ ہکو تیرے آنے کی خبر ہو چکی تھی اور ہم نے تیرے پاس نبوت کو تیرا حق واجب اپنے ذمہ خیال کیا تھا اور عقیل نے سطح کو ایک شمشیر مہندی اور ایک نیزہ روہنیہ ہدیہ دیا اور یہ دونوں چیزیں بیت الاحرام کے دروازہ پر ایسلے رکھی گئیں کہ وہ دیکھیں کہ سطح نے ان دونوں چیزوں کو دیکھا ہے یا نہیں دیکھا سطح نے کہا اے عقیل تم اپنا ہاتھ مجھ کو دو عقیل نے اپنا ہاتھ اوس کو دیا سطح نے کہا قسم ہے عالم خفیہ اور خطا کے بخشنے والے کی اور قسم ہے ذمہ و فہ کی اور قسم ہے کعبہ بنسب کی تم ہدیہ لیکر آئے ہو وہ ہدیہ شمشیر مہندی اور نیزہ روہنیہ ہے انہوں نے کہا اے سطح تو نے سچ کہا سطح نے کہا قسم ہے لات کی جو فرج کے ساتھ ہے اور قسم ہے قوس قزح کی اور قسم ہے اوس پنج سالہ گھوڑے کی کہ سبقت کرنے والا ہے اور قسم ہے اوس گھوڑے کی جبکی پیشانی پر سفید داغ ہوا اور وڑین منھ کے بل گزیرا اور اور قسم ہے کچور کے درخت اور تازہ خرمنے اور غورہ خرما کی تحقیق کو جس جگہ اور اسبارک ہے اور اوس نے یہ خبر دی کہ یہ قوم جمح سے نہیں ہے اور انکا نسب اوس قریش سے ہے جو بہر ملی زمین کے رہنے والے ہیں اون لوگوں نے کہا اے سطح تو نے سچ کہا ہم اسی شہر والے ہیں ہم تیرے پاس تیری ملاقات کو آئے ہیں اس لئے کہ تیرے علم کی ہکو خبر ہو چکی ہے ہمارے زمانہ میں اور ادکی بعد زمانہ میں جو کچھ ہو گا اگر تیرے پاس اس کا علم ہے تو ہکو ادکی خبر دے سطح نے کہا اب تم نے سچ کہا مجھے اور اللہ تعالیٰ کے اوس الامام سے جو خاص مجھ کو ہے جو تم چاہتے ہو وہ لو اب تم اے گروہ عرب بڑا پے کے زمانہ میں ہو تمھارے بصایر اور عجم کی بصیت برابر ہے نہ تمھارے پاس علم ہو

اور نہ فہم تمھارے بعد آنے والوں میں سے ہر لوگ پیدا ہونگے اور وہ انواع علم کو طلب کریں گے  
 بتوں کو توڑ ڈالیں گے اور موضع روم تک پہنچیں گے اہل عجم کو قتل کریں گے اور غنیمت طلب کریں گے ان  
 لوگوں نے پوچھا اے سطح وہ لوگ کن لوگوں میں سے ہونگے سطح نے کہا قسم ہے میت ذی ارکان  
 کی اور قسم ہے امن اور سلطان کی تمھارے پس ماندوں میں سے لڑکے پیدا ہونگے وہ بتوں کو توڑیں گے  
 اور شیطان کی عبادت چھوڑ دیں گے اور رحمن کی توحید کریں گے اور دیان کے دین پر چلیں گے اور عالیشان  
 عمارتیں بنائیں گے اور ارادوں میں سیلاب سے سبقت کریں گے ان لوگوں نے پوچھا اے سطح وہ لوگ  
 کسکی نسل سے ہونگے سطح نے کہا قسم ہے اشرف الاشراف کی اور قسم ہے نگاہ کرنے والے اشراف  
 کی اور قسم ہے بلانے والے بلا و عا کی اور قسم ہے زیادہ کرنے والے اخلاف کی وہ لوگ ہزاروں  
 پیدا ہونگے بنی عبد شمس اور عبد مناف سے ہونگے اور انہیں اختلاف ہوگا انہوں نے کہا اے  
 سطح اونکے امر سے حکم تو کیا خبر دیتا ہے اور کون سے شہر سے وہ ظہور کریں گے سطح نے کہا قسم ہے باقی ابہ  
 کی اور تم ہے بالغ آمد کی اس شہر سے ایک نبی ہدایت یافتہ ظہور کریگا رشد کی طرف ہدایت کریگا  
 یغوث اور پتھرون کو چھوڑ دیگا اور پتھر کی عبادت سے بری ہوگا اور اس رب کی عبادت کریگا کہ وہ  
 منفرد ہے پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسکی وفات ایسے حال میں ہوگی کہ وہ محمود ہوگا اور وہ نبی زمین  
 سے مفقود ہو جائیگا اور آسمان میں اسکے پاس فرشتے حاضر رہیں گے پھر اسکے امر کا والی وہ صدیق  
 ہوگا کہ جو وقت وہ حکم کریگا سچ کہیگا اور مخلوق کو حقوق ادا کرنے میں نہ دشمنی کریگا اور نہ نرمی کریگا پھر اسکے  
 امر کا والی وہ صاحب استقامت ہوگا کہ تجربہ کار اور سردار ہوگا مہمانوں کی مہمانی کریگا اور عدالت کو مستحکم  
 کریگا پھر اسکے امر کا والی وہ زرد پوش ہوگا کہ اپنے امر میں آزمودہ کار ہوگا اسکے پاس جاعتین  
 اور گروہ جمع ہونگے لوگ اسکو نفقت اور غصب سے قتل کریں گے بڑا پے میں اسکو لوگ پکڑیں گے  
 اور اپنی خباثت سے اسکو ذبح کریں گے اسکے خون کے یسے دانشمند بزرگ مرد کھڑے ہو جائیں گے  
 پھر اسکے امر کا والی وہ ناصر ہوگا کہ اپنی رائے کو ایک کر کرنے والے کے ساتھ خلط کر دیگا و سی  
 زمین پر بہت سے لشکر ظاہر ہوں گے پھر اسکے بعد اسکے امر کا والی اسکا بیٹا ہوگا اسکے جمع کئے ہوئے

مال کو وہ لے لیگا اور اسکی تعریف لوگ کرینگے وہ لوگوں سے مال لیگا اور تنہا کھائیگا اور اپنے بعد آئے  
 واسے کیواسے مال کو خزانہ بنا لیگا پھر اسکے بعد بادشاہ والی امر ہوئے اسمین فشک نہیں کہ اون  
 بادشاہون میں خون ریزی ہوگی پھر اسکے امر کا والی ایک مفلس فقیر حقیر شخص ہوگا اونکو اس طور  
 پر مال کر لیگا جیسے بساط کو پا مال کرتے ہیں پرا بوجھ فروانی ہوگا کہ کاٹنے والا ہوگا حق کو دور کر دیگا  
 اور بنی مضر کو اپنا مقرب کر لیگا اور برے طریق سے زمین کو فتح کر لیگا۔ پھر ایک کوتاہ قد والی ہوگا  
 اسکی بیٹہ میں ایک علامت ہوگی وہ سلامتی کی موت سے مر لیگا پھر ایک قلیل مکر کرنے والا لیگا  
 وہ ملک کو خالی اور بیکار چھوڑ دیگا پھر اس کا بھائی والی ہوگا اور اسکے راستہ پر وہ چلیگا وہ نہروں و دریاؤں  
 کے ساتھ مختص ہوگا پھر اسکے بعد اسکے امر کا والی وہ ہوگا کہ غصہ کو ضبط نہ کر لیگا اور دنیا دار ہوگا اور  
 پاکیزہ نعمتون والا ہوگا اسکے معاشر اور اہل قرابت اسکو جنگ پر بلانگیتے کریں گے اور اسکی طرف  
 اوٹھیں گے اور سلطنت سے اسکو موزول کر دیں گے اور ملک لے لیں گے اور اسکو قتل کر ڈالیں گے پھر اسکے  
 بعد ساتواں شخص والی امر ہوگا وہ ملک کو قحط زدہ اور ویران اور بیکار چھوڑ دیگا ملک میں بہو کے کی طرح  
 غصہ اور نا انصافی کر لیگا اسوقت ننگے لوگ ملک کا طبع کریں گے اور جو لوگ کہ مضطر اور مظلوم ہونگے  
 آدمیوں کے وہ والی ہونگے نزار کے قبیلہ کے لوگ فحطان کے قبیلہ کے لوگوں کو اسوقت  
 پا مال کریں گے جسوقت دمشق میں دو گروہ بیدان اور لبنان کے درمیان باہم مقابل ہو کر جنگ  
 کریں گے اسدن میں کے لوگ دو قسم ہو جائیں گے ایک قسم غالب اور ایک قسم مغزول بادیشینوں  
 کے خیموں کو تو نہ دیکھے گا مگر بوسیدہ اور اسکے جھنڈے نہ دیکھے گا مگر کیلے ہوئے اور قیدیوں کو  
 نہ دیکھے گا گر طوق میں یہ واقعات فرات اور جہول کے درمیان ہونگے جسوقت یہ امور ہونگے تو منابر ویران ہو جائیں گے اور یہ وہ  
 عورتیں لوٹی جائیں گی اور حاملہ عورتوں کے حمل گر جائیں گے اور زلزلے ظاہر ہونگے اور دایلی نامی  
 خلافت کو طلب کر لیگا ان واقعات کے وقت قوم نزار غضبناک ہوگی اور غلاموں اور اشرا کو  
 مقرب بنائیگی اور عابدوں اور انبیاء سے دور رہے گی آدمی اسوقت بہو کے ہونگے غلہ کا نرخ گران  
 ہو جائیگا اور مصفروں کے مہینوں میں سے ایک صفر میں ہر ایک جبار اور جباروں سے جنموں نے

قلعون کے خندق اور ایسی نہرین بنانے کا شرف حاصل کیا ہوگا کہ وہ نہرین سرسبز ہی اور درخت والی ہونگی قتل کئے جائینگے اور انکو بھاگنے کا کوئی راستہ نہ ملیگا وہ بادشاہ ابن لوگون کو اول دن میں ہزیمت دیگا اور اوسکو اس کے امر کی خبرین ظاہر ہو جائیگی اور ان لوگون کو نہ خواب نفع دیگا اور نہ فرار نفع دیگا یہاں تک وہ شہر دن میں سے ایک شہر میں داخل ہوگا اور قضا و قدر اوسکو پالینگے پھر انداز لوگ آئینگے وہ پیدلون کو جمع کرینگے تاکہ دلیر آہن پوش مردوں کو قتل کریں اور حمایت کرنے والوں کو قید کریں اور مگر اہوں کو اسیر کریں اور سوقت اوس بادشاہ کو بانیوں کے اعلیٰ مقام پر پانینگے پھر دین ہلاک ہو جائیگا اور امور میں اختلاف ہو جائیگا زبور چپا دے جائیں گے اور پہل توڑ دے جائینگے اور کوئی غالب نہ ہوگا مگر وہ شخص کہ دریا بن کے ہزیر دن میں ہوگا۔

پھر جنوبی ہوا اخبار برا لگینختہ لگنی اور مسحرانشین یعنی بدوی لوگ غلبہ کرینگے وہ ایسے لوگ ہونگے کہ انہیں کوئی شخص اہل فسوق اور لیڈون پر سحین نہوگا یہ واقعہ سخت مصیبت کے زمانہ میں ہوگا کاش قوم کو ایسے وقت اور اوس زمانہ میں حیا ہوتی اور وہ شے ہوتی کہ آرزوں سے انکو غنی کر دیتی آدمیوں نے سطح سے پوچھا پھر کیا ہوگا سطح نے کہا پھر میں کی طرف سے ایک مرد ظاہر ہوگا وہ شہو اور صاحب علامت ہوگا وہ صننا اور میں کے درمیان سے خروج کر لگا اوسکا نام حسین ہوگا یا حسن اللہ تعالیٰ اوسکے سر پر قنتون کوے جائیگا۔

ابن عساکر نے ابن اسحاق کے طریق سے بعض اہل روایت سے یہ روایت کی ہے کہ ربیعہ بن نضر اللخمی نے ایک ایسا خواب دیکھا کہ اوس نے اوسکو خوف زدہ کر دیا اور اوس خواب سے وہ عاجز ہو گیا اوس نے اہل خراۃ کے پاس جو اسکے اہل مملکت سے تھے کیسکو بھیجا اوس نے کسی کا ہن اور کسی ساحراور کسی عافت<sup>۱</sup> اور کسی منجم کو نچوڑا مگر اپنے پاس انکو جمع کیا اور ان سے کہا کہ میں نے ایک ایسا خواب دیکھا ہے جسے مجھکو خوف زدہ کر دیا ہے تم لوگ اوسکی تاویل سے مجھکو خبر دو اور ان لوگون نے کہا اوس خواب کو ہمارے سامنے بیان کر دو ہم اوسکی تاویل سے آپکو خبر دیں گے اوسنے کہا اگر میں اوس خواب سے تمکو خبر دوں مجھکو اوسکی تاویل کا اطمینان نہیں ہے اسلیے کہ اوس خواب کو وہ شخص پہچانے گا

جو میری دینے سے پہلے اس خواب کو بچانے کا رمیج کی تقریر سن کر ایک مرد نے جہنم سے  
 اٹھا کہا کہ اگر بادشاہ یہ ارادہ رکھتا ہے تو اسکو چاہیے کہ سطح اور شق کے پاس کسی کو بھیجے اسلئے  
 کہ کوئی شخص ان دونوں سے زیادہ عالم نہیں ہے وہ دونوں آپ کو خبر دینگے بادشاہ کے  
 پاس شق سے پہلے سطح آگیا ان دونوں کے زمانے میں ان دونوں کی مثل کا ہون میں کوئی  
 نہ تھا بادشاہ نے کہا اے سطح میںے ایک ایسا خواب دیکھا ہے کہ مجھ کو اس نے ڈرا دیا ہے  
 اس خواب کے مجھ کو خبر دی سطح نے کہا اے بادشاہ تو نے یہ دیکھا ہے کہ ایک کو فی ظلمت  
 سے نکلا اور شہر کی زمین پر گر اس کو یلہ نے شہر کی ہر ایک کو پری والے کو کہا لیا بادشاہ نے  
 کہا اس خواب سے تو نے کسی چیز کی خطا نہیں کی پورا خواب بیان  
 کر دیا تیرے پاس اسکی کیا تاویل ہے سطح نے کہا حرتین کے درمیان جو چرندہ اور پرندہ ہر  
 اسکی قسم ہے تمہاری سرزمین میں حبش کے لوگ اور تینگے اور امین سے جرش تک جوئے ہے  
 حبشی اسکے مالک ہو جائینگے یہ سنکر بادشاہ نے کہا یہ امر کو خشنماک کرنے والا اور دردینے  
 والا ہے یہ بتلا کہ یہ امر کب ہونے والا ہے کیا میرے زمانہ میں ہوگا یا میرے زمانہ کے بعد ہوگا  
 سطح نے کہا بلکہ آپ کے زمانہ کے بعد ایک وقت میں ساٹھ یا ستر برس سے زیادہ گزریں گے تو ایسا  
 ہوگا بادشاہ نے پوچھا اونکی سلطنت ہمیشہ رہے گی یا منقطع ہو جائے گی سطح نے کہا انا سی برس  
 میں اونکا ملک جاتا رہے گا اور وہ سب قتل کئے جائینگے اور وہ ملک کے نکل کے بہاگ جائینگے  
 بادشاہ نے پوچھا دن لوگوں کو کون شخص قتل کرے گا اور ملک سے نکال دینگا سطح نے کہا اس امر کا  
 والی ارم ذی یزن ہوگا ذی یزن دن لوگوں پر عدت سے خروج کرے گا اور انہیں سے کیوں عدت  
 میں نچوڑے گا بادشاہ نے پوچھا کیا اسکی سلطنت ہمیشہ رہے گی یا منقطع ہو جائے گی سطح نے کہا  
 اونا سی برس میں اسکی سلطنت منقطع ہو جائے گی بادشاہ نے پوچھا اسکی سلطنت کو کون قطع کرے گا  
 سطح نے کہا ایک ایسا نبی زکی اسکو قطع کرے گا کہ اس کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئے گی  
 بادشاہ نے پوچھا وہ نبی کن لوگوں میں ہوگا سطح نے کہا غالب بن قمر بن مالک بن النضر کی اولاد میں ہوگا اور اسکی قوم میں ملک خمر

زمانہ تک ہر گاہ بادشاہ فریو جیسا کہ سطح کیا زمانہ کیلئے آخر ہے سطح کو کہا بیشک آخر ہے وہ آخروں وہ ہر کو امین و آخرین، وہیں  
جمع ہو کر محسن لوگ اوسدن میں سعادت پائینگے اور ہی انحال کر نوا لوگ شقی ہو کر بادشاہ فریو جیسا کہ سطح کو کہہ خبر دیتا ہے  
کیا حق ہے سطح نے کہا بیشک حق ہے قسم ہے تفتق اور غسق اور غلق کی کہ میں نے جو خبر آپ کو دی ہے  
وہ حق ہے جبکہ سطح اپنی گفتگو سے فارغ ہوا تو شق بادشاہ کے پاس آیا بادشاہ نے کہا اے شق  
میں نے ایک ایسا خواب دیکھا ہے کہ اوسنے مجھ کو خوف زدہ کیا ہے سطح نے جو کہہ بادشاہ سے کہا تھا  
وہ اوسنے شق سے اسلئے چھپایا کہ وہ یہ دیکھے کہ دونوں خواب کی تاویل میں اتفاق کرتے ہیں  
یا اختلاف کرتے ہیں شق نے کہا ہاں میں بیان کرتا ہوں اور بادشاہ نے ایک کو ملہ دیکھا ہو کہ وہ ظلم سے نکلا اور وہ کو کیر باغ اور شق  
کے درمیان رکھا گیا اوس کو ملہ نے اوس باغ اور پشتہ میں جو جانداز تھا ہر ایک کو کہا لیا بادشاہ  
نے پوچھا تیرے پاس اوسکی کیا تاویل ہے شق نے کہا حرمین کے درمیان جو انسان ہیں اوسکے  
ساتھ میں حلف کرتا ہوں کہ تمہارے ملک میں سودان وارد ہوئے گئے اور ہر نازک اور گلیوں والے  
پر وہ غالب ہو جائینگے یعنی ہر انسان پر غالب ہو جائینگے اور امین سے بجز ان تک جو شے ہے  
اوسکے وہ مالک ہو جائینگے بادشاہ نے کہا کہ یہ امر کہ غضب میں لانے والا اور رو دینے والا ہے  
یہ امر کہ ہونے والا ہے میرے زمانہ میں ہو گا یا اوسکے بعد شق نے کہا اوسکے بعد ایک زمانہ میں ہو گا  
پھر یہ کہ کہ ہر قوم کو گون کو اوس سے ایک عظیم و مہذب شان چہڑائیگا اور سودان کو نہایت خوار و  
ذلت چکھائیگا بادشاہ نے پوچھا وہ عظیم الشان کون ہو گا شق نے کہا ایک لڑکا ہو گا وہ نہ ناکس ہو گا  
اور نہ ناکسوں کے قریب ہو گا وہ لڑکا ذی یزن کے گہرانہ سے ظہور کرے گا بادشاہ نے پوچھا کیا اوسکی حکومت  
ہمیشہ رہے گی یا منقطع ہو جائیگی شق نے کہا بلکہ اوسکی سلطنت ایک ایسے رسول کے سبب سے  
منقطع ہو جائے گی کہ وہ خد کا بھیجا ہوا ہو گا اور عدل کو لائیگا اہل دین اور فضل سے ہو گا  
اور ملک اوسکی قوم میں یوم فصل تک رہے گا بادشاہ نے پوچھا یوم فصل کیا ہے شق نے کہا وہ  
دن ہے کہ حاکم لوگ اوسدن جزا پائینگے آسمانوں سے بلانے کی آواز میں آئیں گی اودن بلانے کی آواز ہو  
زندے اور مرے سینگے اوسدن میں آدمی میقات کے یے جمع کیے جائینگے جو شخص اللہ تعالیٰ سے

ڈرا ہے اوس دن اوسکو کامیابی اور نیکین حاصل ہوگی۔

ابن عساکر نے کہا ہے جبکہ بغیر پہنچی ہے کہ سطح ایام قبل العرم میں پیدا ہوا تھا اور جس سال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اوس نے وفات پائی اور وہ پانسویس زندہ رہا اور کہا گیا ہے کہ تین سو برس زندہ رہا۔

ابو موسیٰ المدینی نے ذیل میں ابن الکلبی سے اور ابن الکلبی نے ابو عوانہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے مہنشینوں سے پوچھا کیا تم لوگوں میں کوئی ایسا شخص ہے کہ اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر جابلیت میں معلوم ہوئی ہے طفیل بن زید الحارثی نے جبکی عمر ایک سو اٹھ برس کی تھی کہا ہاں اے امیر المؤمنین مجھکو خبر ہوئی تھی مامون بن مہاویرہ کہ اوسکی کمالت کی خبر آپ کو پہنچی ہے اوسنے لوگوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈرایا تھا اس حدیث اور مامون کے اس قول کو ذکر کیا ہے

وایتنی لا اسبقہ

یا لیت انی الحق

کاش میں آپ سے لاحق ہوتا اور کاش میں آپ سے سابق نہ ہوتا۔ طفیل نے کہا ہم تمام میں تھے ہمارے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر آئی مینے اپنے نفس سے خطاب کر کے کہا یہ نبی وہی نبی ہے جس سے مامون نے ڈرایا تھا طفیل نے کہا یہاں تک دنوں نے تاخیر کی کہ میں سفیر ہو کر آیا اور مسلمان ہوا

یہ باب اس بیان میں ہے کہ قدیم پتھروں پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک نقش کیا ہوا تھا

ابن عساکر نے حسن کے طریق سے سلیمان سے روایت کی ہے سلیمان نے کہا کہ عمر ابن الخطاب نے کعب کے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو فضائل قبل پیدا ہونے کے تھے اون سے ہر کوئی خبر دو کعب نے کہا اے امیر المؤمنین میں خبر دیتا ہوں جس کتاب میں میں نے پڑھا ہے کہ ابراہیم خلیل علیہ السلام نے ایک پتھر پایا اوسپر چار سطرین لکھی ہوئی تھیں اول سطر یہ تھی رانا اللہ لا الہ الا انا فاعبدنی دوسری سطر یہ تھی انی انا اللہ لا الہ الا انا محمد رسولی طوبی لمن آمن واتبعہ۔



تیسری سطر یہ تھی انی انا للہ لا الہ الا اناسن اعظم فی بنجا۔

چوتھی سطر یہ تھی انی انا للہ لا الہ الا انا الحرم لی والکعبۃ بیتی من دخل بیتی آمن عذابی۔

بخاری نے تاریخ میں اور بیہقی نے محمد بن الاسود بن الخلف بن عبد یغوث کے حرق سے

اور محمد نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ان لوگوں یعنی قریش نے مقام ابراہیم کے افضل

میں ایک کتاب پائی قریش نے حمیر میں سے ایک مرد کو بلایا اس مرد نے کہا اس لکھے ہوئے

میں وہ حرف ہے کہ اگر میں تمہارے سامنے اسکو بیان کروں گا تو تم لوگ مجھ کو قتل کر ڈالو گے ہم

لوگوں نے یہ گمان کیا کہ اس لکھے ہوئے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے ہننے اسکو چھپا ڈالا

ابو نعیم نے حریش بن ابی حریش کے طریق سے طلحہ سے روایت کی ہے کہ اول بار جو کعبہ گرا بیت اللہ

میں ایک ایسا پتھر پایا گیا کہ کد ا ہوا تھا ایک مرد بلایا گیا اسنے اسکو پڑ پایا ایک اوسمین یہ لکھا دیکھا

عبدی المنتخب المتوکل المتیب المختار مولودہ بکۃ و ماجرہ طیبۃ لایذہب حتی یقیم السنۃ العو حبا و

ویشہدان لا الہ الا اللہ امۃ المحمودین محمد بن عبد البکل المکتبۃ یاتمرون علی اوساطہم ویطہرون اطرافہم

یہ منتخب متوکل نابت کرنے والا مختار بندہ اسکے پیدا ہونے کی جگہ مکہ میں اور ہجرت کی جگہ طیبہ میں

ہوگی وہ نہیں جائیگا یا تنک کٹیر ہے رات کو وہ سید ہا کر دے گا اور وہ یہ گواہی دیگا کہ کوئی مسیو نہیں

ہے مگر اللہ تعالیٰ اسکی امت کے لوگ بڑی حمد کرنے واسے ہونگے وہ ہر ایک ٹیلہ پر اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے

اور اپنی کمرون پر تہم باندھیں گے اور اپنے ہاتھوں اور پیروں کو پاک رکھیں گے۔

ابن عساکر نے ابو الطیب عبد النعم بن غلیون المقری سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ شہر عمورہ

فتح کیا گیا عمورہ کے کینسون میں سے ایک کینہ پر سونے سے لکھا پایا گیا۔ شر الخلف خلف شتم سلف

واحد من السلف خیر من الف من الخلف یا صاحب الغار ندت کرامۃ الافتخار اذا نلتنی علیک الملک

الجبار اذ یقول فی کتابہ المنزل علی نبیہ المرسل ثانی اثنین اذہانی الغار یا عمر ما کنت وایا بل کنت

والد یا عثمان قتلک و مقهور اولم تدر وک مقبور اذ انت یا علی امام الاراد و الذاب عن وجہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم الکفار فہذا صاحب الغار و ہذا احد الاخیار و ہذا غیاث الامصار و ہذا امام الارابر فہلے

سن تا مقصود لغت الجبار۔ ہر اخلف کا وہ خلف ہے کہ سلف کو برا کہے سلف۔ سے ایک شخص ہر خلف  
 سے بہتر ہے اے صاحب غار تو نے افتخار کی بزرگی حاصل کی ہوا کیلئے کہ ملک جبار فیثری شاکر ہو ملک جبار نبی دس  
 میں جو اس کے نبی مرسل پر نازل کی گئی ہے کتنا ہے ثانی اثنین اذہانی الغار یہ خطاب حضرت صدیق  
 کے ساتھ ہے اے عمر تو والی نہ تھا بلکہ مخلوق کے واسطے عدل و داد میں باپ تھا اے عثمان تجھ کو  
 ایسے حال میں قتل کرینگے کہ تو مقہور ہوگا اور جبکہ تو قبر میں ہوگا تو لوگ تیری زیارت نہ کریں گے  
 اور اے علی تو ایرار کا امام ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے کفار کو دفع کرنے  
 والا ہے پس یہ صاحب غار ہے اور یہ اختیار کا ایک ہے اور یہ فریادرس شہر ہون کا ہے اور یہ ایرار کا  
 امام ہے جو لوگ کہ ان چاروں کی برائی کریں اور انکو عیب لگاویں اور ہر جبار کی لعنت ہے ابو الیاس  
 نے کہا میں اوس کینہہ والے کے ایک دوست سے پوچھا کہ بڑا پے سے دونوں ایروین اوسکی  
 دونوں آنکھوں پر گر پڑی تھیں پوچھا کتنی مدت سے تمہارے کینہہ کے دہریہ لکھا ہوا ہے اوسنے کہا  
 تمہارے نبی کے مبعوث ہونے سے دو ہزار برس پہلے کا یہ لکھا ہوا ہے۔

ابو محمد الجوهری نے اپنے امالی میں یحییٰ بن الیمان سے روایت کی ہے کہ بنی سلیم کی مسجد کے  
 امام نے مجھ کو خبر دی کہ ہمارے اشیلخ نے اہل روم سے جہاد کیا اور انہوں نے روم کے کینسون میں سے  
 ایک کینہہ میں یہ شعر پایا ۵

اترجواست قتلت حینا	شفا عتہ جبہ یوم الحساب
--------------------	------------------------

جس امت نے حسین کو قتل کیا کیا وہ امت حسین م کے انا کی شفاعت کی امید روز حساب میں کوگی  
 اور انہوں نے رومیوں سے پوچھا تم نے کتنے زمانہ سے اس کتابت کو اس کینہہ میں پایا ہے  
 اور انہوں نے کہا آپ کے نبی کے ظہور سے چھ سو برس پہلے یہ لکھا گیا ہے۔

یہ باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو طہارت نسب کے اختصاص میں ہے اور آدم علیہ السلام  
 کے وقت سے آپ کے ظہور تک آپ کے ابا میں مفتح نہیں ہوا یعنی کوئی بزرگ نہ تھا  
 ابن سعد اور ابن عساکر نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ہے کہ میں نے آدم کے وقت سے غیر زنا کے نکاح سے ظہور کیا ہے یعنی آدم علیہ السلام سے میرے  
ابا تک کسی نے زنا نہیں کیا سب نے نکاح کیا ہے۔

طبرانی نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عہد  
جاہلیت کے بے نکاحی سے کسی شے نے مجھ کو نہیں پہنچا اور مجھ کو نہیں جہاں گرا ایسے نکاح نے جیسے کہ اسلام کا نکاح ہے  
ابن سعد اور ابن عساکر نے حضرت عائشہ رضی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا ہے کہ میں نے غیر سفاح کے نکاح سے ظہور کیا ہے۔

ابن سعد نے اور ابن ابی شیبہ نے (مصحف) میں محمد بن علی بن حمین سے یوں روایت کی ہے  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے نکاح سے ظہور کیا ہے اور میں نے نکاح کے پیدا نہیں ہوا  
آدم علیہ السلام کے عہد سے مجھ کو سفاح اہل جاہلیت سے کچھ نقصان نہیں پہنچا اور میں پیدا نہیں  
ہوا مگر طاہرون سے۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے کلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بانسواؤں کو لکھا  
میں نے آپ کی ادون ماؤں میں ایک کو بھی بے نکاح نہیں پایا اور نہ اونہیں کوئی ایسی شوہاں کہ جاہلیت کے امر سے ہوتی۔  
عدنی نے اپنی سند میں اور طبرانی نے (لاوسط) میں اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے حضرت علی ابن  
ابی طالب رضی سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نکاح سے پیدا ہوا اور  
آدم علیہ السلام کے وقت سے یہاں تک کہ میرے باپ اور ماں نے مجھ کو جنابی نکاح میں یہاں نہیں  
ہوا اور عہد جاہلیت کے سفاح سے مجھ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا۔

ابو نعیم نے بہت سے طریقوں سے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا ہے کہ میرے ماں باپ ہرگز سفاح سے نہیں ملے اللہ تعالیٰ ہمیشہ مجھ کو ایسے حال میں  
اصحاب طیبہ سے اور حام طاہرہ کی طرف نقل کرتا رہا کہ میں مصفی اور مہذب تھا و بزرگ قبیلہ بنی  
شاخین نہیں نکلیں مگر بنی اوکے اچھے شعبہ میں تھا۔

ابن سعد نے کلبی کے طریق سے ابو صلیح سے اور انہوں نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے

رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خیر العرب مضر ہے اور خیر مضر بنی عبد مناف ہیں اور خیر عبد مناف بنی ہاشم ہیں اور خیر بنی ہاشم بنی عبد المطلب ہیں واللہ جب سے اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا ہے دو فرقے جدا نہیں ہوئے مگر ان کے اچھے فرقہ میں ہیں تھا۔

بزار اور طبرانی اور ابو نعیم نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول و نقل کتب فی الساجدین میں یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ انبیاء کے اصحاب میں منتقل ہوتے تھے یہاں تک کہ ان کی ماں نے آپ کو جنا۔

بخاری نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں بنی آدم کے خیر قرن سے مبعوث کیا گیا ہوں جو ایک قرن کے بعد دوسرا قرن آیا ہے یہاں تک کہ میں اس قرن سے تھا جس میں میں تھا۔

سلم نے داؤد بن الاسقع سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے اسمعیل علیہ السلام کو برگزیدہ کیا اور اسمعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے بنی کنانہ کو برگزیدہ کیا اور بنی کنانہ میں سے قریش کو برگزیدہ کیا اور قریش میں بنی ہاشم کو برگزیدہ کیا اور بنی ہاشم سے محمد کو برگزیدہ کیا تیری نے اس حدیث کو حسن کہا اور بیہقی اور ابو نعیم نے عباس بن عبد المطلب سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حیوۃ مجھ کو پیدا کیا اپنی مخلوق سے مجھ کو اچھا گردانا پھر اللہ تعالیٰ نے جبکہ قبائل کو پیدا کیا تو ان لوگوں میں مجھ کو خیر قبیلہ گردانا اور حیوۃ ان لوگوں کے نفوس پیدا کئے تو ان لوگوں کے نفوس سے مجھ کو خیر نفس گردانا پھر حیوۃ اللہ تعالیٰ نے گہرا ان کو پیدا کیا تو ان کے گہرا ان سے مجھ کو اچھے گہرا نے والا کیا میں نفس اور گہرا نے میں ان لوگوں سے اچھا ہوں۔

بیہقی اور طبرانی اور ابو نعیم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا مخلوق میں سے بنی آدم کو چنا اور بنی آدم سے عرب کو چنا اور عرب سے مضر کو چنا اور مضر سے قریش کو چنا اور قریش سے بنی ہاشم کو چنا اور بنی ہاشم سے

مجھ کو چنانچہ میں ابتداء سے انتہی تک جو اختیار ہیں اونسے ہوں۔

بیہقی اور طبرانی اور یونیفرسٹی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی دو قسمیں کیں اور دو لون قسموں ہیں۔ سبھی جمع قسم میں مجھ کو کیا پر اللہ تعالیٰ نے دو لون قسموں کو تین ٹکٹ کیا اور مجھ کو اور تین ٹکٹوں کے اپنے ٹکٹ میں کیا ہر لون والی نے اور تین ٹکٹوں کو تیار کیا اور مجھ کو قبیلہ کی رو سے اور تین ٹکٹوں کے اپنے میں کیا پر اللہ تعالیٰ نے تین ٹکٹوں کے گہرانے بنائے اور مجھ کو از روئے گہرانے کے اور گہراؤں کے اپنے گہرانے میں کیا میرا گہرا نا جو سب گہراؤں سے اچھا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی نسبت فرمایا ہے اعمار ید اللہ ید مذہب عنکم ارجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا آلائیہ۔

بیہقی اور ابن عساکر نے مالک کے طریق سے زہری سے زہری نے انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی دو فرقوں میں جدا نہیں ہوئے مگر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اور فرقوں میں سے اپنے مان باپ کے دو میان سے پیدا کیا گیا جاہلیت کے نبی نکاحی سے کسی شے نے مجھ کو نقصان نہیں پہنچایا میں نے نکاح سے ظہور کیا ہے آدم کے عہد سے میں نے بغیر زمانہ کے ظہور کیا ہے یہاں تک کہ میرے ظہور کی انتہی میرے مان باپ تک ہوئی میں نفس میں تم سے خیر ہوں اور باپ میں تم سے خیر ہوں۔

بیہقی نے محمد بن علی سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انا و آلہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا کہ مخلوق کو چنے تو عرب کو چنا اور برگزیدہ کیا پر عرب سے کنانہ کو چنکر برگزیدہ کیا پھر کنانہ سے قریش کو انتخاب کیا پر قریش سے بنی ہاشم کو چنا پر بنی ہاشم سے مجھ کو چنا۔

بیہقی نے اور طبرانی نے اور طہطین اور ابن عساکر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبریل علیہ السلام نے مجھ سے کہا کہ میں نے کل زمین کے مشرق اور مغرب کو اولٹ پلٹ کر ڈالا ہے کسی مرد کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل نہیں پایا اور کسی باپ کے بیٹے بنی ہاشم سے افضل میں نے نہیں پائے۔

ابن حساگر نے ابو ہریرہ رض سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب سے میں آدم علیہ السلام کے صلب سے نکلا ہوں مجھ کو بدکار عورت نے نہیں جنا اور سلف سے امتیں ہمیشہ مجھ سے منازعت کرتی رہیں یہاں تک کہ میں عرب کے دو افضل قبیلوں سے کہ ہاشم اور زہرہ سے ظہور کیا۔

ابن مردود یہ نے اس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقد جاکم رسول من انفسکم کما کے فتح سے پڑھا اور فرمایا کہ میں تم سے نسب اور قرابت اور حسب میں زیادہ نفیس ہوں آدم علیہ السلام کے عہد سے میرے باپوں میں کوئی زانی نہ تھا ہمارے کل باپوں نے نکاح کیا ہے۔

ابن ابی عمر العدنی نے اپنی سند میں ابن عباس رض سے یوں روایت کی ہے کہ قریش اللہ تعالیٰ کے سامنے دو ہزار برس قبل اس کے کہ آدم ع پیدا کئے جاوین نور تھے وہ نور تسبیح کرتا تھا اور اس نور کی تسبیح کے ساتھ ملائکہ تسبیح کرتے تھے جبکہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اس نور کو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی صلب میں ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی صلب میں مجھ کو زمین پر اتارا ہر مجھ کو نوح علیہ السلام کی صلب میں کیا ہر ابراہیم علیہ السلام کی صلب میں مجھ کو ڈالا ہر ہمیشہ اللہ تعالیٰ مجھ کو اصلا ب کریمہ اور ارحام طاہرہ سے نقل کرتا رہا یہاں تک کہ میرے ماں باپ کے درمیان سے مجھ کو نکالا میرے ماں باپ زنا سے ہرگز نہیں ملے اس حدیث کی شاہد وہ حدیث ہے کہ حاکم اور طبرانی نے خیرم بن ادس سے اس کی روایت کی ہے خیرم نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس وقت ہجرت کی کہ آپ تبوک سے واپس ہو رہے تھے میں نے سنا کہ عباس رض کہتے تھے یا رسول اللہ میں ارادہ رکھتا ہوں کہ آپ کی حج کروں آپ نے عباس ص کو لا بیفرض اللہ فاک دعا دیکر فرمایا پڑھو ۵

استودع حیث یحصف الورق

من قبلہا طببت فی الظلال و فی

یہ اشعار حضرت عباس عم نبی صلم کے قصیدہ کے ہیں ضمیر ہا کسی شے کی طرف راجع ہے وہ شے

ان اشعار سے معلوم نہیں ہو سکتی شعر کا خلاصہ طلب یہ ہے کہ آپ اپنے باپ دادا کے سالیوں یعنی انکی پشتوں میں پاکیزہ تھے اور ولایت کی جگہ یعنی ارحام امہات میں پاکیزہ تھے جبکہ حضرت آدم اور حوا اور خنوخ کے پتے اپنے جسم پر چکاتے تھے ۵

نم ہبطت البلاد لابشر	انت ولا مضغۃ ولا علق
----------------------	----------------------

پھر آپ شہر دن میں اپنے باپ کے اصلا ب میں اترے آپ ایسی شان میں تھے کہ آپ نہ بشر تھے اور نہ گوشت کا ٹکڑا اور نہ منجھ خون انسان مضغۃ اور علق رحم کی حالت میں ہوتا ہے اور بشر رحم سے نکلنے کے بعد ہوتا ہے چنانچہ دو شعر میں اسکی تصریح کی ہے ۵

بل نطفۃ ترکب السفین قد	البحم نرا و اہل الغرق
------------------------	-----------------------

بلکہ آپ اپنی شان میں وہ نطفہ تھے کہ وہ کشتیوں پر سوار ہوتا تھا ایسے حال میں کہ کوہ نمر جو دای عقیق میں ہے اوسکو اور اسکے رہنے والوں کو غرق نے گیر لیا تھا ۵

انفس من صالب الے رحم	اذا مضی عالم بداسبق
----------------------	---------------------

آپ اپنے آبا کی پشتوں سے اپنی امہات کے زحمون کی طرف منتقل ہوتے تھے جسوقت کہ ایک عالم گزر جاتا اور دوسرا طبقہ مخلوق کا پیدا ہوتا تھا ۵

در دت نار الخلیس مترا	فی صلب انت کیف یحترق
-----------------------	----------------------

آپ حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کی آگ میں ایسے حال میں اترے کہ انکی نشت میں چھپے ہوئے تھے وہ آگ سے کیونکر جلتے کہ آپ انکے محافظ تھے ۵

حتی احتوی عبتک المہین بن	خندف علیا تحتہا النطق
--------------------------	-----------------------

یہاں تک کہ آپ کے اوس شرف نے جو آپکے نفس پر شاہد ہے اوس اعلیٰ شرف کو گیر لیا ہے جو ذمی نسب خندف سے ہے اور اوسکی تحت اوساط ہیں نطق تطاق کی جمع ہے کہ بندہ کہتے ہیں اور نطق پہاڑوں کے اوساط کو بھی کہتے ہیں یہاں پر قبائل کے اوساط سے مراد ہے جیسے عرب میں مشہور ہے حدنان اولاد اسمعیل علیہ السلام کا ذرہ ہے اور مضر نزار کا ذرہ ہے اور خندف

سفر کا دزوہ ہے اور مد رکہ خندق کا دزوہ ہے اور جرش مد رکہ کا دزوہ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ  
والہ وسلم قریش کا دزوہ ہیں خندق الیاس کی بی بی کا نام ہے جو حضرت تہمینؑ سے تھیں۔ تہمینا سے حمزہ  
بیان شرف سے ہے اور ہمیں آنحضرت سلمہ کی ذات مبارک مراد ہے ۵۹  
وانت لما ولدت اثمرت الارض وضاحت بنورک الافق۔

اور آپ ایسے ہیں کہ جو وقت آپ پیدا ہوئے زمین متورج گئی اور آپ کے نور سے اقوام و تہذیب

انفخن فی ذلک الفیاض والی	النور وسیلہ الرضیٰ آنحضرت
--------------------------	---------------------------

اون اوصاف کے بعد یہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ آج کے وجود مبارک کی اوس فضا اور نوین  
اور رشاد کے راستوں میں گزر رہے ہیں یعنی آپ کے انوار کی رحمت، رشاد کے راستے روشن  
ہو گئے ہیں ہم کو اون راستوں میں اس کی وجہ سے گزرنے کا سارا ہونا یا ہے کسی تہذیب کی ایک  
رشاد کے راستوں میں نہیں رہی۔

بیہقی اور ابن عساکر نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو وقت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اونکو اونکی بیٹوں کو دکھایا  
آدم علیہ السلام بعض کے فضائل میں پر غالب دیکھ رہے تھے اور ان کے اسفل میں ایک  
نور دیکھا کہ وہ باتہ ہو رہا تھا آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا اے رب یہ کون شخص ہے  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تمہارا بیٹا احمد ہے وہ اول سب سے ہے اور آخر سے ہے وہ اول شفا  
کرنے والا ہے ابولغیم نے کہا ہے کہ آپ کی نبوت پر وجہ دلالت کی اس فضیلت سے یہ ہے کہ  
نبوت ملک اور سیاست عام ہے ملک آدمیوں میں اور زمین لوگوں کے واسطے ہوتا ہے جو دنیا  
احساب اور مراتب ہوتے ہیں یعنی جنگی جبین اچھی ہوتی ہیں اور امور جلیلہ اول سے کم ہوتے  
ہیں اسلئے کہ صاحب حسب اور صاحب مرتبہ عظیم ہونا انقیاد و رعیت کے لیے زیادہ داعی ہے  
اور اس امر کا مقتضی ہے کہ رعیت اس کی طاعت میں زیادہ سرعت کرے رعیت نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کا انقیاد اور طاعت اسی لئے کی کہ آپ صاحب حسب اور صاحب مرتبہ اور عظیم امور



کے واسطے بھیجے گئے تھے اسی واسطے ہر قس نے ابو سفیان سے پوچھا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب یا تم لوگوں پر کیا ہے ابو سفیان نے کہا کہ آپ ہم لوگوں میں ذی نسب ہیں ہر قس نے سہیچہ کیا کہ آپ ہی رسول اپنی قوم کے نسب میں مبعوث کئے جاتے ہیں یعنی ہر ایک رسول اپنی قوم میں صاحبِ نسب ہوتا ہے۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ خواب کے معنی کے بیان میں ہے

الولیم نے ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی الحکم کے طریق سے اپنی بکری نے اپنے بارے میں اور ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے اور اس سے ابو ہریرہؓ نے عبد المطلب نے عبد المطلب کی حدیث بیان کی ہے عبد المطلب نے کہا کہ میں مقام حجرین میں رہتا تھا میں نے ایسا خواب دیکھا کہ اوس نے مجھ کو زور دیا میں اوس خواب سے نہایت درجہ بے قرار ہو گیا میں قریش کی ایک گناہنہ کے پاس گیا اور اوس سے میں نے کہا کہ میں نے آج کی رات ایک خواب دیکھا ہے گویا ایک درخت ادا کا ہے اوس کا سر آسمان کو پہونچا ہے اور اوس کی شاخیں مشرق اور مغرب کو پہونچ گئی ہیں اور میں نے کسی نور کو اوس درخت سے ظہور میں زیادہ نہیں دیکھا وہ نور آفتاب کے نور سے ستر درجہ اعظم تھا اور میں نے دیکھا کہ عرب اور عجم اوس کو سجدہ کرتے ہیں وہ درخت عظمت اور نور اور ارفع میں ہر ساعت بڑھتا جاتا تھا ایک ساعت چھپ جاتا اور ایک ساعت ظاہر ہو جاتا تھا اور قریش کے ایک گروہ کو میں نے دیکھا کہ وہ لوگ اوس کی شاخوں سے لٹک رہے تھے اور قریش میں سے ایک گروہ کو میں نے دیکھا کہ وہ لوگ اوس درخت کے کاٹنے کا ارادہ کرتے ہیں جس وقت قریش کے وہ لوگ اوس درخت کے قریب گئے اور تکو ایک ایسے جوان نے پکڑ لیا کہ میں نے اوس سے چہرہ میں زیادہ حسین اور اوس سے زیادہ خوشبودار نہیں دیکھا وہ جوان اون لوگوں کی بیٹھون کو توڑتا تھا اور انکی آنکھیں نکالتا تھا میں نے اپنا ہاتھ بلند کیا تاکہ میں اوس درخت سے حصہ لوں مجھ کو نہیں ملا میں نے پوچھا کن لوگوں کے لئے حصہ ہے مجھے کہا اون لوگوں کے لئے حصہ ہے کہ اس درخت کو پکڑے ہوئے ہیں اور لٹک رہے ہیں اور تجھے انہوں نے درخت کی طرف سبقت کی ہے میں خواب سے

ایسے حال میں چونکہ پڑا کہ خوف زدہ اور بے قرار تھائیے دیکھا کہ میرے اس خواب کے سننے سے اس کا ہنہ کا چہرہ متغیر ہو گیا پھر اس نے کہا اگر تیرا خواب سچا ہوگا تو تیری صلب سے ضرور ایک ایسا مرد پیدا ہوگا کہ مشرق اور غرب کا مالک ہوگا اور مخلوق اس کی مطیع ہوگی پھر عبدالمطلب نے ابوطالب سے کہا شاید وہ مولود تو ہی ہے ابوطالب اس حدیث کے ساتھ ایسے حال میں باتیں کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور کیا تھا اور ابوطالب یہ کہتے تھے واللہ وہ درخت ابوالقاسم امین امین ابوطالب سے لوگ کہتے تھے کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کیون نہیں لاتے ہو وہ یہ کہتے تھے کہ بے ابروی اور عار ہے۔

### یہ باب اول آیات کے بیان میں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حل میں واقع ہوئی تھیں

حاکم بیہقی اور طبرانی اور ابونعیم نے ابی عون مولیٰ السوربن مخرمہ کے طریق سے ابی عون نے سوربن مخرمہ سے اور سور نے ابن عباس رضی سے اور ابن عباس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ عبدالمطلب نے کہا کہ جاڑون کے کوچ میں ہم مین آئے مین ایک یہودی عالم کے پاس اوترا ایک مرد نے جو اہل کتاب سے تھا پوچھا تم کس گروہ سے ہو میں نے کہا میں قریش سے ہوں اوسنے پوچھا قریش میں کن لوگوں سے ہو میں نے کہا بنی ہاشم سے ہوں اس نے کہا کیا تم مجھ کو اجازت دیتے ہو کہ میں تمہارے بعض جسم کو دیکھوں میں نے کہا ہاں اجازت دیتا ہوں مگر ستر کی جاے نہو عبدالمطلب نے کہا کہ اس مرد نے میرا ایک نتھنا کہلا اور اوسین دیکھا پھر اس نے دوسرے نتھنے میں دیکھا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تمہارے ایک ہاتھ میں ملک ہے اور دوسرے ہاتھ میں نبوت ہے اور اس امر کو میں بنی زہرہ میں دیکھتا ہوں اور ایک لفظ میں یون وارد ہو کہ ہم لوگ اس امر کو بنی زہرہ میں پاتے ہیں وہ کیونکر ہوگا کہ ملک اور نبوت بنی زہرہ میں ہو میں نے کہا میں نہیں جانتا اوسنے مجھے پوچھا کیا تمہاری کوئی شاعہ ہے میں نے پوچھا شاعہ کیا شے ہے اس نے کہا زوجہ میںے کہا آج کے دن تو میری کوئی زوجہ نہیں ہے اس نے کہا جو وقت تم پلٹ کے

۱۔ اول قول اس  
یہودی کا چکر ایک  
ہاتھ میں ملک اور ایک  
ہاتھ میں نبوت کی شے ہے  
اور وہ اول کہ ہم  
اور نبوت کو بنی زہرہ میں  
پاتے ہیں وہ کہے  
یہودی کا قول ہے  
ایسے وہ اپنے علم کو  
دوسروں کے علم کو  
ترجیح دیتا ہے کہ میں  
آج کے ہاتھ میں ملک  
اور نبوت کو دیکھتا ہوں  
اور اس کے یہودی  
اور اس کے ہاتھ میں  
نبوت کو دیکھتا ہوں  
پہلے میں اس نے

جاء تو نبی زہرہ میں تزدج کرو عبدالمطلب مکہ کی طرف پلٹ آئے اور ہالہ بنت وہب بن عبد مناف سے نکاح کیا عبدالمطلب کے ہالہ نے حمزہ اور صفیہ کو جنا اور عبد اللہ بن عبدالمطلب نے آمنہ بنت وہب سے نکاح کیا آمنہ رضی اللہ عنہا نے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنا قریش نے کہا کہ عبد اللہ نے اپنے باپ پر ظفر پائی اور اس حدیث کی تخریج ابو نعیم نے حمید بن عبد الرحمن کے طریق سے کی ہے حمید نے اپنے باپ سے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اسکو ذکر کیا ہے اور اس حدیث کی تخریج ابن سعد نے طبقات میں جعفر بن عبد الرحمن ابن المسور بن مخرمہ سے کی ہے جعفر نے اپنے باپ سے اور اوکے باپ نے اوکے دادا سے روایت کی ہے اور اس حدیث کو ذکر کیا ہے - اور اس حدیث میں یہ ہے کہ اوس یہودی عالم نے عبدالمطلب کے ننتھون کے با لون کو دیکھا اور کہا کہ میں نبوت کو دیکھتا ہوں اور میں ملک کو دیکھتا ہوں اور ملک اور نبوت دونوں میں سے ایک چیز کو نبی زہرہ میں دیکھتا ہوں اور اس حدیث کے آخر میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبوت اور خلافت کو نبی عبدالمطلب میں گردانا ہے -

ابو نعیم نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد عبد اللہ اپنے ایک مقام کی تعمیر میں آئے اور نہر شری اور غبار کا اثر تھا وہیلی عدو یہ کی طرف سے گزرے جبکہ یسلی نے اوکو اور اوس شے کو جو انکی آنکھوں کے درمیان تھی دیکھا تو اسنے اپنی خواہش کی طرف بلا یا اور اوسنے کہا کہ اگر تم مجھے صحبت کرو گے تو میں تمکو سوانٹ ونگی یسلی سے عبد اللہ بن عبدالمطلب کے کیا میں اس جسم سے اس مٹی کو دو ہو کے ترے پاس آؤنگا عبد اللہ آمنہ بنت وہب کے پاس آئے اور اوسنے صحبت کی حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ حاملہ ہوئیں پھر عبد اللہ یسلی کی راس باٹ کر گئے اور اوس سے پوچھا کہ تو نے جن امر میں کسا تھا کیا تیری خواہش ہے یسلی نے کہا نہیں عبد اللہ نے پوچھا کہ اوسنے خواہش نہیں ہے اوس نے کہا آپ میری طرف گزرے تھے اور ابکی دون آنکھوں کے بیچ میں ایک نور تھا پھر میری طرف پلٹ کر ایسے حال میں آئے ہو کہ آمنہ نے اوس نور کو تم سے کیونچ لیا اور ایک لفظ میں یون آیا ہے کہ یسلی نے عبد اللہ ابن عبدالمطلب سے کہا کہ جس نور کے ساتھ تم گھر میں داخل ہوئے تھے اوس نور

کے ساتھ تم باہر نہیں نکلے اگر تم نے آمنہ رض کے ساتھ صحبت کی ہو تو وہ ضرور ایک بادشاہ کو جنگیں  
ابولعیم اور خرایطی اور ابن عساکر نے عطا کے طریق سے ابن عباس رض سے روایت کی ہے  
کہ جو وقت عبدالمطلب اپنے فرزند کو ہمراہ لیکر ترویج کے واسطے نکلے ایک کاکہنہ کہ اہل تبالہ  
سے تھی اس کی طرف سے اپنے فرزند کے ساتھ گرے وہ یہودیہ ہو گئی تھی اور اس نے  
کتاب کو بڑا تھا اور سکا نام فاطمہ بنت مرثعہ تھی اس نے عبد اللہ رض کے چہرہ میں نور نبوت  
کو دیکھا اس نے حضرت عبد اللہ رض سے کہا اے جوان کیا تجھ کو خواہش ہے کہ تو میرے  
ساتھ اس وقت صحبت کرے میں تجھ کو سو اونٹ دوں گی عبد اللہ رض نے یہ اشعار پڑھے ۵

اما احرم فالحات دوتہ	والحس لاجل فاستینہ
حرام جو ہے موت اس کی اور طرف ہے	اور طلال سیاحلال نہیں چڑھیں جہان اور ظاہر کرنا
کلیف لے الامر الذی تبغینہ	یجھمی الکرم عرضہ و دینہ
اکیڑ کر وہ امر جو بکریوں کا جی تو خواہش کرتی ہے	ایسے کر کہیم اپنی برادری دین کی حمایت کرتا ہو

پھر حضرت عبد اللہ اپنے باپ کے ساتھ چلے گئے اور ان کے باپ نے آمنہ بنت وہب کے  
ساتھ ان کا نکاح کر دیا حضرت عبد اللہ رض نے حضرت آمنہ رض کے پاس تین دن قیام کیا پھر حضرت  
عبد اللہ رض کے نفس نے ان کو اس امر کی طرف بلایا جس کی طرف خثعمیہ نے بلایا تھا آپ اس کے پاس  
گئے خثعمیہ نے پوچھا تم نے میرے پاس سے جانے کے بعد کیا کیا حضرت عبد اللہ رض نے کہا میرے  
باپ نے آمنہ بنت وہب کے ساتھ مزاج نکاح کر دیا میں نے ان کے پاس تین دن قیام کیا خثعمیہ نے  
کہا وادعین بدکار عورت نہیں ہوں لیکن تمہارے چہرہ میں ایک نور دیکھتا ہوں یہ ارادہ کیا تھا  
کہ وہ نور محمد میں رہے اللہ تعالیٰ نے اس کو نچا ہا جس جگہ کو اللہ تعالیٰ نے دوست رکھا اس نور  
کو وہاں رکھا پھر فاطمہ خثعمیہ نے یہ اشعار کہے ۵

انی رايت خنثیۃ لمعت	فندلا لاوت بجنا تم القطر
---------------------	--------------------------

خنثیہ وہ سیاہ اجڑے بچہ کی جگہ سے بولنے والی ہے بمعنی اطراف عالم میں ایک برسنے

و اے امیر کی سہلی دیکھیں جو چکی اور اوس نے اطراف عالم کے سیاہ بادلوں کو روشن کر دیا ۵

ظلم اسباب نور یضیی له | ماحولہ کا صفاۃ البدر

وہ ایسے کالے بادل تھے کہ اوہ زمین ایک ایسا نور تھا کہ جو شے اس کے گرد تھی اس نے اس کو روشن کر دیا تھا جیسے  
چور ہون رات کا چاند روشن کر دیتا ہے ۵

در جو تہ فخر البور بہ | ماکل قیادح زندہ یورے

حضرت عبداللہ کے ساتھ از روئے فخر کے بیٹے نکاح کی امید کی مگر مین کامیاب نہ ہوئی اس لئے کہ ہر ایک امید کرنے  
والا انہی امید کے کامیاب نہیں ہو سکتا ہے جیسے کہ ہر ایک شخص حقیقی سے آگ نکالنے مین کامیاب نہیں  
ہوتا ہے حقیقی کہی آگ دیتی ہے اور کہی آگ نہیں دیتی ۵

للہ ما زہر تہ سلیت | ثوبیک ما استلیت و ما تدری

حضرت آمنہ و لدہ ماجدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی زہرہ سے تھیں اس لئے زہرہ کہا۔ اللہ تعالیٰ کے واسطے اوس شے کی نیکی  
ہے جو شے زہرہ نے سلب کی ہے اے عبداللہ تمہارے دو کپڑے جو نبوت اور ملک ہے اس کو آمنہ نے  
سلب کیا ہے اور ان کو معلوم نہیں ہے کہ یہ کیا شے سلب کی ہے۔

یہ اشعار بھی فاطمہ شہنشاہ نے کہے ہیں ۵

ابنی ہاشم قد غارت من شیکم | اینیتہ اذ للباہ لیت لجان

اے بنی ہاشم تمہارے بہائی حضرت عبداللہ سے آمنہ نے چھوڑ دیا جو بوقت حضرت عبداللہ اور آمنہ کی واسطے  
علاج کرتے تھے چھوڑنے کا بیان دوسرے شعروں میں ہے کہ کیا چھوڑ دیا ۵

اکما غادر المصباح بعد خبؤہ | قتایل قد میشت له بدھان

خبو کا معنی بچہ جانا قتایل فقیلہ کی جج ہے چراغ کی بجیشت ترک کیا گیا شعر کا معنی یہ ہے کہ عبداللہ سے آمنہ نے  
جو کچھ چھوڑا وہ بعینہ اسی مثال ہے جیسے کہ چراغ بچہ جانے کے بعد ان قتیلون کو چھوڑ دیتا ہے جو فقیلہ اس کے لئے  
تیل سے ترکے جاتے ہیں چراغ قتیلون کا سبیل کچھ قتیلون کو خالی چھوڑ دیتا ہے ۵

وما کل ما یجوی الفستی من تلاوہ | بنجرم ولا مافاتہ لتوا نے

اُنوی حرمان قدیم اور سورہی جمع کرتا ہے اس کے حرم سے نہیں ہے اور جابل اوس سے قوت سرچا ناہر ہوئی۔ تو کہ سرچسب ہے

سیکفیکہ حدان بصطرعان  
وامایہ مبسوطہ بنان

فاجمل اذا طالت امرافانہ  
سیکفیکہ اما ید مقفعہ

جس وقت تو کسی امر کو طلب کرے تو خونی سے طلب کر اور اس امر کو دو کوششیں جو یا ہم ٹرتی ہیں تجھ کو کافی ہوگی اور دن و دنوں کو شش و نین سے ایک یہ ہے کہ وہ ہاتھ جو روک دیا گیا ہے تجھ کو کافی ہوگا یعنی بلا طلب کے وہ امر تجھ کو حاصل ہو جائیگا یا دوسری کوشش تجھ کو اس امر سے کفایت کرے گی کہ یہ ہے کہ تیرا ہاتھ جو پسلا ہوا اور کشادہ ہے اور اس کا کشادہ ہونا اور انگلیوں کے پور ہونے ساتھ ہے تجھ کو اس امر سے کامیابی دیگا یعنی تیری کوشش تجھ کو کامیاب کر دے گی ۵

نبا بصری عنہ وکل لسانی

فلما قضت منہ الامینۃ ما قضت

جبکہ حضرت آمنہ نے حضرت عبداللہ سے جس شے کی حاجت روائی کی اور اس کی حاجت روائی کی اور اس میری بھر اوجھٹ گئی اور میری زبان گونگی ہو گئی میں اس واقعہ کو کچھ بیان نہیں کر سکتی۔

اور اسی حدیث کی تخریج ابن سعد نے ہشام بن عکلمی سے کی ہے اور انہوں نے ابو الفیاض اشجعی سے معضل طور پر روایت کی ہے۔ اس حدیث میں یہ ہے کہ جب وقت حضرت عبداللہ فاطمہ کی طرف پلٹ کے آئے تو اس کا پوچھا تو نے جو کچھ کہتا کیا اور میں تیری خواہش ہواؤں نے کہا (قد کان ذاک مرۃ فالیوم لا) وہ امر ایک وقت تھا آج کے دن نہیں ہے (فاطمہ کا یہ قول نقل ہو گیا) اور اس حدیث کے آخر میں یہ ہے کہ قریش کر جواؤں کو اور اس امر کی خبر پہنچی جس امر کو فاطمہ نے حضرت عبداللہ کے پیش کیا تھا اور ان جواؤں نے فاطمہ سے اس امر کو ذکر کیا فاطمہ نے وہ اشعار کہے جو اوپر لکھے گئے ہیں اور اس حدیث میں اس قول کے بعد کہ حضرت عبداللہ نے حضرت آمنہ کو پاس تین دن قیام کیا یوں ہے کہ عرب کے پاس یہ سنت تھی کہ جس وقت مرد و عورت کے پاس اس کے اہل میں داخل ہوتا تو تین دن تک قیام کرتا تھا اور ابن سعد نے کہا ہے کہ ہر کو وہ بربن جریر بن حاتم نے خبر دی میرے باپ نے مجھے حدیث کی کہ میں نے ابو یزید اللہ فی سے سنا اور انہوں نے کہا مجھ کو یہ خبر ہوئی ہے کہ حضرت عبداللہ ایک عورت خنثیہ کو پاس آؤاؤں نے آپ کی دو وزن انگوٹھ بیچ میں ایک ایسا نور دیکھا کہ وہ آسمان تک بلند ہو رہا تھا۔ خنثیہ حضرت عبداللہ سے پوچھا کیا انگوٹھ مجھے کوئی خواہش ہے اور انہوں نے کہا ہاں گر میں رمی جارہے فلاں ہو جاؤں وہ چلو گئے اور رمی جسم کر کیا پہر اپنی بی بی حضرت آمنہ کو پاس لے پہر خنثیہ یاد آئی آپ اس کے پاس گئے اور اس نے پوچھا کیا تم میرے

یشک  
۱۲۴

پاس سے جانیکے بعد کسی عورت کے پاس گئے تھے حضرت عبداللہؓ نے کہا ہاں میں اپنی بی بی اپنے  
کے پاس گیا تھا یہ نیکے فاطمہؓ نے کہا مجھ کو تم سے کوئی حاجت نہیں ہو تم ایسے حال میں گئے تھے کہ تمہارا  
دردنوں آنکھوں کے درمیان ایک ایسا نور تھا کہ آسمان تک بلند ہو رہا تھا جبکہ تم نے حضرت آمنہؓ سے  
صحبت کی وہ نور جلا گیا فاطمہؓ نے حضرت عبداللہؓ سے کہا کہ آمنہؓ کو خبر کرو کہ تم خیر اہل ارض کیساتھ حاملہ  
ہوئیں۔ ابن عساکر نے اس حدیث کی تخریج کی ہے۔

بیہقی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ ختم میں  
ایک عورت تھی کہ موسوئین سے ایک موسم میں اپنے نفس کو نوکوں کے سامنے پیش کیا کرتی تھی اور وہ صاحب  
جمال تھی اور اسکے ساتھ ایک آدمی رہتا تھا اسکو ساتھ لیکر بہتی تھی گویا وہ اسکو بچتی تھی وہ عورت  
حضرت عبداللہؓ کے پاس آئی جبکہ اسنے انکو دیکھا اسکو انکے حسن سے  
تجربہ ہوا اس نے اپنی آنکھوں کے سامنے پیش کیا حضرت عبداللہؓ نے کہا جب تک میں تیرے  
پاس ہوں تو اون تو اپنی جائے ٹھیری رہو حضرت عبداللہؓ اپنی بی بی کے پاس گئے اور اپنی بی بی کیساتھ  
صحبت کی اونکی بی بی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ حاملہ ہوئیں جبکہ حضرت عبداللہؓ اس عورت کی طرف ہٹ کر آئے  
تو اس عورت نے اون سے پوچھا تم کون ہو اور ہونے کے کیا میں وہی شخص ہوں جو تجھے بیٹے وعدہ کیا تھا  
اوسنے کہا تم وہ نہیں ہو اور اگر تم وہی ہو تو بیٹے وہ نور جو تمہاری دونوں آنکھوں کے درمیان دیکھا تھا میں اس وقت  
اوس نور کو نہیں دیکھتی ہوں بیہقی اور ابو نعیم نے ابن شہاب سے تخریج کی ہے کہ آپؐ حضرت عبداللہؓ جیسے میں  
مرد تھے کہ وہی دیکھے گئے کوئی مرد ایسا حسین نہ تھا ایک دن وہ قریش کی عورتوں کے پاس گئے اور ان عورتوں میں سے  
ایک عورت نے اپنے آپس میں پوچھا کہ تم میں سے کونسی عورت اس جوان سے نکاح کریگی کہ اس نور کو لے گی جو اونکی دونوں  
آنکھوں کے بیچ میں ہوا کہ میں اونکی دونوں آنکھوں کو درمیان ایک نور بچتی ہوں آپؐ حضرت آمنہؓ رضی اللہ عنہا نے نکاح کیا اور رسول اللہؐ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاملہ ہوئیں۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے عروہ وغیرہ سے روایت کی ہے اور ان دونوں نے کہا ہے کہ قتیلہ بنت نوفل و قہنہ بنت نوفل کی بی بی  
آویسہؓ کو نکاح کرتی تھی اور کون لیتی تھی اونکی طرف حضرت عبداللہؓ گذرے اونکے آنکھوں سے بیٹے پلایا کہ آپؐ اوس سے بعض  
حاصل کریں اور اوس نے آپؐ کو لپکا لپکا کر لیا اپنا نکاح کیا اور کہا کہ میں جا کر تیرے پاس آتا ہوں اور دوڑتے چلے گا کہ میں تک  
کہ حضرت آمنہؓ کو پاس آئے اور ان سے صحبت کی حضرت آمنہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ حاملہ ہوئیں پھر حضرت  
عبداللہؓ اوس عورت کی طرف ہٹ کر آئے اور اسکو نظر پایا حضرت عبداللہؓ نے اوس سے پوچھا کہ جن کو تو نے میرے سامنے  
پیش کیا تھا کیا تیری خواہش وہیں ہے اوسنے کہا نہیں آپؐ ایسے حال میں گئے تھے کہ آپؐ کو خبر نہ ہو کہ آپؐ کو لپکا لپکا کر لیا تھا پھر آپؐ

حال میں واپس آئے کہ آپ کے چہرہ میں وہ نور نہیں ہے اور ایک لفظ میں یوں وارد ہے کہ آپ ایسے حال میں گئے تھے کہ آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان نور کی چمک اور سفیدی ایسی تھی جیسے گھوڑے کی پیشانی پر ہوتی ہے اور آپ ایسے حال میں واپس آئے ہیں کہ وہ نور اور سفیدی آپ کے چہرہ میں نہیں ہے۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے کلبی کے طریق سے ابو صالح سے اور ابو صالح نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جس عورت نے حضرت عبداللہ کے اوپر جو شے پیش کی تھی وہ پیش کی تھی وہ عورت ورقہ بن نوفل کی بہن تھی ابن سعد نے کہا کہ ہکو و اقدی نے خبر دی ہے کہ مجھے علی بن یزید بن عبداللہ بن وہب بن زمعہ نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے اور ان کے باپ نے اپنی بہو پی سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ یہ سنتے تھے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت آمنہ حاملہ ہوئیں وہ یہ فرماتی تھیں کہ مجھ کو یہ معلوم نہیں ہو کہ میں رسول اللہ کے ساتھ حاملہ ہوئی ہوں اور میں نے حل کی گرائی جیسی عورتیں باقی ہیں نہیں باقی مگر یہ اہل حق کہ میں اپنے حیض کے بند ہونے کو اوپر سمجھتی تھی اکثر حیض بند ہو جاتا تھا اور بہر جاری ہو جاتا تھا اور میرے پاس ایک آنے والا آیا میں ایسی حالت کے درمیان تھی کہ نہ سو رہی تھی اور نہ جب ابھی تھی اوس آنے والے نے مجھے پوچھا کیا تم کو معلوم ہوا کہ تم حاملہ ہو گئی ہو میں یہ کہتی تھی میں نہیں جانتی اوس آنے والے نے مجھے کہا کہ تم اس امت کے سردار اور نبی کے ساتھ حاملہ ہو گئی ہو وہ دن دو شنبہ کا دن تھا پھر اس نے مجھ کو یہاں تک مہلت دی کہ جب میرے جننے کا وقت آیا وہی آنے والا میرے پاس آیا اور مجھے کہا یہ کہو د اعدہ بالواحد من شر کل حاسد) میں اس کلمہ کو کہتی تھی میں نے اس واقعہ کو اپنی عورتوں سے ذکر کیا اور عورتوں نے مجھے کہا کہ اپنے بازوؤں اور گردن میں لوسہ کو باندھ لو حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے لوسہ کو اپنے بازوؤں اور گردن میں باندھ لیا میرے جسم پر وہ لوانہیں چھوڑا جاتا تھا مگر کچھ دنوں میں اوس لوسہ کو خود بخود قطع کیا ہوا باقی تھی پھر میں اوس کو اپنے جسم پر نہیں باندھتی تھی۔

ابن سعد نے زہری سے روایت کی ہے کہ اسے کہہ سکتا تھا کہ میں نے کہہ سکتا تھا کہ میں رسول اللہ



صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاملہ ہوئی۔ مینے آپ کے حل سے کوئی شفقت نہیں پائی یہاں تک کہ مینے آپ کو جنا۔

اور ابن سعد نے ابی جعفر محمد بن علی سے روایت کی ہے کہ حضرت آمنہ کو ایسے حال میں کہ رسول اللہ کے ساتھ حاملہ تھیں یہ امر کیا گیا کہ تم آپ کا نام احمد رکھیو۔

ابو نعیم نے بریدہ اور ابن عباس رض سے روایت کی ہے ابن دونوں راویوں نے کہا کہ حضرت آمنہ رض نے اپنے خواب میں دیکھا دن سے کہنی نے کہا کہ تم خیر خلائیں اور سید العالمین کے ساتھ حاملہ ہوئیں جس وقت تم اوٹکو جنو تو اوٹکا نام احمد اور محمد رکھیو اور آپ کے جسم مبارک پر باندھ دیجو خواب سے ایسے حال میں بیدار ہوئیں کہ اونٹنے سر کے پاس ایک صحیفہ سونے کا رکھا ہوا تھا اور اوپر یہ لکھا تھا (اعیذہ بالواحد من شر کل حاسد و کل خلق را ید من قائم وقاعد عن اسبیل

عائد علی انفسا و جاہد من ناقت او عاقد و کل خلق مار دیا خذ بالمر صد فی طرق المواردا ہنا ہم عتبہ باللہ الاعلی و احوطہ منہم بالید العلیا و الکف الذی لای یری ید اللہ فوق ایدہم و حجاب اللہ دون

عادیہم لایطر وہ ولا یضروہ فی مقعد ولا منام ولا سیر ولا مقام اول اللیالی و آخر الایام قایدہ۔ ابن سعد نے محمد بن کعب وغیرہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد شام کو تجارت کی واسطے گئے تھے شام سے پلٹتے وقت مدینہ منورہ میں اونہوں نے وفات پائی اور اوس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمل تھے اور جس دن حضرت عبداللہ نے وفات پائی اونکی عمر پچیس سال کی تھی واقدی رحم نے کہا ہے کہ جو اقایل اور روایات حضرت عبداللہ رض کی وفات اور عمر کے باب میں ہیں اونہیں یہ قول اثبت ہے۔

قایدہ۔ واقدی رحم نے کہا ہے کہ ہمارے اور اہل علم کے نزدیک یہ بات معروف ہے کہ حضرت آمنہ اور حضرت عبداللہ رض دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی اور آدمی نہیں جنی۔



یہ باب اس بیان میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سال ولادت میں  
اللہ تعالیٰ نے آپ کی اور اپنے شہر کی بزرگی کے سببے اصحاب  
فیل کے ساتھ کیونکر معاملہ کیا

ابن سعد اور ابن ابی الدنیا اور ابن عساکر نے ابو جعفر محمد بن علی سے روایت کی ہے  
کہ اصحاب فیل محرم کے نصف مہینہ میں آئے تھے واقعہ فیل کے درمیان اور رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے درمیان پچاس راتیں تھیں۔

بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ اصحاب فیل آئے  
یہاں تک کہ جس وقت مکہ کے قریب پہونچے عبدالمطلب نے انکا استقبال کیا اور انکے  
بادشاہ سے پوچھا کہ کس غرض سے تو ہماری طرف آیا ہے تو نے کیا کہہا ہے پاس کیوں  
نہیں بھیجا جن چیزوں کا تو ارادہ کرتا ہے ہم ہر ایک شے تیرے پاس لیکر آتے ہیں اس نے  
کہا کہ مجھ کو اس بیت اللہ کی خبر پہونچی ہے کہ کوئی شخص سین داخل نہیں ہوتا ہے مگر وہ  
اسن پاتا ہے میں بیت اللہ کے رہنے والوں کو ڈرانے کی واسطے آیا ہوں عبدالمطلب نے  
کہا جن چیزوں کا تو ارادہ کرتا ہے ہم تیرے پاس وہ ہر ایک چیز لاتے ہیں تو پلٹ کے چلا جا  
اوسنے ان چیزوں سے انکار کیا اور بیت اللہ میں داخل ہونا چاہا اور وہ بیت اللہ کی طرف  
چل دیا عبدالمطلب نہیں گئے اور ایک پہاڑ پر کھڑے ہو گئے اور یہ کہہا کہ بیت اللہ اور  
اہل بیت اللہ کے ہلاک کرنے والے کے حضور میں حاضر نہ ہونگا پھر انہوں نے یہ  
شعر پڑھا

لا یغلبن محمداً محمداً

اللهم کل الہ حلالا فامنع حلالک

اے میرے اللہ تعالیٰ ہر ایک معبود کا ایک امر حلال کیا ہوا ہے تو اپنے حلال کو منع کر اور لوگوں کا مکہ اور  
قریب تیرے عذاب اور قوت پر ہرگز غلبہ نہ ہوگا۔

اللهم وان فعلت فامر بما بداک

اے میرے اللہ اگر تو کرتا ہے تو مجھے جہنم ظاہر ہوتی ہے اس کے ساتھ تو حکم دے



دئے کہ ادھر بھیک مٹی تھی جبکہ پیرا بایبل اودن لوگوں کے مقابل آئین تو وہ ہتھراؤ پر بھینکے انہیں  
سے کوئی شخص باقی نہ رہا مگر اوسکو خارش پیدا ہو گئی اور عین سے کوئی انسان اپنی پوست  
کو نہیں کھلاتا مگر اوسکا گوشت گر جاتا تھا۔

ابو نعیم نے وہ سب سے روایت کی ہے کہ اصحاب فیل کے ساتھ ایک تہنی تھی ایک  
ہاتی نے اوس تہنی کے سب سے جرات کی اوسکے سنگرزہ لگا دہ تہنی پلٹ گئی۔

یہ باب اودن آیات کے بیان میں ہر کہ جسوقت عبد المطلب نے  
زمرم کو کہو دوا وہ آیات ظہور میں آئے تھیں

ابن اسحاق اور سیہقی نے علی ابن ابی طالب رضی سے روایت کی ہے کہ اوس در بیان  
کہ عبد المطلب مقام حج بن سور ہے تھے ایک شخص آیا اوسنے کہا کہ برہ کو کہو دوا عبد المطلب نے  
پوچھا یہ کیا چیز ہے وہ کہنے والا اونکے پاس سے چلا گیا جبکہ دوسرا دن ہوا وہ اپنے اوس  
سونے کی جگہ سور ہے ایک شخص آیا اور اودن سے کہا کہ مضمونہ کو کہو دوا عبد المطلب نے پوچھا  
مضمونہ کیا چیز ہے وہ شخص اوسکے پاس سے چلا گیا جبکہ دوسرا دن ہوا وہ اپنے سونے کی  
جگہ پر آئے اور سور ہے ایک شخص آیا اور اودن سے کہا کہ طیبہ کو کہو دوا و انہوں نے پوچھا طیبہ کیا  
چیز ہے وہ شخص اوسکے پاس سے چلا گیا جبکہ دوسرا دن ہوا تو عبد المطلب اپنے سونے کی  
جگہ پر آئے اور اوسمیں سور ہے ایک شخص آیا اور اودن سے کہا کہ زمرم کو کہو دوا و انہوں نے  
پوچھا زمرم کیا چیز ہے اوس شخص نے کہا کہ اوسکا پانی کھینے سے کم ہوگا اور نہ اپنی جگہ سے  
ہٹے گا پھر اوس نے عبد المطلب سے زمرم کی جگہ کی صفت بیان کی یعنی اونکو یہ بتلایا کہ زمرم  
فلان جگہ ہے عبد المطلب خواب سے اٹھے اور جس جگہ اوس شخص نے زمرم کی تعریف بیان  
کی تھی کہو دوا ہے تھے قریش نے اودن سے پوچھا اے عبد المطلب کیا ہے اودنوں نے کہا کہ زمرم  
کہو دوا کے لیے مجھکو امر کیا گیا ہے جبکہ زمرم گملا اور لوگوں نے دیکھا کنواں نکل آیا تو اودنوں  
نے کہا اے عبد المطلب تمہارے ساتھ ہمارا ہی حق ہے اسلئے کہ زمرم ہمارا باب اسمعیل کی پانی

پینے کا کنواں ہے عبد المطلب نے کہا زعم تمہارے لئے نہیں ہے تمہارے سوا میں  
 زعم دم کے ساتھ مخصوص کیا گیا ہوں اونہوں نے کہا کیا تم اس معاملہ میں ہم سے محاکمہ کرتے ہو  
 عبد المطلب نے کہا بیشک اونہوں نے کہا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان بنی سعد بن ہزیم کی  
 کاہنہ حکم رہے گی وہ فیصلہ کر دیگی وہ کاہنہ ملک شام کے قریب رہتی تھی عبد المطلب اپنے  
 بہائیون میں سے ایک گروہ کو لیکر سوار ہوئے اور ہر ایک بطن سے ایک ایک آدمی جو قریش  
 سے تھا اونکا ایک گروہ عبد المطلب کے ساتھ سوار ہوا شام اور حجاز کے درمیان جو زمین نہی  
 وہ بیابان تھی اون شہروں کے بیابان میں سے جبکہ وہ ایک بیابان میں تھے عبد المطلب  
 اور انکے ہم راہیوں کا پانی ختم ہو گیا یہاں تک کہ اونہوں نے ہلاکت کا یقین کر لیا پھر اونہوں نے  
 اوس قوم کے آدمیوں سے جو انکے ساتھ تھے پانی مانگا اونہوں نے کہا ہکو قدرت نہیں ہے کہ  
 ہم تمکو پانی بلا دیں اور ہکو اوس مصیبت کی ش کا خوف ہے جو مصیبت تمکو پہنچتی ہے عبد المطلب نے  
 اپنے اصحاب سے پوچھا تمہاری کیا رائے ہے اونہوں نے کہا ہماری کوئی رائے نہیں ہے مگر  
 آپکی رائے کی پیروی عبد المطلب نے کہا میری رائے یہ ہے کہ ہر ایک مرد و کم کو گون میں سے اپنا  
 گھڑا کھودے جو وقت تم میں سے کوئی مرد مر جائے تو اسکے اصحاب اوسکو اوسکے گھر پہن  
 ڈالیں یعنی دفن کر دیں یہاں تک کہ تم میں آخر جو شخص رہے اوسکو اوسکا ہمراہی دفن کر دے  
 ایک مرد کا صنایع ہونا تم سب کے صنایع ہونے سے آسان ہے دن سب نے اپنے اپنے گھر پہ  
 کھود لیے پھر اون لوگوں نے کہا واللہ ہمارا اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو موت میں ڈالنا ہے  
 ہم زمین پر نہیں چلتے ہیں اور پانی طلب کرتے ہیں شاید اللہ تعالیٰ وجہ عجز کے ہمکو پانی پلا دے عبد المطلب  
 نے اپنے اصحاب سے کہا کوچ کرو اور اونہوں نے کوچ کر دیا اور عبد المطلب نے بھی کوچ کیا جو وقت  
 عبد المطلب اپنی اونٹنی پر بیٹھے اونٹنی نے اونکے لیجائے میں سرت کی شیریں پانی کے چٹنے  
 اوسکے پاؤں کے نیچے جاری ہو گئے اونہوں نے اپنی اونٹنی کو بٹھلا دیا اور انکے اصحاب نے  
 اپنے اپنے اونٹ بٹھلا دیے اور سب نے پانی پیا اور پانی ہرا اور آدمیوں اور جانوروں کو پلایا پھر

اور انہوں نے اپنے ہمراہیوں کو بلایا کہ بانی کی طرف آؤ اللہ تعالیٰ نے ہکو سیراب کیا ہے وہ لوگ آئے اور انہوں نے پانی بہرا اور پیا اور بلایا بہرا وں لوگوں نے کہا کہ اے عبد المطلب تحقیق اللہ تعالیٰ نے تمہارے حق میں فیصلہ کر دیا جس نے تمکو اس بیابان میں پانی بلایا ہے البتہ اسی نے تمکو زمزم کا پانی بلایا ہے تم چلو زمزم تمہارا ہے ہم تم سے جھگڑنے والے نہیں ہیں۔

بیہقی نے زہری سے تخریج کی ہے کہا ہے کہ پہلے جو واقعہ عبد المطلب جبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ کا ذکر کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ قریش اصحاب نبیل سے بھاگتے ہوئے حرم سے نکلے اور اپنے گہر بار سے نکل کے عبد المطلب سے دور ہو گئے عبد المطلب نے کہا واللہ میں اللہ تعالیٰ کے حرم سے ایسے حال میں نہیں نکلوں گا کہ اس کے غیر سے عزت کی خواہش کروں عبد المطلب بیت اللہ کے پاس بیٹھ گئے اور انہوں نے یہ دعا مانگی اللھم ان المریمین رحلہ فامنع حلالک اے میرے اللہ تعالیٰ ہر ایک مرد اپنے رہنے کی جگہ کی حفاظت کرتا ہے وہ غیر کو اپنی جگہ سے روکتا ہے تو اپنے جلال سے غیر کو باز رکھ عبد المطلب اس وقت تک حرم میں ثابت قدم رہے کہ اللہ تعالیٰ نے فیصل اور اصحاب نبیل کو ہلاک کیا اور قریش پلٹ کر آئے عبد المطلب قریش میں اپنے صبر اور اس وجہ سے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حرام کی تعظیم کی عظیم مرتبہ ہوئے وہ اس حال میں رہا کرتے تھے کہ خواب میں کوئی آیا اور ان سے کہا کہ زمزم کو کو دو کہ شیخ عظیم کا چھپایا ہوا ہے عبد المطلب خواب سے بیدار ہوئے اور انہوں نے کہا اے میرے اللہ مجھے تو ظاہر کر کہ میں کہان کہو دن ادنکو دوسری بار خواب میں دکھلایا گیا کہ اس تکتم کو کو دو جو گوبر اور خون کے درمیان ہے جس جاے غراب اعصم اپنی چونچ سے زمین کریں وہ جگہ مقام قریش میں پوجا کر مسخ پتھروں کے سامنے ہے اسکے سنتے ہی عبد المطلب اڑ ٹھکر گئے یہاں تک کہ مسجد حرم میں پہنچ کے میٹھ گئے جن نشانہوں کا ادن سے نام لیا گیا تھا ادنکا انظار کر رہے تھے پھر انہوں نے مقام حرورہ میں ایک گائے ذبیح کی اور ادن کی تھوڑی جان رہی تھی کہ وہ گائے ذبیح کرنے والے سے فوت ہو گئی اور مسجد میں زمزم کی جگہ ادھر موت غالب آگئی وہ گائے اسی جاے ذبیح کی گئی اور اس کا گوشہ ت

اوتھا لیا گیا ایک کو آیا دہ اوپر سے نیچے اتر رہا تھا یہاں تک کہ وہ کو گوبر پر اتر آیا اور مقام قریہ نخل کو  
 اوسنے اپنی چوبیخ سے کرید عبد المطلب یہ واقعہ دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور اسے سبکدہ کو انہوں نے  
 کہو دااونکے پاس قریش کے لوگ آئے ادھون نے پوچھا یہ کیا کام ہے عبد المطلب نے کہا میں  
 اس کنوے کو کہو دتا ہوں جو بوقت کنوے کے کہو دنے پر قدرت پائی اور اوپر تکلیف کی شدت  
 ہوئی تو ادھون نے یہ تذکرہ کہ اپنے بیٹوں میں سے ایک کو ذبح کر دوں گا ہر کنوے کو کہو دتا یہاں تک  
 کہ پانی پر چوبیخ گئے پانی نکل آیا عبد المطلب نے اوس کنوے پر ایک حوض بنایا اوسکو  
 وہ ہر دیتے تھے اور اوس حوض سے حاجی لوگ پانی پیتے تھے قریش کے حاسد لوگ رات میں  
 اوس حوض کو توڑ ڈالتے تھے عبد المطلب جو بوقت صبح کو اٹھتے تو اوس حوض کو درست کر دیتے  
 تھے جبکہ قریش نے حوض کے فاسد کرنے میں زیادتی کی عبد المطلب نے اپنے رب سے دعا مانگی  
 خواب میں اوتکو دکھایا گیا اور یہ کہا گیا کہ تم یہ دعا مانگو اللہم انی لا احلما لمختل ولكن ہی شارب حل  
 وبل ثم کفیتم اے میرے اللہ تعالیٰ میں زمرہ کو غسل کرنے والے کو حلال نہیں کر دوں گا لیکن زمرہ  
 پانی پینے والے کیواسطے حلال ہے اور تیری ہے ہر تو اوتکو کفایت کر دے گا عبد المطلب کھڑے ہو گئے  
 جو احوال کو خواب میں دکھلایا گیا تھا اوسکے ساتھ ادھون نے منادی کر دی ہر پلٹ کر چلے گئے  
 کوئی شخص اونکے حوض کو فاسد نہیں کرتا تھا مگر اوسکے جسم میں کوئی بیماری پیدا ہو جاتی تھی آخر میں  
 لوگوں نے اونکے حوض کو اور اوس سے پانی پلانے کو ترک کر دیا ہر عبد المطلب نے کہا اے میرے  
 اللہ تعالیٰ میں نے اپنی اولاد میں سے ایک کے ذبح کرنے کی تیرے لیے تذکرہ ہے میں ادن بیٹوں کے  
 درمیان قرعہ ڈالتا ہوں جس بیٹے کو تو چاہے اوسکے ساتھ قرعہ نکال۔

عبد المطلب نے اونکے درمیان قرعہ ڈالا تو قرعہ عبد اللہ کے نام نکلا عبد اللہ سب بیٹوں میں  
 عبد المطلب کو زیادہ دوست تھے عبد المطلب نے دعا کی اے میرے اللہ تعالیٰ تجھ کو عبد اللہ  
 زیادہ دوست ہے یا ایک سوا اونٹ زیادہ دوست ہیں ہر عبد المطلب نے عبد اللہ اور سوا اونٹوں کے  
 درمیان قرعہ ڈالا تو قرعہ سوا اونٹوں پر نکلا عبد المطلب نے عبد اللہ کی جائے ادن سوا اونٹوں کو

ذبح کیا۔

ابن سعد نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے جبکہ عبدالمطلب نے زمرہ کے کہوؤں میں اپنے اعانت کرنے والوں کی کمی دیکھی تو یہ نذرمانی کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھ کو کامل دس اولاد دے گا تو میں ان کو دیکھ لوں گا تو ان میں سے ایک کو ذبح کر دوں گا جبکہ دس ذکور پورے ہو گئے تو عبدالمطلب نے ان سب کو جمع کیا اپنی نذر سے ان کو خبر کی اور انہوں نے قبول کیا اور کہا آپ اپنی نذر فاکرین اور جو آپ چاہیں وہ کریں عبدالمطلب نے ان سب بیٹوں کے درمیان قرعہ ڈالا قرعہ عبد اللہ کے نام پر نکلا عبدالمطلب نے عبد اللہ کا ہاتھ پکڑا اور ان کو ذبح کرتے کی جائے کی طرف کہتی پکڑے جا رہے تھے اور ان کے ساتھ چہری تھی عبدالمطلب کی بیٹیں رونے لگیں اور ان میں سے ایک نے کہا کہ اپنے بیٹے کے معاملہ میں اس طور سے عذر کرو کہ آپ کے وہ چھوٹے ہوئے اونٹ جو حرم میں جرتے ہیں ان میں قرعہ ڈالو عبدالمطلب نے عبد اللہ اور دس اونٹوں میں قرعہ ڈالا اور اس زمانہ میں دس اونٹ دیکھے ہوتے تھے قرعہ عبد اللہ کے نام پر نکلا عبدالمطلب ہر بار قرعہ ڈالتے تھے اور دس اونٹ زیادہ کرتے جاتے تھے اور ہر ایک قرعہ عبد اللہ کے نام پر نکلتا تھا یہاں تک کہ سوا اونٹ کامل ہو گئے اور قرعہ اونٹوں پر نکلا عبدالمطلب نے اور ان کے ساتھ آدمیوں نے تکیہ کی اور اونٹوں کو آگے بڑھانے کے ذریعہ کیا جس شخص نے اول تنو اونٹ نفس کی دیت سنت کی ہے وہ عبدالمطلب ہیں ان کی یہ سنت قریش اور کل عرب میں جاری ہو گئی اور اس سنت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برقرار رکھا۔

حاکم اور ابن جریر نے اور اموی نے اپنے مذاہبی میں صنایح کے طریق سے معاویہ رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے ایک اعرابی آپ کے پاس آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ میں نے گھاس کو خشک چھوڑا ہے اور پانی خشک ہو گیا ہے عیال ہلاک ہو گئے اور مال ضائع ہو گیا اسے ابن زبجین اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو عنیمت دی ہے اوس میں سے مجھ کو دیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ ابن زبجین کو سن کر تبسم کیا اور اس کے اس کنی پر



انکار نہیں کیا لوگوں نے معاویہ سے پوچھا اے امیر المومنین دو ذبیح کون ہیں معاویہ نے کہا کہ جبوقت عبدالمطلب کو زہر کھودینکے لئے حکم ہوا اور انہوں نے نہ مانا کہ اگر زہر آسانی سے کھد جائے گا تو اپنے بیٹوں میں سے بعض کو ذبیح کروں گا جبکہ عبدالمطلب زہر م کے کہو دنیسے فارغ ہوئے تو انہوں نے بیٹوں کے درمیان قرعہ ڈالا عبدالمطلب کے دس بیٹے تھے قرعہ عبد اللہ کے نام پر نکلا عبدالمطلب نے عبد اللہ کے ذبح کرنے کا ارادہ کیا عبدالمطلب کو ادھلی ماٹوں نے جو بنی فخر دم تھے منع کیا اور انہوں نے کہا: اپنے رب کو راضی کرو اور اپنے بیٹے کا فدیہ دو عبدالمطلب نے عبد اللہ کے فدیہ میں سونا قرعہ دے معاویہ نے کہا یہ ایک ذبیح عبد اللہ ہیں اور دو سکر ذبیح اسمعیل علیہ السلام ہیں۔

یہ باب اولن محجزون اور خصایص کے بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے پیدا ہونے کی بات میں ظاہر ہو رہا ہے

بہت سی اور ابونعیم نے حسان بن ثابت سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ میں لڑکا تھا قریب بلوغ کے ہو چنگیا تھا اور میرا سن سات یا آٹھ برس کا تھا جو چہرہ میں دیکھتا اور سنتا اور سکوہ پچاتا تھا ایک ایک سینے دیکھا کہ شرب میں ایک یہودی صبح کے وقت اپنے حصن پر پامعشر یہود کے کہے پکار رہا تھا یہودی لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے اور میں سن رہا تھا اور یہودیوں نے کہا تم کو ہلاکت ہو تجھے کیا ہوا ہے کہ پکار رہا ہے اس نے کہا احمد کا وہ تارا کہ اس کے ساتھ وہ اتنی رات پیدا ہوئے ہیں طلوع ہوا ہے۔

بہت سی اور طبرانی اور ابونعیم اور ابن عساکر نے عثمان بن ابی العاص سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ میری ماں نے مجھے حدیث کی ہے کہ جس رات میں حضرت آمنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنما میری ماں ان کے جنم کے وقت حاضر ہوئی تھی میری ماں نے کہا کہ آمنہ نے کہا کہ میں کسی شے کو میں نہیں دیکھتی تھی مگر نور نظر آتا تھا اور میں شارون کی طرف دیکھتی تھی وہ اتنے نزدیک ہو رہے تھے کہ میں یہ کہتی تھی کہ میرے اوپر گر پڑینگے جبوقت حضرت آمنہ نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جناب حضرت آمنہ سے ایک ایسا نور نکلا کہ آمنہ کا حجرہ اور گھر اوس سے روشن ہو گیا ایسا نیک نور تھا کہ میں نہیں دیکھتی تھی مگر نور کو۔

احمد اور بزار اور طبرانی اور حاکم اور بیہقی اور ابونعیم نے عریاض بن ساریہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں اوس وقت عبد اللہ اور خاتم النبیین تھا کہ آدم اپنی اہل مٹی میں پڑے ہوئے تھے یعنی پیدا نہیں ہوئے تھے اور میں تکوین میں میرے خیر و نیکامی میرے باپ ابراہیم نے میرے لئے دعا کی تھی اور عیسیٰ علیہ السلام نے میری بشارت دی تھی اور میں اپنی ماں کا درخواب ہوں کہ اونہوں نے دیکھا تھا اور ایسے ہی انبیاء کی مائیں خواب دیکھتی ہیں اور یہ امر واقع ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ نے جبوقت آپ کو جنم دیا تو ایسا نور دیکھا کہ شام کے مکانات اوس نور سے روشن ہو گئے تھے۔

ابن سعد اور احمد اور طبرانی اور بیہقی اور ابونعیم نے ابی امامہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ آپ کے اہل کی ابتدا کیا تھی آپ نے فرمایا کہ میرے باپ ابراہیم علیہ السلام نے میرے لئے دعا کی تھی اور عیسیٰ علیہ السلام نے میری بشارت دی تھی اور میری ماں جبوقت حاملہ ہوئیں تو اونہوں نے دیکھا کہ اون سے ایک ایسا نور نکلا کہ اوس نور سے شام کے قصور روشن ہو گئے۔

حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی نے خالد بن سعدان سے اور خالد نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ اپنی ذات مبارک سے ہر کوئی خبر کیجئے آپ نے فرمایا میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں اور عیسیٰ نے میری بشارت دی ہے اور میری ماں جبوقت حاملہ ہوئیں تو اونہوں نے دیکھا کہ اوس سے ایک ایسا نور نکلا کہ اوس سے شہر بصرہ جو زمین شام سے ہے روشن ہو گیا (سیوطی فرماتے ہیں میں یہ کہتا ہوں کہ لفظ حین حملت جو حدیث میں وارد ہے یہ وہ خواب ہے کہ حمل میں سوئے میں واقع ہوا تھا لیکن ولادت کی رات میں جو آپ کی والدہ ماجدہ نے دیکھا تو پوچھئے چشم دید

دیکھا جیسے ابن اسحاق نے روایت کی ہے کہ آمنہ رضی اللہ عنہا کتنی تھیں کہ جب وقت وہ حاملہ ہوئیں انکو کسی نے خبر دی اوسنے کہا گیا کہ تم اس امت کے سردار کے ساتھ حاملہ ہوئی ہو اور اسکی نشان یہ ہے کہ اوس مولود کو ساتھ ایسا نور نکلتے گا کہ بصری کر تصور کرو زمین شام سے ہر دیکھا جوق وہ پیدا ہو تو سکاں گے۔ ابن سعد اور ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاملہ ہوئی جب تک میں نے آپکو جنا کوئی شقت میں نہ تھیں پانی جب وقت آپ مجھ سے جدا ہوئے آپکے ساتھ ایسا نور نکلا کہ اوس سے جو شے مشرق سے مغرب تک تھی روشن ہو گئی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھ کر پید ا ہوئے پھر اپنے ایک سٹھی خاک لی اور اوسکو پٹی میں پکڑ لیا اور آسمان کی طرف اٹھا کر دیکھا ابن سعد نے ثور بن یزید کے طریق سے ابوالجحفا سے روایت کی ہے اونہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ میری مان نے جب وقت مجھ کو جنا اونہوں نے دیکھا کہ اوس سے ایک ایسا نور بلند ہوا کہ بصرے کے تصور اوس سے روشن ہو گئے۔

ابونعیم نے عطاء بن یسار سے عطاء نے ام سلمہ سے ام سلمہ نے حضرت آمنہ سے روایت کی ہے اونہوں نے فرمایا کہ جس رات میں آپکو جنا میںے ایسا نور دیکھا کہ اوس سے شام کے تصور روشن ہو گئے یہاں تک کہ میںے اونکو دیکھا ابونعیم نے بریدہ سے بریدہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دانی سے جو نبی سعد بن سے تھیں روایت کی ہے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میںے دیکھا کہ گویا میرے سامنے سے ایک ایسے نور کی چمک نکلی کہ اوس سے تمام زمین روشن ہو گئی یہاں تک کہ میںے شام کے تصور دیکھے۔

ابن سعد نے روایت کی ہے کہ ہکمو عمرو بن عاصم الکلابی نے خبر دی عمرو نے کہا ہے ہمام بن یسار نے اسحاق بن عبد اللہ سے یہ حدیث کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ جب وقت میںے آپکو جنا میرے سامنے سے ایسا نور نکلا کہ اوس سے شام کے تصور روشن ہو گئے میںے آپکو پاکیزہ جنا آپکے ساتھ کوئی آلائش اور پلیدی نہ تھی آپ زمین پر گرے اور آپ زمین پر اپنے ہاتھوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ابن سعد نے کہا کہ ہکمو

معاذ الغنبری نے خبر دی اور معاویہ سے ابن مخون نے ابن القبطیہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے میں حدیث کی ہے کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا گویا مجھ سے نور کی ایسی چمک نکلی کہ اوس سے تمام زمین روشن ہو گئی۔

اور ابن سعد نے حسان بن عطیہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فوت پیدا ہوئے تو آپ اپنی دونوں ہتیلیوں اور دونوں گھٹنوں پر گرے اور آسمان کی طرف نگاہ اٹھائے ہوئے تھے۔

اور ابن سعد نے موسیٰ بن عبیدہ سے موسیٰ نے اپنے بہائی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جب وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے زمین کی طرف گرے تو اپنے دونوں ہاتھوں پر گرے اور اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے تھے اور اپنے اپنے دست مبارک میں ایک مٹی خاک پکڑ لی مٹی لب سے ایک مرد ہوتا اس کو یہ خبر پہنچی جس نے اس کو یہ خبر دی تھی اوس نے اوس سے کہا کہ اگر یہ قال صادق ہوگی تو یہ مولود ضرور اہل روئے زمین پر غالب آئے گا۔

ابو نعیم نے عبد الرحمن بن عوف سے اذہنون نے اپنی ماں شفا بنت عمرو بن عوف سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جب وقت حضرت آمنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنا تو آپ میرے ہاتھوں پر گرے اور اپنے آواز دی جیسے بچے ولادت کے وقت آواز دیتے ہیں ایک کہنے والے کو میں نے سنا وہ یہ کہتا تھا (رحمک اللہ ورحمک ربک) شفا نے کہا جو شے مشرق اور مغرب کے درمیان ہے وہ مجھ پر روشن ہو گئی یہاں تک کہ میں روم کے بعض قصوں کو دیکھا شفا نے کہا کہ ہر مینے آپ کو لباس پہنایا اور آپ کو لٹا دیا مجھ کو کچھ دیر نہیں ہوئی کہ مجھ کو تاریکی اور رعب اور قشعرہ نے وہی طرف سے ڈھانپ لیا میں نے سنا ایک کہنے والا کسی سے یہ کہتا تھا تو اس مولود کو کہاں لے گیا تھا اوس نے کہا میں اس مولود کو مغرب کی طرف لے گیا تھا اسکے بعد میری وہ حالت بدل گئی پھر رعب اور اندھیری اور قشعرہ نے بائیں طرف سے

مجھ پر عود کیا میں نے سنا ایک کہنے والا کسی سے کہتا تھا تو اس مولود کو کہاں لے گیا تھا اس نے کہا مشرق کی طرف لے گیا تھا شفا نے کہا کہ ہمیشہ یہ بات میں اپنے دل سے کہا کرتی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث کیا۔ اسلام لانے میں میں اول آدمیوں میں تھی۔

ابو نعیم نے عمر بن قتیبہ سے روایت کی ہے عروہ نے کہا میں نے اپنے باپ سے سنا ہے اور میرا باپ علم کا ظرف تھا (یعنی بڑا عالم تھا) میرے باپ نے کہا جبکہ حضرت اُمت کے جنے کا وقت آمو جوہم واللہ تعالیٰ نے ملائکہ سے فرمایا کہ آسمان اُکل دروازہ کو لہو اور برش کے کل دروازہ کو لہو اور اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو حاضر ہونے کے لیے حکم کیا اور فرشتہ اوترے اور بعض فرشتے بعض کو بشارت دیتے تھے اس خوشی سے دنیا کے پہاڑ بڑھ گئے اور دریا جوش مارنے لگے اور دریائی مخلوق کو بشارت دی کوئی فرشتہ باقی نہ رہا مگر وہ حاضر ہوا اور شیطان بکا گیا اور ستر طوق اس کو پہناے گئے اور دریاے اخضر کے قعر میں سرنگوں ڈالا گیا اور دو سحر شیطاں اور دیون کو طوق پہنائے گئے اور اس دن عظیم نور کا لباس آفتاب کو پہنایا گیا اور ستر ہزار حورین آفتاب کے سر پہنوائیں کھڑکی کی گئیں وہ حورین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت یا سعادت کا انتظار کر رہی تھیں اور اللہ تعالیٰ نے اس سنہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی کی وجہ سے دنیا کی کل عورتوں کے لیے یہ اذن دیا تھا کہ وہ اولاد کو رے حاملہ ہوں اور کوئی مسخر باقی نہ رہا تھا مگر اس میں پہل آیا تھا اور کسی قسم کا خوف نہ تھا مگر امن ہو گیا تھا جو وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اُن کے دل دنیا نور سے بھر گئی اور ملائکہ نے آپس میں بشارتیں دیں اور ہر ایک آسمان میں ایک ستون بڑھ چکا اور ایک ستون یا قوت کا قیام کیا گیا اور آپ کی ذات مبارک سے وہ ہر ایک ستون منور ہو گیا آسمان میں وہ ستون مشہور ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو شب معراج میں دیکھا ہوا ہے شب معراج میں یہ کہا لیا کہ یہ ستون قائم نہیں گئے گئے ہیں مگر انہی ولادت کی خوشی کے سبب سے اور سیرات میں آپ پیدا ہوئے اللہ تعالیٰ نے ہر کوثر کے کنارہ پر ستر ہزار درخت مشک اذفر کے اوگائے اور اُن درختوں کے پہلوں کو اہل جنت کا خوراک کر داتا اور خوش شب میں محل اہل سعادت اللہ تعالیٰ سے

سلامتی کی دعا مانگتے تھے اور کل بت اور ہے ہو گئے تھے لیکن لات اور عزی دونوں  
بتوں کا یہ حال تھا کہ وہ دونوں اپنے خزانوں میں سے نکل آئے تھے اور وہ دونوں یہ کہتے  
تھے قریش کا ہلا ہوا قریش کے پاس میں آیا ہے قریش کے پاس صدیق آیا ہے قریش نہیں جانتے  
ہیں کہ انکو کیا مصیبت پہونچی ہے اور بیت اللہ کی یہ حالت تھی کہ جوف بیت اللہ سے  
بہت دنوں تک لوگوں نے آواز سنی اور بیت اللہ یہ کہتا تھا کہ اب میرا نور مجھ کو پسیر دیا جائیگا اب  
میرے پاس میری زیارت کرنے والے آئیں گے۔ اب میں جاہلیت کی نجاستوں سے پاک ہو جاؤں گا  
اسے عزی تو ہلاک ہو گیا اور تین دن اور تین راتیں بیت اللہ کا زلزلہ ساکن نہ ہوا یہ پہلی علامت  
تھی کہ قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے سے دیکھی تھی۔

ابونعیم نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ کے حمل کی دلائل تون  
میں سے یہ امر تھا کہ قریش کا ہر ایک جو پایہ اس رات میں گویا ہو گیا اور ہر چو پایہ نے کہا کہ رب لعبد  
کی قسم کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حمل ٹھیرا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کی امان اور اہل دنیا کو چرخ ہیں اور  
قریش میں کوئی کاہنہ اور عرب کے قبائل میں سے کسی قبیلہ میں کوئی کاہنہ باقی نہ رہی نہی مگر  
اپنی صاحبہ سے چہ پادی گئی تھی یعنی ایک کاہنہ کا دوسری کاہنہ کو علم اور خبر نہ رہی تھی اور ہر ایک  
کاہنہ سے اسکا علم چھین لیا گیا تھا اور دنیا کے بادشاہوں میں سے کسی بادشاہ کا تخت  
باقی نہ رہا تھا مگر اوند ہا ہو گیا تھا اور ہر ایک بادشاہ کو لگا ہو گیا تھا اور اسدن بول نہ سکتا تھا اور شرق  
کے وحشی مغرب کے وحشیوں کی طرف بشارتیں لیکر گئے اور ایسے ہی دریاؤں کے رہنے والے تھے  
کہ بعض کو بعض بشارت دیتا تھا۔ آپ کے حل کے مہینوں سے ہر ایک مہینہ میں ایک نذر زمین میں تھی  
اور ایک نذر آسمان میں یہ تھی کہ اے اہل زمین اور اہل آسمان تمکو بشارت ہو کہ ابوالقاسم کا وہ قوت  
آگیا کہ وہ ایسے حال میں زمین کی طرف خروج کرے کہ میمون اور مبارک ہو کہ ابن عباس فرماتے  
کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کے بطن مبارک میں کامل تو مہینہ رہے آپ کی والدہ ماجدہ  
کسی قسم کے درد اور یخ اور آنتوں کے درد کی شکایت نہیں کرتی تھیں اور نہ اس امر کی شکایت کرتی تھیں

جو امر حالمہ عورتوں کو واقع ہوتا ہے آپ کے والد ماجد حضرت عبداللہ نے ایسے حال میں وفات پائی کہ آپ اپنی والدہ ماجدہ کے شکم مبارک میں تھے فرشتوں نے اس وقت جناب کی پاستے عرض کیا اے ہمارے والدہ اور اے ہمارے سید تیرا یہ بی یتیم رکھ گیا اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا میں اسکا ولی ہوں اور حافظ ہوں اور نصیر ہوں تم اس کے مولد سے برکت حاصل کرو اسکا مولد میمون اور مبارک ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے مولد کی وجہ سے اپنے آسمانوں اور اپنی بہشتوں کے دروازے کو کھولے تھے حضرت آمنہ اپنے نفس شریفہ سے باتیں کرتی تھیں اور یہ کہتی تھیں کہ جس وقت رسول اللہ صلعم کے محل سے چھ مہینے گزرے کوئی آنے والا آیا اور اس نے اپنے پاؤں سے خواب میں مجھے دہایا اور اس نے مجھے کہا اے آمنہ تم کل عالمین کی خیر کے ساتھ حالمہ ہوئی ہو جس وقت تم اونکو جنو تو اونکا نام محمد رکھو حضرت آمنہ اپنے نفاس کی باتیں کرتی تھیں اور کہتی تھیں کہ جو امر عورتوں کو لاحق ہوتا ہے مجھ کو لاحق ہوا اور قوم سے کسی کو میرے ساتھ علم ہوا کہ میری کیا حالت ہے میں نے زلزلہ شدید اور ایسا امر عظیم سنا جس نے مجھ کو ڈرا دیا میں نے دیکھا کہ ایک سفید طاہر کا بازو میرے قلب پر ملا گیا میرا کل عصب اور کل وہ درد جو میں پاتی تھی چلا گیا پھر میں نے مڑ کر دیکھا کیا ایک سفید دودھ کا شربت میں نے پایا میں اس وقت پیاسی تھی میں نے اس شربت کو لے لیا اور اسکو پی لیا پھر مجھے ایک بلند نور چمکا پھر میں نے ایسی دراز قذی عورتوں کو دیکھا کہ مثل لمبی کہجور کے درختوں کے تھیں گویا وہ عورتیں عبد مناف کی بیٹیاں ہیں سے تھیں انہوں نے مجھ کو گہیر لیا تھا ایسی حالت کے درمیان کہ میں اس واقعہ سے تعجب کر رہی تھی کیا ایک بیٹے سفید و بیا دیکھا کہ آسان اور زمین کے درمیان پھیلایا گیا ہے اور کیا ایک بیٹے سنا ایک کئے والایہ کہتا ہے اسکا آدمیوں کی تھیں سے چھپا لو حضرت آمنہ نے فرمایا کہ بیٹے آدمیوں کو دیکھا کہ ہوا میں کھڑے تھے اونکے ہاتھوں میں چاندنی کی ابریقین تھیں اور ایک ٹکری طایرون کی بیٹے دیکھی کہ وہ سانسے آئی ادن طایرون نے میری گود کو ڈھانپ لیا ادن طایرون کی چھ پنچن زمرہ کی تھیں اور انکے بازو یا قوت کے تھے اللہ تعالیٰ نے میری بصر سے پردے اٹھا دیے تھے اس گھڑی میں زمین کے شارق اور کونکنا رہا

کو دیکھا اور میں نے تین علم دیکھے کہ وہ قائم کئے گئے ہیں ایک علم مشرق میں تھا اور ایک علم  
 مغرب میں اور ایک علم کعبہ کی پیٹھ پر تھا مجھ کو دروزہ ہوا میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جتنا جیکر آپ  
 میرے پیٹ سے باہر نکلے میں نے اونکی طرف دیکھا میں نے آپ کو یکا یک سجدہ میں پایا آپ نے اپنی  
 دونوں انگلیوں کو اس طور پر اٹھایا تھا جیسے عاجزی اور زاری کرنے والا اٹھاتا ہے پھر میں نے  
 ایک سفید ایر دیکھا کہ آسمان سے آیا اور اس نے آپ کو ڈھانپ لیا اور میرے سامنے سے آپ  
 غائب ہو گئے اور میں نے منادی کرنے والے کو سنا کہ وہ یہ منادی کرتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو مشرق اور غرب زمین کا طواف کراؤ اور آپ کو دریاؤں میں داخل کرو تاکہ اہل دریا آپ کے نام  
 اور آپکی صفقت اور آپکی صورت سے آپ کو پہچانیں اور اہل دریا یہ جان لیں کہ آپ کا نام دریاؤں میں  
 (حسی) رکھا گیا ہے شرک سے کوئی شے باقی نہ رہے گی مگر آپ کے زمانہ میں منادی جاے گی  
 پھر وہ ابر آپ سے بہت جلد ہٹ گیا یکا یک میں نے آپ کو دیکھا کہ سفید سوف کے پارچہ میں  
 آپ لپٹے ہوئے تھے اور آپ کے پیچھے سبز حریر تھا اور آبدار موتی کی تین کنجھیں آپ پر کڑے تھے  
 میں نے یکا یک سنا کوئی کہنے والا یہ کہہ رہا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مفتاح نصرت اور مفتاح غلبہ  
 اور مفتاح نبوت لے لیں پھر دوسرا بر آیا اوس ابر سے گھوڑوں کے ہنہانے کی آواز اور طایرون  
 کے بانڈوں کی حرکت سنی جاتی تھی یہاں تک کہ اوس ابر نے آپ کو ڈھانپ لیا آپ میری آنکھوں سے  
 غائب ہو گئے میں نے سامنادی کرنے والا منادی کرتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرق اور غرب اور انبیاء کے  
 پیدا ہونے کی جگہوں میں ہر ادا اور ہر ایک روحانی کے رو برو کہ وہ جن اور انس اور طیر اور درندوں کی  
 نوع سے جو آپ کو پیش کرادے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آدم علیہ السلام کی صدا اور نوح السلام کی رقت اور ابرہیم کی خلت اور  
 اسمعیل علیہ السلام کی زبان اور یعقوب علیہ السلام کی بشارت اور یوسف علیہ السلام کا جلال و رواد کوئی آواز اور ابرہیم کا بزر  
 گشتی علیہ السلام کا زہد اور عیسیٰ علیہ السلام کا کرم عطا کرو اور انبیاء کے اخلاق میں آپ کو ڈھانپ لیا پھر وہ  
 ابر آپ سے ہٹ گیا یکا یک میں نے آپ کو موجود پایا آپ ایک حریر سبز پر کڑے ہوئے تھے کہ وہ اپنا  
 ہوا تھا اور یکا یک میں نے سنا کہ کوئی کہنے والا کہتا تھا واہ واہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کل دنیا پر قبضہ



کر لیا ہے اہل دنیا میں سے کوئی مخلوق باقی نہ رہی مگر آپ کے قبضہ میں داخل ہو گئی اور نیک ایک  
 بیٹے تین شخصوں کو دیکھا اور انہیں سے ایک کے ہاتھ میں چاندی کی ابریق تھی اور دوسرے  
 شخص کے ہاتھ میں سبز زمرہ کا طشت تھا اور تیسرے شخص کے ہاتھ میں سفید حریر تھا اور سنے  
 اوس حریر کو کھولا اور اوس میں سے ایک ایسی آنکھوٹی نکالی کہ دیکھنے والوں کی نگاہوں کو اس کے  
 اسطرح چمکا چوند ہوتی تھی آپ کو اوس ابریق سے سات باغسل دیا پھر آپ کے دونوں شانوں کے  
 بیچ میں آنکھوٹی سے مہر لگائی اور آپ کو حریر میں لپیٹ دیا پھر آپ کو اٹھالیا اور ایک ساعت اپنے  
 بازوؤں میں رکھا پھر آپ کو میری طرف پلٹا دیا۔

ابو نعیم نے سند ضعیف کے ساتھ عباس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جبکہ حضرت  
 عبداللہ پیدا ہوئے حضرت عبداللہ ہم ہائیوں میں زیادہ چھوٹے تھے اُنکے چہرہ میں ایسا  
 نور تھا کہ آفتاب کے نور کی مثل روشن ہوتا تھا حضرت عبداللہ کے والد نے کہا کہ اس لڑکے کی  
 البتہ بڑی شان ہوگی میں نے اپنے خواب میں یہ دیکھا ہے کہ اُنکے ننھنے سے ایک سپید طائر نکلا  
 اور وہ اڑا اور مشرق اور مغرب میں پہنچا پھر وہ طائر پلٹ کے آیا ہاتھ تک کہ وہ کہے پرا و ترا کل  
 قریش نے اس کو سجدہ کیا پھر وہ طائر آسمان اور زمین کے درمیان اڑا زمین نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کلاہت کے  
 پاس گیا اوس نے مجھے کہا کہ اگر یہ تمہارا خواب سچا ہوگا تو عبداللہ کی صلب سے ایک ایسا  
 بیٹا پیدا ہوگا کہ اہل مشرق اور مغرب اس کے تابع اور پیرو ہو گئے جبکہ حضرت آمنہ بنت رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے آمنہ رضی سے پوچھا کہ تم نے پہنچ میں کیا امر دیکھا مسرت آمنہ رضی نے کہا جس وقت مجھ کو  
 دروزہ ہوا اور مجھ پر امر و شواہوا میں نے ایک ایسی آواز اور غوغا اور ایسے کلام کو سنا کہ آدمیوں کے  
 کلام کے مشابہ تھا اور میں نے ایک علم مند س کا دیکھا کہ یا قوت کی شاخ پر تھا اور آسمان اور زمین کے  
 درمیان قسائم کیا گیا تھا اور ایسے نور کو میں نے دیکھا کہ اوس علم کے سر پر بلند ہو رہا تھا اور آسمان  
 پہنچ گیا تھا اور میں نے مالک شام کے کل قصور دیکھے کہ شعلہ آتش تھے اور اپنے پاس قہطاکا ایک  
 گروہ بیٹے دیکھا کہ اوس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا اور اپنے بازو پھیلا دئے تھے

اور میں نے تابعہ سعیدہؓ کو دیکھا کہ وہ گدڑی اور وہ یکہنتی تھی کتیرے اس فرزند سے بتوں اور کامیون نے جو امر دیکھا سعیدہ ہلاک ہو گئی اور بتوں کو ہلاکت ہو چلا اور میں نے ایک نوجوان کو دیکھا کہ طول قامت اور شدت سفیدی رنگ میں اتم الناس تھا اور اس نے مولود کو مجھے سے لیا اور اس کے منہ میں لعاب دہن ڈالا اور اس کے ساتھ سونے کا ایک طاس تھا اور اس نے مولود کا پیٹ چیرنے کے طور پر چیرا اور اس نے اس مولود کا دل نکالا اور چیرنے کے طور پر اس نے اس کو چیرا اور اس میں سے ایک سیاہ نقطہ کے طور پر نکالا اور اس کو پھینک دیا اور اس نے سبز حریر کر ایک تھیلی نکالی اور اس کو کھولا یکا یکا میں نے دیکھا کہ اس میں چھڑکنے کی کچھ سفید دوا تھی اس کو اس مولود کے دل میں بھروسہ دیا اور اس نے ایک تھیلی سفید حریر کی نکالی اور اس کو کھولا یکا یکا میں نے دیکھا کہ اس میں ایک انگوٹھی ہے اس نے اس مولود کے شانہ پر انڈے کی مثل وہ منہ لگا دی اور اس نے ایک قمیص بھینا یا پس یہ وہ ہے جو کچھ میں نے دیکھا امام سیوطی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ اثر اور اس اثر کے ماقبل جو دوحہ شین ہیں ان میں شدید نکارت ہے اور میں اپنی اس کتاب میں ان تینوں حدیثوں سے نکارت میں اشد کوئی حدیث نہیں لایا ہوں۔ اور میرا نفس ان حدیثوں کے لانے سے خوش نہ تھا لیکن میں نے اس امر میں حافظ ابو نعیم کی پیروی کی ہے کہ وہ ان حدیثوں کو اپنی کتاب میں لائے ہیں۔

حافظ ابو ذر ریاحی ابن عائشہ نے آپ کے پیدا ہونے میں ذکر کیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا آپ کے پیدا ہونے کے دن کی باتیں کرتی تھیں اور جو امور عجیب انہوں نے دیکھے تھے ان کو بیان فرماتی تھیں کہ اس حالت کے درمیان کہ میں تعجب کر رہی تھی یکا یکا میں نے تین آدمیوں کو دیکھا میں نے یسکان کیا گویا آفتاب اُنکے چہروں سے طلوع کر رہا ہے ایک کے ہاتھ میں چاندی کی ابرین تھی اور اس ابرین میں مشک کی خوشبو کی

میں خوشبو تھی اور دوسرے شخص کے ہاتھ میں سبز زعفران کا طشت تھا اور اس طشت کے اوپر چار چاندین تھیں اور ہر ایک جانب پر ایک روشن موتی تھا اور یکا یک سینے تاکہ ایک کہنے والا یہ کہتا تھا کہ اے اللہ تعالیٰ کے حبیب یہ دنیا اور اس کے مشرق اور مغرب اور صحرا اور دریا جس طرف سے تو چاہے اپنے قبضہ میں لے لے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں بلی تانے والی ہوں تاکہ دیکھوں طشت کی کس جانب کو آپ نے بٹریکا ایک سینے دیکھا کہ اپنے طشت کے وسط کو پکڑ لیا میں نے سنا کہنے والا کہتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ پر قبضہ کیا قسم ہے رب کعبہ کی آگاہ ہو جاؤ اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو آپ کا قبلہ کیا ہے اور مبارک مسکن کیا ہے اور میں نے تیسرے شخص کے ہاتھ میں ایک سفید حریر دیکھا کہ وہ سخت پٹیا ہو تھا اور اسے اس حریر کو کھولا اور پھیلا یا ایک ایک اوسمین ایک ایسی انگوٹھی موجود پائی گئی کہ اس کے اطراف میں ناظرین کی نگاہوں کو چٹکا چوند ہوتی تھی پھر میری طرف وہ آیا اور صاحب طشت نے آپ کو لے لیا اور اس امر لیت سے آپ کو سات بار غسل دیا پھر آپ کے دونوں شانوں کے بیچ میں انگوٹھی سے ایک مہر لگا دی اور آپ کو ایسے حریر میں لپیٹا کہ اوپر مشک خالص کا ڈورہ بند ہوا تھا پھر اسے آپ کو اٹھایا اور اپنے بازوؤں میں ایک ساعت تک داخل رکھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ وہ رضوان خازن بہشت تھا اور آپ کے کان میں ایسی بات کہی کہ حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس کو نہیں سچھا اور رضوان نے کہا اے محمد صلعم آپ کو بشارت ہو کہ کسی نبی کا عالم باقی نہ رہا مگر آپ کو دیا گیا آپ اور بنیوں سے علم میں اکثر ہیں اور قیامت آشیں میں آپ کے ساتھ نصرت کی کنجیاں ہیں آپ کو خوف اور رعب کا لباس پہنایا گیا ہے کوئی شخص آپ کا بکر نہ سنے گا مگر اس کا دل مضطرب ہو جائیگا اور اس کا قلب خوف کرے گا اگرچہ اس نے آپ کو اے خلیفہ الہی ندیکہا ہو گا ابن وحیہ نے تمیز میں کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

ابن سعد اور حاکم اور بیہقی اور ابونعیم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی تھا اس نے مکہ میں سکونت اختیار کی تھی اور وہ مکہ میں تجارت کرتا تھا جبکہ وہ رات تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس راستہ میں پیدا ہوئے اس نے قریش کی مجلس میں پہنچا اور مشر

قریش کیا تم لوگوں میں آجکی رات کوئی مولود پیدا ہوا تو تم قریش نے کہا واسمہ کو معلوم نہیں  
 اوس یہودی نے کہا میں تم سے جو بات کہتا ہوں اوسکو تم یاد رکھو اس رات میں اس است  
 اخیرہ کا نبی پیدا ہوا ہے اوسکے دو تون شانوں کے بیچ میں ایک علامت ہے اوس علامت  
 میں کثرت سے بال ہیں گویا وہ گھوڑے کی ایال ہے وہ مولود دو راتوں تک دودھ نہ پیئے گا  
 اوسکا سبب یہ ہے کہ جنات میں سے ایک عفریت نے اپنی ایک اونگی اوس مولود کے منہ  
 میں داخل کر دی ہے اور اوسکو دودھ پینے سے منع کیا ہے یہ منکر لوگ مجلس سے متفرق ہو گئے  
 اور وہ لوگ اوس یہودی کے قول سے تعجب کرتے تھے جبکہ وہ لوگ اپنے مکاتون کو گئے  
 تو انہیں سے ہر ایک آدمی نے اپنے اہل کو خبر کی اوسکے اہل نے کہا کہ عبداللہ بن عبدالمطلب  
 ایک لڑکا پیدا ہوا ہے اوسکا نام محمد رکھا ہے قوم کے لوگوں نے آپس میں ملاقات کی یہاں تک  
 کہ یہودی کے پاس آئے اور اوس کو خبر کی اوس یہودی نے کہا مجھ کو اپنے ساتھ لے چلو تاکہ میں اوس  
 لڑکے کو دیکھوں وہ لوگ اوس یہودی کو لے گئے یہاں تک کہ حضرت آمنہ کے پاس اوسکو داخل کیا  
 اوسنے حضرت آمنہ سے کہا کہ اپنے بیٹے کو ہماری طرف نکالو انہوں نے آپکو نکالا اور لوگوں نے  
 آپکی پشت مبارک اوسکے سامنے کھول دی اوس یہودی نے اوس علامت کو دیکھا جو پشت  
 مبارک پر ہی یہودی دیکھ کر بیہوش ہو گیا جبکہ اوسکو واقعہ ہوا تو لوگوں نے کہا تمہارا فس ہے تجھ کو  
 کیا ہو گیا ہے یہودی نے کہا واللہ بنی اسرائیل میں سے نبوت چلی گئی اے معشر قریش کیا تم اس  
 مولود سے خوشی کرتے ہو اگاہ ہو جاؤ واللہ یہ مولود تمہارا فس طور سے غلبہ کرے گا کہ اوس غلبہ کی خبر  
 مشرق سے مغرب تک ظاہر ہوگی۔

بہیقی اور ابن عساکر نے ابوالحکم التنوخی سے روایت کی ہے کہ جبوقت قریش میں کوئی  
 بچہ پیدا ہوتا تو صبح تک قریش کی عورتوں کو دے دیا جاتا وہ اوپر پتھر کی ایک ہانڈی ڈالنا  
 دیتی تھیں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو عبدالمطلب نے آپکو عورتوں کو دے  
 دیا کہ آپ پر ہانڈی ڈالنا پدین جب عورتیں صبح کو اٹھیں اور آمین تو انہوں نے دیکھا کہ جو ہانڈی

آپ پر ڈہانچی گئی تھی وہ پیٹ کے دو ٹکڑے ہو گئی ہے اور انہوں نے آپ کو ایسے حال میں پایا کہ آپ کی دونوں آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور آپ نگاہ اڑھائے ہوئے آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے عبدالمطلب عورتوں کے پاس آئے عورتوں نے کہا کہ آپ کی مثل ہم نے کسی مولود کو نہیں دیکھا ہے آپ کو اس طور پر پایا کہ جو ہانڈی آپ پر ڈہانچی گئی تھی وہ ۷۸۰ سٹ گئی تھی اور ہم نے آپ کو ایسے حال میں پایا کہ آپ کی دونوں آنکھیں کھلی تھیں اور نگاہ آسمان کی طرف تھی یہ سن کر عبدالمطلب نے کہا اس مولود کی حفاظت کرو میں امید کرتا ہوں کہ مولود خیر کو پہنچے گا جبکہ آپ کے پیدا ہونے سے ساتواں دن بھٹا تو عبدالمطلب نے آپ کی طرف سے ذبیحہ کیا اور قریش کو اسکے کمانے کیلئے دعوت دی جبکہ قریش نے کہا نا کہا لیا تو بوجھا اے عبدالمطلب تم نے اس مولود کا کیا نام رکھا عبدالمطلب نے کہا میں نے محمد نام رکھا ہے قریش نے کہا کہ آپ نے اپنے اہل بیت سے کیوں اعراض کیا اور محمد نام رکھا عبدالمطلب نے کہا کہ میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ آسمان میں اللہ تعالیٰ آپ کی مدح کرے اور زمین میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق آپ کی مدح کرے۔

ابو نعیم اور ابن عساکر نے شعیب بن شریک کے طریق سے محمد بن شریک سے اور انہوں نے عمرو بن شعیب سے عمر نے اپنے باپ سے اور عکبہ باپ نے اور عکبہ دادا سے روایت کی ہے کہ مرطہ بن ابی اسد ایک راہب اہل شام سے تھا اور سکنا نام عیسیٰ تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو غیر علم دیا تھا اور وہ اپنے صومعہ ہی میں ہمیشہ رہا کرتا تھا اور مکہ میں آیا کرتا اور آدمیوں سے ملاقات کرتا اور وہ یہ کہتا تھا کہ اے اہل مکہ قریب میں تم لوگوں میں ایک ایسا مولود پیدا ہو گا کہ عرب اس کے مطیع ہو گا اور وہ عجم کا مالک ہو گا اور یہ اور اس کا زمانہ ہے جو شخص اس کو پائیگا اور اس کی پیروی کریگا اپنی حاجت کو پونچھے گا اور جو شخص اس کو پائیگا اور اس سے خلاف کریگا وہ شخص اپنی حاجت سے خطا کرے گا خدا کی قسم کہ یہی بیٹے عیسیٰ و عشرت اور اس کی زمین کو نہیں چھوڑا اور میں مشقت اور بہوک اور خوف کی سہ زمین میں داخل نہیں ہوا مگر اس مولود کی طلب میں مکہ میں کوئی مولود پیدا نہیں ہوا مگر وہ راہب اس کو پوجتا تھا وہ یہ کہتا تھا ایک بار وہ نہیں آیا جبکہ اس دن کی صبح تھی

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس دن پیدا ہوئے تو عبد المطلب اپنے گھر سے نکلے اور عیسیٰ راہب کے پاس آئے اور اوس کے صومعہ کی چڑھین کھڑے ہو گئے اور اوس کو پکارا اور سنے پوچھا یہ کون ہے عبد المطلب نے کہا میں عبد المطلب ہوں عبد المطلب کو عیسیٰ نے صومعہ کے اوپر سے دیکھ کر کہا تم بھی اوس مولود کے باپ ہو جس مولود کی میں تم سے باتیں کیا کرتا تھا وہ مولود دوشنبہ کو پیدا ہو گیا وہ مولود دوشنبہ کے دن نبی ہو گا۔ اور دوشنبہ کے دن وفات پائے گا اوس مولود کا ستارہ آج کی رات طلوع ہوا ہے اس کی نشانی یہ ہے کہ اس وقت وہ دروند ہے اور وہ تین دن علیل رہیگا پھر وہ عافیت پائیگا آپ اپنی زبان کی حفاظت کرو اس مولود کا حوالہ کسی سے نہ کرو) اسیلے کہ جیسے اس مولود کے ساتھ حسد کیا جائیگا اوسکی مثل کسی کے ساتھ حسد نہیں کیا گیا ہے اور جیسے اسکے ساتھ بغاوت کی جائے گی ایسی بغاوت کسی کے ساتھ نہیں کی گئی ہے عبد المطلب نے پوچھا اوس مولود کی کتنی عمر ہوگی عیسیٰ راہب نے کہا اگر اوسکی عمر دراز ہوگی یا کوتاہ ہوگی وہ ستر برس کو نہ پہنچے گا ستر برس سے کم میں طاق سنوں میں ساٹھ برس میں وفات پائیگا اکٹھ برس یا ترسٹھ برس اوسکی امت کی بڑی عمروں سے ہے راوی نے کہا کہ رسول اللہ کا حل یوم عاشورا و محرم میں ٹہرا اور رمضان کی بارہ تا بیچ دوشنبہ کے روز پیدا ہوا ابو نعیم نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ عہد جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ جس وقت رات میں ادھکے کوئی بچہ پیدا ہوتا تو اوسکو ایک برتن کے نیچے ڈال دیتے تھے جب تک صبح نہ ہوتی وہ اوس مولود کو نہیں دیکھتے تھے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو آپکو ہانڈی کے نیچے رکھ دیا جس وقت لوگ صبح کو اٹھے تو ہانڈی کے پاس آئے لیکر ایک دیکھا کہ ہانڈی دو ٹکڑے ہو کر علیحدہ ہو گئی تھی اور آپکی دونوں آنکھیں آسمان کی طرف تھیں لوگوں نے اس واقعہ سے تعجب کیا اور آپ نبی بکر کی ایک عورت کے پاس دودھ پلانے کے لیے بھیج دے گئے جبکہ اوس نے آپکو دودھ پلایا ہر ایک طرف سے اوسکو خیر آئی اوسکے پاس بکرہ بین تھیں اللہ تعالیٰ نے انہیں برکت دی انہیں نہو ہوا اور زیادہ ہو گئیں۔

ابو نعیم نے داؤد بن ابی ہند سے روایت کی ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے آپ کے پیدا ہونے سے بلند ٹیلے روشن ہو گئے (یعنی آپ کے انوار اس قدر پہلے کہ اونچے ٹیلے روشن نظر آتے تھے) جو وقت آپ زمین پر گرے تو اپنی دو ہتھیلیں زمین پر ٹیک دین اور آپ انہی چشم مبارک سے آسمان میں دیکھتے تھے اور ایک موٹی ہانڈی آپ کے اوپر اوندھائی گئی تھی وہ ہانڈی ایسی ہٹی کہ اس کے دو ٹکڑے ہو گئے اور آپ سے علیحدہ ہو گئی۔

ابن سعد نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت آپ کی والدہ ماجدہ نے جنا تو آپ کو ایک ہانڈی کے نیچے رکھ دیا اور وہ ہانڈی ہٹ کے آپ کے اوپر سے علیحدہ ہو گئی حضرت آمنہ نے فرمایا کہ میں نے آپ کی طرف دیکھا اپنے اپنی آنکھیں کھول دی تھیں اور آپ آسمان کی کھڑکی دیکھ رہے تھے۔

اور ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں عکرمہ سے روایت کی ہے کہا ہے جو وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے زمین نور سے متور ہو گئی اور ابلیس لعین نے کہا کہ آج کی رات ایک ایسا لڑکا پیدا ہوا ہے کہ ہمارا امر ہم پر فاسد کر دیگا اس کے لشکر دن نے اوس سے کہا اگر تو اوس لڑکے کے پاس جانیگا تو اوس کی عقل کو فاسد کر دیگا جبکہ ابلیس لعین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب گیا اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو بھیجا جبریل علیہ السلام نے ایسی ٹھوکری کہ لعین عدن میں جا گرا۔

زبیر بن بکار اور ابن عساکر نے معروف بن خربوذ سے روایت کی ہے کہ ابلیس لعین ساتون آسمانوں میں چلا جاتا تھا جبکہ عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو تین آسمانوں سے روک دیا گیا جو تھے آسمان تک تین پہنچتا تھا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو ساتون آسمانوں سے روک دیا گیا راوی نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو شنبہ کے دن طلوع فجر کے وقت پیدا ہوئے۔

بہسقی اور ابو نعیم اور خراطی نے (ہذاقت) میں اور ابن عساکر نے ابوالیوب یحییٰ بن عمر بن الجلی کے طریق سے فخر دم بن ہانی الخزمی سے اور فخر دم نے اپنے باپ سے روایت کی ہے اودن کی

ڈیرہ ویرس کی عمر تھی اور ہنوں نے کہا جبکہ وہ رات تھی کہ اوسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا  
 ہوئے ایوان کسریٰ کو زلزلہ ہوا اور کچھ دم لنگر روگ گئے اور فاس کی آگ بجھ گئی اور اس سے پہلے ہزار برس سے زمین  
 بجھی تھی اور بحیرہ سادہ خشک ہو گیا جبکہ کسریٰ صبح کو اٹھا تو اس واقعہ نے اس کو بے قرار کر دیا اس واقعہ پر اس نے  
 اپنے کو شجاع بنا کر صبر کیا جبکہ اس کا صبرہ منقطع ہو گیا تو اوسنے یہ مناسب دیکھا کہ اس واقعہ کو انچو وزیروں کے چہیاٹے  
 کسریٰ نے تاج پہنا اور اپنے تخت پر بیٹھا اور وزیروں کو اپنے پاس حج کیا اور جو کچھ اوس نے  
 دیکھا تھا اوس سے انکو خبر کی وہ سب اسی حالت میں تھے کہ کسریٰ کے پاس ایک خط آیا  
 اوسمین لکھا تھا کہ آتش کہہ کی آگ بجھ گئی اس خبر کے سننے سے کسریٰ کو غم پر غم زیادہ ہوا کسریٰ  
 موبدان نے دعادی کہ بادشاہ کے احوال کو اللہ تعالیٰ اچھا رکھے اور یہ کہا کہ بیٹے آج کی رات  
 سخت اونٹوں کو دیکھا کہ وہ عربی گھوڑوں کو کنچ رہے تھے دجلہ بنے سے رگ گیا اور وہ شہر  
 میں منتشر ہو گئے کسریٰ نے پوچھا اے موبدان یہ کیا شے ہوگی موبدان نے کہا کہ عرب کی طرف  
 سے کوئی امر پیدا ہو گا کسریٰ نے نعمان بن المنذر کو لکھا کہ میرے پاس ایک ایسے مرد عالم کو  
 بھیج دے کہ جس چیز کا میں ارادہ کرتا ہوں اوس سے پوچھوں نعمان نے کسریٰ کے پاس عبدالمسیح  
 بن عمرو بن حسان الغسانی کو بھیجا جبکہ عبدالمسیح کسریٰ کے پاس پہونچا تو لاک کسریٰ نے اوس سے  
 پوچھا کیا تجھ کو اوس چیز کا علم ہے جسکے پوچھنے کا میں تجھے ارادہ کرتا ہوں عبدالمسیح نے کہا  
 بادشاہ جس بات کو مجھے پوچھتا ہے اوسکی خبر دے اگر مجھ کو اس کا علم ہو گا میں بیان کروں گا  
 ورنہ میں بادشاہ کو اس شخص سے خبر دوں گا کہ وہ اس کو جانتا ہو گا کسریٰ نے عبدالمسیح کو غروی  
 عبدالمسیح نے کسریٰ سے کہا کہ اس کا علم میرے ماہوں کے پاس ہے کہ شام کے بلند مقاموں میں  
 رہتا ہے اس کا نام سطح ہے کسریٰ نے کہا اس کے پاس جاؤ اور اوس سے پوچھو عبدالمسیح نکلا اور  
 سطح کے پاس پہونچا وہ قریب مرگ تھا اس کو سلام کیا جو قوت سطح نے عبدالمسیح کا سلام سنا اپنا  
 سر اٹھایا اور کہا عبدالمسیح تموی اور سیرج اونٹ پر سطح کی طرف ایسے حال میں آیا ہے کہ وہ قریب مرگ ہے  
 اے عبدالمسیح تجھ کو بادشاہ بنی ساسان نے ایوان کے زلزلہ کی وجہ سے اور آتش کہہ کی آگ



بجھ جانے کے سبب سے اور موبدان کے خواب دیکھنے سے بھیجا ہے موبدان نے ایسے سخت اونٹوں کو دیکھا ہے کہ وہ عربی گھوڑوں کو چلا رہے تھے وجہ منقطع ہو گیا ہے اور وہ اونٹ عجم کے شہروں میں منتشر ہو گئے جو وقت تلامذہ کی کثرت ہو جانے لگی اور صاحب عصا ظہور کر گیا اور سادہ کا دوا دی جاری ہو جائیگا اور سادہ کا بحیرہ خشک ہو جائیگا اور فارس کی آگ بجھ جائیگی تو ملک شام سطح کے لیے شام نہ رہے گا ملک عجم میں سے بادشاہ مرد اور بادشاہ عورتین کسری کے ایوان کے گنگوڑوں کے عدد کے موافق ملک عجم کے مالک ہونگے اور ہر ایک آنے والی شے آنے لگی اس کہنے کے بعد سطح اپنی جگہ میں مر گیا اور عبدالمسیح کسری کے پاس آیا اور اسکو سطح کے بیان سے خبر دی نو شیردان نے سکر کہا کہ جب تک ہمارے خاندان سے چودہ مالک ہونگے اور وقت تک بہت سے امور ہونگے یعنی ابھی بہت زمانہ باقی ہے ہماری سلطنت بہت رہے گی کسری کے خاندان میں سے دس آدمی چار برس میں بادشاہ ہوں گے اور باقی لوگ حضرت عثمان رضی خلیفہ سوم کے زمانہ خلافت تک بادشاہ ہوں گے۔

ابن عساکر نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اسکو ہم نہیں پہچانتے ہیں مگر مخروم کی حدیث سے کہ اونہون نے اپنے باپ سے روایت کی ہے اور اس حدیث کے ساتھ ابوالوہاب البجلی شافعی ابن عساکر نے سطح کے ترجمہ میں اپنی تاریخ میں ایسا ہی کہا ہے اور ابن عساکر نے عبدالمسیح کے ترجمہ میں کہا ہے اسکے بعد کہ اس حدیث کی تخریج اس طریق سے کی ہے اور اس حدیث کو معروف بن خربوذ نے بشر بن تیم الکلی سے روایت کیا ہے کہا ہے جبکہ وہ رات تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس رات میں پیدا ہوئے اور باقی حدیث کو اس حدیث کے مثل ذکر کیا ہے (امام سیوطی کہتے ہیں میں یہ کہتا ہوں کہ اس طریق سے اس حدیث کو عبدان نے کتاب الصحاح میں روایت کیا ہے اور ابن حجر رحمہ نے اصحاب میں کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے۔

خرائطی نے (مواتف) میں اور ابن عساکر نے عروہ سے یوں روایت کی ہے کہ ایک گروہ قریش میں سے جن میں سے درقبن نوفل اور زید بن عمرو بن نفیل اور عبید اللہ بن نجش

اور عثمان بن الحویرث ہے اپنے بت کے پاس تھے وہ اس کے پاس حج ہوا کرتے تھے ایک رات اس بت کے پاس گئے اور اس کو منہ کیل اور ندا دیکھا ادھون نے اس امر کو ادھر سمجھا ادھون نے بت کو لیا اور اس کو جس حال پر پہلے تھا کہہ دیا کچھ دیر نہیں گزری تھی کہ وہ نہایت عتقہ منتقلب ہو گیا ادھون لوگوں نے پھر اس کو پہلی حالت پر پسیدیا۔ تیسری بار پھر ادھون ہو گیا عثمان بن الحویرث نے یہ دیکھ کے کہا کہ تحقیق یہ کوئی ایسا امر ہے کہ حادث ہوا ہے اور یہ واقعہ اس رات میں ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس رات میں پیدا ہوئے عثمان نے یہ اشعار کہے

ایا صنم المید الذی صف حولہ	صدنا دید و ف من بعید و من قرب
اسے عید کے وہ منہم جکے اطراف صف بانہی ہے ادھون سرداروں نے کہ دور اور نزدیک سے آئے ہیں	
تکس مقلوبا فما ذاک قل لتا	اذاک شئ ام تکس للعب
تو ادھون ہو گیا ہے ایسے حال میں کہ تیرا سر نیچے ہے اور پاؤں اوپر تیری کیا حالت ہے تو مجھے کو کسی شے نے تھمکوا یندا ہو پٹائی ہے یا تو لہو و لعب کی وجہ سے ادھون ہو گیا ہے	
فان کان من ذنب اسانا ف اتنا	یموی باقرار و تلوی عن الذنب
اگر یہ تیرا ادھون ہو جانا ہمارے کسی گناہ کی وجہ سے ہے تو چم قرار کرتے ہیں اور اپنے گناہ سے اعراض کرتے ہیں	
وان کنت مخلوبا تکست ساغرا	فما انت فی الادثنان بالسید الرب
اگر تو مخلوب ہو گیا ہے اور ذلت سے مغلوب ہو گیا ہے تو تو بتوں میں سردار اور رب نہیں ہے۔	
عروہ نے کہا کہ ادھون لوگوں نے بت کو لیا اور اس کے حال پر پسیدیا جبکہ وہ سید ہو گیا ادھون لوگوں کو بت کے اندر سے ہاتھ نے بلند آواز سے پکارا اور وہ یہ اشعار کہہ رہا تھا	
تردی لمو لودانا رت بنو رہ	جمع مخبان الارض بالشرق والغرب
گر گیا ہے ادھون لوگوں کی وجہ سے جس کے نور سے روشن ہو گئی ہیں سب راستے روی زمین کے مشرق اور مغرب	
اخزت لہ اما و ثمان طرا و اعدت	قلوب لمیک الارض طرا من العرب
اور میں مدد کی وجہ سے جمع بت گربش ہیں اور روئے زمین کے کل بادشاہوں کے دل عرب سے کاش گئے ہیں	

دناں جمیع الفرس باخت و اظلمت	دقپات شاہ الفرس فی عظم الکرب
او کل ماس کی نگاہوں سے بھونکے ہو گئی اور تاریک ہو گئی ہے اور فارس کا بادشاہ اعظم سقونیون میں مبتلا ہو گیا ہے	
وحدت عن الکمان بالغیب حبنا	فلا تخبر منہم بحق ولا کذب
کاہنوں کے پاس جو ان کے جنات غیب کی خبریں لاتے تھے وہ رک گئے اور جنات میں سے کوئی سچ اور جھوٹ کا تمیز نہیں ہے	
فیال قصی اوجوا عن صنلا لکم	وہبوا الی الاسلام والمنزل الرحب
اے آل قصی تم اپنے گمراہیوں سے ہٹو۔ اور اسلام اور وسیع منزل کی طرف چلو	

خرایطی نے ہشام بن عروہ کے طریق سے روایت کی ہے ہشام نے اپنے باپ عروہ سے عروہ نے ہشام کی دادی اسمان بنت ابوبکر الصدیق رض سے روایت کی ہے اسامہ رض نے کہا کہ زید بن عمرو بن نفیل اور درقرین نوفل دونوں یہ ذکر کیا کرتے تھے کہ وہ دونوں اس کے بعد کہ ابرہہ مکہ سے ہٹ گئے نجاشی کے پاس گئے اور انہوں نے کہا جبکہ ہم نجاشی کے پاس داخل ہوئے تو نجاشی نے کہا اے قریشیو تم مجھے سچ کہو کیا کوئی ایسا مولود تم لوگوں میں پیدا ہوا ہے کہ اس کے باپ کے ذبح کا ارادہ کیا تھا اور اوپر قرعہ ڈال گیا اور وہ سلامت رہا اور اس کی طرف سے کثیر اونٹ ذبح کئے گئے تھے کہا بیشک ایسا ہو اور نجاشی نے پوچھا کیا تم دونوں کو اس کا علم ہے کہ وہ کہاں گیا ہے نجاشی سے کہا کہ اس نے ایک عورت سے بیاہ کیا ہے اس کا نام آمنہ ہے اس کو حاملہ چھوڑا ہے اور وہ مکان سے کہیں گیا ہے نجاشی نے پوچھا کیا تم کو معلوم ہے کہ وہ عورت جنی یا انہیں ورقہ نے کہا اے بادشاہ میں تجھ کو خبر دیتا ہوں کہ ہمارا بت جو تمہا میں ایک رات اس کے پاس تھا اس کے درمیان سے یکایک مینے تاکہ ہاتھ یہ شعر پڑھتا تھا ۵

ولد النبی فذلک الاملاک	نامی الضلال وادبر الاشراک
------------------------	---------------------------

پھر وہ بیت اوند ہا ہو گیا اس کے بعد زید نے کہا کہ اس خبر کی مثل میرے پاس بھی خبر ہے اے بادشاہ اسی رات کی مثل ایک رات تھی کہ میں اپنے گھر سے نکلا یہاں تک کہ میں جبل ابوقیس کے قریب گیا یکایک مینے ایک مرد کو دیکھا کہ وہ آسمان پر سے اتر رہا ہے اس کے دو سبز بازو ہیں وہ مرد ابوقیس پہاڑ پر ٹھیرا پھر وہ مشرف ہو کر اتر دیا اس نے کہا شیطان ذلیل اور خوار ہو گیا اور بت ہٹل

ہو گئے اور امین پیدا ہوا پھر اوسنے ایک کپڑے کو چواد کے پاس تھا پہلایا اور اوس کپڑے کو مشرق اور مغرب کی طرف جھکایا مینے اوس کپڑے کو دیکھا جو شے آسمان کے نیچے تھی اوسنے اوسکو گیر لیا اور ایک ایسا نور بلند ہوا قریب تھا کہ میری مبنائی کو لے جائے اور جو امر مینے دیکھا اوسنے مجھکو ڈرا دیا اور ہاتھ نے اپنے دونوں بازو ہلاکے یہاں تک کہ وہ کعبہ پر اتر اوسنے ایسا نور بلند ہوا کہ اوس سے تمامہ روشن ہو گیا اور اوسنے کہا زمین پاک ہو گئی اور اوسکی روشنی غالب ہو گئی اور اوسنے اون بتوں کی طرف جو کعبہ پر تھے اشارہ کیا وہ کل بت گر گئے سچاشی نے سنکر کہا تمہارا پہلا ہو مجھکو جو حادثہ اور مصیبت پہنچی مین تم دونوں کو اوس سے خبر دیتا ہوں تمہنے جس رات کو ذکر کیا مین اوسی رات مین اپنے قبیہ مین خلوت کے وقت تھا میرے سامنے زمین سے ایک سر اور گردن نکلی وہ سریہ کہتا تھا کہ اصحاب نبیل پر ہلاکت نازل ہوئی اوندکو طیرا بایں نے ایسے پتھرون سے سنگسار کیا کہ سجیل سے ہین اترم جو سرکش اور مجرم تھا وہ ہلاک ہو گیا وہ نبی کہ امی اور حرمی اور کی ہے پیدا ہوا جس نے اوسکے حکم کو مانا وہ سعید ہوا اور جس نے اوسکے حکم سے انکار کیا وہ دشمن ہوا یہ کہنے وہ گردن اور سر زمین مین داخل ہوا اور غائب ہو گیا مینے شور کرنا چاہا مجھکو کلام کرنے کی طاقت نہیں ہوئی مینے کپڑے ہونے کا ارادہ کیا مجھکو کپڑے ہونے کی طاقت نہ ہوئی میرے پاس میرے گہرے لوگ آئے مین نے اون سے کہا کہ جشیون کو میرے سامنے نہ آنے دو اونہون نے میرے پاس آنے سے اون لوگوں کو روک دیا پھر میری زبان کھل گئی مین باتیں کرتے پر قادر ہوا اور میرے پاؤں کھل گئے مجھکو چلنے پرنے پر قدرت ہو گئی۔

یہ باب اس آیت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ختمہ

کئے ہوئے اور ناف بریدہ پیدا ہوئے

طبرانی نے اوسط مین درالو لغیر اور خطیب اور ابن عساکر نے مختلف طریقوں سے اس پر

سے اور انس نے نبی صلعم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ میری بزرگی اللہ تعالیٰ کے نزدیک جو ہے اوس سے یہ امر ہے کہ میں ختنہ کیا ہوا پیدا ہوا اور میری شرمگاہ کسی نے نہیں دیکھی اس حدیث کو خضیانے (مختارہ) میں صحیح کہا ہے اور ابن سعد نے کہا ہے کہ ہکولونس بن عطاؤل نے خبر دی ہے یونس نے کہا مجھے حکم بن ابان العدنی نے حدیث کی ہے حکم نے کہا ہم سے عکرمہ نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے۔ ابن عباس رض نے اپنے باپ عباس بن عبدالمطلب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ختنہ کئے ہوئے اور ناف بریدہ پیدا ہوئے تھے اس امر نے عبدالمطلب کو تعجب میں ڈالا نبی صلعم نے عبدالمطلب کے پاس خط پایا اور عبدالمطلب نے کہا کہ میرے اس بیٹے کی لبت بڑی شان ہوگی مہیق اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے اس حدیث کی تصحیح کی ہے۔ ابن عدی اور ابن عساکر نے عطا کے طریق سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ختنہ کئے ہوئے اور ناف بریدہ پیدا ہوئے۔

ابن عساکر نے ابو ہریرہ رض سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ختنہ کئے ہوئے پیدا ہوئے۔ ابن عساکر نے ابن عمر رض سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ختنہ کئے ہوئے اور ناف بریدہ پیدا ہوئے حاکم نے (مستدرک) میں کہا ہے کہ متواتر احادیث یون دار و ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ختنہ کیے ہوئے پیدا ہوئے اور ابن ورید کی (وشاح) میں یہ ہے کہ ابن ابکلی نے کہا ہے ہکولعب الاحباب سے یہ خبر پہنچی ہے انہوں نے کہا کہ ہم اپنی بعض کتابوں میں یہ پاتے ہیں کہ آدم علیہ السلام ختنہ کئے ہوئے پیدا ہوئے اور ان کے بعد بارہ انبیاء انکی اولاد سے ختنہ کئے ہوئے پیدا ہوئے اور ان سب انبیاء سے آخر محمد صلعم ہیں وہ انبیاء یہ ہیں حضرت شیث اور ادریس اور نوح اور سام اور لوط اور یوسف اور موسیٰ اور سلیمان اور عیسیٰ اور یحییٰ اور ہود اور صلح صلی اللہ علیہ وسلم اجمعین۔ طبرانی نے اوسطین اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے ابو بکرہ سے یہ روایت کی ہے کہ جبریل علیہ السلام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ختنہ اوس وقت کیا تھا جو قوت آپ کے قلب مبارک کو پاک کیا تھا۔

## یہ باب اس خصوصیت کے بیان میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گوارہ میں چاند سے باتیں کرتے تھے

بیہقی نے اور صابونی نے اپنی کتاب (دو تین) میں اور خطیب اور ابن عساکر نے اپنی  
اپنی تاریخین حضرت عباس بن عبد المطلب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم سے کہا کہ آپ کی نبوت کی امارت نے مجھ کو آپ کے دین میں داخل ہونے کے لئے بلایا  
میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اپنے گوارہ میں چاند سے باتیں کرتے تھے اور آپ اپنی انگشت مبارک  
سے چاند کی طرف اشارہ فرماتے تھے جس طرف آپ چاند کو اشارہ فرماتے وہ اس طرف جھک  
جاتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں چاند سے باتیں کرتا تھا اور چاند مجھ سے باتیں کرتا تھا اور  
مجھ کو رونے سے بہلاتا تھا اور حیووت چاند عرش کے نیچے سجدہ کرتا میں اس کی آواز کو سنتا تھا۔

بیہقی نے کہا ہے کہ اس حدیث کے ساتھ احمد بن ابراہیم الجیلی منفرد ہے اور وہ مجہول ہے  
اور صابونی نے کہا ہے کہ اس حدیث کی اسناد اور متن غریب ہے اور یہ حدیث معجزات میں جن پر

## یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گوارہ میں کلام کرتے تھے

حافظ ابو الفضل بن حجر نے (شرح بخاری) میں کہا ہے کہ سیر واقدی میں ہے کہ نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اول پیدا ہونے کے وقت میں کلام کیا ہے اور ابن سبع نے (خصائص) میں  
یہ ذکر کیا ہے کہ آپ کا جہول ملائکہ کے جہلانے سے چھوٹا تھا اور آپ نے اول بار جو کلام کیا ہے  
وہ یہ تھا اللہ اکبر کبیر اور الحمد للہ کثیرا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اول آیات  
اور معجزات کے بیان میں ہے جو آپ کے سیر خوارگی کے

## زمانہ میں ظاہر ہوئے ہیں

ابن اسحاق اور ابن راہویہ اور ابو یعلیٰ اور طبرانی اور بیہقی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب کے طریق سے روایت کی ہے کہ حلیمہ بنت ابی اسحاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس والدہ سے حدیث کی گئی ہے جس نے آپ کو دودھ پلایا تھا حلیمہ رضی اللہ عنہا کہ مین نبی سعد بن بکر کی عورتوں کے گروہ میں مکہ کو آئی ہم سب عورتیں شیر خواجہ کی تلاش قحط سالی میں کرتی تھیں مین اپنی گدی پر آئی اور میرے ہمراہ میرا لڑکا تھا اور ہماری ایک اونٹنی تھی خدا کی قسم ایک قطرہ دودھ نہیں دیتی تھی ہم تمام رات معہ اپنے اوس لڑکے کے نہیں سوتے تھے وہ اتنا دودھ میری چھاتی میں نہیں پاتا تھا کہ اوس کو بے پردہ کر دیتا اور نہ ہماری اونٹنی میں اتنا دودھ تھا کہ اوس کو غذا ہوتی ہم کہ مین آئے خدا کی قسم ہماری سات والی عورتوں میں سے کسی عورت کو مین نہیں جانتی مگر یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے سامنے پیش کئے گئے اور جس وقت یہ کہا گیا کہ یہ یتیم ہیں اوس عورت نے آپ کے دودھ پلانے سے انکار کیا خدا کی قسم میرے ہمراہ عورتوں میں سے میرے سوا کوئی عورت باقی نہ رہی مگر اوس نے ایک شیر خواجہ پر لیا جب کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی بچہ پنا یا میں نے اپنے شوہر سے کہا خدا کی قسم مین اس امر کو مکروہ سمجھتی ہوں کہ اپنی ہمراہی عورتوں کے ساتھ واپس جاؤں اور میرے ساتھ کوئی شیر خواجہ نہ ہو مین اوس یتیم کے پاس ضرور جاؤنگی اور اوس کو ضرور لونگی مین گئی اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے لیا میں نے کچھ تامل نہ کیا مگر آپ کو لے ہی لیا اور آپ کو اپنے کچادہ کے پاس لائی میری چھاتی آپ کے سامنے جو کچھ دودھ تھا اوزار لائی آپ نے دودھ پیا اور سیراب ہو گئے اور آپ کی رضاعی بہائی نے دودھ پیا وہ بھی سیراب ہو گیا اور میرا شوہر اوس اونٹنی کی طرف کھڑا ہوا ایک ایک اوس کو دیکھا کہ اوس کے تھنوں میں دودھ بہا رہا ہے میرے شوہر نے جتنا دودھ پیا اتنا دودھ ہاڑ دینے دودھ پیا یہاں تک کہ ہم سیراب ہو گئے اور ہم اسی طرح رات میں رہے میرے شوہر نے مجھے کہا اے حلیمہ خدا کی قسم مین دیکھتا ہوں کہ تو نے مبارک جان کو لیا ہے کیا تو نے نہیں دیکھا کہ ہم نے

جس وقت اس بچہ کو لیا ہم اس رات میں اوس کے سبب خیر اور برکت کے ساتھ رہے حلیمہ زکعتی  
ہیں آپکی وجہ سے اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمارے لئے خیر کو زیادہ کرتا تھا پر ہم کہہ ایسے حال میں نکلے  
کہ اپنے شہر دن کی طرف پلٹنے والے تھے خدا کی قسم میری گدہی نے قافلہ کو پیچھے چھوڑ دیا  
یہاں تک کہ میری گدہی کے ساتھ کوئی گدہا نہ ہوا اور سب پیچھے رہ گئے میرے ہمراہی عورتیں  
مجھ سے کہتی تھیں تجھ پر افسوس ہے کیا تیری یہ وہی گدہی ہے کہ تو ہمارے ہمراہ اوس پر سوار ہو کے  
نکلے تھی میں کہتی تھی بیشک واللہ وہی گدہی ہے وہ عورتیں کہتی تھیں واللہ اس گدہی کی  
عجیب شان ہے یہاں تک کہ ہم سب عورتیں سرزمین نبی سعدین آگئیں اللہ تعالیٰ کی زمین  
میں سے کسی زمین کو میں سرزمین نبی سعد سے زیادہ قحط ناک نہیں جانتی تھی میری بکری میں  
چرنے کیلئے چھوڑ دی جاتی تھیں اور شب کو ایسے حال میں آتی تھیں کہ اوزکا پیٹ بھرا ہوا اور دودھ  
سے بھری ہوتی تھیں ہم تھے اور ہماری بکریں تھیں کہ خوب دودھ دیتی تھیں اور ہم کہاتے  
پیتے تھے اور ہمارے اطراف میں کوئی شخص نہ تھا کہ اوسکی بکری ایک قطرہ دودھ دیتی اور لوگوں  
کی بکریں رات کے وقت بھوکی آتی تھیں وہ لوگ اپنے چرواہوں سے کہتے تھے تمہارا اہل ہوا  
تم دیکھو جس جگہ حلیمہ کی بکریں جرتی ہیں اپنی بکریوں کو اودن بکریوں کے ساتھ چرنے کو چھوڑ جس  
جگہ میری بکریں جرتی تھیں وہ چرواہے میری بکریوں کے ساتھ اونکی بکریوں کو چراتے تھے  
شب کے وقت اونکی بکریں بھوکی آجاتی تھیں اومیں دودھ کی کوئی بوند نہ ہوتی تھی اور میری  
بکریں رات کو ایسے حال میں آتی تھیں کہ اوزکا پیٹ بھرا ہوتا اور وہ دودھ سے بھری ہوتی تھیں  
اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمکو اپنی برکت دکھاتا تھا اور ہم اوس برکت کو پہچانتے تھے یہاں تک کہ رسول اللہ  
صلعم دوبرس کے ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شباب سے اس طور سے بڑھتے تھے  
کہ اور اطرون کو ویسا شباب نہوتا تھا خدا کی قسم آپ دوبرس کو نہیں پہنچتے تھے کہ آپ ایسے  
لڑکے ہو گئے تھے کہ آپکو کھانے پینے کی خوب طاقت ہو گئی تھی ہم آپکو لیکر آپکی والدہ ماجدہ کے پاس  
آئے اور بچنے آپ میں جو برکت دیکھی تھی اوسکا ہم نقل کرتے تھے یعنی اوسکو ظاہر نہیں کرتے تھے



جبکہ آپکی والدہ ماجدہ نے آپکو دیکھا سمجھنے اور نہ کہ اسے بی بی تم کو چھوڑ دو کہ اس سال اور ہم اپنے بیٹے کو لیکر پلٹ جاؤں اسلئے کہ دباے مکہ کا ہکو اس پر خوف ہوتا ہے خدا کی قسم ہم آپکی والدہ ماجدہ سے بھی اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ آپکی والدہ ماجدہ نے فرمایا اچھا لیجاؤ اونہوں نے ہمارے ساتھ آپ کو چھوڑ دیا سمجھنے آپکو دو مہینہ یا تین مہینہ ٹھہرایا آپ اسی حال میں تھے اور آپ اپنے دودھ شریک بہائی کے ساتھ ہمارے مکانوں کے بچے ہماری بکریوں میں تھے آپکا دودھ شریک بہائی ہمارے پاس دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا کہ میرے اوس بہائی قریشی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو مرد آئے انکے جسم پر سفید لباس تھا انہوں نے آپکو لٹایا اور آپکا پیٹ چیر ڈالا یہ سنکے میں اور آپکا رضاعی باپ گھر سے نکل کر آپکی طرف بہا گئے سمجھنے آپکو ایسے حال میں کھڑا پایا کہ آپکا رنگ فق تھا آپکے رضاعی باپ نے آپ کو گلے سے لگا لیا اور پوچھا اے میرے پیارے بیٹے تیرا کیا حال ہے آپ نے فرمایا میرے پاس دو مرد آئے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اونہوں نے مجھ کو لٹایا اور میرا پیٹ چیرا ہر اذن و دونوں نے اوس سے کچھ نکالا اور ہینک دیا ہر انہوں نے میرے پیٹ کو پہل حالت پر پیر دیا ہم آپکو لیکر پلٹ آئے آپکے رضاعی باپ نے مجھ سے کہا اے حلیمہ مجھ کو یہ خوف ہے کہ میرے بیٹے کو کچھ آسیب ہو گیا ہو تو ہکو اپنے ہمراہ لے چل قبل اسکے کہ ہم جس چیز کا خوف کرتے ہیں وہ آپ میں ظاہر ہو تو ہم آپکو آپکے اہل کے پاس بہر دین حضرت حلیمہ نے کہا سمجھنے آپکو سوار کیا اور ہم آپکو آپکی والدہ ماجدہ کے پاس لے آئے اونہوں نے فرمایا کس سبب سے تم آپ کو پلٹا کے لائے ہو تم دونوں آپ پر چڑھیں تھے سمجھنے کہا ہکو آپ کے تلف ہونے اور آپ پر حوادث زمانہ نازل ہونے کا خوف ہوا آپکی والدہ ماجدہ نے فرمایا وہ کیا امر ہے تم دونوں اپنا واقعہ سچ کہو آپکی والدہ ماجدہ نے ہکو چھوڑا یہاں تک کہ سمجھنے انکو خبر کی اونہوں نے سننے کے بعد فرمایا کیا تم دونوں نے آپ پر شیطان کا خوف کیا شیطان ہرگز آپ پر تسلط کرے گا واللہ شیطان کو آپکی طرف رستہ نہیں ہے میرے اس بیٹے کی بڑی شان ہونے والی ہے کیا میں تمکو اسکی خبر نہ دوں سمجھنے کہا

بیشک آپ کو خبر کریں آپکی والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ میں آپکے ساتھ حاملہ ہوئی آپکے زیادہ خفیف  
حل کے ساتھ ہرگز میں حاملہ نہیں ہوئی جسوقت میں آپکے ساتھ حاملہ ہوئی تو خواب میں مجھ کو  
دکھلایا گیا مجھ سے ایسا نور نکلا کہ اوس سے شام کے قصہ در روشن ہو گئے ہر جیکہ بنے آپ کو  
جنا تو آپ اس طور پر پیدا ہوئے کہ کوئی مولود اس طور پر پیدا نہیں ہوتا ہے آپ اپنے دونوں  
ہاتھ زمین پر ٹیکے ہوئے اور اپنا سر آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے تھے۔

بیہقی اور ابن عساکر نے محمد بن زکریا الغلالی کے طریق سے یعقوب بن جعفر بن سلیمان سے

سلیمان نے علی بن عبد اللہ بن عباس سے اور علی ابن عبد اللہ نے اپنے باپ سے اور انہوں نے

اونکے دادا سے روایت کی ہے کہ حلیمہ یاتین کیا کرتی تھی کہ جسوقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کا دودھ چھڑایا تو اپنے کلام کیا اور اللہ اکبر کبیرا و الحمد للہ کثیرا سبحان اللہ کبرۃ و اصیلا فرمایا جبکہ

آپ اوپر سے تو آپ گھر سے باہر نکلتے اور لڑکوں کو کھیلتا دیکھتے تھے اون سے کنارہ اختیار

فرماتے تھے ایک دن مجھ سے پوچھا اے امان مجھ کو کیا ہوا ہے کہ میں اپنے ہائیوں کو دین میں نہیں

دیکھتا ہوں میں نے کہا میری جان آپ برفندا ہو آپکے ہائی جہاری بکریں چراتے ہیں وہ رات سے

جاتے ہیں اور رات تک چرانے میں رہتے ہیں اپنے فرمایا اونکے ساتھ مجھ کو بھیجو آپ گھر سے

خوش خوش نکلتے تھے اور گھر میں خوش خوش آتے تھے میرے بیٹوں کے جانے آنے کے دنوں

میں سے جبکہ ایک دن تھا وہ اپنے گھر سے باہر گئے جبکہ دوپہر دن ہوا ایک ایک بنے اپنے بیٹے

ضمہ کو دیکھا کہ وہ دوڑتا ہوا بے قرار آ رہا ہے اور اسکی پیشانی سے پسینا ٹپک رہا ہے اور وہ

رو رہا ہے اور اے بابا اور اے امان نکار رہا ہے اور یہ کہہ رہا ہے کہ میرے ہائی محمد کے پاس

تم دونوں جا پوچھو تم دونوں اونکے پاس نہ پوچھو گے مگر مردہ کے پاس سمجھنا اوس سے پوچھا کہو آپکا

کیا قصہ ہے اوسنے کہا کہ ہم کھڑے ہوئے تھے ناگاہ ایک مرد آپکے پاس آیا اور آپکو ہمارے

درمیان سے اوجھک کے پہاڑ کی چوٹی پر لے گیا اور ہم آپکی طرف دیکھ رہے تھے یہاں تک کہ آپ کے

سینہ کو ناف تک اوسنے چیر ڈالا اور مجھ کو معلوم نہیں کہ آپکے ساتھ کیا معاملہ کیا حلیمہ رضی اللہ عنہا

کہ میں اور آپکا رضاعی باپ دوڑتے ہوئے گئے ناگاہ پہنچے آپکو دیکھا کہ آپ پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھے  
ہیں اور آپ تحیر سے آسمان کی طرف دیکھ رہے ہیں تب قسم فرماتے ہیں اور ہنستے ہیں میں آپ پر  
جبکہ بڑی اور آپکی دونوں آنکھوں کے درمیان میں بوسہ دیا اور میں نے کہا میری جان آپ پر  
فرما ہوا آپکو کیا صدمہ ہو بچا آپ نے فرمایا اے امان خیس ہے میں اس گھڑی کھڑا تھا ایک  
تین آدمی آئے ایک کے ہاتھ میں چاندی کی ابریق تھی اور دوسرے کے ہاتھ میں سبز زعفران کا  
تھا برف سے بہا ہوا تھا اور انہوں نے مجھ کو کھڑا اور مجھ کو پہاڑ کی چوٹی پر لے گئے اور مجھ کو  
اور انہوں نے پہاڑ کے اوپر پاکیزہ طور پر لٹا دیا پھر انہیں سے ایک شخص نے میرا سینہ ناف تک  
چیرا اور میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا سینہ جاک ہٹا مجھ کو محسوس ہوا اور نہ کسی قسم کا مجھ کو وحلوم  
ہوا پھر اس نے اپنا ہاتھ میرے پیٹ کے اندر ڈالا اور میرے پیٹ میں جو آنتیں اور چوچیریں  
تھیں وہ نکالیں اور انکو اس برف سے دھویا جو ہمراہ تھا اور اچھے طور سے انکو دھویا پھر ان  
سب چیزوں کو سینہ کے اندر ویسا ہی رکھ دیا جیسی کہ تھیں اور دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور اس نے  
اول شخص سے کہا تم ہٹ جاؤ حکم خدا نے تمکو کیا تھا تم نے پورا کر دیا وہ دوسرا آدمی میرے قریب  
آیا اور اس نے اپنا ہاتھ میرے پیٹ کے اندر ڈالا اور میرا دل نکالا اور اسکو چاک کیا اور میں  
سے ایک سیاہ نکتہ نکلا کہ خون سے بہا ہوا اور اسکو پید تک دیا اور مجھے کہا اے اللہ تعالیٰ  
کہ جلیب تمہارے قلب مبارک سے یہ شیطان کا حصہ تھا پھر اسکو اس شے سے بہر دیا  
کہ اس کے ساتھ تھی اور میرے دل کو اسکی جا بے پر پر رکھ دیا پھر اس پر نور کی ہر نگاہی میں  
اس وقت اس شخص کی ٹہنک اپنے تمام رگوں اور جوڑوں میں پاتا ہوں اس کے بعد تیسرا شخص  
کھڑا ہوا اور اس نے دونوں سے کہا تم دو رہو حکم اللہ تعالیٰ نے جو حکم آپ کے معاملہ میں  
دیا تھا تم نے اسکو پورا کر دیا وہ تیسرا شخص میرے قریب آیا اور اس نے اپنے ہاتھ کو شروع سینہ  
سے انتہائے ناف تک پھیرا اور کہا کہ آپکو آپکی امت کے دس آدمیوں کے ساتھ وزن کرواؤ  
نے مجھ کو وزن کیا میں ان سے بیماری نکلا پھر اس نے کہا آپکو چوڑو اگر آپکو آپکی کل امت کیساتھ

وزن کرو گے تب ہی آپ اذن سے بہاری ہونگے پہراؤ سننے میرا ہاتھ پکڑا اور اوسنے مجھ کو نہایت  
 پاکیزہ طور پر اوٹھایا اور مجھ پر وہ سب جو کم گئے اور میرے سر پر اور آنکھوں کے درمیان پوشہ  
 دیا اور مجھ سے کہا اے اللہ تعالیٰ کے حبیب آپ ہرگز خوف نہ کریں اور اگر آپ یہ جان لینگے  
 کہ آپ کا ساتھ خیر کا کیا ارادہ کیا جاتا ہے تو آپ کی آنکھیں ضرور ٹھنڈی ہو جائیں گی اسکے بعد اذن ہونے  
 مجھ کو میری اس جگہ بٹھا چوڑ دیا پہرہ اوڑنے لگے اور آسمان کے مقابل پہونچ گئے حلیمہؓ نے  
 نے کہا کہ میں نے آپ کو اوٹھایا اور آپ کو بنی سعد کے مکان میں لائی آدمیوں نے مجھ سے کہا کہ آپ کو  
 کاہن کے پاس لیجاؤ تاکہ وہ آپ کو دیکھے اور آپ کی دعا کرے اپنے فرمایا جو چیز تم ذکر کرتے ہو  
 میرے ساتھ کچھ نہیں ہے یعنی کوئی بیماری اور کہہ نہیں سکتے میں اپنے نفس کو سلامت  
 دیکھتا ہوں اور اپنے دل کو صحیح پاتا ہوں آدمیوں نے مجھ سے کہا آپ کو جنون ہو گیا ہے یا جن سے  
 صدمہ پہونچا ہے وہ لوگ میری رائے پر غالب آئے میں آپ کو کاہن کے پاس لے گئی اور اسکی  
 ردبروینے قصہ بیان کیا ہے کاہن نے کہا مجھ کو چوڑ دوین خود آپ سے سنوں گا ایسے کہ یہ لڑکا  
 اپنے معاملہ میں تم سے زیادہ بصیرت رکھتا ہے اس نے آپ سے کہا اے لڑکے کلام کر اپنے  
 اپنا قصہ اول سے آخر تک کہا کاہن کو دے اپنے پیردن پر کھڑا ہو گیا اور اوس نے بلند آواز  
 سے یوں پکارا یا للعرب من شمر قد اقرب اور کہا اس لڑکے کو قتل کر ڈالو اور اسکے ساتھ مجھ کو بھی  
 قتل کر ڈالو اگر تم اس لڑکے کو زندہ چوڑ دو گے اور یہ ٹیکہ پورا مرد ہو جائیگا تو تمہاری عقلوں کو  
 سبک اور حقیر کر دیگا اور تمہارے دینوں کی تکذیب کر لیگا اور تم کو اس رب کی طرف بلائیگا  
 کہ تم اس کو نہیں پہچانتے ہو اور تم کو ایسے دین کی دعوت دیگا کہ تم اس کا انکار کرو گے حلیمہؓ نے  
 نے کہا جبکہ میں نے اوس کاہن کی یہ گفتگو سنی تو میں نے آپ کو اسکے ہاتھ سے چھین لیا اور میں نے  
 اوس سے کہا کہ تو اس لڑکے سے زیادہ مجنون اور بے عقل ہے اگر مجھ کو یہ معلوم ہوتا کہ تیری  
 یہ باتیں ہونگی جیسا تو نے کہا ہے تو میں تیرے پاس اس لڑکے کو نہ لاتی تو اپنے نفس کے واسطے  
 اس شخص کو بلائے جو تجھ کو قتل کر ڈالے ہم محمد صالح کو قتل نہ کریں گے میں نے آپ کو اوٹھایا اور میں اپنے

گرمین آئی بنی سعد کے مکانوں میں سے کسی مکان میں آپ کو بین نہ لائی مگر بھنے آپ سے مشک کی بو سونگھی اور ایسا امر ہوا کہ ہر روز آپ کے پاس دو مرد گورے رنگ کے اترتے تھے اور آپ کے کپڑوں میں وہ غائب ہو جاتے تھے اور ظاہر نہیں ہوتے تھے آدمیوں نے محبت کہا اے حلیمہ آپ کو آپ کے دادا کے پاس پہنچا دو اور اپنی امانت سے نکلیجا و حلیمہ رضی اللہ عنہا نے یہ ارادہ کر لیا کہ آپ کو آپ کے دادا کے پاس پہنچا دوں میں نے ایک نڈا کرنے والے سے سنا وہ یہ نڈا کرتا تھا

ہیئنا لک یا بطحا و مکتہ الیوم الیوم یرد علیک النور والیرین والیہما ووالکمال فقد امنت ان تجذلی او تحزنی ابدالابین۔ گوارا ہو تجھ کو اے بطحا و مکتہ آج کا دن آج کے روز تیرا نوجو پہلا تیری طرف پھیر دیا جاتا ہے اور دین اور روشنی اور کمال جو تجھے تھا وہ تجھ کو پھیر دیا جاتا ہے اور لوگوں نے جو تجھ کو چھوڑ دیا تھا اور جو غواری تجھ کو تھی ہمیشہ کو تو اس غواری سے امن میں رہے گا حلیمہ رضی اللہ عنہا نے اٹھا کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کل باتیں عبدالمطلب سے بیان کیں عبدالمطلب نے سن کر کہا اے حلیمہ رضی اللہ عنہا اس بیٹے کی بڑی شان ہوگی میں اس امر کو دوست رکھتا ہوں کہ میں اس زمانہ کو پاؤں جس زمانہ میں آپ کی شان کا ظہور ہو۔

بیہقی نے زہری سے یوں روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دادا عبدالمطلب کے آغوش میں تھے آپ کو بنی سعد کی ایک عورت نے دودھ پلایا تھا وہ عورت آپ کو لیکر سوق عکاظ میں اتری آپ کو ایک کاہن نے دیکھا اور اس نے کہا اے اہل عکاظ تم اس لڑکے کو قتل کر ڈالو اسلئے کہ اس لڑکے کی بڑی حکومت ہوگی آپ کی وہ ماں جو آپ کو دودھ پلاتی تھی کاہن کے پاس سے بچا کر لے گئی اللہ تعالیٰ نے آپ کو نجات دی پہر آپ اس عورت کے پاس بڑے ہو گئے یہاں تک کہ آپ دوڑنے لگے اور آپ کی دودھ شریک بہن آپ کو گود میں لیا کرتی تھی آپ کی وہ بہن آئی اور اس نے کہا اے امان میں نے ایک گروہ کو دیکھا ا دن لوگوں نے میرے بہائی قرشی کو ابھی پکڑ لیا اور انہوں نے اس کا پیٹ چاک کر ڈالا آپ کی رضاعی ماں بے قرار ہو کے کٹری ہو گئی یہاں تک کہ آپ کے پاس آئی ٹیکا ایک آپ کو بیٹھا دیکھا آپ کے چہرے کا رنگ فق تھا آپ کے پاس اس نے اس وقت

کسی کو نہیں دیکھا اوسنے آپکو لیکر کوچ کر دیا یا تنک کہ آپکو آپکی حقیقی والدہ کے پاس لائی اور  
اون سے کہا کہ آپ مجھے اپنے فرزند کو لے لو مجھ کو آپ پر خوف ہے آپکی والدہ ماجدہ نے فرمایا  
تو جس چیز سے خوف کرتی ہے واللہ میرے بیٹے پر اوس کا اثر نہیں ہے میں نے آپکو ایسے حال میں  
دیکھا تھا کہ آپ میرے پیٹ میں تھے آپ اس طور پر پیدا ہوئے کہ اپنے دونوں  
ہاتھ ٹینکے ہوئے اور آسمان کی طرف اپنا سر اٹھائے ہوئے تھے پہر آپکی والدہ ماجدہ اور  
آپکے دادا عبدالمطلب نے آپکی دودھ چڑائی کی اوسکے بعد آپکی والدہ ماجدہ نے وفات پائی  
آپ اپنے دادا کے آغوش میں میٹھ رہے آپ لڑکے تھے اور اپنے دادا کے تکیہ کے پاس  
آتے تھے اور اس پر آپ بیٹھ جاتے تھے آپکے دادا مکان سے باہر آتے وہ کبیر السن ہو گئے  
تھے وہ کنیز کہ آپکے دادا کا ہاتھ بکڑ کے لاتی آپ سے یہ کہتی کہ اپنے دادا کے تکیہ سے  
اوتر جاؤ عبدالمطلب فرماتے میرے بیٹے کو چھوڑ دو اسلئے کہ یہ خیر سے آگاہ ہے پر آپ کے  
دادا نے وفات پائی اور آپکی پرورش کے ابو طالب تکفل ہوئے جبکہ آپ بلوغ کو پہنچے تو  
ابو طالب اپنے ساتھ آپکو تجارت کے واسطے شام کی طرف لے گئے جبکہ مقام تبہ میں اوترے  
تو ایک یہودی عالم نے آپکو دیکھا ابو طالب سے پوچھا یہ لڑکا تم سے کیا قرابت رہتا ہے  
ابو طالب نے کہا یہ میرے بہائی کا فرزند ہے اوسنے پوچھا کیا اس پر آپ شفیق ہیں ابو طالب  
نے کہا بیشک میں شفیق ہوں اوس یہودی عالم نے کہا خدا کی قسم اگر تم اسکو شام کو لیجاؤ گے  
تو ضرور یہودی لوگ اسکو قتل کر ڈالیں گے یہ یہود کا وعدہ ہے ابو طالب یہ سنے آپکو کہہ کی طرف  
پلٹ لائے۔

ابوعلیٰ اور ابو نعیم اور ابن ہشاک نے شداد بن اوس سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد نے  
جو بنی حاتم سے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ کے ام کی کیا حقیقت ہو آپ نے  
فرمایا میرے احوال کی ابتدا یہ ہے کہ میں امیر ایم علیہ السلام کی دعا ہوں اور اپنے بہائی  
عیسیٰ علیہ السلام کی شہادت ہوں اور میں اپنی مان کا پہلا بیٹا ہوں میری مان میرے ساتھ حاملہ

ہوئی جیسے عورتوں کو حل کا بوجھ ہوتا ہے اوس سے زیادہ حل کا بوجھ تھا میری مان اپنی ہم  
 صحبت عورتوں سے حل کے بوجھ کی شکایت کرتی تھی پھر میری مان نے خواب میں دیکھا  
 کہ میرے پیٹ میں جو فرزند ہے وہ نور ہے میری مان نے کہا کہ میں اپنی نگاہ اوس نور کے  
 پیچھے دوڑاتی تھی وہ نور میری بھر سے آگے بڑھتا جاتا تھا یہاں تک کہ زمین کے مشارق اور  
 مغارب مجھ پر روشن ہو گئے پھر میری مان نے مجھ کو جنا میں نشوونما پایا جبکہ میں بڑھ گیا تو قریش کے  
 بت مجھ کو دشمن معلوم ہونے لگے اور شر سے مجھ کو دشمنی ہو گئی میں نبی لیث بن بکر میں شیر خوار تھا  
 ایک دن میں اپنے اہل سے دور ایک صحرا میں اپنے ہم سن لڑکوں کے ساتھ تھا ایک ایک  
 بیٹے تین شخصوں کو دیکھا اونکے ساتھ سونے کا ایک طشت برف سے بھرا ہوا تھا اوتھوں نے  
 میرے دوستوں کے درمیان سے مجھ کو پکڑ لیا لڑکے بھاگتے ہوئے سرعت سے قبیلہ کی طرف  
 گئے دن تین شخصوں سے ایک نے ارادہ کیا اور مجھ کو زمین پر آرام سے ٹسا دیا پھر اوتھوں نے میرے  
 شروع سینہ سے آخر ناف تک چاک کیا اور میں اوسکی طرف دیکھ رہا تھا میں نے اس چیز نے سے  
 مس تک نہ پایا پھر اوس نے میرے پیٹ میں کی کل چیزیں نکالیں پھر اون کو اوس برف سے  
 دھویا جو اونکے ساتھ تھی اور اونکو چھٹی طرح سے دھویا پھر اون کی چیزیں اون کو اونکی جگہ پر پھر دیا پھر  
 دوسرا شخص کھڑا ہوا اور اوس نے اپنے ہمراہی سے کہا دو درہٹ جاؤ پھر اوس نے اپنا ہاتھ  
 میرے پیٹ کے اندر ڈالا اور اوس نے میرا دل نکالا اور میں اوسکی طرف دیکھ رہا تھا اوس نے  
 اوس دل کو چیرا پھر اوس میں سے ایک سیاہ مضغہ نکالا اور اوس کو پھینک دیا پھر اوس نے اپنے  
 دہنے اور بائیں ہاتھ سے کہا گویا وہ کوئی شے لیتا ہے میں نے کہا ایک ایک انگشتری اور کی اوسکے  
 ہاتھ میں دیکھی اوسکے ورے دیکھنے والے متحیر ہوتے تھے اوس انگشتری سے اوس نے میرے  
 دل پر جھرنگائی میرا دل نور سے بھر گیا وہ نور نبوت اور حکمت کا نور تھا پھر میرے دل کو اوس نے  
 اوسکی جاے پر پھر دیا میں نے اوس انگشتری کی سردی ایک زمانہ تک اپنے قلب میں پائی پھر  
 تیسرے شخص نے اپنے ہمراہی سے کہا دو درہٹ جاؤ اور اوس نے اپنا ہاتھ میرے سینہ سے

تاف کے انتہی تک پہنچا وہ شکاف اللہ تعالیٰ کے حکم سے مل گیا پہاڑ اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور  
مجھ کو میری جاے سے پاکیزہ طور سے اٹھایا پہاڑ اس نے اول شخص سے کہا اسکو اسکی امت کے  
دس آدمیوں کے ساتھ وزن کروا و نہون نے دس کے ساتھ مجھ کو وزن کیا میں اون سے بہاری  
نکلا پہاڑ اس نے کہا اسکو اسکی امت کے ایک سو آدمیوں کے ساتھ وزن کروا و نہون نے  
تو آدمیوں کے ساتھ مجھ کو وزن کیا میں اون سے بھی بہاری ہوا پہاڑ اس نے کہا اسکو اسکی  
امت کے ہزار آدمیوں کے ساتھ وزن کروا و نہون نے ہزار کے ساتھ مجھ کو وزن کیا میں ہزار سے  
بھی بہاری نکلا اس نے کہا اسکو چوڑو اگر تم اسکو اسکی کل امت کے ساتھ وزن کرو گے  
یہ ضرور بہاری ہو گا پہاڑ و نہون نے مجھ کو اپنے سینوں سے لٹکایا اور میرے سر کو اور میری دونوں  
آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا پہاڑ و نہون نے کہا اے حبیب اللہ تو کچھ خوف نہ کرتیرے  
ساتھ خیر کا جوارا دہ کیا جاتا ہے اگر تو اسکو جانتا تو نہرو تیری آنکھیں ٹھنڈی ہو تیں پہر قبیلہ کے  
لوگ آگئے مینے اذ نکوا اس واقعہ سے خبر کی بعض قوم نے کہا اسکو جنون سے صدمہ پہونچا ہر  
یا جن سے صدمہ پہونچا ہے اسکو ہماری کاہن کے پاس لے چلو تاکہ وہ اسکو دیکھے اور اس کا  
علاج کرے میں نے کہا مجھ کو نہ جنون ہے اور نہ جن سے صدمہ پہونچا ہے میں اپنے نفس کو  
سلیمہ دیکھتا ہوں اور میرا دل صحیح ہے میری دائی کے شوہر نے کہا کیا تم لوگ نہیں دیکھتے  
ہو کہ اس کا کلام صحیح آدمی کا کلام ہے میں اس امر کی امید رکھتا ہوں کہ میرے فرزند کو کوئی خوف  
نہو گا مجھ کو لوگ کاہن کے پاس لے گئے اسکے سامنے میرا قصہ بیان کیا اس نے کہا تم لوگ  
چپ چپ باتا کہ میں اس لڑکے سے سنوں اس لیے کہ یہ تم سے اپنے واقعہ سے زیادہ عالم ہے میں نے  
کاہن کے سامنے اپنا قصہ بیان کیا جبکہ اس نے میرا قول سنا تو میری طرف کو دے آیا اور مجھ کو  
اپنے سینہ سے چٹپٹا لیا پہاڑ اس نے پکار کے کہا اے اہل عرب میری فریاد کو پہونچو تم اس لڑکے  
کو قتل کر ڈالو اور اسکے ساتھ مجھ کو بھی قتل کر ڈالو لات اور عری کی قسم ہے اگر تم اسکو چوڑو کر  
اور یہ عمر پائیگا تو تمہارے دین کو ضرور تبدیل کر دیگا اور تمہاری عقلوں اور تمہارے باپوں کی



عقلوں کو سبک کر دے گا اور تمہارے امر سے ضرور مخالفت کرے گا اور تمہارے لیے ایسا دین لائے گا کہ تمہنے اس کی مثل نہ سنا ہو کامیری دانی نے اس کی یہ گفتگو سن کے ارادہ کیا اور اس کی گود سے مجھ کو چھین لیا اور اس سے کہا کہ البتہ تو اس لڑکے سے زیادہ بے عقل اور زیادہ مجنون ہے اگر مجھ کو یہ علم ہوتا کہ تو ایسی باتیں کرے گا تو میں اس کو تیرے پاس نہ لاتی تو اپنے نفس کے واسطے اس شخص کو طلب کر کہ تجھ کو قتل کر ڈالے میں اس لڑکے کو قتل کرنے والی نہیں ہوں پہر لوگ مجھ کو اٹھا کر لے آئے اور میرے اہل کے پاس مجھ کو پہنچا دیا اور اس چاک کا نشان میرے سینہ کے درمیان سے ناف کے انتہائی تک ایسا ہو گیا گویا وہ ایک تسمہ ہے ابو نعیم نے اس حدیث میں یہ کہا ہے کہ آئمہ رضی اللہ عنہم نے آپ کے حل میں گرائی پائی تھی اور باقی احادیث میں یہ وارد ہے کہ حضرت آئمہ نے حل میں نقل نہیں پایا اس حدیث اور دوسری حدیثوں میں جمع یوں ہو سکتا ہے کہ حل سے نقل ابتدائی حل میں تھا اور خفت اتمرا حل کے وقت میں تھی پس دونوں حالوں میں وہ حل معتاد معروف سے خارج ہوگا۔

ابو نعیم نے بریدہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی محمد بن بکر بن شیر خوار تھے آپ کی والدہ ماجدہ آئمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی دانی سے کہا تو میرے اس بیٹے کو دیکھا اور اس کے باب میں کسی سے پوچھ بیٹے دیکھا تھا گویا میرے سامنے سے ایک شہاب نکلا کہ اس سے کل روئے زمین منور ہو گیا یہاں تک کہ میں نے شام کے قصور دیکھے تھے ایک دن آپ کی دانی کا ہن کی پاس گئی لوگ اس سے سوال کر رہے تھے آپ کی دانی آپ کو لائی جبکہ کاہن نے آپ کو دیکھا آپ کی کلائی اس نے پکڑ لی اور اس نے کہا اے قوم کے لوگو اس کو قتل کر دو اس کو قتل کر ڈالو آپ کی دانی نے کہا میں نے آپ کی طرف جست کی اور آپ کے دونوں بازو میں نے پکڑ لئے اور ہمارے ساتھ جو آدمی تھے وہ آگئے وہ اس کاہن سے جھگڑتے رہے یہاں تک کہ آپ کو اس کاہن سے چھین لیا اور آپ کو لے گئے۔

ابن سعد اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے یحییٰ بن یزید السعدی سے روایت کی ہے کہ قبیلہ

بنی سعد بن بکر کی دس عورتیں مکہ معظمہ میں آئیں وہ دودھ پینے والے بچوں کو تلاش کرتی تھیں کل عورتوں نے دودھ پینے والے بچے لے لئے مگر حلیمہ رضی اللہ عنہا کو کوئی بچہ نہیں ملا حلیمہ کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیش کئے گئے حلیمہ کہتی تھی کہ یہ یتیم ہے اس کا کوئی مال نہیں ہے اور آپ کی ماں سے امید نہیں ہے کہ وہ مال دین حلیمہ کے شوہر نے حلیمہ سے کہا آپ کو لے لے شاید اللہ تعالیٰ ہمارے واسطے آپ کی ذات میں خیر پیدا کر دے حلیمہ نے آپ کو لے لیا اور اپنی گویاں آپ کو رکھا حلیمہ کی چہاتوں کے سامنے آپ آئے اونکی چہاتیوں سے دودھ پکھنے لگا آپ نے دودھ پیا اور آپ کے رضاعی بہائی نے دودھ پیا آپ کا رضاعی بہائی بہوک سے نہیں سوتا تھا آپ کی والدہ ماجدہ نے فرمایا اے دائی تو اپنے بیٹے کے واقعات کسی سے پوچھہ قریب میں اسکی بڑی شان ہوگی آپ کی والدہ ماجدہ نے جو کچھ دیکھا تھا اور آپ کو جس وقت جنا تھا اور آپ کے بابا نے جو کچھ اون سے کہا گیا تھا حلیمہ کو اوس سے خبر کی اور آپ کی والدہ نے حلیمہ سے یہ کہا کہ مجھ سے تین رات یہ کہا گیا ہے کہ اپنے بیٹے کو بنی سعد بن بکر ال ابی ذؤیب میں دودھ پلو اور حلیمہ نے کہا کہ میرا شوہر ابو ذؤیب ہے پر حلیمہ اپنی لگہ ہی پر سوار ہوئی اور حلیمہ کا شوہر اپنی اونٹنی پر سوار ہوا اور دونوں داوی السہ میں حلیمہ کی ہمراہی عورتوں کے سامنے آئے وہ عورتیں کھیل اور تفریح میں تھیں اور حلیمہ اور اون کا شوہر گردن اوٹھاے جلد جا رہے تھے اون عورتوں نے پوچھا اے حلیمہ تو نے کیا کیا یعنی تو کوئی شیر خواہ بچہ لائی یا نہیں لائی حلیمہ نے کہا کہ میں نے ایسے اچھے بچے کو لیا ہے کہ میں نے ہرگز برکت میں اوس سے زیادہ عظیم کوئی بچہ نہیں دیکھا حلیمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ مجھے اپنی اوس منزل سے کوچ نہیں کیا یا شک کہ میں نے اپنے قبیلہ کی بعض عورتوں میں حسد دیکھا (یعنی آپ کے سبب سے اون عورتوں نے مجھ سے حسد کیا)

ابو نعیم نے واحدی کے طریق سے روایت کی ہے واحدی نے کہا مجھے عبد الصمد بن محمد السعدی نے اپنے باپ سے اور اون کے باپ نے اون کے دادا سے حدیث کی ہے کہا ہے مجھ سے بعض اون لوگوں نے حدیث کی ہے جو حلیمہ رضی اللہ عنہا کی بکریاں چراتے تھے وہ لوگ حلیمہ رضی اللہ عنہا کی

بکریوں کو دیکھتے تھے کہ وہ اپنا سر چرنے سے نہیں اٹھاتی تھیں اور اونکی منہ اورینگنیوں میں  
سبزی دکھائی دیتی تھی اور ہماری بکریاں بیٹھی رہتی تھیں کوئی لکڑی تک نہیں باقی تھیں  
صبح کو جتنی بہو کی جاتی تھیں اس سے زیادہ بہو کی شام کو آتی تھیں اور حلیمہ رضی کی بکریاں شام کو  
آتی سیر کرتی تھیں کہ اونپر بدبھنی کا خوف ہوتا تھا۔

اون لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو سال تک حلیمہ کے پاس ٹھیرے یہاں تک  
کہ آپ نے دودھ چھوڑ دیا اور آپ چار سالہ معلوم ہوتے تھے آپکو آپکی والدہ ماجدہ کے پاس لے  
گئے اور اونکے دیکھنے کو وہ لوگ گئے اور اونکو زیادہ تر حرص تھی کہ آپ حلیمہ کے پاس بہیروئے  
جاوین اس وجہ سے کہ اون لوگوں نے آنحضرت کی عظیم برکت دیکھی تھی جبکہ وہ لوگ  
دادی السدرین تھے حبشہ کے ایک گروہ سے حلیمہ کی ملاقات ہوئی اور اونکی رفیق ہو گئی حبشہ کے لوگوں  
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا احوال حلیمہ سے پوچھا اور اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کو تیز نظر سے دیکھا پھر اونہوں نے آپکے دونوں شانوں کے درمیان خاتم نبوت  
کی طرف نظر کی اور آپکی دونوں آنکھوں کی سرخی دیکھی اور اونہوں نے پوچھا کیا آپکی آنکھیں  
آئی ہیں حلیمہ نے کہا نہیں لیکن یہ سرخی ہمیشہ رہتی ہے اون لوگوں نے کہا واللہ یہی ہے  
حلیمہ رضی آپکو اپنے ساتھ لائیں پھر اپنے ساتھ آپکو پلٹا کے لے گئی ایک دن مقام ذی المجازین  
گئی ذی المجازین ایک عرف تھا کہ بچوں کو اس کے پاس لوگ لیجاتے تھے وہ لڑکوں کو دیکھتا  
تھا جبکہ اسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نظر کی اور آپکی دونوں آنکھوں میں  
سرخی دیکھی اور خاتم نبوت کو دیکھا وہ چلا یا اور اس نے کہا اے معشر عرب اس لڑکے کو تم لوگ  
قتل کر ڈالو یہ لڑکا تمہارے اہل دین کو ضرور قتل کرے گا اور تمہارے بتوں کو توڑے گا اور اسکا  
احرم لوگوں پر ضرور غالب ہو گا یہ سنکر حلیمہ رضی آپکو لیکر نکل گئی اور آپکو کسی آدمی کے سامنے نہیں  
نکالتی تھی حلیمہ کے قبیلہ میں ایک عرف آکر اتر ا اس کے پاس لوگ قبیلہ کے لڑکوں کو لے گئے  
اور حلیمہ رضی نے آپکے نکالنے سے انکار کیا یہاں تک کہ حلیمہ رضی آپ سے غافل ہو گئی اور آپ خیمہ سے

خود نکل گئے عرف نے آپ کو دیکھا اور آپ کو بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پاس جانے سے انکار کیا اور خیمہ میں داخل ہو گئے عرف نے لوگوں سے اس امر کی کوشش کرائی کہ آپ کو خیمہ سے نکال کے اس کے پاس ملاوین حلیمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے نکالنے سے انکار کیا عرف نے کہا کہ یہ نبی ہے۔

ابن سعد نے اور حسن بن الطراح نے (کتاب الشہادۃ) میں زید بن اسلم سے یوں روایت کی ہے کہ حلیمہ رضی اللہ عنہا نے جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لیا آپ کی والدہ ماجدہ نے حلیمہ رضی اللہ عنہا سے کہا تو اس امر کو جان لے کہ تو نے ایسے مولود کو دیا ہے کہ اس کی بڑی شان ہے خدا کی قسم میں آپ کے ساتھ حاملہ ہوئی جو مشقت اور تکلیف عورتیں حمل سہاوت میں تل سے سینے اور مشقت کو نہیں پایا میں آئی اور مجھ سے یہ کہا گیا کہ تو قریب میں ایک لڑکے کو جنے گی اس کا نام احمد رکھ دو یہ سید العالمین ہے آپ ایسے حال میں پیدا ہوئے کہ اپنے دونوں ہاتھوں پر ٹھیکہ دے ہوئے اور اپنا سر آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے تھے حلیمہ یہ سن کر اپنے شوہر کے پاس گئی اور اس کو خبر کی حلیمہ کا شوہر یہ واقعہ سن کر خوش ہوا حلیمہ اور حلیمہ کا شوہر اپنے گہری اور اونٹنی پر سوار ہو کے جانے کے واسطے نکلے اور اونکی اونٹنی کا دودھ اور آیا وہ اپنی اونٹنی کا دودھ صبح اور شام دوہتے تھے حلیمہ نے کہا کہ میں اپنے بیٹے کو پیٹ بہر کے دودھ نہیں پلاتی تھی اور وہ بہوک سے بہکے سونے نہیں دیتا تھا پہر آپ اور آپ کا دودھ بہائی دونوں جس قدر چاہتے دودھ سے سیراب ہو جاتے تھے اور سو رہتے تھے اگر اُن دونوں کے ساتھ تیسرا لڑکا ہوتا تو وہ بھی سیراب ہو جاتا نہیل میں ایک عرف تھا حلیمہ اس کے پاس گئی جبکہ عرف نے آپ کی طرف دیکھا یوں شور کرنے لگا اے معشر عرب تم اس لڑکے کو قتل کر ڈالو یہ لڑکا تمہارے اہل دین کو ضرور قتل کرے گا اور تمہارے بیہودوں کو ضرور توڑے گا اور اس کا امر تمہیں ضرور غالب ہوگا یہ سن کر حلیمہ رضی اللہ عنہا آپ کو جلد لے گئی۔

ابن سعد اور ابن الطراح نے عیسیٰ بن عبد اللہ بن مالک سے روایت کی ہے کہ شیخ الہندی

اور ان کے مجبوروں سے استغاثہ کرتا تھا اور یہ کہتا تھا کہ آپ آسمان سے کسی امر کے آنے کا انتظار کرتے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر لوگوں کو برا لگتی تھی کرتا تھا اور سکو کچھ زمانہ نہیں گزرا کہ وہ دیوانہ ہو گیا اور اس کی عقل جاتی رہی یہاں تک وہ کافر مر گیا۔

ابن سعد اور ابن الطراح نے اسحاق بن عبد اللہ سے یوں روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ نے جبکہ آپ کو نبی سعد کی اوس عورت کو دیا جسے آپ کو دودھ پلایا تھا اوس سے یہ فرما دیا کہ میرے فرزند کی تحفظ کیجو اور جو کچھ انہوں نے دیکھا تھا اوس سے حلیمہ کو خبر کر دی حلیمہ کی طرف یہودی لوگ گزرے حلیمہ نے یہود سے کہا کہ میرے اس فرزند کے حالات تم کیوں نہیں بیان کرتے میں اس کے ساتھ ایسے ایسے حاملہ ہوتی اور ایسے ایسے بیٹے جناورینے ایسا دیکھا غرض جیسے آپ کی والدہ ماجدہ نے حلیمہ سے وصف کیا تھا ویسے ہی حلیمہ نے یہود سے بیان کیا یہ سن کر بعض نے بعض سے کہا کہ اس لڑکے کو قتل کر ڈالو یہود نے یہ پوچھا کیا یہ یتیم ہے حلیمہ نے کہا یتیم نہیں ہے یہ اس کا باپ ہے اور میں اس کی ماں ہوں یہود نے یہ سن کر کہا کہ اگر یہ یتیم ہوتا تو ہم اس کو ضرور قتل کر ڈالتے۔

ابن سعد اور ابو نعیم اور ابن عساکر اور ابن الطراح نے عطاء بن ابی رباح کے طریق سے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ حلیمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں چھوڑتی تھی کہ آپ دو جگہ جاؤں ایک بار حلیمہ آپ سے غافل ہو گئی آپ نبی ہمیشہ رضاعی شیماء کے ساتھ دوپہر کو بکریوں کی طرف نکل گئے حلیمہ آپ کے ڈھونڈنے کے لئے نکلی یہاں تک کہ آپ کو آپ کی رضاعی بہن کے ساتھ پایا حلیمہ نے کہا ایسی گرمی میں تو آپ کو لالائی ہے آپ کی بہن نے کہا اے ماں میرے بہائی کو گرمی معلوم نہیں ہوئی میں نے ایک امیر کو دیکھا کہ وہ آپ کے اوپر سایہ لگے ہوئے تھا جو وقت آپ ٹھہر جاتے تو وہ امیر ٹھہر جاتا اور جس وقت آپ چلتے تو وہ امیر چلتا تھا یہاں تک کہ آپ اس جگہ تک آپہنچے حلیمہ نے پوچھا اے میری بیٹی یہ تو سچ کہتی ہے کہ امیر آپ کے اوپر سایہ لگے ہوئے تھا اوس نے کہا واللہ سچ ہے۔

ابن سعد نے زہری سے روایت کی ہے کہ ہوازن کے سفیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور لوگوں میں آپ کے رضاعی چچا تھے اور ان کا نام ابوثر دان تھا اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ! میں نے آپ کو دودھ پیتے ہوئے دیکھا تھا میں نے کوئی دودھ پینے والا آپ سے اچھا نہیں دیکھا اور میں نے آپ کو ایسے حال میں دیکھا کہ آپ نے دودھ چھوڑ دیا تھا میں نے کسی دودھ چھوڑنے والے کو آپ سے اچھا نہیں دیکھا پر میں نے آپ کو جو ان دیکھا میں نے کسی جو ان کو آپ سے اچھا نہیں دیکھا آپ کی ذات مبارک میں خیر کی کل خصلتیں کامل ہو گئی ہیں۔

قائدہ ابن الطراح نے کہا ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ محمد بن المعلى الازدی کی (کتابا ترقی) میں دیکھا ہے کہ حلیمہ کا وہ شعر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس شعر کے ساتھ کہلاتی تھی یہ ہے ۵

یا رب اذا عطیتہ فابقہ  
واعلم الی العلی وارثہ

اے رب جبکہ تو نے اس کو عطا کیا ہے تو اس کو باقی رکھ۔ اور اس کو علوی طرف۔ بلندی دی اور بلندی پر چڑھا

وارحض اباطیل العدرے بحقہ

اور باطل کو تو دشمنوں کی جھوٹی باتوں کو اس کے سچ کے ساتھ

ابن سبع نے خصایص میں یہ ذکر کیا ہے کہ حلیمہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہے کہ میں آپ کو دہنی چھاتی دیتی تھی آپ اس کا دودھ پی پیتے تھے پھر میں آپ کو بائیں چھاتی کی طرف پیر دیتی آپ اس کا دودھ پینے سے انکار کرتے تھے بعض علما نے کہا ہے کہ یہ امر آپ کے عدل سے تھا اس لیے کہ آپ کو یہ علم تھا کہ رضاعت میں آپ کا ایک شریک ہے۔

اور معجزات اور خصایص کا ذکر جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خلقت شریف میں ہے یہ باب اور احادیث کو بیان میں ہو جو خاتم نبوت کے باب میں ہیں

شیخین نے سائب بن یزید سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک کے پیچھے کھڑا ہوا میں نے آپ کی مہر نبوت کو دیکھا کہ آپ کے دونوں شانوں کے بیچ میں بیک

کے انڈے کی مثل تھی۔

مسلم اور بیہقی نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کو آپ کے دونوں شانوں کے بیچ میں کبوتر کے انڈے کی مثل دیکھا اور اس کا رنگ آپ کے جسم مبارک کے رنگ کے مشابہ تھا اور ترمذی نے اس حدیث کی روایت اس لفظ سے کی ہے کہ آپ کی مہر نبوت ایک سرخ سفید کبوتر کے انڈے کی مثل تھا۔

مسلم نے عبداللہ بن سہس سے روایت کی ہے کہ میں نے خاتم نبوت کو دونوں شانوں کے بیچ میں بائیں شانہ کی چبنی ٹہی کے پاس دیکھا منوں کی مثل اوپر ایک مٹھی خال تھے۔

احمد اور بیہقی نے قرہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی آپ مجھ کو مہر نبوت دکھلائے آپ نے فرمایا کہ تم اپنا ہاتھ داخل کرو دیکھا ایک مین نے دیکھا کہ مہر نبوت ایک شانہ کی چبنی ٹہی کے اوپر انڈے کی مثل تھی۔

احمد اور ابن سعد اور بیہقی نے بہت طریقوں سے ابی رمدہ سے روایت کی ہے کہ میں اپنے باپ کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا میں نے آپ کے دونوں شانوں کے بیچ میں سہ کی مثل دیکھا اور ابن سعد کی روایت میں مثل قفاحہ کے وارد ہے یعنی مثل سیب کے اور احمد کے لفظ میں مثل برصیہ حمامہ کے وارد ہے یعنی کبوتر کے انڈے کی مثل۔

بخاری نے اپنی تاریخ میں اور بیہقی نے ابوسعید سے روایت کی ہے کہ وہ مہر نبوت کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے بیچ میں تھی وہ ایک اوہرا ہوا گوشت تھا اور اس کی روایت ترمذی نے اس لفظ سے کی ہے کہ آپ کی پشت مبارک میں گوشت کا ایک بلند ٹکڑا تھا اور احمد نے اس کی روایت اس لفظ سے کی ہے کہ آپ کے دونوں شانوں کے بیچ میں بلند گوشت تھا۔

بیہقی نے سلمان الفارسی سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاس آیا آپ نے اپنی چادر مبارک میری طرف ڈال دی اور آپ نے فرمایا کہ جس شے کے ساتھ

تجھ کو امر کیا گیا ہے تو اس کو دیکھ سنے مہربوت آپ کے دونوں شانوں کے پیچ میں کیبوتر کے انڈے کی مثل دیکھی۔

احمد اور بیہقی نے تنوخی ہرقل کے قاصد سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے مجھ سے فرمایا اے تنوخ کے بہائی جس چیز کے ساتھ تجھ کو امر کیا گیا ہے تو وہ کر میں آپ کی پشت مبارک کے پیچھے گیا ایک ایک سنے مہربوت کو شانہ کے غضروف کی جگہ دیکھا کہ مثل ضخیم بچنے کی جگہ کے تھی ہشام نے کہا ہے کہ رادی کی میرا د ہے کہ پچھتے کا اثر ایسا تھا کہ گوشت کو پکڑے ہوئے اور اوپر ابوا تھا مہربوت کی ٹیکل تھی ترمذی اور بیہقی نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت میں کہا ہے آپ کے دونوں شانوں کے پیچ میں خاتم نبوت تھی۔

ترمذی نے ابو موسیٰ سے روایت کی ہے کہ مہربوت آپ کے شانہ کے غضروف سے نیچے سیب کی مثل تھی۔

احمد اور ترمذی اور حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور ابو علی اور طبرانی نے علما بن احمد کے طریق سے ابو زید سے روایت کی ہے کہ مجھ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نزدیک آؤ اور میری پیٹھ پر ہاتھ پھیریں آپ کے نزدیک گیا اور آپ کی پشت مبارک پر ہاتھ پھیرا اور میں نے اپنی انگلیوں کو آپ کی مہربوت پر رکھا ابو زید سے لوگوں نے پوچھا کہ خاتم کیا چیز ہے ابو زید نے کہا کہ آپ کے شانہ کے پاس مجتمع ہاں تھے۔

اور بیہقی نے سلمانؓ سے روایت کی ہے کہ آپ کے دہنے شانہ کے غضروف کے پاس خاتم نبوت انڈے کی مثل تھی اور اس کا رنگ آپ کی جلد کا رنگ تھا۔

ابن عساکر نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنے پیچھے سوا گیا میں نے اپنا منہ آپ کی خاتم نبوت پر رکھا میرا منہ سے شک کی بو مکنے لگی۔



طبرانی اور ابن عساکر نے ابو زید بن الخطب سے روایت کی ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر خاتم کو دیکھا پچھنے کی جگہ سے ادبہری ہوئی تھی اور ایک لفظ میں یوں وارد ہوا ہے کہ انسان نے اپنے ناخن سے اوپر مہر لگا دی ہے۔

ابن عساکر اور اکم نے نیشاپور کی تاریخ میں ابن عمر رضی سے روایت کی ہے کہ مہر نبوت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر گوشت کی گولی مثل تھی اوس مہر نبوت میں گوشت سے محمد رسول اللہ ﷺ لکھا ہوا تھا۔

ابو نعیم نے سلمان رضی سے روایت کی ہے کہ آپ کے دو لون شانوں کے بیچ میں ایک انڈا کبوتر کے انڈے کی مثل تھا اوپر مکتوب تھا باطن میں یہ لکھا تھا اللہ وحدہ لا شریک له محمد رسول اللہ ﷺ اور اس کے ظاہر میں یہ لکھا تھا توجہ حیث شیث فانک المنصور جہاں جا ہو توجہ ہوا سکتے کہ آپ منصور ہو۔

طبرانی اور ابو نعیم نے (معرفتہ) میں عباد بن عمرو سے روایت کی ہے کہ خاتم نبوت آپ کے بائیں شان کی طرف تھی وہ خاتم نبوت گویا بیڑ کا زانو تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم نبوت کے دکھلانے سے کراہت فرماتے تھے۔

ابن ابی خثیمہ نے اپنی تاریخ میں حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ مہر نبوت مثل ایک سیاہ خال کے تھی جس میں کچھ زردی پائی جاتی تھی اور اس کے اطراف گتھے بال تھے گویا وہ بال گھوڑے کی عیال تھے اس سے بالوں کی کثرت مراد ہے علما نے کہا ہے کہ راویوں کے اقوال مہر نبوت کے باب میں مختلف ہیں اور یہ اختلاف نہیں ہے بلکہ ہر ایک راوی کو جو شے ظاہر ہوئی ہے اوس نے اس کے ساتھ تشبیہ دی ہے ایک راوی نے کہا ہے کہ مہر نبوت کبک کے انڈے کی مثل تھی یا تشبیہ دی ہے کہ بشخانات کے انڈے کی مثل تھی اور دوسرے راوی نے تشبیہ دی ہے کہ مہر نبوت کبوتر کے انڈے کی مثل تھی کیسے تشبیہ دی ہے کہ سیب کی مثل تھی اور کسی نے کہا ہے کہ گوشت کا ادھر اوا ایک ٹکڑا تھا اور کسی نے کہا ہے کہ ادھر اوا گوشت

تھا اور کسی نے کہا ہے کہ بچے کا اثر تھا اور کسی نے کہا ہے کہ ہیر کے زانو کی مثل تھی یہی کل تشبیہات وہ الفاظ ہیں کہ ان کا معنی ایک ہے کہ وہ گوشت کا ایک ٹکڑا تھا اور جس شخص نے یہ کہا ہے کہ بال تھے اوس لڑکے کو کہا ہے کہ مہربوت کے اطراف گئے بال تھے جیسے کہ دوسری روایت میں آیا ہے۔

**قرطبی** نے (المفہم) میں کہا ہے کہ حدیث ثابتہ نے اس امر پر دلالت کی ہے کہ مہربوت ایک سرخ شے ظاہر باین شانہ مبارک کے پاس تھی جو وقت اوس کا چوٹا پن بیان کیا گیا تو کیوتر کے انڈے کی مقدار بیان کی گئی اور جس وقت اوس کا بڑا پن بیان کیا گیا تو ایک مٹھی کی مقدار بیان کی گئی سہیلی نے کہا ہے صحیح امر یہ ہے کہ مہربوت باین شانہ کی چپنی ٹہی کے پاس تھی اس لئے کہ آپ شیطان کے دوسرے معصوم تھے جس جگہ آپکی مہربوت تھی وہ جگہ کچھ جسم سے شیطان کے داخل ہونے کا تھی مہربوت کی وجہ سے وہ جگہ محفوظ ہو گئی تھی۔ اور اس باب میں علما نے اختلاف کیا ہے کیا آپ پیدا ہوئے تھے تو مہربوت آپکے ساتھ تھی یا آپکے پیدا ہونے کے بعد رکھی گئی کہنے والوں نے آخر قول کے ساتھ تسک کیا ہے یعنی آپ کے پیدا ہونے کے بعد مہربوت رکھی گئی تھی یہ قول اوس روایت سے ہے کہ شدا دبر، اوس کی حدیث میں ہے کہ رضاع کے باب میں وہ حدیث پہلے آچکی ہے اور حدیث میں یہ وارد ہوا ہے کہ مہربوت آپکی وفات کے وقت اٹھالی گئی تھی اس کا ذکر وفات کے بیان میں آئے گا۔

حاکم نے اپنی مستدرک میں و حسب بن منبہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو نبوت نہیں کیا مگر نبوت کا ایک خال اوس نبی کے سیدھے ہاتھ میں ہوتا تھا لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس شان سے نبوت نہیں کیا کہ آپکے دست مبارک میں خال ہوتا ایسے کہ نبوت کا خال آپکے دونوں شانوں کے بیچ میں تھا۔

## یہ باب معجزہ اور اون خصائص کے بیان میں کہ آپ کی چشمیں مبارک میں تھیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (ما زاع البصر و ما طغی) ابن عدی اور بیہقی اور ابن عساکر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تاریکی میں ایسا دیکھتے تھے جیسے روشنی میں دیکھتے تھے۔

بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں تاریکی میں ایسا دیکھتے تھے جیسے دن میں روشنی میں دیکھتے تھے۔

شیخین نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے فرمایا کیا تم لوگ میرے سامنے اس جگہ دیکھتے ہو واللہ تم لوگوں کا رکوع اور سجود مجھ پر مخفی نہیں رہتا ہے میں اپنی بیٹھ کے پیچھے سے تم کو دیکھتا ہوں۔

مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے فرمایا اے لوگو میں تمہارا امام ہوں تم مجھے رکوع اور سجدہ میں سبقت نہ کرو میں تم لوگوں کو اپنے آگے اور اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

عبدالرزاق نے اپنی (کتاب جامع) میں اور حاکم نے ابوالنعیم نے دیہان کچھ عبارت اصل کتاب میں رہ گئی ہے (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جیسے میں اپنے سامنے دیکھتا ہوں ویسے ہی میں اپنے پیچھے دیکھتا ہوں۔

ابوالنعیم نے ابوسعید الخدری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں تم لوگوں کو اپنی بیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

حمیدی نے اپنی (مسند) میں اور ابن المنذر نے اپنی (تفسیر) میں اور بیہقی نے مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے قول (الذی یراک حین تقوم و تقلبک فی الساجدین) میں روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے صفوں سے اس طور سے دیکھتے تھے جیسے اپنے سامنے دیکھتے تھے

علمائے کما ہے کہ آپ کا یہ دیکھنا اور اک حقیقی ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے اس دیکھنے میں آپ کا خرق عادت تھا۔ اور یہ بھی جایز ہے کہ یہ دیکھنا آپ کا اپنی دونوں آنکھوں کی رویت سے ہوا اور اس دیکھنے میں بھی آپ کا خرق عادت ہوا آپ اپنی دونوں آنکھوں سے غیر مقابلہ شے کو شے کو دیکھتے تھے اس لئے کہ اہل سنت کے نزدیک حق یہ امر ہے کہ رویت کے واسطے عقلاً مقابلہ شرط نہیں ہے اس لئے اہل سنت نے آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رویت کے جواز کے ساتھ حکم کیا ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک آنکھ پیٹھ کے پیچھے تھی کہ آپ اوس آنکھ سے اپنے پیچھے کی شے کو ہمیشہ دیکھتے تھے۔ اور یہ کہا گیا ہے کہ آپ کے دونوں شانوں کے پیچ میں دو آنکھیں ہوئی کے تاکے کی مثل تھیں اور دونوں آنکھوں سے آپ دیکھتے تھے اور آنکھوں کو کپڑا اور غیر کپڑا مانع نہ تھا۔

یہ باب آپ کے وہاں مبارک اور لعاب بہن مبارک آپ کو دندان مبارک کی آیات کے نمینج

احمد اور ابن ماجہ اور بیہقی اور ابوالنعم نے وایل بن حجر سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی کا ایک ڈول لایا گیا آپ نے ڈول سے پانی پیا پھر ڈول کا پانی کنوے میں آپ نے ڈال دیا یا راوی نے یہ کہا کہ آپ نے کلی پانی کے کنوے میں ڈال دی اوس کنوے سے مشک کی بو مکنے لگی۔

ابوالنعم نے انس سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے گھر کے کنوے میں لعاب وہن مبارک ڈالا اوس کنوے سے زیادہ شیریں مدینہ منورہ میں کوئی گنوان نہ تھا۔

بیہقی اور ابوالنعم نے زرینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لونڈی سے یوں روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشورے کے دن اپنے شیر خوار بچوں کو اور اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے شیر خوار بچوں کو بلاتے اور انکے منہ میں لعاب وہن مبارک ڈالتے اور انکی ماؤں سے آپ فرمادیتے تھے کہ ان کو رات تک دودھ نہ پلانا آپ کا لعاب وہن مبارک

ر کے ساتھ کیا

اور بچوں کو تمام دن کافی ہوتا تھا۔

طبرانی نے عمیرہ بنت مسعود سے روایت کی ہے عمیرہ اور انکی بہنیں نبی صلی اللہ علیہ کے پاس بیعت کے واسطے آئیں جب وہ آئیں تو انہوں نے آپ کو قدید یعنی خشک گوشت کہا تے ہوئے پایا اپنے انکے لئے قدید کا ایک ٹکڑا چایا عمیرہ نے کہا اپنے وہ گوشت کا ٹکڑا چھو دے دیامیری ہر ایک بہن نے ایک ایک ٹکڑا اوس گوشت کا چایا وہ مرگین مرگے منہ میں بدبو نہیں پائی گئی۔

طبرانی نے ابوامامہ سے یہ روایت کی ہے کہ ایک بد زبان عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ اوس وقت سوکھا گوشت کھا رہے تھے اوس عورت نے کہا کیا آپ مجھ کو گوشت نہیں کھلائینگے آپ کے سامنے جو گوشت تھا آپ نے اوس میں سے اوسکو دے دیا اوس نے اوس گوشت کے لینے سے انکار کیا اور کہا کہ وہ گوشت دیجئے کہ آپکے وہاں مبارک مین ہے آپ نے اپنے دہن سے وہ گوشت نکالا اور اوس عورت کو دے دیا اوس نے اپنے منہ میں ڈال لیا اور اوسکو کھا گئی اوس عورت سے اسکے بعد کہ اوس نے گوشت کھایا یہودہ گوئی اور فحش جواد کی عادت تھی پھر معلوم نہیں ہوئی یعنی وہ عیب اوس کا جاتا رہا۔

بیہقی نے عمر بن شیبہ کے طریق سے ابو عبیدہ النخوی سے یوں روایت کی ہے کہ عمار بن کریر اپنے فرزند عبداللہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے عبداللہ کی عمر پانچ سال کی تھی آپ نے اوسکے منہ میں لعاب دہن مبارک ڈال دیا اوسکی ایسی برکت تھی کہ اگر وہ کسی پتھر کو مارتے تھے تو اوس پتھر بانی نکل آتا تھا۔

بیہقی نے محمد بن ثابت بن قیس بن شماس سے یوں روایت کی ہے کہ محمد کے باپ نے جمیلہ بنت عبداللہ بن ابی کو چھوڑ دیا جمیلہ محمد کے ساتھ حاملہ تھی جس وقت جمیلہ نے محمد کو جنم دیا تو اوس نے یہ حلف کیا کہ اوسکو اپنا دودہ نہیں پلاؤں گی محمد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلوایا اور اوسکے منہ میں اپنا لعاب دہن مبارک ڈال دیا اور اپنے ثابت سے فرمایا کہ محمد کو لایا کرو لیجا یا کرو

کی اسکار ازق ہے ثابت نے کہا کہ میں محمد اپنے فرزند کو اول اور دوسرے اور تیسرے روز لایا یکا یک میں نے دیکھا کہ عرب کی ایک عورت ثابت بن قیس کو پوچھتی ہے ثابت کہتا میں نے اوس عورت سے پوچھا کہ تیرا کیا ارادہ ہے جو ثابت کو پوچھتی ہے اوس نے کہا کہ آجکی رات میں نے اپنے خواب میں دیکھا ہے گویا میں ثابت کے فرزند کو دودھ پلاتی ہوں کہ اوس کا نام محمد ہے ثابت نے اوس سے کہا کہ میں ثابت ہوں اور یہ میرا بیٹا محمد ہے۔

ابن عساکر نے ابو جعفر سے روایت کی ہے کہ ایسے حال میں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے یکا یک حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے ہو گئے اور اونکی تشنگی نہایت درجہ کو پہنچ گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے لئے پانی طلب فرمایا پانی نہ پایا آپ نے اپنی زبان مبارک اذ نکو دے دی حضرت حسن نے اوسکو چوسا یہاں تک کہ وہ سیراب ہو گئے۔

طبرانی اور ابن عساکر نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جس وقت ہم بعض راستہ میں تھے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے رونے کی آواز سنی گئی اور وہ دونوں اپنی ماں کے ساتھ تھے آپ نے چلتے میں جلدی کی اور دونوں کے پاس آئے میں نے سنا کہ آپ دریافت فرماتے تھے کہ میرے بیٹوں کا کیا حال ہے کیوں روتے ہیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پیاس ہے اسلئے روتے ہیں آپ نے پانی طلب فرمایا کسی نے ایک قطرہ پانی نہیں پایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ سے فرمایا کہ ان دونوں میں سے ایک کو مجھ دے دو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک صاحبزادہ کو پردہ کے نیچے سے اُپکودے دیا آپ نے اذ نکو لے لیا اور اپنے سینہ مبارک سے چپٹا لیا اور وہ چلا رہے تھے چلتے نہ تھے آپ نے اونکے لئے اپنی زبان مبارک نکال دی وہ اوسکو چوسنے لگے یہاں تک کہ رونے اور چلانے سے ٹھہر گئے اور اذ نکو سکون ہو گیا میں نے اونکے رونے کی آواز نہیں سنی اور دوسرے صاحبزادے درہے تھے جیسے کہ وہ روتے تھے اوچپ نہ ہوتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ دوسرے صاحبزادے کو دے دو انہوں نے دوسرے فرزند کو

آپکو دے دیا آپ نے اونکے ساتھ ویسا ہی کیا جیسے کہ پہلے صاحبزادے کے ساتھ کیا تھا دونوں صاحبزادے چپ ہو رہے دونوں کی آواز میں نے نہیں سنی۔

دآرمی نے اور ترمذی نے (شمائل) میں اور بیہقی نے اور طبرانی نے (اوسط) میں اور ابن عساکر نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے دو دانت کشادہ تھے جس وقت آپ کلام کرتے تو ایسا دیکھتا تھا گویا آپ کے اون دونوں دانتوں کے درمیان سے نور نکل رہا ہے۔

طبرانی نے ابو قرقضہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے اور میری ماں اور میری خالہ نے بیعت کی جبکہ ہم بیعت کر کے پلٹے تو میری ماں اور خالہ نے مجھ سے کہا اے فرزند بہنے اس مرد کی مثل چہرہ میں احسن اور لباس میں زیادہ پاکیزہ اور کلام میں زیادہ نرمی والا نہیں دیکھا گویا اس مرد کے منہ سے نور نکلتا ہے۔

## یہ باب آپ کے چہرہ مبارک کی آیت کے بیان میں ہے

ابن عساکر نے جابر رض سے جابر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے اور آپ سے فرماتا ہے اے میرے حبیب میں نے یوسف علیہ السلام کے حسن کو کرسی کے نور سے لباس پہنایا اور آپ کے چہرہ کے حسن کو اپنے عرش کے نور سے لباس پہنایا ہے۔ ابن عساکر نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند میں ایک مجہول راوی ہے اور یہ حدیث منکر ہے۔

ابن عساکر نے حضرت عائشہ رض سے روایت کی ہے حضرت عائشہ رض نے فرمایا ہے کہ میں سحر کے وقت کچھ ہی رہی تھی میری سوئی گر گئی میں نے اسکو ڈھونڈنا یہ کی کی وجہ سے وہ نہیں ملی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے آپ کے چہرہ مبارک کے نور کی شعل سے وہ سوئی ظاہر ہو گئی میں نے آپکو اس واقعہ سے خبر کی آپ نے فرمایا اے حمیلہ افسوس ہے پھر افسوس ہے

پہرا نفوس ہے اوس شخص پر جس نے نذر کو میرے چہرہ سے حرام کیا۔

## یہ باب آپ کے بغل شریف کی آیت کریمان میں ہے

شیخین نے انس رضی سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنے دونوں ہاتھ دعا میں یہاں تک اٹھا تے تھے کہ آپ کی دونوں بغلون کی سفیدی دیکھی جاتی تھی۔

ابن سعد نے جابر رضی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت حجہ کرتے تھے آپ کی دونوں بغلون کی سفیدی دیکھی جاتی تھی۔ آپ کی دونوں بغلون کی سفیدی کا ذکر اون متعدد احادیث میں وارد ہوا ہے کہ صحابہ کی ایک جماعت نے انکو روایت کیا ہے (محب طبری نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خصایص میں سے ہے کہ آپ کی بغل کا رنگ جسم کے رنگ سے متغیر نہ تھا اور کل آدمیوں کی بغلوں کا رنگ متغیر ہوتا ہے اور قرطبی نے اسکی مثل ذکر کیا ہے اور یہ زیادہ کیا ہے کہ آپ کی بغل شریف میں کوئی بال نہ تھا۔

## یہ باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک کی آیت کے بیان میں ہے

ابو احمد انطاریف نے اپنے (جزء) میں اور ابن مندہ اور ابوالنعیم اور ابن عساکر نے بریدہ سے بریدہ نے حضرت عمر بن الخطاب رضی سے روایت کی ہے کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کہو کیا ہوا ہے کہ آپ ہم سے انصاف ہیں اور آپ ہم لوگوں کے درمیان سے کہیں نہیں گئے آپ نے فرمایا کہ حضرت اسمعیل کے لغات پرانے ہو گئے تھے جبیل علیہ السلام اون لغتوں کو لائے اور جبکہ وہ لغت حفظ کر گئے اور اس حدیث کے بعض طرق میں بریدہ سے یون روایت ہے بریدہ نے کہا میں نے سنا عمر ابن الخطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتے تھے اور باقی حدیث وہی ہے جو اوپر لکھی گئی ابن عساکر نے اس حدیث کو بریدہ کی سند سے گردانا ہے۔



بہشتی نے (غضب الایمان) میں اور ابن ابی الدنیا نے (کتاب المعطر) میں اور ابن ابی حاتم نے اور خطیب نے (کتاب النجوم) میں اور ابن عساکر نے محمد بن ابراہیم التیمی سے روایت کی جو کہ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ مجھے اوس شخص کو نہیں دیکھا کہ آپ سے زیادہ فصیح ہوا ہے فرمایا کون شے مجھ کو فصیح ہونے سے مانع ہوتی ہے کہ قرآن شریف میری زبان میں نازل کیا گیا ہے لسان عربی میں ہیں ہے۔

ابن عساکر نے محمد بن عبد الرحمن الزہری سے روایت کی ہے محمد نے اپنے باپ سے اور انکے باپ نے آپ کے دادا سے روایت کی ہے کہ ایک مرد نے آپ سے پوچھا ادا لک اکرل امراتہ) آپ نے فرمایا نعم اذا کان طغیا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ اس مرد نے کیا کہا اور آپ نے اوس سے کیا فرمایا آپ نے فرمایا اوس نے پوچھا کیا مرد اپنے اہل کا قرض دار ہو جائے یا اوس کا حق ادا کرنے میں درنگ کرے میں نے اوس سے کہا ہاں جوت مرد مفلس ہو۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ میں عرب میں پہرا ہوں اور فصحاے عرب کی گفتگو میں نے سنی ہے آپ سے زیادہ فصیح میں نے نہیں سنا آپ نے فرمایا مجھ کو میرے رب نے ادب سکھلایا ہے اور میں نے بنی سعد بن بکر میں نشوونما پایا ہے۔

ابن سعد نے یحییٰ بن یزید السحری سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں تم لوگوں سے زیادہ فصیح ہوں میں قریش میں سے ہوں اور میری زبان بنی سعد بن بکر کی زبان ہے۔

طبرانی نے ابوسعید الخدری سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اعراب العرب ہوں میں قریش میں پیدا ہوا اور میں بنی سعد میں نشوونما پایا میرے کلام میں محاورہ کی غلطی کہاں سے آئے گی۔

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

## کے قلب شریف کے باب میں وارد ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (الم نشرح لک صدرک) بیہقی نے ابراہیم بن طہمان کے طریق سے روایت کی ہے کہ میں نے سعد سے اللہ تعالیٰ کے قول الم نشرح لک صدرک پوچھا سعد نے مجھ سے فتادہ سے روایت کی فتادہ نے انس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیٹ مبارک آپ کے سینہ کے پاس سے اسفل بطن تک چیرا گیا اور سینہ سے آپ کا قلب مبارک نکالا گیا اور سونے کے ایک ٹشت میں وہ دھویا گیا پھر آپ کا وہ قلب مبارک ایمان اور حکمت سے ہیرا گیا پھر وہ اپنی جگہ پہر دیا گیا۔

احمد اور مسلم نے انس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل علیہ السلام آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکون کے ساتھ کہیں رہے تھے اُنہوں نے آپ کو پکڑ لیا اور پچھا رڈا لا اور آپ کے قلب کی جگہ کو چیرا اور آپ کا قلب نکالا پھر آپ کے قلب کو چیرا اور قلب کے حلقہ نکالا اور کہا کہ یہ شیطان کا حصہ آپ کی ذات مبارک میں سے تھا پھر اس قلب کو سونے کے ایک ٹشت میں زرم کے پانی سے دھویا پھر اس کو درست کیا اور اس کی جگہ میں اس کو رکھ دیا لڑکے آپ کی دانی کے پاس دوڑ کے گئے اور یہ کہا کہ محمد قتل کئے گئے لوگ آئے آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ اس وقت متغیر تھا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سینے کا اثر میں آپ کے سینہ مبارک میں دیکھتا تھا۔

احمد اور دارمی نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور طبرانی اور ابوالغیم نے عتبہ بن عبد سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری دانی بنی سعد بن بکر میں سے تھی میں اور اس کا بیٹا اپنی بکریوں کو لیکر گئے اور پہنچے اپنے ہمراہ کسی قسم کا توشہ نہیں لیا میں نے اس سے کہا اے بہائی توجا اور ہماری ماں کے پاس سے ہمارے لئے توشہ تو لے آیا ہاں چلا گیا اور میں بکریوں کے پاس ٹھہرا ہمارے سامنے دو سفید طاہر آئے گویا وہ دونوں طاہر زہر تھے ان دونوں میں سے ایک نے اپنے ہمراہی

پوچھا کیا وہ وہی ہے اس نے کہا ہاں وہی ہے دولون میرے سامنے آئے اور انہوں نے  
 سرعت کی اور مجھ کو بکڑ لیا اور مجھ کو چٹ لٹایا اور دولون نے میرا پیٹ چیرا میرا قلب نکالا  
 اور اس کو چیرا اور قلب کے دو سیاہ علقے نکالے اور دولونہیں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ مجھ کو بکڑ کا  
 پانی لاکر دو یہ دولون نے اس پانی سے میرے پیٹ کے اندر دھویا پھر اس نے کہا کہ مجھ کو سرد پانی لاکر  
 دو پھر دولون نے اس پانی سے میرا قلب دھویا پھر اس کی لاکر دو پھر اس کو میرے قلب میں چھپا کر اور دولون  
 ایک نے اپنے ساتھی سے کہا اس کو سی ڈالو اس نے اس کو سی ڈیا اور مہر نبوت سے اوسپر  
 مہر لگا اور دولون میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اس کو ایک پلہ میں رکھو اور اس کی  
 امت میں سے ہزار آدمیوں کو ایک پلہ میں رکھو جس وقت میں ہزار آدمیوں کو اپنے فوق  
 دیکھتا میں یہ خوف کرتا تھا کہ مجھ پر بعض اور میں سے گر پڑینگے (یعنی جب میں ہزار آدمیوں  
 کے ساتھ تو لا گیا تو اتنا بھاری ہو گیا کہ جس پلہ میں میں تھا وہ نیچا تھا اور وہ ہزار آدمی اس سے  
 ہلکے ہو گئے تھے کہ اور کا پلہ میرے پلہ سے اونچا ہو گیا تھا اور ایسی حالت نظر آتی تھی کہ ان  
 میں سے بعض مجھ پر گر پڑیں گے وزن کرنے میں ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ ہلکا پلہ اوٹھ جاتا ہے  
 اور بھاری پلہ نیچے رہ جاتا ہے) اس حالت کو دیکھ کر دولون نے کہا کہ اگر اس کی کل امت  
 اس کے ساتھ تولی جائے گی جب ہن یہ ضرور بھاری رہے گا پھر وہ دولون چلے گئے اور مجھ کو  
 انہوں نے چھوڑ دیا اور میں نہایت درجہ ڈر گیا پھر میں اپنے رضاعی مان کے پاس گیا اور  
 جو کچھ میں نے دیکھا تھا اس سے اس کو خبر کی یہ سن کر اس کو خوف ہوا کہ میری حالت مشتبہ  
 ہو گئی ہے اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے تیرے واسطے پناہ مانگتی ہوں اور اس نے  
 اپنے اونٹ پر کجاہہ رکھا اور مجھ کو کجاہہ پر سوار کیا اور وہ میرے پیچھے کجاہہ پڑی بیٹھیاں  
 تک کہ ہم اپنی حقیقی مان کے پاس پہنچے اس نے میری مان سے کہا کہ میں نے امانت  
 ادا کر دی اور عہد پورا کر دیا کہ آپ کو سلامت پہنچا دیا جو چیز میں نے دیکھی تھی میری رضاعی مان  
 نے میری حقیقی مان سے اس کو بیان کر دیا میری مان کو اس واقعہ نے خوف زدہ نہیں کیا

اور اونہوں نے یہ کہا کہ میں نے دیکھا تھا کہ مجھ سے ایسا نور نکلا کہ اوس سے شام کے قصور روشن ہو گئے۔

بہت سی نیچیلی بن جعدہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو فرشتے دو کلنگوں کی صورت میں میرے پاس آئے اونکے ساتھ برف اور ابلے تھے اور ٹہنڈا پانی تھا دن و دونوں میں سے ایک نے میرے سینے کو کھولا اور دوسرے نے اپنی جو جیج سے میرے سینے میں کلی سے پانی ڈالا اور اوسکو دھویا اس مقام پر اصل کتاب میں کچھ عبارت چھوٹ گئی ہے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔

عبداللہ بن احمد نے کتاب (زوائد المسند) میں اور ابن حبان اور حاکم اور ابونعیم اور ابن عساکر نے اور ضیاء نے کتاب (المختارۃ) بن معاذ بن محمد بن معاذ بن ابی بن کعب کے طریق سے تخریج کی ہے معاذ نے اپنے باپ سے اور اونکے باپ نے اونکے دادا سے اونہوں نے ابی ابن کعب سے روایت کی ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ نے امر نبوت سے جس شے کی ابتدا کی وہ کیا شے ہے آپ نے فرمایا کہ میں صحرا میں جبار ہاتھ میں دس سالہ تھایکا ایک میں نے دو مردوں کو اپنے کمرے پر دیکھا ایک اون میں سے اپنے ساتھی سے پوچھتا تھا کیا وہی ہے اوس نے کہا ہاں وہی ہے اون دونوں نے مجھے پکڑ لیا اور مجھکو چٹ لٹا دیا پھر دونوں نے میرا پیٹ چیرا اون دونوں میں سے ایک سونے کے ٹشت میں پانی لاتا تھا اور دوسرا میرا پیٹ اندر سے دھوتاتا اون دونوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے پوچھا کیا اس کا سینہ پھٹ گیا یکا ایک میں نے اوس حال میں دیکھا کہ میرا سینہ پھٹ گیا ہے اور اوس سے کسی قسم کا درد میں نہیں پاتا ہوں پھر اوس نے کہا اسکے دل کو چیرا اوس نے میرا دل چیرا اوس نے کہا اسمین سے کینہ اور حسد کو نکال ڈالو اوس نے میرے قلب سے علقہ کے مشابہ نکالا اور اوسکو پھینک دیا پھر اوس نے کہا کہ اسکے قاب میں رافت اور رحمت کو داخل کرو اوس نے ایک ایسی شے اوس قلب میں داخل کی

جو چاندی کی ہیئت میں تھی پہرا دسے وہ دو انگلی جو زخم پر چڑھتی جاتی ہے اور وہ اسکے ساتھ تھی اوسے اوپر اوسکو چھڑکا پہرا دسے میری انگشت ابہام کو بجا یا پہرا دس نے کہا کہ آپ چلے جاؤ میں ایسے حال میں ہلکا کہ صغیر پر مجھکو نہایت درجہ رحمت تھی اور کبیر پر نہایت درجہ رافت۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ اس حدیث کے ساتھ معاذ اپنے آبا سے منفرد ہوا اور آپ کے سن کے ذکر کے ساتھ منفرد ہے کہ اور احادیث میں سن کا ذکر نہیں ہے۔

دارمی اور ہنرارا اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے ابو ذر سے روایت کی ہے کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ نے کیونکر جانا کہ آپ نبی ہیں اور کس جیسے آپ نے جانا یا یہاں تک کہ آپ نے اپنے نبی ہونے کا یقین کیا آپ نے فرمایا کہ وہ آئے دسے میرے پاس آئے اور میں اس وقت لٹھا ہوا کہ میں تھا دن دو لون میں سے ایک زمین پر اتر اوردوسرا آسمان اور زمین کو دریاں تھادیں دونوں سے ایک نے پتھر اسی سے پوچھا گیا وہ وہی تھا اوس نے کہا ہاں وہ وہی تھا اوس نے کہا کہ اسکو ایک مرد کے ساتھ وزن کرو اوس نے وزن کیا میں اوس سے ہماری نکلا اوس نے کہا اسکو دس ڈیڑھ کو ساتھ وزن کرو اوس نے مجھکو دس کیساتھ وزن کیا میں سے ہماری ہوا اوس نے کہا اسکو سو آدمیوں کے ساتھ وزن کرو اوس نے سو کے ساتھ وزن کیا میں سو سے ہماری نکلا اوس نے کہا اسکو ہزار آدمیوں کے ساتھ وزن کرو اوس نے ہزار کے ساتھ وزن کیا میں ہزار سے ہماری ہوا پھر جو لوگ کہ تو بے گئے تھے ترازو پہلے سے میرے اوپر گرنے لگے پہرا دن دو لون میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اس کا پیٹ چیرا اوس نے میرا پیٹ چیرا اور اوس سے شیطان کے دخل کی چیز اور خون کا تو ہوا نکلا اور دن دو لون کو ہینک دیا اور دن دو لون میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اس کے پیٹ کو سطر سے دھو ڈالو جیسے برتن کو دھوتے ہیں اور اس کے قلب کو اس طور سے دھو جیسے چادر دن کو دھوتے ہیں پہرا دن میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اس کے پیٹ کو کسی دوا اوس نے میرے پیٹ کو کسی دوا اور میرے دو لون شانوں کے بیچ میں مہر لگا دی جیسے کہ وہ ہمارا اس وقت ہے اور دو لون پٹ کے چلے گئے گویا اس واقعہ کو میں از روئے معاینہ کے دیکھ رہا ہوں۔

ابو نعیم نے یونس بن میسر بن جلیس سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس ایک فرشتہ سوئے کا طشت لایا اور اس نے میرا پیٹ چاک کیا اور میرے پیٹ کے اندر کی چیزیں نکالیں اور انکو دھویا پھرا و پیرودہ دوا چڑکی جو زخموں پر چڑھتی ہے پھرا و اس نے کہا یہ قلب مضبوط ہے جو شے اس میں اترے گی اسکو محفوظ رکھے والا ہے تیری دولون آنکھیں دیکھتی ہیں اور تیرے دولون کان سنتے ہیں اور تو محمد اللہ تعالیٰ کا رسول ہے اور تو مقفی اور حاشر ہے تیرا قلب سلیم ہے اور تیری زبان صادق ہے اور تیرا نفس مطمئن ہے اور تیرا خلق قیم ہے اور تو بہت نجشش والا مرد ہے۔

دارمی اور ابن عساکر نے ابن نعیم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل ۱۴ نازل کئے گئے انونوں نے آپکا پیٹ چاک کیا پھر جبریل ۱۵ نے کہا کہ یہ قلب مضبوط ہے اس میں دوکان ہیں کہ بہت سننے والے ہیں اور دو آنکھیں ہیں کہ بہت دیکھنے والی ہیں اے محمد آپ اللہ تعالیٰ کے رسول اور مقفی اور حاشر ہو آپ کا خلق قیم ہے اور آپکی زبان صادق ہے اور آپکا نفس مطمئن ہے۔

مسلم نے انس سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس کوئی آیا اور میں اپنے اہل میں تھا مجھکو نعرہ دم کی طرف لے گیا اور اس نے میرے سینے کو کھولا پھر زعفران کے پانی سے دھویا پھر سونے کا ایک طشت لایا گیا کہ وہ ایمان اور حکمت سے بہرہ اٹھا اور اس سے میرا سینہ بہرہ دیا گیا انس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو اپنے شق صدر کا اثر دکھاتے تھے پھر اپنے فرمایا کہ فرشتہ مجھکو آسمان دنیا کی طرف لے گیا اور معراج کی حدیث کو ذکر کیا۔

بیہقی نے کہا ہے کہ یہ احتمال ہے شق صدر چند بار ہوا ہے ایک بار آپکی دودھ پلانے والی حلیمہ کے پاس اور ایک بار معوث ہونے کے وقت اور ایک بار شب معراج میں (شیخ جلال الدین السیوطی فرماتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں کہ رضاعت کے باب میں آپکے شق صدر کا بیان چند طریق سے آگے آچکا ہے اور احادیث بعثت اور احادیث شب معراج میں بھی اوس کا ذکر آئیگا اور تحقیق

حدیثوں کے درمیان جمع میں یہ ہے کہ شق صدر کو تعدد پر حمل کیا جائے اور اس امر کا وقوع تین بار مانا جائے اس امر کے دوبارہ وقوع سے جن علما نے یہ تصریح کی ہے کہ شق صدر دو بار ہوا ہے اور تین سے سہیلی اور ابن وحیب اور ابن المنیر بن اور جن علما نے یہ تصریح کی ہے کہ شق صدر تین بار واقع ہوا ہے اور جن سے ابن حجر مین اور اس تین بار شق صدر کے واسطے ابن حجر نے لطیف معنی پیدا کیا ہے وہ معنی یہ ہے کہ ظہیر کو پورا کرنے اور تین بار کی تطہیر میں مبالغہ ہے جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں طہارت کے باب میں ہے کہ شے کو تین بار دھوئیے شے کی کامل طہارت ہو جاتی ہے شق صدر کے واسطے تین اوقات مختص ہوئے تاکہ آپ کو شیطان سے عصمت کے ساتھ عمدہ طفولیت سے اکمل احوال پر نشوونما ہو اور جو شے آپ کی طرف وحی کی جائے آپ قلب قوی کے ساتھ اس کو لین اور شب معراج میں مناجات کیا سٹے آپ مستعد ہوں۔ اور اس کے ساتھ اختلاف کیا گیا ہے آیا شق صدر اور اس کا ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے یا اور انبیاء و آپ کے سوا میں ان کے لئے بھی شق صدر واقع ہوا ہے ابن المنیر نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شق صدر اور اس پر آپ کا صبر کرنا اس جنس سے ہے کہ حضرت ذبیح الہ کے ساتھ آزما گئے تھے اور انہوں نے صبر کیا تھا بلکہ آپ کا یہ شق صدر اس آزمائش سے زیادہ مشقت رکھتا ہے اور زیادہ جلیل امر ہے اس لئے کہ وہ عارضی امور تھے اور آپ کا یہ شق صدر حقیقت ہے اور یہی یہ امر ہے کہ آپ کا شق صدر کر رہا اور ایسے حال میں واقع ہوا کہ آپ خیر خواہ اور یتیم تھے اور اپنے اہل سے دور تھے۔

یہ باب اس آیت کے بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیارہ محفوظ

بخاری رحم نے اپنی تاریخ میں اور ابن ابی شیبہ نے (مصنف) میں اور ابن سعد نے یزید بن الاصم سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز حجاب نہیں لی۔

اور ابن ابی شیبہ نے سلمہ بن عبد الملک بن مروان سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے ہر گرجائی نہیں لی۔

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سماعت شریف کی آیت میں

ترندی اور ابن ماجہ اور ابو نعیم نے ابو ذرؓ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو میں دیکھتا ہوں تم لوگ وہ نہیں دیکھتے ہو اور جو بات میں سنتا ہوں وہ تم نہیں سنتے ہو آسمان آواز دیتا ہے اور آسمان کے ایسے یہ حق ہے کہ وہ آواز دے آسمان میں کوئی جگہ چار انگشت کی مقدار میں نہیں ہے مگر ایک فرشتہ اپنی پیشانی کو اس جگہ رکھے ہوئے اللہ تعالیٰ کو سجدہ کر رہا ہے۔

ابو نعیم نے حکیم بن خرام سے روایت کی ہے کہ اس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب میں تھے آپ نے اصحاب سے پوچھا جو میں سنتا ہوں کیا تم لوگ سنتے ہو اصحاب نے کہا کہ ہم کچھ نہیں سنتے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں آسمان کی آواز سنتا ہوں اور آسمان کو اس باب میں ملامت نہیں ہے کہ وہ آواز دے آسمان میں کوئی جگہ بالشت برابر نہیں ہے مگر اس جگہ پر ایک فرشتہ سجدہ کر رہا ہے یا قیام کی حالت میں ہے۔

یہ باب آپ کی آواز کی آیت میں ہر اور اس بیان میں ہے کہ آپ کی آواز جس جگہ پہنچتی تھی اس جگہ آپ کے سوا کسی آواز نہیں پہنچتی  
بیہقی اور ابو نعیم نے براء سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں میں خطبہ پڑھا یہاں تک کہ پردہ نشین عورتوں کو اون کے پردوں میں سنایا۔  
ابو نعیم نے بریدہ سے روایت کی ہے کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی پھر نماز سے اٹھے اور اپنے ایسی آواز سے ندا کی کہ پردہ نشین عورتوں کو اون کے پردوں کے درمیان اس کو سنایا۔



ابو نعیم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو پہر کی سخت گرمی میں گھر سے باہر ہماری طرف نکلے آپ نے ہم لوگوں میں ایسی آواز سے خطبہ پڑھا کہ جو ان پردہ نشین عورتیں اپنے پردوں میں سنتی تھیں۔

بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر بیٹھے اور آپ نے آدمیوں سے فرمایا بیٹھ جاؤ آپ کے فرمانے کو عبد اللہ بن رواحہ نے سنا وہ اس وقت بنی ختم میں تھے وہ منکر اسی جگہ میں بیٹھ گئے۔

ابن سعد اور ابو نعیم نے عبد الرحمن بن معاذ المیمی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں میں منیٰ میں خطبہ پڑھا ہمارے کان کھل گئے اور ایک لفظ میں یوں وارد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے کان یہاں تک کھول دیے کہ آپ جو کچھ فرماتے تھے ہم اس کو سنتے تھے اور ہم اپنے مکانات میں تھے۔

ابن ماجہ و بیہقی نے ام ہانی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت ہم لوگ آدھی رات میں کعبہ کے پاس سنتے تھے اور میں اپنی چھت پر ہوتی تھی۔

### یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عقل شریف کی آیت ہیں

ابو نعیم نے دحلیمین اور ابن عساکر نے وہب بن منبہ سے روایت کی ہے کہ میں نے اکثر کتابیں پڑھیں ان جمیع کتابوں میں میں نے یہ پایا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ابتدا سے اس کے منقضی ہونے تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عقل شریف کے مقابلہ میں جمیع آدمیوں کو عقل نہیں دی مگر دنیا کے رہنوں میں سے ریت کے ایک دانہ کی مثل اور میں نے ان کتابوں میں یہ پایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم عقل اور رائے میں تمام آدمیوں سے زیادہ جمع رکھتے ہیں اور برتر ہیں۔

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک کی آیت میں

مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور آپ نے ہمارے پاس قیلولہ کیا آپ کو پسینا آگیا میری ماں ایک شیشہ لائی وہ پسینہ پونجہ بہی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے آپ نے پوچھا اے ام سلیم تم یہ کیا کرتی ہو میری ماں نے کہا کہ یہ عرق ہے اسکو ہم اپنی خوشبو کے لئے لیتے ہیں یہ عرق آپ کا اطیب الطیب ہے۔

اور مسلم نے دوسری وجہ سے اس حدیث کی روایت اس رضی اللہ عنہ سے کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم کے پاس آتے تھے اور انکے پاس قیلولہ فرماتے تھے ام سلیم آپ کے لیے ایک چڑا بچھا دیتی تھیں آپ اسکو پیر قیلولہ کرتے تھے اور آپ کو کثرت سے پسینا آتا تھا ام سلیم آپ کا پسینا جمع کرتی تھیں اور اسکو خوشبو میں ملاتی تھیں اور شیشہ میں رکھتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے ام سلیم یہ کیا ہے ام سلیم نے کہا آپ کا پسینا ہے اس سے میں اپنی خوشبو کو تر کرتی ہوں۔

ابو نعیم نے محمد بن سیرین کے طریق سے ام سلیم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ایک چڑے پر قیلولہ فرماتے تھے جو وقت آپ کو پسینا آتا تو میں خوشبو دن کو لیتی اور انکو آپ کے پسینہ میں گوندھ لیتی تھی۔

دارمی اور بیہقی اور ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسی خصلتیں تھیں کہ آپ کسی راستہ میں نہ ہوتے اور آپ کے پیچھے کوئی جاتا مگر وہ آپ کے پسینہ کی خوشبو یا آپ کے خوشبوئی استھائی سے پہچان لیتا تھا کہ آپ اس راستہ سے گئے ہیں اور آپ کسی پتھر یا کسی درخت کے پاس سے نہیں گذرتے تھے مگر وہ پتھر اور درخت آپ کو بچا رہ کر رہتا تھا۔

ابن سعد اور ابو نعیم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حسرت سانسے آتے ہم آپکی خوشبو سے آپکو پہچان لیتے تھے۔

بزار اور ابویعلیٰ نے انس رضی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسرت مدینہ کے راستوں میں سے کسی راستہ میں گزرتے تو آپکی پاکیزہ خوشبو پاتے اور یہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس راستہ سے گزرے ہیں۔

دارمی نے ابراہیم النخعی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات بین خوشبو سے پہچانے جاتے تھے۔

خطیب اور ابن عساکر اور ابو نعیم اور دیلمی نے دو طریق سے محمد بن اسمعیل بخاری سے روایت کی ہے بخاری سے عمر بن محمد بن جعفر نے اون سے ابو عبیدہ دسم بن المشی نے اون سے ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے اونکے باپ نے حضرت عائشہ رضی سے روایت کی ہے کہ میں بیٹھی سوت رہی تھی ادنیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جوتی سی ہرتے آپکی پیشانی پر عرق آنے لگا اور عرق ایسا نو بہا کر رہا کہ میں مہسوت ہو گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا تم کو کیا ہوا کہ مہسوت ہو گئی میں نے کہا کہ آپکی پیشانی عرق کر رہی ہے اور آپکا پسینا ایسا نو بہا کر رہا ہے کہ اگر آپکو البو کبیر الہندی دیکھتا تو اسکو یہ علم ہو جاتا کہ اسکے شعر کے ساتھ آپ احق ہیں البو کبیر الہندی کہتا ہے ۵

وَمِنْ أَمْرِ صُنْعَةٍ وَدَائِمَةٍ	وَمِنْ أَمْرِ صُنْعَةٍ وَدَائِمَةٍ	وَمِنْ أَمْرِ صُنْعَةٍ وَدَائِمَةٍ
وَمِنْ أَمْرِ صُنْعَةٍ وَدَائِمَةٍ	وَمِنْ أَمْرِ صُنْعَةٍ وَدَائِمَةٍ	وَمِنْ أَمْرِ صُنْعَةٍ وَدَائِمَةٍ

آپ ابے پاک پیدا ہوئے کہ ہر ایک باقی حیض و برہمن اور دودھ بلانے والی کے فساد اور بیماری سے برہمن کہ جاکم پاک ہے

وَمِنْ أَمْرِ صُنْعَةٍ وَدَائِمَةٍ	وَمِنْ أَمْرِ صُنْعَةٍ وَدَائِمَةٍ	وَمِنْ أَمْرِ صُنْعَةٍ وَدَائِمَةٍ
وَمِنْ أَمْرِ صُنْعَةٍ وَدَائِمَةٍ	وَمِنْ أَمْرِ صُنْعَةٍ وَدَائِمَةٍ	وَمِنْ أَمْرِ صُنْعَةٍ وَدَائِمَةٍ

اور حسرت تو اسکے چہرہ کے خطن کو دیکھے گا۔ وہ غلط اس طور پر چلے گا جیسے خوب برسنے والا ہر کی بجلی چلتی ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں جوشے تھے آپ نے رکب دی اور میری طرف آئے اور میری دونوں آنکھوں کے درمیان آپنے بوسہ دیا اور آپنے فرمایا اے عائشہ تم کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے گا کہ تم کو یاد نہیں ہے کہ تیرے اس کلام سے جیسا میں سرور ہوا ہوں

مجھ کو کہی ایسا سرور ہوا ابو علی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے کہ میں یہ نہیں جانتا مگر ابو عبیدہ نے ہشام بن عروہ سے کسی شخص کو حدیث کیا جو ابو علی نے کہا ہے لیکن یہ حدیث میرے نزدیک حسن ہے جبکہ محمد بن اسماعیل بخاری اسکی تخریج کرنے والے ہیں۔

ابو نعیم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چہرہ میں احسن الناس تھے اور رنگ میں آدمیوں سے زیادہ نورانی تھے کسی دصف کرنے والے نے آپکا دصف نہیں کیا مگر آپ کے چہرہ مبارک کو چودھویں رات کے چاند کیساتھ تشبیہ دی ہو اور آپ کے چہرہ مبارک میں عرق موتی کی مثل تھا اور ہنسنے میں مشک سے زیادہ خوشبو دیتا تھا۔

ابو یعلیٰ نے ابو بکر انی نے (اوسط) میں اور ابن عساکر نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرنوی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اپنی لڑکی کی تزویج کی ہے اور میں اس امر کو دوست رکھتا ہوں کہ آپ میری اعانت فرما میں آپ نے فرمایا میرے پاس کچھ نہیں ہے لیکن تم میرے پاس ایک ایسا شیشہ لیکر آؤ کہ اس کا منہ فراخ ہوا و کسی درخت کی ایک لکڑی لے آؤ وہ مرد و لون چیریں آپ کے پاس لے آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کلائیوں سے عرق پونچھتے تھے یہاں تک کہ شیشہ بھر گیا آپ نے اس سے فرمایا کہ اس شیشہ کو لے لو اور اپنی بیٹی سے کھادو کہ اس لکڑی کو اس شیشہ میں ڈبا کر خوشبو لگا دے جسوقت وہ لڑکی خوشبو لگاتی تو اہل مدینہ اس خوشبو کے رائحہ کو سونگتے تھے کمال خوشبو کے سبب لوگوں نے اس مکان کا نام بیت المطہین رکھ دیا تھا۔

دارمی نے ایک مرد سے جو نبی حریف سے تھا روایت کی ہے کہ جسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ماغرب مالک کو رحم کیا میں اس وقت اپنے باپ کے ساتھ تھا جسوقت ماغ کے پتھر لگنے لگے مجھ کو رعب پیدا ہوا مجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چپٹا لیا آپکی بغل مبارک کا پسینا مشک کی بو کی مثل مجھ پر بہنے لگا اور عبداللہ نے اس حدیث کی روایت صحابہ میں کی ہے اور کہا ہے کہ حریف سے روایت ہے۔

بزار نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا آپ نے فرمایا میرے پاس آؤ میں آپ کے پاس گیا میں نے کسی مشک اور کسی عنبر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار نہیں سونگھا۔

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قامت شریف کے طول کی آیت ہے

ابن ابی غنیمہ نے اپنی تاریخ میں اور بیہقی نے اور ابن عساکر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت لائے نہ تھے اور نہ بہت چھوٹے قد کے تھے آپ میانہ قد کی طرف منسوب ہوتے تھے جو وقت تنہا چلتے تھے اور آپ ایسے حال پر نہیں تھے کہ آدمیوں سے کوئی شخص آپ کے ساتھ چلتا ہوتا اور وہ دراز قد ہوتا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے لائے ہو جاتے تھے اور اکثر ایسا اتفاق ہوا کہ آپ کی دونوں جانب میں لائے قد کے دو مرد ہوتے آپ اداں سے لائے معلوم ہوتے تھے جو وقت وہ مرد آپ سے جدا ہو جاتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد کی طرف نسبت کئے جاتے تھے۔ ابن سبع نے اس امر کو خضائص میں ذکر کیا ہے اور اس پر یہ زیادہ کیا ہے کہ آپ جس وقت بیٹھتے تھے تو آپ کے شانے سب بیٹھنے والوں سے اعلیٰ ہوتے تھے۔

## یہ باب اس آیت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ شریف نہیں کھتا

حکیم ترمذی نے ذکر ان سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ دھوپ میں نہیں دیکھتا تھا اور نہ چاندنی میں ابن سبع نے کہا ہے کہ آپ کے خضائص میں سے یہ امر ہے کہ آپ کا سایہ مبارک زمین پر نہیں پڑتا تھا اور آپ نور تھے جو وقت آپ دھوپ میں یا چاندنی میں چلتے تو آپ کا سایہ نظر نہیں آتا تھا بعض علما نے کہا ہے کہ آپ کا سایہ چونہ تھا تو کسی شاہد آپ کے قول کی وہ حدیث سے جو دعا کے باب میں آئی ہے آپ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگتے تھے و اجلنی لوزا۔ اے رب تو مجھ کو

## باب

قاضی عیاض نے شفاعین اور غنی نے آپ کے مولدین یہ ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے یہ امر ہے کہ آپ کے جسم مبارک پر کبھی حسین بٹھی اور اسکو ابن سبع نے خصائص میں اس لفظ سے ذکر کیا ہے کہ آپ کے کپڑوں پر کبھی ہرگز نہیں بیٹھی تھی اور یہ زیادہ کیا ہے کہ آپ کے خصائص میں سے یہ امر ہے کہ آپ کو چون انڈا نہیں دیتی تھی (یعنی آپ کے کپڑوں میں چون کبھی نہیں پڑتی تھی کہ آپ کو انڈا دیتی آپ کا لباس ہمیشہ طاہر اور پاکیزہ ہوتا تھا دوسرے عظمت شان اس سے ثابت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسی چیزوں سے محفوظ رکھا تھا۔)

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موسیٰ مبارک کی آیت میں ہے

سید بن منصور اور ابن سعد اور ابویعلیٰ اور حاکم اور بیہقی اور ابونعیم نے عبد الحمید بن جعفر سے اور وانہون نے اپنے باپ سے یہ روایت کی ہے کہ جنگ یرموک میں خالد بن الولید کی ٹوپی گم ہو گئی اسکو ڈھونڈ رہا تھا کہ اسکو پالیا اور یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ لیا اور اپنا سر شڈ دیا آدمیوں نے آپ کے بالوں کے اطراف میں سرعت کی اور آگے بڑھے آپ کی پیشانی کی طرف کے بالوں کے واسطے میں نے آدمیوں سے سبقت کی اور میں نے وہ موسیٰ مبارک لیکر اس ٹوپی میں رکھے میں کسی جنگ میں حاضر نہیں ہوا اور وہ ٹوپی میرے ساتھ ہی گر چھوڑ کر نصیب ہوئی۔

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خون مطہر کی آیت میں ہے

بخاری اور ابویعلیٰ اور طبرانی اور حاکم اور بیہقی نے عبد اللہ بن الزبیر سے روایت کی ہے

ابن الزبیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ اوس وقت پہنچے لگا رہے تھے جبوقت آپ فارغ ہوئے آپ نے فرمایا اے عبداللہ اس خون کو لیجا دو اور اسکو ایسی جگہ بٹو او کہ تمکو کوئی آدمی نہ دیکھے ابن الزبیر نے وہ خون پی لیا جبکہ ابن الزبیر لیٹ کے آئے اپنے اوس سے دریافت فرمایا کہ تم نے کیا کیا اونہون نے عرض کیا کہ اوس خون کو زیادہ مخفی جگہ میں میں نے رکھ دیا میں نے یہ جان لیا کہ وہ جگہ آدمیوں سے مخفی ہے آپ نے دریافت فرمایا شاید تم نے اوکو پی لیا ہو گا ابن الزبیر نے کہا میں نے عرض کی ہاں ہنوی پیا اپنے شکے یہ فرمایا ویل للناس منک وویل لک من الناس لوگ یہ گمان کرتے تھے کہ جو قوت کہ ابن الزبیر میں تھی وہ اوس خون ہی تھی

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم شریف کی آیت سینج

بیہقی نے ابوہریرہ رض سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت اپنے قدم سے چلتے پورا قدم کہتے تھے آپ کے قدم شریف کے تلوے میں خلونہ تھا۔  
ابن عساکر نے ابوالاماتہ الباہلی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کے تلوے میں خلونہ تھا آپ پورا قدم زمین پر رکھ کے چلتے تھے۔  
بیہقی نے جابر بن عمرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاؤں مبارک کی خنصر اوٹھی ہوئی تھی۔

احمد نے ابن عباس رض سے یہ روایت کی ہے کہ قریش ایک کاہنہ کے پاس آئے اور اوس سے کہا کہ حکوتو یہ بتلا کہ صاحب مقام نبوت سے ہم لوگوں میں از روے مشابہت کے کون شخص اقرب ہے اوس نے کہا کہ اگر تم لوگ اس زم زمین پر اپنی چادر کو کینچو پھر اوس زمین پر تم چلو تو میں تمکو خبر دیتی ہوں قریش نے اپنی چادر زمین پر کینچی پھر اوس زمین پر چلے کاہنہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کا نشان دیکھا اور کہا کہ صاحب مقام نبوت سے از روے مشابہت کے تم لوگوں میں محمد اقرب ہیں اسکے بعد لوگ بیس سال تک ٹھہرے رہے یا بیس سال کے قریب

ٹھہرے رہے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے۔

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفتار شریف کی آیت میں ہے

ابن سعد نے ابو ہریرہ رضی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں ایک جنازہ میں تھا میں جب وقت چلتا تو آپ مجھ سے آگے بڑھ جاتے تھے ایک مرد جو میرے پہلو کی طرف تھا میں نے اس کی طرف التفات کر کے کہا خلیل اللہ ابراہیم علیہ السلام کی قسم ہے کہ آپ کے واسطے زمین لٹتی ہے۔

ابن سعد نے یزید بن مرثد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت چلتے تو سرعت فرماتے تھے یہاں تک کہ مرد آپ کے پیچھے دوڑتا اور آپ کو نہیں پاتا تھا۔

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کی آیت میں ہے

شیخین نے حضرت عائشہ رضی سے روایت کی ہے حضرت عائشہ رضی نے کہا یا رسول اللہ کیا وتر پڑھنے سے پہلے آپ سو جاتے ہیں آپ نے فرمایا اے عائشہ میری دونوں آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔

ابو نعیم نے ابو ہریرہ رضی سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔

شیخین نے انس بن مالک سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انبیاء کی آنکھیں سوتی ہیں اور ان کے قلوب نہیں سوتے۔

ابن سعد نے عطاء سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم انبیاء کے گروہ ہیں ہماری آنکھیں سوتی ہیں اور ہمارے قلوب نہیں سوتے ہیں۔

اور ابن سعد نے حسن سے مرقوعہ روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے میری آنکھیں سوتی ہیں



اور میرا دل نہیں سوتا۔

ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سوتی تھیں اور آپ کا دل نہیں سوتا تھا ابو نعیم نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ ایک دن ایک جماعت یہود کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی آپ نے اون یہود سے فرمایا کہ میں تمکو اوس اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں جس نے تورات کو موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا ہے آیا تم لوگ یہ جانتے ہو کہ یہ نبی جو ہے اسکی آنکھیں سوتی ہیں اور اس کا دل نہیں سوتا ہے اونہو نے کہا اللہم نعم اپنے فرمایا اللہم اشہد۔

حاکم نے انس رضی سے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ سوتی تھی اور آپ کا قلب نہیں سوتا تھا۔

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قوت جماع کی آیت میں ہے

بخاری نے قتادہ کے طریق سے انس رضی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات اور دن کی ساعت واحدہ میں اپنی کل بیویوں کے پاس دورہ کرتے تھے وہ گیارہ بیویاں تھیں قتادہ نے انس رضی سے پوچھا کیا آپ کو اسکی طاقت تھی انس نے کہا کہ ہم باتین کرتے تھے کہ آپکو تیس آدمیوں کی قوت عطا کی گئی ہے۔

ابن سعد نے سلمیٰ کنیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات میں اپنی نو بیویوں سے جماع کیا۔

ابن سعد نے روایت کی ہے کہ ہکو عبید اللہ بن موسیٰ نے اسامہ بن زید سے خبر دی ہے زید نے صفوان بن سلیم سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس ایک ہانڈی لائے میں نے اوسمیں سے کہا یا محمد کو چل عین چالیس مردوں کی قوت دی گئی۔

ابن عدی نے سلام بن سلیمان کے طریق سے فضیل سے اور نون نے فضیلاًک سے ضحاک نے ابن عباس رضی سے مرفوعاً اسکی مثل روایت کی ہے اور پہلا طریق اپنے ارسال پر جدید بخلاف اس طریق کے کہ یہ وہی ہے۔ اور ابن سعد نے کہا ہے کہ ہکمو واقدی نے خبر دی اودن سے موسیٰ بن محمد بن ابراہیم نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جلعین اقل الناس تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر قوت جماعی نازل فرمائی جلعن کا میں کسی ساعت میں ارادہ نہیں کرتا ہوں مگر اوس قوت کو پاتا ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر جو شے نازل کی تھی وہ ایک ہانڈی تھی جس میں گوشت تھا۔ اور ابن سعد نے کہا ہے کہ ہکمو واقدی نے خبر دی اودن سے ابن ابی سیرہ اور عبد اللہ بن جعفر نے صالح بن کیسان سے اسکی مثل حدیث کی ہے اور ابن سعد نے کہا ہے کہ ہکمو واقدی نے خبر دی ہم سے محمد بن عبد اللہ نے زہری سے زہری نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ میں نے دیکھا گویا مجھ کو ایک ہانڈی دی گئی ہے میں نے اوس ہانڈی میں سے اس قدر کھایا کہ میں خوب سیر ہو گیا چلیسے میں نے اوس ہانڈی میں سے کھایا ہے جس ساعت میں ارادہ کرتا ہوں کہ عورتوں کے پاس جاؤں میں اوسی وقت جلعن کرتا ہوں۔ ابن سعد نے مجاہد اور طاووس سے روایت کی ہے دونوں راویوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جلعن میں چالیس مردوں کی قوت دی گئی تھی۔

حارث بن ابی اسامہ نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اون اوچاس مردوں کی قوت دیکھی تھی جو ہر ایک مرد اہل جنت سے ہے۔

اور حارث نے ابن عمر رضی سے روایت کی ہے ان عمرو نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اپنے فرمایا کہ دشمن پر حملہ کرنے اور دشمن کو سخت پکڑنے اور نکاح میں چالیس مردوں کی قوت مجھ کو دی گئی ہے۔

طبرانی نے اور اسمعیلی نے اپنی (معجم) میں اور ابن عساکر نے انس سے روایت کی ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو تمام آدمیوں پر چار باتوں سے فضیلت دی گئی ہے ایک عام بخشش دوسری شجاعت تیسرے کثرت جماع چوتھے دشمن پر سخت حملہ کرنا۔

یہ باب اس آیت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتلام محفوظ تھے

طبرانی نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباس رض سے روایت کی ہے اور دینوری نے (کتاب المجاہست) میں مجاہد کے طریق سے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ کسی نبی کو ہرگز احتلام نہیں ہوا اور احتلام نہیں ہوتا ہے مگر شیطان سے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشاب و رپاخانہ معجزہ میں ہے

بیہقی نے حسین بن علوان کے طریق سے ہشام بن عروہ سے عروہ نے اپنے باپ سے اور ان کے باپ نے حضرت عائشہ رض سے روایت کی ہے کہ جب وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم رپاخانہ میں جاتے تو میں آپ کے پیچھے جاتی تھی میں کچھ نہ دیکھتی تھی مگر میں پاکیزہ ہوسو گتھی تھی میں نے اس امر کا ذکر آپ سے کیا آپ نے فرمایا اے عائشہ کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ ہم انبیاء کے جسم اہل جنت کی ارواح کے اوصاف پر پیدا ہوتے ہیں جو شے انبیاء کے جسموں سے نکلتی ہے اور سکوزمین نکل جاتی ہے۔ بیہقی نے کہا ہے کہ یہ حدیث ابن علوان کے موضوعات سے ہے شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ میں یہ کہتا ہوں کہ ہرگز ایسا نہیں جیسا کہ بیہقی نے کہا ہے اسلئے کہ اس حدیث کا دوسرا طریق حضرت عائشہ رض سے ہے ابن سعد نے کہا ہے کہ کہو اسمعیل بن ابان الوراق نے خبر دی اودن سے عتبہ بن عبد الرحمن القرشی نے محمد بن زاذان سے اور اودن سے ام سعد نے حضرت عائشہ سے حدیث کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ بیت اہل بیت جاتے ہیں آپ کی کوئی شے فضلہ کی قسم سے نہیں دیکھی جاتی ہے آپ نے فرمایا کیا عائشہ کو معلوم نہیں ہے کہ جو شے انبیاء سے نکلتی ہے وہاں کو زمین نکل جاتی ہے اور اوس سے کچھ نہیں دکھائی دیتا۔ ابو نعیم نے اس طریق سے اس حدیث کی تخریج کی ہے

اور اس حدیث کا تیسرا طریق یہ ہے۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ ہم سے محمد بن ابراہیم نے اور اس سے علی بن احمد بن سلیمان المصری نے اور اس سے ذکر یا بن یحییٰ البلیحی نے ان سے شہاب بن معمر العونی نے اور اس سے عبد الکریم الخزاز نے اور اس سے ابو عبد اللہ الدیلمی نے اور اس سے یحییٰ بن کنیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ سے حدیث کی ہے کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ بیت الخلا میں داخل ہوتے ہیں جو وقت آپ نکلتے ہیں تو آپ کے پیچھے میں بیت الخلا میں جاتی ہوں میں کوئی شے نہیں دیکھتی ہوں مگر میں مشک کی بو پاتی ہوں آپ نے فرمایا ہم انبیاء کے گروہ ہیں ہمارے جسم اہل جنت کے اور احوال کے صفات پر پیدا ہوتے ہیں اور جنہوں سے جو شے نکلتی ہے اس کو زمین نگل جاتی ہے اور اس حدیث کا چوتھا طریق ہے۔ حاکم نے (مسند رک) میں کہا ہے محمد بن خالد بن جعفر نے ابو خضر دی اور اس سے محمد بن جریر نے اور اور اس سے موسیٰ بن عبد الرحمن المسرقی نے اور اور اس سے ابراہیم بن سعد نے اور اور اس سے سنہال بن عبید اللہ نے اور سنہال سے اس حدیث کو یحییٰ بن ابی اسحاق حضرت عائشہ نے حضرت عائشہ سے ذکر کیا ہے حدیث کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاے حاجت کے لئے داخل ہوئے آپ کے بعد میں ہی داخل ہوئی میں نے کچھ نہیں دیکھا اور میں نے مشک کی خوشبو پائی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ میں نے کوئی شے نہیں دیکھی آپ نے فرمایا کہ زمین کو یہ امر کیا گیا ہے کہ ہم معاشرۂ انبیاء کے فضلہ کو چھپا دے اور اس حدیث کا پانچواں طریق ہے داؤد بن علی نے افراد میں کہا ہے ہم سے محمد بن سلیمان الباہلی نے اور اور اس سے محمد بن حسان الاموی نے اور اور اس سے عبدہ بن سلیمان نے اور اور اس سے ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے اور اور اس سے حضرت عائشہ نے حدیث کی ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ میں آپ کو دیکھتی ہوں کہ آپ بیت الخلا میں داخل ہوتے ہیں بہر بیت الخلا میں وہ شخص جاتا ہے جو بعد آپ کے جاتا ہے جو شے آپ سے نکلتی ہے وہ شخص اس کا کچھ اڑ نہیں دیکھتا آپ نے فرمایا اے عائشہ کیا تم کو معلوم نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے زمین کو یہ امر کیا ہے کہ انبیاء سے

جوشے نکلے وہ اوسکو نگل جائے۔ یہ طریق حدیث کے طرق میں اقویٰ ہے ابن وحیہ نے خصائص میں اس حدیث کے لانے کے بعد کہا ہے کہ یہ سند ثابت ہے محمد بن حسان البغدادی نقہ اور صالح مروی ہے اور عبدہ حدیث میں فیخین کے رجال سے ہے اور اس حدیث کا چھٹا طریق ہے کہ وہ مرسل ہے حکیم ترمذی نے عبد الرحمن بن قیس الزعفرانی کے طریق سے عبد الملک ابن عبد اللہ بن الولید سے اونہوں نے ذکر اوان سے یہ روایت کی ہے کہ دھوپ اور چاندنی میں رسول اللہ کا سایہ نہیں دکھتا تھا اور نہ آپ کی قضاے حاجت کا اثر دکھتا تھا اور اس حدیث کا ساتواں طریق ہے کہ سفیر جن کے یاب میں آپکا۔

### یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیشاب شفا ہوئی تھی

حسن بن سفیان نے اپنی (مسند) میں اور ابویعلیٰ اور حاکم اور الدارقطنی اور ابونعیم نے ام ایمن رضی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اوٹے مکان کی ایک طرف میں مٹی کی ہانڈی تھی آپ نے اوس میں پیشاب کیا ام ایمن نے کہا میں رات میں اوٹھی میں پیاسی تھی جو کچھ اوس ہانڈی میں تھا میں نے پی لیا جبکہ آپ صبح کو اوٹھے میں نے آپکو خبر کی آپ ہنس دئے اور آپ نے فرمایا کہ آج کے دن کے بعد تم اپنے پیٹ کی کسی بیماری کی عمر ہرگز نہ کر سکتا نہ کر دگی۔

عبدالرزاق نے ابن جریر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھ کو یہ خبر ہوئی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لکڑھی کے ایک پیالہ میں پیشاب کرتے تھے پہر وہ پیالہ آپ کے تخت کے نیچے رکھ دیا جاتا تھا آپ آئے اور آپ نے یکا یک دیکھا کہ اوس پیالہ میں کچھ نہیں ہے اوس عورت سے جبکا نام پرکتہ تھا اور وہ حضرت ام حبیبہ کی خدمت کرتی تھی اور انکے ساتھ حبشہ سے آئی تھی آپ نے اوس سے پوچھا وہ پیشاب کہاں ہے جو پیالہ میں تھا اوس نے کہا میں نے اوسکو پی لیا آپ نے فرمایا اے ام یوسف ہمیشہ کے لیے تجھکو صحت ہو گئی اوس عورت کی کنیت ام یوسف تھی وہ کبھی بیمار نہیں ہوئی اوسکو وہی مرض ہوا جو امین وہ مر گئی ابن وحیہ نے کہا ہے یہ دوسرا تفسیہ ہے

ادرام امین کے تفضیل سے غیر ہے اور برکتہ ام یوسف غیر برکتہ امین کے ہے۔

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خلقت کی صفت میں جامع ہے

شیخین نے براء سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چہرہ میں احسن الناس تھے اور خلقت میں آدمیوں سے احسن تھے آپ اتنے لائے نہیں تھے کہ آپ کا قدر مبارک زیادہ بکل گیا ہوا درخت آپ ٹہنگے تھے۔

بخاری نے براء سے روایت کی ہے براء سے کسی نے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک مثل سیف کے تھا براء نے کہا سیف کی مثل نہیں تھا ولیکن مثل قمر کے تھا۔  
مسلم نے جابر بن عمر سے روایت کی ہے اور ان سے کسی نے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک لائبا تھا جابر نے کہا نہیں بلکہ مثل سورج اور چاند کے گول تھا۔

دارمی اور بیہقی نے جابر بن عمر سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صاف چاندنی رات میں دیکھا آپ کے جسم مبارک پر سرخ حلقہ تھیں آپ کی طرف دیکھتا تھا اور چاند کی طرف دیکھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری آنکھ میں چاند سے احسن تھے۔

بخاری نے کعب بن مالک سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت چلتے تو آپ کا چہرہ مبارک ایسا منور ہوتا تھا گویا چاند کا ٹکڑا ہے اور اس امر کو ہم آپ سے پہچانتے تو ابو نعیم نے حضرت ابو بکر الصدیق سے روایت کی ہے کہ آپ کہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک چاند کے دائرہ کی مثل تھا۔

بیہقی نے ابو احق سے اور انہوں نے نبی ہمدان کی ایک عورت سے روایت کی ہے کہ ہوا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا میں نے اس عورت سے کہا آپ کو شبیہ دو آپ کیسے تھے اس نے کہا جودھوین رات کے چاند کی مثل تھے اور میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ کے مثل نہیں دیکھا۔

دارمی اور بیہقی اور طبرانی اور ابو نعیم نے ابو عبیدہ سے روایت کی ہے کہا ہے میں نے ربیع بنت مہوذ سے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف مجھے بیان کر ربیع نے کھا اگر تم آپ کو دیکھتے تو یہ ضرور کہتے کہ آفتاب نکلا ہوا ہے۔

مسلم نے ابو الطفیل سے روایت کی ہے اون سے کسی نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کرو ابو الطفیل نے کہا آپ گورے اور نکیلن چہرہ تھے۔

شیخین نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوم کے لوگوں میں سے میانہ قد تھے آپ بہت لالہ دہلے تھے اور نہ ٹھنکے تھے آپ کا رنگ چمکدار روشن تھا گندمی رنگ نہ تھا اور نہ بالکل سفید رنگ تھا کہ اوسمین سرخی اور چمک نہ ہوتی آپ کے بال تلکے اور گونگر دالے بالوں کے درمیان تھے نہ بالکل تلکے تھے اور نہ بالکل ہنایت گونگر دالے تھے جوے مبارک ایسے تھے گویا دھنیں کنکلی کی گئی جو جس سے کچھ شکلی آگئی ہو۔

بیہقی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گورے تھے اور آپ کے رنگ میں سرخی ملی ہوئی تھی۔

ابن سعد اور ترمذی اور بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احسن کسی شے کو نہیں دیکھا گویا آپ کے چہرہ مبارک میں جاندہاری ہوتا تھا اور اپنے چلتے میں میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ رفتار میں وہ آپ سے زیادہ عسرت کرتا ہو گویا آپ کے واسطے زمین لپٹی تھی ہم چلتے میں کوشش کرتے تھے اور آپ جیسے پردائی سے تیز چلتے تھے۔

ابن سعد نے قتادہ سے اور ابن عساکر نے قتادہ کے طریق سے انس سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو ہرگز مبعوث نہیں کیا مگر اسکو خوش چہرہ اور خوش آواز مبعوث فرمایا یہاں تک کہ تمہارے نبی کو مبعوث کیا پس آپکو خوبصورت اور خوش آواز مبعوث کیا۔

ابن عساکر نے حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو ہرگز نہیں بھیجا مگر صبیح الوجہ اور کریم الحسب اور خوش آواز اور تمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبیح الوجہ کریم الحسب خوش آواز تھے۔

دارمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ شجاع اور زیادہ جواد اور زیادہ خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا۔

مسلم نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہان مبارک و صبیح تھا اور آپ کی چشمیں مبارک کی سفیدی میں سرخی معزج تھی اور آپ کی اڑیوں کا گوشت کم تھا۔

بیہقی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں بڑی بڑی تھیں اور آپ کے پلک دراز تھے اور آپ کی آنکھوں میں سرخی معزج تھی۔

بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی بڑی آنکھیں تھیں اور آپ کی پلک لاتبے تھیں اور آپ کی آنکھوں میں سرخی معزج تھی۔

ترمذی اور بیہقی نے دوسری جگہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کی ہے کہ آپ بہت لاتبے دلبے اور ٹٹنگے نہ تھے

قوم کے آدمیوں سے میانہ قدر تھے آپ کے بال بہت گونگروائے نہ تھے اور نہ بالکل ٹٹکے ہوئے تھے آپ کے بالوں میں یہ دونوں وصف متوسط طور سے تھے اور آپ کے چہرہ کا گوشت نرم اور

لٹکا ہوا نہ تھا اور آپ کا چہرہ مبارک بالکل گول نہ تھا بلکہ اوسمین تدویر تھی آپ گورے تھے اور رنگ میں سرخی ملی تھی اور آپ کی دونوں آنکھوں کی پتیلیاں سیاہ تھیں اور آپ کی پلک لاتبی تھی

اور آپ کی پٹریوں کے سرگٹھنوں کلائیوں موٹے ہون میں بڑے بڑے تھے اور آپ کے شانے چوڑے اور بڑے تھے اور آپ کے جسم مبارک پر بال نہ تھے اور آپ کے سینہ مبارک سے ناف تک بال تھے اور آپ کے ہاتھ کی پتیلیاں اور قدم قوی اور مضبوط تھے اور انگلیاں موٹی

اور کڑی تھیں آپ جس وقت رفتار فرماتے تو قوت سے چلتے گویا آپ دلوں ان زمین پر



جل رہے ہیں اور جو وقت آپ کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو پورے طور سے متوجہ ہوتے تھے آپ کے دونوں شانوں کے بیچ میں خمر نہوت تھی۔

اور ترمذی نے دوسری وجہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی پتلیاں ۱۰۰ یا ۱۲۰ تھیں اور آپ کی پلک لانبی تھی۔

بیہقی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک چوڑی اور بڑی تھی اور آپ کی پلک انبی تھی۔

طیالسی اور ترمذی نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی نے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لانبی تھے اور نہ ٹھنکنے تھے آپ کا سر مبارک بڑا تھا اور آپ کی ریش مبارک بڑی تھی آپ کے ہاتھ اور پیروں کی انگلیاں موٹی موٹی اور کڑی تھیں اور آپ کی استخوانوں کے جوڑ بڑے بڑے تھے آپ کے چہرہ مبارک میں سرخی تھی اور آپ کے سینہ سے ناف تک بال تھے جو وقت آپ چلتے تو جھکنے کے طور پر جبکہ چلتے گویا ڈھلوان جاے سے اتر رہے ہیں میں نے آپ سے پہلے اور بعد آپ کی مش نہیں دیکھا۔

طیالسی اور احمد اور بیہقی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کلا میں چوڑی تھیں اور آپ کے دونوں شانوں کے درمیان فاصلہ تھا اور آپ کی آنکھوں کی پلک لانبی تھی اور آپ بازاروں میں شور و شغب نہیں کرتے تھے اور نہ فحش بات کہتے تھے اور نہ اپنے آپ کو فحش گویا کرتے تھے آپ کے پیچھے آپ اگر متوجہ ہوتے تو پورے طور پر متوجہ ہوتے تھے۔

بیہقی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک سیاہ تھی اور آپ کے دندان مبارک نہایت خوبصورت تھے۔

بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور ان سے کسی نے پوچھا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم بوڑھے ہوئے تھے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑھاپے کا عیب نہیں لگایا تھا آپ کے سر اور ریش مبارک میں نہیں تھے مگر سرہ یا اٹھارہ سفید بال۔

شیخین نے براء سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیانہ قد تھے اور آپ کے دونوں شانوں کے درمیان فاصلہ تھا یعنی آپ کے جسم مبارک کا بالائی حصہ چڑا تھا اور آپ کے موئے مبارک کانوں کی نو تک پہنچتے تھے عین نے آپ کے احسن کوئی شے نہیں دیکھی۔  
احمد او بیہقی نے محرش الکعبی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رات میں جعفرانہ سے عمرہ لیا عین نے آپ کی پشت مبارک کی طرف دیکھا گویا چاندی کا ٹکڑا تھا۔

طیاسی اور ابن سعد و طبرانی اور ابن عساکر نے ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ عین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شکم مبارک نہیں دیکھا مگر تہتہ کا غذات کو جو بعض پر بعض ہوں وہ مجھے یاد آگیا۔

ترمذی او بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے گورے تھے گویا آپ چاندی سے بنائے گئے تھے اور آپ کے موئے مبارک گونگروالوں اور نلکے ہوونگے درمیان تھے آپ کا شکم مبارک ہموار تھا اور آپ کے شانوں کے جوڑے بڑے بڑے تھے آپ زمین پر پورا قدم رکھ کر کہہ رہے تھے جو قوت آپ سامنے آتے تو پورے طور سے سامنے آتے تھے اور جو قوت پیچھے پلٹتے تو پورے طور پر پلٹتے تھے۔

بخاری نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک بڑا تھا اور آپ کے قدم مبارک بڑے بڑے تھے اور آپ کے دست مبارک کی ہتھیلیاں دراز تھیں۔

بخاری نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک موٹے موٹے تھے اور آپ کا چہرہ مبارک نہایت خوبصورت تھا عین نے آپ کے بعد آپ کی مثل نہیں دیکھا۔

طبرانی او بیہقی نے میمونہ بنت کردم سے روایت کی ہے کہ عین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کے قدم مبارک کی انگشت سابعہ کے طول کو عین نہیں بولی جو تمام اونگلیوں سے بڑی تھی بیہقی نے ایک صحابی مرد سے جو بلعدریہ سے تھا روایت کی ہے کہ عین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ایک ایک آپ مجھ کو ایک مرد خوبصورت جسم اور بڑی پیشانی باریک ناک

باریک ہون کے نظر آئے اور یکایک میں دیکھا کہ آپ کے لبہ سے آپکی ناف تک بال ایک لمبے ڈورے کی مثل تھے۔

بیہقی نے حضرت علی رض سے روایت کی ہے کہ انبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ ٹھنگتے تھے اور نہ لانبے تھے طول سے اقرب تھے اور آپ کے ہاتھ اور پیروں کی اونگلیاں موٹی اور کٹری تھیں اور آپ کے سینہ مبارک سے ناف تک بال تھے اور گویا آپ کا پسینا موتی کی مثل تھا جس وقت رفتار فرماتے تو جبک کے چلتے تھے گویا آپ دشواری میں چلتے تھے۔

عبداللہ بن احمد اور بیہقی نے حضرت علی رض سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم طول میں بہت لانبے اور میانہ قد سے اونچے نہیں تھے جو وقت آپ قوم کے لوگوں کے ساتھ آتے تو اذن سے اونچے ہوتے تھے آپ گورے تھے اور آپ کا سر بڑا تھا آپ کا رنگ روشن اور چمکا رہتا تھا اور آپ کا شاہد ابرو تھے اور آپکی لپک لانبی تھی اور آپ کے ہاتھوں اور پیروں کی اونگلیاں موٹی اور کٹری تھیں جس وقت آپ چلتے تو ایسی شان ہوئی کہ زمین سے ادا کھڑے ہیں گویا آپ ڈلو ان زمین میں اور تر رہے ہیں اور پسینا آپ کے چہرہ مبارک پر گویا موتی تھا میں نے آپ سے پھلے اور آپ کے بعد آپکی مثل نہیں دیکھا۔

مسلم نے انس رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ روشن تھا گویا آپ کا پسینا موتی تھا جو وقت آپ رفتار فرماتے تو جبک کر چلتے تھے۔

بزار اور بیہقی نے ابو ہریرہ رض سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس تھے اور آپ میانہ قد تھے اور طول سے اقرب تھے آپ کے دو لون شانوں کے درمیان دوری تھی آپ کے رخسار لانبے تھے آپ کے بالوں میں نہایت درجیا ہی تھی آپکی انگلیں سرگرمیں تھیں اور آپکی لپک لانبی تھی جو وقت آپ چلتے تو پورے طور سے قدم رکھ کے چلتے تھے آپ کا پاؤں تلوی میں گڑھا نہ تھا جو وقت چاروں طرف روشن ہوا جدا کرتے تو یہ معلوم ہوتا کہ چاندی کے پتر ہیں جو وقت آپ ہنستے تو دیواروں پر روشنی پڑتی تھی کہ آپکی مثل میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد نہیں دیکھا۔

شیخین نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کف و مبارک سے زیادہ نرم حریر اور دیباچہ ہی اس نہیں کیا اور میں نے کسی مشک اور عنبر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار نہیں سونگھا۔

مسلم نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا رخسار چھوا میں نے آپ کے ہاتھ کی ٹہنڈک اور خوشبو اس طور سے پائی مجھ کو معلوم ہوا کہ آپ نے دست مبارک کو عطار کے ڈبر سے نکالا ہے۔

بیہقی نے نیزید بن الاسود سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک مجھ کو دیا یکایک مین نے اس کو ہونٹ سے زیادہ ٹھنڈا اور خوشبو مین مشک سے زیادہ خوشبودار پایا۔

طبرانی نے مستودین شداد سے اونہون نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور مین نے آپ کا دست مبارک پکڑا یکایک مین نے اس کو حریر سے زیادہ نرم اور ہونٹ سے زیادہ ٹھنڈا پایا۔

احمد نے سعد بن وقاص سے روایت کی ہے کہ مین بیمار ہو گیا میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کے لئے تشریف فرما ہوئے آپ نے اپنا دست مبارک میری پیشانی پر رکھا اور میرے چہرہ اور سینہ اور پیٹ پر ہیرا مجھ کو ہمیشہ یہ خیال ہوتا ہے کہ مین اپنے کید پر اس ساعت تک آپ کے دست مبارک کی ٹہنڈک کو پاتا ہوں۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے گورے تھے کہ آپ کے رنگ مین سرخی تھی آپ کی انگلیاں کڑی اور موٹی تھیں آپ نہ لاپتہ تھے اور نہ ٹھنڈے آپ کے بال نہ ٹٹکے ہوئے تھے اور نہ گھونگروالے جب وقت آپ رفتار فرماتے تو آدمی آپ کے پیچھے دوڑتے تھے آپ کی مثل کبھی نہیں دیکھا گیا۔

ابو موسیٰ المدینی نے (کتاب الصیابۃ) مین امین ابدا المحضی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو مین نے دیکھا مینے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ کی مثل نہیں دیکھا۔  
ابن سعد نے عبداللہ بن بریدہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
قدّم من احسن البشر تھے۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے حضرت علی رضی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
ایسے گورے تھے کہ آپ کے رنگ میں سرخی تھی اور آپ کی آنکھیں سیاہ تھیں آپ کے سینہ سے  
ناف تک بالوں کا باریک خط تھا اور آپ کی ناک بلند اور پتلی تھی آپ کے رخسار بلند نہیں تھے  
آپ کی ریش مبارک گنتی تھی آپ کے بال کاٹوں کی نو تک تھے گویا آپ کی گردن مبارک چاندی کی ابرین  
تھی آپ کے لب سے ناف تک ایک شلخ کی مانند بال چلے گئے تھے سوا ان بالوں  
کے آپ کے پیٹ اور سینہ پر بال نہیں تھے گویا پسینا آپ کے چہرہ مبارک  
پر موتی تھا اور آپ کے پسینہ کی خوشبو مشک اور زعفران سے زیادہ پاکیزہ  
اور خوشبو دار تھی۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے حضرت علی رضی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے  
مجھ کو مین کی طرف بھیجا مین ایک دن آدمیوں میں خطبہ پڑھ رہا تھا اور یہودی علمائین سے ایک  
عالم کھڑا تھا اس کے ہاتھ میں ایک کتاب تھی آدمیوں وہ دیکھ رہا تھا جبکہ اس نے مجھ کو دیکھا تو  
مجھ سے کہا کہ آپ ابوالقاسم کا وصف بیان کیجئے مین نے کہا آپ ایسے لائے نہیں ہیں کہ  
خف ہوں اور نہ آپ کو تاہ قد میں اور نہ آپ کے بال بہت گھونگرواے اور پچیدہ ہیں اور نہ آپ کے  
بال بالکل لٹکے ہوئے ہیں آپ کے بال ان دونوں قسموں کے درمیان ہیں یعنی گھونگرواے  
اور لٹکے ہوئے ہیں اور زیادہ سیاہ ہیں آپ کا سر مبارک بڑا ہے آپ کا رنگ سرخی مایل ہے آپ کے  
شانہ اور گٹنے وغیرہ کے چوڑے ہیں آپ کے ہاتھوں پر دن کی اونگلیاں موٹی اور کڑی ہیں آپ کے  
سینہ سے ناف تک بال ہیں۔ آپ کی پلک لائیں ہیں آپ کی ابرو مین پیوستہ ہیں آپ کی پیشانی چوڑی ہے  
آپ کے دو ٹون شانوں کے درمیان دوری ہے جس وقت آپ چلتے ہیں تو اس طور پر جبکہ

جاتے ہیں گویا ڈہلوان زمین سے اتر رہے ہیں میں نے آپ سے پہلے اور آب کے بعد آپ کی  
 مثل نہیں دیکھا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ اس وصف کے بعد میں ساکت ہو گیا  
 اوس یہودی عالم نے کہا آپ نے کیا وصف بیان کیا یہ تو وہ وصف ہے جو میرا پاس موجود ہے اوس  
 یہودی عالم نے کہا کہ آپ کی دولون آنکھوں میں سرخی ہے آپ کی ریش مبارک خوبصورت ہے  
 آپ کا دہان مبارک خوبصورت ہے آپ کے دولون کان کامل ہیں آپ سامنے پورے طور سے  
 متوجہ ہوتے ہیں اور جب پیچھے متوجہ ہوتے ہیں تو پورے طور پر متوجہ ہوتے ہیں حضرت علی  
 نے کہا واللہ یہ آپ کی صفت ہے اوس یہودی عالم نے کہا اور دوسری صفت ایسی ہے  
 حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے اوس عالم سے پوچھا وہ کیا شے ہے اس نے کہا آپ میں کچھ  
 خمیدگی ہے میں نے اوس سے کہا کہ یہ وہ وصف ہے جو میں نے تجھ سے بیان کر دیا کہ آپ کی  
 شان چلتے وقت ایسی ہوتی ہے گویا آپ ڈہلوان زمین سے اتر رہے ہیں یعنی رفتا بہن خمیدہ  
 ہو کر چلتے ہیں قاسم شریف میں خمیدگی نہیں ہے اوس عالم نے کہا کہ میں اس صفت  
 کو اپنے باپ دادا کی کتابوں میں پاتا ہوں اور یہ صفت اول کتابوں میں پاتا ہوں کہ وہ نبی  
 اللہ تعالیٰ کی حرم اور اسکے امن اور اسکے گھر کی جگہ سے مبعوث کیا جائیگا پھر وہ نبی ایک  
 حرم کی طرف ہجرت کرے گا کہ وہ اوس کو اپنی حرم ٹھہرائیگا اور اوس حرم کی حرمت اوس حرم کی  
 سی حرمت ہوگی جبکہ اللہ تعالیٰ نے حرم ٹھہرایا ہے اور ہم لوگ آپ کا یہ وصف پاتے ہیں  
 کہ آپ کے انصار وہ لوگ ہونگے جن کی طرف وہ نبی ہجرت کرے گا وہ انصار وہ قوم ہے کہ عمر دین عالم  
 کی اولاد میں سے ہے وہ اہل نخل اور اہل زمین ہیں ان کے قبل یہود تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ  
 نے کہا کہ وہ وہی نبی ہے یہ سنکر اوس یہودی عالم نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ نبی ہے  
 اور وہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے کہ کافۃ الناس کی طرف بھیجا گیا ہے۔

ابن عساکر نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک قوم یہود کی آئی وہ لوگ حضرت علی رضی  
 اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ آپ انہیں چاکریوں کے طور پر لے لیں کہ وہ آپ کی خدمت میں آئیں

بہت لالہ تھے اور بہت شگفتہ آپ میاں قد سے فوق تھے آپ ایسے گورے تھے کہ رنگ میں سرخی ہی آپ کی بال  
 گونگروا لے تھے مگر بال بال چھپ رہے نہیں تھے آپ اپنے بالوں کی مانگ نکالتے تھے آپ کی بال دونوں کانوں تک  
 آپ کی پیشانی چوڑی تھی اور آپ کے دونوں رخسار واضح تھے آپ کی دونوں آنکھیں سیاہ تھیں آپ کی دونوں  
 ابروئیں پست تھیں آپ کی ہلک لالہ تھی آپ کی ناک بیچ میں سے اونچی تھی آپ کے سینہ مبارک سے  
 ناف تک بالوں کی باریک تحریر تھی آپ کے سامنے کے دانت شفاف اور چمکدار تھے آپ کی ریش  
 مبارک گہنی تھی گویا آپ کی گردن مبارک چاندی کی ابریق تھی اور آپ کی ہنسیوں کی جگہ گویا سونا  
 اردان تھا یعنی سونے کی چمک نظر آتی تھی آپ کے لبہ سے ناف تک بال تھے گویا وہ بال  
 مشک سیاہ کی ایک شاخ تھی اور سوا ان بالوں کے آپ کے جسم اور سینہ مبارک پر بال نہ تھے  
 آپ کے دونوں شانوں کے بیچ میں چودھویں رات کے چاند کے دائرہ کی مانند تھانور سے  
 دو سطرین لکھی ہوئی تھیں اوپر کی سطرین لا الہ الا اللہ تھا اور نیچے کی سطرین محمد رسول اللہ  
 ابن عساکر نے ابو ہریرہ رض سے روایت کی ہے کہ بیت المقدس کے علمائین سے  
 ایک عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت علیؑ کے پاس آیا اور  
 اوس نے حضرت علیؑ رض سے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان  
 کیجئے حضرت علیؑ رض نے کہا آپ بہت لالہ نہیں تھے اور نہ آپ شگفتہ تھے مردوں میں  
 سے میاں قدر تھے ایسے گورے تھے کہ رنگ میں سرخی ہی گونگروا لے بال مانگ بنا لے  
 ہووے تھے بال آپ کے دونوں کانوں تک تھے آپ کی پیشانی چوڑی تھی آپ کے رخسار واضح  
 تھے آپ کی ابروئیں پست تھیں آپ کی آنکھوں کی پتلیاں سیاہ تھیں آپ کی ہلک لمبی تھی  
 آپ کی ناک بیچ میں سے بلند تھی آپ کے بال سینہ سے ناف تک باریک تحریر کے طور  
 پر تھے آپ کے سامنے کے دانت کشادہ تھے آپ کی ریش مبارک گہنی تھی گویا آپ کی گردن  
 چاندی کی ابریق تھی آپ کی ہنسیوں میں گویا سونا جاری ہوتا تھا پسینا آپ کے چہرہ مبارک  
 پر موتی کی مانند تھا آپ کے ہاتھوں اور پیروں کی انگلیاں کڑھی اور موتی تھیں آپ کے لبہ

درمیان سے سینہ مبارک تک بال ایک شاخ کی مانند چلے گئے تھے آپ کے پیٹ اور پیٹھ بڑا اون  
 بالوں کے اور بال نہیں تھے آپ سے مشک کی بو مکتی تھی جس وقت آپ کھڑے ہونے  
 نو آدمیوں سے اویٹے ہوئے جس وقت آپ چلتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ آپ بڑے پتھر سے  
 ادا کھڑے ہیں جس وقت آپ کسی طرف متوجہ ہوتے تو ہمہ تن متوجہ ہوتے۔ تب اور جب وقت  
 آپ چلتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ آپ ڈھوان زمین سے اتر رہے ہیں عیسیٰ آپ جبکہ سکر  
 قدم چاکے چلتے تھے یہ سکر اوس یہودی عالم نے کہا کہ میں نے تورات میں اس صفت کو پایا  
 ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ رسول اللہ ہیں۔

بہیسی اور ابن عساکر نے مقابل بن حیان سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے  
 حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کو وحی بھیجی کہ میرے امین جبرائیل نکر تو میرا حکم سن  
 اور تو میری اطاعت کرے طاہرہ بکرتول کے بیٹے میں نے تجھ کو غیر نر کے پیدا کیا ہے اور عالمین  
 کے واسطے تجھ کو آیت گردانا ہے تو خاص میری ہی عبادت کر اور تو مجھے پرتوکل کراہل سوران  
 کی طرف توجہ اور اون سے یہ میرا پیام کہدے تحقیق میں وہ معبود اور وحی اور قیوم ہوں کہ ہمیشہ  
 رہنے والا ہوں تم لوگ اوس نبی امی عربی کی تصدیق کیجو کہ اونٹ پر سوار ہوگا اور کرتہ پہنے گا  
 اور حمامہ باندھے گا (حمامہ تاج کو کہتے ہیں) اور وہ نبی جو تاپہنے گا اور ہاتھ میں عصا رکھے گا  
 اس کے بال گھونگر وائے ہونگے اس کی پیشانی کشادہ ہوگی اس کی ابرو میں پیوستہ ہونگی اس کی  
 آنکھوں کے پوٹے فراخ ہونگے اس کے پلک لانی ہوگی اس کی آنکھوں کی پتلیاں سیاہ  
 ہونگی اس کی ناک درمیان سے بلند ہوگی اس کے رخسار واضح ہونگے اس کی داڑھی کثیر ہوگی  
 اوس کا پسینا چہرہ پر ہوتی کی مانند ہوگا اور اوس سے مشک کی بو مکتی گی گویا اس کی گردن  
 چاندی کی ابریق ہوگی اور ہنسی کی جگہ میں اس طور سے چمک ہوگی گویا سونا جاری ہے  
 اس کے سینہ سے ناف تک بال اس طور سے ہونگے جیسی شاخ ہوتی ہے سو ان بالوں کے  
 اس کے سینہ اور پیٹ پر کوئی بال نہ ہوگا اس کے ہاتھ اور پیروں کی انگلیاں کٹری اور بوٹی ہونگی



جس وقت آدمیوں کے ساتھ آئیگا تو اون سے قامت میں اونچا ہوگا اور جس وقت وہ چلے گا تو ایسا معلوم ہوگا گویا وہ بڑے پتھر سے ادا کھڑا ہے اور ڈھلوان زمین میں اتر رہا ہے اور اسکی رفتار میں تھوڑی سرعت ہوگی۔

ابن سعد نے اور ترمذی نے شمایل میں اور بیہقی اور طبرانی اور ابونعیم نے اور ابن اسکن نے (کتاب المعرفۃ) میں اور ابن عساکر نے حضرت حسن بن علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ میں نے اپنے مامون ہند ابن ابی ہالہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ شریف کو پوچھا وہ بڑا وصف کرنے والے تھے اور انہوں نے کہا آپ خود صاحب عظمت اور لوگوں کے نزدیک منعم تھے آپکا چہرہ مبارک چودہویں رات کے چاند کی روشنی رکستا تھا آپ میانہ قد سے زیادہ نانہیں اور بہت لانسہ قد والے سے کوتاہ تھے آپکا سر مبارک بڑا تھا آپکے بال کچھ لٹکے اور کچھ گھونگر والے تھے وہ بال اگر مانگ کے طور سے ہوتے تو اونکو آب مانگ کے طور پر رکھتے ورنہ ویسی ہی لٹیں چوڑھویں تھے اور مانگ نہیں نکالتے تھے آپکے بال کان کی لو سے متجا وز ہوتے تھے جسوقت آپ انکو دفرہ کے طور پر رکھتے تھے آپکا رنگ روشن اور چمکا رہتا تھا آپکی پیشانی فراخ تھی آپکی ابروئیں باریک اور بڑی تھیں اور انہیں بہت بال تھے اور انہیں اتصال نہیں تھا اور ان ابروؤں کے بیچ میں ایک رگ تھی کہ غصہ کے وقت وہ کھڑی ہو جاتی تھی آپ کی ناک لابی اور بیچ میں بلند تھی اور اس ناک پر نور اور ہوا تھا جو شخص اس کے دیکھنے میں داخل کرتا تو اونچی خیال کرتا آپکی ریش مبارک گنتی تھی آپکی آنکھوں کی پتلیاں سیاہ تھیں آپکے رخسار بلند نہیں تھے آپکا دہان مبارک فراخ تھا آپکے دانتوں میں رونق اور آبداری تھی آپکے اگلے دانت کشادہ تھے آپکے سینہ کے بانوں کی باریک تحریر تھی گویا آپکی گردن مبارک باقی دانتوں کی گردن تھی اور اوہمن چاندی کی صفائی تھی آپ معتدل الخلق تھے یعنی آپکے کل اعضا خوبصورت اور باہر متاسخ آپ زیادہ قوی جسم تھے اور آپکا گوشت گٹھا ہوا تھا نرم نہ تھا آپکا پیٹ اور سینہ ہوا رہتا آپکا سینہ مبارک چوڑا اور آگے سے اوہرا ہوا تھا آپکے دو لون شانوں کے

بیچ میں فاصلہ تھا آپکی استخوانوں کے جوڑ تو سی تھے آپکا جسم مبارک لڑ رہا اور جسم مبارک پر بال  
 نہیں تھے لہ سے ناف تک بالوں کا خط تھا آپکی دونوں چھاتیوں پر بال نہیں تھے ایک سوا  
 آپکی کلائیوں اور شانوں پر اور سینہ کے اوہا کی جگہ پر بال تھے آپکی کلائیوں میں لمبی تھیں  
 اور آپکی ہتھیلیاں چوڑی چوڑی تھیں آپکے ہاتھوں اور پیروں کی اونگلیاں کڑی اور موٹی تھیں  
 آپکی اونگلیوں میں لمبی تھیں آپکی استخوان میں لمبی تھیں آپ کے دونوں تلوے زمین سے اونچے نہیں  
 رہتے تھے اور سین گڑھا تھا آپ کے دونوں قدم نرم نرم اور صاف تھے اور زمین شگاف وغیرہ  
 نہ تھا جس وقت پانی ڈالا جاتا تو دونوں قدموں سے جلد بہ جاتا تھا جس وقت آپ چلتے تو  
 ایسی قوت سے چلتے گویا اوکھڑتے ہیں آپ جبکہ کہ قدم رکھتے اور بردباری اور وقار سے  
 چلتے تھے آپکی رفتار میں سرعت تھی متکبرانہ طور سے نہیں چلتے تھے جس وقت آپ رفتار فرماتے  
 تو ایسی شان ہوتی گویا آپ ڈھلوان زمین سے اتر رہے ہیں اور جب وقت آپ کسی طرف  
 مڑتے تو پورے طور سے مڑتے تھے آپ ہمیشہ نیچی نگاہ لیتے تھے آپ زمین کی طرف زیادہ تر  
 دیکھتے آسمان کی طرف کم دیکھتے تھے بڑا دیکھنا آپکا گوشہ چشم سے تھا آپ اپنے اصحاب کے  
 پیچھے چلتے اور جو شخص آپ سے ملاقات کرتا آپ اس سے سلام علیک کرنے میں تقیم کرتے  
 تھے حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اپنے ماموں سے کہا کہ مجھ سے آپکی گفتگو کا وصف بیان  
 کیجئے انہوں نے کہا آپکے اندر وہ کاسلسلہ کہی منقطع نہیں ہوتا تھا آپ دائم الفکر تھے آپکو راحت  
 نہیں تھی غیر حاجت کے کلام نہیں کرتے تھے آپکا سکوت دراز تھا آپ کلام کو خوش تقریری سے  
 شروع فرماتے اور خوش تقریری کے ساتھ اسکو ختم کرتے اور جوامع الکلم کے ساتھ آپ کلام کرتے  
 تھے اور آپکے کلام میں فصل ہوتا تھا اور اس میں کوئی بات زیادہ نہیں ہوتی تھی اور نہ کلام میں نرمی  
 کی وجہ سے کمی ہوتی تھی کہ آدمی سمجھنے سے عاجز رہتا آپ سختی سے کلام نہیں کرتے تھے اور نہ  
 آپ کسی کی اہانت کرتے تھے نعمت کی تعظیم کرتے تھے اگرچہ تھوڑی ہوتی نعمت میں سے کسی  
 شے کی مذمت نہیں کرتے تھے آپ کمانے کی چیزوں کی نہ برائی کرتے اور نہ انکی مانع جس وقت

آپ کسی شے کے ساتھ حق کے لیے غضبناک ہوتے تو کوئی آپ کے مقابل نہ ہو سکتا تھا یہاں تک کہ آپ حق کی نصرت کرتے آپ اپنے نفس کے واسطے غضبناک نہیں ہوتے تھے اور نہ اپنے نفس کے واسطے داد لیتے جبوقت آپ اشارا فرماتے تو اپنے کل ہاتھ سے اشارا فرماتے اور جس وقت آپ تعجب کرتے تو اپنے ہاتھ کو پلٹا دیتے تھے اور جبوقت آپ باتیں کرتے تو اپنے ہاتھ کو متصل کر لیتے اور اپنے داہنے ہاتھ کی نر انگشت کو بائیں ہاتھ کی تیلی پر مارتے تھے اور جس وقت آپ غضبناک ہوتے تو اعراض فرماتے اور تنقبض ہو جاتے تھے اور جس وقت آپ خوش ہوتے تو اپنی آنکھ نیچی کر لیتے تھے بڑا ہنسنا آپکا تبسم تھا اور تبسم میں آپ کے دندان مبارک اوکے کی مثل تازہ اور شفاف معلوم ہوتے تھے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادن اسما کی

کثرت کے اختصاص میں ہے کہ سماء کو شرف پر دلالت کرتے ہیں

اجنب علمائے کما ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہزار نام ہیں بعض اسما و قرآن شریف اور حدیث میں ہیں اور بعض اسما قدیم کتابوں میں ہیں۔

شیخین نے جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میرے بہت نام ہیں میں محمد ہوں میں احمد ہوں میں وہ ماحی ہوں کہ میرے سبب سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دیگا۔ اور میں وہ حاشر ہوں کہ میرے قدم پر کل آدمی حشر کئے جائینگے اور میں عاقب ہوں عاقب وہ شخص ہے کہ اس کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

احمد اور طرابلسی دونوں نے اپنی اپنی سند میں روایت کی ہے اور ابن سعد اور حاکم اور بیہقی نے جبیر سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں حاشر ہوں اور میں ماحی ہوں اور میں خاتم ہوں اور میں عاقب ہوں۔

طبرانی نے (اوسط) میں اور ابونعیم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں محمد ہوں اور میں حاشر ہوں اور میں ماحی ہوں احمد اور مسلم نے ابو موسیٰ الاشعری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ذات مقدس کے بہتے نام سے بیان کئے اور ناموں میں سے وہ نام ہیں کہ ہم نے انکو یاد کرنا ہے اور انہیں سے وہ نام ہیں کہ ہم نے یاد نہیں رکھے آپ نے فرمایا میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں مقفی ہوں اور حاشر ہوں اور نبی تو یہ ہوں اور نبی لمحہ ہوں اور نبی رحمت ہوں۔

احمد اور ابن ابوشیبہ نے اور ترمذی نے (شامل) میں حذیفہ سے روایت کی ہے کہ میں مدینہ منورہ کے بعض راستوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی آپ نے فرمایا میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں نبی رحمت ہوں اور نبی تو یہ ہوں اور میں مقفی ہوں اور میں حاشر ہوں اور نبی ملاحم ہوں۔

ابونعیم نے اور ابن مردویہ نے اپنی (تفسیر) میں اور دلمی نے (مسند الفردوس) میں ابو الطفیل سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے رب کے پاس میرے دس نام ہیں میں محمد ہوں میں احمد ہوں اور میں قاتح ہوں اور خاتم ہوں اور ابوالقاسم ہوں اور حاشر ہوں اور عاقب ہوں اور ماحی ہوں اور یس ہوں اور طہ ہوں۔

ابن سعد نے مجاہد سے اور انون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا ہے میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور میں رسول رحمت ہوں اور میں رسول لمحہ ہوں میں مقفی ہوں اور حاشر ہوں میں جہاد کے ساتھ بھیجا گیا ہوں کہیتی کے ساتھ نہیں بھیجا گیا۔

ابن عدی اور ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرا نام قرآن شریف میں محمد ہے اور انجیل میں احمد ہے اور تورات میں حمید ہے میرا نام حمید اس لئے رکھا گیا ہے کہ میں انبی امت کو ناپہنم سے بچاؤں گا۔

ابو نعیم نے ابن عباس رض سے یوں روایت کی ہے کہ قدیم کتابوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک احمد اور محمد اور حامی اور متقی اور نبی ملاحم اور حطایا اور فارقلیطا اور ماؤز کرما گیا ہے ابن فارس نے ابن عباس رض سے یوں روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرا نام تورات میں احمد الفتحو القتال ہے اور میرا یہ وصف ہے کہ اونٹ پر سوار ہوگا اور شملہ باندھے گا اور سوکے ٹکڑوں پر قناعت کرے گا اور اسکی تلوار اسکے دوش پر رہے گی شیخ جلال الدین سیوطی رحم فرماتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ آپ کے اسمائے شریفہ کی شرح میں سے ایک کتاب تالیف کی ہے میں اس کتاب میں وہ تین سو چالیس نام لایا ہوں کہ قرآن اور احادیث اور قدیم کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بعض اسماء مبارک سے آپ کا نام رکھا گیا ہے

قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امر کے ساتھ مخصوص کیا ہے کہ قریب تیس ناموں کے اپنے اسماء مبارک سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رکھا ہے اور وہ اسماء یہ ہیں اکرم الامین اول آخر بغیر جبار حسن خیر ذو القوۃ روف رحیم شہید شکور صادق عظیم غفور عالم عزیز فاتح کریم مبین مومن جہیم مقدس موسیٰ ولی نور ہادی طہ یس میں یہ کہتا ہوں کہ ہر کو متعدد اسماء و کلمات میں ان اسماء پر وہ زیادہ ہیں وہ اسماء یہ ہیں احد اصدق احسن اجدو اعلیٰ آخر تاہی باطن بربرہان حاشر حافظ حفیظ حبیب حکیم حلیم حمی خلیفہ داعی رافع واضع رفیع الدرجات سلام سید شاکر صابر صاحب طیب طاہر عدل علی غالب غفور غنی قائم قریب ماجد معطی ناسخ ناشر دنی حرم

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے

کہ آپ کا مشہور اسم شریف اللہ تعالیٰ کو اسم مبارک سے مشتق ہو  
حسان بن ثابت نے کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کرتے ہیں ۵

اغفر علیہ للنبوة حاتم	من اللہ من نور یلوح دیشہد
و ضم الالہ اسم النبی الی اسمہ	اذا قال فی الخمس الموزن اشہد
و شق لہ من اسمہ لیجمل	فذل العرش محمود و ہذا محمد

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نام سے آپ کا نام نکالا ہے تاکہ آپ کو جلیل کرے پس صاحب عرش محمود ہوا اور یہ نبی محمد ہے  
بہیقی اور ابن عساکر نے سفیان بن علی بن عیینہ کے طریق سے علی بن زید بن جعدان سے روایت  
کی ہے کہ لوگ جمع ہوئے اور آپس میں مذاکرہ کیا کہ عرب نے جو شعار کہے ہیں ان میں کونسی بیت  
احسن ہے لوگوں نے کہا حسان رض کا یہ قول احسن ہے (و شق لہ من اسمہ)  
ابن عساکر نے ابن عباس رض سے روایت کی کہ کہا ہے کہ جوق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا ہوئے  
آپ کا عقیدہ عبد المطلب نے ایک ونبہ سے کیا اور آپ کا نام محمد رکھا عبد المطلب کسی نے پوچھا  
اے ابوا سحارث تمکو کس شے نے اس امر پر بلاغت کیا کہ تم نے آپ کا نام محمد رکھا اور آپ کا نام آپ کے  
باپ دادا کے ناموں کے ساتھ نہیں رکھا عبد المطلب نے کہا کہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ اللہ تعالیٰ  
آسمان میں آپ کی حمد کرے اور زمین پر آدمی آپ کی حمد کریں۔

یہ باب اول آیات کے بیان میں ہے کہ آپ انہی والدہ ماجدہ کے  
ساتھ مدینہ میں انہی ماموں کی زیارت کی و اسطی آئے تھے و سوقت ظاہر ہوئی تھیں

ابن سعد نے ابن عباس اور زہری اور عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت کی ہے اس روایت  
میں بعض کی حدیث بعض میں داخل ہو گئی ہے ان راویوں نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ

چہ برس کو پہنچے تو آپکی والدہ ماجدہ آپکو لیکر آپکے مامون بنی عدی بن النجار کی طرف مدینہ منورہ میں زیارت کے لیے گئیں اور آپکے ساتھ ام امین تھیں آپکو نابالغہ کے مکان میں اتارا اور آپکے ساتھ ایک حسینہ اونکے پاس قیام کیا جو امور کہ اوس مقام میں ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون امور کو ذکر فرماتے تھے اور آپنے اوس مکان کو دیکھا آپنے فرمایا کہ اس جگہ میری والدہ میرے ساتھ اوتری تھیں اور میں نے بنی عدی بن النجار کے کنوے میں اچھے طور سے پیرنا لیکھا تھا اور ایک قوم یہود سے تھی وہ لوگ آتے جاتے تھے اور آپکو دیکھتے تھے ام امین نے کہا میں نے سنا اون یہودیوں میں سے کوئی کہتا تھا کہ آپ اس امت کے نبی ہیں اور یہ مقام یعنی مدینہ منورہ آپکی ہجرت کا گھر ہے میں نے اُنکے کلام سے اس کل تقریر کو یاد رکھا ہے پھر آپکی والدہ ماجدہ آپکو ہمراہ لیکر مکہ کی طرف پلٹیں جبکہ مقام البواہر میں پہنچی تھیں تو اونہوں نے وفات پائی ابو نعیم نے واقدی کے طریق سے واقدی کے شیوخ سے اوپر کی حدیث کی مثل روایت کی ہے اور اس حدیث پر یہ زیادہ کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک یہودی مرد کو میں نے دیکھا کہ وہ آتا جاتا تھا اور جھکودیکھتا تھا اوس نے مجھے کہا اے لڑکے تیرا کیا نام ہے میں نے کہا احمد ہے اور اوسنے میری پشت کو دیکھا میں اوس سے سن رہا تھا وہ یہ کہتا تھا یہ اس امت کا نبی ہے پھر وہ یہودی میرے مامون کے پاس گیا اور اُنکو اس امر سے خبر کی میرے مامون نے میری مان کو خبر کی میری مان نے خوف کیا اور ہم مدینہ سے نکل آئے اور ام امین باتیں کرتی تھی یہ کہتی تھی کہ ایک دن دو پہر کو یہودیوں میں سے دو مرد مدینہ منورہ میں میرے پاس آئے اور اونہوں نے مجھ سے کہا کہ احمد کو ہمارے پاس نکال کر لاؤ میں نے آپکو اُنکے سامنے نکالا اون دونوں نے آپکی طرف دیکھا اور آپکو پیرا یعنی کہی پیٹہ دیکھی اور کہی پیٹ دیکھا اون دونوں سے ایک نے دو سکرے کہا یہ اس امت کا نبی ہے اور یہ مقام اس کا دار ہجرت ہے اور اس شہر میں قتل اور پردہ بنانے سے بہت قریب میں اعظم ہو گا ام امین نے کہا کہ میں نے اون دونوں یہودیوں کی باتوں میں سے اس کل تقریر کو یاد رکھا۔

## یہ باب اون آیات کے بیان میں ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کی وفات کے وقت واقع ہوئیں

ابو نعیم نے زہری کے طریق سے ام ماعنبت ابی زہم سے روایت کی ہے ام ماعتہ نے اپنی والدہ سے روایت کی ہے کہ میں حضرت آمنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کے پاس اس بیماری میں جس میں اونہوں نے وفات پائی حاضر ہوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت پانچ برس کے لڑکے تھے اور اپنی والدہ کے کمرے پاس تھے آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کے چہرہ کو دیکھا پھر یہ اشعار کہے

یا ابن الذی من حوتہ السحام	یا ابن الذی من حوتہ السحام
----------------------------	----------------------------

اے لڑکے اللہ تعالیٰ تجھ میں برکت دے۔ اے بیٹے اس شخص کے کہ وہ وفات پا چکا ہے۔

نجا البون الملک المنعم	نودى عذرة الضرب بالسهم
------------------------	------------------------

جس کا تو فرزند ہے اس نے اللہ تعالیٰ کی عون سے نجات پائی تھی اور اس کی دیت اس روز گئی جو فرقہ خدا لا گیا تھا

بماتہ من ابل سوام	ان صبح ما البصر فی المنام
-------------------	---------------------------

اوپر کی اون سوا ڈھٹوں سے دیت دیکھی تھی کہ وہ چوٹے ہوئے بچے تھے جو بنے خواب میں دیکھی ہے اگر وہ صبح ہے

قامت مبعوث الی الانام	من عند ذی الجلال والا کرام
-----------------------	----------------------------

تو مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہے۔ ذی الجلال والا کرام کی طرف سے کہ وہ مخلوق کا خدا ہے

تبعت فی الحس و فی الاحرام	تبعث بالتحقیق والا کلام
---------------------------	-------------------------

تو حلال اور حرام نے کے باب میں بھیجا جا بیٹھا۔ اور تحقیق حق اور اسلام کے ساتھ بھیجا جاے گا

دین ابیک البرابر اھام	فا لعدا تھما اک من الاصلنام
-----------------------	-----------------------------

وہ حلال اور حرام اور تحقیق اور اسلام پرے بنو کا باپ ابراہیم کا دین ہے اللہ تعالیٰ تم کو بتوں سے منع کرے گا یعنی تو مخلوق

کو دین ابراہیم جو خالص دین ہے اور اس کی ہدایت کرے گا اور حلال اور حرام کی تعلیم کرے گا اور بتوں کی عبادت سے مخلوق کو باز کرے گا



## ان لا تو الیہ سامع الا قوام

اور اللہ تعالیٰ تجھ کو اس بات سے منع کرے گا کہ تو اقوام کے ساتھ تہونک والی بنو اور اون سے دشمنی کرے گا اور ان کو دوست نہ بنے گا

پہر آپکی والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ ہر ایک زندہ مرنے والا ہے اور ہر ایک نئی شے پرانی ہونے والی ہے اور ہر ایک بڑی عمر والا فنا ہونے والا ہے اور میں مردہ ہوں اور میرا ذکر باقی رہے گا اور میں نے خیر کو چھوڑا ہے اور ایک ظاہر کو چنا ہے پہر آپکی والدہ ماجدہ نے وفات پائی ہم لوگ سنتے تھے کہ جنات اون پر نوحہ کرتے تھے جنات آپکی والدہ ماجدہ کے نوحہ میں جو اشعار کہتے تھے ہم نے اون میں سے یہ اشعار یاد رکھے ۵

انکى الفتاة الیمة الایمنہ      ذات الجلال العفة الزینہ

ہم روتے ہیں اس جوان عورت نیکو کارا امینہ پر کہ وہ صاحب جمال اور صاحب عفت اور صاحب تار تھی

زوجتہ عبداللہ والقرینہ      ام نبی اللہ ذی السکینہ

وہ عبداللہ کی زوجہ اور انکی ہمسر تھی - وہ اللہ تعالیٰ کے اس نبی کی والدہ تھی جو صاحب کینہ اور دقار

وصاحب المنبر بالممدینہ      صدارت لذی حفر تھا رہینہ

وہ نبی صاحب منبر مدینہ میں ہو گا - اس نبی کی والدہ ماجدہ اپنی قبر کے پاس رحمن ہو گئی : :

یہ باب اس بیان میں ہر کہ اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا کے ساتھ بارش کیلئے دعائ مانگی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انبی دادا کے ساتھ تھے اور اہل مکہ کو پانی ملا اور سیراب ہوئے اور استسقامین جو آیات ظاہر ہوئے اون کا بیان

ابن سعد اور ابن ابی الدینا اور بیہقی اور طبرانی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے بہت سے طرق سے مخرم بن نوفل سے اور مخرم نے اپنی ماں رقیقہ بنت صیفی سے روایت کی ہے رقیقہ عبدال مطلب کی بہمن تھی اور ایک ہی سن میں پیدا ہوئی تھی رقیقہ نے کہا ہے

کہ قریش کو پی در پی ایسی قحط سالی ہوئی کہ اوس نے پوست خشک کر ڈالے اور بٹیاں  
گھس ڈالیں اُس وقت کہ مین سوہی تھی یا مین غنودگی مین تھی یکا یک مین نے سنا کہ ایک  
بلتف ہباری آواز سے شور کر رہا تھا اور یہ کہتا تھا اے مشر قریش یہ نبی تم لوگوں مین سے بھیجا  
گیا ہے اوسکے دن آگئے ہیں اور یہ اوسکے خروج کا وقت ہے تم لوگ بائش اور فرارخ  
سالی کیون نہیں جاتے تم سنا اور ایسے مرد کو اپنے لوگوں مین سے دیکو کہ وہ نسب مین  
قوم مین متوسط ہے اور تم سے رتبہ مین بڑا ہے اور عظیم اور جیم ہے گورا ہے اور باریک اور نازک  
پوست والا ہے اوسکے پلک کثرت سے ہیں اور اوسکے رخسار کشیدہ ہیں اوسکی ناک  
اونچی ہے اوسکو وہ فخر ہے کہ اوس پر مخلوق کی حاجت روک دی گئی ہے اور اوس کا ایک  
راتہ ہے کہ وہ اوسکی طرف رہنمائی کرے گا چاہئے کہ خاص وہ اور اوسکے بیٹے اور اوسکے بیٹے  
کا بیٹا اس کام کے لئے خاص ہو جاوین اور عرب کے ہر ایک بطن سے ایک مرد اوسکے پاس  
اور ترے اور سب لوگ پانی سے غسل کریں اور خوشبو لیں پھر رکن کو بوسہ دیں اور بیت اللہ  
شریف مین سات سات بار طواف کریں پھر سب لوگ ابوقیس پہاڑ پر چڑھ جاوین وہ مرد جسکے  
اوصاف بیان کئے گئے ہیں یعنی عبدالمطلب اللہ تعالیٰ سے پانی کے لئے دعا مانگے اور قوم  
آمین کہے اوس وقت جو تم چاہو گے فریادہی کہے جاوے گے رقیقہ نے کہا کہ مین صبح کو خوف زدہ  
اوٹھی اور میرا رنگٹا کھڑا تھا اور میری عقل زائل ہو گئی تھی مین نے اپنے خواب کو بیان کیا مین  
شعبا کہ مین آئی شعبا کہ مین کوئی ابیطی باقی نہ رہا مگر لوگوں نے کہا کہ یہ مرد جسکو تو کہتی ہے  
شدیہ الحمد ہے عبدالمطلب کے پاس قریش کے کل مرد لوگ گئے اور عرب کے ہر ایک بطن  
سے اوسکے پاس ایک ایک آدمی آیا اوہون نے پانی سے غسل کیا اور خوشبو لگائی اور رکن کو  
بوسہ دیا اور بیت اللہ کا طواف کیا پھر وہ سب ابوقیس پر چڑھے جو وقت پہاڑ کی چوٹی پر  
اوہون نے قرار کھڑا عبدالمطلب کھڑے ہو گئے اوسکے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
ایسے لڑکے تھے کہ کدراے ہوئے تھے یا قریب کدراے ہونے کے تھے عبدالمطلب نے

یہ دعا مانگی اللھم ساد الخلقہ وکاشف الکربۃ انت عالم غیر معلوم رسول غیر منجی ونبیہ عبد ادک  
واما وک بعدرات حرک یشکون الیک سنتھم اذہبت الخفۃ وانظف اللھم فامطرن غیثا  
مغدا ودریعا ان لوگوں نے قصد نہیں کیا یہاں تک کہ آسمان نے اپنا پانی بہایا اور جنگل میں پانی  
بننے لگا۔

میں نے قریش کے دو بوڑھوں سے سنا عبد المطالبؑ یہ کہتے تھے گوارا ہوا پکوا ہوا ابو البطح  
آپ کے سبب سے اہل بطحا زندہ ہو گئے اس باب میں رقیقہ نے اشعار کہے ہیں وہ یہ ہیں ۵

بشیرۃ الحمد استقی اللہ بلدتہ	لما فقدنا الحیا وحبوہ لمطر
------------------------------	----------------------------

شیرتہ الحمد کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے ہمارے شہر کو سیراب کیا جبکہ ہمیں امیر کو کم کیا اور بارش نے اپنا دامن کینچ لیا

فجاء المساجو فی نہ سیل	سحا فحاشت بہ الاغلام والشجر
------------------------	-----------------------------

شیرتہ الحمد کے سبب سے اوس سیاہ ابرے بانی کیساتھ بخشش کی کہ اوپر بے باقر لڑو کو پہننے کو اور اوپر سے حیوانات اور درخت زندہ ہو گئے

من امن اللہ بالمیون طایرہ	وخیر من بشرت یو ما یفسر
---------------------------	-------------------------

سیاہ ابر کی بارش اور حیوانات اور استیجار کا زندہ ہو جانا اللہ تعالیٰ کی منت سے ہے اور یہ ت اوس شخص کے سبب ہے کہ

اوس کا طایر مبارک ہے اور وہ اون لوگوں سے اچھا ہے جن کی بشارت ایک دن مغر نے دی ہے

سبارک الاسم سیتی الغلام بہ	ما فی الانام لعلہ ولا خطر
----------------------------	---------------------------

وہ ایسا مبارک نام ہے کہ اوپر سب سے بانی مانگا جاتا ہے وہ ایسا ہو کہ مخلوق میں اوکیشل اور اسکے ہم قدر و سرت کوئی

یہ باب اس بیان میں ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دادا کی

جن حاجت میں جاتے وہ حاجت روا ہو جاتی تھی

بخاری نے اپنی (تاریخ) میں اور ابن سعد اور ابو یعلیٰ اور طبرانی اور ابن عدی اور حاکم نے

اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور ابونعیم اور ابن مندہ نے

کنزیر بن سعید کے طریق سے اور کنذیر نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ بیس زمانہ جاہلیت میں

جج کیا ایک مرد کو بیٹے دیکھا کہ وہ طواف کر رہا تھا اور یہ کہتا تھا رومی را کہی محمد یا رب زودہ واصطنع  
عندی یادا پیر دے میرے را کہ محمد کو اے رب پیر دے اور میرے ساتھ بخشش اور ہلائی کر  
مین نے لوگوں سے پوچھایہ کون شخص ہے لوگوں نے کہا یہ عبدالمطلب ہیں انہوں نے اپنے  
ایک بیٹے کو اپنے اونٹ کی تلاش میں بھیجا ہے اور انہوں نے اپنے اوس بیٹے کو کسی حاجت  
میں نہیں بھیجا مگر حاجت روائی ہوئی اوسکو دیر ہو گئی ہے اسواسطے یہ دعا مانگ رہے ہیں  
کچھ دیر نہیں ہوئی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آگئے اور اونٹ آگیا۔

بہیق اور ابن عدی نے ہزین حکیم سے اونہوں نے اپنے باپ کے اور اونکے باپ نے  
اونکے دادا معاویہ بن حیدہ سے روایت کی ہے کہ سیدہ بن معاویہ جاہلیت میں عمرہ کیواسطے  
نکلایا ایک اوس نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا کہ وہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا اور یہ کہتا تھا  
روالی را کہی محمد یا رب زودہ واصطنع عندی یادا حیدہ نے کہا میں نے پوچھایہ کون شخص ہے  
لوگوں نے کہا کہ یہ قریش کے سردار عبدالمطلب ہیں ان کے بہت سے اونٹ ہیں حیوت  
اون اونٹوں میں سے کوئی اونٹ گم ہو جاتا ہے تو وہ اپنے بیٹوں کو بھیجتے ہیں وہ اوسکو ڈھونڈتے  
ہیں جس وقت اونکے بیٹے ڈھونڈنے سے تھک جاتے ہیں تو عبدالمطلب اپنے پوتے کو  
بھیجتے ہیں اونہوں نے انہیں گم ہونے اونٹ کی تلاش میں انہیں پوتے کو بھیجا ہے اونکے ڈھونڈنے سے اونکے بیٹے تھک گئے  
ہیں اور اوسکو دیر ہو گئی ہے میں کہتا ہوں تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آگئے اور اپنے ساتھ اونٹ کو لائے۔

یہ باب اس بیان میں کہ عبدالمطلب کو رسول اللہ ﷺ

### علمہ سلم کی شان کی معرفت تھی

ابن اسحاق اور بہیق اور ابو نعیم نے اپنے طریق سے روایت کی ہے کہ مجھ سے عباس  
بن عبد اللہ بن معبد نے بعض اپنے اہل سے حدیث کی ہے کہ عبدالمطلب کے واسطے  
خلل کعبہ میں فرش بچایا جاتا تھا اور عبدالمطلب کے بیٹوں میں سے کوئی بیٹا اوس فرش پر اونکے

احلال کی وجہ سے نبین بیٹھا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے اور اس فرش پر بیٹھ جاتے تھے آپ کے چچا جاتے اور آپ کو وہاں سے ہٹاتے آپ کے دادا کہتے کہ میرے بیٹے کو چھوڑو کہ بیٹھا رہا کہ وہ آپ کی بیٹی پر ہاتھ پیرتے اور یہ کہتے کہ میرے اس بیٹے کی البتہ بڑی شان ہوگی عبدالمطلب نے ایسے حال میں وفات پائی کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ برس کے تھے وفات کے وقت عبدالمطلب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ابو طالب سے وصیت کی اور ابو نعیم نے عطا کے طریق سے ابن عباس رضی سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے اور اس پر زیادہ کیا ہے کہ عبدالمطلب اپنے بیٹوں سے یہ کہتے تھے کہ میرے بیٹے کو چھوڑ دو کہ فرش پر بیٹھے یہ اپنے نفس سے کسی شے کو جس کرتا ہے اور میں اس امر کی امید کرتا ہوں کہ وہ ایسے شرف کو پہنچے گا کہ کوئی عربی اس سے قبل اس شرف کو نہیں پہنچا اور نہ اس کے بعد اس شرف کو کوئی پہنچے۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے زہری اور مجاہد اور نافع بن جبر سے روایت کی ہے ان راویوں نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دادا کے بچھونے پر بیٹھے تھے آپ کے چچا جاتے کہ آپ کو وہاں سے ہٹا دیں عبدالمطلب فرماتے کہ میرے بیٹے کو چھوڑ دو کہ وہ ملک کو دیکھتا ہے اور نبی کے ایک گروہ نے عبدالمطلب سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کیجئے اس لیے کہ ہم نے اس قدم سے کہ مقام ابراہیم میں ہے آپ کے قدم سے کوئی قدم اٹھ نہیں دیکھا اور عبدالمطلب نے ام ایمن سے کہا اے برکت تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے غافل نہ رہو اس لیے کہ اہل کتاب یہ زعم کرتے ہیں کہ میرا بیٹا اس امت کا نبی ہے۔

ابو نعیم نے واقدی کے طریق سے واقدی نے شیعہ سے روایت کی ہے ان شیوخ نے کہا ہے کہ ایسے حال میں کہ عبدالمطلب ایک دن حجر کے پاس تھے اور ان کے پاس بخران کا اسقف تھا اور وہ اونکا دوست تھا اور ان سے باتیں کر رہا تھا اور یہ کہتا تھا کہ حج اس نبی کی صفت باتے ہیں کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد سے باقی رہ گیا ہے یہ شہر اس کے پیدا ہونے کی جگہ ہے

اوس نبی کی ایسی ایسی صفت ہے اوس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگئے اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا اور آپ کی آنکھیں اور پشت اور قد مون کو دیکھا اور یہ کہا کہ وہ نبی ہی ہے اے عبد المطلب یہ تمہارا رشتہ میں کون ہے عبد المطلب نے کہا یہ میرا بیٹا ہے اسقف نے کہا آپ کا بیٹا نہیں ہے ہم اسکے باپ کو زندہ نہیں پاتے ہیں عبد المطلب نے کہا ہے کہ میرے بیٹے کا بیٹا ہے اور اس کا باپ ایسے سال میں مر گیا ہے۔ کہ اسکی ماں اسکے ساتھ حاملہ تھی اسقف نے کہا آپ نے سچ کہا عبد المطلب نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ تم لوگ اپنے بہائی کے بیٹے کی حفاظت کرو جو بات کہ اسکے حق میں کہی جاتی ہے کیا تم اوسکو نہیں سنتے ہو۔

بیہقی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے عفیر بن ذرعد بن سیف بن ذی یزن سے عفیر نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ جب وقت سیف بن ذی یزن نے حبشہ میں غلبہ کیا اوس کا یہ غلبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے کے دو برس بعد ہوا سیف بن ذی یزن کے پاس مبارکباد کے لیے عرب کے سفیر آئے اور قریش کے سفیر آئے اونہیں سے عبد المطلب تھے سیف نے عبد المطلب سے کہا کہ میں اپنے سر علمی سے آپکو ایک امر پہنچانے والا ہوں اگر آپ کے سوا کوئی شخص ہوتا تو میں وہ امر اوس سے ظاہر نہ کرتا لیکن میں نے آپکو اوس امر کا معدن دیکھا تو اوس سے آپکو مطلع کرتا ہوں چاہیے کہ وہ امر آپ کے پاس اوس وقت تک مخفی رہے کہ اللہ تعالیٰ اوس میں اذن دے میں کتاب مکتون اور اوس علم خزون میں جبکہ ہم نے اپنے نفوس کے لیے ذخیرہ کیا ہے اور ہم نے اوسکو اپنے غیر سے چھپایا ہے خیر عظیم اور احرسیم کو پاتا ہوں اوس میں عام مخلوق کے لیے حیات کا شرف ہے اور وفات کی فضیلت ہے اور آپ کے کل گروہ کے لیے اور آپ کے لیے خاصہ شرف اور فضیلت ہے عبد المطلب نے پوچھا وہ کیا ہے سیف نے کہا جس وقت تہا سے میں ایک ایسا لڑکا پیدا ہوگا کہ اوس کے دولون شانوں کے بچے میں ایک خال ہوگا اوس کے لیے امامت ہوگی اور تمہارے لیے اوس کے سبب قیامت تک سرداری ہوگی پھر سیف نے

کہا کہ یہ اوسکا وہ وقت ہے کہ وہ اسمین پیدا ہو یا وہ پیدا ہو گیا ہے اوسکا نام محمد ہے اوسکا باپ اور  
 مان دو لون مر جائینگے اور اوسکی کفالت اوسکا دادا اور چچا کرے گا اور اللہ تعالیٰ اوسکو ظاہر  
 بھیجے گا اور ہم لوگوں میں سے اوسکے انصار بنائے گا اللہ تعالیٰ اوسے انصار سے اوس کے  
 دوستوں کو عزت دے گا اور اوسکے سبب سے اوسکے دشمنوں کو ذلیل کرے گا اور اللہ تعالیٰ اوسکے  
 سبب سے آدمیوں کو کماؤ لڑکت سے پہرے دیگا۔ ابرہ سے پہرے گا اور اللہ تعالیٰ اوسکے سبب سے  
 کریم اہل زمین کی مدد چاہیگا جن کی عیادت کی جائیگی اور شیطان دفع کیا جائیگا اور  
 افسوس کے بجائے جائینگے اور بت توڑ دے جائینگے اوس نبی کا قول حق اور باطل کے درمیان  
 فاصل ہوگا اور اوسکا حکم عدل ہوگا وہ نبی امر معروف کے ساتھ حکم دیگا اور امر معروف کو کرے گا  
 اور امر منکر سے منع کرے گا اور اوسکو باطل کرے گا اور بیت اللہ کی یہ شان ہوگی کہ اوس پر پردے ڈالے  
 جائینگے یا شریکین اوس سے روک دے جائینگے اے عبدالمطلب آپ اوس نبی کے دادا ہو اسمین  
 جوٹ نہیں ہے میں نے جو امور آپ سے ذکر کئے ہیں آیا ان میں سے کچھ آپ کو معلوم ہوا ہے عبدالمطلب  
 نے کہا اے بادشاہ بیشک مجھ کو معلوم ہوا ہے میرا ایک بیٹا تھا اور میں اوس سے تعجب کرتا تھا اور  
 اوسکے ستین نر می کرتا تھا اور میں نے اوسکے نزدیک اپنی قوم کی شریف عورتوں میں سے ایک کریمہ  
 کے ساتھ کی تھی جس کا نام آمنہ بنت وہب تھا اوس کریمہ نے ایک لڑکا جنا ہے میں نے اوسکا  
 نام محمد رکھا ہے اوسکا باپ اور مان مر گئے ہیں اوسکا تکفل میں اور اوسکا چچا کرتا ہے جیسا میں نے  
 آپ سے کہا ہے یہ وہی ہے جو میں نے آپ سے کہا ہے یہ شکہ سیف نے کہا کہ آپ اوسکی حفاظت  
 کرو اور یہود سے اوسکے اوپر خوف رکھو اسیلئے کہ یہود اوسکے دشمن ہیں اور اللہ تعالیٰ یہود کو اوپر  
 ہرگز راہ نہ دیگا مجھ کو یہ علم ہے کہ اوسکے مبعوث ہونے سے پہلے میری موت مقدر ہے اگر یہ ہوتا  
 تو میں اپنے پیادوں اور سواروں کے ساتھ جاتا اور شرب کو میں اپنا دار ملک گردانتا میں کتاب  
 مناطق اور علم سابقین میں یہ امر پاتا ہوں کہ شرب میں اوسکا امر کا مستحکم ہوگا اور اوسکے اہل نصرت  
 شرب میں ہونگے اور اوسکی قبر کی جگہ شرب میں ہوگی۔

ابو نعیم اور خرابطی اور ابن عساکر نے کلبی کے طریق سے ابی صالح سے اونہوں نے ابن عباس سے اسکی مثل روایت کی ہے کچھ کمی وزیادتی نہیں ہے یہ دونوں روایتیں برابر ہیں۔

واقعی اور ابو نعیم نے عبدان بن کعب بن مالک سے روایت کی ہے کہ مجھ سے میرے قوم میں کے شیوخ نے حدیث کی ہے وہ لوگ عمرہ لینے کے لیے اپنے مقامات سے نکلے اور عبدالمطلب اون - لون میں مکہ میں زندہ تھے اور ادن لوگوں کے ساتھ یہود تیار میں سے ایک مرد تھا تجارت کے واسطے اونکے ساتھ ہو گیا تا وہ مکہ کا ارادہ رکھتا تھا یا میں کا اس نے عبدالمطلب کو دیکھا اور کہا کہ ہم اپنی اوس کتاب میں جو تبدیل نہیں ہوئی ہے یہ امر پائت ہیں کہ اس شخص کی نسل سے ایک بنی ظہور کرے گا وہ اور اسکی قوم ہو کہ قوم عاد کی مثل قتل کریگی۔

ابن سعد نے ابی عازم سے روایت کی ہے کہ ایک کاہن مکہ مغیرہ میں اوس وقت آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ سال کے تھے کاہن نے آجکو عبدالمطلب کے ساتھ دیکھا اور کہا کہ اے کردہ قریش تم اس لڑکے کو قتل کر ڈالو اسلئے کہ یہ لڑکا تم لوگوں کو قتل کریگا اور پریشان کر ڈالے گا جب سے قریش کو کاہن نے ڈرایا تھا وہ آپ کے امر سے ہمیشہ خوف کرتے تھے۔

یہ باب اون آیات کے بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت اپنے چچا ابوطالب کی کفالت میں تھے اوس وقت ظاہر ہوئے

ابن سعد اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے عطاء بن ابی ربلح کے طریق سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ابوطالب کے بیٹے صبح کے وقت ایسے حال میں اوٹھتے تھے کہ انکی آنکھوں سے چھوٹے پتے اور آنکھوں میں چھوٹے لگے رہتے تھے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسے حال میں اوٹھتے تھے کہ پاک صاف اور چکنے ہوتے تھے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابوطالب اپنے لڑکوں کے سامنے انکی رکابیان رکھ دیتے وہ لڑکے میٹھ جاتے اور کہاں کو چھین جھپٹ کر کے کہا جاتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست مبارک روک بیٹے اور اونکے ساتھ چھین جھپٹ نہیں کرتے تھے جبکہ آپ کے چچا نے یہ امر دیکھا





ابن سعد نے ابن القبطیہ سے روایت کی ہے کہ ابو طالب کے واسطے بطحائین دو ہزار تکبیر رکھا جاتا تھا ابو طالب اوپر ٹھیک لگاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور اپنے اوس تکبیر کو کہولا اور بچھا دیا پھر آپ اوپر چٹ لیٹ گئے پھر ابو طالب آئے اور انکو خبر کی گئی ابو طالب نے کہا قسم ہے حل لٹھا کی کہ میرا یہ بیٹا جان آسانی اور نعمت کو جس کرتا ہے اور ابن سعد نے اسی حدیث کی مثل عمر بن سعید سے روایت کی ہے۔

طبرانی نے عمار سے روایت کی ہے کہ ابو طالب اہل مکہ کے واسطے کہانا پکواتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت آتے جب تک کوئی چیز نہ ملے لیتے نہیں بیٹھتے تھے ابو طالب شئی کو اپنے نیچے رکھ دیتے تھے ابو طالب یہ کہتے تھے کہ میرا بیٹا کراست سے معلوم کر لیتا ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ شام کا سفر کیا اور اس سفر میں جو آیات ظاہر ہوئے اور بحیرانے آپ کی نبوت کی خبر دی اوسکیا بیان

ابن ابی شیبہ نے اور ترمذی نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو حسن کہا ہے اور حاکم نے روایت کی ہے اسکو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور ابونعیم اور خرائطی نے ہوائف میں ابو موسیٰ الاشعری سے روایت کی ہے کہ ابو طالب شام کی طرف گئے انکے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے اشلخ میں گئے جبوقت یہ لوگ راہب کے سامنے پہنچے وہاں اوترے اور انہوں نے اپنے کجاوے کبول دئے وہ راہب اونکی طرف آیا اور قبل اسکے وہ لوگ اوکی طرف سے گذرتے تھے وہ انکے طرف نہیں آتا تھا اور ان سے التفات نہیں کرتا تھا وہ راہب انکو ڈھونڈنے لگا یہاں تک کہ وہ آیا اور اسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا یہ سید العالمین ہے یہ رسول رب العالمین ہے یہ وہ ہے کہ اسکو اللہ تعالیٰ نے رحمت للعالمین

کر کے بھیجا ہے اوس راہب کے اشیاخ قریش نے پوچھا تجھ کو کیوں کر علم ہوا راہب نے کہا جو وقت  
 تم لوگ گمائی سے نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی درخت اور کسی پہر کے پاس سے زمین  
 گذرے مگر وہ سجدہ میں گرے اور درخت اور پہر دونوں سجدہ نہیں کرتے ہیں مگر نبی کو اور میں آپ کو  
 خاتم نبوت سے پہچانتا ہوں کہ آپ کے شانہ کے غضروف کے نیچے اور سب کی مثل ہے پھر وہ  
 راہب پلٹ کے گیا اور ان لوگوں کے لئے کھانا پکوا یا جبکہ ان کے پاس کھانا لایا اوس وقت  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹوں کی چرائی میں تھے راہب نے کہا کہ آپ کے پاس کیوں بھیجوا  
 ایسے حال میں تشریف لائے کہ آپ پر ایک ابرسایہ گستر تھا راہب نے ان لوگوں سے کہا  
 آپ کی طرف دیکھو کہ آپ پر ابرسایہ کئے ہوئے ہے جبکہ آپ قوم کے نزدیک گئے تو ان لوگوں کو  
 آپ نے ایسے حال میں پایا کہ وہ ایک درخت کے سایہ کی طرف آپ سے پہلے چلے گئے تھے جب  
 آپ بیٹھے تو درخت کا سایہ آپ پر جبک گیا راہب نے کہا دیکھو درخت کا سایہ آپ پر جبک گیا  
 ہے اوس درمیان کہ راہب ان کے پاس کھڑا ہوا تھا اور ان کو قسم دے رہا تھا کہ رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم کو روم کی طرف نہ لے جاؤ اسیلے کہ روم کے لوگ جو وقت آپ کو دیکھیں گے تو آپ کو  
 آپ کی صفت سے پہچان لینگے اور قتل کر ڈالینگے اوس راہب نے حاکم دیکھا ایک ایک آدمی  
 روم کے دیکھے کہ سامنے سے آ رہے تھے وہ راہب ان کے آگے گیا اور ان سے پوچھا تم یہاں  
 کس لیے آئے ہو رومیوں نے کہا کہ ہم اس نبی کی طرف آئے ہیں کہ وہ اس مہینہ میں خروج کرے  
 والا ہے کوئی راستہ باقی نہ رہا مگر اوس کی طرف آدمی بھیجے گئے ہیں اور ہم کو اس کی خبر ملی ہے ہم تیرے  
 راستہ کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ راہب نے رومیوں سے پوچھا کیا تم نے کوئی ایسا امر دیکھا ہے کہ  
 اللہ تعالیٰ نے اوس کے جاری کرنے کا ارادہ کیا ہو کیا کوئی شخص مخلوق سے اوس کے رد کرنے کی قدرت  
 رکھتا ہے رومیوں نے کہا کوئی قدرت نہیں رکھتا راہب نے کہا تم لوگ اوس نبی سے بیعت کر لو  
 اور اوس کے ساتھ رہو وہ راہب قریش کے پاس آیا اور ان سے پوچھا تم لوگوں میں کون شخص  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ولی ہے قریش نے کہا ابو طالب وہ راہب ابو طالب کو قسمین

دیتا رہا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہیر دیا اور ابو بکر الصدیق نے آپ کے ساتھ بلال کو بھیجا اور راہب نے لنگ اور روغن زیتون آپ کو توشہ راہ دیا بیہقی نے کہا ہے کہ یہ نصیب اہل مغازی کے نزدیک مشہور ہے شیخ جلال الدین فرماتے ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اس قصہ کے متعدد شواہد ہیں قریب میں اون شواہد کو میں لاتا ہوں کہ وہ شواہد اسکی صحت کے ساتھ حکم کرینگے مگر یہ امر ہے کہ ذہبی نے اس حدیث کو اس قول کی وجہ سے کہ حدیث کے آخرین ہے ضعیف کہا ہے کہ آپ کے ساتھ ابو بکر الصدیق نے بلال کو بھیجا ضعیف یوں ہے کہ اس وقت ابو بکر الصدیق رضامتاہل نہ تھے اور نہ اونہوں نے بلال کو اس وقت میں خرید کیا تھا اور ابن حجر نے کتاب الاصابہ میں کہا ہے کہ اس حدیث کے رجال ثقات ہیں اور اس حدیث میں سوا اس لفظ کے کوئی لفظ منکر نہیں (کہ ابو بکر الصدیق نے آپ کے ساتھ بلال کو بھیجا) پس یہ لفظ اس امر پر حمل کیا جائیگا کہ اس حدیث میں یہ لفظ درج ہے اور دوسری حدیث سے یہ لفظ لیا گیا ہے یہ مقتطع ہے یہ دونوں راوی حدیث کے ایک راویوں میں سے ہیں۔

بیہقی نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ ابوطالب وہ شخص تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امر کے آپ کے دادا کے بعد ولی تھے ابوطالب ایک جماعت میں شام کی طرف گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ لے گئے جب وقت وہ لوگ بصرے میں اترے اور اس مقام میں ایک راہب تھا کہ اسکا بھیرا نام تھا وہ اپنے صومعہ میں تھا اور اہل نصرانیت میں بڑا عالم تھا اور ہمیشہ اس صومعہ میں وہ راہب رہا کرتا تھا نصرانیوں کو یہ زعم تھا کہ جو کتاب ہم وراثت میں پاتے آ رہے ہیں اس کتاب کا علم ہم لوگوں ہی میں ہمارے اکابر سے چلا آ رہا ہے وہ علم اس راہب تک انتہی ہوتا تھا۔ جبکہ قریش اس سال میں بھیرا کے پاس اترے اور وہ آپ کے اکثر اوقات میں وہ لوگ اس راہب کی طرف سے گذرتے تھے وہ اون سے کلام نہیں کرتا تھا اور انکے پاس وہ نہیں آتا تھا اس سال اس کے پاس صومعہ کے قریب یہ لوگ اترے اور اس راہب نے انکے واسطے بہت سا کھانا پکوا دیا اور اسکا کثیر کھانا پکوانا اس امر سے تھا کہ وہ

لوگ زعم کرتے تھے کہ نبوت کی علامات کو ہم پہچانتے ہیں اور اسی علم کی وجہ سے بحیرا راہب نے جبکہ اپنے صومعہ میں تھا اور سامنے سے قافلہ آ رہا تھا اور سفیدابرقوم کے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ گستر تھا اوسنے دیکھا تھا قافلہ کے لوگ آئے اور اوس راہب کے قریب ایک درخت کے سایہ میں اتر گئے جسوقت ابر نے درخت پر سایہ کیا درخت کی شاخیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھک گئیں آپنے اس درخت کے نیچے سایہ لیا بحیرا نے اس واقعہ کو دیکھا وہ اپنے صومعہ سے اتر آیا اور اس کمانے کے واسطے اوسنے امر کیا وہ پکایا گیا پھر اوسنے اون لوگوں کی طرف کسی کو بھیجا اور یہ کہلا بھیجا کہ اے معشر قریش میں تمہارے واسطے کمانا پکوا یا ہے اور میں اس امر کو دوست رکھتا ہوں کہ تم کل لوگ چھوٹے بڑے اور تمہارے خرا و غلام اس کمانے پر حاضر ہوں ان لوگوں میں سے ایک مرد نے کہا کہ اے بحیرا آج کے دن تیری عجیب شان ہے گذشتہ زمانہ میں تو یہ کمانا نہیں پکواتا تھا اور ہم لوگ تیری طرف سے اکثر گذرتے تھے آج کے دن تیرا کیا حال ہے بحیرا نے اوس مرد سے کہا تو نے سچ کہا تو جو بات کہتا ہے وہی ہے لیکن تم لوگ میرے بھانے ہو اور میں نے اس امر کو دوست رکھا ہے کہ تمہارا اکرام کروں اور تمہارے واسطے کمانا پکواؤں تم کل لوگ اوس کمانے کو کھاؤ کل لوگ اوسکے پاس جمع ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوجہ حدث سن کے قوم کے درمیان نہیں آئے اور درخت کے نیچے قوم کے کچاؤں میں رہ گئے جبکہ بحیرا نے قوم کے لوگوں میں دیکھا تو جس صفت کو وہ پہچانتا تھا اور اپنے نزدیک پاتا تھا اوسکو نہیں دیکھا اوسنے کہا کہ اے معشر قریش تم لوگوں میں سے میرے اس کمانے سے کوئی شخص تخلف نہ کرے لوگوں نے کہا اے بحیرا کسی نے تجھے تخلف نہیں کیا ہر ایک شخص کو یہ سزاوار ہے کہ وہ تیرے پاس آئے مگر ایک لڑکا نہیں آیا ہے وہ قوم کے لوگوں میں کم سن ہے وہ لوگوں کے کچاؤں کے پاس رہ گیا ہے بحیرا نے کہا ایسا نہ کرو کہ وہ شریک نہوا و سکو بلا کہ تمہارے ساتھ اس کمانے پر وہ ضرور حاضر ہو ایک قریش مرد نے جو قوم کے ساتھ تھا لات اور عوی کی قسم کما کے کہا کہ ابن عبد اللہ ابن عبد المطلب ہمارے درمیان ہوں وہ کمانے پر نہ آوین اور ہم کا دین یہ امر ہمارے واسطے

شومی ہے راوی نے کہا وہ مرد آپ کی طرف گیا اور آپ کو اوسنے گود میں لایا پھر وہ آپ کو لایا یہاں تک کہ آپ کو قوم کے ساتھ بٹھلایا جبکہ بحیر نے آپ کو دیکھا تو تیز نگاہ سے دیکھنے لگا اور آپ کے جسم مبارک میں کی اون اشیا کو دیکھتا رہا جو اپنے پاس آپ کی صفت میں پاتا تھا جسوقت قوم کمانا کہانے سے فارغ ہو گئی اور لوگ متفرق ہو گئے تو بحیر اٹھا اور اوسنے آپ سے کہا اے لڑکے میں تجھ سے لات اور عزی کی قسم دیکر پوچھتا ہوں جس چیز سے زمین تجھ سے سوال کرتا ہوں تو مجھ کو اس سے خبر دے بحیر نے لات اور عزی کی قسم آپ کو اوسواسطے دی تھی کہ اوسنے سنا تھا کہ آپ کی قوم کے لوگ لات اور عزی کے ساتھ حلف کرتے ہیں تو میں نے یہ زعم کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحیر سے کہا کہ لات اور عزی کی قسم دیکر مجھ سے تو کچھ نہ پوچھ اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ جس قدر مجھ کو لات اور عزی سے بغض ہے ہرگز کسی چیز سے بغض نہیں ہے بحیر نے یہ سن کر کہا کہ میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیکر جس چیز کو پوچھتا ہوں آپ اس سے مجھ کو خبر دیجئے آپ نے اسوقت اس سے فرمایا جو تو چاہے پوچھ بحیر آپ کے حالات سے بہت سی چیزیں آپ سے پوچھنے پر آمادہ ہوا آپ کے خواب اور آپ کی ہمت اور آپ کے کل امور کو پوچھتا جاتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو خبر دیتے جاتے تے بحیر کے پاس آپ کے جو صفت تھی وہ واقعات جو آپ نے بیان کئے اوسکے موافق ہوئے پھر بحیر نے آپ کی پشت مبارک کو دیکھا اور اوسنے خاتم نبوت کو دولون شالون کی طرح میں اوسکی جگہ پر دیکھا تو آپ کی صفت میں بحیر کے پاس تھی راوی نے کہا کہ بحیر اسوقت اس امر سے فارغ ہو گیا تو آپ کے چچا ابوطالب کے پاس آیا اور اوسنے پوچھا کہ یہ لڑکا آپ کا کون ہے ابوطالب نے کہا کہ یہ میرا فرزند ہے بحیر نے کہا کہ یہ لڑکا آپ کا بیٹا نہیں ہے اور اس لڑکے کی واسطے یہ امر سزاوار نہیں ہے کہ اس کا باپ زندہ ہو یہ سن کر ابوطالب نے کہا کہ یہ میرے بھائی کا لڑکا ہے بحیر نے پوچھا اس لڑکے کا باپ کہاں گیا ابوطالب نے کہا کہ ایسے حال میں مر گیا اسکی مان اسکے ساتھ حاملہ تھی بحیر نے یہ سن کر کہا کہ تم نے سچ کہا تم اپنے بیٹے کو اس کے شہر کو پلٹا دو اور یہود سے تم اسپر ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ کی قسم ہے اگر یہود اسکو دیکھیں گے اور جس صفت کو میں نے پچا ہے اگر یہود اس سے اس صفت کو پچا نیں گے تو وہ شکر رینگے اسنے کہ تمہارے اس بیٹے

کی بڑی شان ہونے والی ہے اسکو جلد اسکے شہر ون کی طرف لیجاو بھیرا سے یہ سکر آپکے چچا ابوطالب آپکو ساتھ لیکر وہاں سے جلد نکلے یہاں تک کہ آپکو مکہ میں لے آئے جس وقت کہ شام میں تجارت سے فارغ ہو گئے اوس امر میں کہ آدمی باتیں کرتے تھے لوگوں نے یہ گمان کیا ہے کہ زبیر اور تمام اور دریس جواہل کتاب سے ایک گروہ تھا انہوں نے اوس سفر میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ تھے بہت سی چیزیں دیکھی تھیں اور آپکے ساتھ ہزار ارادہ کیا تھا بھیرا نے ان اہل کتاب کو آپکی طرف سے پھیر دیا اور خدا سے ڈرایا اور آپکا ذکر اور آپکی صفت جو وہ کتاب میں پاتے تھے اوسکو یاد دلایا اور یہ کہا کہ تم لوگ جس امر کا ارادہ کرتے ہو اگر اوس پر سب متفق ہو جاؤ گے آپ پر تو قدرت نہوگی بھیرا نے یہاں تک اذیت کی کہ جو کچھ بھیرا نے اون سے کہا انہوں نے اوسکو پہچان لیا اور جو کچھ بھیرا نے کہا اوسکی تصدیق انہوں نے کی ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا اور پلٹ کے چلے گئے اس باب میں ابوطالب نے بیات کہی ہیں اونہیں سے یہ بیات

ہیں ۵

فسار جو احمق را ومن محمد	احادیث تجملو غم کل فواد
زبیر اور تمام اور دریس پلٹ کر نہیں گئے یہاں تک کہ انہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ باتیں دیکھیں جو ہزار کیل کے غم کو زایل کرتی تھیں۔	
دحتی را و احبار کل مدینہ	سجود الہ من عصبۃ و فساد
اور انہوں نے یہاں تک دیکھا کہ ہر ایک شہر کے علما اکٹھے اور تنہا آپکو سجدہ کرتے ہیں	
زبیر او تمام وقت مکان شاہرا	درینا و سہوا کلیم بفساد
زبیر اور تمام کو اور دریس کو کہ موجود تھا اور ان کل نے فساد کا ارادہ کیا تھا۔	
فقال لعم قولای بھیرا و ایقنوا	لہ بعد تکذیب و طول بعباد
بھیرا نے ان لوگوں سے ایک بات کہی اور انہوں نے بعد تکذیب اور طول بعد خیالات کے اوسکی بات کا یقین کر لیا۔	

الحکم قال للرمط الذین تمودوا وجابید ہم فی السد کل جہاد

جیسے کہ اوس گروہ سے کہا کہ یہودی ہو گئے تھے پس انکے سامنے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کوشش کا جو حق تھا بجز کوشش کی

فقال ولم یرک لہ انفع رده فان لہ ارضا دکل مصاد

بجیرانے کہا اور آپ کے واسطے اوسنے کوئی نصیحت نہ جوڑی اور آپ کو پھیر دیا ایسے کہ آپ کے واسطے ہر ایک شکار کی جگہ میں گہات تھی یعنی لوگ آپ کے مخالف تھے اور ضرر پہنچانے کی فکر میں تھے۔

فانی اخاف الحاسدین وانہ لفی الکتب مکتوب بکل مداد

بجیرانے یہ کہا کہ آپ کے ساتھ جو لوگ حسد کرتے ہیں میں اوسے خوف کرتا ہوں اور خدا ایسے کرتے ہیں کہ آپ کی شان اور صفت کتابوں میں ہر ایک سیاہی سے لکھی ہوئی ہے۔

ابونعیم نے واقدی سے واقدی نے اپنے شیوخ سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے اور واقدی کی روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں آنکھوں کی سرخی کو بھیرا دیکھنے لگا پھر اوسنے آپ کی قوم سے کہا کہ مجھ کو خبر کرو کہ یہ سرخی آتی جاتی ہے یا آپ سے مفارقت نہیں کرتی ہے آپ کی قوم نے کہا کہ سمجھئے ہرگز نہیں دیکھا کہ اس سرخی نے آپ سے مفارقت کی ہو اور بجیرانے آپ سے آپ کے سونے کو پوچھا آپ نے فرمایا کہ میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا قلب نہیں سوتا اور اس حدیث میں بھیرا کے اس قول کے بعد جو ابوطالب سے کہا کہ آپ کے اس بیتبجی کی بڑی شان ہونے والی ہے یہ وارد ہے کہ آپ کے اوصاف ہم اپنی کتابوں میں اور اس علم میں پاتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا سے میراث میں پایا ہے اور ہم سے اس احرمین عہد لئے گئے ہیں یہ سنکر ابوطالب نے بھیرا سے پوچھا کہ تم سے کس نے عہد لئے ہیں بھیرا نے کہا اللہ تعالیٰ نے ہم سے عہد لئے ہیں وہ عہد عیسیٰ بن مریم علیہ السلام لائے ہیں اور اس حدیث کو ابن سعد نے اسکی مثل طوالت کے ساتھ داود بن الحصین سے روایت کی ہے اور ابن سعد کی اس حدیث میں یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بارہ برس کے تھے۔

ابونعیم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ابوطالب شام کی طرف تجارت کے واسطے



قریش کے ایک گروہ کے ساتھ گئے اور اپنے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لیا جبکہ گرمی اور حرار کے وقت بحیرہ اراہب کے قریب پہنچے تو بحیرہ اراہب نے اپنی نگاہ اٹھائی اور یکایک ایک ایک کو دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پرادن لوگوں کے درمیان جو آپ کے ساتھ ہیں وہ ہوب سے سایہ تر ہے پھر انے کہا تا پکھولیا اور ادن لوگوں کو اپنے صومعہ میں بلایا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صومعہ میں داخل ہوئے تو صومعہ نوز سے منور ہو گیا بحیرہ نے دیکھ لیا کہ یہ وہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکو عرب میں سے کل مخلوق کی طرف بھیجے گا۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے روایت کی ہے کہ ابوطالب شام کی طرف گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ تھے صاحب دیر کے پاس اور ترے صاحب دیر نے ابوطالب سے پوچھا یہ لڑکا آپ کا کون ہے ابوطالب نے کہا میرا بیٹا ہے صاحب دیر نے کہا یہ آپ کا بیٹا نہیں ہے اور اس لڑکے کی واسطے یہ سزاوار نہیں ہے کہ اس کا باپ زندہ رہے ابوطالب نے اس سے پوچھا یہ کس واسطے ہے کہ اس کا باپ زندہ نہ رہے گا راہب نے کہا اسلئے کہ اس کا چہرہ نبی کا چہرہ ہے اور اسکی آنکھیں نبی کی آنکھیں ہیں ابوطالب نے پوچھا نبی کیا ہے۔ راہب نے کہا نبی وہ ہے کہ اسکی طرف آسمان سے وحی آتی ہے وہ نبی اوس وحی سے اہل زمین کو خبر دیتا ہے ابوطالب نے کہا تو جبات کہتا ہے اللہ تعالیٰ اوس سے زیادہ بزرگ ہے راہب نے کہا یہود سے اسکو بچاؤ اور ادن سے ڈرتے رہو راوی نے کہا کہ ابوطالب پہر دان سے نکلے اور دو سکے راہب کے پاس اور ترے وہ بھی صاحب دیر تھا اوس راہب نے پوچھا یہ لڑکا آپ کا کون ہے ابوطالب نے کہا میرا بیٹا ہے راہب نے کہا کہ یہ آپ کا بیٹا نہیں ہے اور اس لڑکے کی واسطے یہ سزاوار نہیں ہے کہ اس کا باپ زندہ رہے ابوطالب نے پوچھا کس واسطے اس کا باپ زندہ نہ رہے گا راہب نے کہا اسلئے کہ اس کا چہرہ نبی کا چہرہ ہے اور اسکی آنکھیں نبی کی آنکھیں ہیں ابوطالب نے یہ سن کر سبحان اللہ کہا اور یہ کہا کہ تو جبات کہتا ہے اللہ تعالیٰ اوس سے زیادہ بزرگ ہے ابوطالب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اے میرے بھتیجے جبات یہ لوگ کہتے ہیں

کیا تو اوسکو نہیں سنتا ہے آپ نے فرمایا اے چچا اللہ تعالیٰ کی قدرت کا انکار نہ کرو۔

ابن سعد نے سعید بن عبد الرحمن بن ابی ہریرہ سے روایت کی ہے کہ راہب نے ابوطالب سے کہا کہ آپ اپنے بیٹے کو اس جگہ تک ہرگز نہ نکالو ایسے کہ یہود اہل عداوت ہیں اور یہ اس امت کا نبی ہے یہ عرب میں سے ہے اور یہود اس سے حسد رکھتے ہیں یہود یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ نبی بنی اسرائیل سے ہوا اپنے بیٹے کی حفاظت کرو۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے ابی مجاز سے یہ روایت کی ہے کہ ابوطالب نے شام کی طرف سفر کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ لیا ایک منفرل میں اترے آپ کے پاس اوس جگہ میں ایک راہب آیا اور اوس نے کہا کہ تم لوگوں میں ایک صلح مرد ہے پھر اوس راہب نے یہ پوچھا کہ اس لڑکے کا ولی کمان ہے ابوطالب نے کہا میں ہوں راہب نے کہا کہ اس لڑکے کی حفاظت کرو اور اسکو شام کی طرف نہ لیجاؤ یہود عاصد ہیں اور مجھ کو اس پر یہود سے خوف ہے راہب نے آپ کو وہاں سے پھیر دیا۔

ابن مندہ نے ضعیف سند کے ساتھ ابن عباس سے یہ روایت کی ہے کہ ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ اٹھارہ برس کے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبیل برس کے تھے ابوبکر الصدیق اوسوقت آپ کے ہمراہ ہوئے قریش کے لوگ تجارت کے لیے شام کی طرف ارادہ کرتے تھے یہاں تک گئے کہ حقیقت آپ اوس جگہ اترے جس جگہ پیری کا ایک درخت تھا آپ اوس کے سایہ میں بیٹھ گئے اور ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ ایک راہب کے پاس گئے کہ اوس کا نام بھرا تھا اوس سے کچھ پوچھتے تھے اوس راہب نے حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے پوچھا وہ کون مرد ہے جو درخت کے سایہ میں بیٹھا ہے ابوبکر الصدیق نے کہا کہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہیں راہب نے کہا واللہ یہ شخص نبی ہے عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے بعد سے کوئی شخص اس درخت کے سایہ میں نہیں بیٹھا مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی محبت حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے دل میں بیٹھ گئی جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رسالت پر مبعوث ہوئے ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کا اتباع کیا ابن حجر نے اپنی کتاب اصحاب میں کہا ہے

پاس آئے ابوطالب سے سامان مول لیتے تھے اونکے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم آگئے آپ  
 اوسوقت لڑکے تھے جبکہ یہود نے آپکو دیکھا تو جس کارمین وہ مشغول تھے اوسکو چھوڑ دیا اور ہاگتے  
 ہوئے نکلے ابوطالب نے ایک مرد سے جواونکے پاس تھا کہا کہ تو جا اور دن دن استون سے  
 اونکے آگے پہنچ جا جسوقت وہ یہود تجھکو بلجی دین تو تو اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مار اور ادس  
 کہو کہ میں نہایت تعجب خیز امر دیکھا اور تو دیکھ کہ وہ تجھکو کیا جواب دیتے ہیں وہ مرد دن رات  
 سے جن جن راستوں سے ابوطالب نے ادس سے کہا تھا گیا اور جو کچھ کھا تھا ادس نے یہود  
 کے ساتھ دیا ہی کیا یہود نے ادس مرد سے پوچھا تو نے کونسی عجیب بات دیکھی تو نے جو کچھ  
 دیکھا ہے سہنے ادس سے زیادہ تعجب خیز امر دیکھا ہے ادس مرد نے پوچھا تم نے کیا شے دیکھی  
 اونہوں نے کہا کہ سہنے اسی وقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ زمین پر پر رہے تھے۔

## باب

ابن عساکر نے ابی الزناوہ سے روایت کی ہے کہ ابوطالب اور ابولہب نے کشتی لڑی  
 ابولہب نے ابوطالب کو چپاڑ ڈالا اور ابوطالب کے سینہ پر چڑھ کے بیٹھ گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 اوسدن لڑکے تھے آپنے ابولہب کی زلفوں کے بال پکڑ کے کہنے ابولہب نے آپ سے کہا کہ میں  
 آپکا چچا ہوں اور ابوطالب بھی آپکے چچا ہیں آپنے کسواسطے اونکی احانت کی اور میری احانت  
 نہ کی آپنے ابولہب سے کہا ابوطالب مجھکو تجھ سے زیادہ دوست ہیں یہ سنکر اسی روز سے  
 ابولہب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کی اور اپنے ولین اس بات کو اوسنے چپا کر کا۔

## باب

ابن سعد نے عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر الغدیری سے یہ روایت کی ہے کہ جبکہ ابوطالب کی  
 وفات کا وقت آگیا تو اونہوں نے نبی عبدال مطلب کو بلایا اور کہا کہ تم لوگ ہمیشہ خیر کے ساتھ رہو

جب تک تم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنو گے اور حجب تک اونکا اتباع کرو گے تم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرو اور آپ کی اعانت کرو تم ہدایت پاؤ گے مسلم نے عباس بن عبد المطلب سے روایت کی ہے کہ اسے کہنے پوچھایا رسول اللہ اپنے ابوطالب کو کچھ نفع پہنچایا ابوطالب آپ کی خبر گیری کرتے تھے اور آپ کے واسطے لوگوں پر غصہ کرتے تھے آپ نے فرمایا بیشک میں نے ابوطالب کو نفع پہنچایا ہے وہ دوزخ میں مقام منضحل میں ہیں اور اگر میں نہ ہوتا تو ابوطالب دوزخ کے درک اسفل میں ہوتے۔

ابن سعد نے کہا ہے کہ ہجو عفان بن مسلم نے خبر دی اور اون سے حماد بن سلمہ نے ثابت الہنثانی سے اور اون سے اسحاق بن عبد اللہ بن الحارث نے حدیث کی ہے کہ اسے کہ عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھایا رسول اللہ کیا آپ ابوطالب کے واسطے خیر کی امید رکھتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ہر ایک خیر کی امید میں اپنے رب کے رکھتا ہوں اس حدیث کو ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

ابن عساکر نے عمر بن العاص سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ میرے نزدیک ابوطالب کی واسطے ضرور رحم ہے جو حق صلہ رحمی کا ہے میں اوسکو ادا کروں گا تمام نے اپنے نوادین اور ابن عساکر نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو وقت قیامت کا دن ہو گا تو میں اپنے باپ اور اپنی ماں اور اپنے چچا ابوطالب اور اپنے رضاعی بہائی کے لیے کہ جاہلیت میں تھا شفاعت کروں گا تمام نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند میں ولید بن سلمہ منکر الحدیث ہے۔

خطیب اور ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہر آپ فرماتے تھے کہ میں نے اس گروہ کے باب میں شفاعت کی ہے یعنی اپنے باپ اور اپنے چچا ابوطالب اور اپنے دودھ شریک بہائی حلیمہ سعدیہ کے فرزند کے لیے کہ یہ لوگ بعث یعنی ادھٹنے کے بعد ہر اکندہ نمونگے جیسے عنابر اکندہ ہوتا ہے خطیب نے

کہا ہے کہ اس حدیث کی اسناد میں خطاب بن عبد الدیم الارسوتی ہے وہ ضعیف ہے  
یحییٰ بن المبارک الصنعانی سے مناکیر احادیث کی روایت کرنے میں معروف ہے اور یحییٰ  
مجمول ہے وہ منصور بن المعتمر سے اور منصور لیث بن ابی سلیم سے روایت کرتا ہے منصور بن لیث  
سے کوئی روایت نہیں کی لیث میں ضعف ہے۔

## باب

ابن عساکر نے حسن کے طریق سے بن عمارہ سے بن عمارہ نے ادن رجال سے جنکے نام بیان  
کئے ہیں یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کی قبر پر گئے  
تاکہ ابو طالب کے واسطے دعائے مغفرت کریں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ماکان للنبی والدین  
استوائان یستغفران للمشركین آخر آیت تک نبی اور اہل ایمان کو یہ حق نہیں ہے کہ مشرکوں کے  
یہ دعائے مغفرت کریں ابو طالب کی موت کفر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سخت ہوئی اللہ تعالیٰ  
نے یہ آیت نازل فرمائی اُنک لاتمدی من حبست۔ اے محمد جن لوگوں کو آپ دوست رکھتے ہیں  
اونکی ہر ایت آپ نہیں کر سکتے یعنی ابو طالب کی ہر ایت نہیں کر سکتے و لکن اللہ ہدی من یشاء  
ولیکن اللہ تعالیٰ جن لوگوں کو چاہتا ہے اونکی ہر ایت کرتا ہے اس سے عباس بن عبد المطلب  
مراد ہیں عباس بن عبد المطلب ابو طالب کے عوض میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ابو طالب کی  
جگہ ہیں عباس ابو طالب کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب چچاؤں سے  
زیادہ دوست تھے۔

## باب

ابن عساکر نے عبد اللہ بن جعفر سے روایت کی ہے کہ جبوقت ابو طالب مر گئے قریش کے  
سفہائین سے ایک سفیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا اور اسنے آپ پر مٹی ڈال دی  
آہل لڑکیوں میں سے ایک عورت آئی اسنے آپ کے چہرہ مبارک سے وہ مٹی پونچھ ڈالی اور وہ روٹی

تھی آپ نے فرمایا اے میری بیٹی تو نہ رواد اللہ تعالیٰ تیرے باپ کو مارنے ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں ہو کہ  
جو چیزیں اہل جاہلیت میں تھیں اللہ تعالیٰ نے شباب کے زمانہ میں  
آپ کو ان سے محفوظ رکھا تھا

شیخین نے جابر بن عبد اللہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ شریف  
کے واسطے پتھر اٹھا کر لے جا رہے تھے اور آپ کے جسم مبارک پر ایک تھمڑا آپ کے چچا عباسؓ نے  
آپ کے کما اے بیٹے اگر تو اپنا تھمڑا کھول کے اپنے کاندھوں پر رکھ لیتا تو تجھ کو پتھر کی رگڑ وغیرہ  
بچاتا آپ نے تھمڑا کو کھول کر اپنے دونوں کاندھوں پر رکھ لیا آپ بیہوش ہو کر گر پڑے اور سدن  
کے بعد کسی نے آپ کو برہنہ نہیں دیکھا۔

شیخین نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جبکہ کعبہ معظمہ بنایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم اور عباس رضی اللہ عنہ گئے پتھر اٹھا رہے تھے عباس رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ  
اپنا تھمڑا اپنے کاندھ پر رکھ لو پتھر کی رگڑ وغیرہ سے تھمڑا محفوظ رہے گا آپ نے اپنا تھمڑا کاندھ پر رکھ لیا  
آپ زمین پر گر پڑے اور آپ کی آنکھیں آسمان کو لگ گئیں پھر آپ اٹھ اٹھے اور پوچھا کہ میرا تھمڑا  
کہاں ہے اور تھمڑا لے کر اپنے جسم پر باندھ لیا۔

بیہقی اور ابوالنعیم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ماہِ مین اور میرا بہت بچا اپنے  
گردنوں پر پتھر اٹھا رہے تھے اور ہمارے تھمڑے پتھروں کے نیچے رکھے تھے جو قوت آدمیوں کا جوڑ  
ہوتا ہم اپنے تھمڑے باندھ لیتے تھے اوس درمیان کہ مین جابا تھا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے  
آگے جا رہے تھے آپ گر پڑے میں آپ کے ڈھونڈنے کو آیا میں نے دیکھا کہ آپ آسمان کی طرف دیکھ  
رہے ہیں میں نے پوچھا آپ کا کیا حال ہے آپ کہہ گئے اور اپنا تھمڑا لے لیا اور آپ نے فرمایا کہ  
مجھ کو برہنہ چلتے پھرنے سے منافقت کی گئی ہے میں اس قصہ کو آدمیوں سے اس خوف سے

چہا تا تھا کہ لوگ سنکر آپکو مجنون کہیں گے۔

حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور ابو نعیم نے ابو الطفیل سے روایت کی ہے کہ جسوقت قریش نے کعبہ کی بنا ڈالی تو اجیاد الضوا جی سے تہرا دٹھائے اور اس حال میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہرا دٹھا رہے تھے آپکی شرمگاہ کھل گئی آپکو نڈا کی گئی اسے محمد اپنی شرمگاہ کو چہاؤ یہ اول ندا تھی جو آپکو کی گئی آپکی شرمگاہ اسکے بعد اور اسکے قبل نہیں دیکھی گئی۔

ابن سعد اور ابن عدی اور حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور ابو نعیم نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ابو طالب زعمزم کی درستی کر رہے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہرا دٹھا رہے تھے آپ اسوقت لڑکے تھے آپنے اپنا تھم لیکر تہرا سے حفاظت کی آپ بیہوش ہو گئے جبکہ آپکو بیہوشی سے افاقہ ہوا ابو طالب نے آپ سے پوچھا آپنے فرمایا کہ ایک آنے والا میرے پاس آیا وہ سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا اور سننے مجھے کہا اپنے ستر کی جاے چہاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کی یہ پہلی چیز دیکھی کہ آپ ستر پوشی کے لئے کہا گیا اور آپ اسوقت لڑکے تھے راوی نے کہا اوس دن سے آپکی شرمگاہ کسی نے نہیں دیکھی۔

ابن سعد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے حضرت عائشہ نے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرمگاہ نہیں دیکھی۔

ابن راہویہ نے اپنی (مسند) میں اور ابن اسحاق اور یزید اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ اہل جاہلیت جن چیزوں کا قصد و عورتوں سے کرتے تھے میں نے کسی شے کے ساتھ قصد نہیں کیا مگر دور اتون میں اور ادون دولون راتون میں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اہل جاہلیت کے شغل سے بچایا ہم اپنے گھر کی بکریٹان چرانے میں تھے ایک رات میں نے

اپنے ساتھی سے جو مکہ کا تھا کہا کہ میری بکریاں تو دیکھتا رہو تاکہ میں مکہ میں جاؤں اور جیسے جو ان کو قصہ کہانی سنتے ہیں میں بھی سنوں اوسنے کہا بہترین مکہ میں داخل ہوا یہاں تک کہ مکہ کے مکانوں میں سے میں پہلے مکان کو آیا میں نے کمبل کو دوہڑ پڑے اور مزامیر کے ساتھ ستائین نے پوچھا یہ کیا ہے مجھے کہا کہ فلاں نے فلاں عورت کے ساتھ بیاہ کیا ہے میں دیکھنے کے لیے بیٹھ گیا مجھ کو اللہ تعالیٰ نے سلا دیا اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ مجھ کو بیدار نہیں کیا مگر وہ دھوپ لگنے سے پہر میں اپنے ساتھی کی طرف پلٹ کے گیا اوسنے مجھے پوچھا تم نے کیا کیا میں نے کہا میں نے کیا پہر میں نے جواہر دیکھا تھا اوس سے اوس کو خبر کی پہر میں نے اپنے ساتھی سے دوسری رات کو کہا کہ میری بکریاں تو دیکھتے رہنا تاکہ میں مکہ میں قصہ کہانی سنوں وہ میری بکریاں دیکھتا رہا جبکہ میں مکہ میں داخل ہوا میں نے اوس رات میں جو سنا تھا اوسکی مثل اس رات میں بھی سنا میں دیکھنے کے لئے بیٹھ گیا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو سلا دیا اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ مجھ کو بیدار نہیں کیا مگر وہ دھوپ لگنے سے پہر میں اپنے ساتھی کے پاس پلٹ کے گیا اوس نے مجھے پوچھا تم نے کیا کیا میں نے اوس سے کہا میں نے کچھ نہیں کیا پہر میں نے اوس کو جو خبر تھی اوس سے خبر کی اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ میں نے ان دو راتوں کے بعد تماشے اور کھیل سے کسی شے کا قصد اور اعادہ نہیں کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اپنی نبوت سے مکرم کیا۔ ابن حجر نے کہا ہے کہ اس حدیث کی اسناد حسن اور متصل ہے اور اس حدیث کے رجال ثقہ ہیں۔

طبرانی اور ابونعیم اور ابن عساکر نے عمار بن یاسر سے روایت کی ہے اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ جاہلیت میں عورتوں کے کھیل تماشے میں کیا آپ گئے تھے۔ آپ نے فرمایا نہیں مجھ کو دو وقت اتفاق ہوا ایک وقت تو میں سو گیا اور دوسرے وقت میرے اور ادن آدیوں کے درمیان قوم کا قصہ گویا ہو گیا۔

شیخین نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ اسے کہ جو قیامت آیت وانذر عشیرتک الا قرین نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش میں ہر ایک بطن میں بکا اور اودن



پوچھا کیا تم لوگ یہ یقین کرتے ہو کہ اگر میں تم سے کہوں کہ اس پہاڑ کے نیچے سوار ہین کیا تم لوگ  
سیری تصدیق کرو گے قریش نے کہا بیشک ہم آپ کے اس قول کی تصدیق کریں گے مگر آپ  
جوٹ کو ہرگز نہیں آزمایا آپ نے فرمایا کہ میں تم لوگوں کو ڈرانے والا ہوں میرے سامنے عذاب شدید  
ہے یہ سن کر ابو لہب نے کہا آپ کو ہلاکت ہو کیا اس واسطے آپ نے ہلکو حج کیا ہے اللہ تعالیٰ نے  
سورہ تبت ید ابی اسب کو نازل فرمایا۔

ابو نعیم نے حضرت عائشہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ زید بن عمرو بن نفیل اس ذبیحہ کے کھانے کی بُرائی کرتا ہے کہ بغیر اللہ  
ذبح کیا گیا ہو تانوں پر چوجا تو ذبح کئے جاتے ہیں میں نے انہیں سے کچھ نہ چکھا یہاں تک  
کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کیساتھ محکو بزرگی دی۔

ابو نعیم اور ابن عساکر نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کیا آپ نے کبھی تیوں کی پوجا کی ہے آپ نے فرمایا ہرگز نہیں صحابہ نے  
پوچھا کیا آپ نے کبھی شراب پی ہے آپ نے فرمایا ہرگز نہیں اور ہمیشہ میں اس امر کو پھانسا تھا کہ  
جو شخص بت پرستی اور شراب پینے کا قصد کرے گا کفر ہوگا اور میں نہیں جانتا تھا کہ کتاب کیا ہے  
ہے اور نہ میں ایمان کو پہچانتا تھا۔

ابن سعد اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباس رض سے روایت  
کی ہے کہا ہے کہ مجھے ام امین نے حدیث کی ہے کہ بوانہ ایک بت تھا کہ اس کے پاس سال میں  
ایک دن قریش حاضر ہوتے تھے اور ابوطالب اس بت کے پاس اپنی قوم کے ساتھ حاضر ہوتے  
تھے اور ابوطالب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہتے تھے کہ اس عید میں قوم کیساتھ  
حاضر ہو آپ انکار کرتے تھے یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ ابوطالب نے آپ پر غصہ کیا اور آپ کی بہویوں نے  
اوس دن سخت غصہ کیا اور آپ کی بہویں یہ کہنے لگیں کہ آپ ہمارے معبودوں سے جو اجتناب  
کرتے ہو ہلکو آپ پر خوف ہوتا ہے یعنی (آپ کو کچھ ضرر نہ ہو پئے اور یہ کہنے لگیں اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کا کیا ارادہ ہے کہ اپنی قوم میں عید میں آپ حاضر نہ ہوں اور انکی جماعت کو زیادہ مکر وہ بھی کہتی رہیں یہاں تک کہ آپ چلے گئے اور لوگوں سے اتنی دیر تک غائب رہے جتنی دیر تک اللہ تعالیٰ نے چاہا ام ایمن نے کہا کہ ہر آپ ایسے حال میں ہماری طرف پلٹ کے آئے کہ آپ پر رعب اور خوف تھا آپ کی بہو بیویوں نے پوچھا آپ کو کیا صدمہ پہنچا ہے آپ نے فرمایا مجھ کو یہ خوف ہے کہ مجھ کو جنوں نہ ہو جائے آپ کی بہو بیویوں نے کہا اللہ تعالیٰ ایسا نہ کرے گا کہ آپ کو شیطان کے ساتھ متبلا کرے اور آپ میں خیر کی وہ خصلتیں ہیں جو آپ ہی میں ہیں آپ نے کیا دیکھا ہے آپ نے فرمایا کہ جو بوقت میں بتوں میں سے ایک بت کے پاس گیا مجھ کو ایک مرد گوردار از قد نظر آیا اور اس نے مجھ کو زور سے آواز دی اے محمد اس بت سے علیحدہ رہو اور اس کو نہ چھو و کام ایمن نے کہا کہ پھر ادن لوگوں کی عید میں آپ نہیں گئے یہاں تک کہ آپ نبی ہو گئے۔

ابو نعیم نے حضرت عائشہ رض سے روایت کی ہے کہ آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبیر بن ابی لباعہ میرے پاس سے گزرے اور میں ایسی حالت میں تھا کہ کوئی سو رہا ہو اور بیدار بھی ہو میں اس وقت رکن اور زمزم کے درمیان تھا ایک نے دوسرے سے پوچھا کیا وہ وہی ہے جو دوسرے نے کہا ہاں وہ وہی ہے اور وہ اچھا مرد ہے اگر بتوں کو نہ چھوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بتوں کو نہ چھو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو نبوت کیساتھ بزرگی دی۔

ابو نعیم اور ابن عساکر نے عطابن ابی رباح کے طریق سے ابن عباس رض سے یہ روایت کی رسیۃ الحجۃ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا زاد بہائیوں کے ساتھ (اساف بت) کے پاس کھڑے ہوئے کہ عرفات صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے کہ آپ کی طرف اپنی نگاہ ایک ساعت تک اٹھائے رہے پھر آپ پلٹ گئے آپ کے چچا زاد بہائیوں نے آپ سے پوچھا اے محمد آپ کو کیا ہو گیا ہے آپ نے فرمایا مجھ کو بت کے پاس کھڑے ہونے سے ممانعت کی گئی ہے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح کہا ہے اور ابو نعیم اور بیہقی نے زیرین حارثہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے ایک بت تاجنہ کا تھا اور سکا نام (اساف) تھا (تالیف)

جس وقت مشرکین کعبہ کا طواف کرتے تو اوس بت کو چھوتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کا طواف کیا اور آپ کے ساتھ بیٹے ہی طواف کیا جو وقت میں اوس بت کی طرف سے گذرا تیرینے اوسکو چہو ارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اس بت کو تم بچو و زید نے کہا کہ بیٹے آپ کے ساتھ طواف کیا پھر بیٹے اپنے دلمین کہا کہ میں اس بت کو ضرور چھون لگانا کہ دیکھو میں کیا ہوتا ہے میں نے اوسکو چہو ارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمکو بیٹے منع نہیں کیا تھا زید نے کہا کہ قسم ہے اوس ذات کی کہ اوسنے آپکو بزرگی دی ہے اور آپ پر کتاب نازل کی ہے بیٹے بت کو بوسہ نہیں دیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو جس امر کیساتھ بزرگی دی اوس امر کیساتھ بزرگی دی اور آپ پر اس امر کو نازل کیا۔

احمد نے عروہ بن الزبیر سے روایت کی ہے کہ اسے کہ مجھے خدیجہ بنت خویلد کے ایک بڑوسی نے حدیث کی اوسنے کہا کہ بیٹے مناسب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہ سے فرماتے تھے اے خدیجہ واللہ میں لات کو کبھی نہ چھون گا واللہ میں عمرے کو کبھی نہ چھون لگا۔ ابو یعلیٰ اور ابن عدی اور بیہقی اور ابن عساکر نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین کے حاضر ہونے کی جگہ نہیں حاضر ہوتے تھے دو فرشتے آپ کے پیچھے تھے اپنے سنا ایک اونہیں سے اپنے ساتھی سے کہتا تھا ہمارے ساتھ چلو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوں اوسنے کہا ہم آپ کے پیچھے کیونکر کھڑے ہوں کہ آپ کا محمد اسلام احسانم کیا تھا آپ کے آگے ہے اپنے یہ نکر اس کے بعد اعاذہ نہیں کیا کہ مشرکین کے ساتھ مشاہدہ بن حاضر ہوتے۔

**طبرانی اور بیہقی نے کہا ہے کہ یہ قول کہ (آپکا محمد اسلام احسانم کے ساتھ ہے) اس**  
یہ مراد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون لوگوں کے ساتھ حاضر ہوئے تھے جنہوں سے  
بتوں کو بوسہ دیا تھا یہ مراد نہیں ہے کہ آپ نے بتوں کو بوسہ دیا تھا اور مشاہدہ مشرکین سے مراد  
مشاہدہ ہیں جو مشاہدہ حلف ہیں اور وہ مشاہدہ مراد ہیں جو مشاہدہ حلف کی مثل ہیں مشاہدہ سے بیان پر

استلام اصنام کے مشاہدہ اور نہین ہین اور ابن حجر نے (مطالب عالیہ) میں کہا ہے کہ یہ حدیث جو ہے علمائے اسکا انکار عثمان بن ابی شیبہ سے کیا ہے اور اسکے منکر ہونے میں مبالغہ کیا ہے اور عثمان سے جو لفظ منکر روایت کیا گیا ہے وہ یہ لفظ ہے کہ فرشتے کے قول کو بیان کرتا ہے کہ دآپ کا عہد استلام اصنام کے ساتھ ہے اسلئے یہ لفظ منکر ہے کہ ظاہر اس قول کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استلام اصنام کی مباشرت کی ہے یہ مراد ہی نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ مشرکین نے جہان استلام اصنام کی مباشرت کی تھی آپ وہاں حاضر ہوئے تھے۔

ابن اسحاق اور بیہقی اور ابونعیم نے جعیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عہد جاہلیت میں دیکھا آپ عرفات میں قوم کے درمیان اپنے اونٹ پر سوار ہو کے کھڑے ہوئے تھے یہاں تک آپ ٹھیرنے کا ارادہ کرتے تھے کہ آپ کی قوم کے لوگ عرفات سے چلے جاتے اور آپ کو وہ لیجاتے تھے آپکا دامن پر قیام یہ امر اللہ تعالیٰ کی اوس توفیق سے تھا جو آپ کو دی گئی تھی۔

شیخین نے حضرت عائشہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ قریش اور وہ لوگ کہ قریش کے دین کے مطیع تھے وہ لوگ قبیلہ حمس کے تھے مرد لقمہ میں ٹھیرتے تھے اور یہ دعویٰ کرتے تھے کہ ہم لوگ اہل حرم ہیں۔

حسن بن سفیان نے ابنی (مسند) میں اور نبوی نے ابنی (معجم) میں اور باوردی نے (صحابہ میں) ربیعۃ الجرجشی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عہد جاہلیت میں دیکھا کہ عرفات میں کھڑے تھے میں نے یہ پچانا کہ اللہ تعالیٰ نے اس امر کی توفیق آپ کو دی ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خصوصیت میں ہے کہ آپ کی قوم آپ کے شباب کے زمانہ میں آپ کی تعظیم کرتی اور آپ کو حکم پھیلاتی اور آپ کے دعا کی التماس کرتی تھی اور قوم نے آپکا نام امین رکھا تھا یعقوب بن سفیان اور بیہقی نے ابن شریک سے یہ روایت کی ہے کہ قریش نے جسوت کہہ کر بنائیا

وہ بناتے بناتے رکن کی جگہ تک پہنچ گئے اونہون نے آپسین مقام رکن میں یہ جھگڑا کیا کہ قبل  
میں کون قبیلہ اسکو اوٹھاے اونہون نے آپسین کہا کہ آؤ اول جو شخص ہمارے آگے سے آوے ہم  
اسکو حکم ٹھیرا دیں گے انکے آگے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگئے اور آپ اسوقت لڑکے  
تھے قریش نے آپکو حکم ٹھیرایا آپنے رکن کے واسطے امر فرمایا وہ ایک کپڑے میں رکھا گیا پھر ہر ایک  
قبیلہ سے ایک ایک سردار کو نکالا اور اسکو کپڑے کی ایک ایک طرف دی کہ وہ کپڑے پھر رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم اوپر چڑھے اور ان سرداروں نے رکن کو آپکی طرف اٹھایا پھر رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے اسکو رکھ دیا ان لوگوں کی زبانوں پر کوئی لفظ زیادہ نہوتا مگر آپکی جانب سے خوشنودی  
یا یہ کہ آپکا سن مبارک جتنا بڑھتا جاتا تھا وہ لوگ آپسے خوشنود ہوتے جاتے تھے  
یہاں تک کہ وہ لوگ آپکی تعظیم کرتے تھے کہ وحی نازل ہونے سے قبل اونہون نے آپکا نام امین رکھ دیا  
اور لوگوں نے یہ ارادہ کر لیا کہ کسی اونٹ کو وہ ذبح نہیں کرتے مگر اس میں دعاے برکت کیلئے آپسے  
التماس کرتے تھے۔

ابو نعیم اور ابن سعد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور محمد بن جابر بن مطعم سے روایت کی ہے ان  
دونوں راویوں نے کہا ہے کہ جبوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکن کو رکھا تو ایک  
مرد اہل نجد سے گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ پتھر دے تاکہ اس پتھر کے ساتھ رکن کو آپ مضبوط  
کر دیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اس نجدی کو پتھر دینے سے منع کیا اور خود حضرت عباس نے نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم کو پتھر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پتھر سے رکن کو مضبوط جمادیا  
اس امر سے مرد وہ نجدی غضبناک ہوا اور اسنے کہا بڑا تعجب اس قوم سے ہے کہ اہل شرف اور  
اہل عقول اور اہل سن اور اہل اموال ہوا وہ قوم ایسے شخص کی اطاعت کا قصد کرے جو  
اونسے سن میں اصغر ہو اور مال میں اقل ہو ان لوگوں نے اس شخص کی اس درجہ تکریم کی ہے  
اور انہی نگاہ میں اسکو رکھا ہے کہ اپنا رئیس بنا لیا ہے اور یہ گویا اس کے خادم ہیں آگاہ ہو جاؤ واللہ  
یہ لڑکا ان سے ایسی سبقت کر گیا کہ سب سے بڑھ جائیگا اور ان لوگوں کے درمیان انکے حصے

اور فیصہ تقسیم کر لگایہ مروّجہی مخالف گفتگو کرنے والا کہا جاتا ہے کہ ابلیس لعین تھا۔  
 ابن سعد اور ابن عساکر نے داؤد بن الحصین سے روایت کی ہے کہ اسے کہہ کر داؤد بن  
 کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شان سے جوان ہوئے کہ مروت میں انبی قوم  
 سے افضل تھے اور خلق میں اذن سے احسن تھے اور مخالطت میں اذن سے اکرم تھے اور  
 ہمسایگی میں اذن سے احسن تھے اور حلم اور امانت میں اذن سے اعظم تھے اور بات میں اذن سے  
 زیادہ صادق تھے اور فرخش اور بری بات کہنے میں اذن سے زیادہ بعید تھے اور ایسی حالت میں  
 کہی نہیں دیکھے گئے کہ کسی کیساتھ جنگ و جدال اور خصومت اور دشنام دہی کی ہو یہاں تک  
 کہ آپکی قوم نے آپکا نام امین رکھا۔

ابو نعیم نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ اسے کہ مجھے میرے مولیٰ عبداللہ بن اسحاق نے  
 حدیث کی ہے کہ اسے کہ میں جاہلیت کے زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شریک تھا  
 جبکہ میں مدینہ میں آیا تو آپ نے مجھ سے پوچھا تم مجھ کو پہچانتے ہو میں نے عرض کیا بیشک میں  
 پہچانتا ہوں آپ میرے شریک تھے آپ بہت اچھے شریک تھے۔

ابوداؤد اور ابویعلیٰ اور ابن مندہ نے (کتاب المغزۃ) میں اور خزاعی نے (مکام الاعلاقیہ)  
 میں عبداللہ بن ابی الحسّاسے روایت کی ہے کہ اسے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 آپکے مبعوث ہونے سے پہلے ایک قسم کی بیج کی میرے ذمہ آپکی کچھ شے رہ گئی میں نے آپ سے  
 یہ وعدہ کیا کہ آپکی جگہ پر میں اوس شے کو لیکر آتا ہوں میں حبلہ لایا اور میں نے جسدن کا وعدہ کیا  
 تھا اوسدن کو اور اوسکے دو سے دن کو میں بھول گیا میں آپکے پاس تیسرے دن آیا اور  
 آپکو میں نے آپکی اوسی جاے میں پایا جس جگہ آپکو میں چھوڑ کے گیا تھا آپ نے مجھے فرمایا کہ تم نے مجھ کو  
 تکلیف دی میں اسجگہ تین دن سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ \*

ابن سعد نے ربیع بن خثیم سے روایت کی ہے کہ اسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
 عہد جاہلیت میں اسلام کے قبل مجھ کو کیا جاتا تھا یعنی جب آدمیوں میں کسی معاملہ کی نسبت

جگڑا ہوتا تو آپ (سکا فیصلہ فرماتے تے)

یہ باب اون آیات کے بیان میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
نے حضرت خدیجہ رضی کے واسطے میسرہ کے ہمراہ سفر کیا تھا  
اور اوس سفر میں وہ نشانیں ظاہر ہوئی تھیں

ابن اسحاق نے کہا ہے کہ حضرت خدیجہ رضی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رو برو یہ امر پیش کیا کہ  
آپ اذ نکا مال لیکر تجارت کے واسطے شام کی طرف جا دیں آپ شام کی طرف نکلے اور آپ کے  
ہمراہ میسرہ حضرت خدیجہ رضی کا غلام تھا یہاں تک کہ آپ شام میں آئے اور ایک درخت کے سایہ میں  
جو ایک راہب کے صومعہ کے قریب تھا آپ اترے راہب نے میسرہ کو اوپر سے دیکھا اور اوسنے  
پوچھا کہ یہ مرد کون ہے جو اس درخت کے سایہ کے نیچے اتر رہا ہے میسرہ نے کہا کہ یہ مرد قریش میں سے  
اہل حرم سے ہے یہ سنکر راہب نے کہا کہ اس درخت کے نیچے ہرگز کوئی شخص نہیں اترتا مگر نبی  
لوگ جس امر میں زعم کرتے تھے یعنی آپ کی نبی ہونے کا لوگوں کو زعم تھا میسرہ جیوقت دوپہر کا وقت  
ہوتا اور گرمی کی شدت ہوتی تھی تو دو فرشتوں کو دیکھتا تھا کہ دھوپ سے آپ پر وہ سایہ کرتے  
تھے اور آپ اپنے اونٹ پر سوار جاتے تھے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شام سے حضرت خدیجہ رضی کا مال  
لیکر آئے آپ جو کچھ لائے تھے حضرت خدیجہ رضی نے اوسکو فروخت کیا وگنا نفع ہوا اور میسرہ نے  
راہب کا قول حضرت خدیجہ رضی سے بیان کیا اور اوسنے دو فرشتوں کو سایہ کرتے ہوئے دیکھا  
تھا وہ بیان کیا کہ حضرت خدیجہ رضی نے میسرہ سے یہ سنکر آپ کے ساتھ رکاح کرنے میں رغبت کی یہی  
نے اس حدیث کو ابن اسحاق سے روایت کیا ہے۔

ابن سعد اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے نفیہ بنت منیہ لیلیٰ بن منیہ کی بہن سے روایت کی ہے  
کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پچیس سال کی عمر کو پہنچے اور آپ کا نام مبارک مکہ میں نہ تھا مگر  
ابن آپ حضرت خدیجہ رضی کی تجارت کے واسطے شام کی طرف گئے اور آپ کے ساتھ حضرت خدیجہ رضی کا

غلام میسرہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میسرہ بصری مین آئے اور ایک درخت کے سایہ میں اترے آپکو دیکھ کر نسطور الراہب نے کہا کہ اس درخت کے نیچے ہرگز نہیں اترنا اگر نبی پر راہب نے میسرہ سے پوچھا کیا آپکی دونوں آنکھوں میں سرخی ہے میسرہ نے کہا ہاں سرخی ہے وہ جدا نہیں ہوتی راہب نے یہ سن کر کہا آپ نبی ہیں اور آپ آخر انبیاء ہیں پر آپ نے اپنا سامان فروخت کیا آپکے اور ایک مرد کے درمیان خصومت واقع ہوئی اوسنے آپکے کہا کہ آپ لات اور عری کے ساتھ حلف کیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد سے فرمایا کہ مین نے لات اور عری کے ساتھ ہرگز حلف نہیں کیا ہے اور مین تجھکو امر کرتا ہوں تو ان دونوں بیسنی لات اور عری سے اعراض کر یہ سن کر اس مرد نے کہا کہ بات آپ ہی کی بات ہے یعنی آپ سچ فرماتے ہیں اور حق پر ہیں پر اس مرد نے میسرہ سے کہا کہ واسد یہ شخص نبی ہے کہ ہمارے احباب اپنی کتابوں میں آپکو موصوف پاتے ہیں میسرہ جبکہ دوپہر کا وقت ہوتا اور حرارت کی شدت ہو جاتی تو دو فرشتوں دیکھتا تھا کہ دھوپ سے آپ پر سایہ کرتے تھے میسرہ نے ان سب باتوں کو محفوظ رکھا پر آپ اور سب لوگ جو آپکے ساتھ تھے شام سے مکہ کی طرف چلے اور مکہ میں دوپہر کے وقت داخل ہوئے اسوقت خدیجہ رض اپنے بالا خانہ پر تھیں اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنے اونٹ پر سوار ہیں اور دو فرشتے آپ پر سایہ کئے ہوئے ہیں حضرت خدیجہ رض نے اپنی قرابتی یا اپنے پاس کی عورتوں کو آپکو دکھلایا ان عورتوں نے اس امر سے تعجب کیا اور حضرت خدیجہ رض نے اس واقعہ سے میسرہ کو خبر کی میسرہ نے کہا کہ میں نے اسوقت سے یہ امر دیکھا ہے کہ ہم مکہ سے شام کو گئے تھے اور میسرہ نے حضرت خدیجہ رض کو اس بات سے خبر کی جو راہب نے کہی تھی اور دو سے اس شخص نے جو کچھ کہا تھا اور آپکو بیچ مین حلف دیا تھا اس سے خبر کی۔

یہ باب اس آیت کے بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا۔

ابن سعد نے سعید بن جبیر کے طریق سے ابن عباس رض سے یہ روایت کی ہے کہ اہل مکہ کی



عورتوں نے اپنی عید میں جو رجب میں ہوتی تھی اختلاف کیا اس درمیان کہ وہ عورتیں ایک بت کے پاس ٹھہری ہوئی تھیں اونکو ایک مرد کی مثل نظر آیا یہاں تک کہ وہ ادن سے وہ قریب ہو گیا پہراؤ سننے بلند آواز سے پکارا (اے تیما کی عورتو) قریب ہے کہ تمہارے شہر میں ایک نبی ہوگا اوسکا نام احمد ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ کی رسالت کے ساتھ مبعوث ہوگا جو کوئی عورت اس امر کی قدرت رکھتی ہو کہ اوسکی زوجہ بن سکے اوسکو چاہیئے کہ اوسکی زوجہ ہو جائے یہ سکر عورتوں نے اوسکے ٹکڑیاں ماریں اور اوسکو ٹہرا کہا اور سختی کی اور حضرت خدیجہ رضی نے اوسکے قول سے چشم پوشی کی اور عورتیں جس امر میں اوسکے ساتھ جس طور پر پیش آئیں حضرت خدیجہ رضی اوسکے ساتھ اس امر میں اوس طور پر پیش نہیں آئیں ۔

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادن معجزات اور خصوصیات کے بیان میں ہے کہ مبعوث ہونے کے وقت ظہور میں آئے

شینین نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دل جس چیز کیساتھ وحی کی ابتدا کی گئی وہ رویاے صالحہ خواب میں تھا آپ کوئی خواب نہیں دیکھتے تھے مگر سپید صبح کی مثل ظہور میں آتا تھا پہراؤ پاکو خلوت سے محبت ہو گئی آپ حرامین جاتے اور وان پر چند راتوں میں عبادت کرتے تھے اور اس عبادت کے واسطے توشہ لیجاتے تھے عبادت کرنے کے بعد پہراؤ حضرت خدیجہ کے پاس واپس آتے تھے اور وہ آپکو پہلے کی مثل توشہ دیتی تھیں یہاں تک کہ آپکے پاس ایک ایک حق آگیا اسوقت آپ غار حرا میں تشریف رکھتے تھے آپکے پاس ایک فرشتہ آیا اور اوسنے آپکے کہا پڑھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اوس فرشتہ سے کہا مجھکو پڑھنا نہیں آتا اوس فرشتہ نے مجھکو پکڑا اور مجھکو دبوچا یہاں تک دبا یا کہ مجھ میں طاقت نہ رہی پہراؤ اوس فرشتہ نے مجھکو چھوڑ دیا اور کہا پڑھو میں نے کہا مجھکو پڑھنا نہیں آتا اوس فرشتہ نے مجھکو پکڑا اور بار ثانی دبوچا یہاں تک دبا یا کہ مجھ میں طاقت

نہ رہی پہر اوسے مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا بڑھو میں نے کہا مجھ کو بڑھنا نہیں آتا پہر اوس فرشتے نے مجھ کو پکڑا  
اور تیسری بار زنجیر باندھا یہاں تک دبا یا کہ میں بے طاقت ہو گیا پہر اوسے مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا بڑھو  
اقربا بسم ربک الذی خلق یہاں تک کہ وہ فرشتہ مالم یعلم تک پہنچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
اس سورۃ کے ساتھ پلٹ کر آئے اوس وقت آپ کا دل کانپ رہا تھا یہاں تک کہ آپ حضرت خدیجہؓ  
کے پاس آئے اور اپنے زبلونی۔ زبلونی فرمایا یہاں تک آپ کو کپڑے اور ڈھانچے لگائے کہ آپ کا  
خوف دفع ہو گیا آپ نے حضرت خدیجہؓ کو اس واقعہ سے خبر کی اور اون سے فرمایا کہ مجھ کو  
اپنی جان کا خوف ہو گیا ہے حضرت خدیجہؓ نے کہا ہرگز آپ کی جان کا خوف نہیں ہے واللہ آپ کو اللہ تعالیٰ  
کبھی خواہ کرے گا آپ صلہ رحمی کرتے ہیں اور سچی بات کہتے ہیں اور سختی کی برداشت کرتے ہیں اور  
معدوم شے کو کسب کرتے ہیں اور عہد کو کمانا کہلاتے ہیں اور جو شخص حق پر ہوتا ہے اور مصیبت  
میں مبتلا ہوتا ہے اس کی آپ اعانت کرتے ہیں یہ کہہ کر حضرت خدیجہؓ آپ کو ورقہ بن نوفل بن اسد بن  
عبد العزیٰ کے پاس لائیں ورقہ ایک ایسا مرد تھا کہ عہد جاہلیت میں نصرانی ہو گیا تھا اور وہ عربی  
کتاب کو لکھتا تھا اور اللہ تعالیٰ نے جو کچھ چاہا تھا کہ وہ لکھے وہ انجیل سے عربی میں لکھتا تھا حضرت  
خدیجہؓ نے ورقہ سے کہا اے میرے ابن عم تو اپنے بیٹے سے سن یہ کیا کتاب ہے ورقہ نے آپ سے  
پوچھا آپ کیا دیکھتے ہیں جو شے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھی تھی اوس سے ورقہ کو خبر کی  
ورقہ نے سنا کہ یہ وہ ناموس ہے کہ موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی گئی تھی کاش کہ میں اوس وقت میں  
جوان ہوتا کاش میں زندہ رہتا جو وقت آپ کی قوم کے لوگ آپ کو نکالتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ورقہ سے پوچھا کیا میری قوم کے لوگ مجھ کو نکالنے والے ہیں ورقہ نے کہا بیشک نکالیں گے  
جو شے آپ لائے ہیں اس کی مثل کوئی مرد نہیں لایا اگر اوس سے لوگوں نے عداوت کی ہے اگر  
آپ کی نبوت کے دن میں رہوں گا تو آپ کی پورے طور سے نصرت کروں گا پہر اس کے بعد ورقہ زیادہ زندہ  
نہ رہا مر گیا۔

احمد اور سہیل نے زہری کے طریق سے عودہ رض سے اونہون نے حضرت عائشہ رض سے

اسکی مثل روایت کی ہے اور اس حدیث کے آخر میں یہ زیادہ کیا ہے کہ وحی آنے میں سستی کے طور پر سستی ہو گئی راوی نے کہا ہے کہ ہکو یہ خبر ہوئی ہے کہ وحی کی سستی سے آپ کو کمال دھبہ حزن ہوا آپ نے بارہا یہ ارادہ کیا کہ بلند پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنا آپ کو گرا دین جسوقت آپ پہاڑ کی بلندی پر پہنچتے کہ اپنے آپ کو گرا دین جبریل علیہ السلام آپ کو ظاہر ہو جا۔ تے اور یہ کہتے تھے اے محمد آپ تحقیق اللہ تعالیٰ کے رسول حق ہیں اس بات سے آپ کے قلب مبارک کو تسکین ہو جاتی اور آپ کا نفس شریف قرار پکڑ لیتا اور آپ اپنے دولت خانہ کو پلٹ کے چلے جاتے تھے جسوقت وحی کے آنے میں زیادہ سستی ہو جاتی تو آپ اسکی مثل ارادہ کرتے اور جبریلؑ ظاہر ہو کے ایسے ہی کہتے جیسے کہ پہلے آپ سے کہا تھا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول حق ہیں (حافظ ابن حجر نے دیلماری شریف کی شرح میں کہا ہے کہ بعض علمائے ذکر کیا ہے کہ وہ دبوچنا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ابتدا وحی میں واقع ہوا ہے وہ آپ کے خصائص میں سے ہوا اس لئے کہ انبیاء میں سے کسی نبی سے یہ نقل نہیں کیا گیا کہ ابتدا وحی میں اسکی مثل جاری ہوا ہو اور اس دبوچنے میں یہ حکمت آئی تھی کہ آپ دوسری شے کی التفات سے فارغ رہیں اور اس امر میں شدت اور کوشش کا اظہار اس امر کی تنبیہ کے واسطے تھا کہ وہ قول ثقیل جو آپ کو آئندہ القا کیا جائے گا آپ اسکے تحمل ہو سکیں اور یہ کہا گیا ہے کہ ابتدا وحی میں جو آپ کی ایسی حالت ہوتی تھی کہ آپ دبوچے جاتے تھے یہ امر اس سبب سے تھا کہ تخیل اور دوسوسہ کے ظن کو دور کرنا تھا اسلئے کہ تخیل اور دوسوسہ دونوں جسم کے صفات سے نہیں ہیں جبکہ آپ دبوچ لئے جاتے اور آپ کے جسم مبارک پر وحی کی وہ کیفیت طاری ہوتی تھی تو اس کیفیت سے آپ نے یہ جان لیا کہ یہ حالت اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے۔

شیخین نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرمت وحی سے حدیث فرماتے تھے آپ نے کلام کرنے میں فرمایا کہ اس درمیان کہ میں جارہا تھا میں نے آسمان سے ایک آواز سنی میں نے اپنا سر اٹھا کے دیکھا ایک ایک

دیکھا کہ وہ فرشتہ جو میرے پاس حرامین آیا تھا وہ ایک کرسی پر آسمان اور زمین کی سی شان نہیں ہے  
میں اوسکو دیکھ کر ڈر گیا میں اپنے مکان کو پلٹ کے آیا میں نے اپنے اہل سے کہا زملونی زملونی کہ اگر  
میرے اہل نے کپڑے اوڑھا دے اور دبوچ لیا پس اللہ تعالیٰ نے سورۃ یا ایہا المدثر رقم فائدہ  
فاہر تک نازل فرمائی پھر توحی پے در پے نازل ہونے لگی۔

احمد بن حنبل اور یعقوب بن سفیان نے اپنی اپنی تاریخوں میں اور ابن سعد اور بیہقی نے  
شعبی سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ایسے حال میں نازل ہوئی  
کہ آپ چالیس سال کے تھے آپ کی نبوت کے ساتھ اسرافیل علیہ السلام تین سال تک رہے اور قس  
میں قرآن شریف نازل نہیں ہوتا تھا اسرافیل آپ کو کلمہ اور کسی شے کی تعلیم دیتے تھے جبکہ تین سال  
گزر گئے تو جبریل علیہ السلام آپ کی نبوت کیساتھ ہوئے جبریل علیہ السلام کی زبان سے بیس سال  
تک قرآن شریف نازل ہوتا رہا دس سال مکہ میں اور دس سال مدینہ میں۔

ابو نعیم نے علی بن الحسین سے روایت کی ہے کہ اسے کہ پہلی شے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پاس آئی وہ رویاے صاحبہ تھا آپ خواب میں کوئی شے نہیں دیکھتے تھے مگر ویسے ہی ہوتی  
تھی جیسے آپ دیکھتے تھے۔

ابو نعیم نے عقیل بن قیس سے روایت کی ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو اول جو شے دی جاتی  
وہ خواب میں دی جاتی تھی خواب دیکھتے دیکھتے ان کے قلوب ٹھیر جاتے اور انکو سکون ہو جاتا اور اسکے  
بعد پھر انبیاء علیہم السلام پر وحی نازل ہوتی تھی۔

بیہقی اور ابو نعیم نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ اسے  
کہ ہکو یہ خبر پہنچی ہے کہ اول بار جو شے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھی یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو  
سونے میں ایک رو یا دکھلایا وہ رویا آپ پر دشوار ہوا آپ نے اوس رویا کا ذکر حضرت خدیجہ رضی  
سے کیا حضرت خدیجہ رضی نے کہا آپ کو بشارت ہوا سنئے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہرگز نہ کرے گا مگر ہلاکت  
پھر رسول اللہ حضرت خدیجہ رضی کے پاس سے نکل کر باہر تشریف لے گئے پھر ان کے پاس پلٹ کر

یہ جبریل کہ میں نے دیکھا میرا بیٹ چاک کیا گیا پر وہ دہریا گیا اور پاک کیا گیا پر وہ انہی جگہ  
 اس کی پڑ پڑ گیا یہ سن کر حضرت خدیجہ نے کہا وہ اللہ یہ خیر ہے آپ کو بشارت ہو پر جبریل علیہ السلام  
 علانیہ طور سے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلیٰ مکہ میں تھے جبریل علیہ السلام نے آپ کو  
 ایسی بزرگ جاے پر بٹھلایا کہ تعجب خیز تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ مجھ کو جبریل  
 علیہ السلام نے ایسے بساط پر بٹھلایا تھا کہ وہ بساط درنوک کی ہدیت میں تھا درنوک کپڑوں کی  
 قسم یا بساط کی قسم میں سے ہے، اوس بساط میں یا قوت اور موتی لگے تھے اور بساط پر بٹھلانے  
 کے بعد جبریل نے آپ کو رسالت کی بشارت دی یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مطمئن ہو گئے  
 پر جبریل علیہ السلام نے آپ سے کہا پڑھو اپنے جبریل سے پوچھا کیونکر پڑھوں جبریل نے کہا پڑھو  
 اقرا باسم ربک الذی خلق اور ما لم یعلم تک پڑھو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کی  
 رسالت کو قبول فرمایا اور اپنے مکان کو پلٹ کر تشریف لائے آپ کسی درخت اور کسی پہر  
 کی طرف سے نہیں گذرتے تھے مگر وہ درخت اور پہر آپ کو سلام کرتا تھا آپ اپنے اہل کی طرف  
 سرور کی حالت میں پلٹ کر آئے اور آپ نے جو امر عظیم دیکھا تھا اوس کا آپ کو پورے طور سے یقین  
 تھا جبکہ آپ حضرت خدیجہ کے پاس آئے اور اون سے کہا کہ جس امر کی میں نے تم کو خبر دی تھی کہ میں نے  
 اوس کو خواب میں دیکھا تھا وہ جبریل علیہ السلام ہیں کہ علانیہ طور سے مجھ کو دکھائی دئے میرے  
 رہنے اون کو میرے پاس بھیجا تھا جو امر کہ جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی جانب سے لائے تھے  
 اور جو کچھ آپ نے اون سے سنا تھا اوس سے آپ نے حضرت خدیجہ کو خبر کی حضرت خدیجہ رض نے  
 سن کر کہا آپ کو بشارت ہو خدا کی قسم اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ نکر لگا مگر خیر جو امر اللہ تعالیٰ کی  
 جانب سے آپ کو آیا ہے آپ اوس کو قبول کریں وہ امر حق ہے اور آپ کو بشارت ہو کہ آپ اللہ تعالیٰ  
 کے رسول برحق ہیں پر حضرت خدیجہ رض نے اپنے مکان سے گئیں اور عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس  
 کے غلام کے پاس آئیں کہ وہ نصرانی تھا اور زینوی کا رہنے والا تھا اوس کا نام عداس تھا  
 حضرت خدیجہ رض نے اوس سے کہا اے عداس میں تجھ کو خدا کی قسم دیتی ہوں تو مجھ کو خبر دے

کیا تم لوگوں میں جبریل کا علم ہے عداس نے نہ مگر کہا قدوس قدوس جبریل کی ایسی شان نہیں ہے  
 کہ اونکا ذکر ایسی زمین پر کیا جائے کہ اہل زمین بت پرست ہوں حضرت خدیجہؓ نے عداس سے کہا کہ  
 تجھکو جبریل کے باب میں جو علم ہے تو اس سے مجھکو خبر دی عداس نے کہا کہ جبریل علیہ السلام  
 اللہ تعالیٰ اور انبیاء علیہم السلام کے درمیان امین ہیں اور جبریل علیہ السلام حضرت موسیٰ اور  
 حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے وزیر اور دوست ہیں اور ہم صحبت ہیں یہ سنکر حضرت خدیجہ رضی  
 او سکے پاس سے پلٹ آئیں اور ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں اور ورقہ کو خبر کی ورقہ نے منکر کہا  
 یقین ہے کہ تمہارے صاحب وہ نبی ہیں کہ اہل کتاب اونکا انتظار کرتے ہیں اور اونکو اپنے  
 پاس تورات اور انجیل میں مکتوب پاتے ہیں ہر ورقہ نے اللہ تعالیٰ کی قسم کھائی اور کہا کہ اگر  
 آپکی دعوت نبوت ظاہر ہوگی اور میں زندہ رہوں گا اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی طاعت میں اور اچھے  
 طور سے اوسکی مدد کرنے میں مجھکو آزمائے گا اور اوسکی مدد میں مجھکو کافی کر دے گا اسکے بعد ورقہ  
 مر گیا پھر بیعتی اور ابو نعیم نے دوسری وجہ سے عروہ بن الزبیر سے اوپر کے قصہ کی مثل روایت کی ہے  
 اور اس قصہ کے اول میں یہ ہے کہ آپ نے خواب میں جو امر دیکھا وہ آپ پر دشوار ہوا اور آپ نے  
 یہ دیکھا اس درمیان کہ آپ مکہ میں تھے ایک شخص آپکے مکان کی چھت کی طرف آیا اور اس نے ایک  
 ایک لکڑی چھت کی نکالنی شروع کی یہاں تک کہ جبوقت اس نے کل چھت نکال ڈالی تو اس  
 چھت میں جہاندی کی ایک سیڑھی داخل کی گئی اور آپکی طرف دو مرد اوترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا میں نے اونکو دیکھ کر یہ ارادہ کیا کہ فریاد کروں اور کسی کو بکاروں میں کلام کرنے سے روک دیا گیا  
 اون دونوں مردوں میں سے ایک مرد میرے سر کی طرف بیٹھ گیا اور دوسرا مرد میرے پہلو کی طرف  
 بیٹھ گیا اون دونوں میں سے ایک مرد نے اپنا ہاتھ میرے پہلو میں ڈالا اور اس سے دو پلسیوں  
 نکال لیں پھر اسنے اپنا ہاتھ میرے پیٹ کے اندر ڈالا اور میں اوسکے ہاتھ کی سروی کو پاتا تھا  
 اوس نے میرا دل نکال لیا اور اوسکو اپنی تہی پر رکھا اور اپنے ساتھی سے اوسنے کہا کہ اس  
 مرد وصل کا قلب کیا اچھا قلب ہے پھر اوسنے میرے قلب کو اوسکی جگہ پر وہ جیسے تھا رکھ دیا

اور دونوں پسلیں جو نکالی تھیں اونکو اونکی جاسے پر پہر دیا پہر وہ اوپر چلے گئے اور انہوں نے اپنی  
 سیڑھی کو اٹھا لیا میں بیدار ہو گیا اور مینے مکان کی چوٹ کو اوسکی جاسے پر پہر دیسے ہی دیکھا  
 جیسے پہلے ہی اس قصہ کو حضرت خدیجہ رضی سے ذکر کیا حضرت خدیجہ رضی نے سنکر کہا اللہ تعالیٰ  
 آپکے ساتھ نہیں کریگا مگر ہلائی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہ کے پاس سے نکلے  
 اور پہر پلٹ کر آئے اور حضرت خدیجہ رضی کو خبر کی کہ میرا بیٹ چہرا گیا پہر وہ پاک کیا گیا اور دھویا گیا اور  
 دل پہر اپنی جاسے پر رکھ دیا گیا جو واقعات اوپر کی حدیث میں ذکر کئے گئے وہ سب آپسے حضرت  
 خدیجہ سے کہے راوی نے اس حدیث میں یہ زیادہ کیا ہے کہ جبریل علیہ السلام نے پانی کا ایک  
 چشمہ کھولا اور وضو کیا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اونکی طرف دیکھ رہے تھے جبریل نے اپنا منہ دھویا اور دونوں  
 ہاتھ کلائیوں تک دھوئے اور اپنے سر پر مسح کیا اور دونوں پر تختوں تک دھوئے پہر انہوں نے  
 اپنی شرمگاہ کو دھویا اور کعبہ کے سوا حصہ میں دو سجدے کئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل کو جو عمل  
 کرتے دیکھا وہ عمل کیا اور ابو نعیم نے اس حدیث کی روایت تیسری وجہ نہ ہری نہ ہی بڑی عودہ نے  
 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کی ہے یہ بطریق موصول ہے اور اس حدیث میں زیادتی  
 اخیر ہے بیہقی نے کہا ہے کہ اس حدیث میں شق بطن کا جو واقعہ ذکر کیا گیا ہے یہ احتمال رکھتا ہے  
 کہ اس شق بطن کی حکایت ہو جو زمانہ لڑکپن میں شق بطن مبارک ہوا تھا اور یہ احتمال رکھتا ہے کہ دو بار  
 بار شق بطن ہوا ہو پہر تیسری بار شق بطن مخرج میں آسمان پر جاتے وقت ہوا ہو۔

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہ اسے کہ مجھے عبد الملک بن عبد اللہ  
 بن ابی سفیان بن العلاء بن جاریہ الشقی نے بعض اہل علم سے یہ روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ  
 نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کرامت کا جو وقت ارادہ کیا اور اپنی نبوت کی ابتداء کی آپ کسی درخت اور  
 کسی پہر کے پاس نہیں جاتے تھے مگر وہ درخت اور پہر آپ کو سلام کرتا تھا اور آپ اوس سلام کو  
 سنکر اپنے پیچھے اور داہنے اور بائیں طرف مڑ کر دیکھتے تھے اور نہیں دیکھتے تھے مگر درخت کو  
 یا درخت کے اطراف پہر کو درخت اور پہر نبوت کے تحیہ کیساتھ یوں تحیہ بھیجتے تھے السلام علیک

یا رسول اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غارِ حرا کی طرف ہر سال ایک مہینہ کے لیے عبادت کرنے کے واسطے جایا کرتے تھے اور غارِ حرا میں عبادت کرتے تھے یہاں تک کہ جبوقت وہ مہینہ آیا جمہین اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ جو ارادہ کیا وہ ارادہ کیا اور وہ مہینہ اوس سال سے تھا جمہین آپ سبوح ہوئے وہ مہینہ رمضان کا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ جیسے مکان سے نکلا کرتے تھے نکلے یہاں تک کہ جبوقت وہ رات آئی جمہین اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی رسالت سے بزرگی دی اور آپ کے سبب اپنے بندوں پر رحم کیا جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے امر کے ساتھ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس ایسے حال میں آئے کہ میں سو رہا تھا جبریلؑ نے مجھ سے کہا پڑھو میں نے دن سے بوجھا کیا پڑھوں اور انہوں نے مجھ کو بوجھا اور اتنا بوجھا کہ میں نے اوس کو موت لگانا کیا پھر وہ مجھ سے الگ ہو گئے اور مجھ سے کہا پڑھو میں نے دن سے بوجھا کیا پڑھوں جس طور سے انہوں نے مجھ کو بوجھا تھا پھر ویسا ہی بوجھا پھر الگ ہو گئے کہا پڑھو میں نے بوجھا کیا پڑھوں اور انہوں نے کہا پڑھو اقراب اسم ربک الذی خلق الم یعلم تک پڑھ لیا پھر انتہی کی اور میرے پاس سے پلٹ کے چلے گئے اور میں اپنی بنید سے بیدار ہوا گویا میرے دل میں کتاب کا نقش بندہ گیا تھا اور میرے نزدیک اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے زیادہ دشمن شاعر اور مجنون سے کوئی شخص نہ تھا مجھ کو یہ طاقت نہ تھی کہ شاعر اور مجنون کی طرف دیکھ سکتا میں نے اپنے دل سے کہا کہ خدا کی راہ سے تو زیادہ دور ہے تو ضرور شاعر ہے یا مجنون ہے پھر میں نے اپنے دل میں کہا کہ قریش میرے اس واقعہ کا کہی ذکر نہ کریں میں ضرور ایک بلند پہاڑ کا ارادہ کروں گا اور اس کے اوپر سے اپنے آپ کو ضرور گرا دوں گا اور اپنے نفس کو ضرور ہلاک کر ڈالوں گا اور میں آرام پاؤں گا میں اپنے مکان سے نکلا اور اس ارادہ کے سوا میں نے کوئی ارادہ نہیں کیا اس درمیان کے اپنے ہلاک کرنے کا قصد کرنے والا تھا ایک ایک میں نے سنا کہ ایک نذا کرنے والا آسمان سے پکار رہا ہے اور یہ کہہ رہا ہے اے محمدؐ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور میں جبریل ہوں میں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور میں دیکھتا تھا ایک ایک میں نے دیکھا کہ جبریل علیہ السلام ایک صاف مرد کی صورت میں ہیں اور ان کے



دونوں پانوں آسمان کے کنارے میں ہیں اور وہ یہ کہہ رہے ہیں اسے محمد آپ اللہ تعالیٰ کے رسول  
ہیں اور میں جبریل ہوں اونکے اس کہنے نے مجھ کو اس امر سے جبکہ میں ارادہ کرتا تھا غافل کر دیا  
یہ سنکر میں اپنی جگہ ٹھہر گیا اور مجھ کو یہ قدرت نہ رہی کہ آگے بڑھوں یا پیچھے ہٹوں آسمان کی کسی  
طرف میں نے اپنا منہ نہیں پھیرا مگر میں نے جبریل کو اس طرف میں دیکھا  
میں کھڑا ہوا دیکھتا ہی رہا یہاں تک کہ قریب تھا کہ دن گزر جائے پھر  
جبریل میری طرف سے ہلٹ کے چلے گئے اور میں اپنے اہل کی طرف ہلٹ کر آ گیا  
میں حضرت خدیجہؓ کے پاس بیٹھا اونہوں نے مجھے پوچھا آپ کہاں تھے بیٹے کہا میں خدا کے  
راستے سے دور ہوں اور ضرور شاعر ہوں یا مجنون ہوں یہ سنکر خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا اللہ تعالیٰ سے  
آپ کے واسطے اس امر سے میں پناہ مانگتی ہوں اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے کہ آپ کے ساتھ ایسا  
معاملہ کرے گا مجھ کو یہ علم ہے کہ آپ سچی بات کہتے ہیں اور بڑے امانت دار ہیں اور آپ میں  
حسن خلق ہے اور آپ صلہ رحمی کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خدیجہؓ کو  
کو اس خبر سے خبر کی اور انہوں نے سنکر کہا اے ابن عم آپ کو بشارت ہو اور آپ اس امر پر ثابت قدم  
رہیں میں یہ امید کرتی ہوں کہ اس امت کے آپ نبی ہونگے پھر خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں  
اور درقہ کو خبر کی درقہ نے خدیجہؓ سے کہا کہ اگر تم مجھ کو سچا سمجھتی ہو تو میں یہ کہتا ہوں کہ آپ اس امت  
کے نبی ہیں اور آپ کے پاس وہ ناموس اکبر آتا ہے جو حضرت موسیٰؑ کے پاس آتا تھا۔

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے ابن اسحاق نے کہا ہے مجھ سے

اسمعیل بن ابی حکیم مولیٰ الزبیر نے حدیث کی ہے اور انہوں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے حدیث کی ہے  
کہ حضرت خدیجہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اے ابن عم جس شے کو آپ ثابت کرتے  
ہیں کیا آپ کو یہ قدرت ہے کہ اپنے اس صاحب سے کہ آپ کے پاس آتا ہے حیو قوت وہ آوے آپ  
مجھ کو خبر کر سکتے ہیں اپنے فرمایا ہاں خبر کر سکتا ہوں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا حیو قوت وہ آوے  
تو مجھ کو آپ خبر کر دیجئے اوس درمیان کہ آپ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے یکایک جبریل علیہ السلام

آگئے آپنے فرمایا اے خدیجہ یہ جبریل ہیں حضرت خدیجہؓ نے پوچھا آپ اسوقت اودکو دیکھ رہے ہیں  
 آپنے فرمایا بیشک میں دیکھ رہا ہوں حضرت خدیجہؓ نے کہا میرے سید ہی جانب آپ بیٹھ جاوین  
 آپ اوسطرف کو پھر گئے اور بیٹھ گئے حضرت خدیجہؓ نے پوچھا کیا اسوقت آپ جبریلؑ کو دیکھ رہے  
 ہیں آپ نے فرمایا ہاں میں دیکھ رہا ہوں حضرت خدیجہؓ نے کہا آپ میری آغوش میں بیٹھ  
 جاوین آپ پھر کے اذکی آغوش میں بیٹھ گئے حضرت خدیجہؓ نے پوچھا کیا اسوقت آپ  
 جبریلؑ کو دیکھتے ہیں آپنے فرمایا ہاں دیکھتا ہوں حضرت خدیجہؓ نے اپنا سر کول دیا اور اپنا رخ  
 علیہہ کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذکی آغوش میں بیٹھے ہوئے تھے حضرت  
 خدیجہؓ رض نے پوچھا کیا اسوقت جبریلؑ کو آپ دیکھتے ہیں آپنے فرمایا نہیں دیکھتا ہوں حضرت  
 خدیجہؓ نے یہ سنکر کہا یہ شیطان نہیں ہے یہ فرشتہ ہے اے ابن عم آپ ثابت قدم رہیں اور آپکو  
 بشارت ہو پھر حضرت خدیجہؓ آپ پر ایمان لائیں اور یہ گواہی دی جو امر کہ آپ کے پاس آیا ہے  
 وہ ضرور حق ہے ابن اسحاق نے کہا ہے کہ اس حدیث کے ساتھ عبداللہ بن الحسین سے منے  
 حدیث کی ادھون نے کہا کہ میں نے فاطمہ بنت الحسین سے سنا ہے وہ خدیجہؓ سے حدیث کرتی تھیں  
 فاطمہ نے کہا مگر یہ امر ہے میں نے خدیجہؓ سے سنا ہے وہ یہ کہتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو اپنے کرتے اور اپنے درمیان داخل کیا اسوقت جبریلؑ علیہ السلام چلے گئے اور اس  
 حدیث کو طبرانی نے اپنی اوسط میں اور ابو نعیم نے دوسری وجہ سے اسمعیل بن ابی حکیم سے  
 اسمعیل نے عمر بن عبدالعزیز سے ادھون نے ابو بکر بن عبدالرحمن بن الحارث بن ہشام سے  
 اور ادھون نے ام سلمہ سے اور ادھون نے حضرت خدیجہؓ سے روایت کی ہے۔

بیہقی نے اور ابو نعیم نے ابو مسرور عمرو بن شرجیل سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہؓ رض سے کہا کہ جبوقت میں تمنا خلوت میں ہوتا ہوں میں  
 ایک ندا سنتا ہوں واللہ میں ڈرتا ہوں کہ یہ کوئی بُرا امر ہو یہ سنکر حضرت خدیجہؓ رض نے آپ سے کہا  
 سعاد اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے کہ آپ کے ساتھ بُرا معاملہ کرے خدا کی قسم ہے آپ امانت

اذا کرتے ہیں اور صلہ بھی فرماتے ہیں اور سچی بات کہتے ہیں جسوقت حضرت ابو بکر الصديق آئے  
 اور ان سے حضرت خدیجہؓ نے آپ کی بات کا ذکر کیا اور ان سے کہا کہ آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ  
 ورقہ کے پاس جاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر الصديق ورقہ کے پاس گئے اور ورقہ  
 سے قصہ بیان کیا اور آپ نے فرمایا کہ جسوقت میں تمنا خلوت میں ہو تا ہوں اپنے پیچھے یا محمدؐ  
 یا محمدؐ کی ندامت ہوں میں زمین پر ہاگتا ہوا چلا جاتا ہوں ورقہ نے کہا ایسا آپ نہ کریں جسوقت  
 آپ کے پاس کوئی آدمی آپ اپنی جگہ ثابت قدم رہیں اور آپ سنیں کہ وہ کیا کہتا ہے پھر آپ میرے  
 پاس آویں اور مجھ کو خبر کریں ورقہ کی اس گفتگو کے بعد جسوقت آپ خلوت میں گئے آپ کو یا محمدؐ کہہ کے  
 ندا کی اور کہا اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمدؐ راعبدہ ورسولہ پھر آپ کے کما پڑ ہو بسم اللہ الرحمن

الرحیم احمد للہ رب العالمین یہاں تک کہ آپ دلائل الضالین تک پہنچے پھر آپ سے کہا لا الہ  
 الا اللہ کو آپ اسکے بعد ورقہ کے پاس آئے اور ورقہ سے اسکا ذکر کیا ورقہ نے آپ سے کہا  
 آپ کو بشارت ہو پھر آپ کو بشارت ہو میں گواہی دیتا ہوں آپ وہی ہیں جنکی بشارت ابن مریم علیہا السلام  
 نے دی ہے اور آپ موسیٰ علیہ السلام کی ناموس کی مثل پر ہیں اور آپ نبی ہیں اور آپ کو آپ کے  
 آج کے دن کے بعد قریب میں جہاد کے واسطے امر کیا جائیگا اور اگر وہ دن مجھ کو یا نیگا اور میں موجود  
 ہوں گا میں آپ کے ساتھ رہ کر جہاد ضرور کروں گا جسوقت ورقہ نے وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا کہ میں نے قس کو دیکھا کہ حریر کے کپڑے پہنے تھا اسلئے کہ وہ قس مجھ پر ایمان لایا تھا اور اسنے  
 میری نبوت کی تصدیق کی تھی قس سے ورقہ مراد ہے (قس ترسان کا سردار اور ان کا عالم) ہے  
 بیہقی اور ابو نعیم نے دوسری وجہ ابی اسیرہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 جسوقت باہر نکلتے تو اس شخص کے پکارنے کو سنتے تھے جو شخص آپ کو یا محمدؐ کہے ندا کرتا تھا جسوقت  
 آپ یہ آواز سنتے تو ہاگتے چلے جاتے آپ نے اس راز کو حضرت ابو بکرؓ سے بیان کیا ابو بکرؓ  
 جاہلیت کے زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تھے اور ابو نعیم نے اس حدیث کی  
 مثل بریدہ سے سند موصول کے ساتھ روایت کی ہے۔

ابو نعیم نے عبد اللہ بن شداد سے روایت کی ہے کہ اس نے کہہ دیا کہ وہ رقعہ نے حضرت خدیجہؓ سے پوچھا کیا تمہارے شوہر نے اپنے صاحب کو سبز لباس میں دیکھا ہے حضرت خدیجہؓ نے کہا ہاں دیکھا ہے وہ رقعہ نے کہا کہ تمہارا شوہر نبی ہے اور اس کو اس کی امت سے بلا ہو چکے گی۔

ابو نعیم نے عروہ کے طریق سے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ جب وقت حضرت خدیجہؓ نے رقعہ سے ذکر کیا تو رقعہ نے حضرت خدیجہؓ سے جبریل علیہ السلام کا ذکر کیا اور کہا جبریلؑ سبح سے اور یہ کہ جبریلؑ کی ایسی شان نہیں ہے کہ اس زمین پر کہ اس میں بتوں کی عبادت کی جاتی ہے اونکا ذکر کیا جائے جبریلؑ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کا امین ہے اے خدیجہؓ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس جہاں پر لیجاؤ جس جہاں آپ نے جو کچھ کہہ دیکھا ہے وہ دیکھا ہے جب وقت آپ اس کو دیکھیں تو تم اپنا سر کھول دیجو اگر اللہ تعالیٰ کے پاس سے بھیجا ہوا ہو گا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نہ دیکھیں گے وہ رقعہ نے جس طور پر کہتا تھا حضرت خدیجہؓ نے ویسی ہی کیا حضرت خدیجہؓ نے کہا جس وقت میں نے اپنا سر کھول دیا جبریلؑ علیہ السلام غائب ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو نہیں دیکھا حضرت خدیجہؓ (پٹ کے گئیں اور اس کے واقعہ سے) وہ رقعہ کو خبر کی وہ رقعہ نے منکر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ناموس اکبر آتا ہے پھر وہ رقعہ میرا رہا اور انھما دعوت کا انتظار کرتا رہا اور اس باب میں وہ رقعہ نے اشعار کہے وہ یہ ہیں ۵

بجحت و کنت فی الذی یوجب  
لہم طال ما یلج النشیجا

دوصف من خدیجہ بعد وصف بطن المکتین علی جبا ئی بما خبرت من قول تس بان محمد اسیمو و قوما	فقد طال انتظاری یا خدیجا حدیثک ان اری منہ خروجا من الرہبان کرہ ان یوجبا و یخصم من یکون لہ تحججا
--	--

جب گڑا کیا میں نے اور میں ذکر میں ڈرا جب گڑا تو تھا وہ جب گڑا اس غم کے سبب کیا تھا کہ وہ گلا گشتے کی حرکت

سہو بیچ گیا تھا اور اوس وصف کے سبب میں نے جگہ لڑا کیا تا جو خدیجہؓ نے ایک وصف کے بعد کیا تا اے خدیجہؓ تمہارے اوس وصف کی وجہ سے میرا انتظار دراز ہو گیا اے خدیجہؓ میرا انتظار بطن مکین میں میری اوس امید پر ہے جو تمہاری بات کے واسطے ہے میں اوس سے نکل جانا چاہتا ہوں یعنی تم نے جو بات کہی ہے اوس کا ظور ہو جائے اور میری امید برآوے مکین اعلیٰ اور اسفل مکہ کو کہتے ہیں اور مکہ کی دونوں جانبوں کو کہتے ہیں اسلئے مکہ کا متشیہ کیا ہے خدیجہؓ تمہاری وہ بات اوس واقعہ کے متعلق تھی کہ تم نے ایک نصرانی عالم کے قول سے خبر دی تھی وہ عالم یہ بیان سے ہے میں اس امر کو کہ وہ سمجھتا ہوں کہ وہ عالم کجی پر ہو یعنی وہ راست گفتار ہے اوس عالم نے یہ خبر دی ہے کہ محمدؐ صلعم قوم کے سردار ہونگے اور انی طرف جو شخص قصد کرے گا اوس سے لوگ خدمت کریں گے ۵

و نظر فی البلاد ضیاء نور	تقام بہ البریۃ ان تعوجبا
محمد صلعم کے سبب شہرون میں ضیاء نے لوز ظاہر ہوگا۔ اور مخلوق کجی سے سیدھی ہو جائیگی۔	
فیلقی من بحار بہ خزارا	ویلقی من یاءلمہ فلو جا
جو شخص محمد صلعم سے جنگ کرے گا وہ نقصان پائیگا۔ اور جو شخص آپ سے صلح کرے گا وہ فتنہ دہی پائیگا	
نسبا لیتی اذا ما کان ذاکم	شہدت و کنت اولہم ولوجبا
کاش جب وہ زمانہ ہوتا کہ محمد صلعم سے لوگ جنگ کرتے ہیں حاضر ہوتا اور جو لوگ آپ کی نصرت کریں گے ان میں پہلے میں داخل ہوتا۔	

اولوجبا فی الذی کرہت قریش	ولوعجت بکلتہا عجیبا
میرا دخل ہو نا اوس امر میں جب کہ قریش کو کہہ مجھتی۔ اگرچہ قوم قریش اپنے کہ میں چھنے کے طور پر چینیختی میں اپنے ارادہ کو پورا کرتا	

ارجی بالذی کرہوا جمیعا	الی ذی العرش ان سلفوا عرجا
میں اوس امر کیساتھ امید کرتا ہوں جب کہ وہ سب کو کہہ سچا ہو وہ امید ذی العرش سے ہے اگرچہ وہ لوگ عروج میں گرجاؤ	

و اہل امر السفاہتہ غیہ کفر	بیم نجت ارمین سمک البروجا
اور سفاہت کا امر سوا کفر کے نہیں ہے۔ اوس شخص کیواسطے جیسے اوس ذات کو اختیار کیا ہے جسے بروج کو بلند کیا ہے یعنی اوس خدا کو اختیار کیا ہے جسے بروج فلک کو بلند کیا ہے	
فان یبقوا دایق تلکن امور	یضج اکافسرون لہما ضجیحا
اگر وہ لوگ زندہ ہونگے اور میں زندہ رہوں گا تو بہت ایسے امور ہونگے کہ کافراون امور سے فریاد کریں گے	
وان اہلک نکل فتنی سیلقتی	من الاقدار متلفۃ خروجا
اور اگر میں ہلاک ہو جاؤں گا اور وہ وقت مجھ کو میرے آئینہ گاہ جس کا میں نے ذکر کیا ہے میرے بعد ہر ایک جو ان اقدار کو پایہ گاہ جو خروج کو تلف کرنے والے ہیں یعنی جو امور ہونے کے ہیں وہ ہو کر رہیں گے کسی کو قصدا و قدر کے خلاف قدرت نہیں ہے۔	
طیالسی اور حارث بن ابی اسامہ اور ابو نعیم نے یزید بن بانوس کے طریق سے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نذر کی تھی کہ ایک مہینہ آپ اور حضرت خدیجہؓ میں اعتکاف کریں گے آپکی یہ نذر رمضان کے مہینہ کے مطابق آئی آپ ایک رات باہر نکلے آپنے السلام علیک کی آواز سنی آپنے فرمایا میں نے اوس سلام علیک کو سنکر یہ گمان کیا کہ جن نے سلام علیک کی ہے میں دوڑ کر حضرت خدیجہؓ کے پاس آیا اور انہوں نے پوچھا آپکا کیا حال ہے میں نے انکو واقعہ سے خبر کی خدیجہ رض نے کہا آپکو بشارت ہو اس لیے کہ سلام خیر ہے پھر میں دوسری بار گھر سے نکلا ایک ایک مین نے جبریلؑ کو آفتاب کے اوپر دیکھا ایک بازو اونکا مشرق میں تھا اور ایک بازو مغرب میں مین اوں سے ڈر گیا اور مین جلدی سے آیا ایک ایک مین نے جبریلؑ کو دیکھا کہ وہ میرے اور دروازہ کے درمیان ہیں اور انہوں نے مجھ سے کلام کیا یہاں تک کہ مجھ کو اونکے ساتھ انس پیدا ہو گیا پھر جبریلؑ علیہ السلام نے مجھ سے ایک جگہ ملنے کا وعدہ کیا میں اوس جگہ جبریلؑ کے واسطے گیا اور انہوں نے مجھ سے ملنے میں دیر کی میں نے ارادہ کیا کہ پلٹ جاؤں ایک ایک مین نے جبریلؑ اور میکائیل علیہما السلام کو ایسی شان میں دیکھا کہ انہوں نے آسمان کے کنارے کو گمیر لیا تھا جبریلؑ علیہ السلام اوترے اور میکائیل علیہ السلام	

آسمان اور زمین کے درمیان ہے جبریلؑ نے مجھ کو پکڑا اور مجھ کو چپٹ لٹایا پھر انہوں نے دل کی جگہ کو چیرا اور دلوں کو نکالا پھر دل میں سے انہوں نے اوس شے کو نکالا جس شے کو اللہ تعالیٰ نے جہاں تھا کہ نکلے پھر انہوں نے دل کو سونے کے طشت میں زعفران کے پانی سے دھویا پھر اوس کو اوس کی جگہ پر پھیر دیا اور زخم کی اصلاح کر دی پھر مجھ کو اس طور سے جھکایا جیسے برتن جو بکلیا جاتا ہے پھر میری پیٹھ پر مہر لگائی یہاں تک کہ میں نے مہر کے لگنے کا اثر اپنے دل میں پایا پھر میرا حلق پکڑا یہاں تک کہ میں نے رونے کے واسطے بلند آواز نکالی پھر مجھ سے کہا پڑھو میں نے ہرگز کوئی کتاب نہیں پڑھی تھی مجھ کو پڑھنے کی قدرت نہ ہوئی پھر مجھ سے کہا پڑھو میں نے یہ کیا پڑھوں کہا پڑھو اقرا باسم ربک یہاں تک کہ پانچ آیتوں تک انتہی کی پھر مجھ کو ایک آدمی کے ساتھ وزن کیا میں اوس سے بہا ہوا نکلا پھر دوسرا آدمی کیا ساتھ مجھ کو وزن کیا میں اوس سے بھی بہا ہوا نکلا پھر تیسرا آدمی کیا ساتھ مجھ کو وزن کیا میں اوس سے بھی بہا ہوا نکلا پھر چوتھا آدمی کیا ساتھ مجھ کو وزن کیا میں اوس سے بھی بہا ہوا نکلا پھر پانچواں آدمی کیا ساتھ مجھ کو وزن کیا میں اوس سے بھی بہا ہوا نکلا پھر چھٹا آدمی کیا ساتھ مجھ کو وزن کیا میں اوس سے بھی بہا ہوا نکلا پھر ساتواں آدمی کیا ساتھ مجھ کو وزن کیا میں اوس سے بھی بہا ہوا نکلا پھر اسی آدمی نے اس کی پیروی کر لی کوئی تجھ اور کوئی درخت مجھے نہیں ملتا مگر وہ السلام علیک یا رسول اللہ کہتا تھا۔

احمد اور ابن سعد اور ابویعیم نے ابن عباس رضی عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی عنہا سے کہا کہ میں ایک آواز سنتا ہوں اور وہ کو دیکھتا ہوں حضرت خدیجہؓ نے اسکو ورقہ سے ذکر کیا اور ورقہ نے سن کر کہا یہ ناموس موسیٰ علیہ السلام ہے اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم بعث ہو گئے اور میں زندہ رہوں گا تو میں آپ کو قوت اور نصرت دوں گا اور آپ کی اعانت کروں گا۔

ابویعیم نے معمر بن سلیمان کے طریق سے روایت کی ہے معمر نے اپنے باپ سے یہ روایت کی ہے کہ جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑا اور ایک ایسے بساط پر بٹلایا کہ وہ لوگ کی حیثیت میں تھا اوس بساط میں موتی اور یاقوت تھے اور آپ سے کہا پڑھو اقرا باسم ربک الذی خلق اللہ تعالیٰ کے قول مالم یعلم تک پڑھایا پھر آپ سے کہا اے محمد آپ خوف نکریں آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں آپ جبریل کے پاس سے پلٹ کر ایسے حال میں آئے کہ آپ کسی درخت اور کسی پہرے

کے پاس سے نہیں گزرتے تھے مگر وہ سجدہ کرتا تھا اور وہ درخت اور پتھر اسلام علیک یا رسول اللہ  
کستا تا آپکا نفس شریف مطمئن ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کی خاص کرامت جو آپ کے ساتھ ہوئی آپ نے  
اوسکو پہچان لیا۔

طبرانی اور ابوالنعیم نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ اسے کہہ درقہ نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ کے پاس جبریل کیونکر آتے ہیں آپ نے فرمایا میرے پاس آسمان  
سے آتے ہیں اور انکے دونوں بازو موتی کے ہیں اور انکے دونوں قدموں کے تلوارے سبز ہیں  
ابن رستہ نے (کتاب المصاحف) میں زہری سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
حرامین تھے آپ کے پاس ایک فرشتہ ایک کپڑا دیباچ کا لایا اوسمیں اقرار باسم ربک الذی خلق  
اللہ تعالیٰ کے قول مالم یعلم تک لکھا تھا۔

اور ابن رستہ نے عبید بن عمیر سے روایت کی ہے کہ اسے کہہ سبیر علیہ السلام نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم کے پاس ایک کپڑا لائے اور آپ سے کہا پڑھو آپ نے فرمایا میں قاری نہیں ہوں جبریل  
نے کہا اقرار باسم ربک پڑھو۔

ابن سعد نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اسے کہہ اوس درمیان کہ رسول اللہ صلی  
اس حالت پر تھے اور آپ مقام اجیاد میں تشریف فرما تھے یکایک آپ نے ایک فرشتہ کو ایسے حال  
میں دیکھا کہ وہ آسمان کے کنارہ میں اپنا ایک پیروں پر کھڑے ہوئے ہے اور وہ پکار رہا ہے  
اے محمد میں جبریل ہوں اس واقعہ کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ڈر گئے جسوقت آپ اپنا  
سر مبارک آسمان کی طرف اٹھاتے جبریل کو دیکھتے رہتے آپ جلدی سے حضرت خدیجہ کی طرف  
پلٹ کر گئے اور آپ نے اس خبر سے اونکو مطلع کیا اور فرمایا واللہ اے خدیجہ مجھ کو کسی شے سے ہرگز ایسا  
بغض نہیں ہوا جیسے میں ان جوتوں اور کامتون سے بغض کیا ہے اور میں اس امر سے خوف  
کرتا ہوں کہ میں کاہن ہوں حضرت خدیجہ نے کہا ہرگز ایسا نہ ہوگا کہ اب کاہن ہوں آپ یہ نکمیں  
اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ایسا امر ہرگز نہ کرے گا اسلئے کہ آپ صلہ چھی کرتے ہیں اور سچی بات کہتے ہیں



اور امانت ادا کرتے ہیں اور آپ کا خلق کریم ہے پر حضرت خدیجہ ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں اور یہ اول باب ہے جو حضرت خدیجہ ورقہ کے پاس گئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ کو جو خبر دی تھی ادھون نے ورقہ کو اوس سے خبر دی ورقہ نے سنکر کہا اوس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صادق ہیں اور یہ امر نبوت کی ابتدا ہے اور آپ کے پاس ناموس اکبر آتا ہے اے خدیجہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دو کہ وہ اپنے دل میں کوئی بات خیر کے سوانہ لاوین۔

ابن سعد نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حرامین جبوقت وحی نازل ہوئی آپ بہت دن ٹھیرے رہے کہ جبریلؑ کو نہیں دیکھتے تھے آپ کو نہایت درجہ حزن ہوا یہاں تک کہ آپ ایک مرتبہ شبیر ہاٹ لپیٹ جاتے اور دوسری مرتبہ حرام کی طرف جاتے اور یہ ارادہ کرتے تھے کہ اپنے آپ کو ان پہاڑوں پر سے گرا دیں آپ ایسے حال میں تھے کہ ان دونوں پہاڑوں میں سے بعض پہاڑ کا ارادہ کر رہے تھے یکایک اپنے آسمان سے ایک آواز سنی آپ نے اپنا سر اٹھایا یکایک آپ نے جبریلؑ کو آسمان اور زمین کے درمیان کرسی پر مربع بیٹھا دیکھا اور وہ کہہ رہے ہیں اے محمد آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور میں جبریلؑ ہوں یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پلٹ آئے اور آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں اور آپ کے قلب مبارک کو سکون ہوا پر وحی کے بعد وحی آنے لگی۔

حاکم نے ابن اسحاق کے طریق سے ابن اسحاق سے ابن اسحاق نے کہا مجھے عبدالملک بن عبداللہ بن ابی سفیان الثقفی نے حدیث کی ہے وہ بڑی یاد دلائے تھے کہا ہے کہ حضرت خدیجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امر کو ورقہ بن نوفل سے جو ذکر کرتی تھیں اوس باب میں ورقہ نے یہ اشعار کہے ہیں ۵

یا للربال و لصف الدہر والقدر	والشیء قضاء اللہ من غیر
------------------------------	-------------------------

مردوں کا کیا حال ہے اور عورتوں کا کیا حال ہے اور قد کا کیا حال ہے کہ مرد و عورت دہراؤ ورقہ باب میں کلام کرتے ہیں جس چیز کا اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے اوس حکم کو تغیر نہیں ہے۔

والساجفی الغیب من خبر

حتیٰ خدیجہ تدخونی لآخرہا

یہاں تک کہ خدیجہؓ مجھ کو بلاتی ہے کہ میں اس کو خبر دوں خدیجہؓ کو غیب مخفی سے خبر نہیں ہے

امرا راہ سیاتی الناس من اخر

جبارت لتا رلنی عنہ لآخرہا

خدیجہؓ میرے پاس محمدؐ صلعم کا احوال پوچھنے کے لئے آئی تاکہ میں خدیجہؓ کو خبر دوں اس امر کی جس کو میں دیکھتا ہوں کہ وہ آدمیوں کے پاس آخر زمانہ میں آئے گا۔

فیما مضیٰ من قریم الدہر والعصر

و خبر تنی بامر قد سمعت بہ

اور خدیجہؓ نے مجھ کو ایسے امر سے خبر دی ہے کہ جس کو میں قریب زمانہ سے سنتا ہوں

جبریل انک مبعوث الی البشر

بان احمد یا یتہ وخبیرہ

خدیجہؓ نے مجھ کو جس امر کی خبر دی ہے وہ یہ ہے کہ احمدؑ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے ہیں اور خبر دیتے ہیں کہ آپ آدمیوں کی طرف بھیجے گئے ہیں

لک لالہ فہی الخیر وانتظری

فقلت عل الذی ترجین بیخبرہ

سو میں نے خدیجہؓ سے کہا یقین ہے وہ امر جس کی تو امید کرتی ہے اللہ تعالیٰ اس کو تیرے واسطے پورا کرے گا تو خیر کی امید رکھ اور منتظر رہو

عن امرہ ما یری فی النوم واسہر

دارسلتہ الینا کے نایلہ

اور خدیجہؓ نے احمدؑ کو ہمارے پاس بھیجا تاکہ ہم احمدؑ سے اونکے اس امر کو پوچھیں جس کو خواب اور بیداری میں وہ دیکھتے ہیں۔

یقف منہ اعلیٰ الجبلہ و اشعر

فقال حسین انا منطلقا عجبا

احمدؑ جہت ہمارے پاس آئے انہوں نے ہم سے ایسی تعجب خیز گفتگو کی جس سے پست اور بدن کے بال کھڑے ہو جاتے ہیں

فی صورتہ اکملت من ہیبت العصور

اللی دایت امین اللہ واجرہنی

میں نے امین اللہ کو دیکھا جو میرے رویہ و آئے ایسی شکل میں تھے جو ہیبت ناک صورتوں میں کامل تھی

ثم استمر فكان الخوف يذعرني مما يسلم باحوالي من الشجر

پھر ہمیشہ رہے امین اللہ یعنی مین اونکو دیکھتا تھا اور خوف مجھکو ڈراتا تھا اوس درخت سے جو میرے اطراف میں ہوتا اور مجھکو سلام کرتا تھا

فقلت ظننی و ما درى ليصدقني ان سوف تبعث تنالونزل السور

مین نے احمد سے کہا میرا گمان ہے جو شے میں جانتا ہوں وہ میری یہ تصدیق کرتی ہے کہ آپ قریب مین مبعوث ہونگے اور جو سوئیں نازل ہونگی وہ آپ پر پڑیں گے

وسوف آتيك ان اعلنت دعوتهم من احب اوبلاسن و لا كبر

اور میں نے یہ کہا کہ قریب مین آپ کے پاس مین آؤں گا اگر آپ کفار کو دعوت اسلام کا اعلان جہاد سے کریں گے میرا آپ کے پاس آنا بلا منت اور بلا کدورت کے ہوگا۔

طیالسی اور ترمذی اور بیہقی نے جابر بن عمرہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مکہ معظمہ مین ایک پتھر ہے مین جن راتوں مین مبعوث ہوا وہ پتھر مجھکو سلام کرتا تھا جو وقت مین اوسکے پاس سے گذرتا ہوں اوسکو پہچانتا ہوں اور اسی حدیث کی سلم نے اس لفظ سے روایت کی ہے کہ مین مکہ مین اوس پتھر کو پہچانتا ہوں کہ قبل اسکے کہ مین مبعوث ہوں وہ مجھکو سلام کرتا تھا اور مین اوس پتھر کو اب بھی پہچانتا ہوں۔

دارمی نے اور ترمذی نے اس حدیث کی روایت کی ہے اسکو حسن کہا ہے اور حاکم نے روایت کی ہے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور طبرانی اور ابونعیم اور بیہقی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مین تھے آپ مکہ کے بعض اطراف مین گئے آپکے سامنے کوئی درخت اور کوئی ڈھیلہ اور کوئی سپاڑ نہ آیا اگر اوسنے آپکے اسلام علیک یا رسول اللہ کہا اور مین اوسکو سنتا تھا اور اسی حدیث کی روایت بیہقی نے دوسری وجہ سے اس لفظ سے کی ہے مین نے دیکھا مین آپکے ساتھ جنگل کو گیا آپ کسی پتھر اور کسی درخت کے پاس نہیں گزرتے تھے مگر وہ یہ کہتا تھا اسلام علیک

یا رسول اللہ اور میں ادا کو سنتا تھا۔

بزار اور ابونعیم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب وقت اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی میں کسی تہرا در کسی درخت کی طرف سے زمین گذرتا مگر وہ السلام علیک یا رسول اللہ کہتا تھا۔

ابن سعد اور ابونعیم نے برہ بنت ابی حجرہ سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا ہے کہ جب وقت اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کراست کا ارادہ کیا اور آپ کی ابتداء نبوت سے کی جب وقت آپ حاجت کے واسطے نکلتے تو آپ اتنے دور چلے جاتے تھے کہ کوئی مکان دکھائی نہ دیتا تھا آپ پہاڑوں کی گھاٹیوں اور صحرا کے نشیب میں پہنچ جاتے تھے آپ کسی تہرا در کسی درخت کے پاس سے نہیں گذرتے مگر وہ تہرا در درخت السلام علیک یا رسول اللہ کہتا تھا آپ اپنی ذہنی اور باطنی جانب اور اپنے پیچھے دیکھتے کسی کو نہیں پاتے تھے اور اسی حدیث کی روایت ابونعیم نے دوسری وجہ سے اس کی مثل کی ہے اور اسکے آخر میں یہ زیادہ کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب یوں دیتے تھے وعلیہم وعلیک السلام اور جبریل علیہ السلام آپ کو تختہ تعلیم کرتے تھے۔

ابن سعد اور بیہقی نے ابراہیم بن محمد بن طلحہ کے طریق سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا ہے کہ طلحہ بن عبید اللہ نے کہا ہے کہ میں بصرے کے بازار میں حاضر ہوا ایک ایک راہب کو میں نے اس کے صوبہ میں دیکھا وہ یہ کہتا تھا کہ اس موسم کے لوگوں سے پوچھو کیا اہل لوگوں میں کوئی شخص اہل حرم میں سے ہے طلحہ نے کہا میں نے کہا ہاں اہل حرم میں ہوں راہب نے مجھ سے پوچھا کیا احمد نے ظہور کیا میں نے پوچھا کون احمد اس نے کہا ابن عبد اللہ بن عبد المطلب جس مدینہ میں وہ ظہور کرے گا اس کا وہ وہی مدینہ ہے اور وہ آخر انبیاء ہے اس کے ظہور کی جگہ حرم ہے اور اس کی ہجرت کی جگہ نخل اور پتیل اور شورہ زار زمین ہے تم کو چاہیے کہ اس پر ایمان لانے میں تم سبقت کرو طلحہ نے کہا کہ اس راہب نے جو بات کہی وہ میرے دل میں بیٹھ گئی میں جلدی سے نکلا یہاں تک کہ میں مکہ میں آیا اور میں نے لوگوں سے پوچھا کیا کوئی نئی بات پیدا ہوئی ہے لوگوں نے کہا ہاں محمد بن عبد اللہ امین نبی ہو گئے ہیں اور ان کا اتباع

ابن ابی قحافہ نے کیا ہے میں نکلا اور ابو بکر رض کے پاس گیا اور راہب نے مجھ سے جو کچھ کہا تھا میں نے  
اوس سے ابو بکر رض کو خبر کی یہ سنکر ابو بکر رض اپنی جگہ سے نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پاس آئے اور آپ کو خبر کی آپ سنکر مسرور ہوئے اور طلحہ نے اسلام اختیار کیا تو فضل بن العذربہ نے  
ابو بکر رض اور سلمہ کو بکڑا اور دونوں کو ایک رسی میں باندھ دیا اس واسطے ابو بکر رض یقین اور طلحہ کا نام قرنین  
نہا گیا۔

ابو نعیم نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت عباس رض  
نے کہا ہے کہ میں تجارت کیواسطے یمن کی طرف اوس جماعت میں گیا جمین ابو سفیان بن حرب تھے  
ایک خط حنظلہ بن ابی سفیان کا پہونچا اوس میں یہ لکھا تھا کہ محمد المصلح میں کھڑے ہوئے اور یہ کہا کہ میں رسول اللہ  
ہوں اور تم لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہوں یہ واقعہ یمن کے محاسس میں فاش ہو گیا ہمارے پاس ایک  
یہودی عالم آیا اور اوس نے کہا کہ مجھ کو یہ خبر پہونچی ہے کہ تم لوگوں میں اوس مرد کا چچا ہے جس نے کہا ہے  
جو کچھ کہا ہے (یعنی نبوت کا دعویٰ کیا ہے) عباس رض نے کہا میں نے اوس سے کہا ہاں میں اوس  
مرد کا چچا ہوں اوس یہودی نے کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں کیا آپ کے بھتیجے میں جوانی کی نادانی یا عقل کی  
سبکی ہے عباس نے کہا میں نے کہا عبدالمطلب کے الہ کی قسم نہیں ہے اور اوس نے کہی جھوٹ  
نہیں کہا اور کہی خیانت نہیں کی اور اوس کا نام قریش کے پاس امین ہے اوس یہودی عالم نے پوچھا  
کیا اوس نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے عباس رض نے کہا کہ اوس کے اس پوچھنے سے میں نے گمان کیا کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اپنے ہاتھ سے لکھنا اچھا ہوگا پس یہ ارادہ کیا کہ اوس یہودی سے  
کہوں ہاں اپنے ہاتھ سے لکھتے ہیں میں ابو سفیان سے ڈرا کہ کہیں مجھ کو نہ جھٹلا دیں اور میری بات کو  
رد کر دیں میں نے اوس سے کہہ دیا وہ نہیں لکھتے وہ یہ سنکر اپنی جگہ سے اوجھلا اور اپنی چادر کو چھوڑ کر چلا گیا  
اور یہ کہتا جاتا تھا کہ یہود ذبح کر ڈالے گئے یہود قتل کر ڈالے گئے عباس رض نے کہا کہ جب وقت ہم اپنے  
اوترنے کی جگہ میں پلٹ کر آئے تو ابو سفیان نے کہا اے ابو الفضل تمہارے بھتیجے سے یہود خوف  
کرتے ہیں میں نے ابو سفیان سے کہا کہ تم نے ہی دیکھا جو کچھ کہ دیکھا کیا ابو سفیان تم کو خواہش ہے کہ تم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اگر امر نبوت حق ہے تو تم حق کی طرف سبقت کرو گے اگر گمراہ باطل ہو گا تو تمہارے ساتھ جو لوگ تمہارے سوا تمہارے ہمسرین سے ہیں وہ شریک ہونگے جہاں ادن کا ہو گا وہ تمہارا ہو گا ابوسفیان نے کہا کہ آپ پر میں جب تک ایمان نہ لاؤں گا کہ سواروں کو مقام کدو میں نہ دیکھ لوں گا میں ابوسفیان سے کہا تم کیا کہتے ہو ابوسفیان نے کہا کہ یہ ایک کلمہ ہے جو میرے منہ پر لگایا ہے مگر میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سواروں کو پتھر سے گا کہ وہ کدو میں تھوہ کریں حساب اس رضے کے کہا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا اور ہنسے دیکھا کہ سواروں نے کدو سے تھوہ کیا ہے میں ابوسفیان سے پوچھا کیا تم کو وہ کلمہ یاد ہے ابوسفیان نے کہا والعدین اوس کلمہ کو یاد کر رہا ہوں۔

ابونعیم نے محمد بن ہشام بن سلم الخرمی کے طریق سے معاویہ بن ابوسفیان سے اونہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں اور امیہ بن ابی الصلت شام کی طرف تجارت کے واسطے گئے امیہ نے مجھ سے پوچھا کیا تم کو علمائے نصاریٰ میں سے اوس عالم سے ملنے کی خواہش ہے کہ علم الکتاب اوس تک منتهی ہوتا ہے اوس سے ہم کچھ پوچھیں گے ابوسفیان نے کہا میں امیہ سے کہا مجھ کو اوس سے پوچھنے کی کوئی حاجت نہیں ہے امیہ گیا اور پھر پلٹ کر آیا اور مجھ سے کہا کہ میں اوس عالم کے پاس گیا اور میں نے اوس سے بہت چیزوں کو پوچھا پھر میں نے اوس سے کہا کہ مجھ کو اوس نبی کی خبر دو کہ اسکا انتظار کیا جاتا ہے اوس عالم نے کہا کہ وہ نبی عرب میں سے ایک مرد ہے میں نے پوچھا کون سے عرب میں سے ہے اوس نے کہا اوس اہل بیت اللہ میں سے ہے جسکا عرب حج کرتے ہیں اور وہ تمہارے بھائیوں میں قریش سے ہے میں نے اوس سے کہا اوس کی تعریف کرو اوس نے کہا وہ مرد جوان ہے جسوقت وہ کہوت کو پہنچے گا تو اسکا امر ظاہر ہو گا وہ مرد مظالم اور محارم سے اجتناب کرے گا اور صلہ رحمی کرے گا اور صلہ رحمی کے واسطے امر کرے گا۔ وہ کریم الطریقین ہے اور قبیلہ میں متوسط ہے اکثر شکر اوسکا ملائکہ ہونگے میں نے پوچھا اسکی کیا نشانی ہے اوس نے کہا جیسے عیسیٰ علیہ السلام نے وفات پائی ہے شام میں تیس زلزلے آئے ہیں ہر ایک

زلزلہ اوس کا ایک مصیبت تھا ایک زلزلہ باقی رہ گیا ہے کہ وہ عام طور سے ہوگا اوس میں بہت سے  
 مصائب ہونگے ابوسفیان نے کہا میں نے کہا واسعہ ابر باطل ہے امیہ نے کہا قسم ہے اوس ذات  
 کی کہ اوس کے ساتھ میں حلف کرتا ہوں کہ ویسے ہی ہے جیسے میں نے کہا ہے ابوسفیان نے کہا پھر تم شام سے نکلے یکا یک  
 پہننے سلا کہ ایک شتر سوار ہمارے پیچھے سے کہتا تھا کہ تمہارے بعد اہل شام میں ایک ایسا زلزلہ آیا  
 کہ اہل شام ہلاک ہو گئے اور اوس زلزلہ سے اہل شام کو عام مصیبتیں پہنچی ہیں ابوسفیان نے  
 کہا کہ امیہ میرے روبرو آیا اور اوس نے مجھے کہا کہ نصرانی کے قول کو تم کیونکر دیکھتے ہو میں نے کہا  
 والدہ قول حق ہے اسکے بعد میں مکہ میں آیا جو سامان میرے ساتھ تھا میں نے اوس کو ادا کیا پھر میں  
 یمن کو تجارت کے واسطے گیا اور یمن میں پانچ مہینہ ٹھہرا پھر میں مکہ میں آیا لوگ میرے پاس آئے  
 مجھ سے سلام علیک کرتے اور اپنے مال کو پوچھتے تھے پھر میرے پاس محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف  
 لائے اور مجھ سے سلام علیک کی اور مرحبا کہا اور مجھ سے میرے سفر کا احوال اور میرے قیام کی  
 جگہ کو پوچھا کہ تم کہاں تھے اور اپنے مال کو مجھ سے نہ پوچھا پھر آپ کھڑے ہو گئے میں نے ہند سے  
 کہا واللہ مجھ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے تعجب ہوتا ہے قریش میں سے کوئی شخص نہیں ہے مگر  
 اوس کا مال میرے پاس ہے اور ہر ایک نے اپنے مال کو مجھ سے پوچھا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 اپنے مال کو مجھ سے نہ پوچھا ہند نے کہا تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو نہیں جانا ہے  
 وہ زعم کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ہوں ہند گفتگو میں مجھ پر غالب ہو گئی اوس وقت میں نے  
 نصرانی کے قول کو یاد کیا اور میں نے ہند سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ ہونے کا زعم کر تے  
 ہیں وہ اس سے زیادہ عاقل ہیں کہ یہ کہیں کہ میں رسول اللہ ہوں ہند نے کہا بیشک ایسا ہی ہے  
 واللہ وہ یہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ہوں۔

طبرانی اور ابول نعیم نے عروہ بن الزبیر کے طریق سے معاویہ بن ابی سفیان سے اونہوں نے  
 اپنے باپ ابوسفیان سے روایت کی ہے کہ اسے کہ ہم غزوہ میں تھے یا ایلیا میں تھے مجھ سے  
 امیہ بن الصلت نے کہا اے ابوسفیان عتبہ بن ربیعہ کا حال بیان کرو میں نے امیہ سے کہا تم

عتبہ بن ربیعہ کا حال بیان کر دیا امیہ نے کہا عتبہ کریم الطرفین ہے اور مظالم اور محارم سے اجتناب کرتا ہے میں نے کہا بیشک ایسا ہی ہے اور میں نے کہا عتبہ اس نے شرف کو زیادہ کیا شریف اور سن ہے امیہ نے کہا سن عتبہ کو عیب لگاتا ہے میں نے امیہ سے کہا تم نے جھوٹ کہا بلکہ یہ بات ہے کہ جتنا سن زیادہ ہو اوس نے شرف کو زیادہ کیا امیہ نے کہا تم گفتگو میں مجھ سے جلدی نہ کرو تنکو خبر دیتا ہوں کہ میں اپنی کتابوں میں ایک بنی کو پاتا ہوں کہ وہ ہمارے اس جرہ سے مبعوث ہوگا میں یہ گمان کرتا تھا کہ وہ بنی میں ہی ہوں جبکہ اہل علم سے میں سبق پڑھا تو مجھ کو معلوم ہوا کہ وہ بنی بنی عبد مناف میں سے ہے میں نے بنی عبد مناف میں غور کیا سوا عتبہ بن ربیعہ کے کسی کو نہیں پایا کہ وہ بنی ہوئے کی صلاحیت رکھتا ہو جبکہ تم نے مجھ کو عتبہ کے سن سے خبر کی تو میں نے یہ پہچانا کہ عتبہ وہ بنی نہیں ہے جبکہ اوس کا سن چالیس سے متجاوز ہو گیا ہے اور اوس کی طرف کوئی وحی نہیں بھیجی گئی ہے ابوسفیان نے کہا میں سفر سے ایسے حال میں پلٹا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی بھیجی گئی تھی میں تاجردن کی ایک جماعت میں تجارت کے واسطے نکلا اور امیہ کی طرف گیا اور میں نے امیہ سے ٹھٹھا کرنے والے کے طور پر کہا جس بنی کی تم صفت بیان کرتے تھے اوس نے خروج کیا ہے امیہ نے کہا آگاہ ہو جاؤ وہ بنی ہجرت ہے تم اوس کا اتباع کرو اور تم یہ یقین کر لو میں ہی تمہارے ساتھ اوس کا متبع ہوتا ہوں اے ابوسفیان اگر تم اوس بنی سے خلاف کرو گے تو اس طور سے باندھ جاؤ گے جیسے بٹیر کا بچہ باندھا جاتا ہے یہاں تک کہ تم اوس بنی کے پاس لاے جاؤ گے اور وہ جو ارادہ کریگا تمہارے باب میں حکم دے گا۔

حارث بن ابی اسامہ نے اپنی (مسند) میں عکرمہ بن خالد سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کے وقت قریش میں سے کچھ لوگ دریا میں سوار ہوئے اور انکو ہوانے سمندر کے جزیرہ دن میں سے کسی جزیرہ میں ڈال دیا یکا یک انہوں نے اوس جزیرہ میں ایک مرد کو دیکھا اوسنے ان لوگوں سے پوچھا تم کون لوگ ہو انہوں نے کہا ہم لوگ قریش میں سے ہیں اوس مرد نے پوچھا قریش کون لوگ ہیں انہوں نے کہا قریش



اہل حرم مین اور ایسے ایسے امور کے اہل مین جو وقت اوس نے پہچانا تو اوس نے کہا ہم لوگ اہل حرم مین نہ ہم لوگ اونکو یہ معلوم ہوا کہ وہ مرد جبرہم مین سے ہے اوس مرد نے اون سے پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ گھوڑوں کا نام جیا دیکو ن رکھا گیا ہمارے گھوڑے تیز رفتار تھے اسکے بعد قریش کے لوگوں نے اوس مرد سے کہا کہ ہم لوگوں مین ایک مرد ظاہر ہوا ہے وہ یہ زعم کرتا ہے کہ وہ نبی ہے اور آنحضرت کے امر کو اس مرد سے ذکر کیا اوس مرد نے منکر کہا اوس نبی کا تم لوگ اتباع کرو جس حال پر مین ہوں اگر میرا وہ حال نہ ہوتا تو مین تمہارے ساتھ اوس نبی کے پاس پہنچتا۔

ابن عساکر نے عبدالرحمن بن حمید بن عبدالرحمن بن عوف کے طریق سے روایت کی ہے عبدالرحمن نے اپنے باپ سے اور اونکے باپ نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے پہلے ایک سال مین یک طرفہ مکر کیا مین عسکلان بن عواکن الحمیری کے پاس اور عسکلان شیخ کبیر السن تھا اور مین ہمیشہ جو وقت مین کی طرف جاتا تو اس کے پاس اور تر اکر جاتا تھا وہ مجھ سے کہہ اور کہ یہ اور زعم کا احوال پوچھتا تھا اور یہ پوچھتا تھا کیا تم لوگوں مین کوئی مرد ظاہر ہوا ہے کہ اس کے واسطے ایک خبر ہے اس کے واسطے ایک کتاب ہے کیا تم لوگوں مین سے کسی نے تمہارے دین مین تم سے خلاف کیا ہے مین اوس سے کہہ دیتا تھا اب تک ایسا امر مین ہوا یا نہ کہ مین اوس کے پاس اوس آنے مین آیا میرے جس آنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے مین اوس کے پاس گیا وہ اوس وقت مین ضعیف ہو گیا تھا اور اس کو نقل سماعت ہو گیا تھا مین اوس کے پاس اور تر اوس کے پاس اوس کے بیٹے اور پوتے اکٹھے ہوئے اور اونہوں نے اس کو میری جگہ سے خبر کی اوس نے انکو ہوں پر ایک ٹپی باندھی اور تکیہ لگایا اور بیٹھا اور اوس نے مجھ سے کہا اے قریش کے بہائی تو اپنا نسب بیان کر مینے کہا مین عبدالرحمن بن عوف بن عبدعوف ابن عبدالحارث بن زہرہ ہوں اوس نے کہا تم کو یہ نسب کافی ہے اسے زہرہ کے بہائی گیا تم کو مین ایک ایسی بشارت سے خوش کروں کہ وہ تیرے واسطے تجارت سے اچھی ہے مین نے کہا بیشک وہ بشارت دینی پنا ہے اوس نے کہا تم کو مین ایک عجیب امر سے خبر دیتا ہوں اور ایک خواہش کی چیز سے بشارت دیتا ہوں وہ یہ ہے

کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے مدینہ میں تیری قوم میں سے ایک نبی کو مبعوث کیا ہے اور سکوبرگزیدہ اور اپنا خالص دوست کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اوپر اپنی ایک کتاب نازل کی ہے اور اسکے واسطے ثواب گردانا ہے وہ نبی تمہوں کی عبادت سے منع کرتا ہے اور اسلام کی طرف بلاتا ہے وہ حق کے ساتھ اصر کرتا ہے اور امر حق کرتا ہے اور امر باطل سے تہی کرتا ہے اور اسکو باطل کرتا ہے میں نے اوس سے پوچھا وہ نبی کن لوگوں میں سے ہے اوسنے کہا نہ از دے ہے اور نہ شمار سے نہ سرو سے ہے اور نہ بتا کہ سے وہ نبی ہاشم سے ہے اور تم لوگ اوسکے منہیاں ہو اے عبدالرحمن کم قیام کرو اور جلد پلٹ کر چلے جاؤ پھر تم جاؤ اور اوسکی مدد کرو اور اوسکی تصدیق کرو اور اوس نبی کے پاس یہ ابیات لے جاؤ

اشہد بالمدنی المعالی	وفاق اللیل والصباح
گواہی دیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کیساتھ کہ وہ صاحب بلند یوں کا ہے اور نکالنے والارات اور صبح کا ہے	
انک فی السردین قریش	یا ابن المقدی من الذباح
آپ شرف اور جو انحرزی میں قریش سے ہیں اور فرزند اوس شخص کے کہ فوج سے جس کا فدیہ دیا گیا ہے۔	
ارسلت دعوائی یقین	ترشد للمحق والفساح
آپ خدا کی طرف سے بھیجے گئے ہیں مخلوق کو یقین کی طرف بلاتے ہیں اور حق اور فلاح کے واسطے رہنمائی کرتے ہیں	
اشہد باللہ رب موسیٰ	انک ارسلت بالبطاح
میں اوس اللہ کیساتھ گواہی دیتا ہوں کہ وہ موسیٰ کا رب ہے تحقیق آپ بلطحا میں بھیجے گئے ہیں۔	
فکن شفیع اے ملیک	یدعوا لیرایا الے الفلاح
آپ ملیک یعنی اللہ تعالیٰ کے پاس میری شفاعت فرماؤں کہ وہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو فلاح کی طرف بلاتا ہے	
عبدالرحمن نے کہا میں نے ان ابیات کو حفظ کر لیا اور میں نے اپنی حاجت ردوائی میں سرعت کی اور میں بلٹا اور مکہ معظمہ میں آیا اور ابوبکر الصدیق رض سے ملاقات کی اور اس خبر سے اوسکو خوشی ہوئی حضرت ابوبکر الصدیق رض نے کہا کہ یہ محمد بن عبداللہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی طرف اپنا	

رسول کر کے آپکو بھیجا ہے تم آپکے پاس چلو میں آپکے پاس گیا آپ اوس وقت حضرت خدیجہ رضی  
 کے مکان میں تھے جو وقت آپ نے مجھکو دیکھا آپ ہنسے اور آپ نے فرمایا کہ میں ایک چکنا چور دن  
 چہرہ دیکھتا ہوں میں اوسکے واسطے خیر کی امید رکھتا ہوں کیا خبر ہے کہ میں نے کہا وہ کیا باسکے  
 اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا کہ تم میری طرف کوئی امانت لاے ہو یا کسی بھیجنے والے  
 نے تمکو میری طرف رسالت کیسا تجھ بھیجا ہے جو کچھ ہے اوسکو بیان کرو میں نے اوس مرد کے  
 اشعار پڑھے اور آپکو خبر کر اور میں نے اسلام قبول کیا آپ نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ کہ حمیر کا بہائی خواص  
 مومنین سے ہے پھر آپ نے یہ فرمایا کہ بہت سے لوگ مجھ پر ایمان لاتے ہیں اور انہوں نے  
 مجھکو نہیں دیکھا ہے اور وہ میری نبوت کی تصدیق کرتے ہیں اور وہ میرے پاس حاضر نہیں  
 ہوئے ہیں وہ لوگ میرے پاس بھیجائی ہیں۔

## یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کے وقت کا مہنوں سے آپکے ظہور کے باب میں سنا گیا اور آوازیں غیب سے آئیں

بخاری رحمہ اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے اونیکی طرف سے ایک خوبصورت  
 مرد گذرا اوس سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اوسکا احوال پوچھا اوس نے کہا میں عہد جاہلیت میں عرب کا  
 کاہن تھا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اوس سے پوچھا کہ تمہاری جہنیہ جو تمہاری پاس لائی تھی اوس میں زیادہ تعجب خیز  
 کیا شے ہے تم بیان کرو اوسنے کہا اس حال میں کہ ایک روز میں بازار میں تھا وہ جہنیہ آئی اُسکے  
 آنے سے جو گہرا ہٹ مجھکو ہوئی میں بھیجتا ہوں اوس جہنیہ نے یہ اشعار پڑھے

الم تر النجین وابلا سہا  
 دیاسہا من بعد النکاسہا  
 ولجو قسا بالقلاص واصلہا  
 کیا تو نے جن کو اراو اسکے بے خیر ہونے کو نہیں دیکھا اور اوسکو اوندھا ہونے کے بعد اوسکے پاس کو نہیں دیکھا  
 اور جن کا اونٹوں اور اونٹوں کے بالان کیساتھ لاجت ہوتا نہیں دیکھا یعنی وہ مایوسی کی حالت میں آئادہ سفر ہوئی ہیں اب وہ جاہل

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا سچ کہا اس درمیان کہ عرب کے معبودوں کے پاس میں سو رہا تھا یکایک مینے دیکھا کہ ایک مرد گلاس کا بچہ لایا اور اسکو اُس نے فوج کیا اوس گلاسے کے بچہ میں سے ایک شہر کر مینا لے لے ایسا شہر کیا کہ مینے کسی شہر کر مینا لے کی ویسی شدید آواز نہیں سنی تھی وہ شہر کرنے والا یہ کہتا تھا یا صلیح امر بنج رجل نصیح یقول لا الہ الا اللہ اسے صلیح یہ امرجات دینے والا ہے مرد نصیحت کرنے والا ہے وہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے یہ سن کر لوگ کود کے بہا گئے میں نے کہا میں نہ جاؤنگا یہاں تک کہ مجھکو علم ہو جائے کہ اس کا انجام کیا ہے۔ پھر اوس نے اسی طرح دوسری بار اور تیسری بار شہر کیا میں اپنی جگہ سے اٹھا ہنگو کچھ زمانہ نہیں گذرا ہم نے سنا لوگوں نے کہا کہ یہ نبی ہے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی خبر پہنچنے لگی۔

ابن سعد اور بیہقی نے مجاہد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی فخرائے گلاسے کے ایک بچہ کی نذر کی کہ اپنے پوجا کے پتھروں میں سے ایک پتھر کے پاس اس کو فوج کریں گے اس درمیان کہ وہ گلاسے کا بچہ کھڑا تھا یکایک اوس نے پکارا اور کھایا الذریع امر بنج صلیح یصیح بلسان فصیح یہ جو کہہ ان لا الہ الا اللہ یہ آواز سن کر لوگ اوس کے فوج کرنے سے باز رہے اور چلے گئے وہ دیکھ رہے تھے یکایک اون کو یہ معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث کئے گئے ہیں۔

احمد اور بیہقی نے مجاہد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم سے ایک ایسے بوڑھے شخص نے حدیث کی ہے جس نے جاہلیت کے زمانہ کو پایا تھا اوس نے کہا کہ میں اپنی ایک گلاسے کو جو میری آل کے واسطے تھی ہاتھ رکھتا مینے اوس کے پیٹ میں سے یہ آواز سنی یا الذریع قول فصیح رجل یصیح ان لا الہ الا اللہ ہم کہہ میں نے ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں ایسے حال میں پایا کہ آپ نے ظہور فرمایا تھا۔

بیہقی نے براء سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سواہ بن قارب سے کہا کہ اپنے ابتدائی اسلام کی بات کہو سواہ بن قارب نے کہا کہ جنات میں سے میرا ایک جن تھا اس درمیان کہ میں ایک رات سو رہا تھا یکایک میرے پاس وہ آیا اور اوس نے مجھ سے کہا اٹھو اور سمجھو اور

جان لو اگر تم جانتے ہو لوئی ابن غالب میں سے ایک رسول مبعوث کیا گیا ہے پہر اس نے یہ اشعار پڑھے ۵

عجبت للجن وانجا سہا	و شدہ العیس باحلا سہا
---------------------	-----------------------

جنات سے میں تعجب کرتا ہوں اور جنات کے نجس لوگوں سے تعجب کرتا ہوں اور اس امر سے تعجب کرتا ہوں کہ وہ اپنے اونٹ پر کجاوے باندھتے ہیں ۵

تہوے اے مکہ تبغی الہدی	ما مومنو ہم مثل ارجا سہا
------------------------	--------------------------

وہ جنات مکہ کی طرف میل کرتے ہیں اور ہدایت کی خواہش کرتے ہیں اور جنات میں جو دوس ہیں وہ انکو نجس جنات کی مثل نہیں ہیں ۵

فانفض الی الصفوة من ہاشم	واسم بعینیک اے راسہا
--------------------------	----------------------

تو اس خلاصہ کی طرف جابو ہاشم سے ہے اور اپنی آنکھوں کو ذرہ ہاشم کی طرف اٹھا کے دیکھ یعنی نبی صلعم کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کہ نبی ہاشم کے راس ہیں اور اس قبیلہ کا ذرہ ہیں پہر اس نے ہجکومیدار کیا اور ڈرا کر کہا اے سواد ابن قارب اللہ تعالیٰ نے ایک نبی کو مبعوث کیا ہے تو اس کے پاس جا تو ہدایت پائے گا اور ہجکومبزرگی حاصل ہوگی جبکہ دوسری رات آئی وہ میرے پاس آیا اور اس نے ہجکومیدار کیا اور یہ اشعار پڑھے ۵

عجبت للجن وتطلبا سہا	و شدہ العیس باقتا سہا
----------------------	-----------------------

میں جنات سے اور ان کی طلب سے تعجب کرتا ہوں اور جنات اوٹھون پر ان کے کجاوی بانہتو ہیں اس سے تعجب کرتا ہوں یعنی آمادہ سفر میں ۵

تہوے اے مکہ تبغی الہدی	ما صاوقا لجن کذا سہا
------------------------	----------------------

وہ جنات مکہ کی طرف میل کرتے ہیں اور ہدایت کی خواہش کرتے ہیں جنات میں کے صادق لوگ ان کے کذابوں کی مثل نہیں ہیں ۵

فاحصل الی الصفوة من ہاشم	لیس قداما کا ذنا سہا
--------------------------	----------------------

ہاشم سے جو خلاصہ مرد ہے اوس کی طرف کو چ کر دے جنات کے اگلے لوگ اون کے بعد کے  
لوگوں اور اتباع کی مثل نہیں ہیں۔ جبکہ تیسری رات آئی وہی جن میرے پاس آیا اور اوس نے مجھ کو  
بیدار کیا پھر یہ اشعار پڑھے ۵

عجبت للجن و تعجب ر ہ	و شدوا العیس باکوار ہ
----------------------	-----------------------

جنات زمین تعجب کرتا ہوں اور انکی دلیری سے تعجب کرتا ہوں اور اس امر سے تعجب کرتا ہوں کہ وہ اپنا اوٹھون پر  
کجاوے باندھتے ہیں یعنی آماجہ سفر ہیں ۵

توی ہالے مکتہ تبغی اللہ سی	لیس ذووالشر کاخیار ہ
----------------------------	----------------------

وہ جنات کہ کی طرف میل کرتے ہیں اور ہدایت کی خواہش کرتے ہیں جو جنات شر والے ہیں  
وہ جنات کے اختیار کی مثل نہیں ہیں ۵

فانھض الی والصفوة من ہاشم	مامونوا لجن کلکفار ہ
---------------------------	----------------------

ہاشم سے جو خلاصہ مرد ہے تو اوس کی طرف کو چ کر دے جو جنات ایمان والے ہیں وہ اون  
جنات کی مثل نہیں جو کافر ہیں۔

سوادین قارب نے کہا جبکہ میں نے اوس جن سے سنا کہ وہ ایک رات کے بعد دوسری رات  
میں مجھ سے کہتا ہے میرے دل میں اسلام کی محبت بڑھ گئی میں گیا بیان تک کہ میں نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم کے پاس گیا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھا مجھ سے فرمایا میرا اے سوادین قارب  
جو شے تجھ کو لائی ہے ہم کو اوس کا علم ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اشعار کہے ہیں  
آپ وہ اشعار مجھ سے سنئے ۵

اتانی ربی بعد لیل و ہجعتہ	ولم یک فیما قبلوت بکا ذب
---------------------------	--------------------------

میرے پاس ایک اچھی صورت والا سو جانے اور رات کے بعد آیا جس امر میں میں نے مسکوا کر آیا  
ہے وہ جو مانہیں ہے ۵

ثلاث لیلال تولہ کل لیلۃ	اتاک رسول من لموی ابن غالب
-------------------------	----------------------------

وہ اچھی صورت والا تین رات آیا اور اوس کا قول ہر ایک رات یہ تھا کہ تیرے پاس ایک رسول آیا ہے جو لوئی ابن غالب کی اولاد سے ہے۔

فشرحت عن ساقی الازار ووسطت | بی الذعلب الوجناء عندا ساسب

میں نے اپنی پٹلی سے اپنے تمہ کو باندھا یعنی میں آمادہ سفر ہوا اور تیرے رفتار و تثنیٰ جو بڑے چہرہ والی ہے اوس نے سیدانوں کے قطع کرنے کے وقت مجھ کو بیچ میں لاپہونچا دیا ۵

فاشهد ان اللہ لارب غیرہ | وانک نامون علی کل غالب

میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ رب ہے اور اوس کے سوا کوئی رب نہیں ہے اور آپ ہر ایک غالب پر نامون ہیں یعنی ہر ایک غالب آپ پر ہر دوسا کئے ہوئے ہے ۵

وانک اونی المرسلین شفاعۃ | الی اللہ یا ابن الاکرمین الاطایب

اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپ از روئے شفاعت کے اللہ تعالیٰ کے پاس مسلمانوں سے زیادہ قریب ہیں اے اکرمین اور پاکوں کے بیٹے ۵

فرناہا یا تیک یاخیر من مشی | وان کان فیما جاوشیب الذواب

جو شے آپ کے پاس آئی ہے اے خیر مخلوق کے اوس کے ساتھ ہکو امر فرما جو چیز کہ آئی ہے اگرچہ اس میں ایسی محنت اور دشواری ہے کہ آدمی بوڑھا ہو جاوے ۵

اوکن لی شفیعاً یوم لاؤد شفاعۃ | سواک یبعث عن سواد ابن قارب

اور آپ میری شفاعت اوس دن فرماوین کہ کوئی صاحب شفاعت اوس دن آپ کے سوا سواد ابن قارب کو بے نیاز کرنے والا نہیں ہے۔ اس حدیث کے متعدد طرق ہیں اسکی روایت ابن شاہین نے (صحابہ) میں فضل بن عیسیٰ القرشی کے طریق سے علاء بن زید سے اور علاء نے اس بن مالک سے کی ہے کہا ہے کہ سواد ابن قارب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اس قصہ کو ابن شاہین نے طول کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اور اس حدیث کی روایت حسن بن سفیان نے اپنی (مسند) میں حسین بن عمارہ کے طریق سے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے

کی ہے کہ اسے کہ سواد ابن قارب حضرت عمرؓ کے پاس آئے حسن نے اس حدیث کو طول کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اس حدیث کی روایت بخاری نے اپنی (تاریخ) میں اور بخاری اور طبرانی نے عباد بن عبد السمہ کے طریق سے کی ہے کہ امین نے سعید بن جبیر سے سنا سعید سے کہ انہو سواد ابن قارب نے خبر کی اور کہ امین سورہ تھا اس حدیث کو طول کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اس حدیث کی روایت حسن بن سفیان اور ابو علی اور حاکم اور بیہقی اور طبرانی نے عثمان بن عبد الرحمن الوقاصی کے طریق سے محمد بن کعب القرظی سے کی ہے کہ سواد ابن قارب حضرت عمرؓ کے پاس آئے اس حدیث کو طول کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اس حدیث کی روایت ابن ابی خثیمہ اور رویانی نے اپنی (مسند) میں اور خراطی نے ابو جعفر الباقری کے طریق سے کی ہے کہ سواد ابن قارب حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور اس حدیث کو ذکر کیا۔

بیہقی نے ہشام بن محمد الکلبی سے روایت کی ہے کہ اسے کہ بنی حلی کے شیوخ میں سے بہت سے شیوخ نے مجھ سے یہ حدیث کی ہے کہ مازن الطائی سرزمین عمان میں تھا اور اپنے اہل کے بتوں کی خدمت کیا کرتا تھا اس کا ایک بت تھا کہ اس کا نام ناجز تھا مازن نے کہا میں نے ایک دن ایک ذبیحہ کیا بت کے اندر سے میں نے سنا وہ یہ کہتا تھا اے مازن تو میرے پاس آ تو میرے پاس آ تو وہ بات سے گناہ نہ تھی رہنے کے قابل نہیں ہے تو سن لے یہ نبی مرسل ہے وہ ایسے حق کو لایا ہے کہ خدا کی طرف سے نازل کیا گیا ہے تو اس نبی پر ایمان لا تا کہ اس آگ کی حرارت سے بچے کہ وہ بھڑکتی ہے اور اس آگ کا ایندھن پتھر ہیں مازن نے کہا میں نے یہ سن کر اپنے دل میں کہا واللہ یہ عجب امر ہے پھر کچھ دنوں کے بعد میں دوسرا ذبیحہ کیا میں نے ایک ایسی آواز سنی کہ اول کی آواز سے زیادہ ظاہر تھی اور وہ بت یہ کہتا تھا اے مازن تو سن لے تو خوش ہو گا وہ یہ امر ہے کہ غیر ظاہر ہوئی ہے اور بشر پوشیدہ ہو گیا ہے ایک نبی مضر میں سے خدا کے اکبر کے دین کے ساتھ مبعوث ہوا ہے وہ بت کہ پتھر سے تراشے جاتے ہیں تو اون کو ترک کر دے اور روزِ مح کی حرارت سے سلامت رہو مازن نے کہا میں نے یہ سن کر اپنے دل میں کہا واللہ یہ



عجیب امر ہے اور یہ ضرور وہ خبر ہے جس کا میرے واسطے ارادہ کیا جاتا ہے۔ اسی حال میں ہمارے پاس حجاز سے ایک مہم آیا ہم نے اوس سے پوچھا تمہارے اوس طرف کیا خبر ہے اوس نے کہا کہ ایک مرد نے تہامہ میں ظہور کیا ہے جو لوگ اوس کے پاس آتے ہیں اون سے وہ یہ کہتا ہے کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کی دعوت کرنے والے کی بات قبول کرو اوس کا نام احمد ہے میں نے اپنے دل میں کہا واللہ یہ وہی خبر ہے جس کو میں نے سنا ہے میں نے کوچ کر دیا یہاں تک کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے مجھ سے اسلام کی شرح فرمائی میں نے اسلام قبول کیا میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں ایسا مرد ہوں کہ مجھ کو طرب اور شراب کے ساتھ فریفتگی ہے اور عورتوں کی محبت میں ہلاک ہوں۔ قحط سالیوں نے ہم پر غلبہ کیا ہے وہ قحط سالیوں مال کو لے گئیں اور اونہوں نے ہمارے بچوں اور عورتوں اور مردوں کو دہلا کر دیا اور میرا کوئی بیٹا نہیں ہے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرماؤں کہ اللہ تعالیٰ اوس معصیت کو دفع کر دی جس کو میں پاتا ہوں اللہ تعالیٰ مینہ برسا دے اور مجھ کو کوئی بیٹا بخشے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی اللہم ابدلہ بالطرب قرآنہ القرآن و باحرام الحلال و اکتہ باحیاء و وہب لہ ولدا مازن نے کہا جس شے کو میں پاتا تھا اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کی برکت سے مجھ سے اوس کو دفع کر دیا اور عمان سرسبز ہو گیا اور میں نے چار بیویوں سے نکاح کیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حیان بن مازن عطا فرمایا اور اسی حدیث کی تخریج طبرانی اور ابو نعیم نے ہشام بن الکلبی کے طریق سے کی ہے ہشام نے اپنے باپ سے اور اون کے باپ نے عبد اللہ العمانی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگوں میں سے ایک مرد تھا اوس کا نام مازن تھا وہ ایک بت کی خدمت کیا کرتا تھا اوس نے کہا کہ میں نے ایک پیغمبر کیا اسکے بعد اس حدیث کو اوپر کی حدیث کی مثل ذکر کیا۔

ابن سعد اور احمد و ابو طبرانی (نور الاوسط) میں اور بیہقی نے اور ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی کہ کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی وہ خبر جو مدینہ میں آئی یہ تھی کہ ایک عورت اہل مدینہ سے تھی ایک جن اوس کا تاج تھا وہ جن ایک طائر کی صورت میں آیا یہاں تک کہ وہ اوس کے

مکان کی دیوار پر بٹھیہ گیا اوس عورت نے اوس جن سے کہا اور آؤ اوس نے کہا نہیں اُترنا اس لئے کہ مکہ میں ایک ایسا نبی مبعوث ہوا ہے جس نے ہم لوگوں کے ٹھہرنے کو منع کیا ہے اور زنا کو ہم پر حرام کیا ہے اور اسی حدیث کی روایت ابن سعد اور بیہقی نے دوسری وجہ سے علی بن الحسینؑ سے مرسل طور پر کی ہے۔

ابو نعیم نے ارطاة بن المنذر سے روایت کی ہے کہ اس نے ضمرہ سے سنا ہے وہ یہ کہتے تھے کہ مدینہ میں ایک عورت تھی کہ اوس سے ایک جن جماع کیا کرتا تھا وہ جن غایب ہو گیا اور اوس نے دیر کی جس قدر کہ دیر کی اور اوس عورت کے پاس وہ نہیں آتا تھا پھر وہ جن ایک سوراخ میں سے ظاہر ہوا اوس عورت نے اوس سے کہا کہ تیری یہ عادت نہ تھی کہ تو سوراخ سے نکلتا اوس نے کہا کہ ایک نبی مکہ میں ظاہر ہوا ہے اور جو کچھ وہ نبی لایا ہے میں نے اوس کو سنا ہے وہ زنا کو حرام کرتا ہے فعلیک اسلام کہہ کے چلا گیا۔

ابو نعیم نے حضرت عثمان ابن عفان رضی سے روایت کی ہے کہ اس نے ہم ایک قافلہ میں شام کی طرف اس کے قبل کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہون گئے جبکہ ہم ابواب خمام میں تھے اور وہاں ایک کاہنہ تھی وہ ہمارے سامنے آئی اور اوس نے کہا کہ میرا صاحب میرے پاس آیا اور میرے دروازہ پر وہ کھڑا ہو گیا میں نے اس سے کہا تو مکان میں نہیں آئے گا اس نے کہا اس کی طرف جھک کر اسے نہیں ہے احمد نے ظہور کیا ہے ایک ایسا امر آیا ہے کہ اس کی برواشت نہیں ہو سکتی ہے یہ کہہ کے وہ کاہنہ پلٹ کے چلی گئی حضرت عثمان رضی نے کہا کہ میں کہہ کی طرف پلٹ کر آیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے حال میں پایا کہ آپ نے مکین ظہور کیا ہے اور آپ مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے ہیں۔

ابن شاہین نے (صحابہ) میں اور ابن مندہ نے (دلائل النبوة) میں اور معافی (فصلیں) میں ابو غنیمہ سے ابو غنیمہ نے عبد الرحمن ابن ابی سبرہ سے روایت ہے کہ اس نے کہا ہے کہ مجھ سے ذباب بن اسحاق الصحابی رضی اللہ عنہ نے حدیث کی کہ اس نے کہا ہے کہ ابن وقشہ کا ایک اچھی صورت والا

اچھی صورت والا جن تھا کہ جوشے ہوتی تھی وہ اوس کی خیر دیتا تھا وہ ایک دن اوس کے پاس آیا اور اوس نے اوس کو کسی شے کی خیر دی اور اوس کی طرف دیکھا اور کیا فرمایا تو عجیب العجب رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتاب کے ساتھ مبعوث کئے گئے ہیں مکہ میں وہ لوگوں کو اپنی طرف بلائے ہیں مگر لوگ قبول نہیں کرتے میں نے اوس سے پوچھا یہ کیا بات ہے اوس نے کہا میں نہیں جانتا ایسا ہی لوگوں نے کہا ہے تھوڑا ہی زمانہ لگا کر کہہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کو سنا میں مسلمان ہو گیا۔

عمر بن شیبہ نے جموح بن عثمان الغفاری سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ زمانہ جاہلیت میں ہم اپنے مکانوں میں تھے یکا یک ہم نے سنا ایک شور کرنے والی رات میں شور کر رہا تھا اور اس نے اشعار ذکر کئے پھر وہ دوسری رات اور تیسری رات کو پکار رہا تھا ہم کچھ زمانہ نہیں ٹھہرے کہ یکا یک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی خیر ہمارے پاس آئی۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے یزید بن رومان سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ عثمان بن عفان اور طلحہ بن عبد اللہ اپنے گھروں سے نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوئے اور دونوں اسلام لے آئے اور عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ میں شام سے نیا آیا ہوں جبکہ ہم لوگ مقام معان اور زرقا کے درمیان تھے اور ہم سوئے ہوئے کی مثل تھے یکا یک میں نے سنا کہ ہمکو ایک منادی کرنے والا یوں پکار رہا تھا اے سوئے والو بیدار ہو جاؤ احمد نے مکہ میں ظہور کیا ہے ہم مکہ میں آئے اور ہم نے آپ کا حال سنا۔

ابن سعد اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے سفیان الثمالی سے روایت کی ہے کہ اس نے اپنے قافلہ میں شام کی طرف گئے جبکہ ہم مقام زرقا اور معان کے درمیان تھے ہم رات کو اتر پڑے یکا یک ہم نے سنا ایک سواریوں کو کہتا تھا اے سوئے والو بیدار ہو جاؤ یہ وقت سوئے کا نہیں ہے اس وقت میں احمد نے ظہور کیا ہے اور جنات ہنکال دینے کے طور پر ہنکال دے گئے ہیں۔ یہ سن کر ہم ڈر گئے اور ہم کل رفیق قوی جوان تھے ہر ایک نے یہ سنا ہم اپنے اہل کی طرف پلٹے آئے

آئے اور یکا یک ہم نے اپنے بل سے سنا وہ یہ ذکر کرتے تھے کہ قریش کے درمیان مکہ میں اوس  
نبی کے ساتھ جس نے ظہور کیا ہے اور وہ سی عبد المطلب سے ہے اور اوس کا نام احمد ہے  
اختلاف ہے۔

ابونعیم نے یعقوب بن زید بن طلحہ التیمی سے یوں روایت کی ہے کہ ایک مرد حضرت عمرؓ  
کی طرف سے گذرا وہ انہوں نے اسے اندس مرو سے پوچھا کیا تو کاہن ہے تیرا از تیری صاحبہ کے  
ساتھ کب سے ہے اوس نے کہا قبل اسلام کے وہ میرے پاس آئی اور یا سلام یا سلام  
کہہ کر اوس نے پکارا اور کہا الحق البین وانخیر الدائم غیر حلیم النامی اللہ اکبر یہ سن کر قوم کے لوگوں  
میں سے ایک مرو نے کہا اے امیر المؤمنین اس واقعہ کی مثل کیا آپ سے میں بیان نہ کروں  
واللہ ہم ایک بیابان شفاف اور چکدار میں جا رہے تھے ہم اوس بیابان میں کچھ نہیں سنتے تھے  
مگر ایک آواز یکا یک ہم نے دیکھا کہ ایک شتر سوار سامنے سے آرہا ہے اوس نے یہ کہا یا احمد یا احمد  
اللہ اعلیٰ و امجد تاکہ ما وعدک من انخیر یا احمد یہ کہہ کر وہ چلا گیا یہ سن کر انصار میں سے ایک مرو نے  
کہا اے امیر المؤمنین اس کی مثل میں آپ سے کہتا ہوں میں شام کی طرف گیا جبکہ ہم ایک چٹیل  
زمین میں تھے یکا یک ہم نے سنا کہ غیب سے آواز دینے والا ہمارے پیچھے یہ اشعار کہہ رہا ہے ۵

قد لاج نجم فاضا و مشرقہ	یخرج من ظلماء عسوف موبقہ
-------------------------	--------------------------

ایک ستارہ ظاہر ہوا ہے اوس نے اپنے مشرق کو روشن کر دیا ہے اور وہ ستارہ مخلوق کو سخت  
ظلمت ہلاک کرنے والی ہے نہ نکالتا ہے ۵

ذاک رسول مفلح من صدقہ	اللہ اھلی امر وہ حقیقہ
-----------------------	------------------------

وہ وہ رسول ہے جس نے اپنے تصدیق کی وہ فلاحیت پائے والا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے  
امر کو بلند کیا ہے اور ثابت کیا ہے۔

ابونعیم نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جنات میں سے ایک آواز دینے  
والے نے مکہ میں ابوقبیس بچاڑ پر یہ آواز دی اور یہ اشعار پڑھے۔

تقی اللہ رائے کعب بن قمر	مارق العقول والاحلام
بڑا کرے اللہ تعالیٰ رائے کعب بن قمر کو یہ لوگ کتنے شبک عقل ہیں ۵	
دینا انما لغیف فیہا	دین ابایا الحماۃ انما بام
بنی کعب کا دین اون کے آبا سے کرام حمایت کرنے والوں کا دین ہے وہ اوس دین میں ملاست کے جاتے ہیں ۵	
حالف ابن جین بقیضی علیکم	ورجال النخیل والاطام
تمہارا ساتھ جنات دین کے جس وقت تم پر حکم کیا جائے گا اور وہ مرتد ہمارا ساتھ دین گے جو نخیل اور اطام کے ہیں ۵	
یوشک النخیل ان تراہم تہادی	انقتل القوم فی البلاء والعظام
قریب ہے کہ تو سواروں کو دیکھے گا کہ وہ خرام کریں گے ایسی حالت میں کہ تو کم کو بڑے بڑے شہرہوں میں قتل کریں گے ۵	
ہل کریم منکم لہ نفس حر	ماجد الہ الدین والاسحام
کیا تم لوگوں میں کوئی ایسا کریم ہے کہ اوس کا نفس آزاد ہے اور اس کے مان باپ اور چچہ شریف ہیں۔	
ضارب ضربۃ تمکون نکالا	وروا حاسن کریمہ واعتمام
وہ کریم ایسی ضرب لگانے والا ہو کہ وہ ضرب عذاب اور خوشی ہو سختی اور غم سے۔ یہ حدیث کہ میں شائع ہو گئی اور مشرکین ان اشعار کو آپس میں پڑھتے تھے اور انہوں نے مومنین کا قصد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ شیطان ہے کہ بتوں کے اندر سے آدمیوں سے کلام کرتا ہے اوس کا نام مسعر ہے اللہ تعالیٰ اوس شیطان کو ذلیل کرے گا تین دن تک لوگ ٹھیرے رہے یکا یک سنا گیا کہ ایک ہاتھ پہاڑ پر یہ اشعار پڑھ رہا ہے ۵	
نحن قتلنا مسعرا	لما طفی واستکبرا
ہم نے مسعر شیطان کو قتل کر ڈالا جبکہ اوس نے سرکش اور تکبر کیا ۵	

قنقنہ سیفا جروفا متبر

وسقہ الحق و سن المنکر

اور مسخر شیطان نے حق کو سبک سمجھا اور امر منکر کو سنت ٹھیر لیا مینے مسخر کا قناع اوس تلوار سے بنایا کہ وہ بنیاد ہستی کہہ نے والی اورتق طع ہے

بشتمہ بنینا المطہرا

اوس شیطان کو اس سبب سے مینے قتل کیا کہ اوس نے ہمارے نبی مضر کو بڑا کہا تھا۔  
یہ اشعار حسن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنات میں سے یہ وہ عفریت ہے کہ اسکا نام سمج ہے مینو اس کا نام عبداللہ کہتا ہے یہ مجھ پر ایمان لایا ہے اس نے مجھ کو خبر کی ہے کہ وہ اوس شیطان کی جستجو میں چند روز سے ہے۔

فاکھی نے مکہ کے اخبار میں ابن عباس رضی کی حدیث سے روایت کی ہے عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ اوس درمیان کہ ابتدا سے اسلام میں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ میں تھے یکا یک ہم نے سنا کہ ہاتھ نے مکہ کے بعض پہاڑ پر آواز دی اور اوس نے مسلمانوں میں فساد ڈالا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شیطان ہے اور کسی شیطان نے کسی نبی کے ساتھ فساد کرنے کے واسطے ملان نہیں کیا مگر اللہ تعالیٰ نے اوس کو قتل کر ڈالا اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اوس شیطان کو جنات میں سے اوس مرد کے ہاتھ سے قتل کر ڈالا جسکا نام سمج ہے اور میں نے اوس کا نام عبداللہ کہتا ہے جبکہ رات ہوئی میں نے ایک ہاتھ کو اوس حکمہ میں سنا کہ وہ یہ اشعار پڑھتا تھا

لما طغی واستکبرا

نحن قتلنا مسعرا

بشتمہ بنینا المطہرا

وصغر الحق و سن المنکر

ابو نعیم نے اور فاکھی نے (اخبار مکہ) میں عبدالرحمن بن عوف سے روایت کی ہے کہ اسے یہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امر ظاہر ہوا ایک مرد جنات میں سے جسکا نام مسعر ہے ابوقیس پہاڑ پر کھڑا ہوا۔ اوس نے یہ اشعار پڑھے قبح اللہ رائے کعب ابن قمر یہ اشعار ابوبکر ذکر

مگر گوئیں یہ شعاعیں کر تریش آپس میں کہنے لگے کہ تم لوگوں سے یہاں تک سستی کی کہ تم کو  
 زمین نے برا ٹھیکہ کیا جبکہ آنے والی رات آئی تو ایک مرد بنات میں سے جس کا نام سمج ہے  
 مقام پر کھڑا ہوا اور اس نے یہ اشعار پڑھے

نہن قہ شامنا سدا	لما طعنوا -- تکبرا
------------------	--------------------

ہم نے قتل کیا مسعر کو جبکہ اوس نے نہ کشی کی اور تکبر کیا۔

بشتمہ نہ یہ منا المظہرا	اور نہ سسہ ذار دفا متیرا
-------------------------	--------------------------

اور ہم نے مسعر کو اس سبب سے قتل کیا کہ اوس نے ہمارے ہاتھ توڑا تھا میں اوس کو ایسی تلوار  
 کے پاس لایا کہ وہ سیلاب کی مثل فنا کرنے والی ہے اور قاطع ہے۔

انا نذہ ومن اراد البطر	
------------------------	--

ہم اوں لوگوں کو دفع کرتے ہیں جو لوگ اوس چیز کو مکروہ سمجھتے ہیں جو مکروہ سمجھنے کا اہق نہیں ہے  
 ابوسعہ نے کتاب (مشافہ الصطفیٰ) میں جنید بن نضلہ سے یوں روایت کی ہے کہ نضلہ  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ میرا ایک دوست جنات میں ہے۔ تہادہ بیکایک میری  
 پاس آیا اور اس نے کہا

ہب فقد لاح سراج الدین	لصادق مذب امین
-----------------------	----------------

اوطھ تحقیق دین کا چراغ روشن ہوا ایسے پیغمبر کے سبب جو صادق اور مذب اور امین ہے۔

فارسل علی نابیتہ امون	تشعی علی الصوصیح والسحزون
-----------------------	---------------------------

سو ایسی اویٹنی پر کوچ کر جو نبات دینے والی اور خلقت میں مضبوط ہے اور ہر زم زمین اور سخت  
 زمین دونوں پر چلتی ہے۔

میں ایسے حال میں بیٹا ہوا کہ خوف زدہ تھا میں نے پوچھا کیا واقعہ ہے اوس نے کہا واسطی

الارض وقارض الغرض لقد بدت محمد فی الطول والعرض نشانی الحرات العظام وبراہم الطیبتا عینہ

قسم ہے زمین کے سطح کر نیوالے اور فرض کے فرض کرنے والے کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تمام روئے زمین میں مبعوث کئے گئے ہیں محمدؐ نے عظیم حرمت یعنی مکہ میں نشوونما پایا ہے اور طیبۃ  
ایسنہ کی طرف ہجرت کی ہے یہ سن کر میں روانہ ہو گیا ایک ایک میں نے سنا کہ ایک ہاتھ شہر چڑھ رہا تھا

یا ایہا الرکاب المزیجی مطیۃ	خوالہ الرسول لقد وفقت للمرشد
-----------------------------	------------------------------

اے وہ شتر سوار جو اپنی اونٹنی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لیجانے والا ہے تحقیق تو نے ہدایت  
کی توفیق پائی ہے۔

ابن الکلبی نے عدی بن حاتم سے روایت کی ہے کہ آپؐ کہ نبی کلب میں سے میرا ایک  
غلام یا ایک مزدور تھا اوس کا نام حابس بن دغنتہ تھا اس درمیان کہ میں ایک دن اپنے مکان  
کے صحن میں تھا ایک ایک میں نے اوس کو خوف زدہ دیکھا اوس نے مجھ سے کہا آپ اپنے اونٹ  
لے لو میں نے اوس سے کہا تو کیوں غضبناک ہو اپنے اوس نے کہا اس درمیان کہ میں جنگل میں  
تھا ایک ایک میں نے ایک بوڑھے شخص کو ہپاڑی گھاٹی میں سے اپنے مقابل دیکھا گویا اوس مرد کا  
سر زخمہ کے سر کی مثل تھا۔

وہ اوس جگہ سے نیچے اتر کر وہاں سے عقاب پسل جائے وہ اپنی جگہ سے لٹک رہا تھا  
اور ہٹتا نہ تھا یہاں تک کہ اوس کے دونوں قدم زمین پر ٹھہر گئے جو کچھ میں نے دیکھا اوس سے اوس کو میں  
عظیم جانتا ہوں یعنی وہ نہایت درجہ عظیم تھا اوس نے مجھ سے کہا ۵

یا حابس بن دغنتہ یا حابس	لا تعرضن الیک الوساوس
--------------------------	-----------------------

اے حابس بن دغنتہ اے حابس تو وسوساؤں سے نہ کر۔

ہذا سنا النور کیف قابس	فایضی الی الحق وانا تو اس
------------------------	---------------------------

یہ روشنی نور کی آگ لینے والے کے ہاتھ میں ہے توحق کی طرف میل کر اور فریب نہ کر۔  
حابس نے کہا کہ وہ بوڑھا یہ کہہ کر غایب ہو گیا میں اپنے اونٹ پر ہیرے گیا اور اون کو دوسرے  
جنگل میں چرایا اور اس جنگل میں میں نے تین چرایا پھر میں سو گیا ایک ایک شتر سوار نے  
میرے ٹوکروا میں میں بیدار ہو گیا ایک ایک میں نے دیکھا کہ میرا وہی صاحب آ رہا ہے کہ یہ کہہ رہا ہے۔



لیس ضلوع حایر کہستہ دی

یا حابس اسمع ما اقول ترشد

اے حابس جو بات میں کہتا ہوں تو اسکو سن لے تو ہدایت پائے گا جو شخص گمراہ اور تھیر ہے وہ اس شخص کی مثل نہیں جو ہدایت پائے ہوئے ہے ۵

قد نسخ الدین باین احمد

لا تترکن نرج الطريق الاقصیٰ

تو میانہ روی کے راستہ و ہرگز نہ پیڑا سئلے کہ کل دین احمد کے دین کو ساتھ منسوخ کر کے گئے ہیں حابس نے کہا میں یہ اشعار سن کر بے ہوش ہو گیا ہر مجاہد کو زبانوں کے بعد افاقہ ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اسلام کے واسطے میرے قلب کا امتحان کیا۔

طبرانی اور ابو نعیم نے عمرو بن مرہ الجہنی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں حج کے واسطے نکلا میں مکہ معظمہ میں تھا میں نے خواب میں ایسا نور دیکھا کہ وہ کعبہ سے بلند ہو رہا تھا یہاں تک کہ شرب کے پہاڑ مجھ پر روشن ہو گئے میں نے اوس نور میں ایک آواز سنی کہنے والا یہ کہتا تھا انقضت الظلم و سطع الضیاء و بعث خاتم الانبیاء تارکی ہٹ گئی اور نور بلند ہو گیا اور خاتم الانبیاء مبعوث ہو گئے پھر وہ نور دوسری بار روشن ہونے کے طور پر روشن ہوا یہاں تک کہ میں نے حیرہ کے قصور اور ابیض المدین کو دیکھا میں نے اوس نور میں ایک آواز سنی کہنے والا یہ کہتا تھا ظہر الاسلام و کسرت الاصنام و وصلت الارحام۔ اسلام ظاہر ہوا اور بت توڑ ڈالے گئے اور صلہ رحمی کیا گیا۔ میں ایسے حال میں بیدار ہوا کہ خوف زدہ تھا میں نے اپنی قوم سے کہا واللہ قریش کے اس قبیلہ سے کوئی نیا امر ضرور حادث ہوگا اور جو کچھ میں نے دیکھا تھا اپنے لوگوں کو اوس سے میں نے خیر کی جبکہ ہم اپنے شہروں کو پہنچ گئے تو ہمارے پاس یہ خبر آئی کہ ایک مرد جس کا نام احمد ہے وہ مبعوث کیا گیا ہے میں آپ کے پاس آیا اور جو کچھ میں نے دیکھا تھا اوس سے آپ کو خبر کی پھر میں سلمان ہو گیا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھ کو میری قوم کی طرف بھیجے آپ نے مجھ کو میری قوم کی طرف بھیجا میں نے اون لوگوں کو اسلام کی طرف بلایا و انہوں نے اسلام قبول کر لیا مگر ان میں سے ایک مرد کھڑا ہو گیا اور

اوس نے کہا اے عمرو بن مرہ تیری زندگی کو اللہ تعالیٰ تلخ کر دے کیا تو ہم کو یہ امر کرتا ہے کہ ہم اپنے  
میں دو دن کو چھوڑ دیں اور تو ہمارے باپ دادا کے دین سے خلاف کرے پہر اوس مرد نے یہ اشعار کہے

ان ابن مرہ قد اتی بمقالة | لیست مقالة من یرید صلاحاً

ابن مرہ ایسی باتیں کرتا ہے کہ وہ باتیں اوس شخص کی باتیں نہیں ہیں جو صلاح کا ارادہ کرتا ہے

انی لاحسب قوله وفعله | یوما وان طال الزمان ریاحاً

میں ابن مرہ کے قول اور فعل کو ایک دن ہوا خیال کروں گا اگرچہ زمانہ دراز ہو جائے

ایسفه الا شیخ من قد مضی | من رام ذلک لا اصاب فلاحاً

جو شیوخ گزر چکے ہیں کیا وہ بیوقوف قرار دیئے جاویں جو شخص اس امر کا قصد کرتا ہے وہ فلاح  
کو نہیں پہنچتا۔

عمرو بن مرہ نے اوس مرد سے کہا مجھ اور تجھ میں جو شخص کا ذب ہے اللہ تعالیٰ اوس کے  
عیش کو تلخ کر دے اور اوس کی زبان گونگی کر دے اور اوس کی بصر کو اندھا کر دے واللہ وہ مرد نہیں  
مرا یہاں تک کہ اوس کا مونہ نہ گر گیا وہ کھائے کا مزا نہیں پاتا تھا اور وہ اندھا اور گونگا ہو گیا۔

ابو نعیم اور خراطی اور ابن عساکر نے ابن خربوذہ الکی کو طریق سے ایک مرد سے جو نبی شتم میں  
سے تمہارا ویت کی ہے کہا ہے کہ عرب لوگ حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہیں کرتے تھے وہ  
لوگ بتوں کی عبادت کرتے تھے اور بتوں سے محاکمہ چاہتے تھے اوس درمیان کہ ہر لوگ ایک  
رات اپنے ایک بیت کے پاس بیٹھے تھے اور ایک شے میں اوس بت سے ہم تقاضا کر رہے تھے  
یکایک ایک ہاتھ لے آواز دی وہ یہ کہتا تھا

یا ایہا الناس ذووالاجسام | وستدوا الحکم الی الاصفام

تم لوگ صاحب اجسام ہو اور بتوں کی طرف احکام کی سند کرتے ہو

ما اثم طایش الاسلام | ہذا نبی سید الانام

تم لوگ سب عقل نہیں ہو تم سنو نبی سید الانام ہے

اعدل ذمی حکم من الحکام	یصدق بالنور وبالاسلام
ویردع الناس من الاثم	مستعلن فی المبدأ الحرام

یہ نبی آدمیوں کو بتوں سے روکتا ہے اور منع کرتا ہے اور بلکہ حرام میں کہ مکہ معظمہ ہے اظہار حق کرتا ہے راوی نے کہا یہ اشعار سن کر ہم ڈر گئے اور اوس بت کے پاس سے متفرق ہو گئے اور یہ اشعار چڑی بات ہو گئے کہ لوگ اس کا چرچا کرنے لگے یہاں تک کہ ہیکو یہ خبر پہنچی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں منظر کیا ہے پھر آپ مدینہ میں آگئے میں مدینہ میں آیا اور میں مسلمان ہو گیا۔

ابن سعد اور بزار اور ابو نعیم نے جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہ اسے کہ ایک مہینہ قبل اسکے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوں ہم لوگ ایک بیت کے پاس بوانہ میں بیٹھے تھے اور ہم نے اونٹ ذبح کئے تھے یکایک ہم نے سنا کہ ایک آواز کر نیوالابت کے پیٹ میں سزاوار کر رہا ہے

وہ یہ کھ رہا ہے الا اسمعوا الی العجب ذہب استراق السمع للوحی ویرمی بالشبہ لبنی بکۃ اسمہ احمد ماجرہ الی شیرب۔ تم لوگ سنو تعجب کی بات ہے وحی کے واسطے جو استراق سمع تھا یعنی شیاطین آسمان پر پوچھ چکر وحی کو سنتے تھے وہ امر جاتا رہا جنات پر آگ کے شعلے مارے جاتے تھے اوس نبی کے سبب سے جو مکہ میں ہے اوس کا نام احمد ہے اوس کی ہجرت کی جگہ شیرب کی طرف ہے۔ جبیر نے کہا یہ سن کر ہم لوگ رکے رہے اور ہم تعجب کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضور فرمایا۔

ابو نعیم نے تمیم الدارمی سے روایت کی ہے کہ اسے کہ میں شام میں تھا جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے میں اپنی بعض حاجتوں کی طرف گیا اور مجھ کو رات ہو گئی مینے دل میں کہا کہ میں اس عظیم جنگل کے جوار میں ہوں جبکہ میں اپنی جگہ پر لٹایا یکایک میں نے سنا کہ ایک ندا کرنے والا ندا کر رہا ہے میں اوس کو نہیں دیکھتا تھا اوس نے کہا اللہ تعالیٰ کے ساتھ پناہ ڈھونڈو اس لئے کہ جن کسی شخص کو اللہ تعالیٰ سے نجات نہیں دلا سکتا ہے میں نے کہا تجہ کو خدا کی

قسم ہے کہ تو کیا کہتا ہے اوس نے کہا کہ رسول امین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور فرمایا ہے اور ہم نے مقام حجوں میں آپ کے پیچھے ناز پڑھی ہے ہم مسلمان ہو گئے ہیں اور آپ کا ہم نے اتباع کیا ہے اور جنات کا مکڑ چلا گیا اور جنات آگ کے شعلوں سے مارے جاتے ہیں تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسول رب العالمین کی طرف جا اور مسلمان ہو جا۔ تیمم نے کہا جبکہ میں صبح کو اٹھا میں ایک راہب کے پاس گیا اور اوس کو اس خبر سے میں خبر کی اوس نے کہا تجھ سے جنات نے سچ کہا ہے وہ نبی حرم سے ظہور کرے گا اور اوس کی ہجرت کی جگہ حرم ہوگی اور وہ خیر الانبیاء ہے تو آپ کی طرف کیون نہیں جاتا۔

ابونعیم نے خولید الضمری سے روایت کی ہے کہ اسے کہ ہم ایک بت کے پاس بیٹھیں ہوئے تھے یکا یک ہم نے اوس بت کے اندر سے ایک آواز کرنے والے کی آواز سنی وہ یہ کہتا تھا

ذهب اشترق السمع للوحی ورے بالشہب لبني بکرة اسمہ احمد وما جره الی شرب یا عمر بالصلوۃ و

الصیام والبر والصلوات الارحام۔ یہ سن کر ہم اوس بت کے پاس سے اڑتھ کھڑے ہوئے اور ہم نے لوگوں سے پوچھا وہ نون نے کہا کہ اوس نبی نے مکہ میں ظہور کیا ہے جس کا نام احمد ہے۔

ابونعیم اور ابن جریر اور معانی بن زکریا نے اور ابن الطراح نے (کتاب الشواعر) میں اپنے اپنے اسناد کے ساتھ اس حدیث کی روایت عباس بن مرواس سے کی ہے کہ اسے کہ میرے اول اسلام کا یہ امر تھا کہ میرے باپ کے مرنے کا جب وقت آیا اوس نے مجھ سے ایک بت کے واسطے وصیت کی اوس کا نام ضمار تھا میں نے اوس بت کو مکان میں رکھ لیا اور اوس کے پاس میں ہر روز آیا کرتا تھا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور فرمایا میں نے اوس بت کے اندر سے ایک آوازات میں سنی وہ یہ کہتا تھا

ہلک الانیس وعاش اہل المسجد

اقل للقبائل من سلیم کلہا

سلیم کے کل قبیلوں سے کم ہو کہ انیس ہلاک ہو گیا اور اہل مسجد زندہ ہو گئے

قبل الکتاب الی النبی محمد

اودی ضمار وکان یعبد مرۃ

ضمار ہلاک ہوا انما عبادت کیا جاتا تھا ایک مرتبہ قبل نازل ہوئے اوس کتاب کے جو نبی  
 ﷺ کی طرف نازل کی گئی ہے ۵

ان الذی ورث النبوة والهدی	بعد ابن مریم من قریش مہدی
---------------------------	---------------------------

تحقیق جو شخص قریش سے ہے اوس نے ابن مریم عیسیٰ علیہ السلام کے بعد نبوت اور ہدایت  
 میراث پائی ہے وہ ہدایت یافتہ ہے۔

عباس نے کہا کہ میں نے اس امر کو آدمیوں سے چپا یا اور کسی سے اس کا ذکر نہیں کیا  
 جبکہ آدمی غزوہ احزاب سے پلٹ کے آئے اس درمیان کہ میں اپنے اونٹوں میں مقام حقیق  
 کی طرف جو ذات عرق سے ہے تھا۔ میں نے ایک شدید آواز سنی میں نے اپنا سر اٹھایا یا کھانک  
 دیکھا ایک مرد کو شتر مرغ کے دونوں بازوؤں پر سوار دیکھا وہ یہ کہتا تھا۔ التور الذی وقع یوم  
 الاثنين وليلة الثلاثاء مع صاحب الناقة الغصبار فی دیار نبی اخی العنقاء اوس کہنے  
 والے کو ایک ہاتھ نے اوس کے شمالی جانب سے جواب دیا۔ میں اوس کو نہیں دیکھتا تھا اس نے کہا

بشئہ الحن والبلا سہا	ان وضعت المظی احلا سہا
----------------------	------------------------

بشارت دے جات کو اور اون کے نا ائید گوگون کو کہ سواری نے اپنے کجاوون کو رکھ دیا۔

وبئیت السمار احرا سہا	
-----------------------	--

ظاہر کر دیا آسمان نے اپنے نگاہ بانوں کو۔ عباس نے کہا کہ میں خوف سے اوجھل پڑا اور میں نے  
 یہ جان لیا کہ محمد مرسل ہیں۔

خرامی اور طبرانی اور ابو نعیم نے دوسری وجہ سے عباس بن مرواس سے روایت کی ہے  
 کہا ہے کہ میں اپنی اونٹنیوں میں دو پہر کے وقت پہرہ تھا جبکہ ایک سفید شتر مرغ جو روئی کی مثل  
 تھا نظر آیا اوس پر ایک شخص سوار تھا اور اوس سوار کے جسم پر سفید کپڑے روئی کی مثل تھے اس

وان اخیل وضعت احلا سہا وان الذی جابر بالبر ولد یوم الاثنين فی لیلۃ الثلاثاء صاحب الناقة	لے کہا اسے عباس بن مرواس المزان السہا وقد حفت احرا سہا وان الحرب جریعت انفا سہا
---	---

القصور۔ آسمان کو اوس کے نگاہ بانوں نے گمیر لیا ہے اور لڑائی اپنی سان سون کو نگل گئی ہے یعنی اب لڑائی موقوف ہو گئی اور گھوڑوں نے اپنے پالانوں کو رکھ دیا ہے اور وہ شخص کنیکی کو نایا ہے وہ دو شنبہ کے دن منگل کی رات میں پیدا ہو گیا ہے وہ صاحب ناقہ قصوا ہے۔

عباس نے کہا کہ میں یہ واقعہ دیکھ کر خوف زدہ اپنی جگہ سے نکلا بیان تک کہ میں ایک بت کے پاس جبکا نام شمار تھا گیا یکا یک میں نے سنا کہ ایک آواز کرنے والا اوس کے درمیان سے آواز کر رہا ہے اور یہ کہہ رہا ہے قل للقبائل یعنی جو اشعار اوپر لکھے گئے وہ ان اشعار کو پڑھ رہا تھا۔

ابو نعیم نے تیسری وجہ سے عباس بن مرداس سے روایت کی ہے کہ اسے کہ اس درمیان کہ دوپہر کے وقت میں ایک درخت کے سایہ میں بیٹھا تھا یکا یک میرے روبرو ایک سفید شتر مرغ نمودار ہوا اوس شتر مرغ پر ایک گورا آدمی سوار تھا اوس کے جسم پر سفید کپڑے تھے

اوس نے مجھ سے خطاب کر کے یوں کہا۔ عباس یا عباس یا ابن قیل مرداس ہا الم ترالی ابن و ابلا سہا و الحرب قد جرت انفا سہا و ان السماء منعت احرا سہا۔ اے عباس اے بیٹے سردار کے جس کا نام مرداس ہے کیا تو نے جنات کو اور اون لوگوں کو نہیں دیکھا جو خیر سے مایوس ہیں لڑائی نے اپنے انفاس منگل لئے ہیں اور آسمان کو اوس کے عار سون نے منع کیا ہے۔

عباس بن مرداس نے کہا میں وہاں سے پلٹا اور میں ہمیشہ آدمیوں سے پوچھتا رہتا تھا یہاں تک کہ میرے پاس میرے چچا کا بیٹا آیا اور اوس نے مجھ کو یہ خبر کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آدمیوں کو ایسے حال میں اللہ تعالیٰ کی طرف بلا تے ہیں کہ چھپے ہوئے ہیں۔

ابن سعد اور ابو نعیم نے سعید بن عمرو الہذلی سے سعید نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ میں نے ایک ذبیحہ ایک بت پر زبح کیا میں نے اوس کے درمیان سے یوں آواز

سنی العجب کل العجب خرج نبی من بنی عبد المطلب بحرم الزنا و بحرم الذبیح لا احصا م و حرس السما و رمنا بالشہب۔ بڑے تعجب کا امر ہے نبی عبد المطلب میں سے ایک نبی نے طور کیا ہے وہ زنا کو حرام کرتا ہے اور بتوں کے واسطے جو ذبیحہ ہے اوس کو وہ حرام کرتا ہے آسمانوں

کی نگاہبانی کی گئی ہے اور ہم جنات پر آگ کے شعلے مارے جاتے ہیں۔ سعید کے باپ نے کہا کہ یہ عین کہ ہم لوگ متفرق ہو گئے اور مکہ معظمہ میں آئے ہم نے کسی شخص کو نہیں پایا کہ ہم کو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی خبر دیتا یہاں تک کہ ہم نے حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ہم نے ان سے پوچھا اے ابوبکر کیا مکہ میں کسی نے ظہور کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے طرف بِلاتا ہے اوس کا نام احمد ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہم سے پوچھا وہ کیا واقعہ ہے میں نے انکو اس واقعہ سے خبر کی انہوں نے کہا بیشک محمد بن عبد اللہ ابن عبد المطلب ہیں اور وہ رسول اللہ ہیں اور ابن سعد اور ابو نعیم دونوں نے دوسری وجہ سے اس حدیث کی روایت عبد اللہ بن سعدہ المذلی سے کی ہے عبد اللہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہمارا ایک بت تھا میں اوس کے پاس تھا میں نے اوس بت کے درمیان سے سنا ایک پکارنے والا پکار رہا تھا۔

قد زہب کید الحن ورمینا بالشہب لنبی اسمہ احمد تحقیق جنات کا مکر جاتا رہا اور ہم جنات پر آگ کے شعلے مارے جاتے ہیں اوس نبی کے سبب سے کہ اوس کا نام احمد ہے۔ میں عین کہ لپٹا اور میں نے ایک مرد سے ملاقات کی اسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے مجھ کو خبر کی۔

ابن مندہ نے بکر بن جلیہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہمارا ایک بت تھا ہم نے اوس کے پاس ایک ذبیحہ کیا میں نے ایک آواز سنی وہ یہ کہتا تھا اے بکر بن جبکہ کیا تم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانتے ہو۔

بیہقی اور ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ میں عہد جاہلیت میں اپنے اونٹ کے ڈھونڈنے کے واسطے نکلا جو باگ گیا تھا صبح کے وقت ایک اُتھ نے مجھ کو آواز دی وہ یہ کہتا تھا ۵

یا ایہا الراقد فی اللیل الاحم	قد بعثنا اللہ فیہ نبیاً فی الحرم
اے سوئے والا تاریک رات میں	اللہ تعالیٰ نے ایک نبی کو حرم میں مبعوث کیا جو
من ہاشم اہل الوفاء	یحبہ وجنات الدیاحی والظلم

وہ نبی ہاشم سے ہے جو اہل وفا اور کرم سے ہیں وہ نبی تاریکیوں اور ظلمت کو روشن کر دیتا ہے۔  
میں نے اپنی آنکھ بھیری میں نے اوس کہنے والے کا جسم نہیں دیکھا میں نے یہ اشعار کہے ۵

یا ایہا الماتفت فی واجبی الظلم	اہلا وسلا بک من طیف الم
--------------------------------	-------------------------

اے آواز دینے والے اندھیری راتوں میں تو اہل کے پاس آیا ہے اور زم زمین کو تو نے طے  
کیا ہے تو وہ خیال ہے جو آپہنچا ہے ۵

بین ہرک اللہ فی سخن الکلم	ما ذا الذی تدعو الیہ یفتنم
---------------------------	----------------------------

تجسم کو اللہ تعالیٰ ہر ایت کرے بیان کر خوش بیانی سے وہ کیا چیز ہے جس کی طرف تو بلاتا ہے  
کہ وہ غنیمت جاتی جاے۔

یہ کیا یک میںے سنا کہ کوئی اپنا کلا صاف کر رہا ہے اور یہ کہہ رہا ہے ظہر النور و بطل النور و بعث اللہ  
محمد اباحیور نور ظاہر ہو اور کر باطل ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہلاکوں کے  
ساتھ بھیجا۔ پھر اوس نے یہ اشعار کہے ۵

اعلم للہ الذی لم یخلق الخلق عبث	ارسل نبینا احمد خیر نبی قد بعث
---------------------------------	--------------------------------

سب تعریف اللہ تعالیٰ کے واسطے ہے وہ اللہ کہ اوس نے مخلوق کو عبث پیدا نہیں کیا۔  
ہم لوگوں میں اللہ تعالیٰ نے احمد کو بھیجا آپ اپنے نبی ہیں کہ خدا کی طرف سے بھیجے گئے ہیں ۵

صلی علیہ اللہ ما	حج لہ ركب و حث
------------------	----------------

احمد پر اللہ تعالیٰ درود بھیجے جب تک اللہ تعالیٰ کے واسطے ایک جماعت حج کرے اور برا نہ لکھتے ہو۔  
پھر صبح ظاہر ہو گئی اور میرا اونٹ مجھے مل گیا۔

ابوسعید نے کتاب (شرف المصطفیٰ) میں جعد بن قیس المرادی سے روایت کی ہے  
کہا ہے کہ ہم چار آدمی جاہلیت میں حج کے ارادہ سے نکلے میں کے جنگلون میں سے ایک  
جنگل میں ہم گزرے جبکہ رات آئی ہم نے ایک بڑے صحرا کے ساتھ پناہ لی اور ہم نے اپنے  
اونٹوں کو باندھ دیا جبکہ راستہ کو سکون ہوا اور میرے ہمراہی سو گئے یہاں تک کہ میں نے جتنا کہ



صحرا کے بعض اطراف سے آواز آرہی ہے ایک ہاتھ یہ اشعار پڑھ رہا ہے۔

الا یا ایہا الکریم المرعس بلغوا	اؤاما و قفتم بالخطیم و زمزما
محمد المبعوث منا تحیتہ	تشیعہ من حیث سار و میا
و قولہ انالہ نیک شیعہ	بذلک اوصانا السیج بن مریا

اور محمد صلعم سے یہ کہہ دو کہ ہم لوگ آپ کے دین کا گرہ ہیں اس بات کو ساتھ ہجو عیسیٰ بن مریم علیہا السلام نصیت کی ہے ابو سعد نے شرف المصطفیٰ میں ضعیف سند سے یہ روایت کی ہے کہ جندع بن الصمیل کو پاس کوئی آنے والا آیا اور اون سے کہا۔ یا جندع بن الصمیل اسلم تسلم و قنعم من حرنا قنعم اے جندع بن الصمیل تو مسلمان ہو جا سلامتی پائیگا اوس آگ کی حرارت سے جو بھڑکائی جائے گی اور غنیمت پائے گا یعنی کامیاب ہوگا۔ جندع نے اوس سے پوچھا اسلام کیا شے ہے اوس نے کہا اسلام یہ ہے کہ تو بتوں سے بری ہو جائے اور ملک علام کے ساتھ اخلاص رکھے جندع نے اوس سے پوچھا اسلام کی طرف راستہ کیونکر ہے اوس نے جواب دیا کہ ایک روشن ستارہ کا ظہور عرب سے قریب آگیا ہے وہ کریم النسب ہے اوس کا نسب مجہول نہیں جو وہ حرم سے ظہور کرے گا عرب اور عجم اوس کے مطیع ہوں گے جندع نے اپنے چچا زاد بھائی رافع بن خداش کو اوس واقعہ سے خبر کی جبکہ اون کو یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ہجرت کی ہے تو وہ آئے اور مسلمان ہو گئے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونیکے وقت بتاؤ نہ ہو گئے اور ان واقعات کے بیان میں جو کسر ملی پر گزرے ابن اسحاق اور ابو نعیم نے وہب بن منبہ سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ

علیہ وسلم کو مبعوث کیا کسریٰ صبح کو ایسے حال میں اڑھا کہ اوس کے ملک کا طاق شکستہ ہو گیا تھا اور وجہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تھا جبکہ کسریٰ نے یہ واقعہ دیکھا اوس کو اس واقعہ نے اند و گہن کیا اور اپنے دل میں اوس نے کہا کہ میرے ملک کا طاق بغیر کسی بوجہ کے شکستہ ہو گیا اور وجہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا میرا یہ ملک شکستہ ہو گیا پھر کسریٰ نے کاہنون اور نجومیون اور ساحرون کو بلایا اور ان سے کہا میں تم لوگ غور کرواؤں گوکون نے غور کیا تو اون پر آسمان کے اطراف بند کر دیئے گئے تھے اور زمین تاریک ہو گئی تھی اور وہ پنجو علم میں دلیل اور خوار ہو گئے کسی جادوگر کا جادو نہیں چلتا تھا اور کسی کاہن کی کہانت اور کسی نجومی کا علم نجوم کام نہ دیتا تھا اور سائب نامی زاندہیری رات میں زمین کے ایک ٹیلہ پر رات گزاری وہ ایک بجلی کو دیکھتا تھا کہ حجاز کی جانب سے پیدا ہوئی پھر وہ بجلی پھیل گئی یہاں تک کہ مشرق میں پہنچ گئی جبکہ وہ صبح کو اٹھا تو اپنے دونوں قدموں کے نیچے دیکھنے لگا ایک ایک اوس نے ایک سرسبز باغ دیکھا جو اخلاط طبیعت تھا اوس کے باب میں اوس نے کہا کہ جوشے میں دیکھتا ہوں اگر وہ صادق ہوئی تو حجاز سے ایک ایسا سلطان ظہور کرے گا کہ مشرق کو پہنچے گا اور اوس سے قبل جو بادشاہ تھا اور اوس کے عہد میں زمین سرسبز اور آباد تھی اوس سے زیادہ بہتر اوس بادشاہ کے عہد میں سرسبز ہو جائے گی جبکہ بعض کاہن اور نجومیون نے بعض سے تخلیہ کیا تو بعض نے بعض سے یہ کہتا تھا جانتے ہو کہ تمہارے اور تمہارے علم کے درمیان کوئی شے حائل نہیں ہوئی ہے مگر ایک ایسا امر حائل ہوا ہے کہ آسمان سے آیا ہے اور وہ امر ایک نبی ہے کہ مبعوث کیا گیا ہے وہ اس ملک کو سلب کر لے گا اور اس کو شکستہ کر دے گا۔

واقعی اور ابو نعیم نے محمد بن کعب سے روایت کی ہے کہ اسے کہ میں مدائن کسریٰ میں شہر میں داخل ہوا میں نے کسریٰ کی عمارت کی طرف دیکھا تعجب کیا مجھ میں سے ایک بوڑھا شخص تھا اوس نے مجھ سے کہا کہ کسریٰ نے اپنے امر سے جس شے کو اول بار منکر سمجھا وہ یہ شے تھی کہ جس رات میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی بھیجی اس کے دجلہ میں

رخنے پیدا ہو گیا اور اوس کے ملک کا طاق بھٹ گیا و اقدی نے اوپر کی حدیث کے منسل واقعہ کو بیان کیا ہے۔

واقدی اور ابو نعیم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اہل بیت کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ہر ایک بت صبح کو اوندھا ہو گیا تھا شیاطین ابلیس لعین کے پاس گئے اور اوس کو خبر کی اوس ملعون نے کہا کہ یہ امر ایک نبی ہے جو مبعوث ہوا ہے تم اوس کو ڈھونڈو انہوں نے کہا ہم نے اوس کو نہیں پایا ابلیس نے کہا میں اوس نبی کو ڈھونڈ رہا ہوں وہ اپنی جگہ سے نکلا اور ڈھونڈ رہا تھا اوس نے آپ کو کہ میں پایا ہر شیاطین کی طرف گیا اور ان سے کہا کہ میں نے اوس نبی کو پایا اوس کے ساتھ جبریل علیہ السلام ہیں۔

ابو نعیم نے حلیہ میں مجاہد سے روایت کی ہے کہ اہل بیت کے ابلیس لعین نے چار بار فریاد کی ہر جس وقت ملعون ہوا اوس وقت فریاد کی اور جس وقت زمین پر اوتا رہا اوس وقت فریاد کی اور جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث کئے گئے اُس وقت فریاد کی اور جس وقت سورہ احمد للشراب العالمین نازل کی گئی اوس وقت فریاد کی۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت شریف کے

سبب آسمان کی حراست کی گئی تاکہ شیاطین آسمانوں کی باتوں کا ستر نہ کریں

اللہ تعالیٰ نے جنات کے احوال سے جو خبر دی ہے اوس باب میں فرمایا ہے کہ وانا الماستا

السماء فوجدنا ہا ملحت حرا شدیداً و شہباً و انا اننا نقعد منها مقاعد للسمع فمن سمع الا ان یجد شہباً با وصل ہم نے آسمان کو چھوا ہے ہم نے آسمان کو ایسا پایا ہے کہ وہ سخت نگاہا بنوں اور آگ کی شعلوں سے بھرا ہوا ہے اور ہم جنات لوگ سننے کی جگہ آسمان میں بیٹھا کرتے تھے اب جو شخص ہم لوگوں میں سے آسمان کی بات سنتا ہے وہ اپنے لئے آگ کے شعلہ کو منتظر رہتا ہے۔

احمد اور بیہقی نے سعید بن جبیر کے طریق سے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ شیاطین آسمان کی طرف چڑھتے تھے وحی کے کلمے سنتے تھے اور زمین کی طرف اترتے تھے اور جو کلمے وہ سنتے اس پر زیادہ کر دیتے تھے وہ ہمیشہ یہی کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا جن جگہوں میں شیاطین جاتے تھے ان جگہوں سے روک دئے گئے اس واقعہ کو شیاطین نے ابلیس لعین سے ذکر کیا اس ملعون نے سن کر کہا کہ زمین پر کوئی عظیم حادثہ پیدا ہوا ہے اس نے شیاطین کو دریافت کے واسطے بھیجا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے حال میں پایا کہ آپ قرآن شریف پڑھ رہے تھے اور شیاطین نے قرآن کو پایا انہوں نے دیکھا کہ اللہ وہ حادثہ یہی ہے اور شیاطین انگاروں سے مارے جاتے ہیں جس وقت کوئی ستارہ نم سے چپ جائے تو یہ جان لو کہ اس نے شیطان کو پایا وہ ستارا کبھی خطا نہ کرے گا لیکن وہ ستارہ اس کو قتل نہ کرے گا اس کے چہرہ اور پسلی اور ہاتھ کو جلادینگا۔

ابن سعد اور بیہقی اور ابو نعیم نے دوسری وجہ سے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ اس جگہ سے وحی کو سنتے تھے اور اس سے کاهنوں کو خبر کرتے تھے جبکہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا شیاطین دفع کر دئے گئے جس وقت جنات نے عرب لوگوں کو خبر نہیں پہنچائی تو انہوں نے کہا جو لوگ آسمان پر تھے وہ ہلاک ہو گئے انہوں نے چڑھتی اختیار کیا کہ جس کے پاس اونٹ تھے وہ ہر روز ایک اونٹ ذبح کرتا اور جس کے پاس گائیں تھیں وہ گائے ذبح کرتا اور جس کے پاس بکریں تھیں وہ بکری ذبح کرتا تھا اور ابلیس لعین نے کہا کہ زمین پر کوئی بڑا حادثہ پیدا ہوا ہے اس نے شیاطین سے کہا کہ ہر ایک زمین کی مٹی میرے پاس لاؤ شیاطین مٹی لائے وہ ہر ایک زمین کی مٹی سونگتا تھا جبکہ لعین نے مکہ معظمہ کی مٹی سونگھی تو یہ کہا کہ اس جگہ سے حادثہ آیا ہے وہ شیاطین نہایت سرعت سے مکہ کو گئے یکا یک انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ہیں۔

بہیق نے عوفی کے طریق سے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے درمیان موتوفی وحی کا جزمانہ تھا اوس زمانہ میں آسمان کی حراست نہیں کی جاتی تھی شیاطین سنے کی جگہوں میں آسمان میں مٹھا کرتے تھے جبکہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا تو آسمان کی حراست شدید حراست کے طور پر کی گئی اور شیاطین سنگسار کئے گئے۔

واقدی اور ابو نعیم نے ابن عمرو سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ وہ دن تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوس دن میں نبی ہوئے شیاطین آسمان پر جانے سے منع کئے گئے اور اون پر آگ کے شعلے مارے گئے شیاطین نے اس واقعہ کو ابلیس لعین سے ذکر کیا اوس نے کہا کہ تم لوگوں پر ایک نبی زمین مقدس میں مبعوث کیا گیا ہے۔ شیاطین گئے اور ہر پلٹ کے آئے اور انہوں نے کہا کہ اوس سرزمین میں کوئی شخص نہیں ہے یہ سن کر ابلیس آپ کی جستجو میں لگ گیا لیکہ ایک اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حرا سے نیچے اتر رہے تھے اور آپ کے ساتھ جبریل علیہ السلام تھے ابلیس لعین اپنے اصحاب کے پاس پلٹ کے آیا اور کہا کہ احمد مبعوث کئے گئے ہیں اور اون کے ساتھ جبریل ہیں۔

واقدی اور ابو نعیم نے ابی ابن کعب سے روایت کی ہے کہا ہے جبے عیسیٰ علیہ السلام اٹھائے گئے کوئی ستارہ نہیں پہنکا گیا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہوئے تو ستارے پھینکے گئے قریش نے ستاروں کے پھینکے جانے سے ایک ایسے امر کو دیکھا کہ اوس کو وہ نہیں دیکھتے تھے عرب اپنے چار پائیوں کو چوڑے اور غلاموں کو آواز کرنے لگے وہ اس امر سے یہ گمان کرتے تھے کہ اب فنا کا وقت آگیا ہے پہر اس کے بعد نبی ثقیف نے اپنے چار پائیوں اور غلاموں کو آواز کرنا شروع کیا یہ خبر عبداللہ بن ابی سہل کو پہنچی دس گنا تم لوگ اس کام میں جلدی نہ کرو اور تم دیکھو جو ستارہ پھینکے جاتے ہیں اگر وہ ستارے پہچانے جا۔ تے ہیں تو یہ امر آدمیوں کی فنا کا وقت ہو گا اور اگر ستارے نہیں پہچانے جاتے ہیں تو یہ واقعہ ایک ایسے امر کی وجہ سے ہے کہ جو حادثہ ہوا ہے عرب نے

یہ سن کر غور کیا تو یکایک اونہوں نے دیکھا کہ جو ستارے پہنکے جاتے ہیں وہ نہیں ہچانے جاتے عرب نے عبید یاسیل کو خبر کی اوس نے سن کر کہا کہ یہ امر ایک نبی کے ظہور کے وقت ہوا ہے عرب لوگ نہیں ٹھہرے مگر تھوڑے زمانہ تک بیان تک کہ ابوسفیان بن حرب طایف کو گئے اور یہ کہا کہ محمد بن عبد اللہ نے ظہور کیا ہے اور وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ میں نبی مرسل ہوں یہ سن کر عبید یاسیل نے کہا کہ آپ کی نبوت کے وقت ستارے پہنکے جاتے ہیں۔

سعید بن منصور اور بیہقی نے شعبی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ستارے نہیں پہنکے جاتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا ستارے پہنکے گئے عرب نے اس کے معاینہ سے اپنے چار پاپیوں کو چھوڑنا اور اپنے غلاموں کو آزاد کرنا شروع کیا پس اس واقعہ نے عبید یاسیل نے عرب سے کہا تم ستاروں میں غور کرو اس حدیث کو اوپر کی حدیث کی مشابہت ذکر کیا ہے ان سعد بن یعقوب بن عتبہ بن المغیرہ بن احنس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ عرب میں پہلے جو لوگ ستاروں کے ٹوٹنے کو دیکھ کر ڈرے تھے وہ بنی ثقیف تھے بنی ثقیف عمرو بن امیہ کے پاس گئے اور اوس سے کہا جو شے نئی حادث ہوئی ہے کیا تو نے نہیں دیکھی اس نے کہا مان میں نے دیکھی ہے تم لوگ غور سے دیکھو اگر وہ بڑے بڑے ستارے ہیں جن سے راہبر ہی ہوتی تھی اور اوان سے گرمی اور جاڑوں کے موسم ہچانے جاتے تھے اگر وہ کبہرتے ہیں تو یہ امر دنیا کے طے ہونے اور اس خلق کے گزر جانے کا ہے اور اگر اوان مشہور ستاروں کے سوا اور ستارے ٹوٹتے ہیں تو یہ وہ امر ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے اور ایک نبی ہے کہ عرب میں مبعوث ہوگا اس نبی کے پیدا ہونے کی وجہ سے یہ امور حادث ہوتے ہیں۔

خرایطی نے زہواف ہین اور ابن عساکر نے عمرو اس بن قیس الدوسی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ کے پاس میں نے کمانت اور کمانت میں آپ کے ظہور کے وقت جو کچھ تغیر ہو گیا تھا اوس کو ذکر کیا میں نے آپ سے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس کمانت سے ایک شے تھی میں آپ کو خبر

دیتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہم لوگوں میں سے ایک جا، یہ تھی اوس کا نام خلصہ تھا ہم کو کوئی امر برا  
 سوا خیر کے اوس سے معلوم نہ تھا یکا یک وہ جاریہ ہمارے پاس آئی اور اوس نے کہا اے  
 معشر دوس تم نے مجھ سے کوئی شے نہیں معلوم کی ہے مگر خیر یہ نے اوس سے پوچھا وہ کیا امر  
 اس نے کہا جسکی وجہ تو ایسا کہتی ہے اوس نے کہا لڑین اپنی بکریوں میں اتنی یکا یک مجھ کو  
 ایک تاریکی نے ڈھنپ لیا اور میں نے ایسی حالت پائی جیسے مرد کا جس عورت کے ساتھ  
 ہوتا ہے (یعنی جماع کی کیفیت مجھ کو محسوس ہوئی) میں نے یہ خوف کیا کہ میں حاملہ ہو گئی ہوں  
 یہاں تک کہ جب اوس کے جننے کا وقت قریب ہوا تو اوس نے ایک ایسا لڑکا جنا کہ اوس کے  
 کان لٹک رہے تھے اور اوس کے دونوں کان کتے کے کانوں کی مش تھے وہ لڑکا ہم لوگوں  
 میں ٹھہرا یہاں تک کہ وہ لڑکا لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا یکا یک اس نے جست کرنے  
 کے طور پر جست کی اور اپنا تہہ پھینک دیا اور اپنی بلند آواز سے اوس نے یا ویل یا ویلہ کہہ کر یہ کہا  
 واللہ پہاڑ کی اس گھاٹی کے اوس طرف سوار ہیں اون سواروں میں حسین نجیب جوان ہیں ہم  
 لوگ یہ سن کر سوار ہوئے اور اون کو ہم نے پالیا ہم نے اون کو بگا دیا اور اون کا مال ہم نے لوٹ  
 لیا اور وہ لڑکا ہم سے کوئی بات نہ کہتا تھا مگر جیسا وہ کہتا ویسا ہی ہوتا تھا یہاں تک کہ جس وقت  
 یا رسول اللہ آپ کے مبعوث ہونے کا وقت تھا وہ ہم کو خبر دیا کرتا تھا اور جو بٹ کہتا تھا ہم نے  
 اوس سے کہا جبکو ملاکت ہو یہ کیا بات ہے کہ تو جو کچھ کہتا ہے وہ جھوٹ ہوتا ہے اوس نے کہا  
 میں نہیں جانتا ہوں مجھ کو جس نے سچا کیا تھا اوس نے جھوٹا کیا ہے تم لوگ مجھ کو میرے گھر میں  
 تین دن تک قید کر کے رکھو پھر تم لوگ میرے پاس آؤ ہم نے اوس کے مکان میں اوس کو قید  
 کر دیا پھر ہم لوگ تین دن کے بعد آئے اور ہم نے اوس کے مکان کو کھولا یکا یک ہم نے اس  
 کو ایسا پایا گویا وہ آگ کا انگارہ تھا اوس نے کہا اے معشر دوس آسمان کی حراست کی گئی ہے  
 اور خیر الانبیاء نے ظہور کیا ہے ہم نے اوس سے پوچھا کہاں ظہور کیا ہے اوس نے کہا کہ میں ظہور کیا  
 ہے اور میں اب مردہ ہوں تم لوگ مجھ کو ایک پہاڑ کی چوٹی پر دفن کر دو مجھ کو اس لئے کہ میں آگ

کو بڑکان کا جس وقت تم لوگ میرے آگ بڑکانے کو دیکھو تو مجھے تین پتھر مارو اور ہر ایک پتھر کے ساتھ یا - کہ: اللہم کو میں بڑکانے سے ساکن ہو جاؤں گا اور مجھ کو دیکھاؤں گا لوگوں کو یہی کیا اور ہم اس انتظار میں رہے کہ اوس نے جس نبی کی خبر دی ہے اوس کا ظہور کیا ہوتا ہے یہاں تک کہ ہمارے پاس حاجی لوگ آئے اور انہوں نے یا رسول اللہ آپ کے مبعوث ہونے کی ہم کو خبر دی۔

ابن سعد اور ابو نعیم نے زہری سے روایت کی ہے کہ اسے کہ وحی سنی جاتی تھی جبکہ اسلام آیا تو جنات روک دئے گئے نبی اسے میں سے ایک عورت تھی اور نام سیرہ تھا جنات میں سے ایک اوس کا تابع تھا جبکہ جن نے دیکھا کہ وحی کی مجھ کو قدرت نہیں ہے تو وہ جن سیرہ کے پاس آیا اور اوس کے سینے میں داخل ہو گیا اور پکارنے لگا وضح العناق ورفیع الرقاق وجاء امر الایطاق احمد حرم الزنا۔ باہم معانقہ موقوف ہو گیا یعنی رحم اتحاد جاتی رہی اور تلواریں بلند کی گئی مہین یعنی جنگ کا وقت آگیا ہے اور ایسا امر آیا ہے کہ اوس کی کسی کو طاقت نہیں ہے احمد نے زنا کو حرام کر دیا ہے۔

بیہقی نے زہری سے روایت کی ہے کہ اسے کہ اللہ تعالیٰ نے شیاطین کو وحی کے سننے سے ان ستاروں سے روک دیا کہ ان سے منقطع ہو گئی کاہن اور کمانت اب نہیں ہے۔

واقفی اور ابو نعیم نے نافع بن جبیر سے روایت کی ہے کہ اسے کہ شیاطین زیادہ فترت میں وحی کو سنتے تھے اور آگ کے شعلوں سے نہیں مارے جاتے تھے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث کئے گئے تو شیاطین پر آگ کے شعلہ مارے گئے۔

واقفی اور ابو نعیم نے عطاء کے طریق سے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ اسے کہ شیاطین وحی کو سنتے تھے جبکہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا تو شیاطین وحی کے سننے سے روک دئے گئے شیاطین نے اس کی شکایت ابلیس سے کی اس ملعون نے یہ سنا کہ کوئی بڑا امر حادث ہوا ہے وہ ملعون ابوقیس پر چڑھا اور اوس نے دیکھا کہ رسول اللہ



صلی اللہ علیہ وسلم مقام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں اوس نے کہا میں جاتا ہوں اور آپ کی گردن تو طے ڈالتا ہوں اور وہ ایسی حال میں آیا کہ جبریل علیہ السلام آپ کے پاس تھے جبریل علیہ السلام نے ملعون کے ایک ایسی ٹھوکہ ماری کہ اوس کو ایسی ایسی جگہ ہنپک دیا اور واقدی اور ابو نعیم نے اسی حدیث کی مثل مجاہد سے روایت کی ہے۔

ابو نعیم حجاج صوف کے طریق سے ثابت بنانی سے ثابت بن انس رض سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا تو ابلیس آپ کے پاس آیا اپنا کمر بڑھا تا جبریل علیہ السلام اوس پر بڑھ پڑے اور اپنے شانہ سے اوس کو اس طور پر دفع کیا کہ اوس ملعون کو وادی اردن میں ڈال دیا۔

ابو الشیخ نے کتاب (عظمت) میں اور طبرانی نے (اوسط) میں اور ابو نعیم نے عثمان بن مطر کے طریق سے ثابت سے ثابت بن انس رض سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں سجدہ کی حالت میں تھے ابلیس لعین آیا اور اوس نے یہ ارادہ کیا کہ آپ کی گردن مبارک کچل دے جبریل علیہ السلام نے ایک ایسی پھونک ماری کہ ملعون کے قدم نیچے چڑھ کر یہاں تک کہ اردن میں پہنچ گیا۔

یہ باب قرآن شریف کے اعجاز اور اس بیان میں ہے کہ شکیں قریش نے قرآن کے اعجاز کا اعتراف کیا اور قرآن کلام بشر سے کچھ مشابہ نہیں ہے اور ان لوگوں کا بیان کہ قرآن کے سبب مسلمان ہوئے

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا ہے قل لمن اجتمعت الانس والجن علی ان یا تو ابطل هذا القرآن لا یا تو نبشہ ولو کان بعضهم بعض ظمیر۔ اگر انسان اور جنات اس امر پر متفق ہو جاویں کہ وہ اس قرآن کی مثل لاویں وہ اسکی مثل نہ لائیں گے اگرچہ بعض اس کے بعض کو مدد کریں۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فا تو ابسورة من مثله وادعوا  
شهداءکم من دون اللہ ان کنتم صادقیین فان لم تفعلوا اولن تفعلوا فالاتقوا النار۔ اگر تم لوگ  
شک کرو اس چیز سے جس کو ہم نے اپنے بندہ محمد صلعم پر نازل کی ہے تم ایک سورۃ اس کی  
مثل لاؤ اور اپنے گواہوں کو اللہ تعالیٰ کے سوا بلاؤ اگر تم لوگ سچے ہو اگر تم نہ کرو گے اور ہرگز ایسا  
نہ کرو گے کہ اس کی مثل کو لی لاؤ تو آتش و وزخ سے ڈرو۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فلما تو ابجد میث مثله ان کا نوا صداقتین۔ چاہیے کہ وہ لوگ  
اس حدیث کی مثل لائیں اگر وہ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں۔

اور بخاری رحم نے ابو ہریرہ رض سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا ہے کہ انبیاء میں سے کوئی نبی نہیں ہے مگر اس نبی کو وہ شے دی گئی ہے کہ اس کی  
مثل ہے اس پر بشرایان لائے ہیں اور مجاہد کو جو شے دی گئی ہے وہ وہ وحی ہے کہ اللہ تعالیٰ  
نے میری طرف بھیجی ہے میں یہ اسید کرتا ہوں کہ کل انبیاء سے میرے تابع اکثر ہوں علمائے  
کہا ہے کہ آپ کے اس قول کی معنی ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات ان کے زمانے  
گزر جانے کے بعد باقی نہ رہے اور معجزات کا مشاہدہ نہیں کیا ہے مگر ان لوگوں نے جو ان  
معجزات کے وقت موجود تھے اور قرآن شریف کا معجزہ قیامت تک مستقر ہے اور قرآن شریف  
اپنے اسلوب کلام اور بلاغت اور امور غیبات کی خبر دینے میں خرق عادت ہے زمانوں میں  
سے کوئی زمانہ نہیں گذرتا ہے مگر اس زمانہ میں ان اشیاء میں سے کوئی شے ظاہر ہوتی ہے  
جس کی قرآن نے خبر دی ہے کہ آئندہ زمانہ میں وہ شے ہونے والی ہے اور وہ شے قرآن  
کے صحیح دعوے پر دلالت کرتی ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ رسول اللہ صلعم کے قول شریف کے  
یہ معنی ہیں کہ معجزات ماضیہ جیسے تھے وہ نگاہوں سے مشاہدہ کئے جاتے تھے جیسے صالح  
علیہ السلام کا ناقہ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہے اور قرآن شریف کے معجزات  
بصیرت سے مشاہدہ ہوتے ہیں پس جو لوگ قرآن شریف کا اتباع بصیرت سے کرتے ہیں

یوحنا بصیرت کے دوسروں سے اکثر ہون گے اس لئے کہ وہ امر کہ نہ کی آئناہ سے مشاہدہ کیا جاتا ہو تو وہ مشاہدہ کرنے والے کے گزر جانے سے گزر جاتا ہے اور وہ امر کہ عقل کی آنکھ سے مشاہدہ کیا جاتا ہے تو وہ ہمیشہ باقی رہتا ہے۔ جو لوگ کہ اول مشاہدہ کرنے والے کے بعد آتے ہیں اوس کا مشاہدہ استرارہ کرتے ہیں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتا ہے کہ ان دونوں قولوں کا انتظام کلام واحد میں ممکن ہے اس لئے کہ ان دونوں قولوں کا جو محصل ہے اوسط بعض بعض کا منافی نہیں ہے۔

حاکم اور بیہقی نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ولید بن مغیرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے اوس کے سامنے قرآن شریف پڑھا اوس کو اوس سے رقت ہوئی یہ خیر ابو جہل کو پہونچی ابو جہل اوس کے پاس گیا اور کہا اے چچا تیری قوم یہ ارادہ کرتی ہے کہ تیرے واسطے مال جمع کرے ولید نے پوچھا یہ کس واسطے ہے ابو جہل نے کہا ایں واسطے جمع کرتے ہیں کہ تجھ کو وہ مال دین اس لئے کہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تھا جو شے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ہے اوس سے تو تعرض کرتا ہے ولید نے یہ سن کر کہا کہ قریش کو علم ہے کہ میں مال میں اون سے اکثر ہوں ابو جہل نے کہا کہ تو کوئی ایسی بات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باب میں کہو کہ تیری قوم کو یہ خیر پہونچے کہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے منکر ہے یا اون سے کراہت کرتا ہے ولید نے ابو جہل سے کہا میں کیا بات کہوں واللہ تم لوگوں میں کوئی مرد اشعار میں اور رجز اور قصیدہ میں مجھ سے زیادہ عالم نہیں ہے اور نہ اشعار جن میں جو بات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں واللہ وہ اشعار سے کچھ مشابہ نہیں ہے واللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو قول کہتے ہیں اوس کی بڑی حلاوت ہے اور اوس میں بڑی خوبی ہے اور خوش دلی ہے اور اوس کا اعلیٰ ثمر دار ہے اور اوس کا اسفل پہلون سے بہرا ہوا ہے اور وہ قول سب اقوال پر فوق ہے اور اوس پر کوئی قول فوق نہیں کرتا اور اپنے ماتحت قول کو ضعیف اور پامال کرتا ہے۔ ابو جہل نے یہ سنا کہ تیری قوم تجھ سے راضی نہ ہوگی

یہاں تک کہ تو محمد مصّلم کے باب میں کچھ کہو ولید نے کہا مجھ کو تو مہلت دے تاکہ میں اس سے پوچھتا ہوں۔ باب میں فکر کروں جبکہ ولید نے فکر کی تو یہ کہا کہ یہ قول وہ سحر ہے کہ نقل کیا جاتا ہے اور محمد مصّلم اس سحر کو اپنے غیرت نقل کرتے ہیں یعنی یہ سحر آپ کا ذاتی ساحری سے نہیں ہے پس یہ آیت شریفہ نازل ہوئی ذرینی ومن خلقت وحیداً چوڑ تو مجھ کو اور اس شخص کو جس کو میں نے پیدا کیا ہے اکیلا۔

ابن اسحاق اور بیہقی نے عکرمہ یا سعید کے طریق سے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ ولید بن مغیرہ اور قریش کا ایک گروہ جمع ہوا اور ولید ان لوگوں میں مسن تھا اور حج کا زمانہ آجود ہوا ولید نے کہا کہ عرب کے قاصد تم لوگوں کے پاس حج میں آئیں گے اور ان لوگوں نے تمہارے اس صاحب کا امر سنا ہے (یعنی محمد مصّلم کی نبوت کا امر سنا ہے۔ اس امر میں تم سب لوگ متفق الہاے ہو جاؤ اور اختلاف نہ کرو اختلاف میں بعض کی بعض تکذیب کریگا۔ اور بعض کا قول بعض رد کرے گا سب نے سن کر یہ کہا اے ابو عبد شمس تو ہی کہو اور تمہارے لئے کوئی ایسی راے قائم کر کہ ہم اس کے ساتھ قائم رہیں ولید نے کہا بلکہ تم لوگ کہو تاکہ میں سنوں تم کیا کہتے ہو لوگوں نے کہا ہم یہ کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہن میں ولید نے کہا آپ کا ہن نہیں ہن میں نے کا ہنوں کو دیکھا ہے وہ قول کا ہنوں کے زمزمہ سے نہیں ہن اور نہ کا ہن کے سحر کی قسم سے ہے۔ لوگوں نے کہا ہم کہیں گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجنون ہیں ولید نے کہا آپ مجنون نہیں ہن میں ہم نے جنوں کو دیکھا ہے اور اس کو پہچانتا ہے مجنون غصہ کی شدت اور دل کی کشاکش اور وسوسہ سے بات کرتا ہے۔ آپ کی بات ایسی نہیں ہے لوگوں نے کہا ہم کہیں گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم شاعر ہیں ولید نے کہا آپ شاعر نہیں ہیں ہم نے شعر کو اس کے رجز اور نہج اور قریش اور مقبوض اور مہبوط سے پہچان لیا ہے آپ کا قول شعر نہیں ہے لوگوں نے کہا ہم کہیں گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساحر ہیں ولید نے کہا آپ ساحر نہیں ہیں ہم نے ساحروں اور ان کے سحر کو دیکھا ہے وہ قول ایسا نہیں

یہ سحر پوچھتے ہیں اور دم کرتے ہیں اور اون کے سحر کے عقدے ہوتے ہیں یہ جواب سن کر لوگوں نے ولید سے کہا اے اباعبد شمس تو کیا کہتا ہے ولید نے کہا واللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی عجیب حلاوت ہے اور اس قول کی جڑ پہلوں سے بہری ہے اور اس کی شاخ تروتازہ نمودار ہے تم نے جو یہ باتیں کی ہیں انہیں سے کوئی بات نہ کہو گے مگر یہ ہچانا جائے گا کہ وہ بات باطل ہے اور اقرب قول یہ ہے اگر تم لوگ یہ کھو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سحر ہیں پس تم یہ کہو کہ یہ وہ سحر ہے کہ مرد اور اس کے باپ کے درمیان اور مرد اور اس کے بہائی کے درمیان اور مرد اور اس کی زوجہ کے درمیان اور مرد اور اس کے قبیلہ کے درمیان تفریق پیدا کرتا ہے اور آپس سے جدا کرتا ہے یہ بات سن کر سب لوگ متفرق ہو گئے جس وقت حج کے لئے آدمی آئے ان لوگوں نے ان آدمیوں کے ہکانے کے واسطے بیٹھنا اختیار کیا اون کی طرف سے کوئی شخص نہیں گذر تا مگر اس کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ ڈراتے اور اون سے آپ کا ذکر کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے ولید بن مغیرہ کے باب میں ذرئی ومن خلقت وحیداً صلیہ فربک نازل فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے پاس سے جو شے لائے تھے اور ولید اس شے میں آپ کے باب میں باتیں کرتا تھا اور وہ لوگ اس کے قول کی تعریف کیا کرتے تھے۔ اس گروہ کے باب میں اللہ تعالیٰ نے یہ نازل کیا الذین جعلوا القرآن عضین فربک لفسا لہم اجمعین۔ یعنی جن لوگوں نے قرآن شریف کو اقسام گردانا ہے کوئی کچھ کہتا ہے اور کوئی کچھ کہتا ہے تیرے رب کی قسم ہے ہم اون سب لوگوں سے پوچھیں گے یہ گروہ وہ لوگ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باب میں اون آدمیوں سے جو ان سے ملتے تھے باتیں کتے تھے راوی نے کہا ہے کہ عرب کے لوگ اس حج سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امر کے ساتھ اپنے مقامات کو پلٹ کر گئے اور کل بلاد عرب میں آپ کا ذکر منتشر ہو گیا۔

ابونعیم نے عوفی کے طریق سے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ولید

بن مغیرہ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا قرآن شریف کے احوال اون سے پوچھتا تھا جبکہ ابوبکر الصدیق نے ولید کو خبر کی تو قریش کے پاس گیا اور کہا جو بات ابن ابی کدیش کہتا ہے بڑے تعجب کی بات ہے واللہ وہ قول نہ شعر ہے اور نہ سحر ہے اور نہ مثل جنون کے یہودہ بات سے تحقیق اوس کا قول کلام الہی سے ہے۔

ابونعیم نے سعدی صغیر کے طریق سے کلبی سے کلبی نے ابوصلاح سے اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ ولید نے اپنی قوم سے کہا کہ حج میں کل کے دن آدمی جمع ہوں گے اور اس مرد کا قول آدمیوں میں فاش ہو گیا ہے اور آدمی تم لوگوں سے کل کے دن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا احوال دریافت کریں گے تم لوگ اون کو کیا جواب دو گے ولید کے قوم نے کہا ہم کہیں گے کہ غیبی ہے اور غصہ کی شدت سے کلام کرتا ہے ولید نے کہا وہ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں گے اور آپ سے کلام کریں گے اور وہ آپ کو فصیح اور عاقل پائیں گے اور تم کو جو ہٹا ٹھیرائیں گے ولید نے قوم سے کہا ہم کہیں گے کہ شاعر ہے ولید نے کہا وہ لوگ عرب ہیں انہوں نے شعر کی روایت کی ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قول شعر نہیں ہے وہ لوگ تم کو جو ہٹا ٹھیرائیں گے ولید کی قوم نے کہا ہم کہیں گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہن ہن جو شے کل کے دن ہونے والی ہے اوس کی ہم کو خبر دیتا ہے ولید نے کہا اون لوگوں نے کابھنوں سے ملاقات کی ہے جس وقت وہ لوگ آپ کا قول سنیں گے اور اوسکو کلمات کے مشابہ نہ پاویں گے تو انکو جو ہٹا ٹھیرائیں گے۔

ابن اسحاق اور بیہقی اور ابونعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے کفصر بن حارث بن کلدہ بن عبد مناف بن عبد الدار بن قصی اکثر ہوا اور اوس نے کہا اے گروہ قریش واللہ تم پر ایسا امر نازل ہوا ہے کہ تم اوس کی مثل کے ساتھ مبتلا نہیں ہوئے ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگوں میں کم سن لڑکے تھے تم لوگوں میں زیادہ پسندیدہ تھے اور بات میں تم سے زیادہ سچے اور امانت میں تم سے اعظم تھے یہاں تک کہ جس وقت تم لوگوں نے آپ کی کنہیوں

میں سفیدی دیکھی یعنی بڑا پے کو آثار دیکھے اور جو شے تمہارے پاس لائے وہ شے لائے تم  
 لوگوں نے آپ کو ساحر کہا واللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساحر نہیں ہیں ہم نے جادو گروں کو اور ان  
 کے سحر و عقدوں کو دیکھا ہے اور تم لوگوں نے کہا آپ کا ہن ہین واللہ آپ کا ہن نہیں ہین  
 ہم نے ٹاہنوں اور اون کے حال کو دیکھا ہے اور ہم نے اون کا بیع سنا ہے کہ وہ مسجع عبارت  
 میں مطالب کو ادا کرتے ہیں اور تم لوگوں نے کہا آپ شاعر ہیں واللہ آپ شاعر نہیں ہیں ہم نے  
 شعر کی روایت کی ہے اور شعر کے کل اقسام اوس کے رجز اور اوس کے ہزج کو سنا ہے۔  
 اور تم نے کہا آپ مجنون ہیں واللہ آپ مجنون نہیں ہیں ہم نے جنون کو دیکھا اور مجنون کی شدت  
 غصہ اور اوس کے دوسوہ اور کلام مخلوط کو سنا ہے کہ مجنون ایک بات میں دوسری بات ملا  
 دیتا ہے اسی معشر قریش تم اپنے احوال میں غور سے نظر کرو واللہ تم پر ایک اعظم نازل ہوا ہے۔  
 ابن ابی شیبہ نے اپنی (مسند) میں اور بیہقی اور ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی  
 ہے کہ آپ کو ابو جہل اور قریش کے ایک گروہ نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا امر ہم لوگوں میں  
 پھیل گیا ہے کاش تم لوگ ایک ایسے مرد کو ڈھونڈ لو کہ وہ سحر اور کمانت اور شعر میں عالم ہوتا  
 اور وہ آپ سے کلام کرتا اور پھر ہمارے پاس آکر آپ کے امر کو بیان کرتا یہ سن کر عقبہ نے کہا  
 کہ قول سحر اور کمانت اور شعر کو میں نے سنا ہے اور ان چیزوں کا مجھ کو بڑا علم حاصل ہے اگر  
 ایسا امر ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساحر ہیں یا کاہن ہیں یا شاعر ہیں تو مجھ پر غنی نہ رہے گا عقبہ  
 آپ کے پاس آیا جبکہ عقبہ آپ کے پاس آیا تو عقبہ نے آپ سے پوچھا اے محمد آپ خیر ہیں یا  
 ہاشم آپ خیر ہیں یا عبد المطلب آپ خیر ہیں یا عبد اللہ آپ نے عقبہ کو جواب نہیں دیا عقبہ نے  
 کہا پھر کس سبب سے آپ ہمارے معبودوں کو برا کہتے ہیں اور ہمارے باپ دادوں کو گمراہ ٹھہراتے  
 ہیں اگر آپ نور یا ست کی خواہش سے تو ہم لوگ اپنے چوڑے آپ کے واسطے کھڑی کر دیں گے  
 جب تک آپ زندہ رہیں گے آپ ہمارے سردار ہیں گے اگر آپ کو باہ ہے تو قریش  
 میں کی جرن لڑکیوں میں سے آپ چکر چاہیں گے ہم دس لڑکیاں آپ کے ساتھ بیاہ دیں گے

اور اگر آپ کو مال کی خواہش ہے تو ہم اپنے مالون میں سے اتنا مال آپ کے واسطے جمع کر دینگے کہ آپ اور آپ کے پس ماندے آپ کے بعد اوس سے استعانت پاسکین گے عتبہ یہ باتیں کہہ رہا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساکت تھے کلام نہیں کرتے تھے جبکہ عتبہ نے کلام

کرنے سے فراغت پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ الرحمن الرحیم تم نازل من الرحمن الرحمن فصلت آیات قرآن عربیہ لعلکم یعلمون پڑھا اور فان اعرضوا فقل انذرکم صاعقۃ مثل صاعقۃ عاد و ثمود تک پہنچے عتبہ نے اپنا منہ روک لیا اور آپ کو قسم دی کہ آپ رحم کریں اور مجھ سے باز رہیں ایسا نہ ہو کہ مجھ پر عذاب نازل ہو جائے عتبہ اپنے اہل کی طرف نہیں گیا اور اون کے پاس جانے سے جگر رہا ابو جہل نے کہا کہ اے مشعر قریش ہم عتبہ کو نہیں دیکھتے زمین واللہ اگر عتبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مائل ہو گیا ہے اور آپ کا طعام اوس کو پسند آگیا ہے اور یہ امر نہیں ہے مگر کسی حاجت کے سبب سے ہے کہ عتبہ کو وہ حاجت درپیش ہوئی ہے ہمارے ساتھ عتبہ کی طرف چلو قریش کے لوگ عتبہ کے پاس آئے ابو جہل نے کہا اے عتبہ واللہ ہم نے تیری نسبت گمان نہیں کیا مگر کہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مائل ہو گیا ہو اور تجھ کو آپ کا امر بھلا معلوم ہوا ہے اگر تجھ کو کوئی حاجت ہے تو ہم اپنے مالون میں سے تیرے واسطے اتنا جمع کر دیتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طعام سے تجھ کو بے نیاز کر دے گا عتبہ ابو جہل کے کلام کو سن کر غضب میں آیا اور اللہ تعالیٰ کی قسم کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے میں کبھی کلام نہ کروں گا اور یہ کہا کہ تم لوگوں کو معلوم ہے کہ میں قریش میں زیادہ مالدار ہوں و لیکن میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ نے مجھ کو ایسی شے کے ساتھ جواب دیا کہ واللہ وہ شے واللہ سحر ہے نہ شعر ہے اور نہ کہانت ہے آپ نے میرے سامنے بسم اللہ الرحمن الرحیم تم نازل من الرحمن الرحمن کتاب فصلت آیات کو پڑھایا تک کہ آپ فقل انذرکم صاعقۃ مثل صاعقۃ عاد و ثمود تک پہنچے میں نے اپنا منہ روک لیا اور میں نے آپ کو قسم دی کہ آپ رحم فرما دین اور مجھ سے باز رہیں تم لوگوں کو علم ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت



کچھ کہا ہے تو جو بٹ نہیں کہا ہے مجھ کو یہ خوف ہوا ایسا نہ ہو کہ تم لوگوں پر عذاب نازل ہو جا  
 ابن اسحاق اور بیہقی نے محمد بن کعب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھ سے یہ حدیث  
 کی گئی ہے کہ عتبہ بن ربیعہ نے ایک دن قریش سے اس وقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 مسجد میں تشریف رکھتے تھے یہ کہا اے مشر قریش سنو میں رسول اللہ کے پاس جاتا ہوں  
 اور آپ سے کلام کرتا ہوں اور بہت سے امور آپ کے رو برو پیش کرتا ہوں شاید آپ اون امور  
 میں بعض کو قبول فرما دیں اور مجھے باز رہیں قریش نے کہا اے ابوالولید تو بیشک جا اور کلام کر عتبہ کٹر ہو گیا  
 یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر بیٹھ گیا عتبہ نے جس باب میں آپ کے کلام اور مال اور ملک وغیرہ جو  
 آپ کے حضور میں پیش کرنا چاہتا تھا اس حدیث کو محمد بن کعب نے ذکر کیا ہے یہاں تک کہ جس وقت عتبہ اپنے کلام و فغان ہو گیا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا اے ابوالولید کیا تو فغان ہو گیا عتبہ نے  
 کہا ہاں فغان ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا اب مجھے سن عتبہ نے کہا فرما یہی رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم تم تنزیل من الرحمن الرحیم کتاب فصلت آیاتہ  
 قرآنا عربیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے چلے گئے اور اس سورۃ کو عتبہ کے سامنے پڑھا جبکہ  
 عتبہ نے اس سورۃ کو سنا تو اس کے لئے چپ رہا اور اس نے اپنے دونوں ہاتھ اپنی پیٹھ  
 کے پیچھے ڈال کے اون پڑھیکا لگالیا اور آپ سے ستار ہا یہاں تک کہ رسول اللہ صلعم آیت  
 سجدہ تک پہنچے اور آپ نے سجدہ کیا پھر آپ نے عتبہ سے پوچھا اے ابوالولید کیا تو نے سنا  
 عتبہ نے کہا میں نے سنا آپ نے فرمایا تو ہے اور یہ امر ہے تو جو چاہے اختیار کر عتبہ اٹھ کر اپنے  
 اصحاب کی طرف گیا بعض نے بعض سے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ حلف کرتے ہیں کہ عتبہ  
 جس جگہ سے گیا تھا بغیر اس کے آیا ہے جبکہ عتبہ اپنے اصحاب کے پاس بیٹھا اونہوں نے پوچھا  
 اے ابوالولید کیا خبر ہے اس نے کہا یہ خبر ہے واللہ میں نے ایسا قول سنا ہے کہ اس کی  
 مثل ہرگز نہیں سنا واللہ وہ قول نہ شعر ہے اور نہ سحر ہے اور نہ کمانت ہے اے گروہ قریش میں  
 تم سے جو کچھ کہتا ہوں تم لوگ اس میں میرے مطیع رہو اس مرد کے درمیان اور جس شے میں

یہ مرد ہے اس کے درمیان تم لوگ مجھ کو چھوڑ دو اور اس کو کیسورہنے دو۔ وہ قول کر مین نے  
 اس مرد سے سنا ہے واللہ اس قول کی ضرور کوئی عظیم خبر ہوتے والی ہے اگر عرب لوگ اس  
 مرد کو کوئی صدمہ پہنچائیں گے تو تم لوگ اپنے غیہ کے ساتھ اس مرد کو کفایت کرو گے اور اگر  
 یہ مرد عرب پر غلبہ کرے گا تو اس کا ملک تمہارا ملک ہوگا اور اس کی عزت تمہاری عزت ہوگی  
 اور اس کے سبب سے تم سب لوگ اسعد الناس ہو گے ولید کی یہ رائے سن کر لوگوں نے  
 کہا واللہ اسے ابو الولید اس مرد نے اپنی زبان سے تجھ پر جادو کیا ہے ابو الولید نے کہا تمہارے  
 حق میں میری یہ رائے اب جو امر کو ظاہر ہوا ہے تم وہ کرو۔

مہدی اور ابو نعیم نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے عقبہ بن ربیعہ کے سامنے تم تنزیل من الرحمن الرحیم کو پڑھا عقبہ اپنے اصحاب کے پاس  
 آیا اور ان سے کہا اے قوم آج کے دن تم میری اطاعت کرو اور اس کے بعد میری نافرمانی  
 کرو واللہ میں نے اس مرد سے ایسا کلام سنا ہے کہ میرے کانوں نے اس کی مثل نہ سنی ہوگی  
 کلام نہیں سنا اور میں یہ نہیں جانتا کہ اس کی کیا تردید کروں۔

ابن اسحاق اور مہدی نے زہری سے روایت کی ہے کہ اسے کہ مجھ سے یہ حدیث کی گئی  
 ہے کہ ابو جہل اور ابوسفیان اور اخنس بن شریق ایک رات میں اس لئے نکلے کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنیں اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گہر میں رات  
 میں نماز پڑھ رہے تھے ان مردوں میں سے ہر ایک مرد اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گیا تاکہ آپ کے پڑھنے  
 کو سنے اور کسی کو انہیں سوز علم نہ تھا کہ فلان کمان بیٹھا ہے اور فلان کمان بیٹھا ہے یہ سب لوگ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھنے کو رات میں سنتے رہے یہاں تک کہ جبوقت اونہوں  
 نے صبح کی اور فجر طلوع ہوئی اپنی اپنی جگہوں سے چلے گئے اور ایک راستہ میں سب اکٹھے ہو گئے  
 جبکہ ایک نے دوسرے کو دیکھا تو آپس میں ایک دوسرے کو ملا مت کرنے لگا اور بعض نے  
 بعض سے کہا کہ یہ عود نہ کیجوا اگر تمہارے کم عقل لوگوں میں سے بعض شخص تم کو دیکھ لیگا تو اسکی

نفس میں تم لوگ کوئی بات پیدا کر دو گے پھر وہ یہ گفتگو کر کے اپنے اپنے گھروں کو پلٹ کے  
 چلے گئے یہاں تک کہ جبکہ دوسری رات تھی تو ان میں سے ہر ایک مرد نے اپنی اپنی جگہ پر عود  
 کیا اور یہ سب لوگ رات بھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چڑھنا سنتے رہے یہاں تک کہ فجر  
 طلوع ہوئی یہ لوگ متفرق ہو گئے اور ایک راستہ میں اکٹھے ہو گئے جیسے پہلی بار بعض نے بعض  
 سے کہا تھا اوس کی مثل ہر ایک نے ایک سے کہا پھر اپنے اپنے مکانوں کو پلٹ کے چلے  
 گئے جبکہ تیسری رات تھی تو ان لوگوں میں سے ہر ایک اپنی اپنی جگہ پر آیا اور سب آپ  
 کا چڑھنا سنتے رہے یہاں تک کہ جس وقت فجر طلوع ہوئی سب متفرق ہو گئے اور ایک راستہ  
 میں اکٹھے ہو گئے اور آپس میں کہا کہ جب تک یہاں سے ہم نہ جائیں گے کہ آپس میں ہم معاہدہ  
 نہ کر لیں کہ پھر پلٹ کے نہ آئیں گے سب نے اس امر پر عہد کیا کہ پھر نہ آئیں گے اس کے بعد سب  
 متفرق ہو گئے جبکہ افس بن شریق صبح کو اٹھا اوس نے اپنی لاٹھی لی پھر اپنے مکان سے  
 نکلا یہاں تک کہ ابوسفیان کے پاس اون کے گھر میں گیا اور ابوسفیان سے کہا اے ابو حنظلہ  
 تو نے جو شے محمد طہی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اوس میں تیری جو راہ ہو مجھ کو اوس سے خبر  
 دے ابوسفیان نے کہا اے ابو حنظلہ میں نے اون اشیا کو سنا ہے کہ میں اون کو جانتا ہوں اور  
 اون اشیا کے ساتھ جو امر کہ ارادہ کیا جاتا ہے اوس کو جانتا ہوں افس نے سن کر کہا کہ میں  
 حلف کرتا ہوں میں ہی اوس امر کو جانتا ہوں پھر افس ابوسفیان کے پاس سے نکلا اور ابو جہل  
 کے پاس گیا اور اوس کے پاس اون کے مکان میں داخل ہوا اور ابو جہل سے پوچھا اے ابو احکم  
 جو شے تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اوس میں تیری کیا راہ ہے ابو جہل نے کہا میں نے کیا سنا ہے  
 ہم اور بنی عبد مناف شرف میں منافعت کرتے ہیں اونہوں نے لوگوں کو کہا تا کہ مایا ہم نے  
 ہی لوگوں کو کہا تا کہ مایا اونہوں نے لوگوں کو سوار یوں پر سوار کر لیا ہم نے ہی لوگوں کو سوار یان  
 دین اونہوں نے لوگوں کے ساتھ عطا کی ہم نے ہی عطا کی یہاں تک کہ ہم اور وہ ہم زانو بیٹھے  
 یعنی برابر رہے ہم اور بنی عبد مناف گھڑ دوڑ کے دو گھوڑے تھے اور برابری کا دعویٰ کرتے تھے



کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو رسالت پہنچایا ہے میں نے انہیں سوچا کہ آدمی کیا کہتے ہیں اس نے کہا کہ آدمی کہتے ہیں کہ وہ شاعر ہے اور ساحر ہے اور کاہن ہے اور انہیں شعرا میں ایک شاعر تھا اس نے کہا کہ میں نے کاہنوں کا قول سنا ہے جو قول اس مرد کا ہے وہ کاہنوں کا سا قول نہیں ہے میں نے اس کے قول کو شعر کہہ کر اور اعلان سے آزمایا واللہ وہ قول کسی کی زبان سے مناسبت نہیں رکھتا ہے کہ وہ شاعر ہو واللہ وہ مرد صادق ہے اور وہ لوگ جو بڑے ہیں جو شاعر کہتے ہیں ان کو بڑے کہا دین نے کو پہنچایا اور میں کہہ دین میں دن اور تیس راتوں تک ٹھہرا رہا اور میرے لئے کسی قسم کا کھانا نہ تھا مگر دمزم کا پانی میں اس پانی سے اتنا ڈنبا ہو گیا کہ فرجی سے یہ سب پانی بیٹوں میں شکستیں پیدا ہو گئیں اور میں نے ہوک سوجھنا اور لاغری اپنے جگر میں نہیں پائی ابو نعیم نے زہری صحیحہ روایت کی ہے کہ اسد بن رزارہ نے یوم العقبین میں عباس سے کہا کہ ہم نے قریب اور بعید اربعہ رحمت سے قطع تعلق کر لیا اور ہم یہ گواہی دیتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس سے آپ کو بھیجا ہے آپ جو بڑے تمیز پر اور جو شے آپ لائے ہیں وہ بشارت کلام سے شائبہ نہیں رکھتی ہے۔

ابو نعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہ اسے مجاہد سے اسحاق بن ایسار سے ایک ایسے مرد سے حدیث کی ہے جو بنی سلمہ سے تھا اس نے کہا جبکہ بنی سلمہ کے جوان سلمان لوگ ہو گئے تو عمرو بن العاص نے اپنے بیٹے سے کہا کہ تو نے اس مرد یعنی محمد تعلیم کا جو کلام سنا ہے اس سے مجاہد کو خبر دے اس نے عمرو کو روہو الحمد للہ رب العالمین کو صراحت المستقیم تک بتایا ہے۔ سن کر کہ آیا کس نے اسے اور اجل کلام ہے اور پوچھا کیا کل کلام اس مرد کا اکیلا تھا یا اس نے سنا کہا اسے با اس کلام سے بھی احسن ہے۔

ابن سعد نے زید بن رومان اور محمد بن کعب بن زہری وغیرہم سے روایت کی ہے ان راویوں نے کہا ہے کہ بنی سلیم میں سے ایک مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس کا نام قیس بن نسیم تھا اس نے آپ کا کلام سنا اور بہت سی چیزیں آپ سے پوچھیں آپ نے

اوس کو جواب دیا وہ مسلمان ہو گیا اور اپنی قوم کی طرف پلٹ کر گیا اور اوس نے اپنی قوم سے کہ  
 کہیں نے نہ وہ کی باتیں اور فارس کی نرم باتیں اور اشعار عرب اور کاہن کی کمانت اور حیز کی  
 بڑی باتیں کرنے والوں کا کلام سنا ہے ان لوگوں کے کلام سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام کچھ  
 مشابہت نہیں رکھتا تم لوگ میری اطاعت کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا حصہ  
 حاصل کرو بنی سلیم کے لوگ فتح مکہ کی سال میں آئے اور مسلمان ہو گئے وہ مکمل سات سو تھے  
 اور یہی کہا گیا کہ وہ لوگ ایک نزار تھے۔

**فصل۔** کل عقلا نے اس امر پر اجماع کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب وہ معجزہ ہے کہ کوئی  
 شخص اس کے معارضہ پر قادر نہ ہو سکا باوصفہ کہ نصی سے عرب سے اوس کی برابری کرنے کے  
 واسطے کہا گیا اور اوس کا جواب چاہا گیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وان احد من المشرکین استبارک  
 فاجره حتی یسمع کلام اللہ اگر کوئی شخص مشرکین سے آپ کا جواب چاہے تو اوس کو اپنے جوار میں  
 اجازت دو تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے کلام کو سنے اگر کلام اللہ شریف کا سننا اوسے محبت نہ ہوتا تو امر  
 دین کلام اللہ شریف کے سننے پر موقوف نہ ہوتا اور محبت نہ ہوگی مگر معجزہ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے  
 لولا انزل علیہ آیت من ربہ قل انما الآیات عندنا نازلنا نذیر مبیین اولم یفہم انما انزلنا علیک الكتاب  
 بتلی علیہم پس اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی آیات میں سے ایک  
 بڑی آیت ہے دلالت میں کافی ہے وہ معجزات کہ غیر قرآن سے ظہور میں آئے ہیں اور وہ آیات  
 کہ اوس کے سوا جو انبیاء میں اون سے ظاہر ہوئے ہیں یہ کتاب ان کل معجزات اور آیات کی  
 قائم مقام ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کتاب کو اہل عرب کے پاس لائے ہیں اہل  
 عرب انفع الفضی اور خوش تقریر خطبا تھے اون سے اس کتاب کی برابری کرنے اور اسکی مثل  
 لانے کے واسطے کہا گیا اور اس کے لئے اون کو برسوں کی محنت دی گئی اون کو اس کی مثل  
 لانے پر قدرت نہ ہوئی اور اون لوگوں کا ایسا حال تھا کہ کتاب اللہ کے نور  
 کے بجائے اور اوس کے امر کے چمپانے میں وہ بڑے حریف تھے اگر اون کی قدرت

میں کتاب اللہ کا معارضہ ہوتا تو معارضہ کی طرف متوجہ ہو کر قطع حجت کر دیتے اور لوگوں میں سے کسی صحیحہ بات نقل نہیں کیگی کہ کسی کے نفس نے کتاب اللہ کا معارضہ کرنے کے واسطے اس سے بات کی ہو اور نہ کسی نے معارضہ کا قصد کیا بلکہ کہی انہوں نے عناد کی طرف میل کیا اور کہی استہزا کی طرف جب کہ کہی انہوں نے کہا جادو ہے اور کہی انہوں نے کہا شعر ہے اور کہی انہوں نے کہا پہلے لوگوں کے افسانے ہیں یہ اور کی کل باتیں تحیر اور لاجواب ہونے سے تھیں یہ وہ لوگ اس امر پر راضی ہو گئے کہ اور کی گردنوں پر تلوار حاکم بنائی جائے اور اور کی اولاد میں اور اور کی بیہیمان قیدی ہوں اور اور کے مال مباح ہو جاویں اور وہ لوگ بڑے غیرت مند اور صاحبِ عمیت تھے اگر اور کو یہ علم ہوتا کہ کتاب اللہ کی مثل لانا اور کی قدرت میں ہے تو وہ ضرور اس امر کی طرف مبادرت کرتے اس لئے کہ مثل کا لانا بحالت قدرت اور پیر آسان تھا۔

حافظ ابن حجر نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ علیہ وسلم کو مبعوث کیا عرب کی یہ حالت تھی کہ وہ اکثر شاعر تھے اور خطیب تھے اور زیادہ لغت دان تھے اور ان کے پاس اس کا بڑا سامان تھا محمد مصطفیٰ اللہ علیہ وسلم نے عرب کے دور اور نزدیک والوں کو معارضہ کے واسطے بلایا یہ معارضہ کے بعد اور ان کے واسطے جنگ قائم کی باوجودیکہ عرب کثیر الکلام تھے اور ان کے لغات محال تھے اور ان پر لغات کا استعمال سہل امر تھا اور اور ان کے شاعر کثرت سے تھے اور خطیب کثرت سے تھے معارضہ کے بعد آپ نے اہل عرب کے واسطے جنگ قائم کی یہ امر عاقل کے نزدیک قوم عرب کے عاجز ہونے پر دلالت کرتا ہے اس لئے کہ اگر اہل عرب کو معارضہ کی قدرت ہوتی تو وہ ایک سورۃ اور اتھوڑی آیتیں معارضہ میں پیش کر دیتے وہ ایک سورۃ اور تھوڑی آیتیں بمقابلہ اس کے کہ حرب لوگ اپنی جانیں دیتے اور اپنے وطنوں سے نکلتے اور اپنے اموال خرچ کرتے آپ کے قول کے واسطے زیادہ ناقص اور آپ کے امر کے واسطے زیادہ فاسد اور آپ کے پیروں کے پرانگندہ کرنے میں زیادہ سرعت کرتیں (عرب نے کل نقصانات اختیار کئے مگر معارضہ میں کوئی

سورۃ اور تہوی آیتیں پیش نہ کر سکے اس سے ثابت ہوا کہ قرآن شریف بشر کا قول نہیں ہے  
 اور کسی کو اس کے معارضہ کی قدرت نہیں ہے (شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ جس وجہ  
 کے ساتھ قرآن شریف کا اعجاز واقع ہوا ہے اس وجہ میں آدمیوں نے اختلاف کیا ہے اور  
 اس میں بہت سے اقوال ہیں میں نے ان اقوال کو (کتاب الاتقان) میں بسط کے ساتھ  
 بیان کیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن شریف کا اعجاز متعدد وجہوں سے واقع ہوا ہے اور ان  
 وجہوں میں سے ایک وجہ اعجاز یہ ہے کہ قرآن شریف کا حسن تالیف اور اس کے کلمات کی باہم  
 تناسب اور اس کی فصاحت ہے اور اس کے اعجاز کی وجہ میں اور اس کی بلاغت اور ان  
 عربوں کی عادت کے خلاف ہے جو میدان کلام کے شہسوار ہیں اور اس شان کے وہ صاحب  
 ہیں اور اعجاز کی ان وجہوں میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ قرآن شریف کی نظم کی صورت عجیب اور اس  
 کا اسلوب غریب کلام عرب کے اسلوبوں سے مخالف ہے اور قرآن کی نظم اور نہر کا راستہ جس پر  
 قرآن آیا ہے اور اس پر قرآن شریف کے مقاطع آیات موقوف ہیں اور اس راستہ کی طرف فواصل  
 کلمات قرآن ختمی ہوتے ہیں (عرب کے کلام میں ایسے مقاطع اور فواصل واقع نہیں ہوئے) اور  
 اس کی نظیر اس سے پہلے اور اس کے بعد نہیں پائی گئی ان وجہ اعجاز میں سے ایک وجہ  
 یہ ہے کہ امور غیب کی خبر سے خبر دینا اور جو شے موجود نہیں ہوئی تھی اس کی خبر قرآن شریف میں  
 دی گئی تھی جیسے قرآن شریف میں وارد ہوا تھا وہ شے ایسی پائی گئی اور ان وجہ اعجاز میں سے  
 ایک وجہ یہ ہے کہ قرون اضمیاء اور شرایع سابقہ کی خبریں اس قبیل سے تھیں کہ ان خبروں میں  
 سے ایک خبر کوئی نہیں جانتا تھا اگر اکیلا شخص اور کتابی علمائے اس سے کہ اپنی عمر ان اخبار اور  
 شرایع کے سیکنے میں قطع کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اخبار اور شرایع کو جس وجہ پر  
 وہ تھے ان کی وجہ اور نص پر لاتے تھے اور آپ امی تھے کہ نہ پڑھتے تھے اور نہ لکھتے تھے اور  
 ان وجہ اعجاز میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ قرآن شریف اخبار اور لوگوں کے دلوں کی باتوں کو  
 متضمن ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا قول (اذہمت طایفتان مکرم ان تفتنلا) ہے اور اللہ تعالیٰ



کا یہ قول (و یقولون فی انفسہم لولا ینذرننا اللہ بما نقول) ہے اور اون وجوہ اعجاز میں سے ایک  
 وجہ یہ ہے کہ بہت سی آیتیں ہیں کہ قوم کے عاجز کرنے میں قضا یا مین اور اونکے آگاہ کرنے میں ہیں  
 کہ وہ اُن امور کو نہ کریں گے سوا ان لوگوں نے ان امور کو نہیں کیا اور ان کو ان امور کی قدرت  
 نہ ہوئی جیسے اللہ تعالیٰ کا قول یہود کے باب میں (ولن یمینوہ ابدا) ہے اور اون وجوہ اعجاز میں  
 سے ایک وجہ یہ ہے کہ اہل عرب کی خواہشیں وافر تھیں اور ان کو شدت حاجت تھی باوجود  
 اس کے انہوں نے قرآن شریف کا معارضہ ترک کیا اور وجوہ اعجاز میں سے ایک وجہ یہ ہے  
 کہ قرآن شریف سننے والوں کے دلوں کو قرآن شریف کے سننے کے وقت خوف دلاتا ہے اور  
 قرآن شریف کی تلاوت کے سننے کے وقت ہیبت طاری ہوتی ہے جیسے کہ جبیر ابن مطعم کو واسطے  
 واقع ہوا تھا کہ جبیر نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کے وقت سورہ طور پڑھ رہے تھے  
 جبیر نے کہا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت پر پہنچے ام خلقوا من غیر شیء ام ہم  
 انھا القون مسطرون تک یہ سن کر قریب تھا کہ میرا دل اوڑھا جائے جبیر نے کہا یہ اول مرتبہ تھا کہ  
 اسلام کا وقار میرے دل میں پیدا ہوا۔ اور وجوہ اعجاز میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ قرآن شریف  
 کا پڑھنے والا اوس کے پڑھنے سے طول نہیں ہوتا اور اوس کا سننے والا اوس کو ناگوار نہیں سمجھتا  
 ہے بلکہ قرآن شریف کی تلاوت پر جبک جانا حلاوت کو زیادہ کرتا ہے اور اوس کا بار بار پلٹا کے  
 پڑھنا قرآن کی محبت کو واجب کرتا ہے اور قرآن شریف کے سوا جو کلام ہوتا ہے جس وقت  
 اوس کا اعادہ کرتے ہیں تو وہ ناگوار ہوتا ہے اور بار بار پلٹا کے پڑھنے سے پڑھنے والا ملول ہو جاتا ہے  
 اسی واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف کا یہ وصف فرمایا ہے کہ قرآن شریف  
 بار بار پلٹا کے پڑھنے سے پُرانا نہیں ہوتا ہے اور وجوہ اعجاز میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ قرآن شریف  
 باقی رہنے والی ایک ایسی آیت ہے کہ جب تک دنیا باقی رہے گی قرآن شریف معدوم نہ ہوگا  
 اللہ تعالیٰ نے اوس کے حفظ کی کفالت فرمائی ہے اور وجوہ اعجاز میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ  
 قرآن شریف ان علوم اور معارف کا جامع ہے جن علوم اور معارف کو کتابوں میں سے کسی

کتاب نے جمع نہیں کیا اور ان علوم اور معارف کا احاطہ کسی نے توڑے کلمات اور محدودہ حروف میں نہیں کیا ہے (قرآن شریف کے کلمات قلیل ہیں اور حروف تعدادی ہیں یہ جمع علوم اور معارف کا احاطہ کئے ہوئے ہے اون وجہ اعجاز میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ قرآن شریف جزالت اور عذوبت کی دونوں صفتوں کا جامع ہے بڑالت اور عذوبت یہ دونوں ایسی متضاد صفتیں ہیں کہ بشر کے کلام میں غالباً جمع نہیں ہوتی ہیں اون وجہ اعجاز میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ قرآن شریف آخر کتاب گردانا گیا ہے اور اپنے غیر سے غنی ہے اور قرآن شریف کے سوا جو قدیم کتابیں ہیں وہ اکثر ایسے بیان کی محتاج ہیں کہ قرآن شریف کی طرف اوس بیان میں رجوع کیا جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (ان هذا القرآن یقیناً علیٰ بنی اسرائیل اکثر الذی ہم فیہ یختلفون)

**قاضی عیاض** نے کہا ہے کہ اول چار وجہیں قرآن شریف کا اعجاز میں متمہدیں ہیں اور باقی وہ ہیں جو قرآن شریف کے خصائص میں ہیں اون کا ذکر آگے آچکا ہے اور قرآن شریف کے خصائص میں سے یہ امر باقی رہ گیا ہے کہ قرآن شریف سات لغات پر نازل ہوا ہے اور قرآن شریف کے خصائص میں سے یہ ہے کہ قرآن شریف متفرق اور پارہ پارہ نازل ہوا ہے اور قرآن کے خصائص میں سے یہ ہے کہ حفظ کے واسطے قرآن میں آسانی ہے اور باقی کتابیں ان تین امور میں قرآن کو خلافت ہیں شیخ جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے کتاب الاتقان میں اول کی دو خصوصیتوں کے بیان میں کلام کو بسط دیا ہے وہ دو خصوصیتیں یہ ہیں کہ قرآن سات لغات پر نازل ہوا ہے اور متفرق پارہ پارہ نازل ہوا ہے اون خصائص کے باب میں جن کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء علیہم السلام سے ممتاز ہیں قرآن کے خصائص کو بیان کروں گا۔

**فصل قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اعجاز قرآن کی جو وجہیں ذکر کی گئی ہیں اون کو جبکہ تم نے پہچان لیا تو تم نے اس امر کو ضرور پہچان لیا کہ قرآن شریف کے معجزات کی تعداد ہزار**

اور دو ہزار یا اس سے اکثر ہین احصائی کی جائے گی اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 قرآن کی ایک سورۃ کے واسطے اہل عرب سے مقابلہ چاہا وہ لوگ اس سورۃ سے عاجز ہو گئے  
 اہل علم نے کہا ہے کہ سورتوں میں زیادہ چوٹی سورۃ انا اعطیناک الکوثر ہے ہر ایک آیت یا زیادہ  
 آیتیں قرآن شریف کی جو اس سورۃ کے حد اور مقدار میں ہین وہ معجزہ ہین پہرہ جان لو کہ  
 اس سورۃ کو تیرہ من نفس آیات معجزات ہین اس طریق پر کہ سابق میں اس کا بیان ہو چکا ہے  
 شیخ جلال الدین سیوطی رحم فرماتے ہین۔ میں یہ کہتا ہوں کہ جس وقت سورہ الکوثر کے کلمات  
 شمار کرو گے تو دس سے بھی کم کلمات پاؤ گے علمائے قرآن شریف کے کلمات کو گنا ہے  
 ستر ہزار نو سو چونتیس کلمات ہین پس وہ مقدار کہ معجزہ ہے شمار میں تقریباً سات ہزار ہوگی  
 اور ان سات ہزار کو آٹھ و ہون میں ضرب دو گے ان آٹھ و ہون میں اول کی دو و ہون اور تو  
 ساتویں اور آٹھویں اور نویں اور دسویں اور گیارہویں اور بارہویں و ہون ہین تو چہین ہزار معجزات ہون گے پہر  
 ان چہین ہزار کے ساتھ اگر وجہ ثالث اور رابع اور خامس اور سادس جملہ وافرہ کے طور پر منضم  
 کر دی جائیں تو معجزات قرآن ساٹھ ہزار کو پہنچیں گے یا ساٹھ ہزار سے اکثر ہون گے اور  
 جو شخص یہ ارادہ کرتا ہے کہ اول دو و ہون کی حیثیت سے معجزات قرآن سے واقف ہو تو وہ  
 ہماری کتاب اتقان کو معاینہ کرے پہر ہماری دوسری کتاب اسرار التفسیر کو غور سے دیکھے  
 وہ شخص وہ شے پائے گا جس سے اس کی پیاس ٹھیک جائے گی اور مجاہد کو اتفاق ہوا ہے کہ  
 بیسے ایک آیت سے انواع بلاغت ایک سو بیس استخراج کئے ہین وہ آیت اللہ تعالیٰ کا یہ  
 قول (واللہ ولی الذین امنوا) آخر آیت تک ہے اور میں نے اس آیت شریفہ کو اپنی تالیف  
 میں جدا طور سے لکھا ہے تم اس کی طرف رجوع کرو اور دیکھو۔

فصل احمد وغیرہ نے عقبہ بن عامر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر قرآن شریف چمڑے میں ہوگا تو اس چمڑے کو آگ نہ جلائے گی اور طبرانی نے اس حدیث کو سہل بن سعد سے اس لفظ سے روایت کیا ہے کہ اس چمڑے کو

آگ میں نہ کرے گی اور طبرانی نے اس حدیث کو عصمت بن مالک کی حدیث سے اس لفظ سے روایت کیا ہے کہ اگر قرآن شریف کسی چڑھے میں جمع کیا جائے گا تو اس کو آگ نہ جلائے گی ابن اثیر نے کتاب (نہایت الغریب) میں کہا ہے کہ بعض علمائے یہ ذکر کیا ہے کہ قرآن شریف کا یہ معجزہ فقط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا۔

## یہ باب ان آیات کے بیان میں ہے کہ وحی کے وقت ظاہر ہوتی تھیں

ابن ابوداؤد نے (کتاب المصاحف) میں ابو جعفر سے روایت کی ہے کہ اسے کہ حضرت جبریل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ راز کی جو باتیں کرتے اور ان کو حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سنتے تھے اور ان کو نہیں دیکھتے تھے۔

احمد اور ترمذی اور نسائی اور حاکم اور بیہقی اور ابونعیم نے جید سند سے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ جبوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی ہے ایسی آواز سنتے تھے جیسے شہد کی کہیوں کی بہن بہنا ہٹ ہوتی ہے اور ایک لفظ میں یہ وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کے پاس شہد کی کہیوں کی بہن بہنا ہٹ سنی جاتی تھی۔

شیخین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ کے پاس وحی کیونکر آتی ہے آپ نے فرمایا کہ کبھی وحی میرے پاس جبرس کی آواز کی شکل آتی ہے اور وہ مجھ پر زیادہ سخت ہوتی ہے اور پھر منقطع ہو جاتی ہے اور جو کچھ مجھ سے فرشتہ کہتا ہے میں اس کو محفوظ رکھتا ہوں اور کبھی وحی اس طور سے آتی ہے کہ فرشتہ ایک مرد کی صورت میں منظر ہو کر میرے پاس آتا ہے اور وہ مجھ سے کلام کرتا ہے وہ جو کچھ مجھ سے کہتا ہے میں اس کو محفوظ رکھتا ہوں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہے کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ سخت جاڑے کے دن میں آپ پر وحی نازل ہوتی ہے اور پھر منقطع ہو جاتی ہے اور آپ کی پیشانی سے پسینا جاری رہتا ہے۔

ابن سعد نے ابوسلمہ سے روایت کی ہے ابوسلمہ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میرے پاس وحی دو طریق پر آتی تھی ایک طریق یہ تھا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس وحی لاتے تھے اور اوس کا القاب محمد پر اس طور سے کرتے تھے جیسے کوئی مرد کسی مرد کو القاب کرتا ہے وہ وحی فوت ہو جاتی تھی اور دوسرے طریق سے وحی جبرس کے آواز کی شکل آتی تھی یہاں تک کہ میرے قلب سے مخالطت کرتی تھی یہ وہ وحی ہے کہ مجھ سے فوت نہیں ہوتی تھی۔

مسلم نے عبادہ ابن الصامت سے روایت کی ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ پر اس سے سختی ہوتی تھی اور چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہو جاتا تھا۔ ابو نعیم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ نقل پاتے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (انا سلقی علیک قولاً ثقیلاً) قول ثقیل اسی وحی سے مراد ہے۔

ابو نعیم نے زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو اسکی وجہ سے آپ کے جسم مبارک پر گرانی ہو جاتی تھی اور آپ کی پیشانی مبارک سے پسینا بھٹتا تھا اگرچہ وحی سردی کے موسم میں نازل ہوتی گویا پسینے کے قطرے چھوٹے چھوٹے موتی ہوتے تھے۔

طبرانی نے زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی لکھتا تھا جس وقت آپ پر وحی نازل ہوتی تو آپ کو شدید تپ کی سختی ہوتی تھی اور آپ کو نہایت درجہ پسینا آتا تھا اور اوس کے قبلے چھوٹے چھوٹے موتیوں کی شکل ہوتے تھے پھر وہ حالت بدل جاتی تھی اور میں وحی کو لکھتا اور آپ مجھ سے اوس کا اظہار فرماتے تھے میں وحی کے لکھنے سے ابھی فارغ نہیں ہوتا یہاں تک کہ قرآن شریف کے نقل سے میرے پاؤں کی یہ حالت ہو جاتی کہ وہ ٹوٹ جاتے اور میں اس حالت سے میں اپنے دل میں کہتا کہ میں

اپنے پاؤں سے کبھی چل نہ سکون گا۔

احمد نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو لوگ اس امر کو آپ کے جسم مبارک کے پوست کے متغیر ہونے سے پہچان لیتے تھے۔

ابو نعیم نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جب یہ وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو اوس کے سبب سے آپ کا چہرہ مبارک اور آپ کا جسم شریف متغیر اللون ہو جاتا اور آپ کے اصحاب آپ کے رنگ جاتے اور اونہیں سے کوئی شخص آپ سے اوس وقت کلام نہیں کرتا تھا۔

احمد اور طبرانی اور ابو نعیم نے ابن عمرو سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا آپ کو وحی محسوس ہوتی ہے آپ نے فرمایا بیشک محسوس ہوتی ہے میں آواز سنتا ہوں اوس وقت میں استقلال اختیار کرتا ہوں کوئی مرتبہ وحی نازل نہیں ہوتی مگر میں یہ گمان کرتا ہوں کہ اوس سے میری روح قبض ہو جائیگی۔

ابو نعیم نے فلتان بن عاصم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جس وقت وحی نازل کی جاتی تو آپ کی نگاہ اور آپ کی دونوں آنکھیں گہلی رہتی تھیں اور جو شے اللہ تعالیٰ کی جانب سے آتی اوس کے واسطے آپ کے کان اور آپ کا دل فارغ رہتا تھا (یعنی آپ کسی کی بات اوس وقت نہیں سنتے تھے اور کسی شے کا خیال آپ کے قلب مبارک میں نہیں رہتا تھا)

شیخین اور ابو نعیم نے یعلیٰ بن امیہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایسے حال میں نظر کی کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی اور آپ کے خراٹے اونٹ کے خراٹوں کی مثل تھے اور آپ کی دونوں آنکھیں اور پیشانی سرخ تھیں۔

ابن سعد نے ابو اروی الدوسی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے وحی کو دیکھا ہے

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہو رہی تھی اور آپ اپنے شتر پر سوار تھے وہ شتر بلبلا رہا تھا اور اوس کی کلائیئیں دوہری ہو جاتی تھیں میں نے یہ دیکھ کر گمان کیا کہ اونٹ کی کلائیائیں ٹوٹ جائیں گی وہ اونٹ اکثر بار بیٹھ گیا اور اکثر بار ایسے حال میں کھڑا ہوا کہ وحی کے ثقل کی وجہ سے اپنے دونوں ہاتھوں کو میخ کی طرح تان دیتا تھا یہاں تک کہ وحی کی حالت آپ سے کھل گئی اور آپ سے پسینا موتی کی مثل بہ رہا تھا۔

احمد اور بیہقی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی نازل کی جاتی آپ اپنی اڑنی پر سوار رہتے تھے آپ کی طرف وحی جو بھیجی جاتی اوس کے ثقل سے اونٹنی اپنی گردن کو زمین پر رکھ دیتی اور سردی کے دن میں آپ کی پیشانی مبارک سے پسینا بہتا تھا جسوقت آپ کی طرف وحی بھیجی جاتی تھی۔

ابن سعد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ اسے کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ اپنے سر مبارک کو ڈھانپ لیتے تھے اور آپ کے چہرہ مبارک میں تغیر پیدا ہو جاتا تھا اور آپ اپنے آگے کے دانتوں میں سردی پاتے تھے اور آپ کو پسینا آ جاتا یہاں تک کہ آپ سے پسینا موتیوں کی مثل بہتا تھا۔

طبرانی نے اسبابت عیس سے روایت کی ہے کہ اسے کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی قریب ہوتا کہ آپ بیہوش ہو جاوین۔

احمد اور طبرانی اور بیہقی نے (کتاب الشعب) میں اور ابو نعیم نے اسبابت زید سے روایت کی ہے کہ اسے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناقہ کی مہار کپڑے ہوئی تھی جسوقت سورۃ مائدہ آپ پر نازل کی گئی قریب تھا کہ اوس اونٹنی کا بازو سورۃ کے بوجہ سے ٹوٹ جائے۔ ابو نعیم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی آپ کے سر مبارک میں درد پیدا ہو جاتا آپ اپنے سر مبارک پر ہندی لگاتے تھے۔

ابن سعد نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی نازل کی جاتی تو ایک ساعت تک اوس وحی کا غلبہ آپ پر ایسا ہوتا تھا جیسے نشہ والے پر نشہ کا غلبہ ہوتا ہے۔

مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی کی جاتی ہم گوگون میں سے کسی کیہ طاقت نہوتی تھی کہ آپ کی طرف نگاہ اوٹھا کر دیکھتا یہاں تک کہ وحی گزر جاتی تھی۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ جبریل علیہ السلام جس صورت پر پیدا کئے گئے ہیں آپ نے اُن کو اوس صورت پر دیکھا ہے

احمد اور ابن ابوجاتم نے اور ابوالشیخ نے (کتاب العظمت) میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو اُن کی اصلی صورت میں نہیں دیکھا ہے مگر دوبار ایک بار آپ نے یوں دیکھا کہ آپ نے جبریل ع سے یہ سوال کیا کہ اپنے آپ کو دکھاؤ جبریل علیہ السلام نے اپنی اصلی صورت آپ کو دکھائی جبریل علیہ السلام اتنے عظیم تھے کہ آسمان کے افق کو گمبہ لیا تھا اور دوسری باریوں دیکھا کہ آپ شب معراج میں تشریف لے گئے اور آپ نے اُن کو سدۃ المنتہی کے پاس اصلی صورت میں دیکھا۔

احمد نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام کو اُن کی صورت اصلی پر دیکھا ہے جبریل علیہ السلام کے چہرہ سوا بازو تھے اُن بازوؤں میں سے ہر ایک بازو ایسا تھا کہ اوس نے افق کو گمبہ لیا تھا اور اُن کے بازو سودہ مختلف رنگ کی چیزیں اور موتی اور یاقوت جڑتے تھے جبکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔



احمد اور طبرانی نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ اسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے یہ سوال کیا کہ وہ اپنی اصلی صورت میں آپ کو دکھلا دیں حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ سے کہا کہ اپنے رب سے دعا فرمائیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے استدعا کی مشرق کی جانب سے ایسی سیاحی آپ پر ظاہر ہوئی کہ بلند ہوتی اور منتشر ہوتی جاتی تھی۔

شیخین نے حضرت عائشہ رضی سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو اون کی اوس صورت میں جس صورت پر وہ پیدا کئے گئے ہیں نہیں دیکھا مگر دوبار ایسے حال میں آپ نے اون کو دیکھا ہے کہ وہ آسمان سے زمین کی طرف اتر رہے تھے اونکی خلقت عظیم نے آسمان اور زمین کو گھیر لیا تھا۔

احمد نے حضرت عائشہ رضی سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جبریل علیہ السلام کو ایسے حال میں دیکھا ہے کہ وہ آسمان سے اتر رہے تھے آسمان اور زمین اون سے بھر گیا تھا اور اون کے جسم پر سندس کے کپڑے تھے اون میں موتی اور یاقوت لٹک رہے تھے۔

ابوالشیخ نے کتاب العظیمہ میں حضرت عائشہ رضی سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے فرمایا کہ میں اس امر کو دوست رکھتا ہوں کہ آپ کو آپ کی صورت اصلی میں دیکھوں جبریل علیہ السلام نے اپنے بازوؤں میں سے ایک بازو کو پھیلا یا کہ اونے افق آسمان کو گھیر لیا یہاں تک کہ آسمان سے کچھ نہیں دیکھتا تھا۔

ابوالشیخ نے ابن عباس رضی سے ابن عباس رضی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ میں نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا ہے اون کے چہرہ سو بازو موتی کے تھے اونہوں نے اون بازوؤں کو طائر سون کے پروں کی مثل پھیلا یا تھا۔

ابوالشیخ نے ابن مسعود رضی سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

حضرت جبریل علیہ السلام کو سبز حلیہ میں دیکھا ہے وہ اتنے عظیم الخلق تھے کہ آسمان اور زمین بھر گئے تھے۔

ابوالشیخ اور ابن مردویہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو ایسے حال میں دیکھا ہے کہ اون کے دونوں پاؤں سدرہ پرمعلق تھے اور سدرہ پرایسے طور سے موتی تھے جیسے بقولات پر ہند کے قطرے ہوتے ہیں۔

ابوالشیخ نے شرح بن عییدہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت آسمان پر تشریف لے گئے جبریل علیہ السلام کو اون کی خلقت اصلی پر دیکھا اون کے بازوؤں میں زبرجد اور موتی اور یا قوت پڑے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو یہ نظر آیا کہ جبریل علیہ السلام کی دونوں آنکھوں کے درمیان جو فاصلہ ہے اسے افق آسمان کو گویا دیکھا ہے اور اس سے پہلے میں جبریل علیہ السلام کو مختلف صورتوں میں دیکھا کرتا تھا اور اکثر دیکھنے کا اتفاق جو ہوتا تو میں جبریل علیہ السلام کو وحیۃ الکلبی کی صورت میں دیکھا کرتا تھا اور کبھی میں اون کو ایسے طور سے دیکھا کرتا تھا جیسے کوئی مرد اپنے ہم صحبت کو چپنی کی اوس طرف دیکھتا ہو۔ ابن سعد اور نسائی نے صحیح سند سے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ اس نے کہ جبریل علیہ السلام وحیۃ الکلبی کی صورت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتے تھے۔

طبرانی نے انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس وحیۃ الکلبی کی صورت میں آتے تھے وحیۃ الکلبی ایک جمیل مرد تھے۔

عجلی نے اپنی تاریخ میں عوانہ بن الحکم سے روایت کی ہے کہ اس نے کہ اس نے وہ شخص جو کہ جبریل علیہ السلام اس کی صورت میں نازل ہوتے تھے۔



یہ اُن خصائص و معجزات کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
مبعوث ہونے اور ہجرت کے درمیان مکہ میں واقع ہوئی کہیں  
یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درخت کو کرا آیا تھا

ابن ابوشیبہ اور ابو یعلیٰ اور دارمی اور بیہقی اور ابو نعیم نے عیش کے طریق سے ابو سفیان  
سے ابو سفیان نے انس رضی سے روایت کی ہے کہ اسے کہ جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پاس ایسے حال میں آئے کہ آپ کہہ سے باہر گئے ہوئے تھے اہل مکہ نے آپ کو خون آلود  
کر دیا تھا مالک نے کہا کہ آپ نے جبریل سے فرمایا کہ اون لوگوں نے مجھ کو خون آلود کر دیا ہے  
اور جو کچھ آپ کے ساتھ اہل مکہ نے کیا تھا آپ نے جبریل سے کہا جبریل علیہ السلام نے  
آپ سے پوچھا کیا آپ ارادہ کرتے ہیں کہ میں آپ کو کوئی آیت دکھلاؤں آپ نے فرمایا ہاں  
دکھلاؤ جبریل نے کہا کہ اوس درخت کو آپ بلاؤ آپ نے درخت کو بلایا وہ درخت زمین پر  
چلتا ہوا آیا اور آپ کے روبرو کھڑا ہو گیا جبریل نے آپ سے کہا کہ آپ اس درخت کو امر  
کرو تاکہ پلٹ جائے آپ نے اوس درخت سے فرمایا اپنی جائے پلٹ جاوہ درخت اپنی  
جائے پلٹ کر چلا گیا آپ نے فرمایا مجھ کو یہ کافی ہے۔

بیہقی نے حسن سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی بعض  
گھاٹیوں کی طرف تشریف لے گئے آپ کی قوم نے آپ کی تکذیب کی تھی اوس سے آپ  
اوس قدر غمگین تھے جس قدر اللہ تعالیٰ نے چاہا تھا آپ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی اے  
رب مجھ کو وہ شے دکھا جس سے مجھ کو اطمینان ہو اور میرا غم چلا جائے اللہ تعالیٰ نے آپ  
کی طرف یہ وحی بھیجی کہ اِس درخت کی شاخوں میں سے جس شاخ کو آپ چاہیں بُلائیں آپ  
نے ایک شاخ کو بلایا وہ شاخ اپنی جگہ سے جدا ہو گئی اور اِس طور پر چل رہی تھی کہ اوسکی

زقار سے زمین میں شق پیدا ہوتا تھا وہ شاخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس شاخ سے فرمایا کہ اپنی جاے پر پلٹ جاوہ شاخ پلٹ گئی اور اوس نے زمین میں شق پیدا کر دیا اور جیسے پہلے تھی پھر درخت میں مل گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور آپ کا نفس مبارک خوش ہو گیا اور آپ پلٹ کر اپنے مکان کو آ گئے۔

ابن سعد اور ابو یعلیٰ اور بزار اور بیہقی اور ابو نعیم نے سند حسن سے حضرت عمر ابن الخطاب رضی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام حجون میں غمگین تھے اسکا سبب یہ تھا کہ مشرکین نے آپ کو ایذا دی تھی آپ نے دعا مانگی اے میرے اللہ آج کے دن تو مجھ کو کوئی ایسی آیت دکلا کہ اس کے بعد جو شخص میری تکذیب کرے میں اوس کی پرواہ نہ کروں آپ کو امر کیا گیا آپ نے ایک درخت کو جنگل کی جانب سے بلایا وہ اس طور پر آیا کہ زمین کو چیرنے کے طور پر چیرتا تھا یہاں تک کہ وہ درخت اگر آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور آپ کو سلام کیا پھر آپ نے اوس کو امر کیا وہ درخت اپنی جگہ کی طرف پلٹ کر چلا گیا آپ نے فرمایا کہ میری قوم میں سے جو شخص اس کے بعد میری تکذیب کرے گا میں پرواہ نہ کروں گا اور ایک نسخہ میں یوں ہے کہ آپ نے دعا کی اے میرے اللہ تعالیٰ مجھ کو کوئی آیت دکلا حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا جس درخت کو آپ چاہیں بلائیں درختوں میں سے آپ نے ایک درخت کو بلایا وہ آیا یہاں تک کہ آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا اسکے بعد اوپر کی حدیث کی مثل آخر حدیث میں ہے کہ تکذیب کرنے والے کی پرواہ نہ کرونگا ابو نعیم نے جابر سے روایت کی ہے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہونچائی جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور آپ کو ایسے صحرا کے کنارہ کی طرف لے گئے جس میں بہت سے درخت تھے اور آپ سے کہا کہ جس درخت کو آپ چاہیں بلائیں آپ نے ان درختوں میں سے ایک درخت کو بلایا وہ آپ کے سامنے سے آیا اور آپ کے روبرو کھڑا ہو گیا جبریل علیہ السلام نے آپ سے کہا کہ تحقیق آپ حق پر ہیں۔

## یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نوع عمر بکری کا دودھ دوا تھا

طیالسی اور ابن سعد اور ابن ابی شیبہ اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابن مسعود رضی سے روایت کی ہے کہ اسے کہ میں ایسا لڑکا تھا کہ قریب بلوغ کے تھا اور عقبہ ابن ابی معیط کی بکریان مکہ میں چراتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی مشرکین سے بہاگ کو میرے پاس آئے آپ نے اور حضرت ابو بکر صدیقؓ نے مجھ سے پوچھا اے لڑکے کیا تیرے پاس دودھ ہے تو ہکو پلائیگا میں نے کہا کہ میں امانت دار ہوں آپ نے اور حضرت ابو بکر صدیقؓ نے مجھ سے پوچھا کیا تیرے پاس کوئی ایسی نئی عمر والی بکری ہے کہ نہڑے جس سے اب تک جفتی نہیں کی ہے میں نے کہا ہاں ہے میں اس بکری کو دونوں حضرات کے پاس لایا حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اس کو باندھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے تھنوں کو کپڑا اور اون کو سننے لگے اور دعا کی سو اس کے تھن دودھ سے بہر گئے حضرت ابو بکر صدیقؓ آپ کے پاس ایک ایسا پتھر لائے جس میں گڑھا تھا آپ نے اس پتھر میں دودھ دوا پھر آپ نے اور حضرت ابو بکر صدیقؓ نے دودھ پیا اور مجھ کو پلایا پھر آپ نے بکری کے تھنوں سے فرمایا سکر جاؤ وہ سکر گئے اور جیسے پہلے تھے ویسے ہی ہو گئے۔

## یہ باب خالد بن سعید بن العاص کے خواب کی کہنے کا بیان میں ہے

ابن سعد اور بیہقی نے محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان سے روایت کی ہے کہ خالد بن سعید بن العاص کا اسلام قدیمی تھا اور خالد اپنے اون بہائیوں میں اول تھے جو اسلام لائے تھے اور خالد کے اسلام کی ابتدا یہ تھی کہ خالد نے خواب میں دیکھا کہ میں دوزخ کے کنارہ

کہہ کر آیا گیا ہوں اور خالد نے دوزخ کی اتنی وسعت کو بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ اوس کو جانتا ہے اور خواب میں خالد نے دیکھا کہ اون کا باپ اون کو دوزخ میں ڈھکیلتا ہے اور یہ دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالد کے دونوں کو لے کر پڑے ہوئے ہیں تاکہ دوزخ میں نہ گرے خالد اپنے خواب سے ڈر گئے اور کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ حلف کرتا ہوں کہ یہ رویہ حق ہے خالد حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور اس خواب کو حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خالد سے کہا کہ میں تمہارے ساتھ خیر کا راہہ کرتا ہوں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں تم آپ کا اتباع کرو خالد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے پوچھا اے محمد صلعم آپ کس چیز کی طرف بلاتے ہیں آپ نے فرمایا میں اوس اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں کہ وہ ایک ہے اوس کا کوئی شریک نہیں ہے اور محمد اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اوس کا رسول ہے توجہ تہیرون کی عبادت کرتا ہے اوس کو چوڑے کہ وہ نہ سنتے ہیں اور نہ دیکھتے ہیں اور نہ ضرر پہنچا سکتے ہیں اور نہ نفع اور وہ یہ نہیں جانتے ہیں کہ اون کی عبادت کرنے والے کون ہیں اور عبادت نہ کرنے والے کون ہیں یہ سن کر خالد مسلمان ہو گئے اور اون کے باپ کو اسلام کی خبر کی گئی اون کے باپ نے کیسے اون کے ڈھونڈنے کے واسطے بھیجا اور اون کو زجر کیا اور مارا اور کہا واللہ میں تیرا قوت موقوف کر دوں گا خالد نے اپنے باپ سے کہا اگر تم میرا قوت موقوف کر دو گے تو مضایقہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ مجھ کو اتنا رزق دے گا کہ میں اپنی زندگی اوس سے بسر کر لوں گا۔

ابن سعد نے صالح بن کیسان سے روایت کی ہے کہ خالد بن سعید نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے قبل خواب میں ایسی تاریکی دیکھی کہ اس نے مکہ معظمہ کو ڈھانپ لیا تھا میں نہ پہاڑ کو دیکھتا تھا اور نہ زم زم کو پہر میں نے ایک ایسا نور دیکھا کہ وہ نور چراغ کی ضو کی مثل زم زم سے نکلا جس وقت وہ بلند ہوا عظیم ہوتا جاتا تھا وہ بلند ہوا یہاں تک کہ وہ نہایت بلند ہو گیا جبرشے کہ مجھ کو اول بار روشن نظر آئی وہ

میت اللہ تھا پہر ضو اتنی عظیم ہو گئی کہ کوئی نرم زمین اور کوئی پہاڑ باقی نہ رہا مگر زمین اوسکو دیکھتا تھا  
پہر وہ نور آسمان میں بلند ہوا پہر وہ نور نیچے اتر ایسا تک کہ شرب کے وہ نخل مجہد پر روشن  
ہو گئے کہ ان میں بسر تھے (یعنی خام کجیدین تھیں ابھی پختہ نہیں ہوئی تھیں) اور میں نے  
سنا کہ ایک کہنے والا اوس ضو میں یہ کہتا تھا سبحانہ سبحانہ ثمت الکلمۃ وہلک ابن مار و ہضبتہ

الحصا میں اور ج والا کہ سعدت ہذہ الامۃ جابر بنی الامیین وبلغ الکتاب اجلہ کذبہ ذہ لقرتہ  
تعذب مرتین تو ب فی الثالثۃ ثلث بقیت ثنتان بالمشرق وواحدۃ بالمغرب پاک ہے  
وہ پاک ہے وہ کلمہ پورا ہو گیا اور ابن مار و ہضبتہ الحصا میں اور ج اور اکمہ کے درمیان ہلاک  
ہو گیا یہ امت سعید ہو گئی نبی امیوں کا آیا اور کتاب اپنی مدت کو پہنچ گئی اوس نبی کی تکذیب  
اس قریہ کے لوگوں نے کی اس قریہ کے لوگوں کو دو بار عذاب دیا جائے گا اور تیسری بار اس  
قریہ کے لوگ تو بہ کرین گے وہ میں عذاب باقی رہ گئے ہیں دو عذاب مشرق میں ہوں گے  
اور ایک عذاب مغرب میں۔ خالد نے اس قصہ کو اپنے بھائی عمرو بن سعید سے بیان کیا اس  
نے سن کر کہا کہ تم نے عجیب امر دیکھا ہے اور میں گمان کرتا ہوں کہ یہ امر نبی مطلب میں ہوگا  
اس لئے کہ تم نے دیکھا ہے کہ نور زمزم سے نکلا ہے اور اسی حدیث کی روایت دارقطنی نے  
(افراد) میں اور ابن عساکر نے واقدی کے طریق سے کی ہے کہا ہے کہ مجہد سے اسمعیل بن  
ابراہیم ابن عقبہ نے اپنے چچا موسیٰ بن عقبہ سے حدیث کی ہے انہوں نے کہا ہے کہ یحزام  
خالد بنت خالد بن سعید بن العاص سے سنا ہے وہ کہتی تھیں اور اس حدیث کو ذکر کیا اس روایت  
میں اس حدیث کے آخر یہ ہے کہ خالد نے کہا کہ یہ امر اوس قسم سے ہے کہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ  
نے مجہد کو اوس کے سبب سے اسلام کی ہدایت کی ہے ام خالد نے کہا کہ جو شخص اول مسلمان  
ہوا وہ میرا باپ ہے اور پہلے اسلام لانا اون کا یون ہوا کہ میرے باپ نے اپنے خواب کو رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے شکر فرمایا اے خالد واللہ وہ نور میں ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کا  
رسول ہوں پس خالد مسلمان ہو گئے۔

## یہ باب سعد بن وقاص کے خواب کیسے کہیا نہیں ہے

ابن ابی الدنیا اور ابن عساکر نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کی ہے سعد فرماتے کہا کہ تین سال قبل اس کے کہ میں مسلمان ہو جاؤں میں نے خواب میں دیکھا گویا میں ایسی تاریکی میں ہوں کہ میں کسی شے کو نہیں دیکھتا تھا پر مجھ کو ایک چاند روشن نظر آیا میں اس کے پیچھے گیا گویا میں اُن کو گون کو دیکھ رہا تھا جو کہ اس چاند کی طرف مجھ سے آگے جا رہے تھے میں زید بن حارثہ اور حضرت علیؑ اور حضرت ابوبکر الصدیقؓ کی طرف دیکھ رہا تھا اور گویا میں ان صاحبوں سے پوچھ رہا تھا کہ تم لوگ اس طرف کب آئے ہو ان صاحبوں نے مجھ کو جواب دیا کہ ہم اسی گٹری آئے ہیں پر مجھ کو یہ خبر ہو چکی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کی طرف پوشیدہ ہلاتے ہیں میں نے آپؐ کے احیاء کی گامیوں میں ملاقات کی میں نے آپؐ کو چاہا آپؐ کس چیز کی طرف ہلاتے ہیں آپؐ نے مجھے فرمایا تشہد ان لا الہ الا اللہ والی رسول اللہ میں نے اسکی شہادت دی کہ کوئی معبود نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ اور آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس معجزہ میں ہے کہ آپؐ نے ایک بڑے پیالہ میں اپنی قوم کے چالیس آدمیوں کو کھانا کھلایا وہ سیر ہو گئے

ابن اسحاق نے اور بیہقی نے اپنے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھ سے اس شخص نے حدیث کی ہے جس نے عبد اللہ بن الحارث بن نوفل سے سنا ہے اور عبد اللہ نے ابن عباسؓ سے اور انہوں نے حضرت علیؑ ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت شریفہ وانذر عشیرتک الاقرین نازل ہوئی تو آپؐ نے فرمایا اے علیؑ بکری کے پاس اور ایک صاع غلہ لیکر تم کھانا تیار کرو اور ایک بڑا پیالہ دودھ کا ہمارے واسطے میاں کو پہنچی عبد المطلب کو جمع کر دینے آپ کے ارشاد کے موافق سب تیار کیا اور



بنی عبدالمطلب جمع ہوئے بنی عبدالمطلب اوسدن چالیس مرد تھے یا چالیس پراکیتے یادہ  
ہو گیا ایک کم ہو گا اون میں آپ کے چچا ابوطالب اور حمزہ اور عباس تھے اور ابولہب تھا میں کہانی  
کا وہ بڑا پیالہ اون کے آگے لے گیا آپ نے اوس پیالہ میں سے گوشت کا ایک لمبا ٹکڑا لیا اور  
اپنے دندان مبارک سے اوس کو چیرا اور اوس کو پیالہ کے اطراف میں ڈال دیا اور آپ نے اوسے  
فرمایا بسم اللہ کھاؤ لوگوں نے کہا نا کھایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے ہم نہیں دیکھتے تھے مگر ان لوگوں  
کی انگلیوں کے نشان (یعنی جب اونہوں نے کھانا کھایا اور وہ سیر ہو گئے پیالہ میں اتنا کھانا  
باقی رہ گیا تھا کہ اوسکے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ فقط انگلیوں کے نشان لگے ہیں کھانا ویسے  
ہی علی حالہ ہے) اور وہ کھانا واللہ اتنا تھا کہ اگر اون میں کا ایک مرد ہوتا تو اوس کی مثل کھا جاتا  
پھر آپ نے فرمایا اے علی تم ان لوگوں کو دودھ پلاؤ جس پیالہ میں دودھ تھا اور اوس پیالہ کو میں ان  
کے پاس لے گیا اونہوں نے اوس دودھ میں سے پیایا یہاں تک کہ وہ سب سیراب ہو گئے  
خدا کی قسم ہے اگر ایک مرد اون میں کا ہوتا تو اوس دودھ کی مثل تنہا پی جاتا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اون لوگوں سے یہ ارادہ کیا کہ کلام کریں تو ابولہب نے کلام کرنے میں ابتدا کی اور  
اون لوگوں سے کہا کہ تمہارے صاحب نے تم پر جادو کیا ہے یہ سن کر وہ سب لوگ متفرق ہو گئے  
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے کلام نہیں کیا جبکہ دوسرا دن تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا اے علی کل کے دن کی مثل کھانا اور پینا تیار کرو میں نے تیار کیا پھر میں نے اون لوگوں کو آپ  
کے واسطے جمع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسے گزشتہ دن کیا تھا ویسے ہی کیا اون  
سب لوگوں نے کھانا کھایا اور دودھ پیایا یہاں تک کہ وہ سب سیر ہو گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا اے بنی عبدالمطلب واللہ سب میں سے میں کسی نوجوان کو نہیں جانتا ہوں  
کہ جو شے میں تمہارے واسطے لایا ہوں وہ جوان اوس سے افضل اپنی قوم کے واسطے لایا ہو  
میں تمہارے واسطے دنیا اور آخرت کے امر کو لایا ہوں۔ ابو نعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے  
عبد الغفار بن القاسم سے اونہوں نے مہال بن عمرو سے اور اونہوں نے عبد اللہ بن الحارث

بن نوفل سے اس حدیث کی روایت کی ہے۔

ابن سعد نے تافع کے طریق سے سالم سے اونہون نے حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا اُنہوں نے آپ کے لئے کھانا تیار کیا پہر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ بنی مطلب کو میرے پاس دعوت دو مینے چالیس مردوں کو دعوت دی جب وہ لوگ آگئے تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ تم اپنا کھانا لاؤ مین اُن کے پاس اوس قدر سرید لایا کہ اگر اونہین کا ایک آدمی ہوتا تو اُسکی مثل کہا جاتا سب آدمیوں نے اوس خرید مین سے کھایا بیان تک کہ وہ کھانے سے رگ ہر پہر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اُن کو دودھ پلاؤ مینے اُن کو اوس برتن سے دودھ پلایا جو ایک آدمی کی سیرابی اُن لوگوں مین سے ہوتی اُن سب نے اوس دودھ مین سے پایا بیان تک کہ پینے سے ہٹ گئے ابوالب نے لوگوں سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق سحر کیا ہے یہ سن کر سب لوگ چلے گئے اور اُن کو آپ نے دعوت نہین دی کچھ دنوں وہ لوگ ٹھیرے رہے پہر آپ نے اُن لوگوں کے واسطے پہلے کھانے کی مثل کپوایا پہر مجھ کو امر کیا مینے سب کو جمع کیا سب نے کھانا کھایا پہر آپ نے اُن سے فرمایا کہ جس امر مین ہوں اوس پر کون شخص مجھ کو مدد دے سکتا ہے مینے عرض کی یا رسول اللہ مین مدد دے سکتا ہوں اور مین اُن لوگوں مین کم سن تھا اور سب لوگ چپ رہے پہر اونہوں نے کہا اے ابوطالب کیا تم اپنے بیٹے کو نہین دیکھتے ہو وہ کیا کہتا ہے ابوطالب نے کہا اے ابوطالب کیا تم اپنے ہرگز تقصیر نہ کرے گا۔ اور ابو نعیم نے اس حدیث کی مثل ربیعہ بن ناجد کے طریق سے حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے اور مسیقہ العبدی کے طریق سے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے اور اس روایت مین یہ لفظ ہے کہ ایک مدخلہ تھا اور اوپر کی حدیث مین ایک صاع غلہ وارد ہوا ہے۔ ابو نعیم نے اعش کے طریق سے مہمال بن عمرو سے اُنہوں نے عباد بن عبد اللہ سے اور اونہوں نے حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے۔

الاقربین نازل ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل بیت میں سے چالیس آدمیوں کو دعوت دی اون میں سے ہر ایک مرد ایک فرق دودھ پینے والا اور ایک جوان بکری کھانے والا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے سامنے بکری کے پاس رکھے اونہوں نے کہا نا کما یا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے پھر میں ایک پیالہ دودھ کالایا اون سب نے دودھ پیا یہاں تک کہ وہ سب سیراب ہو گئے ابو سب نے کہا جیسا سحر سمجھنے آج کے دن دیکھا ہے کبھی نہیں دیکھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی جو کما تا تم نے پکوا یا تھا اوس کی مثل کل کے دن پکوا جو کما نا پکوا گیا اور آدمیوں نے جیسے پہلی بار کما یا تھا ویسے ہی کما یا اور جیسے پہلی بار دودھ پیا تھا ویسے ہی دودھ پیا پھر آپ نے اون کے روبرو جو امر کی پیش کیا وہ پیش کیا۔

ابونعیم نے بن اسحاق کے طریق سے براہ ابن عازب سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ یہ آیت وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آل عبدالمطلب کو جمع کیا وہ لوگ اوس دن چالیس مرد تھے اون میں سے وہ لوگ تھے کہ ایک جوان بکری کھا لیتا تھے اور بڑا قدح دودھ کا پی لیتے تھے آپ نے حضرت علیؓ کو گرم اللہ وجہ سے بکری کے پانیوں کے واسطے فرمایا حضرت علیؓ نے اون کو پکوا یا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے آپ نے اون میں سے ایک ٹکڑا لیا اور اوس میں سے کما یا اور پھر اوس ٹکڑے میں سے پیالہ کے اطراف کھانے میں ڈال دیا پھر آپ نے فرمایا کہ دس آدمی کھانے کے قریب آجا دیں قوم کے دس مرد قریب آئے اور کما نا کما یا یہاں تک کہ کما کر اوٹھ گئے پھر دودھ کی قعب منگائی اور آپ نے اوس میں سے ایک گھونٹ پیا اور اون کو دے دیا اور فرمایا بسم اللہ پو سب نے وہ دودھ پی لیا اور سب سیراب ہو گئے ابو سب نے کما کر ایں مرد کی مثل تم کو کون کو کسی نے سحر نہیں کیا پھر دوسرے دن اون کو مثل اوس کما سے اور دودھ کے واسطے دعوت دی پھر اون کے آپ نے کلام کی ابتدا کی۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت زمین و آسمان پر نکلا

ابن سعد نے کہا کہ اسحاق بن یوسف الارزق نے ہیکو خبر دی اور اسحاق سے عبد اللہ بن عوف نے اور اون سے عمر بن سعید نے یہ حدیث کی ہے کہ ابو طالب نے کہا کہ میں مقام ذی الحجاز میں اپنے بھتیجے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جبکہ تشنگی معلوم ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی اور میں نے کہا اے بھتیجے میں پیاسا ہوں اور میں نے آپ سے اپنی تشنگی کو نہیں کہا اور میں گمان کرتا تھا کہ آپ کے پاس کوئی شے ہے مگر ایک جسرع ابو طالب نے کہا کہ آپ نے اپنے پاؤں کو پھیرا ہر آپ اونٹ پر سے اترے اور مجھ سے پوچھا اے چچا کیا آپ پیاسے ہو گئے ہیں کہا ہاں پیاسا ہوں آپ اپنے پیچے زمین کی طرف جھکے لے لے لے پانی موجود دیکھا آپ نے فرمایا اے چچا پانی پو ابو طالب نے کہا میں نے پانی پیاسا حدیث کی روایت ابن عساکر نے کی ہے اور اس حدیث کا دوسرا طریق ہے خطیب اور ابن عساکر نے ابن جریر الطبری کے طریق سے یوں روایت کی ہے ہبے سفیان بن وکیع نے اون سے اور ہر بن سعد السمان نے اون سے ابن عوف نے عمرو بن سعید سے روایت کی ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طالب کی شفا کے واسطے دعا مانگی تھی

ابن عدی اور بیہقی اور ابو نعیم نے ہشیم بن حماد کے طریق سے ثابت سے ثابت نے انس رض سے یہ روایت کی ہے کہ ابو طالب بیمار ہو گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کی عیادت کی ابو طالب نے کہا اے بھتیجے جس رب کی تو عبادت کرتا ہے اوس سے تو دعا کر کہ وہ مجھ کو عافیت دے آپ نے فرمایا اللھم اشف عمی ابو طالب اسی وقت وہ کھڑے ہو گئے گویا رسی میں بند ہے تھے اوس سے کھل گئے اور آپ سے ابو طالب نے کہا اے بھتیجے جس رب کی تو عبادت کرتا ہے

وہ تیرا مطیع ہے آپ نے فرمایا ہے چچا اگر تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو گے اللہ تعالیٰ ضرور تمہاری اعانت کرے گا اس حدیث کے روایت کرنے میں شیخ متفرد ہے اور شیخ ضعیف الروایت ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ ابو طالب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پانی کے لئے دعا مانگی تھی

ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں جلیعہ بن عرفطہ سے روایت کی ہے کہ میں مسجد حرام کو گیا ایک بیٹے قریش کو دیکھا اون کا شور و غوغا بلند ہو رہا تھا پانی مانگ رہے تھے اون میں سے ایک کھنے والا یہ کہتا تھا کہ کلات اور عزیٰ کا ارادہ کرو اور اوس سے پانی مانگو اور اون میں سے دوسرا کھنے والا یہ کہہ رہا تھا کہ منات جو تیسرا بت ہے اوس کی طرف قصد کرو اور اوس سے پانی مانگو اور اون میں سے ایک بڑے فخر و صاحب جمال خوبصورت جیدہ اے اے نے کہا کیوں ایسی ضعیف رائے دیجیے ہو تم لوگوں میں ابراہیم علیہ السلام کے باقیات میں سے اور سلالم اسمعیل علیہ السلام موجود ہے اس بڑے سے لوگوں نے پوچھا گویا تیری مراد ابو طالب ہیں اون سے مدد لینے کو کہتا ہے اوس بڑے نے کہا ہاں یہ سن کر سب لوگ کھڑے ہو گئے اور ان کے ساتھ میں ہی اوٹھا ہم نے ابو طالب کے دروازہ پر دستک دی ہماری طرف ایک خوب مرد نکلا اور اوس کے جسم پر زرد تہمت تھا جسکو اوس نے ہار کے طور پر اپنے گلے میں ڈال لیا تھا سب لوگ اوس مرد کے پاس گئے اور اوس سے کہا اے ابو طالب جنگل قحط ناک ہو گیا اور عیال قحط زدہ ہو گئے استسقا کے واسطے آؤ ابو طالب نے کہا زوال آفتاب اور ہوا چلتی تک ٹھیر و جبکہ آفتاب کو زوال ہوا تو ابو طالب نکلے اور ان کے ساتھ ایک لڑکا تھا گویا وہ تائیک کی آفتاب تھا سیاہ ابراہیم سے ہٹ گیا تھا اور اوس لڑکے کے اطراف چوڑے چوڑے لڑکے تھے ابو طالب نے اوس لڑکے کو پکڑا اور اپنی پیٹھ پر کھینچ لیا شریفہ سے لگائی اور لڑکے نے ابو طالب کی اونگلی پکڑی اور اوس کے اطراف لڑکوں نے چاروں طرف سے اوس کو گھیر لیا اس وقت آسمان میں ابراہیم کا کوئی ٹکڑا نہ تھا ابراہیم سے اور وہ ان سے آیا اور پانی

سے ہر گیا اور اس سے جنگل بنے لگے اور شہر اور صحرا سرسبز ہو گئے ابو طالب نے اس باب میں یہ اشعار کہے ہیں ۵

وابیض مستسقی انعام بوجہ	نخال الیتامی عصمتہ للارامل
-------------------------	----------------------------

آپ ایسے پاک ناموس ہیں کہ اگر آپ کے چہرہ مبارک کے سبب پانی چاہتا ہے اور آپ یتیموں کے فریاد رس ہیں اور یہ عورتوں کی عصمت ہیں ۵

تطیف بہ الملک من آل ہاشم	نعم عندہ فی نعمتہ وفضایل
--------------------------	--------------------------

آل ہاشم کے ہلاک لوگ آپ کو گمیرے رہتے ہیں وہ آپ کے پاس نعمت اور فضایل میں ہیں ۵

ومیزان عدل لا یخین شعیرة	ووزان صدق وزنہ غیر طایل
--------------------------	-------------------------

اور آپ عدل کی ترازو ہیں جو ایک چویرا برکم نہیں ہوتی ہے اور آپ سچائی کے وزن کرنے والی ہیں جسکا وزن غیر حامل ہے ۱۲

یہ باب اس بیان میں ہے کہ آنحضرت صلعم نے حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت جبریلؑ کو دکھلایا تھا

ابن سعد اور بیہقی نے عمار بن ابی عمار سے یوں روایت کی ہے کہ حمزہ بن عبد المطلب نے کہا یا رسول اللہ مجھے جبریل علیہ السلام کو اون کی اصلی صورت میں دکھلاؤ آپ نے فرمایا تم کو جبریل کے دیکھنے کی طاقت نہیں ہے حضرت حمزہ نے کہا ضرور آپ مجھ کو دکھلاؤ آپ نے حمزہ سے کہا بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گئے جبریل علیہ السلام اس لکڑی پر اترے جس لکڑی پر شکرین کعبہ کو طواف کے وقت اپنے کپڑے ڈالتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ سے کہا اپنی آنکھ اٹھا کر دیکھو حضرت حمزہ نے اپنی آنکھ اٹھائی حضرت جبریل علیہ السلام کے دونوں قدم دیکھے سبز زبرجد کی مثل تھے حضرت حمزہ دیکھ کر بیہوش ہو گئے یہ حدیث مرسل ہے۔

## یہ باب قمر کے شق ہونیکے بیان میں ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اقتربت الساعة والشق القمر شیخین نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا کہ آپ اون کو کوئی آیت دکلاؤ ان آپ نے اہل مکہ کو دو بار چاند کا شق ہونا دکلا دیا۔

شیخین نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ سے فرمایا تم لوگ گواہ رہو۔ شیخین نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایسے حال میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا اوسکا پہاڑ کے پیچھے تھا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے سامنے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ گواہ رہو۔

شیخین نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں چاند شق ہو کر دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر تھا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے اس طرف تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ گواہ رہو۔

مہدی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ میں نے چاند کو شق ہو کر دو ٹکڑے دو بار دیکھا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خروج سے قبل چاند کا ایک ٹکڑا جبل ابوقبیس پر تھا اور ایک ٹکڑا سویداء پر تھا مشرکین نے دیکھا کہ چاند کو جادو کیا گیا ہے پس یہ آیت شریفہ اقتربت الساعة والشق القمر نازل ہوئی۔

مہدی اور ابو نعیم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ چاند مکہ میں ایسا شق ہوا کہ دو ٹکڑے ہو گیا یہ دیکھ کر کفار اہل مکہ نے کہا کہ یہ وہ سحر ہے کہ ابن ابی کبشہ اوس سے تمہیں سحر کرتا ہے تم مسافر لوگوں کو دیکھو اور اون سے پوچھو جیسا تم نے دیکھا ہے اگر اونہوں نے بھی دیکھا ہے تو سچ ہے اور اگر جو تم نے دیکھا ہے مسافروں نے نہیں دیکھا تو وہ سحر ہے کہ تم لوگوں پر اس سے

سحر کیا ہے مسافروں سے پوچھا گیا اور وہ ہر طرف سے آئے اونہوں نے کہا کہ ہم نے شق قمر دیکھا ہے۔

شیخین نے ابن عباس رض سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند شق ہو گیا تھا۔

مسلم نے ابن عمر رض سے یہ روایت کی ہے کہ چاند شق ہوا اور اس کے دو ٹکڑے ہو گئے ایک ٹکڑا اس کا پہاڑ کے سامنے تھا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے پیچھے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہم اشہد۔

بہیقی اور ابو نعیم نے جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ مکہ میں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں چاند شق ہوا یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا اس پہاڑ پر تھا اور دوسرا ٹکڑا اس پہاڑ پر تھا کفار لوگوں نے دیکھا کہ کما کما محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو گویا جادو کیا ہے یہ سن کر ایک مرد نے کہا کہ اگر تم بچ کر کیا ہے تو کل آدمیوں پر تو سحر نہیں کیا ہو (یعنی اور وہ نے کیوں کر دیکھا کہ چاند شق ہو گیا ہے)

(ابو نعیم نے عطاء اور ضحاک کے طریق سے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ دشمنین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہوئے اور آپ سے کہا کہ اگر آپ صادق ہیں تو چاروی واسطے چاند کو ایسا شق کر دیں کہ دو ٹکڑے ہو جائے آؤ ابو قیس پر رہے اور آدمی قیقعان پر رہے وہ رات چودھویں تھی چاند پورا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے سوال کیا کہ جو شے ان لوگوں نے چاہی ہے وہ آپ کو عطا کرے سو چاند دو نصف ہو گیا ایک نصف ابو قیس پر تھا اور دوسرا نصف قیقعان پر تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تم لوگ گواہ رہو) ابو نعیم نے دوسری وجہ سے ضحاک سے ضحاک نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے

کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا اصفہا پر تھا اور دوسرا ٹکڑا مدہ پر تھا اور اتنی دیر تک شق رہا جتنی دیر وقت صحر سے رات تک ہوتی ہے لوگ اس کی طرف دیکھتے تھے پھر غائب ہو گیا علما نے



کہا ہے کہ چاند کا شق ہونا ایک عظیم آیت ہے کہ انبیاء کی جو آمتیں تھیں وہ اس آیت کو ساتھ  
برابر نہیں ہو سکتیں اس لئے کہ چاند کا شق ہونا ملکوت سما میں ظاہر ہوا ہے اس عالم کرب میں  
جتنی طبعیتیں ہیں اورن جملہ طبعیتوں سے عالم ملکوت خارج ہے وہ عالم اوس قسم سے نہیں ہو  
کہ کسی حیلہ سے اوس کی طرف پہنچنے کے واسطے طبع کیا جائے اس واسطے شق قمر سے  
انظر برہان ہو گئی ہے۔

یہ باب اس خصوصیت کو بیان میں ہو کہ اللہ تعالیٰ نے آدمیوں کے شر سے  
آپ کو محفوظ رکھنے کی واسطے خاص آپ کے وعدہ فرمایا ہے

ترندی اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت عائشہ رضی سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا ہے کہ نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم کی حراست کی جاتی تھی یہاں تک کہ یہ آیت شریفہ واللہ بعصمکم من الناس  
نازل ہوئی آپ نے اپنا سر مبارک قبہ سے نکالا اور حار سین سے فرمایا اے لوگو تم چلے جاؤ  
اللہ تعالیٰ نے میری نگاہائی کر لی ہے (یعنی مجھ کو ان کے شر سے بچا رہا ہے)

احمد اور طبرانی اور ابو نعیم نے جحدہ سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پاس حاضر ہوا ایک مرد لایا گیا اور آپ سے کہا گیا کہ اس نے یہ ارادہ کیا تھا کہ آپ کو قتل  
کرے آپ نے فرمایا تو ہرگز نہ ڈر ہرگز نہ ڈر اگر تو یہ ارادہ کرتا ہو اللہ تعالیٰ تجھ کو مجھ پر مسلط نہ کرتا۔

یہ باب اس بیان میں ہو کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
ابو جہل کے شر سے محفوظ رکھا اور جو معجزات اوس موقع پر آپ سے ظاہر

ہوئے اورن کا بیان

مسلم نے ابو ہریرہ رضی سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا ہے کہ ابو جہل نے لوگوں سے پوچھا کیا

محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگوں کے سامنے اپنا چہرہ کر دالو دہ کرتے ہیں یعنی نماز میں سجدہ کرتے ہیں  
 لوگوں نے کہا ہاں ہمارے سامنے آپ سجدہ کرتے ہوتے ہیں ابو جہل نے سن کر کمالات اور  
 عزت کی قسم ہے اگر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھوں گا کہ وہ نماز پڑھ رہے ہیں میں اوند کی گردن  
 کچل دوں گا یا اوند کے چہرہ کو خاک سے گرداؤں درودن گا ابو جہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے پاس ایسے حال میں آیا کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے اور اوس نے یہ ارادہ کیا کہ آپ کی گردن  
 کو کچل ڈالے ابو جہل کی کوئی خبر لوگوں کے پاس نہ آئی مگر خود ابو جہل پیچھے ہٹتا چلا آتا تھا اور  
 اپنے آپ کو اپنے دونوں ہاتھوں سے بچا رہا تھا لوگوں نے ابو جہل سے پوچھا تجھ کو کیا ہو گیا ہے  
 اوس نے کہا کہ میرے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان آگ کا ایک ہولناک خندق ہے  
 اور طایرون کے بازو زین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ میرے نزدیک آتا تو  
 ملائکہ اوس کے ایک ایک عضو کو اچھک کر لے جاتے اور سوقت میں اللہ تعالیٰ نے کلام ان  
 الانسان ليطغی آخر سورت تک نازل فرمایا۔

ابن اسحاق اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابو جہل  
 نے کہا اے گروہ قریش محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو شے لائے ہیں تم لوگ دیکھتے ہو کہ ہمارے دین  
 کا عیب کرتے ہیں اور ہمارے باپ دادا کو برا کہتے ہیں اور ہماری عقلوں کو سبک ٹھیراتے  
 ہیں اور ہمارے معبودوں کو گالیوں دیتے ہیں میں اللہ تعالیٰ سے عہد کرتا ہوں کہ محمد کی واسطے  
 کل کے دن ایک پتھر لیکر وضو پڑھوں گا جس وقت محمد اپنی نماز میں بیٹھیں گے اوس پتھر  
 سے اونکا سر کچل ڈالوں گا اس کے بعد نبی عہد مناف کو جو امر ظاہر ہو وہ کہیں جس وقت  
 ابو جہل صبح کو اٹھا اوس نے ایک پتھر لیا پھر وہ بیٹھ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کیلئے  
 کھڑے ہو گئے اور قریش صبح کو اٹھے اور اپنی اپنی مجلسوں میں بیٹھ گئے اور وہ دیکھ رہے تھے جبکہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا ابو جہل نے پتھر اٹھایا پھر وہ آپ کی طرف آیا یہ سن کر  
 کہ جس وقت وہ آپ کے قریب آیا تو بھونچکا ہو کر ایسے حال میں پلٹا کہ اوس کے چہرہ کا رنگ ابھ گیا تھا

اور خوف زدہ تھا اور اس کے دونوں ہاتھ تہہ پر خشک ہو گئے تھے اور اس نے پتھر کو ہاتھ سے ڈال دیا اور قریش کے مرد اوٹھ کر ابو جہل کی طرف گئے اور اس سے پوچھا تم کو کیا ہو گیا ابو جہل نے کہا جبکہ پتھر لیکر میں آپ کی طرف اوٹھا تو آپ کے اس طرف ایک نراونٹ میرے آگے آیا واللہ میں نے اس اوٹ کی کوہ پی اور اس کی گردن کی چڑا اور اس کے دانتوں کی مثل کسی نراونٹ کی کوہ پی اور گردن کی چڑا اور دانت ہرگز نہیں دیکھے اور اس اوٹ نے یہ قصد کیا کہ مجھ کو کہا جائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا وہ جبریل علیہ السلام تھے اگر ابو جہل میرے قریب آتا تو وہ اس کو پکڑ لیتے۔

بخاری نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ اسے کہ ابو جہل نے کہا کہ اگر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کے پاس نماز پڑھتے دیکھوں گا تو آپ کی گردن کھل ڈالوں گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ یہ خبر بھی سنی آپ نے فرمایا کہ اگر ابو جہل ایسا فعل کرے گا تو اس کو ملائکہ ظاہرین پکڑ لیں گے۔

بزار نے اور طریق نے (اوسط) میں اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس رضی کے طریق سے حضرت عباس سے روایت کی ہے کہ اسے کہ ایک دن میں مسجد میں تھا ابو جہل نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا حق میرے ذمہ یہ ہے کہ اگر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ میں دیکھوں گا تو آپ کی گردن کھل ڈالوں گا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آپ کو میں نے خبر کی کہ ابو جہل ایسا کہتا ہے آپ غضب کی حالت میں مکان سے باہر نکلے یہاں تک کہ مسجد میں آئے آپ مسجد میں دروازہ سے جلد داخل ہونا چاہتے تھے مگر آپ مسجد کی دیوار سے بے اندیشہ داخل ہوئے لگے مینے دیکھ کر کہا کہ یہ براؤں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورہ اقرابا ہم ربک پڑھنے لگے جبکہ آپ ابو جہل کے احوال تک پہنچے اور اس کا احوال کلا ان الانسان لیطغی ہے ایک انسان نے ابو جہل سے کہا یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ابو جہل نے گوگون سے کہا جو شے میں دیکھتا ہوں کیا تم لوگ اس کو نہیں دیکھتے ہو واللہ آسمان کا کنارہ مجھ پر گہیرا گیا ہے۔

ابن اسحاق اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس کے طریق سے روایت کی ہے کہ اسے کہ

عبدالملک بن ابوسفیان ثقفی نے حدیث کی ہے کہ ایک مرد صحرائی اپنا ایک اونٹ لیکر مکہ میں آیا۔ ابوجہل بن ہشام نے اوس مرد سے اونٹ خرید کیا اور اس کی قیمت دینے میں جلدی کرنا شروع کیا وہ مرد قریش کی مجلس میں آکر ٹھہر گیا اور اس نے کہا کون مرد ہے کہ ابوجہل کے مقابل میری مدد کرے گا میں مسافر ہوں غیر ملک کا رہنے والا ہوں ابوجہل نے میرے حق پر غلبہ کیا ہے جبکہ وہ نہیں دیتا اہل مجلس نے سن کر اوس سے کہا کہ تو اوس مرد کو دیکھتا ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا ہے اوس وقت لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی ایک طرف میں تھے اور وہ لوگ جنوں نے اوس مرد سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوجہل کے درمیان جو عداوت تھی اوس کو جانتے تھے اوس مرد سے انہوں نے کہا تو آپ کے پاس جا وہ مرد یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوجہل کے مقابل مدد دیں گے وہ مرد آپ کے پاس آیا اور آپ سے اپنے واقعہ کو بیان کیا آپ سنا کہ اوس کے ساتھ کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ ابوجہل کو پاس گئے اور ابوجہل کا دروازہ مارا ابوجہل نے پوچھا یہ کون شخص ہے آپ نے فرمایا میں محمد ہوں ابوجہل نے آپ کی طرف نکل کے آیا اوس وقت اس کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو گیا تھا آپ نے ابوجہل سے فرمایا کہ اس مرد کا حق دے دو ابوجہل نے آپ سے کہا بہتر ابوجہل مکان میں گیا اور اوس کا حق لے کر آپ کے پاس آیا آپ نے اوس مرد کو اوس کا حق دیدیا پھر آپ اپنی جائے پلٹ کے چلے آئے لوگوں نے ابوجہل سے کہا اے ابو اسحاق تو نے بڑی تعجب کا کام کیا ابوجہل نے کہا تمہارا بھلا ہوا اللہ واقعہ یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ مارتے ہی میں رعب سے بہر گیا پہر میں مکان سے نکل کے آپ کے پاس آیا اور میرے سر کے اوپر اوٹھون میں سے ایک نرا اونٹ تھا میں نے اوس اونٹ کی مثل کسی اونٹ کی کہو پری اور گردن کی جڑ اور دانت ہرگز نہیں دیکھے واللہ اگر میں حق سے انکار کرتا تو وہ اونٹ مجھ کو کھا جاتا۔

ابونعیم نے سلام بن مسکین کے طریق سے روایت کی ہے کہ اس نے کہ جبہ سے ابونزید المدنی اور ابو قریعۃ الیاءلی نے یہ حدیث کی ہے کہ ایک مرد کا قرض ابو جہل کے ذمہ تھا ابو جہل نے اس کو نہیں دیا تھا اس سے لوگوں نے کیا ہم تجھ کو ایسے شخص کی طرف رہبری نہ کریں کہ تیرا حق ابو جہل سے نکال کر دیدے اس نے کہا کیا بیشک آپ لوگ بتاؤ وہ کون شخص ہے لوگوں نے کہا کہ تو محمد بن عبداللہ کو نہ چھوڑا وہ نہیں سوا کامیاب ہو گا وہ مرد آپ کے پاس آیا آپ کو ساتھ ابو جہل کو پاس تشریف لینگے اور اس سے کہہ گا کہ اس کا حق دیدو ابو جہل نے کہا بہتر اور ابو جہل اپنے مکان میں گیا اور اس کے درہم نکالے اور اس کو دیدئے لوگوں نے ابو جہل سے کہا تو محمد صلعم سے پاگل ڈر گیا ابو جہل نے کہا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسے مردوں کو دیکھا کہ ان کے پاس چمک دار حربے تھے اگر میں اس کا حق نہ دیتا تو مجھ کو یہ خوف تھا کہ ان حربوں سے میرا پیٹ چیر ڈالا جاتا۔

## یہ باب اس بیان میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو نبوت کی آنکھوں سے رسول اللہ علیہ وسلم کو چھپا دیا تھا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَجَعَلْنَا مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَمِنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ حُجَابًا مَسْتُورًا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًا أَعْيُنُهُمْ غَشِيَتْ أَهُمْ نَهْمُ لَا يُبْصِرُونَ ابو یعلیٰ اور ابن ابی حاتم اور بیہقی اور ابونعیم نے اسما بنت ابوبکر سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ سورہ تمیٰز ابی اسب نازل ہوئی تو عورتوں کو نبوت کی حالت میں آئی اور اس کے ہاتھ میں ایک پتھر تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ تھے جب وقت حضرت ابوبکر نے عورتوں کو دیکھا تو کہا یا رسول اللہ عورتوں کی عجب کو یہ خوف ہے کہ آپ کو دیکھ لے گی آپ نے حضرت ابوبکر

صدیق سے فرمایا وہ مجھ کو ہرگز نہ دیکھے گی آپ نے قرآن شریف پڑھا اور اس سے اعتصام کیا عور ابو بکر الصدیق کے پاس کھڑی ہو گئی اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا عورائے حضرت ابو بکر الصدیق سے کہا کہ مجھ کو یہ خبر ہوئی ہے کہ تمہارے صاحب نے میری ہجو کی ہے حضرت ابو بکر الصدیق نے کہا قسم ہے رب البیت کی تیری ہجو نہیں کی ہے یہ سن کر وہ پلٹ گئی اور اسی حدیث کی بیہقی نے دوسری وجہ اسی کی مثل اسما سے روایت کی ہے اور اس میں یہ وارد ہے کہ حضرت ابو بکر الصدیق نے عورائے سے کہا واللہ میرا صاحب شاعر نہیں ہے اور وہ نہیں جانتا کہ شعر کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم عورائے سے پوچھو تو میرے پاس کسی شخص کو دیکھتی ہے وہ مجھ کو ہرگز نہ دیکھے گی میرے اور اس کے درمیان حجاب کیا گیا ہے ابو بکر الصدیق نے عورائے سے پوچھا عورائے کیا کیا آپ مجھ سے ٹھٹھا کرتے ہیں واللہ میں تمہارے پاس کسی شخص کو نہیں دیکھتی ہوں۔

ابن ابی شیبہ اور ابو نعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ سورہ تہمت یہ ابی لب نازل ہوئی تو ابی لب کی عورت آئی ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ اگر آپ اس کے سامنے سے ہٹ جاتے تو بہتر ہوتا اس لئے کہ یہ عورت بد زبان ہے آپ نے ابو بکر الصدیق سے فرمایا کہ میرے اور اس کے درمیان حجاب حائل ہو جائے گا اس نے آپ کو نہیں دیکھا اور اس نے ابو بکر الصدیق سے کہا کہ تمہارے صاحب نے ہماری ہجو کی ہے ابو بکر الصدیق نے اس سے کہا واللہ آپ شعر نہیں کہتے اور نہ شعر چاہتے ہیں اس نے سن کر کہا کہ تم ضرور تصدیق کرنے والے ہو وہ پلٹ کر چلی گئی ابو بکر الصدیق نے عرض کی یا رسول اللہ اس نے آپ کو نہیں دیکھا آپ نے فرمایا کہ میرے اور اس کے درمیان ایک فرشتہ تھا کہ مجھ کو اپنے بازو سے چھپا رہا تھا یہاں تک کہ وہ چلی گئی۔

## یہ باب اس بیان میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخزومین کے شے بچا پاتا تھا

مہیقی نے سدی صغیر کے طریق سے کلبی سے کلبی نے ابو صلح سے ابو صلح نے ابن  
عباس رضی اللہ تعالیٰ کے قول وجعلنا من بین یدیم سدا کے باب میں روایت کی ہے  
کہا ہے کہ وہ لوگ کفار قریش ہیں جن کے درمیان اللہ تعالیٰ نے پردہ کر دیا تھا فاغشینا ہم  
یعنی ہم نے اون کی بصرون کو چھپا دیا ہے وہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھتے ہیں کہ  
آپ کو ایذا پہونچاویں واقعہ یہ ہے کہ بنی مخزوم میں سے کچھ آدمیوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
کے واسطے شور مچایا تاکہ آپ کو قتل کریں اون آدمیوں میں سے ابو جہل اور ولید بن مغیرہ  
تھا ایسے حال میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے ان لوگوں نے آپ  
کی قزات سنی اور ولید کو آپ کی طرف بھیجا تاکہ آپ کو قتل کر ڈالے ولید گیا بیان تک کہ جس  
جگہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے آیا ولید آپ کی قزات سن رہا تھا اور آپ کو نہیں  
دیکھتا تھا پھر وہ پلٹ کر چلا گیا اور اون لوگوں کو اس واقعہ سے آگاہ کیا وہ لوگ آپ کے پاس  
آئے جبکہ وہ لوگ اوس جگہ تک پہونچے جس میں آپ نماز پڑھ رہے تھے اونہوں نے آپ  
کی قرأت سنی وہ آواز کی طرف جاتے تھے یکایک وہ آواز کو اپنے پیچھے سنتے تھے سو وہ اوس  
طرف کو جاتے تھے پہر پہی پیچھے سنتے تھے یہ واقعہ دیکھ کر پلٹ کے چلے گئے اور آپ کی طرف  
اوٹھون نے راستہ نہیں پایا پس اللہ تعالیٰ کا قول وجعلنا من بین یدیم سدا میں خلفم سدا  
فاغشینا ہم یہ ہے مہیقی نے کہا ہے کہ عکرمہ سے جو روایت کیا گیا ہے وہ اس کا موید ہے  
شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ فرماتے ہیں میں یہ کہتا ہوں کہ مہیقی اوس روایت کی طرف اشارہ کرتے  
ہیں کہ ابن جریر نے اوسکی تخریج اپنی تفسیر میں عکرمہ سوکی ہے عکرمہ نے کہا ہے کہ ابو جہل نے کہا کہ  
اگر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھوں گا تو ضرور ایسا کروں گا اور ایسا کروں گا پس یہ آیت شریفہ

انا بجلتانی اعنا قہم اغلا لا اللہ تعالیٰ کے آخر قول لایبصرون تک نازل ہوئی لوگ بتلاتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہیں اور ابو جہل اون سے کہتا تھا کہ آپ کہاں ہیں آپ کہاں ہیں آپ کو نہیں دیکھتا تھا۔

ابو نعیم نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہا ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں پڑھتے اور قراءت میں جہر کرتے تھے یہاں تک کہ قریش کے لوگوں نے آپ کو ایذا دی اور آپ کے پکڑنے کے واسطے کھڑے ہو گئے یکا یک اون کے ہاتھ اون کی گردنوں میں طوق ہو گئے اور وہ ایسے اندھے ہو گئے کہ نہیں دیکھتے تھے جب اون کی یہ حالت ہوئی تو وہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اونہوں نے کہا کہ ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتے ہیں آپ رحم فرماؤ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے واسطے دعا کی وہ حالت اون کی جاتی رہی پس لیس والقرآن الحکیم آخر آیات تک نازل ہوئی۔

ابو نعیم نے معتمر بن سلیمان کے طریق سے روایت کی ہے معتمر نے اپنے باپ سے یہ روایت کی ہے کہ بنی مخزوم میں سے ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف کھڑا ہوا اور اسکے ہاتھ میں ایک پتھر تھا تاکہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پتھر مارے جبکہ وہ مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ سجدہ میں تھے اوس نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور اس کا ہاتھ پتھر پر خشک ہو گیا اوس کو اپنے ہاتھ سے پتھر چوڑنے کی قدرت نہ ہوئی وہ اپنے اصحاب کی طرف پلٹ کے چلا گیا اور اسکے اصحاب نے کہا کہ تو نے اس مرد سے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نامردی کی اوس نے کہا میں نے نامردی نہیں کی و لیکن یہ پتھر میرے ہاتھ میں ہے میں اس کے چوڑنے کی قدرت نہیں رکھتا ہوں لوگوں نے اس واقعہ سے تعجب کیا اور اس کی اونگھ کیوں کو پتھر پر خشک پایا اور انہوں نے اس کی اونگھ کیوں کا علاج کیا یہاں تک کہ اس کی اونگھ کیوں کو پتھر سے چڑھایا اور ان لوگوں نے کہا یہ وہ شے ہے جس کا اللہ تعالیٰ فرما دیا تھا



یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نضر کے شر سے بچے تھے

واقدی اور ابو نعیم نے عروہ بن الزبیر سے روایت کی ہے کہ آپ نے نضر بن الحارث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دیا کرتا تھا اور آپ سے متعرض ہوتا تھا ایک دن دو پہر کے وقت شدید گرمی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کے ارادہ سے مکان سے نکلے تنبیہ الحجون کے اسفل تک پھونچ گئے اور آپ کی عادت شریف یہ تھی کہ جس وقت حاجت کے واسطے جاتے تو دور چلے جاتے تھے آپ کو اس وقت نضر نے دیکھا نضر نے اپنے دل سے کہا کہ جیسے اس گھڑی آپ تنہا ہیں کہی میں آپ کو ایسا تنہا اچانک قتل کرنے کے لئے نہ پاؤں گا نضر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا ہر ایسے حال میں اپنے مکان کو پلٹا کہ خوف زدہ تھا۔ ابو جہل سے اس نے ملاقات کی ابو جہل نے پوچھا کہان سے آتا ہے نضر نے کہا کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بچا کیا تھا مجھ کو یہ امید تھی کہ اچانک قتل کر ڈالوں گا اس وقت آپ تنہا تھے یکایک میں نے شیر وں کو دیکھا کہ وہ اپنے منہ کھولے ہوئے تھے اور میرے سر پر دانت مار رہے تھے میں اون شیر وں سے ڈر گیا اور میں بیٹھ بھیر کر پلٹ آیا یہ سنکر ابو جہل نے کہا یہ امر آپ کا بعض جادو ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کے شر سے محفوظ رہے تھے

طبرانی نے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے قیس بن جابر کے طریق سے روایت کی ہے کہ آپ نے حکم کی بیٹی سے کہا کہ میرے دادا حکم نے مجھ سے کہا کہ میری پیاری بیٹی میں نے اپنی این دونوں آنکھوں سے جو امر دیکھا ہے میں تجھ سے کہتا ہوں کہ ایک دن رہنے آپس میں عہد کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑیں گے ہم آپ کی طرف آئے ہم نے ایک

ایسی مہیب آواز سنی ہم نے یہ گمان کیا کہ تھا مہمین کوئی پہاڑ باقی رہا ہو مگر وہ ریزہ ریزہ نہ ہو گیا ہو ہم وہ آواز سن کر بے ہوش ہو گئے اور ہماری عقل برباد نہ رہی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز پڑھ لی اور آپ اپنے اہل کی طرف پلٹ کر چلے گئے پھر ہم نے آپس میں آپ کے واسطے دوسری رات میں عہد کیا جبکہ آپ آئے تو ہم لوگ آپ کی طرف اوٹھ کر گئے ہم نے دیکھا کہ صفا اور مروہ دونوں پہاڑ آئے یہاں تک ایک دوسرے کے ساتھ مل گیا اور ہمارے درمیان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان وہ دونوں حائل ہو گئے واللہ ہم کو اس ارادہ نے کچھ نفع نہیں دیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے اسلام نصیب کیا اور اسلام میں داخل ہونے کو اذن دیا۔

یہ باب اس آیت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکا نہ پہلوان کو کشتی میں پچھاڑا تھا

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہ میرے باپ اسحاق بن یسار نے یہ حدیث کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکا نہ ابن عبد بنید سے فرمایا کہ تو مسلمان ہو جا رکا نہ نے کہا کہ اگر مجھ کو یہ علم ہو جائے کہ آپ جو بات کہتے ہیں وہ حق ہے تو میں مسلمان ہو جاؤں گا رکا نہ نے آدمیوں میں نہایت شدید تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے کہا کہ اگر میں تجھ کو پچھاڑ ڈالوں تو کیا تو اس امر کو حق جانے لگا اوس نے کہا بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفر ہے ہو گئے اور اوس کو پچھاڑ ڈالا رکا نہ نے کہا اے محمد پھر پڑھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس سے پھر لڑے اور اوس کو دوسری بار پکڑ کے زمین پر پچھاڑ ڈالا رکا نہ چلا گیا اور وہ یہ کہتا تھا کہ یہ شخص ساحر ہے اور اس کے سحر کی مثل میں نے ہرگز سحر نہیں دیکھا جس وقت میں زمین پر گرا واللہ مجھ کو اپنے نفس پر کچھ اختیار نہ رہا۔

بیہقی نے رکا نہ بن عبد بنید سے روایت کی ہے رکا نہ اشد الناس تہارکا نہ نے کہا کہ

میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوطالب کی بکریوں میں تھے اون کو ہم چراسے تھے اول بار  
 جو امر دیکھا گیا یہ تھا کہ مجھ سے ایک دن آپ نے کہا کیا تجھ کو مجھ سے کشتی لڑنے کی خواہش  
 ہے میں نے آپ سے پوچھا کیا آپ مجھ سے لڑیں گے آپ نے فرمایا میں لڑوں گا میں نے  
 آپ سے پوچھا کس شرط پر آپ لڑینگے آپ نے فرمایا ان بکریوں میں سے ایک بکری پر  
 میں نے آپ سے کشتی لڑی آپ نے مجھ کو پچھا لڑا اور آپ نے مجھ سے ایک بکری  
 لے لی پھر آپ نے مجھ سے پوچھا کیا دوسری بار تجھ کو لڑنے کی خواہش ہے میں نے کہا ہاں  
 لڑتا ہوں میں آپ سے لڑا آپ نے مجھ کو پچھا لڑا اور مجھ سے ایک بکری لے لی میں ادھر  
 ادھر دیکھنے لگا کہ مجھ کو کوئی انسان دیکھ رہا ہو گا آپ نے مجھ سے فرمایا تجھ کو کیا ہوا ہے  
 کہ تو ادھر ادھر دیکھ رہا ہے میں نے کہا کہ میں بعض چرواہوں کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ مجھ کو نہ  
 دیکھ لیں پھر وہ میری ساتھ جرات کریں گے اور میں اپنی قوم میں اشد ہوں آپ نے مجھ سے  
 پوچھا کیا تجھ کو تیسری بار لڑنے کی خواہش ہے تیرے لئے ایک بکری ہے میں نے کہا  
 ہاں لڑتا ہوں میں آپ سے لڑا آپ نے مجھ کو پچھا لڑا اور مجھ سے ایک بکری لے لی  
 رکا دئے کہا کہ میں غم اور حزن کی حالت میں بیٹھ گیا آپ نے مجھ سے پوچھا تجھ کو کیا ہو گیا  
 ہے میں نے کہا کہ میں عبد بنید کے پاس پلٹ کے جاتا ہوں میں نے اوس کی بکریوں  
 میں سے تین بکریاں دے دی ہیں میں گمان کرتا تھا کہ میں قریش میں شدید قوت دار  
 ہوں آپ نے مجھ سے پوچھا کیا تجھ کو چوتھی بار لڑنے کی خواہش ہے میں نے کہا تین بار  
 کے بعد خواہش نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ بکریوں کو باب  
 میں جو تو نے کہا میں تیری بکریں پھیر دیتا ہوں آپ نے میری بکریں مجھ کو پھیر دیں آپ  
 کچھ مدت نہیں ٹھہرے کہ آپ کا امظاہر ہو گیا میں آپ کے پاس آیا اور میں مسلمان ہو گیا  
 جن چیزوں کی اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ہدایت کی اوں میں سے ایک یہ امر تھا کہ میں نے جان لیا  
 کہ آپ نے اوس دن مجھ کو اپنی قوت سے نہیں پچھا لڑا اور آپ نے مجھ کو اوس دن نہیں پچھا لڑا

مگر آپ نے غیر کی قوت سے۔

میسقی اور ابو نعیم نے ابو امامہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ بنی ہاشم میں سے ایک مرد تھا کہ اوس کا نام رکانہ تھا اور کانہ اشہ الناس تھا اور آدمی کو اچانک مار ڈالتا تھا اور وہ شرک تھا اور وہ اپنی بکریاں اس جنگل میں جس کا نام ضم تھا چرایا کرتا تھا ایک دن نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان سے نکلے اور اوس جنگل کی طرف متوجہ ہوئے آپ کو رکانہ مل گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اوس وقت کوئی شخص نہ تھا رکانہ آپ کی طرف کھڑا ہوا اور آپ سے کہا اے محمد آپ ہی وہ شخص ہیں کہ ہمارے معبودوں لات اور عزریٰ کو بڑا کرتے ہیں اور آپ اپنے اوس الہ کی طرف بلائے ہیں کہ وہ عزریٰ اور حکیم ہے اگر آپ کے اور میری درمیان صلہ رحمی نہ ہوتا تو میں آپ کو قتل کر ڈالتا اور آپ سے کلام نہ کرتا ولیکن آپ اپنے الہ عزیز اور حکیم سے آج کے دن دعا مانگیں کہ وہ مجھ سے آپ کو نجات دلائے میں آپ کے رد ہوا ایک امر پیش کرتا ہوں کیا آپ کی یہ خواہش ہے کہ میں آپ سے کشتی لڑوں اور آپ اپنے الہ عزیز اور حکیم سے دعا کریں کہ وہ آپ کو میرے مقابلہ میں مردے اور میں لات اور عزریٰ سے دعا مانگتا ہوں اگر آپ مجھ کو پچھاڑ ڈالیں گے تو میری ان بکریوں میں سے دس بکریاں آپ کے واسطے ہیں آپ ان کو چھن کر لے لیں اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں میں کشتی لڑتا ہوں اگر تو چاہتا ہے ایک نے دوسرے کو پکڑا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے الہ عزیز و حکیم سے دعا مانگی کہ آپ کی اعانت رکانہ کے مقابلہ میں کرے اور کانہ نے لات اور عزریٰ سے دعا کی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں اوس کی اعانت کریں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکانہ کو پکڑا اور پچھاڑ ڈالا اور اوس کے سینہ پر بیٹھ گئے رکانہ نے آپ سے کہا آپ میرے سینہ سے اوٹھ جاؤ آپ وہ نہیں ہیں کہ آپ نے میرے ساتھ یہ امر کیا ہے یعنی مجھ کو پچھاڑا ہے مجھ کو آپ کے الہ عزیز اور حکیم نے پچھاڑا ہے اور لات و عزریٰ نے میری یاری چھوڑ دی آپ سے پہلے کسی نے میرا پہلو زمین پر

ہرگز نہیں لگایا پھر رکانہ نے آپ سے کہا پھر لڑو اگر آپ مجھ کو بچا لڑو اللہ تعالیٰ کے تودس  
 بکریاں دوسری آپ کے واسطے ہیں اون کو چن کر لے لینا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 دوسری بار اوس کو بچا اور جیسے پہلی بار ہر ایک نے مدد کے واسطے اپنے اپنے معبودوں  
 سے دعا کی تھی دعا کی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکانہ کو بچا لڑو اور اس کے سینہ پر بیٹھ کر  
 رکانہ نے آپ سے کہا میری سینہ پر سے اٹھو آپ وہ نہیں ہیں کہ آپ نے میرے ساتھ یہ  
 امر کیا ہے بلکہ یہ آپ کے اوس اللہ نے کیا ہے جو عزیز اور حکیم ہے اور لات اور عزلی نے  
 میری یاری جو پڑ دی ہے اور آپ سے پہلے کسی نے ہرگز میرے پہلو کو زمین سے نہیں  
 لگایا پھر رکانہ نے آپ سے کہا پھر لڑو اگر آپ مجھ کو بچا لڑو اللہ تعالیٰ کے تودوسری دس  
 بکریاں آپ کے واسطے ہیں اون کو چن کر لے لینا نبی اللہ نے رکانہ کو بچا لڑو اور تیسری بار  
 بچا لڑو رکانہ نے کہا آپ وہ نہیں ہیں کہ آپ نے میرے ساتھ یہ امر کیا ہے آپ کے  
 اوس اللہ نے یہ امر کیا ہے کہ وہ عزیز اور حکیم ہے اور میری یاری لات اور عزلی نے جو پڑ دی  
 ہے۔ میری بکریوں میں سے آپ تیس بکریاں لے لین اور ادن کو چن لین نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے رکانہ سے فرمایا کہ میں بکریاں لینے کا ارادہ نہیں کرتا ہوں لیکن میں تجھ کو  
 اسے رکانہ اسلام کی طرف بلاتا ہوں میں تیرے واسطے دریغ کرتا ہوں کہ تودوزخ کی  
 طرف جائے اگر تو اسلام قبول کرے گا تودوزخ سے سلامت رہے گا رکانہ نے آپ سے  
 کہا میں اسلام قبول نہیں کرتا اگر آپ مجھ کو کوئی آیت دکھلا دیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 رکانہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر گواہ ہے اگر میں اپنے رب سے دعا کروں اور تجھ کو کوئی نشانی  
 دکھلاؤں جس شے کی طرف میں تجھ کو بلاتا ہوں کیا تو اوس کو قبول کرے گا اوس نے کہا  
 بیشک قبول کروں گا ایک درخت سمہ کا آپ کے قریب تھا اور اوس میں شاخیں اور پتے  
 تھے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس درخت کی طرف اشارہ کیا اور اوس سے کہا اللہ تعالیٰ  
 کو حکم ہے اگر آجادہ چکر دو ٹکڑے ہو گیا اور نصف اوس کا شاخون اور پتے کے ساتھ آگے

کو آگیا یہاں تک آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور رکانہ کے درمیان تھا رکانہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ نے امر عظیم مجھ کو دکھلایا آپ اس کو امر کرین کہ پہر پلٹ کے چلا جائے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکانہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر گواہ ہے اگر میں اپنے رب سے دعا مانگوں اور یہ درخت پلٹ کر چلا جائے اور جس شے کی طرف میں تجھ کو بلاتا ہوں کیا تو اس کو قبول کرے گا رکانہ نے کہا بیشک قبول کروں گا وہ درخت اپنے پتوں اور شاخوں کے ساتھ پلٹ کے چلا گیا یہاں تک کہ وہ اپنے دوسری حصے سے مل گیا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکانہ سے فرمایا کہ مسلمان ہو جا تو سلامت رہیگا رکانہ نے آپ سے کہا نہیں ہے میرے واسطے کوئی امر مگر یہ کہ میں ایک امر عظیم کو دیکھتا ہوں لیکن میں گمان کرتا ہوں کہ مدینہ کی عورتیں اور لڑکے یہ باتیں کرین گے کہ آپ کا رعب میری دل میں داخل ہوا ہے اوس کے سبب سے میں آپ کے دین میں آیا ہوں اور میں ایسا ہوں کہ مدینہ کی عورتوں اور لڑکوں نے یہ امر جان لیا ہے کہ کسی شخص نے میرے پہلو کو زمین سے ہرگز نہیں لگایا ہے اور ہرگز کسی گھڑی رات اور دن میں میرے دل میں رعب داخل نہیں ہوا ہے لیکن آپ اپنی بکریاں چرن کر لے لیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکانہ سے فرمایا جبکہ تو نے مسلمان ہونے سے انکار کیا تو مجھ کو تیری بکریوں کی حاجت نہیں ہے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے پاس سے پلٹ کے چلے آئے حضرت ابو بکر الصدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ دونوں آپ کے سامنے آئے آپ کو ڈھونڈتے تھے اور ان دونوں حضرات کو لوگوں نے یہ خبر دی تھی کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادی انعم کی طرف متوجہ ہوئے ہیں ان دونوں حضرات نے یہ پہچان لیا کہ وہ جنگل رکانہ کا جنگل ہے ایسا نہ ہو گا کہ آپ کو رکانہ نہ ملے اس لئے آپ کے ڈھونڈنے کے واسطے دونوں حضرات نکلے تھے اور دونوں حضرات اس امر سے ڈرتے تھے کہ رکانہ آپ کو مل جائے اور قتل کر ڈالے یہ دونوں حضرات ہر ایک ٹیلہ پر چڑھ کر دیکھتے تھے اور آپ کے نکلنے کی جگہ کو دیکھتے تھے

ایک ایک دونوں حضرات نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا کہ آپ سامنے سے آ رہے ہیں دونوں حضرات نے کہا اے نبی اللہ آپ تنہا اس جنگل کی طرف کیونکر نکل کے آتے ہیں اور آپ کو یہ معلوم ہے کہ یہ جنگل رکنا کی جہت ہے رکنا نہ بڑا خونریز ہے اور آپ کی تکذیب میں اشد الناس ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دونوں حضرات کی طرف دیکھ کر ہنسنے لگے اور یہ فرمایا کیا یہ امر نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واللہ یصمک من الناس وہ مجھ تک نہیں پہنچ سکتا اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے اور آپ نے اون سے اوس کے ساتھ کشتی جو لڑی تھی اور اوس کو بچھاڑا تھا اور آپ نے درخت کو اوس کے رو بروں بلایا تھا ان کل امور کو کہنا شروع کیا دونوں حضرات نے ان واقعات سے تعجب کیا اور پوچھا کیا رسول اللہ آپ نے رکنا نہ کو بچھاڑ ڈالا قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ہم کو یہ علم نہیں ہے کہ ہرگز کسی انسان نے رکنا نہ کے پہلو کو زمین سے لگایا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے دعا مانگی میرے رب نے میری اعانت کی اور میرے رب نے انیس فرشتوں کے ساتھ میری اعانت کی اور مجھ کو دس کی قوت دی۔

یہ باب اوس شجر کے بیان میں ہے کہ عثمان بن عفان کے اسلام لانے میں واقع ہوئی تھی

ابن عساکر نے حضرت عثمان بن عفان رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ اس نے کہ میں عورتوں کے ساتھ فریفتہ تھا ایک رات میں قریش کے ایک گروہ میں کعبہ کے صحن میں بیٹھا ہوا تھا ایک ایک ہمارے پاس یہ خبر آئی کسی نے ہم سے یہ کہہ کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے رقیہ اپنی صاحبزادی کا نکاح عقبہ بن ابولہب کے ساتھ کر دیا اور حضرت رقیہ ایسی صاحب جمال تھیں کہ دیکھنے والوں کو اچنبھا ہوتا تھا یہ سن کر مجھ کو اس سبب سے حسرت ہوئی کہ میں نے اس امر کی طرف سبقت نہیں کی کچھ دیر نہیں گندی کہ میں اپنے مکان کی طرف پلٹ کے گیا اور میں

اپنی خالہ کے پاس پہنچا وہ بیٹی ہوئی تھی اور میری خالہ اپنی قوم کے نزدیک کاہنہ تھی جبکہ  
اوسے ہمکو دیکھایہ شعر پڑھے

ابشر وحییت ثلثا تتری	ثم ثلثا وثلثا اخری
----------------------	--------------------

بشارت ہو تمکو اور عثمانؓ کے جاؤ تم تین بار پے در پے پھر تین بار اور دوسرے تین بار

ثم باخری کے تم حشر	اتاگ خیر و دقیت شرا
--------------------	---------------------

پھر تمہارا اکرام کیا جاؤ دوسری تحیت کے ساتھ تاکہ دس تحیہ پورے ہو جاوین تمہاری بسلامتی  
آئی ہے اور تم شر سے بچائے گئے ہو

انکم واللہ حضانا زہرا	انت بکرو لقیت بکرا
-----------------------	--------------------

تمہارا نکاح واللہ اوس اچھی عورت سے ہوگا جو صاحب حسن جمال ہے تم بکرو یعنی ناکتخدا  
ہو اور ناکتخدا سے ملو گے یعنی ناکتخدا کے ساتھ تمہاری شادی ہوگی۔

وافیتہا بنت عظیم قدرا	
-----------------------	--

پایا تم نے اوس عورت کو ایسی شان میں کہ وہ عظیم القدر کی بیٹی ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے اپنی خالہ کے قول سے تعجب کیا اور

میں نے اوس سے پوچھا اے خالہ تم کیا کہتی ہو میری خالہ نے کہا اے عثمانؓ تو صاحب جمال

اور صاحب لسان ہے اور اس نبی کے ساتھ برہان ہے ویان نے اپنے حق کے ساتھ

اس نبی کو بھیجا ہے اور اس نبی کے پاس تنزیل اور فرقان آیا ہے تو اس نبی کی پیروی کر

ایسا نہو کہ تجھ کو یہ بت دہو کے سے ہلاک کر ڈالیں میں نے کہا اے خالہ تم اوس شے کو ذکر کرتی

ہو کہ اوس کا ذکر ہمارے شہر میں واقع نہیں ہوا تم مجھ سے اوس کو بیان کرو میری خالہ نے

مجھ سے کہا کہ محمدؐ بن عبد اللہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تنزیل کو لائے

ہیں اور اس تنزیل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف مخلوق کو بلائے ہیں پھر میری خالہ

نے کہا کہ محمدؐ کا چراغ چراغ ہے اور آپ کا دین فلاح ہے اور آپ کا امر نعمت دی ہے اور



آپ کا زمانہ لڑائی اور سختی کا ہے اور بطاح آپ کی مطیع ہے یعنی یہ کل سرزمین آپ کی  
فرمانبردار ہے اگر ذباح واقع ہوگا یعنی جہاد میں کفار قتل کئے جاویں گے اور تلواریں کھینچی  
جاویں گی اور نیزے دراز کئے جاویں گے یعنی تلواروں اور نیزوں سے لڑائی ہوگی تو اس  
وقت چلانا اور فریاد کرنا نفع نہ دے گا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یہ سنکر  
میں پہر اور میری خالہ کا وہ کلام میرے دل میں بیٹھ گیا اور میں اس میں فکر کرنے لگا اور  
میری نشست گاہ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تھی میں اون کے پاس گیا اور  
میں نے اپنی خالہ سے جو کچھ سنا تھا اس سے اونکو خبر کی حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کو اس  
عثمان تیرا بہلا ہوا تو صاحب حزم مرد ہے تو حق اور باطل کو جانتا ہے وہ تجھ سے پوشیدہ  
نہیں ہے یہ بت کیا ہے میں کہ ہماری قوم ان کو پوچھتی ہے کیا یہ بت ٹھوس پتہ کے نہیں  
ہیں نہ وہ سنتے ہیں اور نہ وہ دیکھتے ہیں اور نہ ضرور دیتے ہیں اور نہ نفع دیتے ہیں میں نے حضرت  
ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے کہا بیشک واللہ بت ایسے ہی ہیں حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے  
کہا واللہ اے عثمان تم سے تمہاری خالہ نے سچ کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محمد بن  
عبداللہ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی رسالت کے ساتھ اپنی مخلوق کی طرف بھیجا  
ہے کیا عثمان تم کو یہ خواہش ہے کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور  
آپ کا کلام سنو میں نے کہا بیشک مجھ کو اس کی خواہش ہے میں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے پاس گیا آپ نے فرمایا اے عثمان اللہ تعالیٰ تم کو جنت کی طرف بلاتا ہے  
تم فرمانبراری کرو اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو تمہاری طرف اور اپنی  
مخلوق کی طرف ہدایت کے واسطے بھیجا ہے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا  
جس وقت میں نے آپ کا کلام سنا میں بے اختیار ہو گیا اور میں مسلمان ہو گیا پھر مجھ کو کچھ  
زمانہ نہیں گزرا کہ میں نے حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ شادی کی لوگ میری  
شادی کے بعد یہ کہتے تھے کہ رقیہ اور عثمان نہایت اچھا جوڑا ہیں۔

## یہ باب دن آیات کے بیان میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے میں واقع ہوئیں

ابن سعد اور ابو یعلیٰ اور حاکم اور بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ عمر رضی اللہ عنہ ایسے حال میں مکان سے نکلے کہ تلوار پر تلے میں تھی بنی زہرہ میں سے ایک مرد نے انہیں ملاقات کی اور اس نے پوچھا اے عمر کمان کا قصد کیا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ ارادہ رکھتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کروں اس مرد نے پوچھا کہ بنی ہاشم اور بنی زہرہ سے کیونکر امن میں رہو گے عمر رضی اللہ عنہ نے اس مرد سے کہا کہ میں تجھ کو گمان نہیں کرتا ہوں مگر یہ کہ تو صابی ہو گیا ہے یعنی بدعت ہو گیا ہے اور تو نے اپنا دین چھوڑ دیا ہے اس مرد نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کیا تم کو ایک تعجب غیز امر کی طرف رہبری نہ کروں وہ یہ ہے کہ تمہاری بہن اور بہنوئی دونوں صابی ہو گئے ہیں اور دونوں نے تمہارا دین چھوڑ دیا ہے یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ غضب کی حالت میں چلے گئے یہاں تک کہ وہ دونوں کے پاس آئے اور ان دونوں کے پاس خواب تھے جسوقت عمر رضی اللہ عنہ آہٹ خواب نے سنی تو وہ مکان میں چھپ گئے عمر رضی اللہ عنہ دونوں کے پاس داخل ہوئے اور ان سے پوچھا کہ یہ آہستہ باتیں تمہارے پاس کیا تھیں جنکو میں نے سنا ہے اور خواب اور عمر رضی اللہ عنہ کی بہن اور بہنوئی سورہ (طہ) کو اوسوقت پڑھ رہے تھے انہوں نے کہا کہ ہم باتیں کر رہے تھے باتوں کے سوا اور کچھ نہ تھا عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں سے پوچھا شاید تم دونوں صابی ہو گئے ہو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے عمر اگر حق تمہارے دین کے غیر میں ہو تو کیا کہو گے عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بہنوئی کی یہ بات سن کر اون پر حملہ آور ہوئے اور ان کو کچلنے کے طور پر کچلا حضرت عمر کی بہن آمنہ تاکہ اون کو اپنے شوہر سے باز رکھیں عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے ایسا مارا کہ اون کی بہن کا چہرہ خون آلود ہو گیا پھر اون سے کہا کہ وہ کتاب کہ تمہارے پاس ہے وہ مجھے دو میں اس کو پڑھتا ہوں عمر رضی اللہ عنہ کی بہن نے کہا کہ آپ بے ہمتا رہیں اور

کتاب کو کوئی نہیں پہچانتا ہے مگر ظاہر لوگ اڑھوا اور وضو کر و حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور وضو کیا  
پھر کتاب لی اور سورہ (طہ) پڑھی یہاں تک کہ اس آیت تک پہنچے اننی انا اللہ لا الہ  
الا انا فاعبدنی و اقم الصلوٰۃ لذكری اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پاس لے چلو جبکہ خواب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بات سنی وہ گھر میں سے باہر نکل آؤ  
اور کہا اے عمر تم کو بشارت ہو میں امید کرتا ہوں کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ  
دعا ہوں کہ اپنے مشبہ پختنبہ کو آپ کے لئے مانگی تھی وہ دعا یہ ہے اللهم اعز الاسلام بعمر  
بن الخطاب ابو بکر بن ہشام یہ سنکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کان سے نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پاس آئے اور مسلمان ہو گئے

بزار اور بیہقی اور طبرانی نے اور ابو نعیم نے (حلیہ) میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ روایت  
کی ہے کہ اسے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ شہداء الناس تھا ایک دن نہایت  
گرمی کی شدت تھی دوپہر کے وقت میں کہہ کے بعض راستوں میں تھا اس حال میں ایک  
قریشی مرد مجھ سے ملا اور اس نے مجھ سے پوچھا اے ابن الخطاب کہاں کا ارادہ رکھتے ہو میں  
کہا کہ اپنے معبودوں کی نصرت کا ارادہ رکھتا ہوں اس نے سنکر مجھ سے کہا ای ابن الخطاب  
تم سے یہ عجیب ہے تم یہ زعم کرتے ہو کہ میں ایسا ہوں کہ اپنے معبودوں کی نصرت کرتا ہوں اور  
تمہارے گھر ہی میں تم پر ایک امر داخل ہوا ہے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اس مرد  
سے پوچھا وہ کیا امر ہے اس نے کہا کہ تمہاری بہن مسلمان ہو گئی عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ سنکر میں غضب  
کی حالت میں بیٹھا اور میں نے دروازہ مارا اور اس وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ  
طریقہ تھا کہ جن لوگوں کے پاس کچھ نہ ہوتا جب اون میں سے ایک یا دو مرد مسلمان ہو جاتے  
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون دونوں کو اس شخص کے ساتھ شریک فرما دیتے تھے  
جس کو فراخ دستی ہوتی تھی وہ دونوں آدمی اس کا بچا ہوا کہا تالے لیا کرتے تھے اور کہا لیتے  
تھے میرے بہنوئی کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کو شریک کر دیا تھا

جس وقت میں نے دروازہ مارا تو مجھ سے پوچھا گیا یہ کون ہے میں نے کہا عمر ہے اور انہوں نے  
جلدی کی اور مجھ سے چپ گئے اور وہ اوس وقت ایک صحیفہ پڑھ رہے تھے جو ان کے سامنے  
رکھا تھا اوس کو انہوں نے چھوڑ دیا وہ اوسکو ہول گئے میری بہن دروازہ کھولنے کے  
واسطے اوٹھی میں نے اوس سے کہا اے اپنے نفس کی دشمن تو صابہ ہو گئی میرے ہاتھ  
میں جو شے تھی میں نے اوس کے سر پر اوسے مارا اوس کے سر سے خون بہنے لگا جس وقت  
اوس نے خون کو دیکھا وہ رونے لگی اور اوس نے کہا اے ابن الخطاب تو جو کچھ کرتے والا  
ہے کہ میں تو دوسرے دین میں ہو گئی عمر نے کہا کہ میں مکان میں داخل ہوا اور تخت پر  
بیٹھ گیا میں نے صحیفہ کو دیکھا مکان کے وسط میں رکھا ہوا تھا میں نے اپنی بہن سے پوچھا یہ کیا  
شے ہے مجھ کو دو میری بہن نے کہا تم اس کے اہل سے نہیں ہو تم جنابت سے طہارت  
نہیں کرتے ہو اور یہ وہ کتاب ہے کہ اس کو نہیں چوتے ہیں مگر طہارہ لوگ میں صحیفہ کے  
واسطے اصرار کرتا رہا بیان تک کہ میری بہن نے مجھ کو دیدیا میں نے اوس کو کھولا لیکہ ایک میں  
نے دیکھا کہ اوس میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہوا ہے جبکہ میں اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے  
ایک اسم پر گذر تو میں اوس سے ڈر گیا میں نے صحیفہ کو رکھ دیا پھر میں نے اپنے آپ کو سنبھالا  
اور میں نے اوس صحیفہ کو لیا لیکہ ایک میں نے دیکھا کہ اوس میں سبح للہ ما فی السموات والارض لکھا  
ہوا ہے جبکہ میں اسماء الہی میں سے ایک اسم پر گذر میں نے ڈر گیا پھر میں نے اپنے آپ  
کو سنبھالا اور میں نے اوس صحیفہ کو پڑھا بیان تک کہ آمنوا باللہ ورسولہ آخر آیت تک میں  
پھونچا میں نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد عبیدہ ورسولہ وہ لوگ جو چپ گئے  
تھے جلدی سے میری طرف نکل کے آئے اور انہوں نے نکیر کہی اور مجھ سے کہا اے  
ابن الخطاب آپ کو یہ بشارت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شنبہ کے دن یہ  
دعا کی تھی اللہم اعز و نیک باحب الرضیین الیک ابو جہل بن ہشام و اما عمر بن الخطاب  
اور ہم یہ امید کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا مبارک آپ کے واسطے

قبول ہوئی ہے۔

احمد نے عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ قبل اس کے کہ میں اسلام قبول کرتا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درپے تھا میں نے آپ کو ایسے حال میں پایا کہ آپ مجھ سے آگے مسجد کی طرف چلے گئے میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا آپ نے سورہ الاحاقہ کو شروع فرمایا میں سن کر قرآن شریف کی تالیف سے تعجب کرتا تھا میں نے کہا جیسے قریش نے کہا ہے واللہ یہ شخص شاعر ہے آپ نے یہ پڑھا نہ لقول رسول کریم و ما ہو بقول شاعر

قلیلًا ما تو منون میں نے کہا آپ کا بہن بہن آپ نے پڑھا ولا بقول کا بہن قلیلًا ما تذکر و ن تنزل من رب العالمین آخر سورہ تکوین سن کر اسلام میرے قلب میں جیسا چاہئے تھا واقع ہو گیا ابن ابی شیبہ نے اپنی مسند میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رات میں میری بہن کو درد رہا وہاں میں اپنے مکان سے کھلا بیان تک کہ میں کہ شیبہ رضی اللہ عنہ میں آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے نماز پڑھی میں نے ایسی شے سنی کہ اس کی مثل نہیں سنی تھی پھر آپ پلٹ کے چلے گئے میں آپ کے پیچھے ہو لیا آپ نے مجھ سے فرمایا اسے عمر تم رات میں جبکہ سوچو پڑتے ہو اور نہ دن میں ہر وقت میری فکر میں رہتے ہو میں یہ سن کر ڈر گیا کہ آپ مجھ پر بدعہا کریں میں نے کہا اشد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ۔

ابو نعیم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ میں ابوجہل اور شیبہ بن ربیعہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا ابوجہل نے یہ کہا اے گروہ قریش محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے معبودوں کو برا کہا ہے اور تمہاری عقلوں کو صباک ٹھیکر لایا ہے اور یہ رحم کیا ہے کہ تمہارے وہ باپ دادا جو گذر چکے ہیں وہ دوزخ میں گر پڑے ہیں آگاہ ہو جاؤ جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرے گا اس کے واسطے میرے ذمہ سو ناقہ سرخ اور سیاہ رنگ کے واجب ہوں گے اور ایک ہزار اوقیہ چاندی عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اپنی تلوار پر تلہ میں ڈالے ہوئے اور تیر دان کو اوندھائے ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے ارادہ سے کھلا اور میں گائے کے ایک بچہ پڑے کی طرف سے گذرا کہ

اوس کو لوگ ذبح کر رہے تھے میں کھڑا ہو کر اون لوگوں کی طرف دیکھنے لگا یکا یک میںے  
 سنا کہ ایک پکارنے والا اوس بچڑے کے اندر سے پکار رہا ہے اور یہ کہتا ہے یا ال فدح  
 امر نجح جبل صبح بلسان فصیح یہ عوالی شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ عمر رضی  
 نے کہا کہ میں نے اوس کی آواز سن کر یہ جانتا کہ اوس نے میرے سنائے کا ارادہ کیا ہے  
 پہر میں ایک بکری کے پاس سے گذرا یکا یک میں نے سنا کہ ہاتھ آواز دے رہا ہے  
 اور وہ یہ اشعار پڑھ رہا ہے ۵

یا ایہا الناس ذوالاجسام	ما نتموا طائیش الا حلام
-------------------------	-------------------------

اے جسم والے لوگو تم میں اور سب عقل لوگوں میں کچھ فرق نہیں ہے۔

ومسندوا حکم الی الاصلنام	تکلم اور وہ کالغلام
--------------------------	---------------------

اور تم لوگ بتوں کی طرف حکم کی نسبت کرتے والے ہو اور تم لوگوں میں کل شتر مرغ کی طرح بیوقوف ہیں

اماترون مارے امامی	من ساطع بحبل و حبل انظلام
--------------------	---------------------------

کیا تم لوگ وہ شے نہیں دیکھتے ہو جس شے کو میں اپنے آگے دیکھتا ہوں وہ شے اس بلند ہونیو الی  
 نور سے ہے کہ ظلمتوں کی تاریکی کو دفع کر دیتا ہے۔

قد لاح لناظر من تہام	اکرم بللد من امام
----------------------	-------------------

وہ نور دیکھنے والے کے واسطے تمام سے ظاہر ہوا ہے کتنا بزرگ ہے وہ امام اللہ تعالیٰ  
 کے واسطے اوس امام کی نیکی ہے۔

قد جاء بعد الکفر بالاسلام	والبر والصلا للارحام
---------------------------	----------------------

وہ امام کفر کے بعد اسلام اور نیکی اور صلہ رحمی کو لایا ہے۔

عمر رضی نے کہا کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ اس کو میں گمان نہیں کروں گا مگر یہ کہ اس نے میرے  
 سنائے کا ارادہ کیا ہے پہر میں شمارت کی طرف گیا یکا یک میںے سنا کہ ایک ہاتھ آواز  
 کے پیٹ کے اندر سے یہ اشعار کہہ رہا ہے۔

ترک الضمار وکان یعبد وحده	بعد الصلوۃ مع النبی محمد
چوڑ دیا گیا ضمارت اور وہ تنہا عبادت کیا جاتا تھا بعد نماز کے جو نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئی ہے۔	
ان الذی ورث النبوة والهدی	بعد ابن مریم من قریش مہندی
وہ شخص کہ نبوت اور ہدایت کا ابن مریم کے بعد وارث ہوا ہے وہ قریش سے ہے اور ہدایت یافتہ ہے۔	
سقیول من عبد الضمار و مثله	لیت الضمار و مثله لم یعبد
قریب ہے وہ شخص کہ ضمار اور مثل ضمار کی عبادت کرتا تھا یہ کہے گا کاش ضمار اور مثل ضمار کی عبادت نہ کیا جاتا۔	
فاصبرا یا حفص فانک آمن	یا تیک غر غیر غری بنی عدی
صبر کرو اے ابو حفص تو ایمان لائیو الا ہے تجہ کو وہ عزت آئے گی جو بنی عدی کی عزت کو سوا ہے۔	
لا تعجلن قانت ناصر دینہ	حقا لیقینا بالان و بالید
تو جلدی نہ کرو اوس نبی کے دین کی نصرت کرنیو الا ہے زبان اور دہانہ سے یہ بات حق اور یقین ہے۔	
<p>عمر بن نے کہا واللہ میں نے یہ جانا کہ اوس نے میرے سننے کا ارادہ کیا ہے میں اپنی بہن کے پاس آیا ایک ایک مینے دیکھا کہ خباب بن الارت اور اوس کا شوہر اوس کے پاس ہے خباب نے مجھ سے کہا اے عمر تمہارا بھلا ہو تم مسلمان ہو جاؤ مینے پانی مانگا اور وضو کیا اور میں مکان سے نکل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گیا آپ نے مجھے فرمایا اے عمر تمہارے حق میں میری دعا قبول کی گئی تم مسلمان ہو جاؤ میں مسلمان ہو گیا جو لوگ مسلمان ہوئے تم سے اون میں سے میں چالیسواں مرد تھا مجھ سے چالیس مرد پورے ہو گئے اور اوس وقت یہ آیت شریفہ نازل ہوئی یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین۔</p>	
ابن سعد اور احمد اور ترمذی نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے	

اور ابن حبان اور بیہقی نے ابن عمر رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی تھی اللہم اعز الاسلام یا حبیب الرحلین الیک بابی جیل ہشام او عمر بن الخطاب۔ اور بیہقی نے اس حدیث کی مثل اس حدیث سے روایت کی ہے جو حضرت عمرؓ نے خود اور انسؓ نے اوسکی روایت کی ہے۔

ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت عائشہ رضی سے یوں روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی اللہم اعز الاسلام بعر خاصۃ اور حاکم نے اس حدیث کی مثل ابن عباس رضی سے روایت کی ہے۔

طبرانی اور حاکم نے ابن مسعود رضی سے یوں روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی اللہم اعز الاسلام بعر ابو بابی جیل اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی دعا حضرت عمرؓ کے حق میں قبول کی اور حضرت عمرؓ سے ملک اسلام کا بنا لیا گیا۔  
بخاری نے ابن مسعود رضی سے روایت کی ہے کہ جب عمرؓ مسلمان ہوئے ہم لوگ ہمیشہ معزز رہے۔

ابن سعد اور حاکم نے ابن مسعود رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ واللہ ہم کو یہ قدرت یہ تھی کہ ہم کعبہ کے پاس ظاہرین نماز پڑھتے یا تنگ کہ حضرت عمرؓ مسلمان ہوئے۔  
حاکم نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں اسلام اوس مرد کی مثل تھا کہ رو برو سے آ رہا ہو اور اوسکا قرب زیادہ ہوتا جاتا ہو جبکہ حضرت عمرؓ شہید ہوئے تو اسلام اوس مرد کی مثل ہو گیا کہ پیچھے ہٹتا جاتا ہو اور اوسکی دوری زیادہ ہوتی جاتی ہو  
ابن سعد نے عثمان بن المارقم سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی اللہم اعز الاسلام یا حبیب الرحلین الیک عمر بن الخطاب او عمرو بن ہشام دوسرے دن حضرت عمرؓ اول صبح آئے اور مسلمان ہو گئے۔

طبرانی نے (اوسط) میں انس رضی سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے



شب پنجشنبہ کو یہ دعا کی اللہم اعز الاسلام بمجر بن الخطاب و عمر بن ہشام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دن صبح کو آئے اور مسلمان ہو گئے۔

ابن سعد نے صہیب بن سنان سے روایت کی ہے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے تو اسلام ظاہر ہو گیا اور اسلام کی طرف لوگوں کو علانیہ طور سے بلایا اور بیت اللہ شریف کو اطراف میں ہم لوگ حلقہ باندھ کر بیٹھے اور ہم نے بیت اللہ کا طواف کیا اور جس شخص نے ہمارے ساتھ خلافت اور کینہ کیا ہم نے اوس سے انتقام لیا اور جس نے ہمارے ساتھ جیسا کیا ہم نے بھی اوس کے ساتھ ویسا ہی کیا۔

ابن سعد نے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ چالیس مردوں اور دس عورتوں کے بعد مسلمان ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مسلمان ہونے کے ساتھ ہی اسلام مکہ معظمہ میں ظاہر ہو گیا۔

حاکم اور ابن ماجہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے تو حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور یہ کہا اے محمد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام سے اہل آسمان خوش ہوئے ہیں۔

یہ یا باوس شے کے بیان میں ہر کہ ضما د کے اسلام لائیں اقع ہوئی

احمد اور مسلم اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ضما د کہ شریفین آیا اور وہ ازوشنورہ میں سے ایک مرد تھا اور وہ جن اور آسیب کے لئے منتر پڑھا کرتا تھا اوس نے بیوقوف کمینہ لوگوں سے یہ سنا تھا وہ کہتے تھے کہ محمد صلعم مجھوں میں ضما د نے کہا میں آپ کے پاس جاؤں گا شاید اللہ تعالیٰ آپ کو میرے ہاتھ سے شفا دے ضما د نے کہا کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور میں نے آپ سے کہا کہ میں اس ہوا یعنی جنات کے لئے منتر پڑھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ میرے ہاتھ سے جسکو

چاہتا ہے شفا دیتا ہے آپ میرے پاس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا الحمد للہ محمدہ ونستعینہ ونؤمن بہ ومتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمال من ہیدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا مدد لہ واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمداً عبیدہ ورسولہ ضماؤ نے سن کر کہا آپ ان کلمات کو پڑھیں اپنے پران کا اعادہ کیا ضماؤ نے سنکر کہا واللہ میں نے انہوں کا قول اور ساحرون کا قول اور ساحرون کا قول سنا ہے ان کلمات کی مثل میں نے نہیں سنی کلمات دریا کی نجد ہر کو پہنچ گئے ہیں آپ اپنا ہاتھ دیکھیں آپ سے اسلام پر بیعت کرتا ہوں ضماؤ نے آپ سے بیعت کی۔

## یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے کہ عمرو بن عبد القیس کے اسلام میں واقع ہوئی

ابن شاہین نے حسین بن محمد کے طریق سے روایت کی ہے حسین نے کہا مجھ سے میرے باپ نے اون سے جعفر بن الحکم العبدی نے اون سے صحابہ بن العباس اور مزیدہ ابن مالک نے عبد القیس کے ایک گروہ میں یہ حدیث کی ہے اونہوں نے کہا ہے کہ اشج عبد القیس ایک راہب کا دوست تھا اور دارین میں وہ اتر آکر تا ایک سال اشج نے اوس راہب سے ملاقات کی راہب نے اوس کو یہ خبر دی کہ ایک ایسا نبی مکہ میں ظہور کرے گا کہ وہ ہر یہ کہائے گا اور صدقہ نہ کہائے گا اسکے دونوں شانوں کے بیچ میں ایک علامت ہوگی اور وہ نبی کل ادیان پر غالب آئے گا پھر وہ راہب مر گیا اشج نے اپنے بھانجے عمرو بن عبد القیس کو بھیجا عمرو ماہ نہت الاشج کا شوہر تھا عمر و سال ہجرت میں مکہ میں آیا اور اوس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور اوس نے صحیح نشانی دیکھی سو مسلمان ہو گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کو سورہ الحمد للہ اور سورہ اقرآ باسم ربک پڑھائی اور

اوس سے آپ نے فرمایا کہ تو اپنے ماموں کو اسلام کی طرف بلاوہ پلٹ کے گیا اور اشج کو اس خبر سے خبر کی اشج مسلمان ہو گیا اور اوس نے اپنے اسلام کو ایک زمانہ تک چھپایا پھر اشج سولہ مردوں کے ساتھ نکلا اور مدینہ منورہ میں آیا جس رات کی صبح کو یہ لوگ مدینہ میں آئے اسی رات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکان سے باہر آئے اور آپ نے فرمایا کہ مشرق کی جانب سے ایک قافلہ ضرور آئے گا اہل قافلہ اسلام سے کراہت نہ کریں گے اور صاحب قافلہ کی ایک علامت ہوگی وہ لوگ آئے ان لوگوں کا آنا سال فتح مکہ میں تھا۔ اور اس حدیث کو ابن سعد نے اپنے طبقات میں بلا اسناد کے ذکر کیا ہے۔

## یہ باب اون آیتوں کے بیان میں ہے کہ طفیل بن عمرو والدوسی کے اسلام میں واقع ہوئی ہیں

بخاری نے ابو ہریرہ رضی سے روایت کی ہے کہ طفیل بن عمرو والدوسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ بنی ہوس نے تافرمائی کی ہے اور اسلام سے انکار کیا ہے آپ اون پر مدعا کریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یس کر رہے ہیں اور آپ نے اپنے ہاتھ اوٹھائے اور یہ دعا مانگی اللہم اہمہ دوساوات بہم۔

بیہقی نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ طفیل بن عمرو والدوسی یہ باتیں کرتے تھے کہ میں مکہ میں ایسے حال میں آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تھے قریش کے لوگ طفیل کے پاس گئے کہ طفیل مرد شریف اور شاعر اور عقلمند تھا قریش کے مردوں نے طفیل سے کہا کہ تم ہمارے شہر میں آئے ہو اور یہ مرد جو ہمارے درمیان میں ہر اسنے ہماری جماعت کو متفرق کر دیا ہے اور ہمارے امر کو پریشان کر دیا ہے اور اس مرد کا قول مثلاً ایسے جادو کر ہے کہ مرد اور مرد کے باپ کے درمیان اور مرد کے بیانی کے درمیان اور مرد اور اوس کی زوجہ کے درمیان جدائی ڈالتا ہے جو مصیبت ہم پر ہے ہم ڈرتے ہیں کہ

تم پر اور تمہاری قوم پر نہ آئے تم ہرگز اس مرد سے کلام نہ کیجو اور اس کی بات نہ سنو طفیل  
 نے کہا واللہ قریش کے لوگ مجھ سے یہی کہتے رہے یہاں تک کہ میں فیہ قصد کیا کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہ سنوں اور آپ سے بات نہ کروں یہاں تک کہ جب وقت میں  
 مسجد کی طرف گیا تو میں نے اپنے کانوں میں کپڑے بہر لئے کہ آپ کی کوئی بات میرے  
 کانوں میں نہ پہنچے میں مسجد کی طرف گیا یکایک میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کعبہ کے پاس کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں میں آپ کے قریب کھڑا ہو گیا اللہ تعالیٰ  
 نے یہ نہ چاہا کہ میں نہ سنوں مگر یہی چاہا کہ مجھ کو آپ کا بعض قول سنا دے میں نے کلام حسن  
 سنا اور سننے کے بعد میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں جھٹلند اور شاعر مرد ہوں کلام قبیح کلام  
 حسن سے بچ رہا ہوں نہیں ہے جو بات یہ مرد کہتا ہے میں اس کو سنوں اس امر سے کون  
 شے مجھ کو مانع ہے جو بات کہ یہ مرد کہتا ہے اگر وہ حسن ہے تو میں اس کو قبول کروں گا  
 اور اگر وہ قبیح ہے تو اس کو ترک کروں گا میں اتنی دیر ٹھہرا ہوا کہ آپ اپنے مکان کی طرف  
 پلٹے میں آپ کے پیچھے ہوا اور میں نے آپ سے کہا کہ آپ کی قوم کے لوگوں نے مجھے  
 ایسا کہا ایسا کہا آپ اپنے ام کو مجھ پر ظاہر فرمائیں آپ نے اسلام کو پیش کیا اور میرے  
 سامنے قرآن شریف پڑھا واللہ میں نے قرآن سے حسن کوئی قول ہرگز نہیں سنا اور کوئی امر  
 اسلام سے اعلیٰ نہیں سنا میں مسلمان ہو گیا اور میں نے آپ سے عرض کی اے نبی اللہ  
 میں اپنی قوم میں ایک ایسا مرد ہوں کہ سب میری اطاعت کرتے ہیں اور میں اپنی قوم  
 کی طرف پلٹ کے جانے والا ہوں اور ان کو اسلام کی طرف بلانے والا ہوں آپ میرے  
 واسطے اللہ تعالیٰ سے ایسی دعا فرما دیں کہ میرے لئے اللہ تعالیٰ کوئی ایسی نشانی پیدا  
 کر دے کہ میری قوم کے مقابلہ میں وہ مرد ہو سکے آپ نے میرے واسطے یہ دعا فرمائی  
 اللہم اجعل لہ آیتہ میں اپنی قوم کی طرف گیا یہاں تک کہ جب وقت میں ثنیہ کدہ میں تھا میری  
 دونوں آنکھوں کے بیچ میں ایک نور چراغ کی مثل واقع ہوا میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اے

میرے اللہ یہ نور میرے چہرہ میں نہ رہے بلکہ غیر چمک رہے ہیں اس امر سے ڈرتا ہوں کہ لوگ یہ گمان کر گئے کہ وہ مشعل ہے جو میرے چہرہ میں واقع ہوا ہے وہ نور میرے چہرہ سے میرے کوڑے کے سرے کی طرف پھر کر مثل ایک قندیل معلق کے ہو گیا پھر مینے اپنی قوم کو اسلام کی طرف بلایا و انہوں نے اسلام قبول کرنے میں تاخیر کی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی کہ بنی دوس نے مجھ پر غلبہ کیا ہے آپ اُن پر بددعا کریں آپ نے یہ دعا فرمائی اللہم اہد دوسا اور مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تم اپنی قوم کی طرف پلٹ جاؤ اور اُن کو اسلام کی طرف بلاؤ اور اُن کے ساتھ نرمی کرو میں پلٹ کر گیا اور میں دوس کی سرزمین میں مقیم رہا اور اُن کو اسلام کی طرف بلاتا رہا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی پھر میں اُن لوگوں میں سے جو میری قوم میں سے تھے ستر یا اسی گھرانے دوس کے اپنے ساتھ لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خیر میں آیا۔ اس حدیث کی روایت ابو نعیم نے واقدی کے طریق سے کی ہے کہ اسے کہ مجھ سے عبد اللہ بن جعفر نے عبد الواحد بن ابی عون الدوسی سے اس حدیث کو ساتھ حدیث کی ہے اور ابن اسحاق نے مغازی کے بعض نسخوں میں صالح بن کیسان کے طریق سے طفیل بن عمرو الدوسی سے اسی استاد کے ساتھ موصول روایت کی ہے اور یہ حدیث باقی نسخوں میں بلا استاد کے ہے۔

ابو الفرج اصفہانی نے کتاب (اعانی) میں کہا ہے کہ میرے چچا نے مجھ کو خبر دی ہے کہ ہم سے فرنبل بن عمرو بن ابی عمرو نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے اور لفظ اُسی کو ہیں اور ابو الفرج نے کہا ہے مجھ کو محمد بن الحسن بن ورید نے خبر کی ہے کہ میرے چچا نے مجھ سے عباس بن ہشام سے اُنہوں نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے کہ طفیل بن عمرو الدوسی اپنے مکان سے نکلے یہاں تک کہ مکہ معظمہ میں ایسے حال میں آئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو چکے تھے اور مدینہ کی طرف آپ نے ہجرت فرمائی تھی طفیل کو قریش نے نبی

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور اون سے کہا کہ تم ہمارے واسطے اس مرد کو اور جو شے اسکے پاس ہے اوس کو جانچو اور غور کرو طفیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے اسلام کو پیش کیا طفیل نے کہا کہ میں مرد شاعر ہوں میں جو کچھ کہتا ہوں آپ سنئے آپ نے ارشاد فرمایا چڑھو طفیل نے اشعار پڑھے طفیل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بھی پڑھتا ہوں تم سنو پھر آپ نے اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر قل ہو اللہ احد اللہ الصمد کو آخر سورہ تک پڑھا پھر قل اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ کو پڑھا اور طفیل کو اسلام کی طرف بلایا طفیل مسلمان ہو گئے اور اپنی قوم کی طرف پلٹ کر گئے اور ایسے حال میں قوم کے پاس آئے کہ اندھیری رات تھی پانی برس رہا تھا طفیل نے نہیں دیکھا کہ کدھر کو جا رہا ہوں اوس وقت ان کے کوڑے کی جانب میں ایک نور روشن ہو گیا طفیل اپنی قوم کے لوگوں کے پاس آئے لوگ اون کو لپیٹ گئے اور اون کے کوڑے کو کپڑے بگے وہ نور اون لوگوں کی انگلیوں کے درمیان سے نکل رہا تھا طفیل نے اپنے ماں باپ کو اسلام کی طرف بلایا طفیل کا باپ مسلمان ہو گیا اور ماں مسلمان نہ ہوئی پھر طفیل نے اپنی قوم کو اسلام کی دعوت دی کسی نے قبول نہیں کیا مگر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔

ابن جریر نے ابن الکلبی سے روایت کی ہے کہ اس وقت کہ طفیل کو ذی النور جو کہتے ہیں اون کے اس نام کا سبب یہ ہے کہ طفیل جب وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے اون کی قوم کے واسطے دعا کی طفیل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ مجھ کو میری قوم کی طرف آپ بھیجئے اور مجھ کو کوئی نشانی دیجئے آپ نے یہ دعا فرمائی (اللهم نور له) طفیل کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک نور بلند ہو گیا طفیل نے کہا اے رب مجھ کو خوف ہوتا ہے کہ لوگ اس نور کو دیکھ کر یہ نہ کہیں کہ یہ مثلہ ہی پس وہ نور طفیل کے کوڑے کی طرف پھر گیا اور وہ نور اندھیری رات میں طفیل کے واسطے

چمکتا تھا اور روشن ہوتا تھا۔

ابوالفرج اصفہانی نے (کتاب اخلاقی) میں ابن الکلبی سے یہ روایت کی ہے کہ طفیل جب وقت مکہ معظمہ میں آئے تو قریش کے آدمیوں نے ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے امر کو ذکر کیا طفیل آنحضرت صلعم کے پاس آئے اور آپ کے سامنے اپنے اشعار پڑھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طفیل کے روبرو سورہ اخلاص اور معوذتین پڑھی طفیل سکر اوسی وقت مسلمان ہو گئے اور اپنی قوم کی طرف عود کیا راوی نے طفیل کے کوڑے اور ان کے نور کے قصہ کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ طفیل نے اپنے باپ اور ماں کو اسلام کی طرف بلایا طفیل کا باپ مسلمہ بن ہو گیا اور ان کی ماں مسلمان نہ ہوئی اور طفیل نے اپنی قوم کو اسلام کی طرف بلایا انہوں نے اسلام قبول نہیں کیا پھر طفیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو خبر کی جبکہ آنحضرت صلعم نے طفیل کی قوم کی ہدایت کے واسطے دعا فرمائی تو طفیل نے آپ سے کہا کہ میں اس امر کو دوست نہیں رکھتا تاکہ آپ ان کے لئے بہتری کی دعا فرما دیں آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ ان لوگوں میں تمہاری مثل بہت لوگ ہیں۔

یہ باب عثمان بن مظعون کے اسلام لانے میں جو امر واقع ہوا اس

کے بیان میں ہے

احمد اور ابن سعد نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں اپنے مکان کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے آپ کی طرف عثمان بن مظعون گزرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکر تہنیت کیا آپ نے عثمان سے فرمایا کیا تم نہیں بیٹھو گے عثمان نے کہا مان بیٹھوں گا عثمان آپ کے پاس بیٹھ گئے اس درمیان کہ آپ عثمان سے باتیں کر رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان

کی طرف نگاہ اڑھائی اور آپ نے ایک ساعت آسمان کی طرف دیکھا پھر آپ نے اپنی نگاہ مبارک کو آسمان سے زمین کی طرف لانا شروع کیا یہاں تک کہ آپ نے اپنی نگاہ کو اپنی ذہنی طرف زمین پر اتارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس نشست سے جو عثمان کی طرف بیٹھ ہوئے تھے اوس طرف کو پہر گئے جس طرف آپ نے اپنی نگاہ مبارک اوتاری تھی آپ اپنے سر مبارک کو ہلارہے تھے گویا آپ سے کوئی کچھ کہہ رہا ہے اور آپ اوس کو سمجھ رہے ہیں اور ابن مظعون دیکھ رہے تھے جبکہ آپ نے اپنی حاجت کو پورا کر لیا جیسے پہلی بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ مبارک آسمان کی طرف اڑھئی تھی آپ کی نگاہ آسمان کی طرف اڑھئی اور آپ کی نگاہ اوس فرشتہ کے پیچھے تھی یہاں تک کہ وہ آسمان میں چپ گیا اور آپ پہلی نشست کے موافق عثمان کی طرف متوجہ ہوئے عثمان نے کہا اے محمد آپ نے جو فعل صبح کے وقت کیا میں نے آپ کا ایسا فعل نہیں دیکھا آپ نے عثمان سے پوچھا تم نے مجھ کو کیا فعل کرتے دیکھا عثمان نے آپ کو آپ کی اوس حالت سے خبر کی آپ نے عثمان سے پوچھا کیا تم اوس کو سمجھ گئے عثمان نے کہا ہاں میں سمجھ گیا آنحضرت صلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس ابھی آئے عثمان نے آپ سے پوچھا جبریل نے آپ سے کیا کہا آپ نے فرمایا جبریل نے کہا ان اللہ یا میر بالعدل والاحسان وایتا زوی القربیٰ دینی عن الفحشا والفسق والبغی یعظکم لعلمکم تذکرون عثمان نے کہا کہ یہ وہ وقت تھا کہ اسلام نے میرے دل میں قرار پکڑا اور میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست رکھا۔

یہ باب جنات کے اسلام لانے اور ان آیتوں کے بیان میں ہے کہ  
**جنات کے اسلام میں واقع ہوئیں**

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے واذفرنا الیک نغراسن الجن۔ لستمعون القرآن آخر آیات تک



اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قل اوحی الی انا استمع نفر من الجن آخر آیات تک  
شیخین نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
اپنے اون اصحاب کے گروہ میں جو شوق عکاظ کا قصد کر کے جانے والے تھے تشریف  
لے گئے یہ وہ وقت تھا کہ شیاطین اور آسمان کی خبر کے درمیان ایک امر حائل ہو گیا تھا  
اور شیاطین پر آگ کے شعلے مارے جاتے تھے شیاطین اپنی قوم کی طرف پلٹ کر گئے  
تھے شیاطین کی قوم نے اون سے پوچھا تھا تم کو کیا ہو گیا ہے کہ آسمان کی خبر نہیں لاتی  
ہو شیاطین نے کہا کہ ہمارے درمیان اور آسمان کی خبر کے درمیان ایک امر حائل ہو گیا  
ہے ہم پر آگ کے شعلے مارے جاتے ہیں اون کی قوم نے کہا کہ تمہارے اور آسمان  
کی خبر کے درمیان کوئی امر حائل نہیں ہوا ہے مگر وہ شے کہ نئی ظہور میں آئی ہے تم  
لوگ زمین کے مشرق اور مغربوں میں جاؤ اور تم دیکھو کہ وہ کیا شے ہے جو تمہاری اور  
آسمان کی خبر کے درمیان حائل ہوئی ہے شیاطین گئے اور مشرق اور مغرب روئے  
زمین میں پھر رہے تھے وہ گروہ جو تمامہ کی جانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف  
گیا تھا اور آپ اوس وقت مقام نخلہ میں تشریف رکھتے تھے اور اپنے اصحاب کو فخر  
کی نماز پڑھا رہے تھے جبکہ اوس گروہ نے قرآن شریف آپ سے سنا تو اوس پر کان  
لگا دے اور شیاطین نے آپس میں کہا کہ واللہ یہ وہ امر ہے جو تمہارے درمیان اور  
آسمان کی خبر کے درمیان حائل ہوا ہے اس جگہ سے جس وقت وہ شیاطین اپنی  
قوم کی طرف پلٹ کر گئے تو اپنی قوم سے انہوں نے یہ کہا یا قومنا انا سمعنا قرانا عجبا یہی  
الی الرشد فامنا به ولن نشرك بربنا احدا۔

شیخین نے مسروق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے ابن مسعود رضی سے  
سوال کیا کہ جس رات میں جنات نے قرآن شریف سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کو کس نے جنات کی خبر دی تھی ابن مسعود رضی نے کہا کہ ایک درخت نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو جنات کی خبر دی تھی۔

مسلم اور احمد و ترمذی نے علقمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا تم لوگوں میں سے کوئی شخص لیلۃ الجن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا تھا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم لوگوں میں سے کوئی شخص آپ کی صحبت میں نہیں رہا لیکن ایک رات کو مکہ معظمہ میں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گم کیا ہم نے کہا آپ کو کسی نے دھوکہ سے قتل کر ڈالا یا کوئی اور ڈاکر لے گیا آپ کہاں گئے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے بُری رات میں شبِ باشی کی جس رات میں قوم نے شبِ باشی کی یعنی وہ رات بہت بُری تھی جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے چلے گئے تھے جبکہ اول صبح ہوئی یکایک ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ حراء کی طرف سے آ رہے ہیں ہم نے اپنی پریشانی سے جو آپ کی وجہ سے شبِ بھر رہی تھی آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا کہ میرے پاس جنات کی طرف سے ایک بلانے والا آیا تھا میں جنات کے پاس گیا اور میں نے اون کے رو برو قرآن شریف پڑھا اسکے بعد آپ تشریف لے گئے اور ہم کو جنات کے قدموں کے نشانات اور جنات نے جو آگ جلائی تھی اسکے آثار دکھائے۔

ابن جریر اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابو عثمان انحرعی کے طریق سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا اور آپ اوس وقت مکہ معظمہ میں تھے کہ تم لوگوں میں جو شخص اس امر کو دوست رکھتا ہے کہ آج کی رات جنات کے امر میں حاضر رہے اوس کو چاہیے کہ وہ حاضر رہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اصحاب میں سے کوئی شخص میرے سوا حاضر نہ ہوا ہم گئے یہاں تک کہ جس وقت ہم اہلی مکہ میں پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاسے مبارک سے میرے واسطے ایک خط کھینچا پھر آپ نے مجھ سے اوس خط کے درمیان بیٹھنے کے لئے فرمایا پھر

آپ چلے گئے یہاں تک کہ آپ پہنچ کر کھڑے ہو گئے اور آپ نے قرآن شریف شروع فرمایا اور آپ کو کثیر جماعتوں نے گمیر لیا۔ یہاں تک کہ وہ لوگ میرے اور آپ کے درمیان حائل ہو گئے اور میں آپ کی آواز نہیں سنتا تھا پر وہ چلے گئے اور جیسے ابر کے ٹکڑے ہوتے ہیں ٹکڑے ٹکڑے ہو کر جا رہے تھے یہاں تک کہ اون میں سے ایک گروہ باقی رہ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے ساتھ فارغ ہو گئے پھر آپ آئے اور ظاہر ہو گئے اور میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے دریافت فرمایا کہ وہ گروہ کہاں گیا مینو بتلایا یا رسول اللہ وہ لوگ وہ ہیں پھر آپ نے ہڈی اور گوبر لیا اور ہڈی اور گوبر اون کو دیا پھر آپ نے ہڈی اور گوبر سے طہارت کرنے کے واسطے ممانعت فرمائی (یعنی ڈھیلے کی جائے آدمی ہڈی اور گوبر استعمال نہ کریں)۔

بیہقی اور ابو نعیم نے علی بن رباح کے طریق سے ابن مسعود رضی سے روایت کی ہے کہ اسے کہہ چکے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جانے کے لئے خواہش کی آپ نے فرمایا کہ جنات کا گروہ پندرہ برادر زادے اور بنی عم بنی آج کی رات میرے پاس وہ آئیں گے میں اون کے سامنے قرآن شریف پڑھوں گا آپ نے جس جگہ کا ارادہ فرمایا تھا میں آپ کے ہمراہ وہاں گیا آپ نے میرے واسطے ایک خط کمینچا اور مجھ کو اوس کے بیچ میں بٹھلادیا اور آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اس خط سے باہر نہ نکلیو میں اوس خط میں رات بھر رہا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کے ساتھ ہی میرے پاس تشریف لائے جبکہ صبح ہو گئی تو میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس جگہ تشریف فرما تھے میں ضرور اوس کو معلوم کروں گا میں گیا اور میں نے ستر اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ دیکھی۔

بیہقی نے ابو الجوزاء کے طریق سے ابن مسعود رضی سے روایت کی ہے کہ اسے کہہ چکے لیکن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ میں گیا یہاں تک کہ آپ مقام حجون

میں تشریف لائے اور آپ نے میرے اطراف میں ایک خط کھینچا پہر آپ جنات کی طرف تشریف لے گئے جنات نے آپ کی اطراف ہجوم کیا جنات کا ایک سردار جبکا نام دروان تھا اوس نے آپ سے عرض کیا کہ میں ان جنات کو آپ کے پاس سے کوچ کرا دیتا ہوں آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے مجھ کو کوئی شخص نجات نہ دلائے گا۔

بیہقی نے ابو عثمان التہمدی سے یہ روایت کی ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بعض راستوں میں ایک جھٹ کو دکھایا اور پوچھا یہ لوگ کون ہیں کسی نے کہا کہ یہ جھٹ لوگ ہیں ابن مسعود نے کہا کہ ان کی مشابہہ میں نہیں دیکھا مگر جنات کو لیلیٰ ابن مین کہ وہ ہباگ رہے تھے اور بعض کے پیچھے بعض جا رہا تھا۔

ابو نعیم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے جس رات جنات میں سوا ایک گروہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا تھا میں آپ کے ساتھ تھا جنات میں سوا ایک مرد آگ کا ایک شعلہ لئے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا جبریل علیہ السلام نے کہا اے محمد سنو آپ کو میں وہ کلمات سکھاتا ہوں کہ جس وقت اولن کلمات کو آپ پڑھیں گے تو جن کا شعلہ بجھ جائے گا اور وہ اپنے منہ کے بل او نہا کر پڑے گا آپ یہ پڑھیں

اعوذ بوجہ اللہ اکبرم وکلمات التامۃ الی لا یجوز ہن بر ولا فاجر من شر ما نازل من السماء  
وما یخرج فیہا ومن شر ما ذرانی الارض وما یخرج منها ومن شر فتن اللیل ومن شر طوارق  
اللیل والنہار الا طارقا یطرق بخیر یا رحمن۔

بیہقی اور ابو نعیم و ابو التیاح سب یہ روایت کی ہے کہ عبد الرحمن بن خنیس سے کسی نے پوچھا کہ جبوقت شیاطین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیونکر عمل کیا عبد الرحمن نے کہا کہ شیاطین پہاڑوں اور صحراؤں سے آپ کے پاس اترے اور وہ شیاطین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ کرتے تھے اور ان شیطانوں میں ایک شیطان تھا جس کے ہاتھ میں آگ کا ایک شعلہ تھا وہ یہ ارادہ کرتا

تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے جلاوے جبریل علیہ السلام آ پ کے پاس آئے اور آپ سے کہا اے محمدؐ ہوا عوذ بکلمات اللہ التامات التي لا تؤذي من بر ولا فاجر من شر ما خلق وذرا وروبر او من شر فتن الليل والنهار ومن شر كل طلاق لا طارقا بطرق غيية يا حمن آپ نے ان کلمات کو پڑھا شیاطین کی آنکھ نیمہ کئی اور اللہ تعالیٰ فی اون کو بھگا دیا۔

طبرانی اور ابو نعیم نے ابو زید کے طریق سے ابن مسعود رضی سے روایت کی ہے کہ اسے کہہ کر درمیان کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہ میں تھے اور آپ اپنے اصحاب کے ایک گروہ میں تھے اسوقت آپ نے فرمایا کہ میرے ساتھ تم لوگوں میں سے ایک مرد چلے اور میرے ساتھ وہ مرد نہ چلے جس کے دل میں بمقدار ذرہ آلودگی ہو میں آپ کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور میں نے ایک چاگل لے لی اور میں اسکو گمان نہیں کرتا تھا مگر بانی میں آپ کے ہمراہ نکلا یہاں تک کہ اسوقت ہم اعلیٰ مکہ میں پہنچے میں نے کثیر جماعتوں کو مجتمع دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے واسطے ایک خط کھینچا پھر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اس جگہ ٹھہرے رہو یہاں تک کہ میں تمہارے پاس آؤں میں ٹھہر گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنات کی طرف تشریف لے گئے میں نے جنات کو دیکھا کہ جنات آپ کے پاس حچم کر رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے ساتھ رات بہر باتیں کرتے رہے یہاں تک کہ میرے پاس صبح کے وقت تشریف لائے اور مجھ سے دریافت فرمایا کیا تم اسے ابن مسعود رضی اپنی جگہ بیٹھے رہے میں نے عرض کیا کیا آپ نے مجھ سے یہ نہیں فرمایا تھا کہ میرے آتے تک تم ہمیں بیٹھے رہو پھر آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس وضو کا پانی ہے میں نے کہا ہاں ہے میں نے آفتاب کو کھولا ایک بیٹے دیکھا کہ وہ نبیہ تھی میں نے کہا واللہ میں نے آفتاب کو کیا تھا اور میں اسکو گمان نہیں کرتا تھا مگر بانی وہ نبیہ نکلی آپ نے فرمایا

حرفہ طیبہ و باء طور پر آپ نے اوس سے وضو کیا جبکہ آپ نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے جنات  
میں سے دو شخص آپ کے پاس آئے اور دونوں نے کہا یا رسول اللہ ہم اس امر کو دوست  
رکھتے ہیں کہ نماز میں آپ ہماری امامت کریں آپ نے اون کو اپنے پیچھے صفت بستہ کیا  
پھر آپ نے ہکو نماز پڑھ لی پھر آپ وہاں سے پہرے میں آپ سے پوچھایا کہ کون لوگ  
ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نصیبین کے جنات ہیں بہت سے ایسے  
اموران کے آپس میں تھے کہ جن میں جگہ اٹھایا میرے پاس فصل خصوصت کیا اسطے  
آئے تھے اور اونہوں نے مجھ سے زاد راہ کے باب میں سوال کیا میں نے اون کو توشہ دیا  
میں نے آپ سے پوچھا آپ نے اون کو کیا توشہ دیا آپ نے فرمایا گو براور جو شے گوہر کی قسم  
سے ہو اوس کو وہ پاؤں اوس کو تھوپاؤں گے اور جو شے ہڈی کی قسم سے پاؤں گے اُسکو  
گوشت دے ہڈی پاؤں گے اون چیزوں کے بیان کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے گوبر اور ہڈی سے طہارت کرنے کے واسطے ممانعت فرمائی۔

ابو نعیم نے ابو معلی کے طریق سے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم قبل ہجرت کے مکہ کے نواحی کی طرف تشریف لے گئے میرے واسطے  
ایک خط کینچا اور مجھ سے فرمایا یہاں تک کہ میں آؤں کچھ بات نہ کیجو پھر آپ نے فرمایا کہ  
جس شے کو تم دیکھو اوس سے ہرگز نہ ڈریو پھر آپ آگے کو توڑے بڑے پہر بیٹھ گئے  
یکلک سینے دیکھا کہ کالی صورت والے مرد گویا وہ جٹ تھے موجود تھے اور وہ ویسے تھے  
جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (کا دواکیو تون علیہ لبدا) یعنی یہ ارادہ کیا کہ میں قریب  
جاؤں اور آپ سے اون کو دفع کروں اور وہاں تک پہنچ جاؤں جہاں تک میں  
پہنچ سکوں پھر مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ عہد لیتا یاد آیا کہ آپ نے اپنے  
آنے تک مجھ سے ٹھہرنے کے واسطے فرمایا تھا اس وجہ سے میں اپنی جاسے پر سیرارہ  
پہرینے دیکھا وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے متفرق ہو کر چلے گئے

مین نے سنا وہ لوگ یہ کہتے تھے یا رسول اللہ ہمارا سفر دور و دراز ہے اور ہم جانیا لے  
ہیں آپ ہم کو ز اور اہ دین آپ نے اون سے فرمایا کہ تمہارے واسطے گو برہنہ اور وہ ڈھری  
ہے جس کے پاس تم لوگ پہنچو گے تمہارے لئے اوس پر گوشت موجود ہو جائیگا۔  
اور وہ گو بر تمہارے لئے ہے جسکو تم پاؤ وہ تمہارے واسطے عمر ہو جائے گا جس وقت  
اونہوں نے پیٹھ پہیری مین نے آپ سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ  
لوگ نصیبین کے جنات ہیں۔

ابو نعیم نے ابو ظبیان کے طریق سے ابن مسعود رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئے اور اپنے ساتھ مجھ کو لے گئے یہاں تک کہ آپ کشادہ  
میدان میں آئے پھر آپ نے میرے واسطے ایک خط کھینچا پھر آپ نے فرمایا کہ جب تک  
مین تمہارے پاس پلٹ کر آؤں تم ہمیں ٹھیرے رہو آپ سحر تک نہیں آئے جب آپ  
آئے تو آپ نے فرمایا مین جنات کی طرف بھیجا گیا تھا مین نے آپ سے دریافت کیا  
کہ یہ کیا آوازیں ہیں جن کو مین سنتا ہوں آپ نے فرمایا کہ جس وقت اونہوں نے مجھ کو  
رخصت کیا اور مجھ سے سلام علیک کی تھی اون کی یہ آوازیں تھیں۔

طبرانی اور ابو نعیم نے ابو عبد اللہ السجلی کے طریق سے ابن مسعود رض سے روایت کی  
ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ الجن مین مجھ کو اپنے ہمراہ لے گئے مین  
آپ کے ساتھ گیا یہاں تک کہ ہم اعلیٰ مکہ مین پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
میرے واسطے ایک خط کھینچا اور مجھ سے فرمایا تم ہمیں ٹھیرے رہو کہ مین نہ جاؤ پھر آپ  
جلدی سے پہاڑوں مین چلے گئے مین نے دیکھا کہ پہاڑ کی چوٹی پر سے مرد آپ کے  
پاس اتر رہے تھے اتنے آدمی اترے کہ میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
درمیان حائل ہو گئے بیٹے تلوار نیام سے نکالی اور بیٹے کہا کہ ان کو یہاں تک مارو نہ گنا  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے چھڑاؤن گا پھر مین نے آپ کے اوس ارشاد

کو یاد کیا کہ آپ نے جاتے وقت مجھ سے فرمایا تھا کہ میں جب تک آؤں تم اسی جگہ  
 ٹھیرے رہو میں اسی حالت میں رہا یہاں تک کہ فجر روشن ہو گئی اور آپ تشریف  
 لائے اور میں اپنی جگہ ٹھیرے ہوا تھا آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کیا تم اسی حالت  
 پر رات بھر رہے بیٹے کہا اگر میں ایک مہینہ ٹھیرتا تب بھی یہیں رہتا یہاں تک کہ آپ  
 تشریف لاتے پھر میں نے جس امر کے کرنے کا ارادہ کیا تھا آپ کو اس سے خبر کی  
 آپ نے فرمایا کہ اگر تم اوس خط سے نکلتے تو روز قیامت تک نہ میں تم سے ملتا اور نہ تم  
 مجھ سے ملتے پھر آپ نے اپنے دست مبارک کی انگلیاں میری اونگلیوں میں ڈالیں  
 اور مجھ سے فرمایا کہ مجھ سے یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ جن اور انس مجھ پر ایمان لاویں لیکن  
 انسان جو میں وہ تو ایمان لے آئے لیکن جنات جو میں اون کو تم نے دیکھ لیا۔

طبرانی اور ابو نعیم نے عمر و البکالی کے طریق سے ابن مسعود رضی سے روایت کی ہے  
 کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنے ہمراہ لیا ہم گئے یہاں تک کہ ہم  
 ایسی ایسی جگہ میں پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط کھینچا اور آپ نے  
 فرمایا کہ اس خط کے درمیان چموا اور اس سے باہر نہ نکلیو اگر تم اس خط سے باہر نکلو گے  
 تو ہلاک ہو جاؤ گے میں اوس خط میں رہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قسم کی  
 چال سے چلے گئے پھر ابن مسعود رضی نے اون اشخاص کو ذکر کیا گویا وہ جٹ تھے نہ ان  
 کے جسم پر کوئی کپڑا تھا اور نہ اون کی مشرگاہ وغیرہ دیکھتی تھی لہذا بے قد کے لوگ تھے  
 اون کے جسم پر قلیل گوشت تھا وہ لوگ اس طور پر واللہ جمع ہو کر آئے کہ یہ معلوم ہوتا  
 تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سوار ہوئے جاتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اون کے سامنے قرآن شریف پڑھنے لگے اور جنات میرے پاس آتے اور میرے  
 اطراف بیٹھتے اور میرے سامنے آتے تھے میں اون سے نہایت درجہ ڈرا جس وقت  
 صبح کا عمو دشت ہوا وہ لوگ جانے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا سر مبارک



میری آغوش میں رکھا پھر ایسے تھوڑے اشخاص آئے جن کے جسموں پر سفید کپڑے تھے اور وہ لمبے قد والے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے پہلی بار میں جیسے ڈراتا ہوں اس سے زیادہ ان لوگوں سے ڈرا بعض نے بعض سے کہا کہ ہم آپ کے واسطے ایک مثال بیان کرتے ہیں بعض نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطے تم مثل کہو ہم اس مثل کی تاویل کریں گے یا ہم مثل کہتے ہیں تم لوگ اس کی تاویل کرو اور میں نے بعض سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل ایسی ہے جیسے کہ ایک سردار مرد نے ایک مضبوط بنا قائم کی پھر اس سردار نے ایک شخص کو آدمیوں کے پاس کھانا کھانے کی دعوت دینے کے واسطے بھیجا آدمیوں میں سے جو شخص اس سردار کے کھانے پر نہیں آیا تو وہ سردار اس کو نہایت عذاب دیگا یہ مثل سن کر دوسری لوگوں نے کہا کہ سید رب العالمین ہے اور بنا اسلام ہے اور کھانا جنت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوت دینے والے ہیں جو شخص آپ کا اتباع کرے گا وہ جنت میں ہوگا اور جو شخص آپ کا اتباع نہ کرے گا اس کو عذاب دیا جائیگا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میدان ہو گئے اور آپ نے دریافت فرمایا اے ابن ام عبد تم نے کیا دیکھا میں نے آپ سے بیان کیا کہ ایسا دیکھا ایسا دیکھا آپ نے فرمایا جو باتیں انہوں نے کیں مجھ سے پوشیدہ نہیں رہیں وہ باتیں کر نیوالے ملائکہ کا ایک گروہ تھا۔

ابو نعیم نے ابورجاء کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم سفر میں تھے یہاں تک کہ ہم ایک پانی پر اترے ہم نے اپنے ڈیرے کھڑے کئے اور میں قیلو کہ کرنے کے واسطے گیا یکایک میں نے ایک سانپ کو دیکھا کہ وہ ڈیرے میں داخل ہوا اور وہ سانپ تڑپ رہا تھا میں نے اپنا ٹوٹا لیا اور اس سانپ پر پانی چھڑکا جس وقت میں نے اس پر پانی چھڑکا اس کو سکون ہو گیا جبکہ میں نے پانی روک لیا وہ تڑپنے لگا جبکہ میں نے عصر کی نماز پڑھی وہ سانپ گر گیا میں نے اپنی جامہ دانی کا قصہ کیا اور اس میں سے ایک سفید کپڑا نکالا اور اس سانپ کو

لپیٹا اور کفن پہنایا اور اس کے واسطے ایک گڑھا کھودا اور اس کو سینے دفن کر دیا پھر ہم اپنے  
 اوس دن اور رات چلتے رہے یہاں تک کہ جس وقت میں صبح کی اور ایک پانی پر ہم  
 سب لوگ اترے اور ہم نے اپنے ڈیرے لگائے میں قیلو کہ کرنے کو گیا یکا یک میں نے  
 یہ آوازیں سنیں تم پر سلام دو بارہ ایک بار اور نہ دس بار اور نہ سو بار اور نہ ہزار بار اس تعداد  
 سے زیادہ سلام تم پر رہے میں پوچھا تم کون لوگ ہو اور انہوں نے جواب دیا کہ ہم جن لوگ  
 ہیں بارک اللہ علیک تو نے ہمارے ساتھ ایسا احسان اور نیکی کی ہے کہ ہر طاقت  
 نہیں ہے کہ ہم اوس کا بدل دے سکیں میں نے پوچھا میں نے کیا احسان کیا ہے انہوں  
 نے کہا کہ وہ سانپ کہ تمہارے پاس مر گیا جن جنات نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 بیعت کی تھی اور انہیں سے جو باقی رہ گئے تھے ان کا آخر وہ شخص تھا۔

ابو نعیم نے معاذ بن عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ اسے کہ میں حضرت  
 عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا ایک مرد آیا اور اس نے کہا اے امیر المؤمنین  
 ایسے حال میں کہ میں ایک جنگل میں تھا یکا یک میں نے دیکھا دو گیلے سامنے سے آئے  
 ایک ایک مکان سے آیا اور دوسرا ایک مکان سے آیا دونوں بڑھ گئے اور بڑھنے لگے  
 پھر وہ دونوں جدا ہو گئے اور ان دونوں میں کا ایک جس وقت آیا دوسرے سے کہ تم  
 میں گیا یہاں تک کہ ان دونوں کے بڑھنے کی جگہ آیا یکا یک میں نے سانپوں کی قسم  
 سے کچھ شے دیکھی میں نے اوس کی مثل ہرگز کوئی شے نہیں دیکھی مشک کی بو کو میں نے اوس کے  
 بعض سے پایا یعنی نہایت درجہ اوس میں خوشبو تھی میں ان سانپوں کو پلٹنے لگا کہ  
 دیکھو کون سے سانپ کی یہ خوشبو ہے یکا یک مجھ کو معلوم ہوا کہ وہ خوشبو اوس زرد  
 سانپ کی تھی جو باریک تھا میں نے یہ گمان کیا کہ یہ خوشبو اوس خیر کی وجہ سے ہے جو  
 اس سانپ میں ہے میں نے اوس سانپ کو اپنے عمامہ میں لپیٹا پھر میں نے اوس کو دفن  
 کر دیا اس درمیان کہ میں جابجا تھا یکا یک ایک منادی نے کہنے والے نے مجھ کو ندا کی

لپیٹا اور کفن پتایا اور اوسکے واسطے ایک گڑھا کھودا اور اوس کو سینے دفن کر دیا پھر ہم اپنے اوس دن اور رات چلتے رہے یہاں تک کہ جسوقت میں صبح کی اور ایک پانی پر ہم سب لوگ اترے اور ہم نے اپنے ڈیرے لگائے میں قیلو کہ کرتے کو گیا یکا یک سینے یہ آوازیں سنیں تم پر سلام دوبارہ ایک بار اور نہ دس بار اور نہ سو بار اور نہ ہزار بار اس قعداؤ سے زیادہ سلام تم پر ہے میں پوچھا تم کون لوگ ہو اونہوں نے جواب دیا کہ ہم جن لوگ ہیں یا رب اللہ علیک تو نے ہمارے ساتھ ایسا احسان اور نیکی کی ہے کہ ہر لحاظ سے نہیں ہے کہ ہم اوس کا بدل دے سکیں میں نے پوچھا میں نے کیا احسان کیا ہے انہوں نے کہا کہ وہ سانپ کہ تمہارے پاس مر گیا جن جنات نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی اور انہیں سے جو باقی رہ گئے تھے انکا آخر وہ شخص تھا۔

ابو نعیم نے معاذ بن عبد اللہ بن معمر سے روایت کی ہے کہ اسے کہ میں حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا ایک مرد آیا اور اس نے کہا اے امیر المؤمنین ایسے حال میں کہ میں ایک جنگل میں تھا یکا یک میں نے دیکھا دو گبولے سامنے سے آئے ایک ایک مکان سے آیا اور دوسرا ایک مکان سے آیا دو تون بڑھ گئے اور بڑھنے لگے پھر وہ دونوں جدا ہو گئے اور اون دونوں میں کا ایک جسوقت آیا دوسرے سے کہ تمہا میں گیا یہاں تک کہ اون دونوں کے بڑھنے کی جگہ آیا یکا یک میں نے سانپوں کی قسم سے کچھ شے دیکھی میں نے اوسکی مثل ہرگز کوئی شے نہیں دیکھی مشک کی بو کو میں نے اوسکے بعض سے پایا یعنی نہایت درجہ اوس میں خوشبو تھی میں اون سانپوں کو پلٹنے لگا کہ دیکھوں کون سے سانپ کی یہ خوشبو ہے یکا یک مجھ کو معلوم ہوا کہ وہ خوشبو اوس زرد سانپ کی تھی جو باریک تھا میں نے یہ گمان کیا کہ یہ خوشبو اوس خیر کی وجہ سے ہے جو اس سانپ میں ہے میں نے اوس سانپ کو اپنے عمامہ میں لپیٹا پھر میں نے اوس کو دفن کر دیا اس درمیان کہ میں جا رہا تھا یکا یک ایک منادی کہنے والے نے مجھ کو ندا کی

اور میں اوسکو نہیں دیکھتا تھا اوس نے نہ کرتے والے نے مجھ سے پوچھا اے عبداللہ یہ کیا کام ہے جو تو نے کیا میں نے جواب دیکھا تھا اوس سے اوس کو خبر کی اوس نے کہا کہ تحقیق تو نے ہدایت پائی یہ دو سانپ اون جنات میں سے تھے جو بنی شعیبان اور بنی اقیس سے ہیں یہ دونوں آپس میں لڑے اور مقتولین سے وہ تھا جس کو تو نے دیکھا اور جس کو تو نے لیا وہ شہید ہو گیا تھا اور وہ شہید اون جنات میں سے تھا جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وحی سنی تھی۔

ابو نعیم نے ابراہیم نخعی سے روایت کی ہے کہ اسے کہ عبد اللہ کے اصحاب میں سے ایک گروہ نکلا وہ لوگ حج کا ارادہ رکھتے تھے جسوقت وہ بعض راستہ میں تھے یکایک وہ ایک ایسے سانپ کے پاس موجود ہو گئے کہ وہ راستہ میں بل کھا رہا تھا اور سفید تھا اور مشک کی بو اوس سے محک رہی تھی میں نے اپنے ہمراہی دوستوں سے کہا کہ تم چلے جاؤ میں نہ جاؤں گا یہاں تک کہ میں دیکھوں گا کہ اس سانپ کا کیا انجام ہوتا ہے مجھ کو دیر نہیں گزری کہ وہ سانپ مر گیا میں نے ایک سفید کپڑے کا قصد کیا اور اوس کو اوس کپڑے میں لپیٹا پہر میں نے راستہ سے اوس کو علیحدہ کیا اور دفن کر دیا اور میں اپنے دوستوں سے جا ملا واللہ ہم لوگ بیٹھے ہوئے تھے یکایک چار عورتیں مغرب کی طرف سے آئیں اور اون میں سے ایک عورت نے پوچھا کہ تم لوگوں میں سے کس شخص نے عمر کو دفن کیا ہم نے پوچھا کون عمر و اوس نے کہا تم لوگوں میں سے کس نے سانپ کو دفن کیا میں نے کہا میں نے دفن کیا اوس عورت نے کہا سنو تم نے ایسے شخص کو دفن کیا کہ وہ بہت روزہ رکھنے والا اور بڑا نماز پڑھنے والا تھا اور جو شے کہ اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہے اوسکے ساتھ وہ امر کرتا تھا اور وہ تمہارے نبی پر ایمان لایا تھا اور چار سو برس قبل اسکے کہ تمہارے نبی مبعوث ہوں اوس نے تمہاری نبی کی صفت آسمان میں سنی تھی ہم نے سن کر اللہ تعالیٰ کی حمد کی پھر ہم نے اپنا حج

اودکیا پرمین مدینہ منورہ میں حضرت عمر بن الخطاب رضی کی خدمت میں گیا اور اس سانپ کے واقعہ سے آپ کو خبر کی حضرت عمر رضی نے فرمایا کہ اوس عورت نے سچ کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ چار سو برس پہلے اس سر کہ میں بیعت ہوں وہ مجھ پر ایمان لایا تھا۔

حاکم اور طبرانی اور ابن مردویہ نے صفوان بن المعطل سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم حج کے واسطے اپنے مقام سے نکلے جبکہ ہم مقام عرج میں تھے یکایک ہمنے ایک سانپ کو موجود پایا کہ وہ تڑپ رہا تھا ہم کو دیر نہیں گذری کہ وہ مر گیا ایک مرد نے اوس کو ایک پارچہ میں لپیٹا اور دفن کر دیا پھر ہم لوگ مکہ معظمہ میں آئے اور ہم مسجد الحرام میں تھے یکایک ہم نے دیکھا کہ ایک شخص ہمارے پاس آکر کھڑا ہو گیا اور اوس نے پوچھا کہ تم لوگوں میں سے کون شخص عمرو بن جابر کا صاحب ہے ہم نے کہا کہ ہم عمرو کو نہیں پہچانتے اوس نے پوچھا تم لوگوں میں کون شخص سانپ کا صاحب ہے لوگوں نے کہا یہ شخص ہے اوس نے کہا آگاہ ہو جاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جنات میں سے نو اشخاص جو آئے تھے اور آپ سے قرآن شریف سنتے تھے ان لوگوں میں سے یہ آخر مرنے والا شخص تھا۔

ابو نعیم اور ابن مردویہ نے ثابت بن قطیبہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابن مسعودؓ کے پاس ایک مرد آیا اور اوس نے کہا کہ ہم لوگ سفر میں تو ایک ایسا سانپ کے پاس سے گذرے کہ مقتول اور خون آلود تھا ہم نے اوس کو دفن کر دیا جس وقت ہمارے ساتھی اترے اون کے پاس عورتیں یا مرد آئے اور انہوں نے پوچھا کہ عمرو کا صاحب تم لوگوں میں کون ہے ہم نے پوچھا کون عمرو انہوں نے کہا عمرو وہ سانپ ہے جس کو تم نے کل کے دن دفن کیا تھا یہ سانپ ان لوگوں کے گروہ میں سے تھا جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن شریف سنا تھا ہم نے اون سے پوچھا کہ

اوس کا کیا واقعہ ہے اونہوں نے کہا کہ جنات کے دو قبیلوں میں جو ایک مسلمان ہے اور دوسرا مشرک جنگ تھی وہ اوس جنگ میں مارا گیا اونہوں نے ہم سے کہا اگر تم لوگ چاہتے ہو تو ہم اس کا عوض تم کو دیتے ہیں ہم نے کہا ہم عوض نہیں چاہتے۔ ابو نعیم نے ابی ابن کعب سے روایت کی ہے کہ اسے کہ ایک قوم حج کے ارادہ سے نکلی وہ راستہ بھول گئی جبکہ اون لوگوں نے موت کو دیکھ لیا یا یہ کہ قریب مرنے کے تھے اونہوں نے اپنے کفن پہن لئے اور موت کے واسطے لیٹ گئے ایک جن نکل کے اون کے پاس آیا جو ایک درخت کے درمیان آ رہا تھا اور اوس نے کہا کہ میں اوس گروہ میں کا باقی رہا ہوا ہوں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں قرآن شریف سنا ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے المؤمن اخ المؤمن عینہ و ولیئہ لا یخذلہ یعنی مومن مومن کا بھائی ہے اوس کا دیدبان اور رہبر ہے اوس کو خوار نہیں چوڑتا دیکھو یہ پانی ہے اور یہ راستہ ہے پراس جن نے پانی کی طرف رہبر کی اور اون کو راستہ بتلا دیا۔

حقیقی اور بیعتی اور ابو نعیم نے ابو معشر المدنی کے طریق سے نافع سے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ اس درمیان کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمامہ کے پارچوں میں سے ایک پارچہ پر بیٹھے ہوئے تھے یکا یک ہم نے دیکھا کہ ایک یوڑا شخص سامنے سے آیا اوس کے ہاتھ میں عصا تھا اوس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام علیک کی آپ نے اوس کے سلام کا جواب دیا پھر آپ نے فرمایا جنات کی آواز اور اون کا لہجہ ہے لوگوں سے اوس نے کہا میں ہامہ بن مسیم بن لاقیس بن ابلیس ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا کہ تیرے اور ابلیس کے درمیان زمین میں مگرد و باب کہ تو ہریم کا بیٹا ہے اور ہریم لاقیس کا بیٹا تھم کو کتنا زمانہ دنیا میں گزرا ہامہ نے کہا کہ دنیا

کی تمام عمر کو بیٹے فنا کیا ہے مگر وہ تو بڑا زمانہ جس میں قابیل نے ہابیل کو قتل کیا میں  
 اس وقت چند سالہ لڑکا تھا میں باتوں کو سمجھتا تھا اور ٹیلیون پر جاتا تھا اور لوگوں کا کہنا نا  
 فاسد کرنے اور قطع ارہام کرنے کے واسطے میں امر کرتا تھا یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا جو بوڑھا ایسی بری امور کے کہوج میں رہتا ہے اوس کا یہ عمل بد  
 ہے اور جو جوان ایسے امور میں قیام کرنے والا ہے اوس کا یہ عمل بد ہے ہامہ نے کہا  
 مجھ کو چوڑ دیجے لامت نہ کیجے میں نے ایسے اعمال سے خدا سے توبہ کی ہر فوج علیہ السلام  
 کی قوم سے جو لوگ اون پر ایمان لائے تھے میں اون کے ساتھ نوح علیہ السلام کی  
 مسجد میں تھا نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کے واسطے جو بد عاکی تھی میں ہمیشہ اون پر  
 عتاب کرتا تھا یہاں تک کہ نوح علیہ السلام روئے اور انہوں نے مجھ کو رو لایا اور  
 نوح علیہ السلام نے فرمایا میں اس امر سے کہ میں نے قوم کے واسطے بد عاکی ہر  
 میں ضرور ناد میں سے ہوں اور میں اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں جاہلین  
 سے ہوں نوح علیہ السلام سے بیٹے کہا کہ جو لوگ سعید شہید ہابیل ابن آدم علیہ السلام  
 کے خون میں شریک تھے میں اون میں سے ہوں کیا آپ اپنے رب کے پاس میری  
 واسطے توبہ کو پا رہے ہیں (یعنی میں اللہ تعالیٰ سے توبہ کروں اور اللہ تعالیٰ میری توبہ کو  
 قبول فرمائے) حضرت نوح علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا اے ہامہ تو خیر کا قصد  
 کر اور خیر کو اختیار کر قبل اس کے کہ تو حسرت کرے اور تجھ کو ندامت ہو جو شے  
 اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نازل فرمائی ہے میں نے اوس میں یہ پڑھا ہے کہ جس بندہ نے  
 انتہا درجہ گناہ کیا ہے اور اوس نے اللہ تعالیٰ سے توبہ کی ہے مگر اللہ تعالیٰ نے  
 اوس کی توبہ کو قبول فرمایا ہے تو اوٹھ اور وضو کر اور دو سجدے کر نوح علیہ السلام نے  
 جو کچھ مجھ سے فرمایا میں نے اسی وقت کیا نوح علیہ السلام نے مجھ کو پکارا کہ تو اپنا  
 سر سجدہ سے اوٹھا تیری توبہ آسمان سے نازل ہو گئی میں ایک سال تک اللہ تعالیٰ

کے واسطے سجدہ میں پڑا اور جو لوگ کہ ہود علیہ السلام کی قوم کے ہود علیہ السلام پر ایمان لائے تھے اُن کے ساتھ میں ہود علیہ السلام کی مسجد میں تھا ہود علیہ السلام نے اپنی قوم پر جو بد دعا کی تھی میں ہمیشہ اُن پر عتاب کرتا تھا یہاں تک کہ ہود علیہ السلام اپنی قوم پر روئے اور اُنہوں نے مجھ کو رو لایا اور میں یعقوب علیہ السلام کی زیارت کو بہت جا یا کرتا تھا اور میں یوسف علیہ السلام کے ساتھ مکان امین میں تھا اور میں الیاس علیہ السلام سے جنگلوں میں ملاقات کیا کرتا تھا اور میں الیاس علیہ السلام سے اب بھی ملتا ہوں اور میں نے موسیٰ بن عمران علیہ السلام کو دیکھا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مجھ کو تورات کی تعلیم دی اور مجھ سے فرمایا کہ اگر تو عیسیٰ بن مریم علیہا السلام سے ملاقات کرے تو میرا سلام اُن کو پہنچا دیجو اور میں نے عیسیٰ بن مریم علیہا السلام سے ملاقات کی اور موسیٰ علیہ السلام کا سلام اُن کو پہنچا دیا اور عیسیٰ بن مریم علیہا السلام نے مجھ سے کہا ہے کہ اگر تو محمد صلی اللہ علیہ السلام سے ملاقات کرے تو میرا سلام آپ کو پہنچا دیجو راوی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھوں سے آنسو جاری فرمائے اور آپ روئے اور آپ نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام پر سلام پہنچتا رہے جب تک کہ دنیا قائم رہے اور اسے ہمارے تجھ پر سلام ہے کہ تو نے امانت ادا کی ہے ہمارے لئے کہا یا رسول اللہ جیسے موسیٰ علیہ السلام نے میرے ساتھ معاملہ کیا تھا کہ مجھ کو تورات سکھائی تھی آپ بھی ویسا ہی کیجیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے کو سورہ اذا وقعت الواقعة اور مرسلات اور عم یسائر لون اور اذا الشمس کورت اور معوذتین اور قل ہو اللہ احد تعلیم فرمائیں اور فرمایا کہ اے ہمارے تجھ کو کوئی حاجت ہو ہمارے پاس پیش کیجو اور ہماری زیارت کو نہ چھوڑو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور ہمارے مرنے کی خبر ہوئی کہ ہمیں پہنچی میں نہیں جانتا کہ ہمارے زندہ ہے یا مر گیا ہے یہی نے کہا ہے کہ ابو معشر راوی حدیث وہ شخص ہے کہ کبار محدثین نے اس سے روایت



کی ہے مگر اتنی بات ہے کہ وہ ضعیف ہے بیہقی نے کہا ہے کہ یہ حدیث دوسری وجہ سے  
 بھی روایت کی گئی ہے یہ طریق اور طریق سے اقویٰ ہے (شیخ جلال الدین رحمہ فرماتے ہیں )  
 میں یہ کہتا ہوں کہ ابو نعیم نے محمد بن برکتہ اعلیٰ کے طریق سے عبدالعزیز بن سلیمان الموصلی سے  
 انہوں نے یعقوب ابن کعب سے انہوں نے عبداللہ بن نوح البغدادی سے انہوں نے  
 عیسیٰ بن سوادہ سے انہوں نے عطاء بن راسانی سے انہوں نے ابن عباس رضی  
 انہوں نے حضرت عمر رضی سے اس کے ساتھ روایت کی ہے اور یہی ابو نعیم نے اس  
 حدیث کی روایت ابو سلمہ بن عبداللہ الانصاری کے طریق سے کی ہے انہوں نے  
 مالک بن دینار سے انہوں نے انس سے روایت کی ہے اور ابو نعیم نے زید بن ابی الزرقاء  
 موصلی کے طریق سے عیسیٰ بن ظمان سے انہوں نے انس رضی سے طول کے ساتھ اس  
 کی روایت کی ہے۔ اور عبداللہ بن احمد نے زواید الزہد میں اس حدیث کی روایت کی  
 ہے کہا ہے کہ مجھ سے محمد ابن صالح مولیٰ بنی ہاشم البصری نے حدیث کی ہے اور ان سے  
 ابو سلمہ محمد بن عبداللہ الانصاری نے حدیث کی ہے ان سے مالک بن دینار فی انس  
 سے اس کے ساتھ حدیث کی ہے۔

بیہقی نے اسیدہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اوس در میان کہ عمر ابن عبدالعزیز  
 مکہ معظمہ کو جا رہے تھے اور زمین کے کسی صحرا میں تھے یکایک آپ نے ایک مردہ ساتپ  
 دیکھا عمر ابن العزیز نے کہا کہ گڑھا کو دے گا آلہ لاؤ اوس کے واسطے گڑھا کو دے اور اوس کو  
 ایک پارچہ مین لپیٹا اور دفن کر دیا یکایک ایک ہاتھ نے جس کو لوگ نہیں دیکھتے تھے  
 یہ کہا خدا کی رحمت ہو تجھ پر اے سرق مین گواہی دیتا ہوں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اے سرق تو روے زمین کے کسی صحرا میں مرے گا اور  
 میری امت کا خیر تجھ کو دفن کرے گا یہ سن کر عمر ابن عبدالعزیز نے اوس سے پوچھا تو  
 کون شخص ہے خدا تجھ پر رحم کرے اوس نے جواب دیا کہ جنات میں سے میں ایک

مرد ہوں اور یہ سانپ سرق ہے اور جنات میں سے ہے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی اسکے اور میرے سوا اب کوئی نہیں رہا تھا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اے سرق تو روزِ جزا میں کے کسی صحرا میں مرے گا اور میری امت کا خیر تجھ کو دفن کرے گا۔

بیہقی نے ابوراشد سے روایت کی ہے کہ اسے کہ عمر ابن عبد العزیز ہمارے پاس آئے جس وقت انہوں نے کوچ کیا تو میرے مولیٰ نے مجھ سے کہا تم عمر ابن عبد العزیز کے ساتھ سوار ہو جاؤ اور ان کی مشالعت کرو میں ان کے ساتھ سوار ہو گیا ہم ایک صحرا میں گئے یکایک ہم نے ایک ایسے مردہ سانپ کو دیکھا جو راستہ پر پڑا تھا عمر ابن عبد العزیز اترے اور اس کو راستہ سے دور ہٹا دیا اور اس کو دفن کر دیا پھر سوار ہو گئے اس درمیان کہ ہم جا رہے تھے یکایک ہم نے سنا کہ ایک ہاتف آواز دے رہا ہے اور یا خرقا یا خرقا کہہ رہا ہے ہم نے دامن بامین دیکھا ہم نے کسی کو نہیں دیکھا عمر ابن عبد العزیز نے کہا اے ہاتف میں تجھ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں اگر تو ان لوگوں میں سے ہے کہ ظاہر ہوتے ہیں تو تو ظاہر ہو جا اور اگر تو ان لوگوں میں سے ہے کہ ظاہر نہیں ہوتے ہیں تو تو ہم کو خبر دے کہ خرقا کون ہے ہاتف نے کہا کہ خرقا وہ سانپ ہے جس کو آپ نے فلان مقام میں دفن کیا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ خرقا سے فرماتے تھے اے خرقا تو روے زمین کے ایک بیابان میں مرے گی اور تجھ کو روے زمین کے ایک مومنوں میں سے جو نیک ہے اوس دن دفن کرے گا عمر بن نے اس سے پوچھا تو کون ہے نبی خداے تعالیٰ رحم کرے اس نے کہا کہ انہو شخصوں نے اس جگہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بیعت کی تھی میں ان میں سے ہوں عمر بن نے اس سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے اس نے کہا بیشک میں نے یہ سنا ہے یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو ہو آئے اور ہم لوگ

وہاں سے پہرے۔

یہ یاب اہل روم کے قصہ اور اُن آیا س کے بیان میں ہوجو اسمین ظاہر ہوئی ہیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے الم غلبت الروم آخر آیات تک۔ احمد اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مسلمان اس امر کو دوست رکھتے تھے کہ اہل روم فارس پر غالب ہو جاوین اس لئے کہ اہل روم اہل کتاب تھے اور مشرکین اس امر کو دوست رکھتے تھے کہ اہل فارس روم پر غالب ہو جاوین اسلئے کہ اہل فارس بت پرست تھے اس امر کو مسلمانوں نے حضرت ابوبکر الصدیق رضی سے ذکر کیا ابوبکر الصدیق نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر الصدیق رضی سے فرمایا تم سنو اہل روم قریب میں فارس پر غالب ہو جاوین گے ابوبکر الصدیق نے یہ مشرکین سے ذکر کیا انہوں نے ابوبکر الصدیق رضی سے کہا کہ ہمارے اور اپنے درمیان ایک وقت معین کیجے اگر اہل روم فارس پر غالب ہو جائیں گے تو آپ کو اتنا اتنا ہم دین گے اور اگر ہم لوگ غالب ہو جائیں گے تو ہم کو آپ اتنا اتنا دیجئے ابوبکر الصدیق نے اون کے درمیان پانچ سال کی مدت معین کی اس مدت میں اہل روم فارس پر غالب نہیں ہوئے ابوبکر الصدیق رضی نے اس امر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ تم نے جو مدت معین کی تھی دس سال سے کم کیوں مدت معین نہیں کی اس کے بعد اہل روم اہل فارس پر یوم بدر میں غالب ہو گئے۔

بیہقی نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مشرکین مسلمانوں سے مجادہ کرتے تھے اور وہ کہہ میں تھے یہ کہتے تھے کہ اہل روم اہل کتاب ہیں اور ان پر فارس کے لوگ غالب ہو گئے ہیں اور تم مسلمان لوگ یہ زعم کرتے ہو کہ وہ کتاب کہ تمہارے نبی پر نازل ہوئی ہے اوس کے سبب سے تم ہم پر غالب ہو جاو گے ہم لوگ تم پر ایسے

غالب ہو جائیں گے جیسے اہل فارس اہل روم پر غالب ہو گئے ہیں اللہ تعالیٰ نے  
 الم غلبت للروم فی اونی الارض و ہم من بعد علیہم سیقلیون فی بضع سنین کو نازل فرمایا۔  
 ابن شہاب نے کہا ہے کہ عبید اللہ ابن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود رضی نے مجھ کو یہ خبر دی  
 ہے کہ جس وقت یہ دو آئین نازل ہوئیں ابوبکر الصدیق رضی نے بعض مشرکین سے قبل  
 اسکے کہ قمار حرام کیا جائے کچھ شے معین کر کے یہ شرط باندھی کہ اہل فارس ساتھ برس  
 میں غالب نہ ہوں گے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر تم نے  
 ایسا کیوں کیا کہ سات برس پر شرط باندھی جو عدد کہ دس سے کم ہے وہ بضع ہے فارس  
 کا غلبہ روم پر نو برس میں ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے روم کو فارس پر حدیبیہ کے زمانہ میں غلبہ دیا  
 اہل کتاب کے غلبہ سے مسلمان خوش ہوئے۔

بیہقی نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ نے ان آیات کو  
 کو نازل فرمایا تو مسلمانوں نے اپنے رب کی تصدیق کی اور یہ پہچان لیا کہ اہل روم اہل فارس  
 پر غالب ہو جائیں گے مسلمانوں نے مشرکین سے قمار کیا اور مشرکین نے پانچ اونٹ ٹھیراے  
 اور اسکے واسطے آپس میں پانچ سال کی مدت مقرر کی مسلمانوں کے قمار کو حضرت ابوبکر الصدیق  
 مختار ہوئے اور مشرکین کے قمار کا ابی ابن خلف والی ہوا اور یہ قمار اس سے قبل تھا کہ  
 شرع شریف میں اس سے نہی کی جائے جو وقت ٹھیرایا گیا تھا وہ آگیا اور اہل روم اور اہل  
 فارس پر غالب نہیں ہوئے مشرکین نے مسلمانوں سے اپنے قمار کا مطالبہ کیا اس واقعہ  
 کو اصحاب رضی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ وہ لوگ  
 اسکے مستحق نہ تھے کہ دس سال سے کم مدت کو وقت معین قرار دیتے اس لئے کہ لفظ (بضع)  
 تین عدد سے دس تک ہے تم لوگ مدت قمار مشرکین کو زیادہ کر دو اور ان کے وقت معینہ  
 کو بڑھا دو اصحاب نے مدت معینہ میں زیادتی کر دی اللہ تعالیٰ نے نوین سال کے آغاز  
 میں روم کو فارس پر اول قمار میں غلبہ دیا روم کا یہ غلبہ اس وقت واقع ہوا کہ مسلمان حدیبیہ

سے واپس آ رہے تھے۔ اہل کتاب یہ چرچوس پر غالب ہوئے اس سے مسلمانوں کو فرحت ہوئی اہل کتاب کا یہ غلبہ اس قبیل سے تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اوس سے اسلام کو مضبوط اور محکم کر دیا۔

مہیقی نے یہ میر ہے۔۔۔ ایت کی ہے کہا۔ یہ کہ میں نے دیکھا کہ فارس روم پر غالب ہو گیا پھر میں نے دیکھا کہ روم فارس پر غالب ہو گیا پھر میں نے دیکھا کہ مسلمان روم اور فارس دونوں پر غالب ہو گئے اور مسلمانوں نے شام اور عراق پر غلبہ کیا یہ کل واقعات پندرہ سال کی مدت میں ہوئے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتحان سوال سے کیا تھا

ابن اسحاق اور مہیقی اور ابو نعیم نے ابن عباس رضی سے یہ روایت کی ہے کہ مشرکین قریش نے نصر بن الحارث اور عقبہ بن المعیط کو اون احبار یہود کے پاس جو مدینہ میں تھے بھیجا اور اون دونوں سے یہ کہا کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اون یہودی علماء سے پوچھو اور آپ کی صفت اون سے بیان کرو اور اون کو آپ کی گفتگو سے خبر کرو کہ ایسا ایسا فرمائی ہیں اس لئے کہ یہود اہل کتاب اول ہیں اور علماء یہود کے پاس انبیاء علیہم السلام کا جو کچھ علم ہے وہ ہمارے پاس نہیں ہے وہ دونوں اپنے مقام سے نکلے یہاں تک کہ مدینہ منورہ میں آئے اور اون دونوں نے علماء یہود سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باب میں پوچھا اور اون علماء سے آپ کے امر کا وصف کیا علماء یہود نے نصر اور عقبہ دونوں سے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین باتیں پوچھو اگر تم کو وہ تین باتوں سے خبر دینگے تو وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اگر تین باتیں نہ بتلائیں گے تو یہ جان لیجو کہ ایک باتیں بنانے والا مرد ہے نبی نہیں ہے تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے اون جوانوں کے باب میں پوچھو کہ اول زمانہ میں وہ گزر گئے ہیں اون کا امر کیا ہے  
 اس لئے کہ اون جوانوں کا عجیب قصہ ہے اور تم آپ سے اوس مرد کا احوال پوچھو جو  
 بہت پر نے والا تھا اور وہ مشرق اور مغرب زمین میں پہنچا تھا اور جو خبر اوس کی ہے  
 اوس کو پوچھو یعنی ذوالقرنین کا احوال دریافت کرو اور تم آپ سے روح کو پوچھو کہ روح  
 کیا شے ہے نصر اور عقبہ دونوں آئے یہاں تک کہ مکہ میں قریش کے پاس آئے اور  
 دونوں نے کہا اے معشر قریش ہم تمہارے پاس اس لئے آئے ہیں کہ تمہارے اور  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان جو امر ہے اوس کا فیصلہ کر دین پر نصر اور عقبہ نے  
 اون باتوں کو جنکے ساتھ علماء یہود نے امر کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 پوچھا جبریل علیہ السلام آپ کے پاس سورہ کیف کو اور اون جوانوں کی خبر کو جسکو نصر  
 اور عقبہ نے آپ سے پوچھا تھا اور اوس مرد کی خبر کو جو دنیا میں پہنچا تھا یعنی ذوالقرنین کی  
 خبر کو اور اللہ تعالیٰ کے اس قول ولیسالونک عن الروح قل الروح من امر ربی کو  
 آپ کے پاس لائے۔

احمد اور نسائی اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ  
 قریش نے یہود سے کہا کہ کچھ کوئی شے عطا کرو کہ ہم اس مرد سے یعنی رسول اللہ صلعم سے  
 اوس کو پوچھیں یہود نے قریش سے کہا کہ آپ سے روح کو پوچھو پس یہ آیت نازل ہوئی  
ولیسالونک عن الروح قل الروح من امر ربی آخر آیت تک۔

ابو نعیم نے سعدی صغیر کے طریق سے کلبی سے کلبی سننے ابو صالح سے ابو صالح نے  
 ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ قریش نے ایک، مگر وہ کو مدینہ کی طرف بھیجا  
 کہ یہود سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باب میں اور آپ کے اہل اور آپ کی صفت  
 اور آپ کے مبعوث ہونے کی جگہ کو اون سے پوچھو اور آپ کی تعریف یہود سے صدق  
 سے کچھ اون لوگوں نے یہود سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ عم کرتے ہیں کہ وہ

نبی مرسل ہیں اور اون کا نام احمد ہے اور آپ تیمم اور محتاج ہیں اور آپ کے دونوں شانوں کے بیچ میں مہر نبوت ہے اور ان لوگوں نے یہود سے آپ کے باب میں پوچھا اور اون سے آپ کی صفت بیان کی یہود نے سن کر کہا کہ آپ کی تعریف اور صفت اور معبود ہونے کی جائے کو ہم تورات میں پائے ہیں اور خاتم نبوت آپ کے دونوں شانوں کو بیچ میں ہوگی جیسا تم نے ہمارے سامنے آپ کا وصف کیا ہے اگر آپ ویسے ہی ہیں تو وہ نبی مرسل ہیں اور آپ کا امر حق ہے و لیکن تم لوگ امتحان کے طور پر آپ سے تین چیزوں کو پوچھو اگر وہ نبی ہونگے تو تم لوگوں کو دو خصلتوں سے خبر دیں گے اور تیسری کو بیان نہ کریں گے وہ تین چیزیں یہ ہیں ذوالقرنین اور روح اور اصحاب کہف وہ لوگ مکہ معظمہ کی طرف پہرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تینوں چیزوں کو انہوں نے پوچھا آپ نے ذوالقرنین اور اصحاب کہف کے احوال سے ان کو خبر کی اور اون سے فرمایا کہ روح امر رب سے ہے روح کا علم مجھ کو نہیں ہے جبکہ یہود کا قول اسباب میں موافق ہوا کہ تیسری چیز کی خبر آپ نہ دیں گے تو ان لوگوں نے کہا کہ آپ ساحر ہیں تورات اور قرآن شریف دونوں نے اس باب میں آپ کو مدد دی ہے اور انہوں نے کہا کہ ہم تورات اور قرآن ہر ایک سے منکر ہیں۔

طبرانی اور ابو نعیم نے محمد بن حمزہ بن یوسف بن عبد اللہ بن سلام سے محمد بن اپنے باپ سے یہ روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن سلام نے علمائے یہود سے کہا کہ میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اپنے باپ ابراہیم کی مسجد میں ایک عہد کو بیان کروں عبد اللہ بن سلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئے اور آپ مکہ معظمہ میں تشریف رکھتے تھے عبد اللہ بن سلام آپ سے ایسے حال میں ملے کہ آدمی آپ کے اطراف منی میں تھے عبد اللہ بن سلام آدمیوں کے ساتھ کھڑے ہو گئے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ کی طرف دیکھا اور ان سے پوچھا کیا تم عبد اللہ بن سلام ہو انہوں نے کہا ہاں میں عبد اللہ

بن سلام ہوں آپ نے اون سے فرمایا نزدیک آؤ وہ آپ کے نزدیک گئے آپ نے  
 عبد اللہ سے فرمایا کہ میں تم کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کیا تم مجھ کو نورات میں اللہ تعالیٰ  
 کا رسول نہیں پاؤ۔ مے ہو عبد اللہ نے کہا ہم سے آپ اپنے رب کی آیت بیان کیجئے  
 اتنے میں جبریل علیہ السلام آگئے اور آپ سے کہا کہ قل ۞ اللہ احد اللہ الصمد آخر سورۃ  
تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ قل ۞ اللہ کو پڑھا جن سلام نے سن کر کہا  
اشہد ان لا الہ الا اللہ و انک رسول اللہ پھر عبد اللہ ابن سلام مدینہ کی طرٹ پلٹ کے  
 چلے گئے اور اپنے اسلام کو او انہوں نے چھپایا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت  
 فرمائی اور مدینہ میں آئے ابن سلام نے کمالہ میں اوس وقت اپنے کچور کے درخت پر تھا  
 غرمے توڑ رہا تھا میں نے اپنے نفس کو درخت پر سے گرا دیا میری مان نے مجھ سے کہا کہ  
 تیری بھلائی خدا کے واسطے ہے اگر حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام ہوتے تو ہم یہ گمان  
 نہیں کرتے کہ تو درخت پر سے اپنے آپ کو گرا دیتا میں نے اپنی مان سے کہا واللہ میں رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف المستمسک سے بنی بن عمران سے زیادہ سرور ہوں اس لئے کہ  
 آپ رسالت پر مبعوث کئے گئے ہیں۔

یہ باب اون آیا کے بیان میں ہے کہ شش کین کی ایثارسانی کے وقت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطاب ہوئی تھیں

ابن اسحاق اور مسیقی اور ابو نعیم نے عروہ سے روایت کی۔ کہ کہا ہے کہ میں نے عبد اللہ  
 بن عمرو بن العاص سے پوچھا کہ اکثر تم نے قریش کو دیکھا کہ وہ عداوت ظاہر کرتے تھے  
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہونچاتے تھے عبد اللہ بن عمرو نے کہا میں نے  
 قریش کو دیکھا ہے ایک دن اشرف قریش مقام حج بیتا حرم ہوئے اور انہوں نے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا اور کہا کہ ہم نے جیسا ممبر رسول اللہ کے سبب سو



کیا ہے ہم نے اپنے صبر کی مثل نہیں دیکھا ہمارے عقلوں کو سبک کر دیا اور ہماری باپ  
 داد کو گالیان دین اور بھائیوں کو عیب لگایا اور ہماری جماعت پر گندہ کر دی ہے  
 اور ہمارے معبودوں کو دشنام دی گئی ہے اور ہم نے عظیم امر پر آپ سے صبر کیا ہے وہ  
 لوگ آپس میں ان باتوں میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوئے آپ  
 سامنے سے آ رہے تھے یہاں تک کہ اپنے رکن کو بوسہ دیا پھر اون لوگوں کے پاس سو  
 بیت اللہ کا طواف کر کے گزرے اون لوگوں نے بعض قول سے آپ پر طعنہ کیا مینے  
 آپ کے چہرہ مبارک سے اس قول کے ناگوار ہونے کو چھپانا آپ طواف کرتے ہوئے  
 چلے گئے جبکہ آپ دوسری بار طواف کرتے اون کے پاس سے گزرے پہلی بار کی  
 مثل اون لوگوں نے آپ پر طعنہ کیا مینے آپ کے چہرہ مبارک سے اس بات کو ناگوار  
 ہونے کو چھپانا آپ طواف کرتے ہوئے چلے گئے پھر آپ تیسری بار اون لوگوں کی طرف  
 سے طواف کرتے ہوئے گزرے اون لوگوں نے مثل پہلے کے طعنہ کیا آپ تیسری بار  
 ٹھہر گئے اور آپ نے فرمایا اے گروہ قریش آگاہ ہو جاؤ قسم ہے اوس ذات کی کہ میری  
 جان اوس کے ہاتھ میں ہے تحقیق میں تمہارے واسطے فوج کو لایا ہوں آپ کے کلمہ  
 نے قوم کے لوگوں میں یہ اثر کیا کہ اون میں سے کوئی مرد نہ تھا مگر اوس کی حالت ایسی  
 تھی گویا اوس کے سر پر ایک حائل بٹیا ہے وہ اوس کے سبب سے سر نہیں اٹھا سکتا ہر  
 یہاں تک کہ اون لوگوں میں جو زیادہ شان دار آدمی تھا اوس نے آپ کی اس بات  
 کو قبول کر لیا تا وہ جو قول احسن پائے آپ کے ساتھ کلام میں نرمی اختیار کرے  
 یہاں تک اوس نے صلاحیت اختیار کی کہ اوس نے آپ سے مخاطب ہو کر کہا اے  
 ابو القاسم آپ رشہ کی حالت میں لیٹ جاوین آپ جہالت کرنے والے نہیں  
 ہیں اور اسی حدیث کی روایت ابو نعیم نے دوسری وجہ سے عبد اللہ بن عمرو سے کی  
 ہے۔ اور یہی ابو نعیم نے دوسری وجہ سے اس حدیث کی روایت عمرو بن العاص

سے کی ہے اور اس روایت میں آپ کے قول کے بعد یہ ہے میں تمہاری طرف نہیں  
بھیجا گیا ہوں مگر ذبح کے ساتھ یہ سن کر ابو جہل نے کہا اے محمد آپ جہول نہیں ہیں  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو جہل سے فرمایا تو انہیں جاہل لوگوں میں سے ہے۔

ابو نعیم نے عروہ کے طریق سے روایت کی ہے کہ اسے کہ جبہ سے عمرو بن عثمان  
بن عفان نے عثمان بن عفان سے حدیث کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کو قریش نے جو کچھ ناگوار باتیں سنائیں اور انہیں اور نقصان پہنچایا میں نے آپ  
کو ایک دن دیکھا کہ آپ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے اور مقام حجر میں تین آدمی  
بیٹھے تھے عقبہ بن معیط اور ابو جہل اور انس بن خلف جس وقت رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم ان لوگوں کے مقابل آئے تو انہوں نے بعض مکروہ بات آپ کو سنائی اس  
کی ناگواری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک سے پہچانی گئی اور اس کی  
مثل دوسری بار اور تیسری بار کے طواف میں ان لوگوں نے وہی مکروہ بات سنائی  
آپ سکر ٹھہر گئے اور آپ نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ واللہ تم لوگ متنبہ نہ ہو گے یہاں  
تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا عذاب فوراً نازل کرے عثمان نے کہا واللہ ان لوگوں میں  
سے کوئی آدمی نہ تھا مگر اس کو لرزہ نے پکڑا وہ کانپ رہا تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
اپنے مکان کو پلٹ کے چلے گئے اور ہم آپ کے پیچھے ہوئے آپ نے ہم سے فرمایا  
کہ تم لوگوں کو بشارت ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کو غالب کرنے والا ہے اور اپنے  
کلمہ حق کو پورا کرنے والا ہے اور اپنے دین کو نصرت دینے والا ہے اور ان لوگوں کو  
جو تم دیکھتے ہو یہ ان لوگوں میں سے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں سے جلد ان کو  
ذبح کرے گا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے  
ہمارے ہاتھوں سے ان لوگوں کو ذبح کرایا۔

ابو نعیم نے جابر سے روایت کی ہے کہ اسے کہ ابو جہل نے یہ کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

یہ زعم کرتے ہیں کہ اگر تم لوگ اون کی اطاعت نہ کرو گے تو تم لوگ اون کے ہاتھوں سے فوج کئے جاؤ گے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں وہ بات کہتا ہوں اور تو اسے ابو جہل اور نہین ذبح ہونے والوں میں سے ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں ایسے حال میں ابو جہل کی طرف دیکھا کہ وہ مقتول تھا تو آپ نے فرمایا اے میرے اللہ تعالیٰ تو نے جو وعدہ مجھ سے کیا تھا اسکو وفا کیا۔

احمد اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس کے طریق سے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ اسے کہہ کر قریش مقام حجر میں جمع ہوئے اور آپس میں کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت تم لوگوں کے پاس سے گذرین تو ہر ایک آدمی ایک باجی ضرب آپ پر لگا دے میں نے اس بات کو سنا اور میں اپنے باپ کے پاس آئی اور میں نے اس بات کو آپ سے تذکر کیا آپ نے فرمایا اے میری بیٹی تو چپ رہو ہر آپ مکان سے نکلے اور اون لوگوں کے پاس مسجد میں گئے جسوقت اون لوگوں نے آپ کو دیکھا تو آپس میں پوچھا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں اور اپنی نگاہیں نیچی کر لیں اور اون کی ٹھور میں اون کے سینوں پر لگ گئیں اور اپنے بیٹھنے کی جگہوں میں ایسے ہو گئے کہ اون کی کوٹھنیں کاٹ دی گئیں اور آپ کی طرف انہوں نے اپنی نگاہ نہ اٹھائی اور کوئی مرد اون میں سے آپ کی طرف نہ اٹھا آپ آگے بڑھے یہاں تک کہ آپ اون کے سروں پر آکر کھڑے ہو گئے اور آپ نے ایک مٹی خاک لی اور اس کو اون لوگوں کی طرف پھینکا پھر آپ نے شاہت الوجہ فرمایا آپ نے جو کنکریاں اون کی طرف پھینکی تھیں اون میں سے کوئی کنکری کسی مرد کو نہیں لگی مگر وہ جنگ بدر میں بحالت کفر قتل کیا گیا۔

یہ شخص نے جناب سر روایت کی ہے کہ اسے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے حال میں آیا کہ آپ ظل کعبہ میں اپنی چادر مبارک کا ٹکلیہ لٹکائے ہوئے

تھے اور ہم مسلمانوں نے منشر کر دیں۔ سے نہایت شدت اور سختی دیکھی تھی، مگر اس نے کہا: یا رسول اللہ کیا ہمارے واسطے آپ اللہ تعالیٰ سے وعائد مانگیں گے؟ (یہ کہہ کر آپ بیٹھ گئے اور آپ کا چہرہ مبارک اور وقت سرخ تھا آپ نے یہ فرمایا کہ ان آداب سے پہلے یہ تھا کہ بوسہ کے لگائے ایک شخص کا گوشت اور پٹھے چڑھی تک توچے جاتے تھے مگر یہ ایذا اور تکلیف اوس کو اپنے دین سے نہیں پھیرتی تھی اور وہ اپنے دین پر ثابت رہتا تھا اور ایک کے پیچ سر پر آ کر کہا جاتا اور وہ برابر ڈولکے چیر ڈالا جاتا اوس کو یہ ایذا دین سے نہیں پھیرتی تھی اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اس امر دین کو وہ اس طور سے پورا کرے گا کہ ایک شتر سوا تنہا صناء سے حضور موت تک چلا جائیگا وہ کسی سے خوف نہ کرے گا مگر اللہ تعالیٰ سے (یعنی راستہ ایسے امن سے ہو جاوے گا کہ کسی تنہا سفر کرنے والے کو کسی طرح کا خوف اللہ تعالیٰ کے خوف کے سوا نہ رہے گا اور اللہ تعالیٰ سے خوف نہ کرے گا مگر مسلمان شخص اور وہ کسی سے نہ ڈرے گا۔

بہیقی نے اسراہیل کے طریق سے ابواسحاق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوہبل اور ابوسفیان کے پاس سے گزرے وہ دونوں بیٹھے ہوئے تھے ابوہبل نے کہا اے نبی عبد شمس یہ تمہارا نبی ہے ابوسفیان نے کہا یہ تعجب ہے کہ ہم لوگوں میں سے نبی ہو ابوہبل نے کہا کہ میں تعجب کرتا ہوں کہ ایک لڑکا یوں ہوں کے درمیان سے ظہور کرے کہ وہ نبی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان باتوں کو سن رہے تھے آپ ان کے پاس آئے اور ان سے فرمایا اے ابوسفیان تو نے اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول پر غضب نہیں کیا ہے لیکن تو نے اصل کی حمایت کی ہے اور اے ابواسحاق تو اللہ تہوڑا ہنسے گا اور بہت روئے گا ابوہبل نے سن کر کہا اے میرے بھتیجے توجہ وعدہ اپنی نبوت سے کرتا ہے کہ میں تہوڑا ہنسوں گا اور بہت روؤں گا یہ بڑا وعدہ ہے۔

بزار نے طلحہ بن عبید اللہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ مشرکین کا ایک گروہ کعبہ کے اطراف میں تھا اور اون میں ابو جہل تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اون کے پاس کھڑے ہو گئے اور آپ نے فرمایا تعجب الوجه وہ سب گونگے ہو گئے اون میں سے کوئی آدمی نہ تھا کہ کسی کلمہ کے ساتھ کلام کرتا اور میں نے ابو جہل کو دیکھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معذرت کرتا تھا اور یہ کہتا تھا کہ آپ باز رہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے کہ میں تم لوگوں سے باز نہ رہوں گا یا تم کو قتل کروں گا ابو جہل نے آپ سے کہا کیا آپ ہمارے قتل پر قدرت رکھتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم کو قتل کرے گا۔

بخاری نے تاریخ میں اور ابونعیم اور بیہقی نے جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو مبعوث فرمایا اور آپ کا امر مکہ میں ظاہر ہوا تو میں شام کی طرف گیا جبکہ میں مقام بصری میں تھا ایک جماعت نصاریٰ لوگوں کی میرے پاس آئی اونہوں نے مجھ سے پوچھا کیا تم حرم کے رہنے والوں میں سے ہو میں نے کہا ہاں اونہوں نے کہا کیا تم اوس شخص کو پہچانتے ہو کہ تم لوگوں میں اوس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے میں نے کہا ہاں چچا تھا ہوں اونہوں نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور مجھ کو اپنے دیر میں لے گئے اوس میں تصویریں نہیں اونہوں نے مجھ سے کہا تم دیکھو کیا تم اوس نبی کی صورت کو دیکھتے ہو جو تم لوگوں میں مبعوث ہوا ہے میں نے نظر کی آپ کی صورت میں نے نہیں دیکھی میں نے اون سے کہا کہ میں اوس نبی کی صورت نہیں دیکھتا ہوں وہ لوگ مجھ کو اس دیر سے ایسے دیر میں لے گئے جو اوس سے اکبر تھا ایک ایک میں نے دیکھا کہ اوس بڑے دیر میں اوس دیر سے کثیر صورتیں اور تصویریں ہیں اونہوں نے مجھ سے کہا تم نظر کرو کیا تم اوس نبی کی صورت کو دیکھتے ہو میں نے نظر کی ایک ایک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت اور صورت کو دیکھا اور ایک ایک میں نے حضرت ابو بکر صدیق کی صفت اور صورت

کو دیکھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے اور انہوں نے مجھ سے پوچھا کیا تم اوس نبی کی صفت کو دیکھتے ہو یا نہ دیکھتا ہوں اور انہوں نے مجھ سے پوچھا کیا وہ یہ ہے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت کی طرف اشارہ کیا میں نے کہا اے میرے اللہ بیشک میں کہہ ہی دیتا ہوں کہ وہ وہی ہیں اور انہوں نے مجھ سے پوچھا کیا تم اوس شخص کو پہچانتے ہو جو آپ کے پیچھے کھڑا ہے میں نے کہا ہاں پہچانتا ہوں اور نصاریٰ نے مجھ سے کہا کہ ہم شہادت دیتے کہ یہ تمہارا صاحب ہے اور یہ شخص اوس کا اس کے بعد خلیفہ ہے۔

طبرانی اور ابو نعیم نے دوسری وجہ سے جبیر ابن مطعم سے روایت کی ہے کہ اس کے قریب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حواذیہ دیتے تھے میں اس کو کروہ سمجھتا تھا جبکہ میں نے یہ گمان کر لیا کہ قریش آپ کو قتل کر ڈالینگے میں اپنی جاے سے چلا گیا یہاں تک کہ دیرون میں سے ایک دیرین پہونچا اہل دیہ اپنے سردار کے پاس گئے اور اوس کو خبر کی پہروہ مجھ کو اپنے صاحب کے پاس لے گئے جبیر نے صورت کے قصہ کو ذکر کیا اور کہا جبکہ میں آنحضرت صلعم کی صورت مبارک دیکھی تھے کہ میں نے کوئی شے کسی شے کے ساتھ شبہ اس صورت سے نہیں دیکھی گویا آپ کے قدم مبارک کا طول اور دونوں شانوں کے درمیان جو فاصلہ تھا وہ دیکھ اوسے مجھ سے پوچھا کیا تم یہ خوف کرتے ہو کہ لوگ آپ کو قتل کر ڈالیں گے میں نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ وہ آپ کے قتل سے فارغ ہو گئے ہوں گے اوس نے کہا واللہ وہ لوگ اوس نبی کو قتل نہ کریں گے اور جو شخص اوس کے قتل کا ارادہ کرے گا وہ قتل کیا جائے گا اور آپ نبی میں اور اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور غلبہ دیگا۔

طبرانی نے تیسری وجہ سے جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہ اس کے میں تجارت کے واسطے شام کی طرف گیا جبکہ میں شام کے قریب تھا ایک مرد اہل کتاب سے مجھ سے ملا اور اوس نے مجھ سے پوچھا کیا تمہارے پاس کوئی ایسا مرد ہے جس نے نبوت کا

دعویٰ کیا ہے میں نے کہا ہاں ہے اوس نے مجھ سے پوچھا جس وقت تم اوس نبی کی صورت دیکھو گے کیا تم اوس کو پہچان لو گے میں نے کہا بیشک میں پہچان لوں گا ایں مرد نے مجھ کو اوس گھر میں داخل کیا جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت تھی ہم وہ صورت دیکھ رہے تھے کہ یکا یک ایک مرد انہیں لوگوں میں سے ہمارے پاس آیا اور اوس نے ہم سے پوچھا کس شغل میں تم لوگ ہو ہم نے اوس کو خبر کی وہ مرد ہکو اپنے مکان کی طرف لے گیا جس گھڑی میں اوس کے مکان میں داخل ہوا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارک دیکھی اور یہ یک میں نے دیکھا کہ ایک مرد آپ کے پیچھے کھڑا ہے میں نے پوچھا یہ کون مرد ہے کہ آنحضرت صلعم کے پیچھے کھڑا ہے اوس نے کہا کہ یہ نبی نہیں ہے اگر آنحضرت کے بعد کوئی نبی ہوتا تو یہی شخص نبی ہوتا اس لئے کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور یہ شخص آپ کے بعد آپ کا خلیفہ ہے یکا یک میں نے حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کی صفت دیکھی۔

یہ باب اس آیت کو بیان میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کی گالیوں کو آپ سے پھیر دیا تھا

بخاری نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم تعجب نہ کر دے کہ کیونکر اللہ تعالیٰ قریش کی گالیوں اور لعنت کو مجھ سے پھیر دیتا ہے وہ لوگ اوس شخص کو گالیاں دیتے ہیں جو برائی کے لائق ہو اور وہ لوگ اوس کو لعنت کرتے ہیں جو مذموم ہو اور میں محمد ہوں۔

یہ باب اللہ تعالیٰ کے اس قول کفنیاک المستہزئین کے بیان میں ہے اور  
 ان آیات کو بیان میں ہے کہ اس باب میں ظاہر ہوئی ہیں

بہیق اور ابو نعیم نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کفنیاک من المستہزئین میں  
 روایت کی ہے کہ اس ہے کہ استہزاء کرنے والے لوگوں میں ولید بن مغیرہ اور اسود بن عبد یغوث  
 اور اسود بن المطلب اور حارث بن عطل السہمی اور عاص بن وائل تھا جبریل علیہ السلام  
 آپ کے پاس آئے آپ نے ان سے شکایت کی اور ولید کو بتلایا جبریل علیہ السلام  
 نے ولید کی شاہ رگ کی طرف اشارہ کیا آپ نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا تم نے  
 کیا کیا اونہوں نے آپ سے کہا کہ میں نے اوسکو کفایت کی پہر آپ نے اسود بن المطلب  
 کو جبریل علیہ السلام کو دکھلایا جبریل علیہ السلام نے اسود بن المطلب کی آنکھوں کی  
 طرف اشارہ کیا آپ نے ان سے پوچھا تم نے کیا کیا جبریل علیہ السلام نے کہا میں نے اوسکو  
 کفایت کی پہر آپ نے اسود بن عبد یغوث کو جبریل علیہ السلام کو دکھلایا جبریل علیہ السلام  
 نے اوس کے سر کی طرف اشارہ کیا آپ نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا تم نے کیا کیا  
 اونہوں نے کہا میں نے اوس کو کفایت کی پہر آپ نے حارث کو جبریل علیہ السلام کو دکھلایا  
 جبریل علیہ السلام نے اوس کے پیٹ کی طرف اشارہ کیا آپ نے جبریل علیہ السلام  
 سے پوچھا تم نے کیا کیا اونہوں نے کہا میں نے اوس کو کفایت کی اور عاص آپ کے پاس  
 سے گذر جبریل علیہ السلام نے اُس کے پاؤں کے تلوے کی طرف اشارہ کیا آپ نے  
 جبریل علیہ السلام سے پوچھا تم نے کیا کیا اونہوں نے کہا میں نے اوسکو کفایت کی ان  
 لوگوں کا یہ واقعہ ہوا کہ ولید کی طرف سے بنی خزاعہ کا ایک مرد گذر راہ اپنے تیر کو پر لگا رہا  
 تہادہ تیر ولید کی شاہ رگ میں لگا اوسکی شاہ رگ کو تیر نے قطع کر ڈالا اور اسود بن المطلب  
 درخت سمہ کے نیچے اُتر اور یہ کہنے لگا اے میری بیٹی کیا مجھ سے تم دفع نہ کرو گے اُس کے



بیٹوں نے پوچھا ہم کس شے کو دفع کریں ہم کچھ شے نہیں دیکھتے ہیں وہ یہ کہتا تھا کہ میں ہلاک ہو گیا وہ شے یہ ہے میری آنکھوں میں کانٹا چبھ گیا وہ یہی کہتا تھا یہاں تک کہ اوس کی دونوں آنکھیں اندھی ہو گئیں اور اسود بن عبد بنوٹ کے سر میں زخم پیدا ہو گئے وہ اون زخموں سے مر گیا جارش کے پیٹ میں زرد پانی پیدا ہو گیا یہاں تک کہ اوس کے منہ سے وہ پانی نکلا وہ اوس سے مر گیا عاص طالیف کی طرف گدھے پر سوار ہو کر گیا اور شہرہ جو قسم نبات خار دار سے ہے اور اوس کو ملک حجاز میں کھاتے ہیں اس میں وہ اتر اوس کے تلوے میں شہرہ کا ایک کانٹا چبھ گیا اور اوس کاٹے نے اوس کو مار ڈالا شیخ جلال الدین سیوطی رحم فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے ابن عباس اور اون کے سوا اوروں سے بہت طرق ہیں میں اون طرق کو (تفسیر سند) میں لایا ہوں یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو لہب کے بیٹے پر بددعا کی تھی اور وہ ہلاک ہو گیا

بیہقی اور ابو نعیم نے ابو نوفل بن ابو عقرب کے طریق سے ابو نوفل نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ لہب بن ابی لہب سامنے سے آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے رہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا اللہم سلط علیہ کلبک راوی نے کہا کہ ابو لہب شام کی طرف پارچہ لیجا کر تا اور اپنے بیٹے کو اپنے وکیلوں اور اپنے غلاموں کے ساتھ بھیجا کرتا تھا اور ابو لہب یہ کہتا تھا کہ میں اپنے اس بیٹے پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا سے خوف کرتا ہوں اون لوگوں نے ابو لہب کے ساتھ معاہدہ کیا کہ ہم اوس کی حفاظت کریں گے جس وقت وہ منزل پر اترے تو ابو لہب کے بیٹے کو ٹھہرنے کے مکان کی دیوار سے چٹا دیتے اور اوس پر کپڑے اور سامان ڈھانپ دیتے تھے اور اون ہمارے بیٹے کے ساتھ ایک زمانہ تک ایسا عمل کیا ایک بار وہ

آیا اور اوس نے اوسکو بچا ڈالا اور قتل کر ڈالا یہ خبر ابو اسب کو پہنچی تو اوس نے لوگوں سے کہا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ مجھکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے اوس پر خوف ہے۔

میں نے قتادہ سے یہ روایت کی ہے کہ عتبہ بن ابی اسب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر غلبہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے ایک درندہ کو اس پر مسلط کرے عتبہ قریش کی ایک جماعت کے ساتھ سفر کو نکلا یہاں تک کہ شام کے ایک مکان میں جس کا نام زرقاء تھا رات کو سب اترے ایک شیر اون لوگوں کی طرف پھرتا ہوا آیا عتبہ نے یاویل امی کہہ کر کہا واللہ وہ شیر مجھ کو کھائے والا ہے جیسے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر بددعا کی ہے محمد نے مجھ کو قتل کر ڈالا اور وہ مکہ میں ہیں اور میں ملک شام میں ہوں شیر اوس پر قوم کے درمیان دوڑا اور عتبہ کے سر کو پکڑ لیا اور راتوں سے جیسا پکڑنا چاہے تھا پکڑ لیا اور اسکو مار ڈالا میں نے عروہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ شیر جو وقت اون لوگوں کے پاس گردش کرنے لگا اوس رات کو اون لوگوں کے پاس سے پلٹ کے چلا گیا وہ لوگ کھڑے ہوئے اور اونہوں نے عتبہ کو اپنے پیچ میں کر لیا پھر شیر سامنے سے آیا اور ان لوگوں پر قدم رکھتا ہوا آیا یہاں تک کہ عتبہ کا سر اوس نے پکڑ لیا اور چاب ڈالا

ابو نعیم اور ابن عساکر نے عروہ رضی اللہ عنہ کے طریق سے ہبار بن الاسود سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا ہے کہ ابو اسب اور اوس کے بیٹے عتبہ نے ملک شام کی طرف سامان لیجانے کی تیاری کی اور میں نے بھی اون دونوں کے ساتھ سامان لیجانے کی تیاری کی ابو اسب کے بیٹے نے کہا کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ضرور جاؤنگا اور اوس کے رب کے معاملہ میں ضرور ایذا پہنچاؤں گا وہ گیا یہاں تک کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا اے محمد ہو کبر بالذی دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے سن کر یہ دعا مانگی اللہم البعث علیہ کلبا من کلابک پہرہ پلٹ کر چلا گیا اوس کے باپ نے اوس سے پوچھا اے میرے بیٹے تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کہا اور اونہوں نے تجھ سے کیا کہا اوس نے اپنے باپ کو خبر کی ابوہلب نے سن کر کہا اے میرے بیٹے محمد صلعم نے تجھ پر جو بد دعا کی ہے تجھ کو اذن کی دعا سے تجھ پر خوف ہوتا ہے راوی نے کہا ہم چلے گئے یہاں تک کہ ہم مقام سراقۃ میں آئے سراقۃ شیرون کی جگہ ہے ہم سے ابوہلب نے کہا کہ تم لوگوں نے میرے سن کو اور میرے حق کو پہچان لیا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بیٹے پر بد دعا کی ہے میں اس دعا سے اوس پر خوف ناک ہوں تم لوگ اپنے سامان کو اس صومعہ میں جمع کر لو پھر میرے بیٹے کے واسطے اوس پر فرش بچھا دو پھر اوس کے اطراف میں تم لوگ اپنے بستر بچھا دو ہم نے ویسے ہی کیا اور سامان پر رات کو ابوہلب کا بیٹا رہا اور ہم اوس کے اطراف میں تیرے رات میں شیر آبا اور اوس نے ہمارے منہ سوٹکے جبکہ شیر نے اوس کے منہ کو نہ پایا جس کے پکڑنے کا وہ ارادہ کرتا تھا اوس نے جست کی لیکا یک وہ شیر سامان کے اوپر تھا اوس نے عتبہ کا منہ سوٹکھا پھر اوس نے اوس کو چابنے کے طور پر چاب ڈالا اور اوس کا سر کٹڑے میں کٹڑے ہو گیا شیعہ چلا گیا ابوہلب نے کہا واللہ میں نے پہچانا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا فوت نہ ہوگی اور اسی حدیث کی ابن اسحاق اور ابو نعیم نے دوسرے طرق سے مرسل طور پر محمد بن کعب القرظی وغیرہ روایت کی ہے اور یہ زیادہ کیا ہے کہ احسان ابن ثابتؓ اس باب میں یہ اشعار کہیں ہیں

ماکان ابن ابی واسع

سائل بنی الاشقر ان حیستم

پوچھ تو بنی الاشقر سے اگر تو انکے پاس آوے یہ پوچھ کہ ابی واسع کی کیا خبر ہے

بل ضیق اللہ علی القاطع

لاوسع اللہ قبرہ

یدعو الی نورہ ساطع

جسم بنی جدہ ثابت

اللہ تعالیٰ ابو واسع کی قبر کو فراخ نہ کرے بلکہ اللہ تعالیٰ اوس کی قبر کو تنگ کر دے کہ وہ اوس بنی کے ہم

کا قاطع تھا جس نبی کی کوشش امدین میں ثابت ہے اور وہ نبی اپنے ایسے نور کی طرف بلاتا ہے جو  
بلند ہو رہا ہے ۵

اسبل بالجہر بتکذیبہ دون قریش نزع القادع

مقام حجرین ابو اسع نے اوس نبی کی تکذیب میں کلام کی کثرت کی ۵

فاستوجب الدعوة منه یا بین للناظر والاسع

سو اوس نبی کی طرف سے دعا کرنا واجب ہوا اوس شخص کے ساتھ کہ وہ دیکھنے والے اور سننے والے کو واسطے ظاہر ہوئی۔

ان سلط اللہ بہ کلبہ بمشی ہو ینامشیۃ الخادع

وہ دعایہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ابو اسع پر اپنے ایک درندہ کو مسلط کر دے وہ درندہ آہستہ آہستہ اس طور پر چلتا تھا جیسے  
دھوکہ دینے والا چلتا ہے ۵

حق اتاہ وسطا صحابہ وقد علمتم منۃ الہاب

یہ ان تک کہ وہ درندہ ابو اسع کے یاس اور اسکے اصحاب کے درمیان آیا ابو اسع کے اصحاب پر اوس وقت نیند  
غالب ہو گئی تھی ۵

فالتم الراس بیا فوخ والخر منۃ فغرة الجایع

اوس درندہ نے ابو اسع کے سر کو بوجھ کر مارا اور اس کے گلے کو ایسی حالت میں کہ وہ درندہ بہو کہ کی شل  
منہ کو ملے ہوئے تھا۔

ابو نعیم نے علاؤس رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ  
والنجم اذ اہوی پڑھی عتیہ بن ابولعب نے کہا کفرت بر ب النجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس  
سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے درندوں میں سے ایک درندہ کو تجھ پر مسلط کرے گا عتیہ اپنے اصحاب کے  
ساتھ شام کی طرف گیا شیر نے آواز دی ڈور سے عتیہ کے شانے کا پھنسل لگے لوگوں نے اوس سے پوچھا  
کس شے سے تو کانپتا ہے واللہ ہم اور تو نہیں ہیں مگر برابر عتیہ نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر بددعا  
کی ہے واللہ محمد صلعم سے زیادہ مملوق کسی صاحب لہجہ پر اس آسمان نے سایہ نہیں ڈالا ہے (یعنی

آسمان کے نیچے جتنے باتین کرنے والے اشخاص میں اور سب سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ صادق ہیں پہر لوگوں نے عشا کا کہنا کر کہا عتبہ نے اپنا ہاتھ کہانے میں نہیں ڈالا جبکہ نیند آئی تو اون لوگوں نے اطراف میں اپنے سامان سے احاطہ کیا اور عتبہ کو اپنے درمیان لے لیا اور سو گئے شیر آیا آہستہ چلتا تھا اور ہر ایک مرد کے سر کو سونگھتا تھا ایمان تک کہ عتبہ کے پاس پہنچا اور اس کے سر کو پکڑنے کے طور پر راتوں سے پکڑ لیا عتبہ خواب سے چونک پڑا اور وہ آخر زمین میں تھا اور وہ یہ کہتا تھا کیا میں نے تم لوگوں سے نہیں کہا تھا کہ محمد صلعم اصدق الناس میں اور مر گیا۔

ابو نعیم نے ابوالفضی سے روایت کی ہے کہ اسے کہ ابوہب کے بیٹے نے کہا کہ جس نے وانجم اذا ہوئی کہا ہے میں اس سے منکر ہوں (یعنی اللہ تعالیٰ سے مجھ کو انکار ہے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب میں اللہ تعالیٰ اپنے درندوں میں سے ایک درندہ عتبہ کی طرف بھیجے گا یہ خبر عتبہ کے باپ کو پہنچی تو اس نے اپنے اصحاب کو وصیت کی کہ جس وقت تم لوگ کسی منزل پر اترو تو عتبہ کو اپنے بیچ میں رکھو اور انہوں نے ویسا ہی کیا ایمان تک کہ جب وقت ایک رات تھی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے پاس ایک درندہ بھیج دیا اس نے اس کو قتل کر ڈالا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کیواسطے قحط سالی کی دعا کی تھی

شیخین نے ابن مسعود رضی سے یہ روایت کی ہے کہ اسے جبکہ قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اور اسلام کے قبول کرنے سے دیر کی تو آپ نے یہ دعا مانگی اللھم اعنی علیم بسبع کسبع یہ سب وہ قحط سالی میں مبتلا ہو گئے وہ قحط سالی قریش کی ہر ایک شے کو لئے گئی اور وہ نوا رہے گئے یہاں تک کہ انہوں نے مردار اور مردہ جانوروں کو کھایا ایمان تک اور ان کی قحط سالی کی نوبت پہنچی کہ انہیں کا ہر ایک آدمی اپنے اور آسمان کے درمیان بہرہ سے وہوئیں

کی ہیئت کی مثل دیکھتا تھا پر انہوں نے یہ دعا کی ربنا اکشف عنا العذاب انا مومنون نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ اگر ہم عذاب کو اون سے دفع کر دیں گے تو وہ پر ویسے ہی ہو جاویں گے  
اور کفر کریں گے وہ عذاب اون کا دفع کیا گیا پر وہ ویسے ہی کافر ہو گئے جیسے پہلے کافر تھے پر اون سے  
جنگ بدر میں انتقام لیا گیا اللہ تعالیٰ کا وہ قول اون کے حق میں یہ ہے یوم تانی الساء بدخان مبین  
اللہ تعالیٰ کے قول یوم تبطش البطشۃ الکبریٰ انا منتقمون تک۔

بیہقی نے ابن مسعود رضی سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے آدمیوں سے ادبار کو ملاحظہ فرمایا تو آپ نے یہ دعا کی اللہم سبع کسبع یوسف او نکو قحط سالی  
نے لے لیا یہاں تک اون کی نوبت پہنچی کہ انہوں نے مردہ جانوروں اور چرچڑے اور پٹھانوں  
تک کو کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ابوسفیان اور دوسرے آدمی مکہ کے آئے  
اور انہوں نے کہا اے محمد آپ یہ زعم کرتے ہیں کہ میں رحمت کر کے سب کوٹ کیا گیا ہوں اور  
آپ کی قوم ہلاک ہو گئی آپ اون کی بہتری کے واسطے اللہ تعالیٰ سے دعا فرماوین رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی وہ بارش سے سیراب کئے گئے اور سات برس تک برابر پانی  
برسا لوگوں نے منہ کی کثرت کی شکایت کی آنحضرت صلعم نے یہ دعا کی اللہم حوالینا لا علینا ابر  
آپ کے سر پر سے چلا گیا اور اطراف کے لوگ سیراب ہوئے راوی نے کہا کہ دخان کی آیت  
گزر گئی کہ وہ ہوک تھی کہ اوس سے قریش کو مصیبت پہنچی تھی اور روم کی آیت اور بطش کبریٰ اور  
انشقاق قمر کی آیت ہی گزر چکی ہے۔

شیخین نے ابن مسعود رضی سے روایت کی ہے کہ اسے کہ پانچ چیزیں گزر چکی ہیں لزام اور  
روم اور دخان اور بطشۃ اور قمر بیہقی نے کہا ہے کہ ان چیزوں کے ساتھ مراد یہ ہے کہ یہ آیات  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پائی گئی ہیں جیسے کہ آپ نے ان آیتوں کے وجود سے پہلے  
ان کی خبر دی تھی۔

نسائی اور حاکم اور بیہقی نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ اسے کہ ابوسفیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا اے محمد میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں  
 آپ رحم فرما دین ہم نے ظلم تک کہا یا ہے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ولقد اخذناہم بالعذاب  
فما استکاثوا الرہم ویا تضرعون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی میان تک کہ اللہ تعالیٰ نے  
 اون سے عذاب کو دفع کر دیا۔ بیہقی نے کہا ہے کہ ابوسفیان کے قصہ میں وہ امر روایت کیا گیا  
 ہے جو اوس پر دلالت کرتا ہے کہ یہ ہجرت کے بعد رہا اور شاید یہ امر دوبارہ واقع ہوا ہو کہ دوبارہ  
 عذاب قحط نازل ہوا ہو۔

**یہ باب اوس عورت کے بیان میں ہے کہ مسلمان عورتوں میں سے تھی اور بنیاد ہو گئی  
 تھی اور اوسکی بیانی اسکو پیر دگئی تھی**

بیہقی نے عروہ رضی سے یہ روایت کی ہے کہ ابو بکر الصدیق رضی نے اون آدمیوں میں سے سوائے  
 کو آزاد کیا تھا جو اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کفار کے ہاتھ سے عذاب دئے جاتے تھے اون میں سے  
 ایک عورت زینہ تھی کہ اوس کی بیانی جاتی رہی تھی اور اون لوگوں میں سے تھی کہ اللہ تعالیٰ کے  
 معاملہ میں عذاب دئے جاتے تھے اوس نے مشرکین کی ہر ایک بات سے انکار کیا مگر اسلام  
 کو نہ چھوڑا مشرکین نے کہا کہ اس عورت کی بیانی کو صدہ نہیں پہونچا یا اگر لات اور عزائے اس  
 عورت نے مشرکین سے کہا واللہ ہرگز ایسا نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے اسکی بیانی اسکو پیر دی

**یہ باب اون آیات کے بیان میں ہے کہ ملک حبشہ کی ہجرت میں واقع ہوئی ہیں**

بیہقی نے موسیٰ بن عقبہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ جعفر بن ابوطالب مسلمانوں کے ایک  
 گروہ میں اپنے دین کے ساتھ ہباگ کے سرزمین حبشہ کو اس واسطے گئے کہ اپنے دین سے فتنہ  
 میں نہ پڑیں اور قریش نے عمرو بن العاص اور عمارہ ابن الولید بن مغیرہ کو بھیجا اور قریش نے  
 ان دونوں کو یہ امر کیا کہ جانے میں سرعت کریں وہ دونوں جلد گئے اور قریش نے نجاشی حبشہ

کے واسطے ایک گھوڑا اور ایک جبیہ بیاج کا بھیجا اور عظمائے حبشہ کے واسطے پہلے بھیج جبکہ یہ دونوں نجاشی کے پاس آئے تو نجاشی نے تشریش کے ہریون کو قبول کیا اور اوس نے عمرو بن العاص کو اپنے تخت پر بٹھلایا عمرو بن العاص نے کہا کہ ہم لوگوں میں سے کم عقل جو لوگ ہیں وہ آپ کی سرزمین میں ہیں وہ آپ کے دین پر نہیں ہیں اور یہ وہ ہمارے دین پر ہیں اور ان کو ہمارے حوالہ کر دیجئے عظمائے حبشہ نے کہا کہ سچ کہتے ہیں وہ لوگ حبشہ میں ہیں اور ان کو انہیں دے دیجئے نجاشی نے کہا نہیں واللہ میں ان کو نندون گا یہاں تک کہ میں ان سے باتیں کروں گا اور میں یہ جان لوں گا کہ وہ کس شے پر ہیں یہ سنکر عمرو بن العاص نے کہا کہ وہ لوگ اوس مرد کے اصحاب ہیں کہ اوس نے ہم لوگوں میں خدج کیا ہے میں آپ کو ایسی چیزوں سے خبر دوں گا کہ ان سے ان لوگوں کی سفاہت کو آپ پہچان لیں گے اور یہ پہچان لین گے کہ وہ خلاف حق پر ہیں وہ لوگ اس امر کی شہادت نہیں دیتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام خدا کے فرزند ہیں اور صوبت آپ کے پاس وہ آئیں گے تو آپ کو سجدہ نہ کریں گے جیسے کہ لوگ آپ کی سلطنت میں آتے ہیں اور وہ آپ کو سجدہ کرتے ہیں یہ سن کر نجاشی نے کسی کو جعفرؓ سے کہا اور ان کے اصحاب کے پاس بھیجا اور نجاشی نے اس وقت عمرو بن العاص کو اپنے تخت پر بٹھلایا تھا جعفرؓ اور ان کے اصحاب نے نجاشی کو سجدہ نہیں کیا اور سلام کے ساتھ اوس کی تعظیم کی عمرو بن العاص اور عمارہ دونوں نے کہا کیا ہم نے آپ کو اس قوم کی خبر نہیں دی تھی نجاشی نے کہا اے گروہ کیا تم مجھ سے باتیں نہ کرو گے لگو کیا ہوا ہے کہ تم میری تعظیم جیسے میرے پاس تمہاری قوم کے آنے والے کرتے ہیں کیوں نہیں کرتے ہو تم لوگ مجھ کو خبر کرو کہ تم حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کے حق میں کیا کہتے ہو اور تمہارا دین کیا ہے کیا تم لوگ نصاریٰ ہو انہوں نے کہا ہم نصاریٰ تمہیں ہیں نجاشی نے پوچھا کیا تم لوگ یہود ہو انہوں نے کہا ہم یہود نہیں ہیں نجاشی نے پوچھا کیا تم لوگ اپنی قوم کے دین پر ہو انہوں نے کہا ہم اپنی قوم کے دین پر ہی نہیں ہیں نجاشی نے پوچھا تمہارا کیا دین ہے انہوں نے کہا ہمارا دین اسلام ہے نجاشی نے



پوچھا اسلام کیا شے ہے انہوں نے کہا کہ ہم اوس اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں جو ایک ہے  
 اور اوس کا کوئی شریک نہیں ہے اور اوس کے ساتھ کسی شے کو ہم شریک نہیں کرتے نجاشی نے  
 پوچھا یہ اسلام کون شخص تمہارے پاس لایا ہے انہوں نے کہا کہ اس دین کو ایک ایسا مرد لایا  
 ہے کہ وہ ہماری ذات میں سے ہے ہم نے اوس مرد کی ذات اور نسب کو پہچان لیا ہے اللہ تعالیٰ  
 نے اوس کو ہماری طرف اوس شان سے بھیجا ہے جیسے رسولوں کو اللہ تعالیٰ نے اون لوگوں  
 کی طرف بھیجا تھا جو ہم سے پہلے تھے ہکو اوس نے والدین کے ساتھ نیکی کرنے اور صدقہ دینے اور  
 وفائے عہد اور اداے امانت کی واسطے امر کیا ہے اور ہم کو اس امر سے ممانعت کی ہے کہ ہم بتوں کی  
 عبادت کریں اور ہم کو یہ امر کیا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ واحد کی عبادت کریں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی  
 شے کو شریک نہ کریں ہم نے اوس رسول کی تصدیق کی ہے اور ہم نے اللہ تعالیٰ کے کلام کو پچھانا  
 ہے اور ہکو یہ علم ہو گیا ہے کہ جو شے وہ رسول لایا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے لایا ہے جبکہ ہم نے  
 یہ امور کئے تو ہماری قوم نے ہم سے عداوت کی اور اوس نبی صادق سے عداوت کی اور اوس کی  
 تکذیب کی اور اوس کے قتل کا ارادہ کیا اور ہم سے بتوں کی عبادت کے واسطے ارادہ کیا ہم اپنے  
 دین اور خونوں کے ساتھ اپنی قوم سے بہاگ کے آپ کے پاس آئے ہیں نجاشی نے منکر کہا  
 واللہ اگر یہ امر ظاہر ہوا ہے تو اوس چراغ سے ہوا ہے جس سے موسیٰ علیہ السلام کا امر ظاہر ہوا ہے  
 جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تحیہ اور تعظیم جو ہے ہمارے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اوس کی ہکو خبر دی  
 ہے کہ اہل جنت کا تحیہ السلام ہے ہکو اوس کے ساتھ امر کیا ہے ہم نے آپ کا تحیہ اوس شے سے  
 کیا جو ہم لوگوں میں کا بعض بعض کے واسطے کرتا ہے لیکن عیسیٰ علیہ السلام جو ہیں وہ اللہ تعالیٰ  
 کے بندے اور رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ کا وہ کلمہ ہیں کہ مریم علیہا السلام کی طرف القا کیا گیا تھا اور  
 عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ ہیں اور عذراء بتول کے فرزند ہیں یہ منکر نجاشی نے اپنا ماتمہ زمین  
 کی طرف جھکایا اور زمین پر سے ایک لکڑی لی اور کہا کہ واللہ بن مریم نے اس امر پر اس لکڑی کو  
 وزن کو زیادہ نہیں کیا عطاے حبشہ نے منکر کہا واللہ اگر اہل حبشہ یہ بات سن لیں تو آپ کو

سلطنت سے معزول کر دین گے نجاشی نے کہا واللہ غیر اس بات کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام  
 کے حق میں کہی نہ کہوں گا پھر نجاشی نے کہا کہ عمرو بن العاص کا یہ اس کی طرف پٹنا دو واللہ  
 اگر اس باب میں وہ لوگ مجھ کو سوسے کا پانچ رشوت دین گے تو میں اس کو قبول نہ کروں گا  
 نجاشی نے جعفر اور اون کے اصحاب سے کہا کہ تم لوگ ٹھہرے رہو تم لو اس سے پانچ سو روپیہ  
 رزق سے اون کے احوال کی اصلاح کرتی اس کے واسطے نجاشی نے امر کیا اور یہ کہ اس کو شخص  
 اس گروہ کی طرف ایذا رسانی کی نظر سے نظر کرے گا وہ میری نافرمانی کرے گا اور اللہ تعالیٰ سے  
 عمرو بن العاص اور عمارہ کے درمیان قبل اس کے کہ وہ دونوں نجاشی کے پاس جاویں سفر  
 میں عداوت ڈال دی تھی پھر اون دونوں نے آپس میں جس وقت وہ نجاشی کے پاس آئے تو  
 صلح کر لی تھی تاکہ جس حاجت کے واسطے وہ نکلے ہیں اس کو پاویں اون کی حاجت سے ان دونوں  
 کا طلب کرتا تھا جبکہ اون دونوں کو یہ بات حاصل نہ ہوئی تو وہ دونوں جس عداوت پر تھے اس  
 سے سخت عداوت کے ساتھ نجاشی کے پاس سے نکلے عمرو بن العاص نے عمارہ کے ساتھ  
 لڑ کیا اور اس سے کہا اے عمارہ تو خوبصورت مرد ہے تو نجاشی کی عورت کے پاس جا جس  
 وقت اس کا شوہر اس کے پاس سے چلا جاوے تو تو اس سے باتیں کر تیرا اس سے باتیں  
 کرنا ہماری حاجت کے واسطے عون ہوگا یعنی اس سے نفع پہونچے گا یا وہ مسلمانوں کے سپرد  
 کرانے میں سعی کرے گی عمارہ نے نجاشی کی عورت سے خط و کتابت کی یہاں تک کہ اس کے  
 پاس داخل ہو گیا جبکہ عمارہ اس کے پاس داخل ہوا عمرو بن نجاشی کے پاس گیا اور اس سے اس  
 نے کہا کہ میں ہر ایسی عورتوں کے ساتھ مصاحبت رکھتا ہے اور وہ تیری عورت کا ارادہ رکھتا  
 ہے مجھ کو اس بات کا علم ہے یہ سن کر نجاشی نے کسی کو دیکھنے کی واسطے بھیجا اس نے یکایک  
 عمارہ کو نجاشی کی عورت کے پاس موجود دیکھا نجاشی نے عمارہ کے واسطے حکم دیا اس کے  
 احلیل میں ہوا بھری گئی پھر عمارہ دریا کے ایک جزیرہ میں ڈال دیا گیا وہ مجنون ہو گیا اور وحشیوں  
 کے ساتھ وحشی بن گیا اور عمرو مکہ کی طرف پلٹ کے آیا اللہ تعالیٰ نے اس کے ہمراہی کو ہلاک

کیا اور اوس کے سفر کو تباہ کیا اور اوس کی حاجت کو منع کیا اور اسی حدیث کی مثل طرق موصولہ سے ابن مسعود اور ابو موسیٰ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے وارد ہوا ہے۔

یہ باب ان آیات کے بیان میں ہے جو صحیفہ کے قصہ میں واقع ہوئی ہیں

بیہقی اور ابو نعیم نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے زہری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ شکر بن حبس شدت پر تھے اوس سے زیادہ انہوں نے مسلمانوں پر شدت کی یہاں تک کہ مسلمانوں کو نہایت مشقت اور سختی پہنچی اور ان پر سخت بلا آئی یہ اوس وقت ہوا کہ مسلمان لوگ ہجرت کر کے نجاشی کے پاس گئے تھے اور شکر بن کو یہ خبر پہنچی تھی کہ نجاشی نے مسلمانوں کا اکرام کیا تھا قریش لوگ اس امر پر متفق ہوئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علانیہ طور سے قتل کر ڈالیں جبکہ ابوطالب نے قوم کے عمل کو دیکھا تو بنی عبدالمطلب کو جمع کیا اور ان کو امر کیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے شعب میں داخل کر لیں اور جن لوگوں نے آپ کے قتل کا ارادہ کیا ہے آپ کو ان سے بچا دیں اس امر پر مسلمان اور کافراؤں کے متفق ہو گئے جبکہ قریش نے یہ امر بچان لیا کہ قوم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بچایا ہے تو وہ جمع ہو گئے اور اپنے امر میں یہ اتفاق کر لیا کہ ان کو اپنے پاس نہ بٹلا دیں اور ان سے بیع وغیرہ نہ کریں اور ان کو اپنے مکانون میں نہ آنے دیں یہاں تک کہ وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کے واسطے حوالہ کر دیں اور قریش نے ان کے ساتھ مکر کرنے میں ایک صحیفہ لکھا اور عہد اور موافق لکھے کہ بنی ہاشم سے کبھی صلح کو قبول نہ کریں گے یہاں تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے حوالہ قتل کے واسطے کر دیں گے بنو ہاشم اپنے شعب میں تین سال تک ٹھہرے رہے اور بنی ہاشم پر سخت بلا اور مشقت رہی اور ان لوگوں نے بنی ہاشم سے بازار قطع کر دئے وہ لوگ غلہ کو نہیں چھوڑتے تھے کہ کہ میں آؤں اور کوئی بیع کی شے نہیں ہوتی تھی مگر وہ اوس کی طرف پہلے پہنچ جاتے اور اوس کو خرید کر لیتے تھے جبکہ نیسرے

سال کا آغاز تھا تو بنی عبد مناف اور بنی قصی اور اون کے سوا جو مد قریش میں سے تھے اور  
 اون کو بنی ہاشم کی عورتوں نے جنا تھا اونہوں نے آپس میں ایک دوسرے کو ملامت کی اور  
 اونہوں فراموشی امر کو دیکھا کہ اون لوگوں نے قطع رحم کیا اور حق کو حقیر سمجھا اون لوگوں نے غدر  
 اور براہ راست سے جو عہد کیا تھا اس عہد کے توڑنے پر ان لوگوں نے رات میں اتفاق کیا۔  
 اور جو صحیفہ کہ قریش نے لکھا تھا اللہ تعالیٰ نے اس پر دیکھ کر بھیج دیا جو کچھ عہد اور میثاق اس  
 صحیفہ میں تھا اس کو دیکھنے چاٹ لیا وہ صحیفہ مکان کی چیت میں لٹک رہا تھا دیکھ  
 نے اس صحیفہ میں اللہ تعالیٰ کا کوئی نام نہ چھوڑا مگر اسمائے حسنہ چھوڑ دئے اور شرک اور ظلم اور  
 قطع رحم کی قسم سے جو باتیں لکھی تھیں وہ باقی رہ گئیں اور اللہ تعالیٰ نے جو امر اس صحیفہ کو  
 ساتھ کیا تھا اس سے اپنے رسول کو مطلع فرما دیا اس واقعہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے ابوطالب سے ذکر کیا ابوطالب نے سن کر کہا قسم ہے ثاقب کی کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے مجھ سے جھوٹ نہیں کہا ابوطالب بنی عبد المطلب کی ایک جماعت کو لے کر  
 گئے یہاں تک کہ مسجد میں آئے اور مسجد اور سوقت قریش سے بھری ہوئی تھی جبکہ قریش  
 نے اون کو جماعت کے ساتھ قصد کرنے والا دیکھا اونہوں نے اس امر کو سن کر سبھا اور یہ  
 گمان کیا کہ وہ لوگ شدت بلا کی وجہ سے نکل کے ہمارے پاس آئے ہیں اور وہ اس واسطے  
 آئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے حوالہ کر دیں آنے کے بعد ابوطالب نے  
 گفتگو کی اور کہا کہ بہت سے امور تمہارے درمیان پیدا ہوئے ہیں ہم اون امور کو تم سے  
 ذکر نہیں کرتے ہیں جس صحیفہ میں تم نے معاہدہ کیا ہے اس کو لیکر آؤ شاید وہ صحیفہ ہمارے  
 اور تمہارے درمیان صلح کا سبب ہو جائے ابوطالب نے یہ اون سے خوف سے اس واسطے  
 کہا تھا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ صحیفہ کے لانے سے پہلے صحیفہ کو دیکھ لیں وہ لوگ اپنا صحیفہ لے  
 آئے اور اس پر اون کو فخر تھا اور اون کو اس باب میں کچھ شک نہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم اون کے حوالہ کر دئے گئے ہیں اونہوں نے اس صحیفہ کو اون کے درمیان میں رکھ دیا

ابو طالب نے کہا کہ میں تمہارے پاس اس لئے آیا ہوں تاکہ تم کو ایک ایسے امر کی خبر دوں کہ  
اوس میں تمہارے لئے انصاف ہے تحقیق میرے بھتیجے نے مجھ کو خبر دی ہے اور اس نے  
مجھ سے جھوٹ نہیں کہا ہے اللہ تعالیٰ اس صحیفہ سے جو تمہارے ہاتھ میں ہے یری ہے اور  
اللہ تعالیٰ نے اپنا ہر ایک اسم جو صحیفہ میں تھا اوس کو مٹا ڈالا ہے اور اوس میں تمہاری بیوفائی  
اور قطع رحم جو تم نے ہمارے ساتھ کیا ہے اور ظلم سے تم نے ہم پر غلبہ کرنا چاہا ہے اوسکو چھوڑ دیا  
ہے جیسے میرے بھتیجے نے کہا۔ ہے اگر وہی بات ہے تو تم لوگ ہوش میں آ جاؤ واللہ وہ  
کبھی تمہارے حوالہ نہ کیا جائے گا یہاں تک کہ ہم سب لوگ مر جاویں گے اور اگر وہ بات جو  
میرے بھتیجے نے کہی ہے وہ باطل ہوگی تو ہم اوس کو تمہارے حوالہ کر دیں گے تم اوس کو قتل  
کر ڈالو یا اوس کو زندہ رکھو تم کو اختیار ہے ابو طالب کی یہ گفتگو سنکر اونہوں نے کہا کہ ہم اس  
بات پر راضی ہیں جو تم نے کہی ہے اونہوں نے صحیفہ کو قبول کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
صادق و مصدق پایا کہ صحیفہ کی خبر آپ نے دی تھی جبکہ قریش نے اوس صحیفہ کو دیکھا اور  
ویسے ہی پایا جیسا کہ تھا تو یہ کہا واللہ یہ ہرگز نہیں ہے مگر تمہارے صاحب کا سحر جو گروہ کہ  
بنی عبد المطلب سے تھا اوس نے کہا کہ کذب اور سحر کے ساتھ سزاوار ہمارا غیر ہے ہم یہ  
خوب جانتے ہیں کہ جس امر پر تم نے اتفاق کیا ہے کہ ہمارے ساتھ تم قطع رحم کرو وہ امر سحر اور فال گوئی  
سے زیادہ قریب ہے اور اگر یہ امر نہ ہو تاکہ تم لوگ سحر پر اجتماع نہ کرتے تو تمہارا صحیفہ فاسد نہ ہوتا صحیفہ  
تمہارے ہاتھوں میں رہا اللہ تعالیٰ نے اپنے نام مبارک کو اوس میں سے مٹا دیا اور جو شے  
تمہاری بغاوت کی تھی اوسکو چھوڑ دیا آیا ہم لوگ جادو گر ہیں یا تم لوگ جادو گر ہو اس وقت میں  
بنی عبد مناف کے ایک گروہ اور بنی قریظہ کے گروہ نے کہا کہ ہم سب لوگ اس صحیفہ سے بری  
ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے نکلے اور آپ کا گروہ نکلا اور چلے گئے اور آدمیوں سے  
مخالفت کی ابن سعد نے کہا ہے کہ محمد بن عمر نے ہکمو خبر دی محمد سے حکم بن القاسم نے ذکر کیا  
بن عمرو سے ذکر کیا نے قریش کے ایک شیخ سے یہ حدیث کی ہے جبکہ قریش نے صحیفہ کو لکھا

اور تین سال گزر گئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اونکے صحیفہ کے امر سے اور اس امر سے اطلاع دی کہ صحیفہ میں جو کچھ جو اور ظلم کی قسم سے تھا اس کو دیکھنے لگا لیا اور اس میں اللہ تعالیٰ کا جو کچھ ذکر تھا وہ باقی رہ گیا ہے اس واقعہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طالب سے ذکر کیا ابو طالب نے سن کر کہا واللہ میرے بیٹے نے مجھ سے ہرگز جھوٹ نہیں کہا پھر ابو طالب قریش کی طرف گئے اور اون کو خبر کی وہ صحیفہ لایا گیا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ویسا ہی پایا گیا وہ صحیفہ آدمیوں کے ہاتھوں میں گر اور اونہوں نے اپنے نسخہ چھپائے اور وقت ابو طالب نے کہا اے معشر قریش کس بات پر ہم روکے جاتے ہیں اور بند کئے جاتے ہیں تحقیق جو امر تھا وہ ظاہر ہو گیا اور یہ ظاہر ہوا کہ تم لوگ قطع رحم اور ظلم اور برائی کے ساتھ سزاوار ہو۔

ابن سعد نے ابن عباس اور عاصم بن عمر بن قتادہ اور ابو بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام اور عثمان بن ابوسلیمان ابن جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے اس حدیث شریف میں بعض کی حدیث بعض کی حدیث میں داخل ہو گئی ہے ان راویوں نے کہا ہے کہ جبکہ قریش کو نجاشی کے فعل کی خبر ہو چکی کہ جعفر رضی اللہ عنہ اور انکے اصحاب کے ساتھ وہ بخوبی ہی پیش آیا اور اون کا اکرام کیا ہے یہ امر قریش پر ناگوار گذر اور اونہوں نے بنی ہاشم کے نقصان پہنچانے کے واسطے ایک تحریر کی جس کا یہ مضمون تھا کہ اون کے ساتھ قریش نکاح نہ کریں یعنی قریش اور بنی ہاشم میں جو شادی بیاہ ہوتے تھے وہ آئندہ نہ ہوں اور ان سے بیع نہ کی جائے اور اون سے مخالفت نہ کی جائے اور جس شخص نے صحیفہ لکھا تھا وہ منصور ابن مکرۃ العبدی تھا اس صحیفہ کے لکھنے کے بعد اس کا ہاتھ بشل ہو گیا اور قریش نے اس صحیفہ کو جو بن کعبہ میں لٹکا دیا اور بنی ہاشم کو شعب ابو طالب میں غرہ محرم کی رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے کے ساتویں سال میں روک دیا اور آئے جانے والوں اور تجارت کو قطع کر دیا بنی ہاشم نہیں نکلتے تھے مگر ایک موسم سے دوسرے موسم تک یعنی رجب۔ کہے زمانہ میں باہر نکلتے

تھے اوسکے بعد نہیں نکلتے تھے پہر جب دوسرے حج کا زمانہ آتا تو وہ نکلتے تھے یہاں تک کہ اونکو مشقت نہایت درجہ پہونچی قریش میں سے جن لوگوں کو یہ امر پرامعلوم ہوا اونہوں نے کہا کہ دیکھو کہ منصور بن عکرمہ کو کیا مصیبت پہونچی ہے بنی ہاشم اپنے شعب میں تین سال مقیم رہے پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اون کے صحیفہ کے امر پر اطلاع دی اور یہ خبر دی کہ دیکھنے جو شے کہ جو راو ظلم کی قسم سے اوس میں تھی اوسکو کھانیا اور اللہ تعالیٰ کا جو ذکر اوس میں تھا وہ باقی رہ گیا ہے۔

ابن سعد نے عکرمہ اور محمد بن علی سے روایت کی ہے دونوں راویوں نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صحیفہ پر ایک کیرے کو بھیجا جو شے اوس صحیفہ میں تھی اوس کیرے نے اوس کو کھالیا مگر اللہ تعالیٰ کا اسم مبارک نہیں کھایا اور ایک روایت میں یہ وارد ہے کہ مگر لفظ (باسم اللہ) کو نہ کھایا۔

ابن عساکر نے زبیر بن بکار سے روایت کی ہے کہ اسے کہ ابو طالب نے صحیفہ کے باب

میں کہا ہے

الم یا تکرم ان الصحیفۃ مزقت	وان کل مالم یرضہ اللہ فید
-----------------------------	---------------------------

یہ شعر ابو طالب کا آخری بات میں واقع ہوا ہے۔

ابو نعیم نے عثمان بن ابوسلیمان بن جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہ اسے کہ صحیفہ کا کاتب منصور بن عکرمہ الغیدری تھا اوس کا ہاتھ شل ہو گیا یہاں تک کہ خشک ہو گیا وہ اپنے اوس ہاتھ سے انتقل نہیں پاتا تھا قریش کے لوگ اپنے آپس میں کہتے تھے کہ جو معاملہ ہم نے بنی ہاشم کے ساتھ کیا البتہ وہ ظلم ہے تم لوگ دیکھو کہ منصور بن عکرمہ کو کیا صدمہ پہونچا۔



یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معراج کے ساتھ  
مخصوص تھو اور آپ نے ان پر کی آیات کبریٰ شش معراج میں کیا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے سبحان الذی اسری بعبدہ لیلۃ من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی  
بارکنا حولہ لنتروی من آیاتنا انہ ہوا السمع البصیر حیاں لو کہ شب معراج کے واقعات مطول اور  
مختصر وارد ہوئے ہیں اور شب معراج میں جو حدیثیں کہ اصحاب اور صحابیات نے روایت  
کی ہیں وہ انسؓ اور ابی بن کعبؓ اور ربیعہؓ اور جابر بن عبد اللہؓ اور عذیقہ بن الیمانؓ اور عمرہ  
بن جندبؓ اور شہل بن سعدؓ اور شداد بن اوسؓ اور صہبؓ اور ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ  
اور ابن عمروؓ اور ابن مسعودؓ اور عبد اللہ بن اسعد بن زرارہؓ اور عبد الرحمن بن قرطؓ اور علیؓ  
بن ابی طالبؓ اور عمر بن الخطابؓ اور مالک بن صعصعہؓ اور ابو امامہؓ اور ابو ایوبؓ الانصاریؓ  
اور ابو جحیمؓ اور ابو العمراءؓ اور ابو ذرؓ اور ابو سعیدؓ الخدریؓ اور ابو سفیان بن حربؓ اور ابو لیلیؓ  
الانصاریؓ اور ابو ہریرہؓ اور حضرت عائشہ رضہؓ اور اسماء دختران حضرت ابو بکر الصدیقؓ اور امّانیؓ اور امّ سلمہؓ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں ہم ترتیب مذکور سے ان اصحاب کی احادیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی معراج کے بیان میں لکھتے ہیں۔

### حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مسلم نے ثابت کے طریق سے انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ میرے پاس ایک براق لایا گیا براق ایک چارپایہ سفید رنگ لانا گدھے سے اونچا  
اور خیر سے نیچا وہ براق اپنا قدم جہان اوس کی نگاہ کی انتہی ہوتی رکھتا تھا میں اوس پر سوار ہوا  
یہاں تک کہ میں بیت المقدس میں آیا تب اوس براق کو اوس حلقہ سے باندھ دیا جس حلقہ  
سے انبیاء علیہم السلام اپنی سواری کے جانور باندھتے تھے پھر میں مسجد میں داخل ہوا میں نے



دو رکعت نماز پڑھی پھر میں مسجد سے نکلا جبریل علیہ السلام دو برتن لائے ایک میں شراب تھی اور دوسرے میں دودھ تھا میں نے دودھ کو اختیار کیا جبریل علیہ السلام نے کہا کہ آپ نے فطرت کو اختیار کیا پھر تمکو دنیا کے آسمان کی طرف لے گئے جبریل علیہ السلام نے آسمان کا دروازہ کھولنے کو کہا اون سے پوچھا گیا کہ تم کون ہو اونہوں نے کہا میں جبریل ہوں اون سے پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون شخص ہے جبریل نے کہا محمد صلعم میں اون سے پوچھا گیا کیا آپ کے پاس کوئی بھیجا گیا ہے جبریل نے کہا آپ کے پاس بھیجا گیا ہے ہمارے واسطے آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا یکا یک میں نے آدم علیہ السلام کو دیکھا آدم نے مجھ سے مرحبا کہا اور میرے واسطے خیر کی دعا کی پھر ہم کو دوسرے آسمان کی طرف لے گئے جبریل نے آسمان کا دروازہ کھولنے کے واسطے کہا اون سے پوچھا گیا تم کون ہو اونہوں نے کہا میں جبریل ہوں اون سے پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون شخص ہے اونہوں نے کہا محمد صلعم میں اون سے پوچھا گیا کیا کوئی آپ کے پاس بھیجا گیا ہے جبریل علیہ السلام نے کہا بھیجا گیا ہے ہمارے واسطے آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا یکا یک میں نے دو خاندان زاد بھائیوں عیسیٰ ام اور یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو دیکھا اون دونوں نے مجھ سے مرحبا کہا اور میرے واسطے خیر کی دعا کی پھر ہم کو تیسرے آسمان کی طرف لے گئے جبریل نے آسمان کا دروازہ کھولا تا چاہا اون سے پوچھا گیا تم کون ہو اونہوں نے کہا میں جبریل ہوں اون سے پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون شخص ہے اونہوں نے کہا محمد صلعم میں اون سے پوچھا گیا کیا آپ کے پاس کوئی بھیجا گیا ہے جبریل نے کہا کہ بھیجا گیا ہے ہمارے واسطے آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا یکا یک میں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا اور یکا یک میں نے دیکھا کہ اون کو حسن کا ایک حصہ دیا گیا ہے اونہوں نے مجھ سے مرحبا کہا اور میرے واسطے خیر کی دعا کی پھر ہمکو چوتھے آسمان کی طرف لے گئے جبریل علیہ السلام نے آسمان کا دروازہ کھولنے کے واسطے کہا اون سے پوچھا گیا کون ہے اونہوں نے کہا جبریل ہے اون سے پوچھا گیا کہ تمہارے ساتھ کون شخص ہے

اوتوں نے کہا نعمہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اون سے پوچھا گیا کیا آپ کے پاس کوئی بھیجا گیا  
 ہے اونہوں نے کہا بھیجا گیا ہے ہمارے واسطے آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا کیا ایک مینے  
 اور یس ع کو دیکھا اونہوں نے مجھ سے مرچا کہا اور میرے واسطے خیر کی دعا کی پھر سکو پانچویں  
 آسمان کی طرف لے گئے جبریل ع نے آسمان کا دروازہ کھولنے کو کہا اُن سے پوچھا گیا  
 کون ہے اونہوں نے کہا جبریل ہے اون سے پوچھا گیا کہ تمہارے ساتھ کون شخص ہے  
 اونہوں نے کہا محمد صلعم میں اون سے پوچھا گیا کیا کوئی آپ کے پاس بھیجا گیا ہے انہوں نے  
 کہا بھیجا گیا ہے ہمارے واسطے آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا کیا ایک مین نے ہارون ع  
 کو دیکھا اونہوں نے مجھ سے مرچا کہا اور میرے واسطے دعا کی پھر سکو چٹے آسمان کی  
 طرف لے گئے جبریل ع نے آسمان کا دروازہ کھولنے کو کہا اون سے پوچھا گیا کون ہے  
 اونہوں نے کہا جبریل ہے اون سے پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون شخص ہے انہوں نے  
 کہا محمد صلعم میں اون سے پوچھا گیا کیا آپ کے پاس کوئی بھیجا گیا ہے اونہوں نے کہا بھیجا  
 گیا ہے ہمارے واسطے آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا کیا ایک مینے موسیٰ ع کو دیکھا انہوں نے  
 مجھ سے مرچا کہا اور میرے واسطے دعا کی پھر سکو ساتویں آسمان کی طرف لے گئے  
 جبریل ع نے آسمان کا دروازہ کھولنا چاہا وہ نے پوچھا کیا کون ہے اونہوں نے کہا جبریل  
 ہے اون سے پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون شخص ہے اونہوں نے کہا محمد صلعم میں اون  
 سے پوچھا گیا کیا آپ کے پاس کوئی بھیجا گیا ہے اونہوں نے کہا بھیجا گیا ہے ہمارے واسطے  
 آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا کیا ایک مینے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ بیت المعمور سے  
 پیٹھ لگاے ہوئے تھے بیت المعمور میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور وہ پھر  
 اوس کی طرف عود نہیں کرتے پھر جبریل ع مجھ کو سدرۃ المنتقی کی طرف لے گئے کیا ایک  
 مین نے دیکھا کہ سدرۃ المنتقی کا پتہ باقی کے کانوں کی مثل تھا اور کیا ایک اوس کے پھل  
 کو مین نے دیکھا کہ پھاڑ کی چوٹی کی مثل تھا سدرۃ المنتقی کو اللہ تعالیٰ کے امر سے جس

شے نے ڈھانپا ہے اوس نے ڈھانپا ہے مخلوق الہی میں سے کوئی شخص یہ طاقت نہیں  
 رکھتا ہے کہ سدرہ المنتہی کے حصن کی تعریف کر سکے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو وحی بھیجی جو کچھ کہہ دو  
 یہ بھیچو اور رات میں مجھ پر پچاس نمازین فرض کی گئیں میں وہاں سے نیچے اتر آیا ہاں  
 تک کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس میں آیا وہوں نے مجھ سے پوچھا آپ کے رب نے  
 آپ پر کیا فرض کیا اور آپ کی امت پر کیا فرض کیا میں نے کہا پچاس نمازین فرض کی ہیں -  
 موسیٰ علیہ السلام نے مجھ سے کہا کہ اپنے رب کے پاس پلٹ کے جائے اور رب سے تخفیف  
 نماز چاہیے اس لئے کہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی ہے کہ پچاس نمازین  
 رات اور دن میں پڑھے میں نے بنی اسرائیل کو آزمایا ہے اور اذن کا امتحان کر لیا ہے  
 میں موسیٰ علیہ السلام کے کہنے سے اپنے رب کی طرف پلٹ کر گیا اور میں نے کہا اے میرے  
 رب میری امت سے نماز کی تخفیف فرما میرے ذمہ سے پانچ نمازین کم کر دیں گیں میں  
 موسیٰ کی طرف پلٹ کر آیا اور میں نے اون سے کہا کہ مجھ سے پانچ نمازین کم کر دی گئیں  
 موسیٰ علیہ السلام نے سن کر کہا کہ آپ کی امت کے لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے ہیں  
 آپ اپنے رب کے پاس پلٹ کر جاوین اور تخفیف چاہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا کہ میں اپنے رب کے پاس پلٹ کے جاتا اور موسیٰ علیہ السلام کے پاس آتا ہاں  
 یہاں تک کہ میرے رب نے فرمایا اے محمد ہر ایک رات دن کی پانچ نمازین میں اور ہر ایک  
 نماز دس نمازین میں سو وہ سب پانچ نمازین پچاس نمازین میں اور جو شخص آپ کی امت  
 میں سے اگر ایک حسہ کا قصد کرے گا اور اوس کو نہ کرے گا تو اوس کے واسطے ایک حسہ لکھا  
 جائے گا اور اگر وہ شخص اوس حسہ کو کرے گا تو اوس کے واسطے دس حسات لکھ جائیں گے  
 اور جو کوئی شخص سیئہ کا قصد کرے گا اور اوس کو نہ کرے گا تو اوس کے واسطے کچھ نہ لکھا جائے گا  
 اور اگر وہ اوس سیئہ کو کرے گا تو ایک سیئہ لکھا جائے گا میں اتر آیا یہاں تک کہ موسیٰ علیہ السلام  
 کے پاس آیا اور میں نے اون کو خبر کی موسیٰ علیہ السلام نے سن کر کہا کہ آپ اپنے رب کے

پاس پلٹ کر جاوین اور تخفیف نماز کے واسطے سوال کریں بیٹے کہا کہ میں یہاں تک اپنے رب کے پاس پلٹ کے گیا کہ مجھ کو اوس سے حیا آگئی

بخاری اور ابن جریر نے شریک بن عبداللہ بن ابونعمر کے طریق سے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے جس رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی مسجد کعبہ سے آپ کو لے گئے تین شخص آپ کے پاس قبل اسکے کہ آپ کی طرف وحی پہنچی جاے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد الحرام میں استراحت فرما رہے تھے اون تین شخصوں میں جو شخص اول تھا اوس نے اپنے ہمراہی سے پوچھا کہ ان لوگوں میں وہ کون شخص ہے کہا کہ ان لوگوں میں جو اوسط ہے وہ خیر ہے اون میں سے ایک نے کہا کہ جو خیر ہے اوس کو لے لو جو وقت وہ تین فرشتے آئے تھے رات تھی آنحضرت صلعم نے اون کو نہیں دیکھا یہاں تک کہ وہی فرشتے دوسری رات کو آپ کے پاس آئے آپ کا قلب مبارک دیکھ رہا تھا اور آپ کی چشمان مبارک سو رہی تھیں اور آپ کا قلب نہیں سوتا تھا اور ایسی ہی کل انبیاء کی شان ہے کہ اون کی آنکھیں سوتی ہیں اور اون کے قلوب نہیں سوتے ہیں اون فرشتوں نے آنحضرت صلعم سے کلام نہیں کیا یہاں تک کہ انہوں نے آپ کو اٹھالیا اور آپ کو چاہ زمزم کے پاس رکھا اون میں سے حضرت جبریل آپ کے معاملہ کے والی ہوئے جبریل علیہ السلام نے آپ کے سینہ مبارک سے ہنسی تک شق کیا یہاں تک کہ آپ کے سینہ مبارک اور اندرون شکم مبارک سے فارغ ہو گئے اور جبریل علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے زمزم کے پانی سے آپ کے قلب مبارک اور جوف کو دھویا یہاں تک کہ آپ کے جوف کو پاک صاف کر دیا پہر ایک طشت سونے کا لایا گیا کہ وہ ایمان اور حکمت سے بہرہ اٹھا آنحضرت صلعم کا سینہ مبارک اس سے بہرہ لایا اور آپ کے حلق مبارک کی رگین اوس سے بہرہ دین پر اوس کو برابر کر دیا پھر جبریل آپ کو آسمان دنیا کی طرف لے گئے اور آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کو

کھٹکھٹایا پوچھا گیا یہ کون ہے کہا جبریل ہے پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون شخص ہے جبریل علیہ السلام نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں پوچھا گیا کیا آپ کے پاس کوئی بھیجا گیا ہے جبریل علیہ السلام نے کہا ہاں بھیجا گیا ہے اہل آسمان نے مرجا اور اہلا کہا اور دنیا کے آسمان میں حضرت آدم علیہ السلام پائے گئے جبریل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یہ آپ کے باپ آدم علیہ السلام ہیں آپ نے آدم علیہ السلام کو سلام کیا آدم علیہ السلام نے آپ کے سلام کا جواب دیا اور کہا مرجا واہلایا بنی اور کہا اے میرے پیارے بیٹے تو اچھا بیٹا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یکایک دونوں دیکھیں وہ دونوں نہرین جاری تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ دونوں نہرین کیا ہیں جبریل علیہ السلام نے کہا یہ دونوں نیل اور فرات کے عنصر ہیں پھر جبریل علیہ السلام آپ کو آسمان میں لے گئے یکایک آپ نے ایک دوسری نہر موجود پانی اود کے اوپر لو اور زبرد کا ایک قصر تھا آپ نے اپنا دست مبارک اوس نہر پر مارا یکایک اوس کو مشک اذ فرمایا۔ آپ نے پوچھا اے جبریل یہ کیا ہے جبریل علیہ السلام نے کہا کہ یہ وہ کوثر ہے کہ آپ کے رب نے آپ کے واسطے اس کو چھپا رکھا ہے پھر جبریل علیہ السلام آپ کو دوسرے آسمان کی طرف لے گئے پوچھا گیا یہ کون ہے کہا جبریل ہے یہ پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون شخص ہے جبریل نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں پوچھا گیا کیا آپ کے پاس کوئی بھیجا گیا ہے جبریل نے کہا ہاں بھیجا گیا ہے اہل آسمان ثانی نے مرجا اور اہلا کہا پھر جبریل علیہ السلام آپ کو تیسرے آسمان کی طرف لے گئے جبریل علیہ السلام سے ویسے ہی پوچھا گیا جیسے پہلے اور دوسرے آسمان پر پوچھا گیا تھا پھر جبریل علیہ السلام آپ کو چوتھے آسمان کی طرف لے گئے جبریل علیہ السلام سے اوس کی مثل پوچھا گیا پھر جبریل علیہ السلام آپ کو پانچویں آسمان کی طرف لے گئے اہراہ منیٰ کی مثل سبریل علیہ السلام سے پوچھا گیا پھر جبریل علیہ السلام آپ کو چھٹے آسمان کی طرف لے گئے اور اون سے اوس کی مثل پوچھا گیا پھر جبریل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتویں آسمان کی

طرف لے گئے اور اوس کی مثل پوچھا گیا ہر ایک آسمان میں انبیاء علیہم السلام میں  
 اور ان کے نام جبریل ۴ نے آپ سے بیان کئے پھر جبریل علیہ السلام آنحضرت صلیعہ کو  
 اوس سے اتنے فوق پر لے گئے کہ سوا اللہ تعالیٰ کے اوس کو کوئی نہیں جانتا ہے بیان  
 تک کہ مقام سدۃ الفقیہ میں آپ آئے پھر نماز کی فرضیت کو راوی نے اوس طریق پر  
 بیان کیا کہ اوپر کی حدیث میں گزر چکا ہے۔

نسائی نے یزید بن الکک کے طریق سے انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس ایک ایسا چڑیا لایا گیا کہ وہ گدھے سے اونچا اور  
 چھڑ سے نیچا تھا اوس کا قدم اوس کی منہی نظر پر چڑتا تھا میں اوس پر سوار ہوا اور جبریل ۴  
 میرے ساتھ تھے میں گیا مجھ سے جبریل ۴ نے کہا اتر کیے اور نماز پڑھئے میں نے اتر کے  
 نماز پڑھی جبریل ۴ نے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے کہاں نماز پڑھی ہے آپ نے  
 طیبہ میں نماز پڑھی ہے طیبہ کی طرف آپ کی ہجرت ہوگی پھر جبریل علیہ السلام نے مجھے  
 کہا اتر کیے اور نماز پڑھئے میں نے اتر کے نماز پڑھی جبریل ۴ نے مجھ سے پوچھا کیا آپ جانتے  
 ہیں آپ نے کہاں نماز پڑھی ہے آپ نے طیبہ میں نماز پڑھی ہے جس جگہ اللہ تعالیٰ  
 نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا تھا پھر جبریل علیہ السلام نے کہا اتر کیے اور  
 نماز پڑھئے میں نے اتر کر نماز پڑھی جبریل ۴ نے مجھ سے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں آپ نے  
 کہاں نماز پڑھی ہے آپ نے بیت لحم میں نماز پڑھی ہے جس جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام  
 پیدا ہوئے تھے پھر میں بیت المقدس میں داخل ہوا جبریل نے انبیاء علیہم السلام کو میری  
 واسطے جمع کیا جبریل ۴ نے مجھ کو مقدم کیا یہاں تک کہ میں نے انبیاء کی امامت کی پھر جبریل ۴ مجھ کو  
 آسمان دنیا کی طرف لے گئے یکایک میں نے حضرت آدم علیہ السلام کو اوس میں دیکھا پھر جبریل ۴  
 مجھ کو دوسرے آسمان کی طرف لے گئے یکایک میں نے اوسین دو خالہ زاد بھائی دیکھے حضرت عیسیٰ  
 اور حضرت یحییٰ علیہما السلام پھر جبریل علیہ السلام مجھ کو تیسرے آسمان کی طرف لے گئے یکایک

مینے یوسف علیہ السلام کو دیکھا پہ جبریل علیہ السلام مجھ کو چوتھے آسمان کی طرف لیگئے یکا یک  
 میں نے ہارون علیہ السلام کو اوس میں دیکھا پہ جبریل علیہ السلام مجھ کو پانچویں آسمان کی  
 طرف لے گئے یکا یک مینے اور یس علیہ السلام کو وہاں دیکھا پہ جبریل علیہ السلام مجھ کو چھٹے  
 آسمان کی طرف لیگئے یکا یک مینے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اوس میں دیکھا پہ جبریل علیہ  
 مجھ کو ساتویں آسمان کی طرف لے گئے یکا یک مینے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اوسمیں دیکھا  
 پہ جبریل علیہ السلام مجھ کو ساتوں آسمانوں کے اوپر لے گئے اور میں سدرۃ المنتقی کے پاس  
 آیا وہاں پر مجھ کو رقیق ابرہہ ڈھانپ لیا میں سجدہ میں گر اچھ سے کہا گیا کہ مینے جس دن آسمانوں  
 اور زمین کو پیدا کیا میں نے آپ پر اور آپ کی اُمت پر پچاس نمازین فرض کی ہیں آپ اور  
 آپ کی اُمت اون نمازون کو قائم رکھیں میں موسیٰ علیہ السلام کی طرف پلٹ کے آیا انہوں نے  
 مجھ سے پوچھا کہ آپ کے رب نے آپ پر اور آپ کی اُمت پر کیا فرض کیا مینے کہا پچاس نمازین  
 فرض کی ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ اور آپ کی اُمت یہ طاقت نہیں رکھتے  
 ہیں کہ پچاس نمازون کو قائم رکھیں اس لئے کہ بنی اسرائیل پر دو نمازین فرض کی گئی تھیں۔  
 او انہوں نے اون دو نمازون کو قائم نہ کر کہا آپ اپنے رب کی طرف پلٹ کے جاوین اور تخفیف  
 چاہیں میں پلٹ کے گیا مجھ سے دس اور ہر دس اسی طور پر تخفیف کی گئیں یہاں تک کہ  
 میرے رب نے فرمایا کہ وہ پانچ نمازین پچاس نمازون کی برابر ہیں مینے یہ جان لیا کہ وہ نمازین  
 اللہ تعالیٰ و تبارک کی طرف سے حتمی ہیں ہر میں تخفیف کے لئے پلٹ کے نہ گیا۔

ابن ابی حاتم نے دوسری وجہ سے یزید بن مالک سے یزید بن انس رضی سے روایت کی ہے  
 کہ اسے جبکہ وہ رات تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی جبریل علیہ السلام آپ کے  
 پاس ایک چوپایہ لائے کہ گد بے سے اونچا اونچے سے نیچا تھا جبریل علیہ السلام نے آپ کو اُسپر  
 سوار کرایا اوس کا قدم وہاں چڑھا تھا جہاں اوس کی نگاہ کی انتہی ہوتی تھی جبکہ آپ بیت المقدس  
 میں پہنچے تو اوس پتھر کے پاس آئے کہ اوس جگہ تھا جبریل علیہ السلام نے اپنی اونٹنی

اوس پتھر میں گاڑ ہی اوس میں سورج ہو گیا پھر اوس چار پایہ کو اوس سے باندھ دیا پھر اسے  
 بعد اوپر چڑھے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبریل علیہ السلام پر صبح میں قرا کر چڑھا جبریل علیہ السلام  
 نے پوچھا اے محمد کیا آپ نے اپنے رب کے یہ سوال کیا کہ آپ کو جو زمین دیکھ لاسے آپ نے فرمایا  
 ہاں میں نے یہ سوال کیا ہے جبریل علیہ السلام نے کہا کہ آپ اور عورتوں کی طرف چلئے  
 اور اوس سے سلام علیک کیجئے وہ عورتیں صحرا کی بائیں جانب بیٹھی ہوئی تھیں میں اوس کے  
 پاس گیا اور اوس سے سلام علیک کی اور انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا میں نے ان عورتوں  
 سے پوچھا تم کون ہو اور انہوں نے کہا ہم خیراتہ حسان ہیں ہم ابراہیم کی بیبیاں ہیں کہ وہ  
 پاک ہیں اور اودہ نہیں ہوئے ہیں اور وہ ہمیشہ ٹھہرے بائیں گے کہ میں کوچ نہ کریں گے اور  
 ہمیشہ زندہ رہیں گے اور نہ مرن گے پھر میں وہاں سے بڑھتا ہوں نہیں ٹھہرا مگر تھوڑی دیر  
 یہاں تک کہ کثیر آدمی جمع ہو گئے پھر موزوں نے اذان دی اور صلوٰۃ قائم کی گئی ہم صفین بنائے  
 کھڑے ہو گئے یہ انتظار کرتے تھے کہ کون شخص ہماری امامت کرے جبریل علیہ السلام نے  
 میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو آگے کیا میں نے اوس سب کو نماز پڑائی جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا جبریل علیہ السلام  
 نے مجھ سے پوچھا اے محمد کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کے پیچھے کن کو کون سے نماز پڑھی ہو  
 کہا نہیں جانتا جبریل علیہ السلام نے کہا کہ ہر ایک نبی نے جسکو اللہ تعالیٰ نے مبعوث  
 کیا ہے آپ کے پیچھے نماز پڑھی پھر جبریل علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو آسمان کی طرف  
 لے گئے جبکہ ہم آسمان کے دروازہ تک پہنچے تو جبریل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کے واسطے  
 کہا اہل آسمان نے پوچھا تم کون ہو کہا جبریل ہے اور انہوں نے پوچھا تمہارے ساتھ کون شخص  
 ہے جبریل علیہ السلام نے کہا محمد صلعم میں اور انہوں نے پوچھا کیا آپ کے پاس کوئی بھیج گیا ہے جبریل علیہ السلام  
 نے کہا ہاں بھیج گیا ہے اور انہوں نے اوس کے واسطے دروازہ آسمان کا کھول دیا اور انہوں نے  
 جبریل سے کہا کہ تم کو اور تمہارے ساتھ جو شخص ہے اوسکو مر جاسے جبکہ آسمان کی بیٹیہ پر  
 جبریل نے قرار کیا ایک اوس آسمان میں آدم علیہ السلام موجود تھے جبریل علیہ السلام



نے مجھ سے کہنا کیا اپنے باپ آدم علیہ السلام کو آپ سلام نہ کریں گے بنے کہا بیشک میں  
 سلام کروں گا میں آدم علیہ السلام کے پاس گیا اور ان کو سلام کیا آدم نے میرے سلام  
 کا جواب دیا اور کہا مرحبا اے میرے فرزند اور بنی صالح پر جبریل علیہ السلام مجھ کو دوسرے  
 آسمان کی طرف لے گئے اور اوس کا دروازہ کھولنے کو کہا اور مثل پہلے کے پوچھا گیا یکایک  
 دوسرے آسمان میں حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہما السلام موجود تھے پر جبریل علیہ السلام  
 مجھ کو تیسرے آسمان کی طرف لے گئے اور اسکا دروازہ کھلوانا چاہا وہاں سے پہلے کی مثل پوچھا  
 گیا یکایک میں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا پر جبریل علیہ السلام مجھ کو چوتھے آسمان  
 کی طرف لے گئے اور اسکا دروازہ کھلوانا چاہا وہاں سے اوس کی مثل پوچھا گیا یکایک میں نے  
 حضرت ادیس کو موجود پایا پر مجھ کو پانچویں آسمان کی طرف لے گئے جبریل علیہ السلام نے  
 اسکا دروازہ کھلوانا چاہا وہاں سے ویسے ہی پوچھا گیا یکایک اوس میں حضرت ہارون موجود  
 تھے پر مجھ کو چھٹے آسمان کی طرف لے گئے اور اسکا دروازہ کھولنے کے واسطے کہا اور اونسے  
 ویسے ہی پوچھا گیا یکایک میں نے دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام موجود ہیں پر جبریل علیہ السلام مجھ کو  
 ساتویں آسمان کی طرف لے گئے اور اسکا دروازہ کھولنے کو کہا وہاں سے ویسے ہی پوچھا گیا یکایک  
 میں نے دیکھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام وہاں موجود ہیں پر جبریل علیہ السلام مجھ کو ساتویں آسمان  
 کی پشت پر لے گئے یہاں تک کہ میں اوس نہر تک پہنچ گیا جس پر یاقوت اور لولہ نامور درجہ  
 کے خیمے تھے اور اوس پر سبز پردہ تھے میں نے جو طایر دیکھے تھے وہ وہاں سے بہتر طایر تھے میں نے  
 جبریل علیہ السلام سے کہا کہ یہ طایر البتہ نازک اور پر درجہ نعمت ہیں اور ان کی خوش زندگی ہے جبریل علیہ  
 السلام نے کہا اے محمد ان طائروں کا کھانے والا ان سے زیادہ خوش عیش اور خوش زندگی والا ہوں  
 پر جبریل علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ نہر کون سی ہے میں نے کہا  
 مجھ کو علم نہیں ہے جبریل علیہ السلام نے کہا کہ یہ وہ کوثر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاص اسکو  
 عطا فرمایا ہے یکایک میں نے دیکھا کہ اوس نہر میں سونے اور چاندی کے ظروف ہیں وہ نہر

یا قوت اور زور کے ریزون پرستی ہے اور اوس کا پانی، سفیدی میں دھوا ہوا سیاہی سے زیادہ سفید ہے۔  
 مینے اوس نہر کے ظروف میں سے ایک ظرف لیا اور اوس پانی۔ ست پانی لیا پراہن کو میں نے  
 پی لیا مینے اسکو تہہ سے زیادہ شیریں اور شک سے زیادہ خوشبودار کیا یا بہتر بڑا بل علیہ السلام  
 مجھ کو لے گئے اور شجرہ تک پہنچ گئے ایک ابر نے جھک کر ڈھنپ لیا اور اس ابر میں ہر ایک قسم کا  
 رنگ تھا وہاں پر جھک جبریل نے چوڑیا میں اللہ تعالیٰ کے واسطے سجدہ میں گرا اللہ تعالیٰ نے  
 غمہ سے فرمایا اے محمد جس دن میں تے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اس دن لیے آپ پر اور  
 آپ کی امت پر پچاس نمازین فرض کی ہیں آپ اور آپ کی امت۔ اوں نمازوں کے قیام تک میں پہر  
 وہ ابر مجھ سے ہٹ گیا اور جبریل نے میرا ہاتھ پکڑ لیا میں جلدی سے پڑھا میں ابراہیم علیہ السلام  
 کے پاس آیا انہوں نے مجھ سے کچھ نہ کہا پہر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا موسیٰ علیہ السلام  
 نے مجھ سے پوچھا اے محمد آپ نے کیا کیا مینے کہا میرے رب نے مجھ پر اور میری امت پر پچاس  
 نمازین فرض کی ہیں موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ نہ آپ طاقت رکھتے ہیں کہ پچاس نمازیں ادا  
 کریں اور نہ آپ کی امت یہ طاقت رکھتی ہے آپ اپنے رب کی طرف پلٹ کے جائیے اور حال  
 کیجئے کہ آپ سے نمازوں کی تخفیف کرے میں نہ کرتا۔ یہ پتا تھا ہاتھ تک کہ میں اوس شجرہ تک پہنچا  
 مجھ کو ایک ابر نے ڈھنپ لیا اور میں اللہ تعالیٰ کے واسطے سجدہ میں گرا اور مینے کہا اے رب ہم  
 سے نماز کی تخفیف کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم سے یعنی آپ اور آپ کی امت سے دس دس  
 نمازین مینے معاف کر دیں پہر وہ ابر مجھ سے ہٹ گیا اور میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف پلٹ کر آیا  
 اور مینے اون سے کہا کہ مجھ کو دس نمازین معاف کی گئیں یہ سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مجھ سے کہا کہ آپ  
 اپنے رب کے پاس پلٹ کے جاٹیے اور آپ سوال کیجئے کہ آپ کا رب آپ اور آپ کی امت  
 سے نمازوں کی تخفیف کرے پہر اس حدیث کو یہاں تک ذکر کیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پانچ  
 نمازین پچاس نمازوں کی برابر ہیں پہر آپ آسمان پر سے نیچے اترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے بنبریل علیہ السلام سے فرمایا کہ مجھ کو کیا ہوا کہ میں اہل آسمان کے پاس نہیں آیا مگر انہوں نے

مجھ سے مرعبا کر اور مجھ کو دیکھ کر ہنسنے لگا ایک مرد تھا کہ میں نے اس سے سلام علیک کی اس  
 نے میرے ساتھ سلام کیا۔ دیا اور مرعبا کر اور سری طرف دیکھ کر ہنسا جبریل علیہ السلام نے  
 فرمایا کہ وہ ناک ہے کہ جہنم کا نازن ہے جسے ہنم پیدا ہوا ہے وہ نہیں ہنسا ہے اور اگر وہ  
 کسی کی طرف دیکھ کر ہنستا تو آپ کی طرف دیکھ کر ضرور ہنستا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا کہ میرے پاس آئے کے واسطے سوار ہوا اس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعض  
 راس میں سے کھڑکی کے اوٹھان کے قافلہ کے پاس سے آپ گذرے وہ اونٹ غلامان سے  
 ہوئے۔ تھے اس قافلہ میں سے ایک اونٹ تھا کہ اس پر دو گونین تھیں ایک گون سیاہ  
 تھی اور ایک گون سفید جبکہ آپ اس قافلہ کے مقابل ہوئے تو وہ اونٹ آپ سے ہانگے  
 اور پکڑے مارنے لگے اور جس اونٹ پر دو گونین لدی تھیں گر پڑا اور اس کے ہاتھ پیر ٹوٹ گئے پھر  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے چلے گئے جب آپ صبح کو اٹھے جو کچھ واقعہ تھا اس سے  
 خبر کی جبکہ مشرکین نے آپ کے قول کو سنا تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا اے  
 ابو بکر کیا تم کو اپنے صاحب کے باب میں کچھ شک ہے وہ خبر دیتی ہیں کہ وہ اپنی اس رات میں  
 ایک مہینہ کے راستہ کو گئے اور پھر اسی رات میں پلٹ کے آگئے مشرکین سے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ  
 اگر آپ نے یہ کہا ہے تو سچ کہا ہے اور میں آپ کے قول کی تصدیق اس سفر میں کرتا ہوں جو اس  
 سے زیادہ دور ہو ہم آپ کی تصدیق آسمان کی خبر میں کرتے ہیں مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے کہا آپ جو بات کہتے ہیں اس کی علامت کیا ہے آپ نے فرمایا کہ قریش کے اونٹوں  
 کے قافلہ کے پاس سے میں گذرا وہ قافلہ ایسے ایسے مکان میں تھا اور اس کے اونٹ ہم سے ڈر کے  
 بھاگے اور وہ پکڑے مارنے لگے اور اسی قافلہ میں ایک اونٹ تھا کہ اس پر دو گونین تھیں ایک  
 سیاہ گون تھی اور ایک سفید گون وہ گر پڑا اور اس کے ہاتھ پیر ٹوٹ گئے جبکہ اونٹوں کا قافلہ  
 قریش کا آیا اور اہل قافلہ سے مشرکین نے پوچھا تو انہوں نے اس طریق پر ان کو خبر دی جیسے  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے باتیں کی تھیں اس تصدیق کے سبب ابو بکر کا نام

صدیق رکھا گیا اور لوگوں نے آپؐ کو چمکے دیکھ کر انبیاء آپؐ کے پاس حاضر ہوئے تھے کیا اون میں حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام تھے آپؐ نے فرمایا ان تھے لوگوں نے کہا کہ آپ ان دونوں پیغمبروں کا وصف بیان کریں آپؐ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام گندم کوں مروہ میں گویا وہ از و عمان کے مردوں میں سے ہیں نیکر عیسیٰ علیہ السلام میانہ قدر میں اون کے بال شکے ہوئے ہیں اون کے رنگ پر سرخی غالب ہے گویا عیسیٰ علیہ السلام کی ڈاڑھی سے موتی چھڑتے ہیں۔

ابن جریر اور ابن مردودہ دونوں نے اپنی اپنی تفسیروں میں اور ہنفی نے عبدالرحمن بن ہاشم بن عتبہ کے طریق سے انس رضی سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس براق کو لائے تو اوس نے اپنے کان کھڑے کئے جبریل علیہ السلام نے کہا اے براقؑ تھیر جا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل تجھ پر کوئی سوار نہیں ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر روانہ ہوئے یکایک آپؐ نے ایک بڑھیا کو راستہ کی ایک جانب موجود پایا آپؐ نے پوچھا ہے جبریل یہ بڑھیا کون ہے جبریل علیہ السلام نے کہا اے محمدؐ آپ چلے جس قدر اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ آپ جاوین آپؐ کے یکایک ایک شے موجود ہوئی کہ وہ باؤاگر یہ آپ کو راستہ ہی پکارتی تھی وہ یہ کہتی تھی اے محمدؐ جو جبریل علیہ السلام نے آپؐ کے کہا اے محمدؐ آپ چلے سبقت اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ آپ جاوین آپؐ کے ایک خلق مخلوق الہی میں سے ملی اوس خلق نے کہا سلام علیک یا اول اسلام علیک یا آخر اسلام علیک یا حاضر جبریل علیہ السلام نے آپؐ کے کہا کہ آپ سلام علیک کا جواب دیجئے آپؐ نے جواب دیا ہر آپؐ کے دوسری مخلوق ملی جیسے کہ پہلی مخلوق نے آپ کو سلام کیا تھا ویسے ہی سلام کیا ہر تیسری مخلوق ملی انہوں نے بھی ویسے ہی سلام علیک کی یہاں تک کہ آپ بیت المقدس تک پہنچے وہاں شراب اور پانی اور دودھ موجود تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دودھ لے لیا آپؐ نے جبریل علیہ السلام سے کہا کہ آپ کی فطرت کی حاجت ہوئی اگر آپ پانی پی لیتے تو آپ کی محل است خرق ہو جاتی اور اگر آپ شراب پی لیتے تو آپ کی محل است گمراہ ہو جاتی ہر آپؐ کے اسی آدم اور آدم کے سوا کوئی اور علیہ السلام میں نہ بیوٹا کنو گئے

اوس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون انبیاء کی امامت کی بھی جبریل علیہ السلام نے آپ سے کہا کہ وہ بڑھیا جو آپ نے راستہ کی جانب دیکھی تھی دنیا سے کچھ باقی نہیں رہا ہے مگر اوس قدر کہ اوس بڑھیا کی عمر سے باقی رہا ہے اور وہ شخص جس نے یہ ارادہ کیا کہ آپ اوس کی طرف میل کریں وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن البتہ لعین تھا اوس نے یہ ارادہ کیا تھا کہ آپ اوس کی طرف میل کریں اور جن لوگوں نے آپ کو سلام کیا تھا وہ ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہ السلام تھے۔

احمد اور عبد بن حمید اور ابن جریر اور ترمذی اور بیہقی اور ابن مروویہ اور ابو نعیم نے قتادہ کے طریق سے انس رضی عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ جس شب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی ایک براق آپ کے پاس لایا گیا اوس پر زمین کسا ہوا تھا اور اوس کے لگام لگی ہوئی تھی تاکہ آپ اوس پر سوار ہوں براق نے شوخی کی اور آپ کو سوار نہ ہونے دیا جبریل علیہ السلام نے براق سے کہا اے براق کیا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسی شوخی کرتا ہے واللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اکرم اللہ تعالیٰ کے نزدیک مخلوق میں سے تجھ پر گز کوئی سوار نہیں ہوا اس بات کے سنتے ہی براق کو پسینا آگیا۔

احمد اور ابو داؤد نے عبد الرحمن بن جبیر کے طریق سے انس رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت جبریل مجھ کو معراج کو لے گئے میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گذرا کہ جن کے ناخن تانبے کے تھے وہ اپنے سینوں اور چہروں کو ان ناخنوں سے چیلے تھے میں نے پوچھا اے جبریل یہ کون لوگ ہیں جبریل نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ آدمیوں کا گوشت کھاتے تھے یعنی اون کی غیبت کرتے تھے اور لوگوں کی بے آبروئی کرتے تھے۔

مسلم نے انس رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کعب بن اشجہ نے کہا کہ میں نے اپنے قبور میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔

ابو یعلیٰ اور بیہقی نے انس رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب

نے مجھ سے یہ حدیث کی ہے کہ جس رات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی آپ موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرے وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے انس نے کہا مجھ سے صحابی نے ذکر کیا کہ آپ کو براق پر سوار کیا گیا آپ نے فرمایا کہ میں نے گھوڑے کو یا را یا چارپایہ کو حرایہ سے باندھ دیا ابو بکر نے کہا یا رسول اللہ حرایہ کی تعریف فرمائیے کہ وہ کیا ہے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اسکی اور اس کی مثل ہے صحابی نے کہا کہ ابو بکرؓ صدیق نے اوس حرایہ کو دیکھا تھا اس واسطے اوس کا وصف پوچھا۔

ابن مرویہ نے قتادہ اور سلیمان الیتمی اور شامہ اور علی بن زید کے طریق سے انس رضی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس رات مجھ کو مسہ زین ہوئی میں ایسے آدمیوں کی طرف سے گندہا جن کے ہونٹ آتش کی مقرر انہوں نے کاٹے جاتے تھے جس وقت اون کے ہونٹ کاٹے جاتے پہر ویسے ہی ہو جاتے جیسے کاٹنے سے پہلے تھے میں نے پوچھا ہے جبریل یہ کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ آپ کی امت کے خطیب ہیں جو بات یہ لوگ کہتے تھے خود نہیں کرتے تھے۔

ابن مرویہ نے قتادہ کے طریق سے انس رضی سے یہ روایت کی ہے کہ جس رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی اوس رات کو آپ پر نماز فرض کی گئی۔

ابن ماجہ نے اور حکیم ترمذی نے (نوادرا اصول) میں اور ابن ابی حاتم اور ابن مرویہ نے زید بن ابی مالک کے طریق سے انس رضی سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس رات مجھ کو معراج ہوئی میں نے جنت کے دروازہ پر لکھا دیکھا کہ ایک صدقہ درجہ میں دس حصہ نیکیوں کے ہے اور قرض اٹھارہ حصہ درجہ میں ہے میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ قرض کا کیا حال ہے کہ صدقہ سے افضل ہے جبریل نے کہا قرض صدقہ سے ثواب میں اس نے افضل ہے کہ سائل سوال کرتا ہے اور اوس کے پاس ہوتا ہے اور قرض لینے والا قرض نہیں لیتا ہے مگر حاجت کے وقت۔

ابن مرویہ نے مجھ کے طریق سے انس رضی سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جبکہ سدرۃ المنتہی کو پہنچنے تو اپنے سونے کے پتنگے دیکھ کر اسکو لپٹ رہے تھے۔

ابن مرویہ نے ابو ہاشم کے طریق سے انس رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سے معراج ہوئی تو آپ کی خوشبو دوسن کی خوشبو کی سی تھی اور عروس کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ تھی۔

بزار نے قتادہ کے طریق سے انس رضی عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا۔

ابن سعد نے اور سعید بن منصور نے اپنی سنن میں اور بزار اور بیہقی اور ابن مرویہ اور ابن عساکر نے حارث ابن عبیدہ کے طریق سے ابو عمران الجونی سے انہوں نے انس رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس درمیان کہ میں سورہ تہا یکا یک جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے میرے دونوں شانوں کے سبچے میں دبایا میں ایک درخت کی طرف اٹھ کر آیا اوس میں طایر کے دو آشیانوں کی مثل جگہ تھی ایک آشیانہ میں جبریل علیہ السلام بیٹھے اور دوسرے میں میں بیٹھ گیا میں بلندی پر گیا اور اونچا ہوا یہاں تک کہ میں آسمان اور زمین کے کناروں کو گہیر لیا اور میں اپنی نگاہ چاروں طرف پھیرتا تھا اور دیکھتا تھا اور اگر میں یہ چاہتا کہ آسمان کو چھو لوں تو میں چولیتا میں نے جبریل کو دیکھا وہ چٹے ہوئے اور دبے ہوئے بیٹھے تھے جو علم کہ جبریل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ تھا اون کی اوس حالت سے اس کے فضل کو میں نے پہچانا اور میرے واسطے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھول دیا گیا میں نے اعظم نور کو دیکھا اور یکا یک میں نے حجاب کے اس طرف میں موتی اور یاقوت کے زفر کو دیکھا اور جو شے اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کرنی چاہی وہ وحی کی گئی یہی تھی نے کہا ہے ایسے ہی حارث بن عبیدہ نے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور حماد بن سلمہ نے ابو عمران الجونی سے انہوں نے محمد بن عمیر بن عطار سے اس حدیث کو یوں روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ایک گروہ میں تھے جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے آپ کی پشت مبارک میں انگوٹھی لگائی

اور آپ کو ایک شجرہ تک لے گئے اوش شجرہ میں طائر کے آشیانہ کی مثل دو آشیانے تھے آپ نے فرمایا میں ایک میں بیٹھ گیا اور جبریل دوسرے میں بیٹھ گئے وہ درخت ہم کو نیک و بڑا ایمان تک کہ آسمان کے کنارے تک پہنچ گیا اگر میں اپنا ہاتھ بڑھاتا تو آسمان کو پکڑ لیتا ایک رسی ٹٹکا لی گئی اور نور نیچے اُترا جبریل علیہ السلام ہیوش ہو کر گر گئے گو یہ وہ اوسی جگہ میں جمو ہوئے تھے کچھ حس و حرکت نہیں کرتے تھے مجھ کو اللہ تعالیٰ کا جو کچھ خوف تھا میں نے جبریل علیہ السلام کے خوف کی فضیلت اوس پر پائی اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی مجھ کو نبی یا شاہ خطاب کیا یا نبی عبد والی جنت خطاب فرمایا جبریل علیہ السلام لیٹ ہوئے تھے اونہوں نے اس وقت میری طرف اشارہ کیا کہ آپ تواضع اختیار کریں میں نے عرض کی بلکہ میں بنی عبد ہونا چاہتا ہوں حافظہ الدین ابن کثیر نے کہا ہے کہ یہ دوسرا واقعہ سنہ اور شب معراج کے قندہ سے غیر ہے۔

یہ ابی ابن کعب کی حدیث معراج کے بیان میں ہے ابو ذر کی حدیث کے بعد اس حدیث کی طرف اشارہ کیا جائیگا

ابن مرویہ نے عبید بن عمیر کے طریق سے ابی ذر سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شب مجھ کو معراج ہوئی میں نے جنت کو دیکھا کہ درہ بیضا سے تھی میں نے جبریل علیہ السلام سے کہا کہ لوگ مجھ سے جنت کا احوال پوچھیں گے جبریل علیہ السلام نے کہا آپ اُن لوگوں کو خبر کریں کہ اوس کی زمین وسیع میدان ہے اور اوس کی مٹی مشک ہے۔

ابن مرویہ نے قتادہ کے طریق سے مجاہد سے مجاہد نے ابن عباس سے اور انہوں نے ابی ابن کعب ابی ابن کعب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ جس شب مجھ کو معراج ہوئی میں نے پاکیزہ خوشبو پائی میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کیا خوشبو ہے کہا کہ یہ کنگھی کرنے والی ہے اور اوسکا شوہر اور اوس کی بیٹی ہے اوس درمیان کہ وہ ماضطہ زرعون کی بیٹی کے کنگھی کر رہی تھی اتفاق سے کنگھی اوس کے ہاتھ سے پہوٹ کر گر پڑی اوس کنگھی کر نیوالی



نے کہا کہ فرعون کو ہلاکت ہو فرعون کی بیٹی نے اپنے باپ کو خبر دی فرعون نے اوس ماشطہ کو قتل کر ڈالا۔

## بریدہ رضی کی حدیث معراج کے بیان میں

ترمذی نے اور حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور ابو نعیم اور ابن مروج اور بزار نے بریدہ رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ وہ رات تھی کہ مجھ کو معراج ہوئی جبریل علیہ السلام اوس صخرہ کے پاس آئے جو بیت المقدس میں ہے اور اپنی اونگلی اوس پر رکھی اور اوسکو شوق کر دیا اور اوس سے براق کو باندھا۔

## جابر رضی کی حدیث معراج کے بیان میں

شیخین نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ قریش نے میری تکذیب کی جسوقت کہ معراج میں مجھ کو بیت المقدس کی طرف لے گئے میں مقام حجرین کھڑا ہوا اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کے حجاب کو مجھ پر کھول دیا میں قریش کو بیت المقدس کی نشانیں سے خبر دیتا تھا اور میں بیت المقدس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

ابن مروج نے اور طبرانی نے (اوسط) میں صحیح سند سے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس رات مجھ کو معراج ہوئی ملا اعلیٰ کو گیا دیکھا کہ میں نے دیکھا کہ جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے خوف سے اس پر کھل کی مثل تھے جو اونٹ کے کجاوہ کے نیچے پشت پر چسپیدہ رہتا ہے (یعنی بالکل بے حس و حرکت تھے۔

## حذیفہ بن الیمان کی حدیث معراج کے بیان میں

احمد نے اور ابن ابوشیبہ نے اور ترمذی اور حاکم نے روایت کی ہے اور ان دونوں علمائے اس

حدیث کو صحیح کہا ہے اور نسائی اور ابن جریر اور ابن مرویہ اور بیہقی نے حذیقہ رضی سے روایت کی ہے اور انہوں نے جس رات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی اوس سے حدیث کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم براق پر تھے بیان تک کہ آپ کے واسطے آسمانوں کے دروازے کھولے گئے آپ نے جنت اور دوزخ کو دیکھا اور کل آخرت کا وعدہ آپ کے کیا گیا اور اوسکی خوشخبری آپ کو دی گئی پھر آپ پٹے کے آگے اور اس حدیث میں ابن مرویہ کا لفظ یہ ہے کہ جو شے آسمانوں میں ہے اور جو شے زمین میں ہے وہ آپ کو دکھائی گئی آپ کو چاہا کون سا چوہا بے براق ہے آپ نے فرمایا کہ ایک چوہا بے لانا سفید رنگ ہے اس کا قدم مدبصر ہے یعنی جہان نگاہ پہنچتی ہے وہاں پر براق کا قدم پڑتا ہے۔

### سمہ رضی کی حدیث معراج کے بیان میں

ابن مرویہ نے سمہ بن جندب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس رات مجھ کو معراج ہوئی میں نے ایک مرد کو دیکھا کہ وہ ایک نہر میں پیرہا تھا اور تپہ روں کو لقمہ کرتا تھا میں نے پوچھا یہ کون شخص ہے مجھ سے کہا گیا کہ یہ سودخوار ہے۔

### سہل بن سعد کی حدیث معراج کے بیان میں

ابن عساکر نے سہل بن سعد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات جبریل علیہ السلام مجھ کو معراج کولے گئے میں نے سماوات علی میں تسبیح سنی میرا دل دھڑکنے لگا جبریل نے مجھ سے کہا اے محمد آگے بڑھیے اور خوف نہ کیجئے اس لئے کہ آپ کا اسم مبارک عرش پر لکھا ہوا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

## شہداء بن اوس کی حدیث معراج کے بیان میں

ابن ابوجاتم نے اور بیہقی نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بزرگ اور طبرانی اور ابن مروجہ نے شہداء بن اوس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم نے پوچھا یا رسول اللہ کہ تو نیکر آپ کو معراج ہوئی آپ نے فرمایا کہ عشا کی نماز میں نے اصحاب کو مکہ میں پڑھائی میں عمامہ باندھے ہوئے تھے تھامیر سے پاس جبریل علیہ السلام ایک چوپایہ سفید رنگ لائے گدھے سے اونچا خچر سے نیچا تھامہ سکو کہا کہ آپ سوار ہو جاوین اوس نے شوخی کی مجھ کو سوار نہ ہونے دیا جبریلؑ نے اوس کا کان پکڑ کے اصلاح کی پھر جبریلؑ نے مجھ کو اوس پر سوار کر دیا وہ چلنے لگا ہم کو وہ اوپر لیجا رہا تھا جس جگہ اوس کی آنکھ پڑتی تھی اوس کا سم وہاں پڑتا تھا یہاں تک کہ ہم ایسی سبز زمین میں پہنچے کہ وہاں نخل تھے جبریلؑ نے مجھ کو براق سے اوتارا اور کہا کہ نماز پڑھئے میں نے نماز پڑھی پھر ہم سوار ہوئے جبریلؑ علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں آپ نے کہا نہ نماز پڑھی میں نے کہا میں نہیں جانتا کہا کہ آپ نے شرب میں نماز پڑھی آپ نے طیبہ میں نماز پڑھی براق نکلو آسمان پر لیجا رہا تھا پھر ہم ایک زمین میں پہنچے جبریلؑ نے مجھ سے کہا کہ اترتے ہیں براق سے اتر پڑا پھر مجھ سے کہا نماز پڑھئے میں نے نماز پڑھی پھر ہم سوار ہو گئے جبریلؑ نے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں آپ نے کہا نہ نماز پڑھی میں نے کہا میں نہیں جانتا جبریلؑ نے کہا آپ نے شجرہ موسیٰؑ پر پاس نماز پڑھی پھر ہم ایک زمین میں پہنچے وہاں تصور رکھو ظاہر ہوئے جبریلؑ نے مجھ سے کہا اترتے ہیں اتر اجمہ سے کہا نماز پڑھئے میں نے نماز پڑھی پھر ہم سوار ہو گئے جبریلؑ علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں آپ نے کہا نہ نماز پڑھی میں نے کہا میں نہیں جانتا جبریلؑ نے کہا آپ نے بیت لحم میں نماز پڑھی جس جگہ عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے ہیں پھر جبریلؑ علیہ السلام مجھ کو لے گئے یہاں تک کہ ہم ایک شہر میں اوس کے دوسرے دروازہ سے داخل ہوئے جبریلؑ مسجد کے سامنے آئے اور وہاں براق کو باندھ دیا اور ہم مسجد میں اوس کے دروازہ سے داخل ہوئے

جس میں سورج اور چاند جبک جاتا ہے میں نے مسجد میں اس جگہ نماز پڑھی جس جگہ  
 اللہ تعالیٰ نے چاندجمہ کو ایسی شدت سے پیاس معلوم ہوئی کہ ہرگز ایسی پیاس معلوم نہیں ہوئی  
 تھی میرے پاس دو برتن لائے گئے ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شہد تھا میرے پاس  
 وہ دونوں بھیج گئے تھے میں نے اون دونوں کو برابر بٹھیرایا پھر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ہدایت کی  
 میں نے دودھ کو لے لیا اور پیایا یہاں تک کہ اس طرف سے میری پیشانی لگ گئی (یہ وہ حالت  
 ہے کہ جب آدمی پانی یا شربت وغیرہ پیالہ سے پیتا ہے تو آخر میں پیالہ آدمی کی پیشانی سے  
 لگ جاتا ہے اور پیالہ میں کچھ باقی نہیں رہتا) اور میرے سامنے ایک بوڑھا شخص تھا کہ وہ  
 اپنے نمبر سے تکیہ لگائے ہوئے تھا اس نے کہا اے جبریل تمہارے صاحب نے نفرت کو لیا  
 وہ مخلوق کو ضرور ہدایت کرے گا پھر جبریل علیہ السلام مجھ کو لے گئے یہاں تک کہ ہم اوس صحرا  
 میں آئے جس میں ایک شہر تھا ایک کایت میں جنم کو دیکھا کہ وہ مثل کھلے ہوئے قریش کے  
 منکشف ہو گئی تھی راوی نے کہا میں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ نے جنم کو کس طور پر پایا آپ نے  
 فرمایا کہ کوئلے ہوئے چشمہ کی مثل تھی پھر جبریل نے مجھ کو بلٹایا ہم قریش کے اونٹوں کے  
 قافلہ کے پاس سے گزرے وہ قافلہ ایسی ایسی جگہ میں تھا اہل قریش کا ایک اونٹ گم  
 ہو گیا تھا فلان شخص نے اوس کو جمع کیا میں نے اون لوگوں سے سلام علیک کی اون میں سے  
 بعض نے کہا یہ تو محمد کی آواز ہے ہم میں اپنے اصحاب کے پاس مکہ میں صبح کے قبل آگیا میرے  
 پاس ابو بکر آئے مجھ سے پوچھا یا رسول اللہ آج کی رات آپ کہاں تھے جس جگہ آپ کے  
 ہونے کا گمان تھا میں نے وہاں آپ کو ڈھونڈا آپ نے فرمایا کیا تم کو معلوم ہے کہ آج کی رات  
 میں بیت المقدس کو گیا تھا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ بیت المقدس ایک مہینہ کا راستہ ہے  
 آپ مجھ سے اوس کی صفت بیان فرماؤ میں آپ نے فرمایا کہ میرے واسطے راستہ کہو لہذا گیا گویا  
 میں اوس کو دیکھ رہا تھا مجھ سے ابو بکر کسی چیز کو نہیں پوچھتے تھے مگر میں اون کو اوس سے خبر  
 دیتا تھا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مسرت کر کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ رسول اللہ میں مشرکین نے شکر

کہا کہ ابن ابی کثیر کو دیکھو کہ وہ زعم کرتا ہے کہ میں آج کی رات بیت المقدس کو گیا تھا آپ نے  
 مشرکین سے فرمایا کہ جو کچھ میں کہتا ہوں اوس کی نشانی ستیہ ہے کہ میں تمہارے اونٹوں کے  
 قافلہ کے پاس سے گذرا وہ فلان فلان جگہ میں تھا اون قافلہ والوں کا ایک اونٹ گم ہو گیا تھا  
 اوس کو فلان شخص نے جمع کیا اور اون قافلہ والوں کا سفر اور اون کا اترنا ایسی ایسی جگہ میں  
 ہے اور وہ لوگ تمہارے پاس فلان روز میں آویں گے اون سے آگے ایک اونٹ گنم گون  
 ہو گا اوس پر ایک سیاہ کبیل اور دو سیاہ گونین ہوں گی جبکہ وہ دن تھا آدمی دیکھنے کے واسطے  
 بلند یوں پر چڑھے یہاں تک کہ دو پہر دن تک قریب تھا کہ اونٹوں کا قافلہ آیا اور جس اونٹ کا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصف فرمایا تھا وہ اون سے آگے تھا۔

## صہیب کی حدیث معراج کے بیان میں

طبرانی اور ابن مردویہ نے صہیب بن سنان سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ شب معراج میں  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پانی پیش کیا گیا پھر شراب پھر دودھ آپ نے دودھ لے لیا  
 جبریل علیہ السلام نے کہا کہ آپ نے اچھا قصد کیا فطرت کو لیا دودھ کے ساتھ ہر ایک جاندار کی  
 غذا ہے اگر آپ خمر کو لے لیتے تو آپ اور آپ کی امت گمراہ ہو جاتی اور جبریل نے ایک صحرا کی  
 طرف اشارہ کر کے کہا جس میں جہنم تھا کہ آپ اسکے اہل سے ہو جاتے آپ نے جہنم کی طرف دیکھا کہ  
 وہ ایک ایسی جگہ تھی کہ بڑک رہی تھی۔

## ابن عباس رضی کی حدیث معراج کے بیان میں

احمد اور ابو نعیم اور ابن مردویہ نے صحیح سند سے قابوس کے طریق سے اپنے باپ سے  
 اونہوں نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج  
 ہوئی آپ جنت میں داخل ہوئے آپ نے جنت کی ایک طرف میں ایک خفیف آواز سنی آپ نے

جبریل سے پوچھایا کیا آواز ہے جبریلؑ نے کہا کہ یہ بال مؤنون ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت آدمیوں کی طرف آئے تو آپؐ نے فرمایا کہ بلال نے فلاحیت پائی میں نے بلال کے واسطے ایسا اور ایسا دیکھا آپؐ کو موسیٰ علیہ السلام نے ملاقات کی انہوں نے کہا مرحبا بالنبی الامی آپؐ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام ایک لائبہ قد کے گندم گون مروہین اون کے بال نکلنے ہو کر کانوں تک تھے یا کانوں سے اونچے تھے آپؐ نے پوچھا اسے جبریل یہ کون شخص ہے جبریل نے کہا یہ موسیٰ بن آپؐ چلے گئے آپؐ کے ایک بوڑھا حبیل الشان صاحب مہیت ملاوس نے آپؐ کو کہا آپؐ سلام علیک کی جبریل علیہ السلام سے آپؐ نے پوچھا یہ کون شخص ہے جبریل نے کہا یہ آپؐ کے باپ ابراہیم علیہ السلام ہیں راوی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ پر نظر کی ایک ایک قوم کو دیکھا کہ وہ مردار کھا رہے تھے آپؐ نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں جبریلؑ نے کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ آدمیوں کا گوشت کھاتے تھے (یعنی غیبت کرتے تھے) اور آپؐ کے ایک ایسے مرد کو دیکھا کہ وہ سرخ رنگ ہے اور اوس کی نیلی آنکھیں ہیں آپؐ نے پوچھا اسے جبریل یہ کون شخص ہے جبریلؑ نے کہا کہ یہ حضرت صالح علیہ السلام کے ناٹہ کا کوچے کاٹنے والا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد اقصیٰ کے پاس آئے آپؐ نماز پڑھنے کے واسطے کھڑے ہو گئے یہ ایک کل انبیاء جمع ہو گئے اور آپؐ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے جبکہ آپؐ نماز سے پھرے تو دو پیالے لائے گئے ایک پیالہ دہنی طرف سے اور دوسرا پیالہ بائیں طرف سے لایا گیا ایک پیالہ میں دودھ تھا اور دوسرے میں شہد تھا آپؐ نے دودھ لے لیا اور اوس میں سے پی لیا جس شخص کے پاس پیالہ تھا اوس نے کہا کہ آپؐ فطرت کو پونچ گئے۔

احمد اور ابو یعلیٰ اور ابو نعیم اور ابن مردویہ نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباس رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو رات میں بیت المقدس تک سیر کرائی گئی آپؐ اوسی رات کو آگئے اور لوگوں سے آپؐ اپنے جانے کے باب میں یہ پیش کی اور بیت المقدس کی علامت اور اس کے قافلہ کو بیان فرمایا آدمیوں نے سن کر کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ کہتے ہیں ہم اس

کی تصدیق نہیں کرتے وہ مرتد ہو کے کافر ہو گئے اللہ تعالیٰ نے ابو جہل کے ساتھ ان کا نزول کی گزرمین مارین اور ابو جہل نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا درخت قوم سے ڈراتے ہیں تم لوگ تمہارے پاس سے لڑو اور کثرت سے کہاؤ اور اپنے جال کو اوس کی حقینفی صورت میں رویت عینی سے دیکھا خواب کی رویت سے نہیں دیکھا اور حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم علیہم السلام کو دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کو کسی نے پوچھا اپنے فرمایا میں نے دجال کو دیکھا نہایت عظیم الجثہ تھا اور اوس کی نہایت اور برائی ظاہر تھی اوس کی ایک آنکھ قائم ہو گویا وہ ایک روشن ستارہ تھا اور اس کے بال گویا درخت کی شاخیں تھیں اور میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا اون کا رنگ گورا گندھوالے بال تھے تیز نظر تھے بڑا پیٹ تھا اور میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا اون کے بال سیاہ تھے گندم گون کثیر یاں قوی خلقت تھے اور میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا وہ شکل و شمائل میں مجھ سے اقرب ہے گویا ابراہیم علیہ السلام تمہارے صاحب ہیں یعنی میری مثل تھے جبریل نے مجھ سے کہا اپنے باپ کو سلام کیجئے میں نے اون کو سلام کیا۔

بخاری نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قول و اجماع الروایۃ النبیۃ ابن کلابہ للناس کی معنی میں روایت کی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ وہ روایعین مشاہدہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج میں ہوا۔

شیخین نے قتادہ کے طریق سے ابو العالیہ سے اونہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس رات مجھ کو معراج ہوئی موسیٰ بن عمران کو دیکھا دراز قدم درہین گندھوالے بال ہیں گویا وہ شبنوہ کے مردونہ میں سے ہیں اور عیسیٰ بن مریم کو میں نے دیکھا میانہ قدر رنگ مائل بسرخی و سپیدی ہے اور ان کے سر کے بال ننگے ہوئے ہیں اور مالک خازن جہنم کو میں نے دیکھا اور دجال کو دیکھا ان کا دیکھنا ان آیات میں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اون آیات کو مجھے دکھایا اپنے فرمایا فلا تکن فی مرتہ من نقاۃ قتادہ اس آیت کی تفسیر یہ کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موسیٰ کو دیکھا ہے۔

احمد اور نسائی اور بزار اور طبرانی اور ہقی اور ابن مردویہ نے صحیح سند سے سعید بن جبیر کی طریق سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جبکہ مجھ کو معراج ہوئی میرے پاس ایک پاکیزہ خوشبو آئی میں نے پوچھا یہ کیا خوشبو ہے مجھے کہنے والوں نے کہا کہ فرعون کی بیٹی کی ماشطہ اور اسکی اولاد کی خوشبو ہے اور اسکی کنکلی اوسکے ہاتھ پر گر پڑی تھی اوسنے بسم اللہ کہا فرعون کی بیٹی نے پوچھا کیا میرا باپ اللہ ہے اوس ماشطہ نے کہا میرا رب تیرا اور تیرے باپ کا رب ہے فرعون کی بیٹی نے اوس سے پوچھا کیا تیرا رب میرے باپ کے سوا ہے اوس نے کہا بیشک فرعون نے اوس کو بلایا اور اوس سے پوچھا کیا تیرا رب میرے سوا ہی ہے اوسنے کہا بیشک میرا رب اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے فرعون نے تانبے کی ایک گائے کے واسطے امر کیا کہ وہ سرخ کی گئی پھر اوس ماشطہ کے واسطے فرعون نے امر کیا کہ اوس میں ڈالی جائے اور اوسکی اولاد بھی ڈالی جائے لوگوں نے ایک ایک کو ڈالنا شروع کیا یہاں تک کہ اون میں شیر خوار بچے کی نوبت آئی اوس نے کہا اے اما اس میں اترا اور پیچھے نہ ہٹا اس لئے کہ توحی پر ہے فرمایا کہ چار شخصوں نے باتین کی ہیں وہ چاروں صغیر تھے ایک یہیجہ ماشطہ کا اور دوسرا یوسف علیہ السلام کا گواہ اور تیسرا صاحب جبریح اور چوتھا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا شاہد۔

احمد اور ابن ابوشیبہ اور نسائی اور بزار اور طبرانی اور ابو نعیم نے صحیح سند سے زرارہ بن ابیوفی کے طریق سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ جس رات میں مجھ کو معراج ہوئی میں نے مکہ میں صبح کی میں نے گمان کیا اور بیچا نا کہ آدمی میری تکذیب کریں گے آپ سب سے علیحدہ حزن کی حالت میں بیٹھ گئے آپ کی طرف سے اللہ تعالیٰ کا دشمن ابوجہل گذرا اور آپ کے پاس آیا یہاں تک کہ آپ کے پاس وہ بیٹھ گیا اور آپ سے اوس نے ٹھٹھا کرنے والے کے طور پر کہا کیا کوئی شے ہے آپ نے فرمایا ہاں ہے ابوجہل نے پوچھا وہ کیا شے ہے آپ نے فرمایا کہ آج کی رات مجھ کو معراج ہوئی ابوجہل نے پوچھا آپ کو کمان تک سیر کرائی گئی آپ نے فرمایا بیت المقدس تک ابوجہل نے کہا کہ آپ رات



من بیت المقدس کہ پہر آپ نے ہمارے پاس صبح کی آپ نے فرمایا بیشک ابوجہل نے  
 اس خوف سے آپ کو گناہ میں مبتلا نہیں کیا کہ اگر قوم کے لوگوں کو وہ بتائے تو آپ اپنی اس  
 بات سے کہ میں انکار نہ فرمائیں ابوجہل نے آپ سے کہا کیا آپ یہ مناسب خیال کرتے ہیں  
 کہ اگر میں آپ کی قوم کے لوگوں کو بلاؤں تو جو بات کہ آپ نے مجھ سے کہی سہی ان لوگوں سے  
 آپ کہہ دینگے آپ نے فرمایا بیشک میں کہوں گا ابوجہل نے کہا اے گروہ بنی کعب بن لوئی آؤ  
 اوس کی طرف مجلسین ٹوٹ پڑیں اور کثر سے لوگ آئے یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور  
 ابوجہل کے پاس سب بیٹھے گئے ابوجہل نے آپ سے کہا جو باتیں مجھ سے آپ نے کہی ہیں وہ اپنی  
 قوم کے لوگوں سے کہیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج کی رات مجھ کو سیر کرانی گئی  
 لوگوں نے پوچھا کہاں تک آپ نے فرمایا بیت المقدس تک لوگوں نے کہا پھر آپ نے ہمارے درمیان  
 صبح کی آپ نے فرمایا بیشک راہ نبی سے کہہ کہ مجھ کو کون کی سن کر یہ حالت تھی کہ اپنا ہاتھ ہاتھ پر  
 مارتے تھے اور کہہ لگے آپ نے ہاتھ اپنے سر پر رکھ کر سر کو کچڑے ہوئے تعجب میں تھے انہوں نے  
 آپ سے پوچھا کیا آپ بیت المقدس کی تعریف کر سکتے ہیں اور قوم کے لوگوں میں وہ لوگ بھی تھے  
 جنہوں نے بیت المقدس کا حکم کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے بیت المقدس  
 کی تعریف شروع کی تین تعریف کرتا جاتا تھا یہاں تک کہ اوس کی بعض تعریف مجھ پر بلبس  
 ہو گئی میرے رہبر مسجد لائی گئی اور میں اوس کی طرف دیکھ رہا تھا یہاں تک کہ وہ مسجد عقیل  
 کے یا عقال کے مکان کے اس طرف رکھ دی گئی قوم کے لوگوں نے سن کر کہا واللہ مسجد  
 کی تعریف میں آپ کو اصابت ہوئی یعنی سچی تعریف کی۔

ابن مردودہ نے شہر بن حوشب کے طریق سے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ  
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں رات مجھ کو معراج ہوئی میں ابراہیم علیہ السلام  
 کے پاس گیا ابراہیم علیہ السلام نے مجھ سے کہا اے محمد اپنی اُمت کو آپ خبر کر دیجئے کہ جنت  
 ہموار میدان ہے اور سجان اللہ واحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اسکے پودے ہیں۔

ابن مردویہ نے سعید بن جبیر کے طریق سے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ  
 ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی آپ ہر ایک نبی اور انبیاء کے پاس سے  
 گذرتے تھے ان کے ساتھ قبیلے اور گروہ تھے اور ایک نبی اور انبیاء ایسے تھے جن کیساتھ  
 قوم ہی اور نبی اور انبیاء ایسے تھے جن کے ساتھ کوئی نہ تھا یہاں تک کہ ایک عظیم گروہ گذرا نبی و پیغمبر کو گروہ ہر نبی  
 کہا گیا کہ موسیٰ اور ارون کی قوم ہے ولکن آپ اپنا سرواٹھائے اور دیکھئے یکا یک میں  
 ایسے عظیم گروہ کو دیکھا کہ اوس طرف اور اس طرف سے اوس نے انقی کو گمیر لیا تھا مجھے کہا  
 گیا کہ یہ لوگ آپ کی اُمت ہیں اور ان لوگوں کے سوا ستر ہزار آپ کی اُمت میں سے وہ  
 لوگ ہیں جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔

طبرانی نے ابن عباس رضی سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وحی ملیہ السلام  
 کے پاس سے گذرے موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔

احمد نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ اسے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر نازل فرما  
 کی وہ پچاس نمازین تھیں آپ نے اپنے رب سے سوال کیا اللہ تعالیٰ نے اُن پچاس نمازوں  
 کو پانچ کر دیا۔

طبرانی نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ اسے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جبکہ مجھ کو معراج ہوئی میں نے سترہ امانتیں تک لیا گیا یا  
 بیٹے دیکھا اوسکا یہ بھائی کی چوٹیوں کی مثل تھا۔

احمد نے صحیح سند سے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا میں نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا۔

طبرانی نے (اوسط) میں صحیح سند سے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے ابن عباس رضی  
 کہا کرتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دوبارہ دیکھا ہے ایک بار اپنی بصر سے دیکھا  
 ہے اور دوسری بار اپنے قلب سے دیکھا ہے اور ہی طبرانی نے ابن عباس رضی سے روایت

کی ہے کہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کی طرف دیکھا عکرمہ نے کہا میں ابن عباس سے پوچھا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ابن عباس نے کہا بیشک دیکھا اللہ تعالیٰ نے کلام موسیٰ علیہ السلام کی واسطے اور خلت ابراہیم علیہ السلام کے واسطے اور نظر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی چراذیر ہی نے اس حدیث کی روایت (کتاب الروایۃ) میں اس نقطہ کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو خلت کے ساتھ برگزیدہ کیا اور موسیٰ علیہ السلام کو کلام کے ساتھ برگزیدہ کیا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو روایت کے ساتھ برگزیدہ کیا اور اس حدیث کی روایت بھیقی نے اس لفظ سے کی ہے کہ کیا تم اس امر سے تعجب کرتے ہو کہ ابراہیم علیہ السلام کے واسطے خلت ہوا اور موسیٰ علیہ السلام کے واسطے کلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے روایت ہو۔

مسلم نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول بالکذب القوا ما راہی ولقد راہ نزولہ آخری کے معنی میں روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دو بار اپنے فواو سے دیکھا ہے۔

ابن مردودہ نے واہی سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس رات مجھ کو معراج ہوئی اللہ تعالیٰ نے مجھ کو یا جوج اور ما جوج کی طرف بھیجا میں ان کو اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کی عبادت کی دعوت دی انہوں نے اس امر سے انکار کیا کہ وہ میری دعوت کو قبول کریں یا جوج اور ما جوج ان لوگوں کے ساتھ دوزخ میں جاویں گے جو لوگ آدم علیہ السلام کی اولاد اور ابلیس لعین کی اولاد سے ہوں گے اور انہوں نے معصیت کی ہوگی۔

## ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث معراج کے بیان میں

طبرانی نے (اوسط) میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب وقت آسمان کی سیر کو لے گئے آپ کو اذان کی وحی گئی آپ اوس کو لیکر اترے جبیل علیہ السلام نے



اور جو شے اوپر سے نیچے اترتی ہے سدرۃ المنتقیٰ تک پہنچتی ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ شہر وکالی جاتی ہے۔ اس لئے کہ سدرۃ کہ جس شے نے ڈھانپا ہے اوس نے ڈھانپ لیا ہے اوس کا علم خدا تعالیٰ کو ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہ سارے کو سونے کے پتنگوں نے ڈھانپ لیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچ نمازین اور سو ہجرتہ کو خاتم عطا کئے گئے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ کچھ شریک نہ کرے گا اور آپ کی امت میں سے ہو گا اور اوس سے گناہ صادر ہوں گے اوس کی بخشش کی جائے گی۔

ابن عرفہ نے اپنے جزر میں اور ابو نعیم نے اور ابن عساکر نے ابو عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود کے طریق سے روایت کی ہے عبد اللہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبیل ایک ایسا چوپایہ لائے کہ گدھے سے اونچا اور خچر سے نیچا تھا مجھ کو اوس پر سوار کیا وہ گیا اور تھوڑے آسمان کی زمین لیجا رہا تھا جس وقت وہ کسی گھاٹی پر چڑھتا تو اوس کے دونوں پاؤں اوس کے ہاتھوں کے مساوی ہو جاتے اور جس وقت وہ گھاٹی سے اوترتا تو اوس کے دونوں ہاتھ پاؤں کے مساوی ہو جاتے تھے یہاں تک کہ ہم ایک ایسے مرد کے پاس سے گزرے کہ طویل القامت تھا اور اوس کے سر کے بال لٹکے ہوئے تھے اور گردن گونگ تھا گویا وہ مرد شنوہ کے مردوں میں سے تھا اور وہ یہ کہتا تھا اور اپنی آواز کو بلند کرتا تھا اگر تیرے فضلہ

ہم اوس کے پاس تیزی سے آ پہنچے ہم نے اوس کو سلام کیا اوس نے سلام کا جواب دیا اس نے پوچھا ہے جبیل تمہارا ساتھ کون شخص ہے جبیل نے کہا یہ احمد بن اوس نے کہا کہ اس نبی امی عربی کو مر جا کہ اس نے اپنے رب کی رسالت پہنچا دی اور اپنی امت کو نصیحت کی پھر ہم تیزی سے چل دئے میں نے پوچھا ہے جبیل یہ کون شخص ہے کہاموسیٰ بن عمران علیہ السلام میں نے پوچھا کس پر یہ عتاب کرتے تھے جبیل علیہ السلام نے کہا اپنے رب پر آپ کے معاملہ میں عتاب کرتے تھے میں نے جبیل علیہ السلام سے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام آپ نے رب پر کداز کیا کرتے ہیں جبیل نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی حدت کو پہچان لیا ہے پھر ہم تیزی سے چل دئے

یہاں تک کہ ہم ایک شجرہ کے پاس پہنچے گویا اوس کا پہل پہن کی تلیں سا اوس منجرہ کے نیچے ایک شجہ اور اوس کے عیاں نختہ بہر لے آئے مجھ سے کہا کہ اچھا یہاں پہنچا ہے اب ابراہیم علیہ السلام کی طرف قصد کیجئے ہم اون کے پاس آتے ہی سے پہنچے ہستے اون کو سلام کیا اور وہ نے سلام کا جواب دیا ابراہیم علیہ السلام نے یوحنا سے بہر لے تھاری ساتھ یہ کو ان شخص سے بہر لے کر کہا کہ یہ آپ کے فرزند احمد بن ابراہیم ہیں کہا اس ہی آئی کو جب کہ اس نے اپنے رسالت کو پہنچا دیا اور اپنی امت کو نذر دست کی اور کہا اے میرے پیارے بیٹے آئی کی رات اپنے رب سے ملاقات کرنے والا ہے اور تیری امت کے اہل آیتوں کے آخر سے اور ان امتوں سے زیادہ ضعیف ہے اگر تجھ کو قدرت ہے تو تیری نکل حاجت اور بڑی حاجت ہو تو تیری امت کے معاملہ میں ہو تو اوسی کو طلب کیجو پھر ہم نیز ہی سے بدلہ لئے بہانہ تک کہ ہم جد قسطنطنیہ تک پہنچے میں براق سے اُترا اور اوس کو اوس حلقہ سے باندھ دیا جو سب کے دروازہ میں تھا اور اس سے کل انبیاء علیہم السلام اپنی سواری کے چوہا پین کو بانہ بستے تھے پہرین مسجد میں داخل ہوا اور میں انبیاء کو اون کے درمیان پہنچا نا جو قیام اور کور ۱۲۰۲ء میں تھے پھر مجھ کو دو پیالے شہد اور دودھ کے دئے گئے میں نے دودھ کو لے لیا اور پی لیا جبریل علیہ السلام نے میرے دونوں شانہ ٹھوکے اور کہا کہ آپ فطرت کو پہنچ گئے پہر نماز قیام کی گئی میں نے اون کی امامت کی پھر ہم پہرے اور اپنی جائے آگئے۔

احمد اور ابن ماجہ اور سعید بن منصور اور حاکم نے موثر بن غفارہ کے طریق سے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے موثر نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے شب معراج میں ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہم السلام سے ملاقات کی ان انبیاء نے آپس میں قیامت کا تذکرہ کیا ان سب نے اپنے امر کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف رو کیا ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھ کو قیامت کا علم نہیں ہے پھر ان انبیاء نے اپنے امر کو موسیٰ علیہ السلام کی طرف رو کیا موسیٰ نے فرمایا کہ مجھ کو قیامت کا علم نہیں ہے

پھر انہوں نے اپنے ام کو عیسیٰ کی طرف مار دیا عیسیٰ نے کہا قیامت کب واجب ہوگی  
 اس کا کسی کو علم نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کیا وہ جس باب میں مجھ سے میرے رب سے عہد کیا ہے وہ  
 یہ ہے کہ دجال ظہور کرنے والا ہے اور میرے ساتھ دو ملواریں ہوں گی جس وقت وہ مجھ کو دیکھوگا  
 تو وہ اس طور سے گھبل جائیگا جیسے راگ گھبل جاتا ہے جس وقت وہ مجھ کو دیکھے گا اللہ تعالیٰ  
 اس کو ہلاک کر دے گا یہاں تک کہ ہر ایک پتھر اور ہر ایک درخت مسلمان آدمی سے یہ کہے گا اے  
 مسلم میرے نیچے کافر چھپا ہے تو آ اور اس کو قتل کر ڈال اللہ تعالیٰ کل کافروں کو ہلاک کر دیگا  
 پہ آدمی اپنے شہر وں اور وطنوں کی طرف پلٹ کر جاوین گے اس وقت میں یا جوج  
 اور ماجوج نکلیں گے وہم کل حدب بنسلون یا جوج اور ماجوج آدمیوں کے شہروں کو روند  
 ڈالیں گے کسی شے کے پاس وہ نہ آوین گے مگر اس کو ہلاک کر ڈالیں گے اور کسی پانی پر وہ  
 نہ گزریں گے مگر اس کو پی جاوین گے پھر آدمی میرے پاس پلٹ کے آوین گے اور یا جوج  
 اور ماجوج کی شکایت کریں گے میں اللہ تعالیٰ سے اون پر بدعا کروں گا اللہ تعالیٰ اون کو ہلاک  
 کر دے گا اور مار ڈالے گا یہاں تک کہ کل زمین اون کی بدبو سے خراب ہو جائے گی پس  
 اللہ تعالیٰ مینہ کو نازل کرے گا وہ اون کے سب جسموں کو بہا کر لیجا۔ لے گا یہاں تک کہ اون کو دریا  
 میں پھینک دیگا جس شے میں میرے رب سے عہد کیا ہے کہ یہ آخر جس وقت ایسا ہوگا  
 تو قیامت پورے دنوں کی حاملہ عورت کی مثل ہوگی کہ اس کے اہل اس کی ولادت کو  
 نہیں جانتے ہوں گے کہ وہ کب ایک یا کب عفتی ہے رات میں جنتی ہے یا دن میں یعنی قیامت  
 کی خبر کسی کو نہ ہوگی کہ رات میں آئے گی یا دن میں یکایک آجائے گی

نبار اور یوحنا اور عمار شاہین ابو اسامہ بن ہریرانی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے علقمہ کے طریق  
 سے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ اسے کہ سوال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے  
 پاس براق لایا گیا میں اس پر سوار ہوا جس وقت وہ بیمار پڑا تو پاؤں اوکھے ہو گئے اور جس  
 وقت وہ پہاڑ سے اترتا تو اس کے ہاتھ اونچے ہو گئے وہ براق ہکوا ایک ایسی زمین میں لگ گیا

کہ ان دو مہنک اور بدبودار تھی یہ راویں نے حکم ایک ایسی زمین میں پوچھا تاکہ فروغ اور پاکیزہ  
 تھی میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا جبریل ۴ نے کہا کہ وہ بدبودار زمین دوزخ کی زمین ہے  
 اور یہ زمین جنت کی زمین ہے میں ایک مرد گئے پاس آیا وہ لہڑا تھا اور نماز پڑھ رہا تھا اور سزا  
 پوچھا اے جبریل یہ کون شخص تمہارے ساتھ ہے جبریل ۴ نے کہا کہ تمہارے بھائی محمد صلعم  
 ہیں اوس نے مجھ کو مہیا کیا اور میرے واسطے برکت ملی دعا کی اور مجھ سے کہہ کہ آپ اپنے رب سے  
 اپنی اُمت کے واسطے آسانی چاہیے میں نے جبریل ۴ سے پوچھا یہ کون شخص ہے کہہ کہ یہ  
 آپ کے بھائی عیسیٰ علیہ السلام ہیں ہم چلے گئے سینے ایک آواز اور غصہ اور افسوس کی حالت کو  
 سنا ہم ایک دہ کے پاس آئے اوس نے جبریل ۴ سے پوچھا تمہارے ساتھ یہ کون شخص ہے  
 کہہ کہ یہ آپ کے بھائی محمد صلعم ہیں اوس مرد نے سلام علیک کی اور برکت کے واسطے دعا کی اور  
 مجھ سے کہہ کہ اپنی اُمت کے واسطے آسانی چاہیے میں نے جبریل ۴ سے پوچھا یہ کون شخص ہے  
 کہہ کہ یہ آپ کے بھائی موسیٰ علیہ السلام ہیں میں نے پوچھا کہ موسیٰ کا غصہ کس شخص پر تھا کہہ کہ اپنے  
 رب پر میں نے پوچھا کیا اپنے رب پر غصہ تھا کھانا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کی حدت کو پہچان لیا  
 ہے پہر ہم چلے گئے میں نے چراغ اور روشنی دیکھی میں نے جبریل ۴ سے پوچھا یہ کیا شے ہے کہہ کہ  
 آپ کے باپ ابراہیم علیہ السلام کا یہ شجرہ ہے اسکے پاس آپ جائیے میں اوس کے قریب گیا  
 مجھ کو مہیا کیا اور میرے واسطے برکت کی دعا کی پہر ہم چلے گئے یہاں تک کہ ہم بیت المقدس  
 میں آئے میں نے پوچھا یہ کواوس حلقہ سے باندھا جس حلقہ سے انبیاء اپنی سواری کے جانور  
 باندھتے تھے پہر میں مسجد میں داخل ہوا میرے واسطے وہ انبیاء نشر کے گئے جبکہ نام اللہ تعالیٰ  
 نے لیا اور میں کا نام نہیں لیا۔ میں نے ان سب انبیاء کو نماز پڑھائی مگر یہ تین انبیاء ابراہیم ۴ اور  
 موسیٰ ۴ اور عیسیٰ ۴ نماز میں نہ تھے۔

ترمذی نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اوس کو حسن کہا ہے اور ابن مردویہ نے  
 عبد الرحمن کے طریق سے ابن مسعود رضی سے روایت کی ہے کہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم



نے فرمایا کہ جس رات مجھ کو معراج ہوئی میں نے ابراہیمؑ سے ملاقات کی اور انہوں نے کہا اچھے اپنی امت سے میرا سلام کہہ دیجئے اور اون کو خبر کر دیجئے کہ جنت کی پاکیزہ مٹی اور شیریں پانی ہے اور جنت ہموار زمین ہے اور اوس کے پودے سبحان اللہ والحمد للہ وللا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم ہیں۔

مسلم نے زر کے طریق سے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اللہ تعالیٰ کو قول لقلہ اے من آیات ربہ الکبریٰ کے معنی میں روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریلؑ کو دکھایا کہ اونکے چہرہ سو بازو تھے۔

بہیقی اور ابو نعیم نے زر کے طریق سے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول ولقلہ راہ نزول آخری کے معنی میں روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جبریلؑ کو سدرۃ المنتہی کے پاس دیکھا اون کے چہرہ سو بازو ہیں اون کے پردوں سے طرح طرح کے رنگ کے موتی اور یاقوت جھڑتے ہیں۔

بخاری نے علقمہ کے طریق سے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول لقلہ راہ من آیات ربہ الکبریٰ کے معنی میں روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفوف اخضر کو دکھایا جس نے آسمان کے کنارہ کو گمیر لیا تھا۔

### عبداللہ بن اسعد بن زرارہ کی حدیث معراج کو بیان میں

بزار اور ابن قانع اور ابن عدی نے عبداللہ بن اسعد بن زرارہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھ کو معراج ہوئی میں لوہے کے ایک قصر تک پہنچا کہ اوس کا فرش سوئے کا تھا وہ قصر نور سے چمک رہا تھا اور مجھ کو تین چیزیں دی گئیں ایک سید المرسلین اور دوسرے امام المتقین اور تیسرے قاید العزائم اور اس حدیث کی روایت بقوی اور ابن عساکر نے اس لفظ سے کی ہے کہ مجھ کو لوہے کے ایک

ایک قفس میں سپر گئی گئی کہ اُسکا فرشتہ سوئے گا تا۔

## عبدالرحمن بن قوط الثمالی کی حدیث معراج کی سیاق میں

سعید بن منصور نے اپنے سنن میں اور طبرانی اور ابن مرددہ نے اور ابونعیم نے معرفۃ میں عبدالرحمن بن قوط سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یس رات مسجد اقصیٰ تک معراج ہوئی اوس رات آپ مقام اور زمزم کے درمیان تھے جبریل علیہ السلام آپ کی دہنی جانب اور میکائیل آپ کی بائیں جانب تھے دونوں آپ کو لیکر اڑے سہان آسمان پر آپ سموات علیٰ تک پہنچے جبکہ آپ وہاں سے پہرے آپ نے فرمایا کہ میں نے سموات علیٰ میں کثیر تسبیحون کے ساتھ یہ تسبیح سنی (سبحت السموات العلیٰ من ذی المہابۃ مشفقات من ذی العلو بما علا سبحان العلیٰ الاعلیٰ سبحانہ وتعالیٰ)

حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی حدیث

## معراج کے بیان میں

اس حدیث کا ذکر اول کتاب میں اذان کے بارہ میں آچکا ہے حسین بن علی رضی اللہ عنہ کے طریق سے اس کی روایت ہے۔

ابونعیم نے محمد بن الحنفیہ کے طریق سے روایت کی ہے یہ کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس وقت معراج میں آسمان کی طرف لے گئے آسمان کے ایک مکان تک آپ پہنچے اور اوس میں آپ ٹھہر گئے اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو بھیجا وہ فرشتہ آسمان کے ایک ایسے مقام میں کھڑا ہوا کہ اس سے قبل وہاں نہیں کھڑا ہوا تھا اوس سے کہا گیا کہ آپ کو اذان کی تعلیم کہ اس فرشتہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندہ نے سچ کہا اتنا اللہ اکبر اوس فرشتہ نے اشدہ ان لا الہ الا اللہ کہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندہ نے سچ کہا

انا لله لا اله الا الله، وس فرشتہ۔ کہہ انا شہد ان محمد رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندہ  
 سے سچ کہا، انا سائتہ وانا اخترنا وانا اتممتہ ارس فرشتہ: جی علی الصلوٰۃ ما اللہ تعالیٰ نے  
 فرمایا کہ میرے بندہ سے سچ کہا، انا فریضتی وحقی فمن انا محسبا کانت سفارۃ کلک ونب پھر  
 ارس فرشتہ۔ میں جی علی الصلوٰۃ ما اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندہ سے سچ کہا انا اتممت  
 فریضتہا وعدتہ بذواتہما چہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کیا آپ اس کے بڑھتیے آپ  
 اس کے بڑھتے۔ اہ ابلیس، سامان کی استیفاء۔ کہ آپ کا شرفنا آپ سے واسطہ تمام مخلوق  
 پر پورا ہو گیا

ابن حزم دینے زید بن علی کے طریق سے روایت کی۔ ہے زید نے اپنے آبا سے اور  
 اوہان نے مسند علی کرم اللہ وجہہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 شب معراج میں ان کی تعلیم کی گئی اور انہیں آپ پر فرض کی گئی۔

ابن مردودہ نے علی رضی اللہ عنہ کی روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس رات نجمہ کو معراج ہوئی میں فرشتوں کے کسی گروہ کی طرف نہیں گذرا مگر فرشتوں نے مجھ سے کہا کہ آپ اپنی اُمّت کو بچنے لگانے کے واسطے امر کیجئے اور اسی حدیث کی روایت احمد نے اور حاکم نے کی ہے اور اس کو عدیہ بن عیسیٰ، شعبہ اور ابن مردودہ نے اس حدیث کی مثل ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کی ہے۔

امیر المؤمنین حضرت عمرؓ الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث معراج  
کے بیان میں

احمد بن حنفیہ بن آدم سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جابیہ میں تھے فتح بیت المقدس کا ذکر کیا گیا کعب رضی اللہ عنہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم کمان مناسب دیکھتے ہو میں نماز پڑھوں کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ صحرہ کے پیچھے پڑھئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں، لیکن میں اس جگہ

نماز پڑھوں گا جس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف  
جڑھوا اور نماز پڑھی۔

ابن مردویہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ کہ کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کو معراج ہوئی آپ نے مالک خازن دوزخ کو دیکھا آپ نے اوکو ایک ایسا ترش رو مرد پایا  
جو اوس کے چہرہ سے غضب پہچانا جاتا ہے۔

ابن مردویہ نے مغیرہ بن عبد الرحمن کے طریق سے اونہوں نے اپنے باپک اٹھوں فی  
حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہ جس رات مجھ کو معراج ہوئی میں نے مقدم مسجد میں نماز پڑھی پھر میں صخرہ کے پاس داخل ہوا  
یہاں ایک بیٹے ایک فرشتہ کو دیکھا کہ کھڑا ہے اور اس کے ساتھ تین برتن ہیں میں نے شہد کو لے لیا اور  
اوس سے تھوڑا پیا پھر میں نے دوسرے برتن کو لے لیا میں نے اوس سے اُتار پیا کہ میں سیراب  
ہو گیا ایک ایک بیٹے دیکھا کہ وہ دودھ تھا اوس نے مجھ سے کہا دوسرے ظرف سے چئیے یہاں ایک  
بیٹے دیکھا کہ وہ خمر ہے میں نے اُس فرشتہ سے کہا کہ میں سیراب ہو گیا اوس نے کہا سنئے اگر  
آپ اس برتن سے پی لیتے تو آپ کی اُتھ فطرت پر کبھی مجتمع نہ ہوتی پھر مجھ کو آسمان کی طرف  
لے گیا مجھ پر نماز فرض کی گئی پھر میں حضرت خدیجہؓ کے پاس پلٹ کے آگیا خدیجہؓ نے اپنی  
دوسری کروٹ نہیں بدلی تھی۔

### مالک بن صعصعہ کی حدیث معراج کی بیانیہ

احمد اور بخاری اور ابن جریر نے قتادہ کے طریق سے انس سے یہ روایت کی ہے کہ مالک بن صعصعہ  
نے انس سے یہ حدیث سنی کہ کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے شب معراج کی  
باتیں کیں فرمایا اوس درمیان کہ میں جطیم میں تھا اور قتادہ نے اکثر مقام حج کہا ہے آپ نے فرمایا  
میں لیٹا ہوا تھا یہاں ایک ایک آنیوالا میرے پاس آیا اوس نے اپنے ساتھی سے جو وسط میں تھا

باتین کرنی شروع کیں وہ میرے پاس آیا اور اس نے مقدم سینہ سے وہاں تک شق کیا جہاں تک  
 بال تھے اوس نے میرے قلب کو بھلا لایک طشت سونے کا لایا گیا کہ وہ ایمان اور حکمت سے  
 بہرہ و اتھا اوس نے میرے قلب کو دہویا بہر ایمان اور حکمت سے بہر دیا پھر اوس کو اُسکی جائے  
 پر رکھ دیا پھر ایک چوپایہ لایا گیا جو خچر سے نیچا اور گدھے سے اونچا تھا جہاں اوس کی نگاہ کی انتہی  
 ہوتی وہاں پر اوس کا قدم پڑتا تھا میں اوس پر سوار ہو گیا جبریل مجھ کو اپنے ساتھ لے گئے یہاں  
 تک کہ دُنیا کے آسمان تک مجھ کو لائے اور آسمان کا دروازہ کھولے کہ کہا پوچھا گیا یہ کون شخص ہے  
 کہا جبریل ہے پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون شخص ہے جبریل نے کہا محمد بن پوچھا گیا او نکے  
 پاس کوئی بھیجا گیا تھا جبریل نے کہا ہاں بھیجا گیا تھا کہا گیا محمد کو مرحبا اور آپ اچھے آنے والے  
 ہیں کہ آئے ہیں آسمان کا دروازہ کھول دیا جبکہ میں اوپر پہنچا میں نے یکایک آسمان میں آدم  
 علیہ کو دیکھا جبریل نے مجھ سے کہا کہ یہ آپ کے باپ آدم علیہ السلام ہیں ان کو سلام کہجئے میں نے  
 اون کو سلام کیا آدم نے سلام کا جواب دیا پھر کہا فرزند صلح اور نبی صلح کو مرحبا پھر جبریل نے اوپر  
 گئے یہاں تک کہ دو کے آسمان تک آئے اور اوس کا دروازہ کھولا ناچا پوچھا گیا یہ کون ہے  
 کہا جبریل ہے پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون شخص ہے کہا محمد بن پوچھا گیا آپ کے پاس کوئی بھیجا  
 گیا تھا کہا ہاں بھیجا گیا تھا کہا محمد کو مرحبا اور آپ اچھے آنے والے ہیں کہ آئے ہیں آسمان کا دروازہ  
 کھول دیا جبکہ میں آسمان پر گیا یکایک میں نے یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کو دیکھا یہ دونوں بغیر خالہ زاد  
 بھائی ہیں جبریل نے کہا کہ یہ حضرت یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام ہیں آپ ان دونوں کو سلام علیک  
 کیجئے میں نے سلام علیک کی دونوں نے میرے سلام کا جواب دیا پھر دونوں نے کہا کہ اخ صلح  
 اور نبی صلح کو مرحبا پھر جبریل نے اوپر چڑھے یہاں تک کہ تیسرے آسمان تک آئے اور اوس کا دروازہ  
 کھولا ناچا پوچھا گیا یہ کون ہے کہا جبریل پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون ہے کہا محمد بن پوچھا گیا  
 کیا آپ کے پاس کوئی بھیجا گیا تھا جبریل نے کہا ہاں بھیجا گیا تھا کہا کہ محمد صلعم کو مرحبا اور کیا اچھے  
 آنے والے ہیں کہ آئے ہیں آسمان کا دروازہ کھول دیا جبکہ میں اوپر گیا یکایک میں نے یوسف علیہ السلام

کو دیکھا مینے اون سے سلام علیک کی اونہوں نے سلام علیک کا جواب دیا پھر یوسف ؑ نے  
 کہا اے صالح اور نبی صالح کو مرحبا پھر جبریل ۴ اور پھر کو چڑھے یہاں تک کہ چوتھے آسمان تک آ کر  
 اور اوس کا دروازہ کھلو انا چاہو چاہا گیا یہ کون ہے کہا جبریل ہے پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون  
 شخص ہے کہا محمد بن پوچھا گیا کیا آپ کے پاس کوئی بھی گیا تھا کہا ہاں بھی گیا تھا کہا گیا محمد  
 کو مرحبا اور کیا اچھے آئے والے ہیں کہ آئے ہیں آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا جبکہ میں اور پر گیا  
 یکا یک مینے اور میں کو دیکھا میں نے اون سے سلام علیک کی اونہوں نے سلام کا جواب  
 دیا پھر اونہوں نے کہا اے صالح اور نبی صالح کو مرحبا پھر جبریل ۴ اور پھر کو چڑھے یہاں تک کہ  
 پانچویں آسمان تک آئے اور اوس کا دروازہ کھلو انا چاہو چاہا گیا یہ کون ہے کہا جبریل ہے  
 پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون شخص ہے کہا محمد بن پوچھا گیا کیا آپ کے پاس کوئی بھی گیا  
 تھا جبریل ۴ نے کہا ہاں بھی گیا تھا کہا گیا محمد کو مرحبا اور کیا اچھے آئے والے ہیں کہ آئے ہیں  
 جبکہ میں اور پر گیا یکا یک میں نے ہارون ؑ کو دیکھا میں نے اون سے سلام علیک کی اونہوں نے  
 میرے سلام کا جواب دیا پھر اونہوں نے کہا کہ اے صالح اور نبی صالح کو مرحبا پھر جبریل ۴ اور پھر کو  
 گئے یہاں تک کہ چھٹے آسمان تک پہنچے اور آسمان کا دروازہ کھلو انا چاہو چاہا گیا کہ یہ کون ہے  
 کہا کہ جبریل ہے پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون شخص ہے کہا محمد بن پوچھا گیا کیا آپ کے پاس کوئی  
 بھی گیا تھا کہا ہاں بھی گیا تھا کہا گیا محمد کو مرحبا کیا اچھے آئے والے ہیں کہ آئے ہیں آسمان  
 کا دروازہ کھول دیا گیا جبکہ میں اور پر گیا یکا یک مینے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا مینے موسیٰ  
 سلام علیک کی اونہوں نے میرے سلام کا جواب دیا پھر کہا کہ اے صالح اور نبی صالح کو مرحبا  
 جبکہ اون کے پاس سے میں ہٹا موسیٰ علیہ السلام روئے اون سے پوچھا گیا آپ کیوں روئے  
 موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں اس لئے روتا ہوں کہ میرے بعد ایک لڑکا نبوت پر بھیجا گیا ہے کہ  
 میری اہمیت کے لوگوں میں سے جنت میں جو لوگ داخل ہونگے اون سے اوس کی اہمیت کے  
 اکثر لوگ جنت میں داخل ہونگے پھر جبریل ۴ اور پھر کو گئے یہاں تک کہ ساتویں آسمان تک پہنچے

اور اوس کا دروازہ کھلوانا چاہو چاہا گیا یہ کون ہے کہا جبریل ہے کہا گیا تمہارے ساتھ کون  
 شخص ہے کہا محمد بن پوچھا گیا کیا آپ کے پاس کوئی بھیب گیا تھا کہا ہن بھیب گیا تھا کہا گیا محمد  
 کو مر جا گیا اچھے آنے والے میں کہ آئے ہیں آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا جبکہ میں اوپر گیا  
 دیکھا ایک نبی ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا جبریل ؑ نے کہا یہ ابراہیم علیہ السلام ہیں آپ ان کو  
 سلام کیجئے میں نے اُن کو سلام کیا اونہوں نے سلام کا جواب دیا پھر ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ  
 فرزند صامع اور نبی صالح کو مر جا پھر میں سدرۃ المنتہی کی طرف اڑھایا گیا یکا یک میں نے  
 اوس کے بیکر کو دیکھا کہ حجر کے پہاڑ کی چوٹیوں کی مثل تھے ہجر مینہ کے قریب ایک شہر ہے اور  
 اوس کے چتے ہاتی کے کانوں کی مثل تھے جبریل علیہ السلام نے کہا یہ سدرۃ المنتہی ہے دیکھا یک  
 میں نے چار نہرین دیکھیں دو نہرین باطن تھیں اور دو ظاہر تھیں میں نے پوچھا اے جبریل یہ کیا  
 ہے جبریل ؑ نے کہا کہ باطن کی دو نہرین جو ہیں وہ جنت میں ہیں اور ظاہر کی دو نہرین جو ہیں وہ  
 ایک نیل ہے اور دوسرا فرات ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر میرے واسطے  
 بیت المعمور ملنے لگا گیا۔ قتادہ نے کہا کہ حسن نے ہم سے ابو ہریرہ سے حدیث کی ہے ابو ہریرہ فرماتے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المعمور  
 کو دیکھا کہ ہر روز بیت المعمور میں ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے تھیں پھر وہ فرشتے اوس میں پلٹ  
 گئے زمین آتے پھر قتادہ نے انس ؓ کی حدیث کی طرف رجوع کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا پھر میرے پاس ایک ظرف شراب کا اور ایک ظرف دودھ کا اور ایک ظرف  
 پانی کا لایا گیا میں نے دودھ کو لے لیا کھنے والے نے مجھ سے کہا کہ یہ وہ فطرت ہے جس پر آپ ہیں  
 اور آپ کی اُمت ہے پھر ہر دن میں پچاس نمازین فرض کی گئیں میں اوپر سے نیچے اُترا یہاں  
 تک کہ موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا موسیٰ علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا آپ کے رب نے  
 آپ کی اُمت پر کیا فرض کیا میں نے کہا ہر روز پچاس نمازین فرض کی ہیں موسیٰ علیہ السلام نے کہا  
 کہ آپ کی اُمت اس کی طاقت نہیں رکھتی ہے اور میں نے آپ سے پہلے آدمیوں کو آزمایا ہے اور

بنی اسرائیل کے لئے مین نے نہایت مشقت کی ہے آپ اپنے رب کے پاس پلٹ کے جائیے اور امت کیلئے تخفیف کے واسطے سوال کیجئے مین پلٹ کر گیا مجھ سے دس نمازین کم کر دی گئیں مین ہوئی علیہ السلام کی طرف پلٹ کے آیا اور میں نے کہا کہ مجھ سے دس نمازین معاف کر دی گئیں موسیٰ علیہ السلام نے سنا کہ کہا کہ آپ اپنے رب کے پاس پلٹ کے جائیے اور تخفیف چاہیے مین پلٹ کے گیا مجھ سے دوسری دس نمازین معاف کر دی گئیں مین ہوئی علیہ السلام کے پاس پلٹ کے آیا اور میں نے کہا کہ مجھ سے اور دس نمازین معاف کر دی گئیں موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ آپ اپنے رب کے پاس پلٹ کے جاؤ مین اور تخفیف چاہ مین مین پلٹ کے جاتا تھا اور تخفیف چاہتا تھا اور ہر آتا تھا یہاں تک کہ ہر دن مین پانچ نمازون کے واسطے مجھ کو امر کیا گیا مین موسیٰ علیہ السلام کے پاس پلٹ کے آیا اور مین نے ان سے کہا کہ مجھ کو ہر روز پانچ نمازون کے واسطے امر کیا گیا ہو موسیٰ علیہ السلام نے سنا کہ فرمایا کہ آپ کی امت ہر روز پانچ نمازون کی طاقت نہیں رکھتی ہے اور میں نے آپ سے قبل آدمیوں کو آزمایا ہے اور بنی اسرائیل کے واسطے میں نے سخت مشقت کی ہے آپ اپنے رب کے پاس بٹکا جاؤ مین اور امت کیلئے تخفیف کے واسطے سوال کریں میں موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا یہاں تک کہ مجھ کو حیا آگئی و لیکن مین رضامند ہوں اور اس کو تسلیم کرتا ہوں مجھ کو سنا دی کرتے والے نے ندا کی کہ میں نے اپنے فرضی کو جاری کیا اور پانچ بندوں کو تخفیف مشقت کی۔

## ابو ایوب کی حدیث معراج کے بیان مین

ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے ابو ایوب الانصاری سے یہ روایت کی ہے کہ جس رات مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی آپ ابراہیم علیہ السلام کے پاس گئے ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ آپ اپنی امت کو امر کریں کہ وہ جنت مین درخت لگانے کی کثرت کریں اس لئے کہ جنت کی مٹی پاکیزہ ہے اور اس کی زمین واسع ہے نبی صلی اللہ علیہ السلام نے ابراہیم علیہ السلام سے



پوچھا کہ جنت میں درخت لگاتا کیا ہے ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ لاجول ولا قوۃ الا باللہ جنت کے پودے ہیں۔ جو شخص اس کی کثرت کرے گا وہ جنت میں کثرت سے پودے لگائے گا۔

ابوحبہ کی حدیث معراج کے بیان میں (اثنا عشر حدیث ابو ذر میں آئیگی)

### ابو احمر ا کی حدیث

ظہرائی اور ابن قانع اور ابن مردویہ نے ابو حمراء سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ جبکہ ساتویں آسمان تک معراج ہوئی لیکہ ایک مینے عرش کی ذہنی ساق پر لکھا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

### ابو ذر کی حدیث معراج کے بیان میں

شعین نے یونس کے طریق سے زہری سے زہری نے انس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابو ذر یہ حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے مکان کی چمت کھولی گئی میں کہ میں تھا جبریل علیہ السلام اترے انہوں نے میرے سینہ کو کھولا پھر اوس کو زفر من کے پانی سے دھویا پھر ایک طشت سونے کا لائے کہ وہ حکمت اور ایمان سے بھرا تھا اوسکو میرے سینہ میں ڈالا پھر میرے سینہ کو دیا پھر جبریل علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو آسمان کی طرف لے گئے جبکہ میں آسمان تک آیا جبریل ؑ نے نگہبان آسمان سے کہا دروازہ کھولو اوس نے پوچھا یہ کون ہے کہا جبریل اوس نے پوچھا کیا تمہارا ساتھ کوئی شخص ہے جبریل ؑ نے کہا ہاں میرے ساتھ محمد ہیں اوس نے پوچھا کیا آپ کے پاس کوئی بھی گیا ہے جبریل ؑ نے کہا ہاں بھی گیا ہے جبکہ اوس نے دروازہ کھولا ہم دنیا کے آسمان پر گئے لیکہ ایک مینے دیکھا کہ ایک مرد بیٹھا ہے کہ اوسکے ذہنی جانب کثیر جماعتیں ہیں اور اوس کے بائیں جانب کثیر جماعتیں ہیں جبوقت وہ اپنی ذہنی جانب نظر کرتا ہے تو ہنس دیتا ہے اور جس وقت وہ اپنی بائیں طرف دیکھتا ہے



نے زواید المسندین اور ابن مردودیہ نے اور ابن عساکر نے یونس کے طریق سے زہری سے زہری نے انس رضی اللہ عنہ سے انس بن ابی بن کعب سے اس حدیث کی مثل حرفاً برابر روایت کی ہے ایک جامع نے اس حدیث کو ابی بن کعب کی سند سے منکر کیا ہے اور حافظ ابن حجر نے ذکر کیا ہے کہا ہے کہ اس میں تحریف واقع ہوئی ہے اور اصل میں یہ حدیث ابو ذر سے ہے ایک کتاب لفظ ذر ساقط ہو گیا ہے پس یٰٰن کیا گیا کہ (ابی ذر) (ابی) میں غلطی سے سند ابی ابن کعب میں یہ حدیث درج کی گئی ہے واللہ اعلم۔

مسلم نے ابو ذر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک نور دیکھا۔

### ابو سعید کی حدیث معراج کے بیان میں

ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور ابن مردودیہ اور بیہقی اور ابن عساکر نے ابو ہریرہ العبدی کے طریق سے ابو سعید اکھتری سے ابو سعید اکھتری نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے اپنی شب معراج کی حدیث بیان فرمائی ہے کہ اوس درمیان کہ میں عشاء کو وقت مسجد حرام میں سو رہا تھا ایک ایک آنے والا میرے پاس آیا اوس نے مجھے جگایا میں بیدار ہو گیا میں نے کوئی شے نہیں دیکھی یکا یک میں نے خیال کی ہیئت موجود پائی میں نے اوس کے پیچھے اپنی نگاہ دوڑائی بیان تک کہ اوس خیالی ہیئت کو دیکھتا ہوا میں مسجد سے نکلا یکا یک میں سواری کا ایک ایسا جانور دیکھا کہ تمہارے یہ چوپائی جو خچر میں وہ مشابہت میں اوس سے قریب تھا اوس کے کانوں کو قرآن تھا ہمارا تھا اوس کا نام براق ہے اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام اُس پر سوار ہوتے تھے اوس کی مدنگاہ پر اوس کا سم پڑتا ہے میں اوس پر سوار ہوا اوس حال میں کہ میں اوس پر سوار جا رہا تھا ایک ایک بلائے والے نے مجھ کو ذہنی طرف سے پکارا اور کہا اے محمد مجھ کو دیکھو میں آپ کے کچھ سوال کرتا ہوں میں نے اوس کو کچھ جواب نہیں دیا پھر ایک بلائے والے

نے مجھ کو بائیں طرف سے پکارا اور کہا اے محمدؐ مجھ کو دیکھو میں آپؐ کے کچھ سوال کرتا ہوں میں نے اوس کو  
 کچھ جواب نہیں دیا اس حال میں کہ میں براق پر جا رہا تھا یکایک میں نے ایک ایسی عورت کو دیکھا کہ  
 وہ اپنی کلا میں کہو لے ہوئے تھی اور اسپر ہر ایک قسم کا زیور تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اوس کو پیدا کیا تھا  
 اوس عورت نے کہا اے محمدؐ مجھ کو دیکھئے میں آپؐ کے کچھ سوال کرتی ہوں میں نے اوس کی طرف التفات  
 نہیں کیا یہاں تک کہ میں بیت المقدس میں آیا میں نے اپنی سواری کے جانور کو اوس حلقہ سے  
 باندھ دیا جس حلقہ سے انبیاء علیہم السلام اپنی سواری کے جانور باندھتے تھے جبریل علیہ السلام  
 میرے پاس دو طرف لائے ایک خمر تھی اور دوسرا دودھ تھا میں نے دودھ پی لیا اور خمر کو چھوڑ دیا  
 جبریل علیہ السلام نے کہا آپؐ فطرت کو پہونچے میں نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا جبریل ؑ نے مجھ سے  
 پوچھا آپؐ اپنے اس راہ چلنے میں کیا دیکھا میں نے کہا اس درمیان کہ میں جا رہا تھا یکایک مجھ کو  
 ایک بلانے والے نے دہنی طرف سے پکارا اور کہا اے محمدؐ مجھ کو دیکھئے میں آپؐ کے کچھ سوال کرتا ہوں  
 میں نے اوس کو کچھ جواب نہیں دیا جبریل ؑ نے سن کر کہا کہ وہ یہود کا بلائے والا تھا اگر آپؐ اس کو  
 جواب دیتے تو آپؐ کی امت یہودی ہو جاتی میں نے کہا کہ اس درمیان کہ میں جا رہا تھا یکایک  
 مجھ کو ایک بلانے والے نے بائیں طرف سے پکارا اور کہا اے محمدؐ مجھ کو دیکھئے میں آپؐ کے کچھ سوال کرتا  
 ہوں میں نے اوس کو کچھ جواب نہیں دیا جبریل علیہ السلام نے کہا کہ وہ نصاریٰ کا بلائے والا تھا اگر  
 آپؐ اوس کو جواب دیتے تو آپؐ کی امت نصاریٰ ہو جاتی اوس حال میں کہ میں جا رہا تھا  
 یکایک میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ اپنی کلا میں برہنہ کئے ہوئے تھی اور اسپر ہر ایک قسم کا وہ زیور تھا  
 جس کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تھا وہ عورت کہتی تھی اے محمدؐ مجھ کو دیکھئے میں آپؐ کے کچھ سوال کرتی  
 ہوں میں نے اوس کو کچھ جواب نہیں دیا جبریل ؑ نے کہا وہ عورت دنیا تھی اگر آپؐ اوس کو  
 جواب دیتے تو آپؐ کی امت آخرت پر دنیا کو اختیار کر لیتی پہچن اور جبریل ؑ بیت المقدس میں  
 داخل ہوئے اور ہم دونوں میں سے ہر ایک نے دودھ کو کھٹ نماز پڑھی پھر میرے پاس وہ سیڑھی  
 لائی گئی جس پر بنی آدم کی روحیں چڑھتی ہیں میت کی جو حالت میں دیکھی تھی کہ جس وقت اوس کی

نگاہ پتراتی ہے اور آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے خلائق کو بینے جیسے اوس سیڑھی پر احسن حالت میں دیکھا اوس سے بہتر حالت پر زمین دیکھا میت کی یہ حالت معراج کے تعجب سے ہوتی ہے میں اور جبریل اور چڑھے یکا یک میں نے ایک فرشتہ کو دیکھا کہ اوس کا نام اسمعیل ہے اور وہ فرشتہ آسمان دنیا کا صاحب ہے اور اوس کے سامنے ترتر فرشتے رہتے ہیں ہر ایک فرشتہ کے ساتھ اوس کا لشکر سو ہزار فرشتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وبالعلم جنود ربک الا ہو آپ نے فرمایا کہ جبریل ؑ نے آسمان کا دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا کیا کون ہے کہا جبریل ہے پوچھا کیا تمہاری ساتھ کون شخص ہے کہا محمد بن پوچھا کیا کیا آپ کے پاس کوئی بھیجا گیا تھا جبریل نے کہا ہاں بھیجا گیا تھا یکا یک میں نے آدم علیہ السلام کو اون کی اوس روز کی ہدایت پر پایا جس روز اللہ تعالیٰ نے اون کو پیدا کیا تھا اون کی ذریت موسیٰ کی روحین اون کے سامنے پیش کی جاتی ہیں وہ اون کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ پاکیزہ روح ہے اور پاکیزہ نفس ہے اوس کو علیین میں جگہ دو پھر اون کے سامنے اون کی اوس ذریت کی روحین پیش کی جاتی ہیں جو فاجر ہیں وہ دیکھ کر کہتے ہیں کہ روح خبیث ہے اور نفس خبیث ہے اس کو عین میں لے جاؤ پھر میں آہستہ چلا گیا یکا یک میں نے ہسک خوان موجود پائے اون خوانوں پر بکاپ ہو اگوشت تھا اور گوشت کے پاس کوئی شخص نہ تھا یکا یک میں اور خوانوں کے پاس پہنچا اون پر ایسا گوشت تھا کہ سرگرد ہو گیا تھا اوس کے پاس بہت آدمی تھے وہ اوس میں سے کما رہے تھے میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں جبریل ؑ نے کہا کہ آپ کی امت میں سے یہ لوگ وہ گروہ ہے کہ صلال کو چھوڑتا تھا اور حرام کو اختیار کرتا تھا پھر میں آہستہ چلا گیا یکا یک میں ایسی قوموں کے پاس پہنچا کہ اون کے پیٹ مکانوں کی مثل بڑی بڑی تھیں حوصت اون میں سے کوئی شخص کھڑا ہوتا فوراً گر پڑتا تھا اور وہ یہ دعا مانگتا تھا اے میرے اللہ تو قیامت کو قائم نہ کر وہ لوگ آل فرعون کے راستہ پر تھے مختلف قومیں آتی تھیں اور اون کو زندہ ڈالتی تھیں میں نے اون کو دیکھا وہ اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے تھے میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں جبریل علیہ السلام نے کہا یہ لوگ آپ کی امت میں سے وہ ہیں کہ سوو کھاتی تھیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے الذین یا کلون الیہ الا لایقومون الا کما لایقوم الذی تحبب الشیطان من المس  
 پھر میں آہستہ چلا گیا یکا یک میں نے ایسی قوموں کو دیکھا کہ ان کے ہونٹ، اونٹوں کے ہونٹوں کی  
 مثل تھے وہ لوگ اپنے منہ کھولتے تھے اور تپڑوں کو لقمہ کرتے تھے پہرہ پہرہ تپڑوں کے اسفل  
 سے نکل جاتے تھے میں نے سنا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے تھے میں نے جبریل ؑ سے پوچھا یہ  
 کون لوگ ہیں کہا کہ یہ لوگ آپ کی امت میں سے وہ ہیں جو تہیوں کے مالوں کو ظلم سے کھاتے تھے  
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا الذین یا کلون اموال الیتامی ظلما انما یا کلون فی بطونہم نار او یصلون سحیر  
 پھر میں آہستہ چلا گیا یکا یک میں نے ایسی عورتوں کو موجود پایا کہ وہ اپنی پستانوں سے ننگ رہی  
 تھیں اور اور عورتیں تھیں کہ سرنگوں اپنے پاؤں سے ننگ رہی تھیں میں نے ان کو سنا وہ اللہ تعالیٰ  
 سے فریاد کرتی تھیں میں نے جبریل ؑ سے پوچھا یہ کون عورتیں ہیں جبریل نے کہا کہ یہ آپ کی امت  
 میں سے وہ عورتیں ہیں کہ زنا کرتی تھیں اور اپنی اولاد کو قتل کرتی تھیں پھر میں آہستہ چلا گیا یکا یک  
 میں نے ایک قوم کو دیکھا کہ ان کی پسلیوں کا گوشت کاٹا جاتا اور وہ اس گوشت کو لقمہ کرتے تھے  
 ہر ایک سے یہ کہا جاتا تھا کہ اوس گوشت کو تو کھا جیسا کہ تو اپنے بھائی کا گوشت کھاتا تھا میں نے  
 جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں کہا کہ یہ آپ کی امت میں سے عیب کفریہ اور خن چین  
 لوگ ہیں پھر ہم دوسرے آسمان کی طرف چڑھے یکا یک میں نے ایک ایسے مرد کو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے  
 جو کچھ پیدا کیا ہے وہ اوس سے احسن تھا حسن میں مخلوق سے ایسی فضیلت رکھتا تھا جیسے جو ہر  
 رات کا چاند تمام ستاروں پر فضیلت رکھتا ہے میں نے جبریل ؑ سے پوچھا یہ کون شخص ہے کہا کہ یہ  
 آپ کے بھائی یوسف علیہ السلام ہیں اور ان کے ساتھ ان کی قوم کا ایک گروہ تھا میں نے یوسف  
 سے سلام علیک کی اور انہوں نے مجھے سلام علیک کی پھر میں تیسرے آسمان کی طرف چڑھا یکا یک  
 میں نے یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کو دیکھا اور ان دونوں کے ساتھ ان کی قوم کے گروہ تھے میں نے  
 دونوں سے سلام علیک کی اور ان دونوں نے مجھ سے سلام علیک کی پھر میں چوتھے آسمان کی  
 طرف چڑھا یکا یک میں نے ادریس علیہ السلام کو دیکھا اللہ تعالیٰ نے ان کو عالی مکان میں اڑھایا

میں نے ادیس عہ سے سلام علیک کی اور انہوں نے مجھ سے سلام علیک کی پھر میں با پنجون  
آسمان کی طرف گیا یکا یک میں نے ہارون علیہ السلام کو دیکھا اونکی آدھی ڈاڑھی سفید روشن تھی اور آدھی  
ڈاڑھی سیاہ تھی اور اتنی لمبی تھی قریب سا کہ اون کی ڈاڑھی ناف تک پہنچ جاتی تھیں جبریل م سے  
پوچھا یہ کون شخص ہے کہا کہ ان کی قوم ان کو دودھ سے رکھتی تھی یہ ہارون علیہ السلام بن عمران ہیں اور  
اون کے ساتھ اون کی قوم کا ایک گروہ تھا میں نے اون سے سلام علیک کی اور انہوں نے مجھ سے  
سلام علیک کی پھر میں چٹے آسمان کی طرف گیا یکا یک میں نے موسیٰ بن عمران کو دیکھا موسیٰ م  
گندم گون مرد ہیں اون کے جسم پر بہت بال ہیں اگر اون کے جسم پر پیس ہوتا تو اون کے بال قمیص سے  
باہر نکل آتے یکا یک میں نے سنا وہ یہ کہتے تھے کہ آدمی زعم کرتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کے پاس اس نبی  
سے اکرم ہوں بلکہ یہ نبی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مجھ سے اکرم ہے میں نے پوچھا اے جبریل یہ کون شخص  
ہے کہا کہ یہ آپ کے بھائی موسیٰ بن عمران علیہ السلام ہیں اور اون کے ساتھ اون کی قوم کا ایک گروہ تھا  
میں نے اون سے سلام علیک کی اور انہوں نے مجھ سے سلام علیک کی پھر میں ساتون آسمان  
کی طرف گیا یکا یک میں نے ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو دیکھا وہ بیت المعمور سے اپنی پشت لگا کر  
ہوئے تھے اور نسل احسن الرجال کے تھے میں نے پوچھا اے جبریل یہ کون شخص ہے کہا کہ یہ آپ  
کے باپ خلیل الرحمن ہیں اور اون کے ساتھ اون کی قوم کا ایک گروہ تھا میں نے اون سے سلام علیک  
کی اور انہوں نے مجھ سے سلام علیک کی مجھ سے کہا گیا یہ آپ کا مکان ہے اور آپ کی امانت کا  
مکان ہے یکا یک میں نے اپنی امت کو دیکھا کہ وہ دو حصہ تھی ایک حصہ وہ تھا جن کے جسموں پر  
سفید کپڑے تھے گویا وہ کاغذ تھے اور ایک حصہ وہ تھا جن کے جسموں پر میلے کپڑے تھے میں بیت المعمور  
میں داخل ہوا اور میرے ساتھ وہ لوگ داخل ہوئے جو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور دوسرے  
لوگ جن کے میلے کپڑے تھے وہ روک دئے گئے اور وہ لوگ خیر پر تھے میں نے اور ان مومنوں کو  
جو میرے ساتھ تھے بیت المعمور میں نماز پڑھی پھر میں اور میرے ساتھ جو لوگ تھے وہ نکلے آپ نے  
فرمایا کہ بیت المعمور وہ ہے جس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور وہ ہر قیامت تک

وہاں پلٹ کے نہ آئیں گے پھرین سدرۃ المنتہیٰ کی طرف گیا یکایک مینے دیکھا کہ ہر ایک پتھر ہر  
 کا اتنا بڑا تھا قریب تھا کہ وہ اس امت کو ڈھانپ لے اور یکایک مینے اُس میں ایک چشمہ دیکھا جو  
 یہ رہا تھا اوس کا سلسبیل نام ہے اوس سے دو نہرین نکلتی ہیں اوہیں کی ایک نہر کوثر ہے اور  
 دوسری کو نہر حوت کہتے ہیں مینے اوس میں غسل کیا میرے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دئے گئے پھرین  
 جنت کی طرف بھیجا گیا ایک جاریہ نے میرا استقبال کیا مینے اوس سے پوچھا اے جاریہ تو کس  
 واسطے ہے اوسنے کہا کہ زید بن حارثہ کو واسطے ہوں یکایک مینے ایسے پانی کی نہرین دیکھیں جو سطر  
 والا نہ تھا اور دودھ کی ایسی نہرین دیکھیں کہ ان کا مزاج متغیر نہیں ہوا تھا اور ایسی نہرین شراب کی  
 دیکھیں کہ پینے والوں کے واسطے لذت تھیں اور شہد مصفیٰ کی نہرین دیکھیں اور یکایک مینے جو جنت کے  
 اناروں کو دیکھا کہ ڈولوں کی مثل بڑے بڑے تھے اور مینے جنت کے پرندوں کو دیکھا کہ تمہارے  
 ان اوجڑوں کی مثل تھے پھر میرے سامنے دوزخ پیش کی گئی یکایک مینے دیکھا کہ دوزخ میں اللہ تعالیٰ  
 کا غضب اور زجر اور عذاب تھا اگر اوس میں پتھر یا لوہا ڈالا جاتا تو وہ اوس کو کھا لیتی پھر وہ میری اس  
 طرف بند کر دی گئی پھر مین سدرۃ المنتہیٰ کی طرف اٹھا لیا گیا اوس نے مجھ کو ڈھانپ لیا میرے  
 اور اوس کے درمیان دو کمانوں کے گوشہ کی نزدیکی تھی یا اوس سے بھی زیادہ نزدیکی تھی اور شتون  
 میں سے ہر ایک پتے پر ایک فرشتہ نازل تھا اور مجھ پر چار نمازین فرض کی گئیں اور مجھ سے فرمایا کہ  
 تیرے واسطے ہر ایک حسنہ کے عوض دس حسنات ہیں اور جو وقت تو حسنہ کا قصد کر لگا اور اوس کو نہ  
 کرے گا تو تیرے واسطے ایک حسنہ لکھا جائیگا اور جو وقت تو اوس حسنہ کو کر لگا تو تیرے واسطے دس  
 حسنات لکھے جاویں گے اور جس وقت تو سنیہ کا قصد کرے گا اور اوس کو نہ کر لگا تو تیرے ذمہ کچھ  
 نہ لکھا جائیگا اور اگر تو سنیہ کو نہ کر لگا تو تیرے ذمہ ایک سنیہ لکھا جائیگا پھر مینے کس طرف گیا انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کے رب نے  
 کس چیز کے واسطے آپ کو امر کیا مینے کہا چار نمازوں کے واسطے انہوں نے کہا اپنے رب کے  
 پاس پلٹ کے جائیے اور اپنی امت کے واسطے تخفیف چاہئے اسلئے کہ آپ کی امت اس کی طاقت  
 نہیں کہتی ہے مین اپنے رب کے پاس پلٹ کے گیا اور مینے کہا اے میری رب میری امت کے نمازوں



کی تخفیف کر دے اس لئے کہ میری امت جمیع امتوں سے زیادہ ضعیف ہے مجھ سے دس نمازیں کم کر دی گئیں میں موسیٰ کے پاس آتا اور اپنے رب کے پاس جاتا تھا یہاں تک کہ میرے رہنے اور پچاس نمازون کو پانچ کر دیا اس وقت ایک فرشتہ نے مجھے پکارا اور کہا کہ میرا فریضہ پورا ہو گیا اور میں نے اپنے بندوں سے تخفیف کر دی اور میں نے ہر ایک حسنہ کے عیوض میں اون کو اوس حسنہ کی مثل دس حسنات عطا کئے پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس پلٹ کے آیا انہوں نے مجھے پوچھا کس چیز کے واسطے آپ کو امر کیا گیا میں نے کہا پانچ نمازون کی واسطے موسیٰ علیہ السلام نے سنکر کہا کہ آپ اپنے رب کے پاس پلٹ کر جائیے اور اپنی امت کی واسطے تخفیف چاہیئے میں نے موسیٰ سے کہا کہ میں اپنے رب کے پاس پلٹ کے گیا یہاں تک کہ مجھ کو حیا لگئی پھر آپ نے مکہ میں صبح کی اور لوگوں کو عجائب سے خبر دیتے تھے کہ میں شب کو بیت المقدس میں گیا اور مجھ کو آسمان پر طرارج ہوئی پھر میں نے ایسا دیکھا ایسا دیکھا ابو جہل نے سنکر لوگوں سے کہا کہ محمد صلعہم جو کچھ کہتے ہیں کیا تم لوگ اوس سے تعجب نہیں کرتے ہو آپ نے فرمایا میں نے اون لوگوں کو قریش کے اوٹھون کے قافلہ سے خبر دی کہ وہ قافلہ میرے آسمان پر جانے کے وقت ملا تھا اور میں نے اوس کو ایسی ایسی جگہ میں دیکھا تھا اور قافلہ کے اوٹھ بھاگ لگے تھے جبکہ میں لپٹ کر آیا تھا تو میں نے اوس کو گھاٹی کر پاس دیکھا تھا اور میں نے اون لوگوں کو ہر ایک مرد اور اسکے اوٹھ کی خبر دی کہ وہ ایسا تھا اور ایسا تھا اور اوس کا مال و متاع ایسا تھا مشرکین میں سے ایک مرد نے کہا کہ بیت المقدس کے حالات سے میں دوسرے آدمیوں سے زیادہ عالم ہوں اوس کی بنا کیونکر ہے اور اوس کی ہیئت کیونکر ہے اور اوس کا قرب پہاڑ سے کیونکر ہے آپ بیان کیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے بیت المقدس اوس کی جگہ سے اٹھایا گیا آپ نے بیت المقدس کو اس طور سے دیکھا جیسے ہم لوگوں میں کاکوئی شخص اپنے مکان کو دیکھتا ہے آپ نے فرمایا کہ بیت المقدس کی بنا ایسی ہے اور اُس کی ہیئت ایسی ہے اور پہاڑ سے اوس کی نزدیکی ایسی ہے اوس مرد نے سن کر کہا آپ نے سچ فرمایا۔

ابن مردویہ نے ابو نصرہ کے طریق سے ابو سعید سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ مجھ کو معراج ہوئی میں کوثر پر گزرا جبریل علیہ السلام نے مجھ سے کہا کہ یہ وہ کوثر ہے کہ آپ کے رب نے آپ کو عطا کی ہے میں نے کوثر کی تھی پر اپنا ہاتھ مارا ایک ایک منیٰ اوس کو مشک اذ فرمایا۔

ابن مردویہ نے دوسری وجہ سے ابو نصرہ سے اونہوں نے ابو سعید رضی سے روایت کی ہے کہ کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ مجھ کو معراج ہوئی میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرا وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔

ابن مردویہ نے علقمہ کے طریق سے ابو سعید سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھ کو معراج ہوئی میں نے امیر اسیم علیہ السلام کو دیکھا وہ مجھ سے اشبہ تھے۔

## ابوسفیان کی حدیث معراج کے بیان میں

ابونعیم نے محمد بن کعب القرظی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قیصر کے پاس بھیجا اور وحیہ کے ساتھ ایک خط اوس کو لکھا وحیہ سے قیصر نے وحیہ میں ملاقات کی اور اوس نے ترجمان کو بلایا ایک خط میں یہ پایا گیا میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب الروم قیصر کا بہائی غضبناک ہوا اور کہا کہ تو اس مرد کی کتاب کو دیکھتا ہے کہ اوس نے تجھ سے پہلے اپنی ذات سے خط کو شروع کیا ہے یعنی پہلے تیرا نام نہیں لکھا اور اپنا نام لکھا ہوا تیرا نام تیرا نام یہ صاحب روم رکھا اور تجھ کو بادشاہ ذکر کیا قیصر نے اوس سے کہا واللہ میں تجھ کو نہیں جانتا مگر احق صغیر اور بوڑھا جنہوں نے تو یہ ارادہ کرتا ہے کہ ایک مرد کا خط قبل اسکے کہ میں اوس کو دیکھوں پہاڑ ڈالا جائے مجھ کو میری عمر کی قسم ہے جیسا کہ وہ مرد کہتا ہے کہ وہ رسول اللہ ہے اگر اللہ تعالیٰ کا رسول ہے تو اوس کا نفس اسکا احق ہے کہ وہ اپنے نفس کے ساتھ خط کی ابتدا کرے اور مجھ کو اپنے بعد ذکر

کرے اور اگر اس نے میرا نام صاحب الروم رکھا اور سنے سچ کہا ہے میں نہیں ہوں مگر اہل روم کا حصہ  
 اور میں ان کا مالک نہیں ہوں لیکن اللہ تعالیٰ نے اہل روم کو میرا مسخر کیا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ چاہے  
 تو اہل روم کو مجھ پر مسلط کر دے ان باتوں کے بعد قیصر نے اوس خط کو پڑھا اور کہا اے معشر روم میں  
 گمان کرتا ہوں کہ یہ روہی چچ بک بشارت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام فرمادی ہو اور اگر مجھ کو عظیم ہوا کر دے وہی جو تو میں اوس کے  
 پاس جاؤں اور اپنی ذات سے اس کی خدمت کروں اوس کے وضو کا پانی نہ کرے مگر میرے ہاتھوں پر  
 اہل روم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے کہ رسالت کو اعراب کو دے کہ وہ نہ لکھنا جانتے ہیں اور  
 نہ پڑھنا اور اللہ تعالیٰ اس کو چور دے اور ہم لوگوں میں رسول کو پیدا کرے اور ہم اہل کتاب موجود ہوں  
 قیصر نے اہل روم کی باتیں سن کر کہا کہ اصل ہدایت میرے پاس ہے میرے اور تمہارے درمیان  
 انجیل ہے اوس کو ہم منگاتے ہیں اور اوس کو کہوتے ہیں اگر وہی نبی ہے تو ہم خاص اوس کا اتباع  
 کریں گے ورنہ ہم انجیل پر ہر مہرین لگا دیں گے جیسے کہ پہلے اوس پر لگی تھیں سو اس کے نہ ہو گا کہ ہر دن  
 کی جگہ دوسری مہرین لگا دی جائیں گی راوی نے کہا کہ اوس دن انجیل پر سونے کی بارہ مہرین  
 لگی تھیں انجیل پر ہر قل نے مہر لگائی تھی ہر قل کے بعد جو بادشاہ اوس کا والی ہوتا اوس پر دوسری  
 مہر لگا دیتا تھا یہاں تک کہ ملک قیصر روم نے اوس کو ایسے حال میں پایا کہ اوس پر بارہ مہرین تھیں  
 اور بادشاہوں میں سے اول بادشاہ آخر بادشاہ کو یہ خبر دیتا تھا کہ تم کو تمہارے دین میں انجیل کا  
 کہونا حلال نہیں ہے اور جس دن انجیل کو کہولین گے تو نصاریٰ کا دین متغیر ہو جائے گا اور  
 نصاریٰ کا ملک اوس دن ہلاک ہو جائے گا قیصر نے انجیل منگائی اور اوس کی گیارہ مہرین  
 توڑ ڈالیں یہاں تک کہ انجیل پر ایک مہر باقی رہ گئی تھی اوس کی طرف شماس اور اسقف اور  
 بطریق لوگ آؤں کہ آئے اور انہوں نے اپنے کپڑے پہنا ڈالے اور اپنے منہ پیٹ لئے اور اپنے  
 سر کے بال نوح ڈالے قیصر نے اون سے پوچھا تم کو کیا ہو گیا ہے انہوں نے کہا کہ آج کے دن  
 تیرے گھر کی سلطنت ہلاک ہو جائے گی اور تیری قوم کا دین متغیر ہو جائے گا قیصر نے کہا کہ اصل  
 ہدایت میرے پاس ہے اون لوگوں نے قیصر سے کہا بلدی نہ کر اور اس موعہ کا احوال پوچھ اور

اوس کو لکھ اور اوس کے امین نور کر قیصر نے کہا کہ تو شخص ہے کہ ہم اوس نبی کا احوال اس  
 سے پوچھیں اور لوگوں نے کہا شام میں تو میں کثرت سے ہیں قیصر نے شام میں کسی کو بھیجا  
 اوس کی خواہش ایسی قوم سے تھی کہ اُسے آنحضرت صلیعہ کا احوال پوچھے اور سے قیصر کو واسطے  
 ابوسفیان اور اوس کے اصحاب کو جمع کیا جب یہ لوگ آئے قیصر نے کہا اے ابوسفیان اوس  
 مرد کے احوال سے خبر دو کہ تم لوگوں میں مبعوث ہوا ہے ابوسفیان سے جہان ننگ ہو سکا آپ کے  
 امر کو حقیر کرنے میں کی نہیں کی ابوسفیان نے کہا اے بادشاہ تو اوس مرد کو بڑی شان والا بیچہ  
 ہم لوگ کہتے ہیں کہ وہ ساحر ہے اور ہم کہتے ہیں کہ وہ شاعر ہے اور ہم کہتے ہیں کہ وہ کاہن ہے  
 قیصر نے سنکر کہا قسم اللہ تعالیٰ کی کہ میری جان اوس کے قبضہ قدرت میں ہے قبل اوس کے  
 انبیاء کو لوگ ایسا ہی کہتے تھے قیصر نے ابوسفیان سے کہا کہ تم لوگوں میں اوس کی جو جگہ ہے مجھ کو  
 اوس سے خبر دو ابوسفیان نے کہا کہ وہ ہم لوگوں میں اوسط خاندان سے ہے قیصر نے سنکر  
 کہا کہ اللہ تعالیٰ ایسے ہی ہر ایک نبی کو اوسکی اوسط قوم سے مبعوث کرتا ہے تم مجھ کو اس کے  
 اصحاب کی خبر دو کہ ہمارے قوم کے لڑکے اور کس اور کم عقل لوگ اوس کے اصحاب ہیں ہمارے  
 جوڑ میں لوگ ہیں اور میں سے کسی نے اسکا اتباع نہیں کیا ہے قیصر نے سنکر کہا واللہ وہی  
 لوگ رسولوں کی پیروی کرنے والے ہیں جہتی والوں اور میں لوگوں کو اتباع سے حمایت  
 مانع ہوتی ہے تم مجھ کو اوس کے اصحاب سے یہ خبر دو کہ اسکے بعد کہ وہ اوس کے دین میں داخل ہوتے  
 ہیں کیا اوس کو چوڑ دیتے ہیں ابوسفیان نے کہا اور میں سے کوئی شخص اوس کو نہیں  
 چوڑتا قیصر نے پوچھا کہ کیا تم لوگوں میں سے اوس کے دین میں ہمیشہ لوگ داخل ہوتے رہتے  
 ہیں ابوسفیان نے کہا بیشک قیصر نے کہا کہ تم لوگ اوس مرد کی نسبت نہیں زیادہ کرتے ہو  
 مگر میری بصیرت کو مجھ کو اوس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قریب ہے  
 کہ وہ اوس ملک پہنچ کرے گا جو میرے قدم کے نیچے ہے اگر وہ اہل روم اس امر کی طرف تم  
 لوگ آؤ کہ ہم اوس مذہب کو قبول کریں جسکی طرف یہ مرد مجھ کو بلاتا ہے پھر ہم اس سے شام کو واسطے

درخواست کریں کہ وہ کبھی ہمارے لوگوں کے زمانہ میں رونہی نہ جائے (یعنی کوئی اوس پر  
چڑھائی نہ کرے) اس لئے کہ کسی نبی نے انبیاء میں سے بادشاہوں میں سے کسی بادشاہ کو ہرگز  
نہیں لکھا اور اوس نبی نے اوس بادشاہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا اور اوس بادشاہ نے  
اوس کی دعوت کو قبول کیا پھر اوس بادشاہ نے کوئی اور خواہش کی مگر وہ نبی اوس کی خواہش  
کو عطا کرتا ہے (یعنی دین قبول کرنے کے بعد کوئی بادشاہ نبی سے جو خواہش کرتا ہے اوس کی  
خواہش پوری ہوتی ہے) تم لوگ میری اطاعت کرو اہل روم نے کہا اس معاملہ میں ہم تیری  
اطاعت کبھی نہ کریں گے ابوسفیان نے کہا واللہ مجھ کو اس امر سے کوئی مانع نہ ہو گا میں آنحضرت  
صلعم کی نسبت کوئی ایسی بات کہوں کہ قیصر کی نگاہ سے آپ کو گرا دے مگر یہ امر مانع ہو گا کہ مجھ کو  
اس امر سے کہ انت تہی کہ اگر قیصر کے پاس کوئی جوہی بات کہوں گا تو مجھ پر گرفت کرے گا اور مجھ کو  
سچا نہ جائے گا یہاں تک کہ میں نے آنحضرت صلم کے شب معراج کے قول کو قیصر سے ذکر  
کیا اور میں نے قیصر سے کہا اے بادشاہ کیا تجھ کو اوس مرد کی ایسی خبر سے مطلع نہ کروں کہ تو چنان  
نے گا کہ اوس نے جوہٹ کہا ہے قیصر نے ابوسفیان سے پوچھا وہ کیا خبر ہے میں نے کہا وہ  
مرد ہم سے یہ زعم کرتا ہے کہ وہ ہماری زمین جو حرم کی زمین ہے اوس سے رات میں گیا اور وہ تمہاری اس  
مسجد میں آیا جو مسجد الیاء ہے اور قبل صبح کے ہماری طرف اسی رات میں پلٹے آگیا ابوسفیان نے  
کہا کہ ایلیا کا بطریق قیصر کے سر پر کھاتا بطریق نے کہا مجھ کو اوس رات کا علم ہے ابوسفیان نے  
کہا قیصر نے نظر کی اور بطریق نے پوچھا تجھ کو اس کا کیا علم ہے بطریق نے کہا میں جب تک مسجد کے  
دروازے بند نہ کروں تا شب کو نہیں سوتا تھا جبکہ وہ رات تھی جبکہ ابوسفیان نے ذکر کیا ہے میں نے  
مسجد کے کل دروازے بند کروئے سو ایک دروازہ کے جو مجھ سے بند نہ ہو سکا میں نے اپنے کام کرنے  
والوں اور ان لوگوں سے جو میرے پاس حاضر ہوتے تھے کل سے اعانت چاہی اور اوس کی تہیہ  
کی کہ یہ قدرت نہ ہوئی کہ ہم اوس دروازہ کو حرکت دے سکیں سو اس کے درمیان ہم دروازہ کی جگہ  
پہاڑا کو بٹاتے تھے یہی بخارون کو بلایا اور انہوں نے اوس کو دیکھا اور کہا کہ اس پر دروازہ کی جو کھٹ

گر چڑی ہے یا کوئی بنیان گر چڑی ہے ہکو یہ قدرت نہیں ہے کہ ہم اس کو بلا سکین یہاں تک کہ صبح ہو جائے گی تو ہم دیکھیں گے کہ اس دروازہ پر کمان سے یہ آفت آئی ہے بطریق نے کہا میں پلٹ کے چلا گیا اور میں نے اس دروازہ کو کھلا چھوڑ دیا جبکہ صبح کو اٹھامیں گیا تو میں نے یہ دیکھا کہ وہ پتھر جو دروازہ کے گوشہ کے پاس تھا اوسمیں سوراخ ہے اور اوس میں چوپایہ کے باندھنے کی علامت ہے میں نے اپنے اصحاب سے کہا کہ اس رات میں یہ دروازہ نہیں روکا گیا مگر کسی نبی کے واسطے اور اوس نبی نے اس رات میں ہماری مسجد میں نماز پڑھی ہے یہ سن کر قیصر نے کہا اے گروہ اہل روم تم لوگ یہ جانتے ہو کہ حضرت عیسیٰ اور قیامت کے درمیان ایک نبی ہوگا عیسیٰ ؑ نے تم کو اوس نبی کی بشارت دی ہے اور یہ وہی نبی ہے جس کی بشارت عیسیٰ ؑ نے تم کو دی ہے جس دین کی وہ نبی دعوت دیتا ہے تم اوس کو قبول کرو جبکہ قیصر نے اہل روم کی نفرت کو دیکھا تو کہا اے گروہ اہل روم تمہارے بادشاہ نے تم کو بلایا اور وہ تمہاری آزمائش کرتا تھا کہ تمہاری صلابت تمہارے دین میں کیونکر ہے تم نے اوس کو مبرا کہا تم نے اوس کو گالیان دین اور وہ تمہارے درمیان ہے یہ بات سن کر اہل روم قیصر کے واسطے سجدہ میں گرے۔

### ابوہلی کی حدیث معراج کو بیان میں

طبرانی نے (اوسط) میں اور ابن مردویہ نے محمد بن عبدالرحمن بن ابی ہلی کے طریق سے محمد نے اپنے بھائی عیسیٰ سے اور عیسیٰ نے اپنے باپ عبدالرحمن سے اور انہوں نے اپنے باپ ابوہلی سے یہ روایت کی ہے کہ جب ریل عنبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک براق لائے اور اپنے سامنے آپ کو براق پر سوار کیا پھر آپ کو اپنے ساتھ لے گئے اوس براق کی یہ شان تھی کہ جس وقت وہ پیست جائے میں پہنچتا تو اوس کے ہاتھ لائے ہو جاتے اور اوس کے پاؤں کوتاہ ہو جاتے یہاں تک کہ وہ اوس جگہ برابر ہو جاتا اور جس وقت وہ براق بلند جگہ میں پہنچتا تو اوس کے ہاتھ کوتاہ ہو جاتے اور پاؤں لائے ہو جاتے یہاں تک کہ وہ اوس جگہ برابر ہو جاتا پھر ایک مرد راست کی دہنی طرف سے

آپ کو ظاہر ہوا اور اس نے دوبار آپ کو پکارا اے محمد راستہ میری طرف ہے جبریل ؑ نے آپ کے کہا  
آپ چلئے اور کسی سے کلام نہ کیجئے پہر ایک مرد راستہ کی بائیں طرف سے آپ پر ظاہر ہوا اور اس  
نے آپ کے کہا اے محمد راستہ میری طرف ہے جبریل علیہ السلام نے آپ کے کہا آپ چلئے اور کسی سے  
کلام نہ کیجئے پہر ایک حسین جمیل عورت آپ پر ظاہر ہوئی اسکے یہ جبریل ؑ فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا  
آپ جانتی ہیں وہ کون مرد تھا جس نے راستہ کی دہنی طرف سے آپ کو پکارا تھا آپ نے فرمایا مجھ کو معلوم ہے  
جبریل علیہ السلام نے کہا وہ یہود تھے جو آپ کو اپنے دین کی طرف بلاتے تھے پہر جبریل علیہ السلام  
نے آپ کے پوچھا کیا آپ کو معلوم ہے وہ کون مرد تھا جس نے آپ کو راستہ کی بائیں جانب  
سے پکارا تھا آپ نے فرمایا مجھ کو معلوم نہیں جبریل ؑ نے کہا وہ نصاریٰ تھے جو آپ کو اپنے دین کی  
طرف بلاتے تھے پہر جبریل ؑ نے آپ سے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں وہ حسین جمیل کون عورت تھی  
آپ نے فرمایا میں نہیں جانتا جبریل ؑ نے کہا وہ دنیا تھی وہ اپنے نفس کی طرف آپ کو بلاتی  
تھی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جبریل علیہ السلام چلے گئے یہاں تک کہ بیت المقدس میں  
آئے یکایک انہوں نے ایک گروہ کو پتہ پتہ پایا اُن لوگوں نے کہا نبی امی کو حجاب یکایک اوس  
گروہ میں ایک بوڑھا شخص دیکھا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ  
کون شخص ہے جبریل علیہ السلام نے کہا آپ کے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور یہ موسیٰ ہیں  
اور یہ عیسیٰ علیہ السلام ہیں پہر غار قایم کی گئی اور ایک دوسرا آگے بڑھا گیا یہاں تک کہ سب نے  
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آگے کیا پہر بیٹے کی اشیاء لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ کو اختیار فرمایا  
جبریل ؑ نے آپ کے کہا آپ فطرت کو پہنچ گئے پہر آپ کے کہا گیا کہ اپنے رب کی طرف اڑھک کر چلئے  
آپ کھڑے ہو گئے آپ رب کے پاس داخل ہوئے پہر آپ آگے آپ سے پوچھا گیا آپ نے کیا کیا آپ نے  
فرمایا میری اُمت پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں موسیٰ نے آپ کے کہا آپ اپنے رب کے پاس پلٹ کے  
جائیے اور اپنی اُمت کے واسطے تخفیف چاہیئے اس نے کہا آپ کی اُمت اسکی طاقت نہیں کوتاہی  
ہے آپ پلٹ کر گئے پہر آئے موسیٰ نے پوچھا آپ نے کیا کیا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن دن

پچاس نمازون کو پچیس کر دیا موسیٰ نے آپ سے کہا اپنے رب کے پاس پلٹے جائیے اور تخفیف کو چاہئے آپ پلٹ کے گئے اور پھر آئے اور آپ نے فرمایا پچیس نمازون کو بارہ کر دیا موسیٰ نے کہا اپنے رب کے پاس پلٹے جائیے اور تخفیف چاہئے آپ پلٹ گئے اور پھر آئے اور آپ نے فرمایا میرے رب نے بارہ نمازون کو پانچ کر دیا موسیٰ نے کہا آپ پلٹے جائیے اور اپنے رب سے تخفیف چاہئے آپ موسیٰ سے فرمایا اپنے رب کے پاس میں جو پلٹ کے جاتا ہوں مجھے شرم آتی ہے اور میرے رب نے مجھ سے فرمایا کہ تیرے ہر بار پلٹ کے جانے میں جہت تو پلٹ کے گیا ہے ایک خواہش ہے جو میرے ہجھکو دی ہے۔

### ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث معراج کو بیان میں

ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ اور بزار اور ابو یعلیٰ اور بیہقی نے ابو العالیہ کے طریق سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور ان کے ساتھ میکائیل علیہ السلام تھے جبریل ؑ نے میکائیل ؑ سے کہا کہ میرے پاس زہرم کے پانی کا ایک طشت لے آؤ تاکہ آپ کے قلب کو میں پاک کروں اور آپ کے سینہ کو کشادہ کروں جبریل ؑ نے آپ کے پیٹ کو شق کیا اور اسکو تین بار دھویا اور میکائیل ؑ تین بار تین طشت زہرم کے پانی کے لائے جبریل ؑ نے آپ کے سینہ کو کھولا اور کینہ کی قسم سے جو شے تھی اوس میں سے نکال ڈالی اور علم اور علم اور ایمان اور یقین اور اسلام سے اسکو بہر دیا اور مہر نبوت سے آپ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر لگا دی پھر آپ کے پاس ایک گھوڑا لائے اور آپ کو اوس پر سوار کیا جہان اوسکی نگاہ پہنچتی وہاں اوس کا قدم پڑتا تھا آپ تشریف لگئے اور جبریل ؑ آپ کے ساتھ گئے آپ ایک ایسی قوم کے پاس آئے کہ وہ ایک دین کہیتی کرتی اور ایک ہی دن میں اسکو کاٹ لیتی تھی جبکہ وہ اسکو کاٹ لیتی جیسے وہ پہلی تھی ویسی ہی پر موجاتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کیا امر ہے جبریل ؑ نے کہا یہ لوگ مجاہد فی سبیل اللہ میں ان کا



ایک حسد سأت سوحنات سے دو چند ہوتا ہے اور جو شے یہ لوگ خرچ کرتے ہیں وہی شے اپنے خرچ ہونے کے بعد اپنا خلف ہوتی ہے پہر آپ ایک ایسی قوم کے پاس آئے گا ان کے سر نہیروں سے کچلے جاتے تھے جس وقت ان کے سر کچلے جاتے ہیں ویسے ہی ہو جاتے جیسے کہ پہلے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں کیا یہ وہ لوگ ہیں کہ فرض نماز سے کاہلی کرتے تھے پہر آپ ایک ایسی قوم کے پاس آئے کہ ان کے پیچھے اور آگے کپڑے کے پیوند تھے وہ اس طور سے چوڑے پرتے تھے جیسے اونٹ چوڑے پرتے ہیں اور وہ ضرب اور قوم اور رخصت جہنم اور جہنم کے پتھر کھاتے تھے آپ نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں کیا یہ وہ لوگ ہیں کہ اپنے مالوں کا صدقہ نہیں دیتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان پر کچھ ظلم نہیں کیا ہے پہر آپ ایک قوم کے پاس تشریف لائے ان کے سامنے پکا ہوا گوشت بانڈی میں رکھا تھا اور دوسرا کچا سڑا ہوا گوشت تھا وہ کچے سڑے ہوئے گوشت میں سے کھاتے تھے اور کچے ہوئے پاکیزہ گوشت کو چوڑ دیتے تھے آپ نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں کیا آپ کی امت کا یہ مرد ہے اسکے پاس حلال پاکیزہ عورت تھی یہ غیبت یعنی بدکار عورت کے پاس جاتا اور اسکے پاس راست صبح تک رہتا تھا اور عورت حلال طیب مرد کے پاس سے اٹھتی اور غیبت مرد کے پاس جاتی اور صبح تک اسکے پاس شب باشی کرتی تھی پہر آپ ایک ایسی لکڑی کے پاس سے گزرے کہ راستہ میں تھی کوئی گچھا اسکے پاس سے نہیں گذرتا تھا مگر اوسکو وہ پہاڑ ڈالتی تھی اور کوئی شرا اُس لکڑی کے پاس سے نہیں گذرتی مگر وہ اوسکو چڑھتی تھی آپ نے جبریل سے پوچھا یہ کیا ہے کیا کہ آپ کی امت میں سے اُن اقوام کی مثل ہے کہ وہ راستہ میں بیٹھتے اور نہری کرتے تھے پہر آپ ایک مرد کے پاس آئے کہ اوس نے ایک ایسا عظیم گٹھا جمع کیا تھا جو اوسکو اُسکے اڑھانے کی قدرت تھی اور وہ اوس گٹھے پر زیادہ کرتا تھا آپ نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کیا ہے کیا کہ یہ مرد آپ کی امت میں سے ہے اوسکے پاس اُدیوں لی امانتیں ہوتی تھیں وہ ان کے ادا کرنے کی قدرت نہیں رکھتا تھا اور وہ یہ ادا کرتا تھا کہ اوس امانت پر اور امانت کا بوجھ رکھے

پہر آپ ایک ایسی قوم کے پاس آئے کہ اون کی زبانیں اور ہونٹ لوہے کی قتیچوں سے کاٹے  
 جاتے تھے جس وقت وہ کٹ جاتے پہر ویسے ہی ہو جاتے جیسے کہ پہلے تھے اس تکلیف کی  
 اون سے کچھ کمی نہ ہوتی تھی آپ نے پوچھا اے جبریل یہ کون لوگ ہیں کہا کہ یہ وہ خطباہین جو لوگوں  
 کو فتنہ میں ڈالتے تھے پہر آپ ایک چوٹے پتھر کے پاس تشریف لائے کہ اوس میں سے ایک  
 عظیم بل نکلتا ہے وہ بل یہ ارادہ کرتا ہے کہ جس جگہ سے نکلا ہے اوس جگہ پلٹ جاوے  
 اوس کو پلٹنے کی قدرت نہیں ہے آپ نے پوچھا اے جبریل یہ کیا ہے کہا کہ یہ وہ مرد ہے کہ عظیم کلمہ کے  
 ساتھ نکل کر جاتا یعنی اپنے درجہ سے بڑی بات کہتا تھا اور اوس سے نام نہ ہوتا تھا وہ اس امر  
 کی طاقت نہیں رکھتا تھا کہ اوس کلمہ کو رد کر سکے پہر آپ ایک صحرا کے پاس تشریف لائے وہاں  
 پاکیزہ ٹہنڈی ہوا پانی اور مشک کی خوشبو تھی اور ایک آواز سنی آپ نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا  
 یہ کیا ہے کہا یہ جنت کی آواز ہے یہ کہتی ہے اے میرے رب جس شکر کا تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے  
 وہ مجھ کو دے میرے غم نے اور میرے استبرق اور میرے حریر اور میری سندس اور میرے عمقیری اور  
 میرے لورے اور میرے مرجان اور میری چاندی اور میرا سونا اور میرے اکواب اور میرے صحاف  
 اور میری ابریقین اور میری سوارین اور میرا شہد اور میرا پانی اور میرا دودھ اور میری شراب کثرت  
 سے ہو گئی ہے جو وعدہ تو نے مجھ سے کیا ہے وہ دے اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا کہ تیرے  
 واسطے ہر ایک مرد مسلمان اور ہر ایک عورت مسلمہ اور ہر ایک مرد مؤمن اور ہر ایک عورت مؤمنہ ہے  
 جنت کے کہا کہ میں راضی ہو گئی پہر آپ ایک صحرا کے پاس آئے آپ نے ایک منکر آواز سنی اور بدبو  
 پائی آپ نے پوچھا اے جبریل یہ کیا ہے کہا یہ جہنم کی آواز ہے وہ یہ کہتی ہے اے میرے رب جس  
 شے کا تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے وہ شے مجھ کو دے میری زنجیریں اور میرے طوق اور میرا  
 شعلہ اور میرا گرم پانی اور میرا ضریع اور میرا غساق اور میرا عذاب کثیر ہو گیا ہے اور میرا گڑبہا بہت  
 گہرا ہو گیا ہے اور میری حرارت شدید ہو گئی ہے تو نے مجھ سے جو وعدہ کیا ہے وہ مجھ کو دے  
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تیرے واسطے ہر ایک مرد مشرک اور ہر ایک عورت مشرکہ اور ہر ایک مرد کافر

اور ہر ایک عورت کا فرہ اور ہر ایک خبیث مرد اور ہر ایک خبیث عورت اور ہر ایک وہ جبار ہے جو کہ  
 روز حساب پر ایمان نہیں رکھتا ہے جہنم کے گہا میں راضی ہو گئی ہو آپ چلے گئے یہاں تک کہ  
 بیت المقدس میں تشریف لائے آپ گھوڑے سے اترے اور اسکو صخرہ کی طرف باندھ دیا  
 پھر مسجد میں داخل ہوئے اور ملائکہ کے ساتھ آپ نے نماز پڑھی جبکہ نماز ادا کی گئی تو انہوں نے جبریل  
 سے پوچھا تمہارے ساتھ یہ کون شخص ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں انہوں نے پوچھا کیا  
 آپ کے پاس کوئی بھیجا گیا ہے جبریل علیہ السلام نے کہا ہاں بھیجا گیا ہے انہوں نے کہا کہ اس  
 بہائی اور اس خلیفہ کو اللہ تعالیٰ باقی اور زندہ رکھے کیا اچھا بہائی اور کیا اچھا خلیفہ ہے اور کیا اچھا  
 آنے والا ہے جو آیا ہے پھر آپ نے انبیاء کی ارواح سے ملاقات کی انہوں نے اپنے رب کی شناخت  
 ابراہیم علیہ السلام نے کہا الحمد للہ الذی اتخذ فی خلیلہ واعطانی ملکاً عظیماً وجعلنی امۃ قانتاً یؤتم  
 لی والقد فی من النار وجعلہا علی بردا و سلاماً پھر موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب کی شناخت کی اور کہا  
 الحمد للہ الذی کلمنی تکلیماً وجعل ہلاک آل فرعون ونجاة بنی اسرائیل علی یدی وجعل من امتی قوما  
 یسودون بالحق ویریدون ہر داؤد علیہ السلام نے اپنے رب کی شناخت کی اور کہا الحمد للہ الذی جعل  
 لی ملکاً عظیماً وعلمتی الزبور والان لی الحمد یدوسخر لی الجبال سیمین وایطر واعطانی الحکمتہ وفضل الخطاب  
 پھر سلیمان علیہ السلام نے اپنے رب کی شناخت کی اور کہا الحمد للہ الذی سخر لی الراح وسخر لی الشیاطین  
 یعملون ما شئت من محاریب وتمانیل وجنان کالجوالی وقد ورر اسیات وعلمتی منطق الطیر واتانی  
 من کل شیء فضلاً وسخر لی جنود الشیاطین والانس والطیر وفضلنی علی کثیر من عبادہ المؤمنین و  
 اعطانی ملکاً عظیماً لا ینفی لاحد من بعدی وجعل لی ملکاً طیباً لیس فیہ حساب پھر عیسیٰ علیہ السلام  
 نے اپنے رب کی شناخت کی اور کہا الحمد للہ الذی جعلنی کلمۃ وجعل مثلی مثل آدم خلقت من تراب ثم قال لہ  
 کن فیکون وعلی کتاب والحکمتہ والتوراة والانجیل وجعلنی اخلق من الطین کیمیۃ الطیر فانفتح فیہ  
 فیکون طیر لا ذن للہ وجعلنی ابری الاکم والابرص واجبی الموقی باذنه ورفعی وطہرتی واعاذتی وامی  
 من الشیطانی الرجیم فلم ین الشیطان علینا سبیل پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کی شناخت کی

اور فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک نبی نے اپنے رب کی ثنا کی اور میں اپنے رب کی ثنا کرتا ہوں آپ نے فرمایا  
 الحمد للہ الذی ارسلنی رحمۃ للعالمین وکانہ للناس بشیرا ونذیرا وانزل علی الفرقان فیہ بیان لكل  
 شئے وجعل امتی خیر امتہ اخرجت للناس وجعل امتی امتہ وسطا وجعل امتی ہم الاولین والآخرین  
 وشرح لی صدری ووضعت عنی وزی ورفعی ذکر لی وجعلنی فاتحا وخاتما۔ ابراہیم علیہ السلام نے  
 سن کر فرمایا کہ اس وصف سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم سے بڑھ گئے بہترین ظرف لائے گئے کہ ان  
 کے منہ ڈھانپے ہوئے تھے اور تین ظرفوں میں سے وہ ظرف لایا گیا جس میں پانی تھا اور آپ کے  
 کہا گیا کہ اسکو پیجئے آپ نے اوس میں سے تھوڑا پیا پھر آپ کو دوسرا ظرف دیا گیا اوس میں دودھ  
 تھا آپ کے کہا گیا کہ اس کو پیجئے آپ نے اوس میں اتنا پیا کہ سیراب ہو گئے پھر آپ کو تیسرا ظرف دیا  
 گیا اوس میں خمر تھی آپ کے کہا گیا اسکو پیجئے آپ نے فرمایا میں اسکا ارادہ نہیں کرتا ہوں میں  
 سیراب ہو گیا ہوں جبریل علیہ السلام نے کہا کہ خمر آپ کی امت پر حرام ہو جائے گی اور اگر آپ  
 خمر سے کچھ پی لیتے تو آپ کی امت میں سے آپ کا اتباع کرنے مگر تھوڑے لوگ پھر آپ کو جبریل علیہ  
 آسمان کی طرف لے گئے اور اوسکا دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا اے جبریل یہ کون ہے کہا کہ محمد صلعم  
 ہیں اہل آسمان نے پوچھا کیا آپ کے پاس کوئی بھیجا گیا ہے جبریل نے کہا ہاں بھیجا گیا ہے  
 اور انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ اس بھائی اور خلیفہ کو زندہ اور باقی رکھے یہ اچھا بھائی ہے اور اچھا خلیفہ ہے  
 اور اچھا آئینہ الا یہ جو آیا ہے آپ آسمان میں داخل ہوئے آپ نے یکایک ایسے مرد کو دیکھا کہ کامل  
 انخلقت تھا اوس کی پیدائش میں سے کچھ کم نہیں ہوا تھا جیسے کہ آدمیوں کی خلقت سے کم  
 ہو جاتا ہے کہ لاغر ہو جاتے ہیں اور اون کے اجسام میں تغیرات پیدا ہو جاتے ہیں (اوس مرد  
 کی ذہنی جانب ایک دروازہ تھا کہ جس سے پاکیزہ خوشبو نکلتی تھی اور اوس کے بائیں جانب ایک  
 دروازہ تھا جس سے بدبو آتی تھی جبوقت وہ مرد اوس دروازہ کی طرف دیکھتا جو اسکے ذہنی جانب  
 تھا تو وہ ہنس دیتا اور خوش ہو جاتا تھا اور جبوقت وہ اوس دروازہ کی جانب دیکھتا جو اوس کے  
 بائیں جانب تھا تو وہ رو دیتا اور گھٹکین ہو جاتا تھا یہی پوچھا اے جبریل یہ کون شخص ہے کہا یہ

آپ کے باپ آدم علیہ السلام ہیں اور یہ دروازہ جو اون کی ذہنی جانب سے جنت کا دروازہ ہے جسوقت وہ اون کو گون کو دیکھتے ہیں جو اون کی ذریت سے ہیں اور جنت میں جاتے ہیں تو مہنس دیکھتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اور وہ دروازہ جو اون کی بائیں جانب ہے وہ جہنم کا دروازہ ہے جسوقت وہ اون کو گون کو دیکھتے ہیں جو اون کی ذریت میں سے ہیں اور جہنم میں جاتے ہیں تو وہ رو دیتے ہیں اور غمگین ہوتے ہیں پھر جبریل ؑ آپ کو دوسرے آسمان کی طرف لیگئے اور اوس کا دروازہ کھلوانا چاہا اہل آسمان نے پوچھا یہ کون ہے کہا جبریل ہے انہوں نے پوچھا تمہارے ساتھ کون شخص ہے کہا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں انہوں نے پوچھا کیا آپ کے پاس کوئی بھیجا گیا ہے جبریل علیہ السلام نے کہا ہاں بھیجا گیا ہے اہل آسمان نے کہا اللہ تعالیٰ اس بھائی اور خلیفہ کو زندہ اور باقی رکھے یہ اچا بھائی ہے اور اچا خلیفہ ہے اور اچا انبیوالا ہے جو آیا ہے آپ دوسرے آسمان میں داخل ہوئے آپ نے یکا یک ایک ایسے مرد کو دیکھا کہ حسن سے اوس کو کل آدمیوں پر فضیلت تھی جیسے چودہویں رات کے چاند کو تمام ستاروں پر فضیلت ہے آپ نے پوچھا اے جبریل یہ کون شخص ہے کہا یہ آپ کے بھائی یوسف علیہ السلام ہیں پھر جبریل ؑ آپ کو تیسرے آسمان کی طرف لے گئے اور اوس کا دروازہ کھلوانا چاہا جبریل علیہ السلام سے پوچھا کیا کہ تمہارے ساتھ یہ کون شخص ہے کہا یہ محمد صلعم ہیں اہل آسمان نے پوچھا کیا آپ کے پاس کوئی بھیجا گیا ہے کہا ہاں بھیجا گیا ہے اہل آسمان نے کہا اس بھائی اور خلیفہ کو اللہ تعالیٰ زندہ اور باقی رکھے یہ اچا بھائی اور اچا خلیفہ ہے اور اچا آنے والا ہے جو آیا ہے آپ تیسرے آسمان میں داخل ہوئے یکا یک آپ نے دو خالہ زاد بھائیوں عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا علیہم السلام کو دیکھا آپ نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون ہیں کہا عیسیٰ اور یحییٰ علیہما السلام ہیں پھر جبریل ؑ آپ کو چوتھے آسمان کی طرف لے گئے اور اوس کا دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا کیا کون ہے کہا جبریل ہے اہل آسمان نے پوچھا تمہاری ساتھ کون شخص ہے جبریل علیہ السلام نے کہا محمد صلعم ہیں اہل آسمان نے کہا کیا آپ کے پاس کوئی بھیجا گیا ہے جبریل ؑ نے کہا ہاں بھیجا گیا ہے اہل آسمان نے کہا اس بھائی اور اس خلیفہ کو

اللہ تعالیٰ زندہ اور باقی رکھے اچھا بہائی اور اچھا خلیفہ ہے اور اچھا آنیوالا ہے جو آیا ہے آپ چوتھے  
 آسمان پر گئے یکا یک آپ نے ایک مرد کو دکھایا آپ نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون شخص ہے  
 جبریل علیہ السلام نے کہا یہ ادریس علیہ السلام ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو رفیع مکان میں اڑھایا  
 ہے پھر جبریل ؑ آپ کو پانچویں آسمان کی طرف لے گئے اور آسمان کا دروازہ کھلوانا چاہا اہل آسمان  
 نے پوچھا یہ کون ہے کہا جبریل ہے اہل آسمان نے پوچھا تمہارے ساتھ کون شخص ہے کہا محمد  
 صلعم ہیں انہوں نے پوچھا کیا آپ کے پاس کوئی بھیجا گیا ہے جبریل علیہ السلام نے کہا ہاں  
 بھیجا گیا ہے اہل آسمان نے کہا اس بہائی اور خلیفہ کو اللہ تعالیٰ زندہ اور باقی رکھے اچھا بہائی اور  
 اچھا خلیفہ ہے اور اچھا آنے والا ہے جو آیا ہے آپ پانچویں آسمان میں داخل ہوئے یکا یک  
 آپ نے ایک مرد کو دکھایا جو بیٹھا ہوا تھا اور اس کے گرد ایک قوم تھی وہ اون کے سامنے کچھ بیان کر رہے  
 تھا آپ نے پوچھا جبریل یہ کون شخص ہے اور اس کے اطراف جو لوگ ہیں وہ کون ہیں جبریل ؑ نے  
 کہا یہ ہارون علیہم السلام ہیں ان کو لوگ دوست رکھتے تھے اور یہ لوگ بنی اسرائیل ہیں پھر  
 جبریل علیہ السلام آپ کو چھٹے آسمان کی طرف لے گئے اور اس کا دروازہ کھلوانا چاہا اہل آسمان  
 نے پوچھا کون ہے کہا جبریل ہے انہوں نے پوچھا تمہارے ساتھ کون شخص ہے کہا محمد صلعم  
 ہیں انہوں نے پوچھا کیا آپ کے پاس کوئی بھیجا گیا ہے جبریل ؑ نے کہا ہاں بھیجا گیا ہے آسمان  
 والوں نے کہا اس بہائی اور اس خلیفہ کو اللہ تعالیٰ زندہ اور باقی رکھے اچھا بہائی اور اچھا خلیفہ ہے  
 اور اچھا آنے والا ہے جو آیا ہے آپ نے ایک ایک مرد کو دکھایا ہوا پایا آپ اوس کے پاس سے  
 چلے گئے وہ مردوں نے لگا آپ نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون شخص ہے کہا موسیٰ علیہ السلام  
 ہیں آپ نے پوچھا یہ کیوں روتے ہیں جبریل علیہ السلام نے کہا یہ کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل زعم کرتے  
 ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس بنی آدم سے عین اکرم ہوں اور یہ مرد بنی آدم سے ہے اور دنیا میں میرے  
 بعد آیا ہے اور اس نے آخرت میں مجھ سے سبق کی ہے اگر یہ مرد اپنی ذات کے مجھ سے سبق  
 کرتا تو مجھ کو پروا نہ تھی لیکن ہر ایک نبی کے ساتھ اوس کی امت ہوگی تو اس کی امت کو بھی

میری راست سے سبقت ہوگی پھر جبریل علیہ السلام آپ کو ساتوین آسمان کی طرف لے گئے اور  
اوسکا دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا کون ہے کہا جبریل ہے پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون ہے کہا  
محمد صلیم میں اہل آسمان نے پوچھا کیا آپ کے پاس کوئی بھیجا گیا ہے جبریل نے کہا ہاں بھیجا گیا  
ہے اہل آسمان نے کہا اس بہائی اور اس خلیفہ کو اللہ تعالیٰ زندہ اور باقی رکھے اچھا بہائی ہے  
اور اچھا خلیفہ ہے اور اچھا آئینہ الا ہے جو آیا ہے آپ ساتوین آسمان میں داخل ہوئے یکایک  
آپ نے ایک ایسے مرد کو دیکھا جو اسکے بال کھڑی تھے اور حنیت کے دروازہ کے پاس کرسی پر  
بیٹھا ہوا تھا اور اسکے پاس ایک قوم بیٹھی تھی جن کے چہرے گورے نورانی تھے جیسے سفید کاغذ  
ہوتے ہیں اور ایک ایسی قوم تھی جن کے رنگوں میں کچھ تھا جن کو گون کے رنگوں میں کچھ تھا وہ کھڑے  
ہو گئے اور ایک نہر میں داخل ہوئے اور انہوں نے اوس میں غسل کیا اور نہر سے ایسے حال میں باہر  
نکلے کہ ان کے رنگ کچھ صاف ہو گئے تھے پھر وہ لوگ دوسری نہر میں داخل ہوئے اور انہوں نے  
اوس میں غسل کیا اور ایسے حال میں وہ اوس نہر سے نکلے کہ ان کے رنگ اور کچھ صاف ہو گئے تھے  
پھر وہ لوگ دوسری نہر میں داخل ہوئے اور انہوں نے اوس میں غسل کیا اور ان کے رنگ اور  
زیادہ صاف ہو گئے اور ان کے رنگ ان کے اصحاب کے رنگوں کی مثل ہو گئے وہ لوگ آئے اور  
اپنے اصحاب کے پاس بیٹھ گئے آپ نے پوچھا جبریل یہ کچھ سی بالون والا مرد کون ہے اور یہ سفید  
چہرے والے کون لوگ ہیں اور جن لوگوں کے رنگوں میں کچھ شے تھی وہ کون لوگ ہیں اور جن  
نہروں میں وہ لوگ داخل ہوئے کون کون سی نہر میں جبریل علیہ السلام نے کہا یہ مرد آپ کے  
باپ ابراہیم علیہ السلام ہیں یہ اون لوگوں میں اول ہیں جن کے بال روئے زمین پر کھڑی ہو گئے تھے  
اور وہ لوگ جن کے چہرے گورے اور سفید ہیں وہ قوم ہے کہ انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کیا تھا  
نہیں جو ہتکوا یا ہے اور وہ لوگ جن کے رنگوں میں کچھ شے تھی وہ وہ قوم ہے کہ انہوں نے عمل  
صالح کو جبر سے عمل کے ساتھ خلط کر دیا تھا انہوں نے توبہ کی اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول  
فرمائی اور جو نہر میں ہیں ان میں کی اول نہر رحمت الہی ہے اور دوسری نہر نعت الہی ہے



اور تیسری نہروہ ہے جس کی صفت سقاہم رہیم شراباً ظہور اسے پہر آپ سدرۃ المنتہی کو  
 پھونچ گئے آپؐ کا گلیا یہ وہ سدرہ ہے کہ ہر ایک شخص آپ کی اُمت کا جو آپ کی سنت پر  
 گذرا ہے اس تک پہنچتا ہے آپؐ سدرہ کو یکایک ایک ایسا درخت پایا جس کی جڑ میں ہر  
 ایسے پانی کی نہرین نکلتی ہیں جو ستر تانہیں ہے اور ایسے دودھ کی نہرین نکلتی ہیں جس کا مزہ  
 متغیہ نہیں ہوتا اور ایسی نہرین غم کی نکلتی ہیں جو پیٹنے والوں کے واسطے لذت ہیں اور شہدِ مصطفیٰ  
 کی نہرین نکلتی ہیں اور سدرہ وہ درخت ہے کہ سوا اربعہ شخص جس کے سایہ میں ستر برس چلا جاوے  
 تو اس کو قطع نہ کر سکے اور اسکا ایک پتہ اتنا بڑا ہے کہ کل اُمت کو ڈھاپنے والا ہے اور اس سدرہ  
 کو خلاق عزوجل کے نور سے ڈھانپ لیا ہے اور اس کو ملائکہ نے ایسا ڈھانپ لیا ہے جیسے کوئی  
 درخت پر پٹھمیں اور اسکو ڈھانپ لین جب آپ سدرہ کے پاس آئے اسوقت آپ کے رہنے  
 آپؐ کا کلام کیا اور آپ سے فرمایا کہ سوال کیجئے آپؐ نے عرض کی کہ تو نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل  
 بنایا ہے اور اوان کو ملک عظیم دیا ہے اور موسیٰ علیہ السلام سے تو نے کلام کرنے کا طور پر کلام کیا ہے  
 اور تو نے داؤد علیہ السلام کو عظیم ملک عطا کیا ہے اور یوسف کو انکے واسطے تو نے نرم کر دیا ہے  
 اور ہیاڑوں کو انکا مسخر بنایا ہے اور سلیمان علیہ السلام کو عظیم ملک دیا ہے اور جن اور انس اور  
 شیاطین کو انکا مسخر کیا ہے اور ہوا کو انکا مسخر کیا ہے اور اوان کو ایسا ملک عطا کیا ہے کہ  
 لا ینبغی لاحد من بعدہ اور عیسیٰ علیہ السلام کو تو نے تورات اور انجیل سکھائی اور انکو ایسا کیا  
 کہ وہ مادر زاد اندھے اور مبروص کو اچا کرتے تھے اور تیرے اذن سے مردوں کو زندہ کرتے تھے  
 اور انکو اہر اون کی مان کو شیطان جیم سے تو نے پناہ میں رکھا تھا اس سببے اون دونوں کی  
 طرف شیطان کو راستہ نہ تھا یہ سنکر آپ کے رہنے آپؐ فرمایا کہ میں نے آپ کو اپنا خلیل اور  
 حبیب اختیار کیا ہے اور تورات میں حبیب الرحمن مکتوب ہے اور آپ کو تمام آدمیوں کی طرف  
 ایسے حال میں بھیجا ہے کہ بشیر اور نذیر ہیں اور آپ کا مینے شرح صدر کیا ہے اور آپ کے گناہ  
 آپؐ اور اُٹھائے ہیں اور آپ کے ذکر کو مینے بلند کیا ہے میرا ذکر نہیں کیا جاتا ہے مگر میرے ذکر کے



ساتھ آپ کا ذکر کیا جاتا ہے اور آپ کی امت کو اپنے ایسا خیر امت کیا ہے جو آدمیوں کی ہدایت کے واسطے وہ امت نکالی گئی ہے اور آپ کی امت کو اپنے امت وسط بنایا ہے اور آپ کی امت کو اپنے ایسا کیا ہے جو وہ اولین اور آخرین ہیں اور آپ کی امت کو اپنے ایسا کیا ہے کہ کوئی گناہ اون کو عقاب نہ دلائے گا۔ بیان تک کہ وہ یہ شہادت دین گے کہ آپ میرے بند اور میرے رسول ہیں اور آپ کی امت میں سے میں اسی قوموں کو پیدا کیا ہوں جن کے قلوب اون کی انجیلین ہیں (یعنی حافظ قرآن ہیں) اور آپ کو خلقت میں میں سب انبیاء سے اول کیا اور رسالت پر پہنچنے میں سب انبیاء سے آخر بھیجا اور کل انبیاء سے پہلے قیامت میں آپ کے واسطے حکم کیا جائیگا اور آپ کو اپنے وہ سبع الثانی دی ہے جو آپ سے پہلے کسی نبی کو اپنے نہیں دی اور آپ کو سورۃ بقرہ کے خواتیم میں عطا کئے وہ خواتیم اوس خزانہ میں سے ہیں جو تحت عرش ہیں آپ سے پہلے میں کسی نبی کو وہ خواتیم عطا نہیں کئے اور آپ کو اپنے کو تر عطا کی اور آپ کو اپنے آٹھ حصے دئے وہ آٹھ حصے یہ ہیں ایک اسلام دوسری ہجرت تیسرا جہاد چوتھے نماز پانچواں صدقہ چھٹا روزہ رمضان کا ساتواں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر آٹھواں آپ کو اپنے فاتح اور خاتم انبیاء کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھ کو ایسی فضیلت دی کہ مجھ کو عالمین کے واسطے رحمت کر کے بھیجا اور کل مخلوق کے واسطے بشارت دیخو والا اور ڈرانے والا کیا اور میرے دشمن کے دلیں میرا عجب ایک مہینہ کے راستہ پر والا اور میرے واسطے غنیمتوں کو حلال کیا اور مجھے پہلے غنیمتیں کسی کو حلال نہیں ہوئی تھیں اور کل روئے زمین میرے واسطے مسجد اور پاک کی گئی اور فاتح کلمات اور خواتم کلمات اور جوامع کلمات مجھ کو دئے گئے اور میری امت میرے روبرو پیش کی گئی تابع اور متبوع شخص مجھ سے مخفی نہ رہا اور میں اپنی امت کے لوگوں کو دیکھا وہ ایسی قوم کے پاس آئے کہ وہ بالوں کے جوتے پہنتے تھے اور اون کو اپنے دیکھا وہ ایسی قوم کے پاس آئے جن کے چہرے چوڑے چوڑے ہیں اور اون کی آنکھیں ایسی چوٹی چوٹی ہیں گویا اون کی آنکھیں سوئی سے مضبوط سی گئی ہیں جس شے سے وہ میرے بعد ملنے والے ہیں وہ شے مجھ سے مخفی نہ رہی اور مجھ کو بچا پس

نمازون کے واسطے امر کیا گیا جبکہ آپ موسیٰ علیہ السلام کے پاس پلٹ کر آئے تو اونہوں نے آپ سے پوچھا آپ کو کیا ار کیا گیا آپ نے فرمایا پچاس نمازون کے واسطے مجھ کو امر کیا گیا موسیٰ علیہ السلام نے سن کر کہا آپ اپنے رب کے پاس پلٹ کر جاؤ اور تخفیف چاہیں اس لئے کہ آپ کی امت کُل انشون سے زیادہ ضعیف ہے میں نے نماز کے باب میں بنی اسرائیل سے مشقت اور سختی دیکھی ہے نبی صلعم اپنی رب کے پاس پلٹ کر آئے اور آپ سے دس نمازین معاف کر دی گئیں یہ آپ موسیٰ علیہ السلام کے پاس پلٹ کر آئے اور یہ پوچھا کہ کتنی نمازون کے واسطے آپ کو امر کیا گیا آپ نے فرمایا پالیس نمازون کے واسطے میں نے کہا آپ اپنے رب کے پاس پلٹ کر جاؤ اور تخفیف چاہیں آپ پلٹ کر گئے اور آپ سے دس نمازین معاف کی گئیں یہ آپ اپنے رب کے پاس گئے اور موسیٰ ص کے پاس آئے کہ اللہ تعالیٰ نے پچاس نمازوں کو پانچ نمازوں میں جمع فرمایا موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ اپنے رب کے پاس پلٹ کر جاؤ اور تخفیف چاہیں آپ نے فرمایا میں اپنے رب کے پاس پلٹ کر گیا یہاں تک کہ مجھ کو شرم آگئی میں پلٹ کر جانوالا نہیں ہوں آپ سے کہا گیا آگاہ ہو جائیے جیسے آپ نے اپنے نفس کو پچاس نمازون پر حساب کیا ویسے ہی وہ پانچ نمازین آپ سے پچاس نمازون کو کافی ہو گئی اس لئے کہ ہر ایک حسنہ کے عوض اوس کی مثل دس حسنات ہیں اس بات کے سننے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوشنود ہونے کے طور پر خوشنود ہو گئے راوی نے کہا جس وقت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے آپ گزرے تھے وہ آپ کے ساتھ اشد الناس تھے اور جس وقت آپ ان کے پاس پلٹ کر آئے تو موسیٰ آپ کے ساتھ خیر الناس تھے۔

شیخین اور ابن جریر نے سعید ابن المسیب کے طریق سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت مجھ کو معراج ہوئی میں موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی اور انکی صحبت میں یہ کہ وہ ایک بقیار مرہ ہیں اونکے سر کے بال نکلے ہوئے ہیں تو باوجود کہ ان کے مردوں میں سے ہیں اور میں نے موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی اور انکی خلقت یہ ہے کہ اگر وہ میانہ قد سرخ رنگ ہیں گویا وہ حمام سے نکلے ہیں (یعنی نہایت پاک و مات ہیں) اور نہ

ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا اونکی اولاد میں سے بنی اداں سے اشبہ ہوں اور میرے پاس دو خرف  
 لائے گئے ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب تھی مجھ سے کہا گیا دونوں میں سے  
 آپ جس کو چاہیں لے لیں میں نے دودھ کو لے لیا اور لیا مجھ سے کو آ لیا آپ کو فطرت کی ہدایت  
 کی گئی اگر آپ خمر کو لے لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

مسلم نے ابو سلمہ کے طریق سے ابیہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ قحط میں اپنے آپ کو ایسے نین دیکھا کہ قریش مجھ سے شب  
 معراج کو پہنچتے تھے قریش نے مجھ سے بیت المقدس کی بہت سی باتیں پوچھیں مجھ کو پورے  
 طور پر یاد نہیں تھیں جب کو ایسا سخت غم ہوا کہ کبھی ایسا غم نہیں ہوا تھا اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس  
 کو میرے واسطے اوٹھایا میں اوس کی طرف دیکھتا تھا اونہوں نے مجھ سے کسی شے کا سوال  
 نہیں کیا مگر میں نے اونکو اوس شے کی خبر دی اور انیکل باحت میں نے اپنے آپ کو دیکھا  
 یکایک میں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اونکو میں نے ایسی قسم  
 کا مرد دیکھا جس کے گھونگر یا لے بال تھے گویا وہ شہنشاہ کے مردوں میں سے تھے اور یکایک میں نے  
 عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے مشابہت میں اون سے اقرب الناس عروہ  
 بن مسعود الثقفی ہیں اور یکایک میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے  
 تھے اون کے ساتھ اشبہ الناس میں ہوں نماز قریب ہو گئی میں نے اونکی امامت کی جبکہ نماز سے  
 میں فراغت پائی تو ایک کھنے والے نے مجھ سے کہا اے محمد یہ مالک صاحب دوزخ ہے میں نے  
 مالک کی طرف مڑ کر دیکھا اونہوں نے مجھ کو پہلے سلام کیا۔

احمد اور ابن ماجہ اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے ابو الصلت کے طریق سے ابیہریرہ رضی  
 سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ شب معراج میں ہم  
 ساتویں آسمان تک پہنچے میں نے اوپر کو نگاہ کی یکایک میں نے رعد اور برق اور صواعق کو دیکھا اور  
 میں ایک ایسی قوم کے پاس آیا جن کے پیٹ مکانوں کی مثل تھے اون میں سانپ تھو ان کے

پیٹوں کے باہر سے نظر آتے تھے مینے جبریل ؑ سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں کہا یہ لوگ سود خوار ہیں جبکہ میں دنیا کے آسمان کی طرف اُڑا مینے اپنے نیچے دیکھا ایک ایک مینے غبار اور دھواں دیکھا اور آوازیں سنیں مینے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کیا ہے کہا یہ شیاطین ہیں کہ بنی آدم کی آنکھوں کی اطراف اسلئے چکر مارتے ہیں کہ بنی آدم ملکوت سموات میں فکر نہ کریں (یعنی مشاہدہ عجایب سموات سے اونکو روکتے ہیں کہ نہ دیکھیں) اور اگر یہ شیاطین حائل نہ ہوتے تو بنی آدم عجایب چیزیں دیکھتے۔

احمد اور ابن مردویہ نے ابو سلمہ کے طریق سے ابو ہریرہ رضی سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے شب معراج میں اپنا قدم بیت المقدس میں اُس جگہ رکھا جس جگہ انبیاء علیہم السلام کے قدم رکھے جاتے ہیں اور عیسیٰؑ میرے سامنے پیش کمر گئے یکایک مینے اونکو دیکھا اونکے ساتھ اشبہ الناس عروہ بن مسعود ہیں اور موسیٰؑ میرے سامنے پیش کئے گئے یکایک مینے اونکو ایسا مرد پایا جس کے گونگیا لے بال تھے وہ مردوں میں سے ایک قسم کے مرد تھے اور میرے سامنے ابراہیم علیہ السلام ظاہر ہوئے اونکے ساتھ شہادت میں اقرب الناس میں ہوں۔

ابن مردویہ نے سلیمان التیمی کے طریق سے انس سے انس نے ابو ہریرہ رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ مجھ کو آسمان کی طرف معراج کو لیکے مینے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔

سعید بن منصور اور ابن سعد اور طبرانی نے (اوسط) میں اور ابن مردویہ نے ابو سعید کے طریق سے ابو وہب مولیٰ ابو ہریرہ رضی سے روایت کی ہے کہا ہے جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی جبکہ آپ اوس رات معراج سے پلٹ کے تشریف لائے آپ مقام ذی طوی میں تھو اپنے جبریل ؑ سے کہا کہ میری قوم کے لوگ میری تصدیق نہیں کریں گے جبریل ؑ نے کہا آپ کی تصدیق ابوبکر الصدیق کریں گے اور وہ صدیق ہیں۔

## حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث معراج کو بیان میں

ابن مردویہ اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ یقینی نے زہری کے طریق سے عروہ بن عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد اقصیٰ تک شب میں سیر کرائی گئی آپ صبح کو آدمیوں سے معراج کی باتیں کرتے تھے اور آدمیوں میں سے بہت سے لوگ جو ایمان لائے تھے وہ مرتد ہو گئے اور بہت سے آدمیوں نے آپ کی تصدیق کی اور اس بات کو منکر ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ کی طرف دوڑے اور اونے پوچھا کیا آپ کو آپ کے صاحب کے باب میں کچھ شک ہے وہ یہ زعم کرتے ہیں کہ مجھ کو آج کی رات بیت المقدس تک سیر کرائی گئی ابو بکر الصدیق نے ان آدمیوں سے پوچھا کیا ایسا آپ نے فرمایا ہے انہوں نے کہا بیشک یہ کہ اسے ابو بکر الصدیق نے کہا اگر آپ نے یہ فرمایا ہے تو سچ فرمایا ہے لوگوں نے ابو بکر الصدیق سے پوچھا کیا آپ اسکی تصدیق کریں گے کہ آج کی رات آپ کے صاحب کو بیت المقدس تک سیر کرائی گئی اور صبح سے پہلے آگے ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا بیشک میں آپ کی تصدیق اوس سفر میں کرونگا جو اس سے بھی زیادہ دور ہو گا میں اپنے صاحب کی تصدیق آسمان کی خبر میں صبح اور شام کرتا ہوں اس واسطے ابو بکر رضی اللہ عنہ کا نام صلیق رکھا گیا۔

ابن مردویہ نے ہشام بن عروہ کے طریق سے روایت کی ہے ہشام نے اپنے باپ عروہ سے عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ مجھ کو آسمان پر معراج ہوئی جبریل علیہ السلام نے اذان دی میں نے گمان کیا کہ جبریل ملائکہ کو نماز پڑھوین گے جبریل نے مجھ کو آگے کیا میں نے ملائکہ کو نماز پڑھائی۔

طبرانی نے ہشام کے طریق سے ہشام نے اپنے باپ عروہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ آسمان پر مجھ کو معراج ہوئی میں جنت میں داخل کیا گیا جنت کے درختوں میں سے ایک درخت کے پاس

میں کھڑا ہو گیا میں نے جنت میں اوس درخت سے احسن اور پتوں میں زیادہ سفید اور ٹھنڈے میں زیادہ پاکیزہ کوئی درخت نہیں دیکھا میں نے اوسکے پہلوں میں سے ایک پہل لیا اور اوسکو کہا کیا وہ پھل میری پشت میں لفظ ہو گیا جبکہ میں زمین کی طرف اُترتا ہوں خدیجہ رضہ سے قرابت کی وہ فاطمہ رضہ کے ساتھ حاملہ ہوئیں جس وقت میں جنت کی خوشبو کا مشتاق ہوتا ہوں تو فاطمہ رضہ کی خوشبو سونگھتا ہوں۔

حاکم نے مستدرک میں سعد بن ابی وقاص سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج میں جبریل علیہ السلام میرے پاس ایک سفرجل لائے میں نے اوس کو کہا لیا خدیجہ رضہ کو فاطمہ کا محل ٹھیسر جس وقت میں جنت کی خوشبو کا مشتاق ہوتا ہوں تو فاطمہ رضہ کی گردن کو سونگھتا ہوں۔ حاکم نے کہا یہ حدیث غریبہ ہے اور اسکی سند میں شہاب بن حرب مجہول شخص ہے اسکے بعد ذہبی نے یہ اعتراض کیا ہے کہ فاطمہ رضہ نبوت کے قبل پیدا ہوئی ہیں معراج کا کیا ذکر ہے۔

## اسما رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث معراج کی بیانیٹین

ابن مردویہ نے یحییٰ بن عباد بن عبد اللہ بن زبیر کے طریق سے یحییٰ نے اپنے باپ کے اور ابن کے باپ کے اونکے دادا سے اور انہوں نے اسماء بنت ابوبکر الصدیق رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوں آپ سدرۃ المنتہی کا وصف فرماتے تھے آپ نے فرمایا سدرۃ المنتہی میں سونے کے پتنگے ہیں اور اوسکے پہل پہاڑ کی چوٹیوں کی مثل ہیں اور اوس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی مثل ہیں میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے سدرۃ المنتہی کے پاس کیا دیکھا آپ نے فرمایا میں نے اوسکے پاس اپنے رب کو دیکھا۔

## ام ہانی رضی کی حدیث معراج کو بیان میں

ابن اسحاق اور ابن جریر نے کلبی سے کلبی نے ابوصالح سے ابوصالح نے ام ہانی بنت ابی طاہر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج نہیں ہوئی مگر آپ میرے پاس میرے مکان میں اوس رات سو رہے تھے آپ نے آخر نماز عشاء پڑھی پھر آپ سو گئے اور ہم لوگ بھی سو گئے جبکہ فجر سے قبل وقت تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلکے میدان پر کھڑے ہو کر کہا کہ آج صبح کی نماز پڑھ لی اور ہم نے آپ کے ساتھ نماز پڑھ لی آپ نے فرمایا اے ام ہانی میں نے تمہارے ساتھ آخر حشا کی نماز پڑھی جیسے کہ تم نے اس جگہ دیکھا پھر میں بیت المقدس میں گیا اور میں نے بیت المقدس میں نماز پڑھی پھر میں نے صبح کی نماز تمہارے ساتھ اب پڑھی جیسے تم اب دیکھتی ہو۔

طبرانی اور ابن مردودہ نے عبد اللہ بن ابی اسود کے طریق سے عکرمہ سے عکرمہ نے ام ہانی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس رات معراج ہوئی آپ میرے مکان میں سو گئے تھے میں نے آپ کو رات میں گم کیا اس وقت مجھے کوئینہ نہیں آئی کہ بعض قریش سے آپ کو کچھ ایذا پہنچی ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو گھر سے لے گئے یہاں تک کہ وہ دروازہ کو پاس ایک چوہا یہ دیکھا پھر سے نچا اور کہہ رہے تھے اے جبریل میں نے مجھ کو اوس پر سوار کیا پھر وہ مجھ کو لے گئے یہاں تک کہ بیت المقدس تک مجھ کو پہنچایا اور مجھ کو ابراہیم علیہ السلام کو دکھایا اور ان کی خلقت میری خلقت سے مشابہ تھی اور میری خلقت ان کی خلقت کے ساتھ مشابہ تھی اور مجھ کو موسیٰ علیہ السلام کو دکھایا وہ گندم گون دراز قدم در دستہ ان کے بال ٹکے ہوئے تھے وہ ازوشنہ کے مردوں کے ساتھ مشابہ تھے اور مجھ کو عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو دکھایا وہ میانہ قد ایسے گوری ہیں کہ ان کے رنگ میں سرخی زیادہ ہے ان کی مشابہت عروہ بن مسعود الثقفی کے ساتھ ہے اور مجھ کو دجال کو دکھایا دجال کی سیدھی آنکھ کی جگہ گوشہ ہے اور اس کی مشابہت قطن ابن

عبدالغزنی کے ساتھ ہے آپ نے فرمایا میں یہ ارادہ کرتا تھا کہ قریش کی طرف جاؤں اور جو کچھ میں نے دیکھا ہے اوس سے اون کو خبر کروں ام ہانی نے آپ کا کپڑا کپڑا لیا اور آپ سے کہا میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتی ہوں آپ اوس قوم سے ملاقات کرتے ہیں جو آپ کو جوٹا کھتی ہے اور آپ کی گفتگو سے انکار کرتی ہے مجھ کو یہ خوف ہوتا ہے کہ وہ لوگ آپ پر غلبہ نہ کریں ام ہانی رض نے کہا آپ اپنے اپنا کپڑا میرے ہاتھ سے چوڑا لیا ہے آپ اون لوگوں کی طرف نکلے اور اون کے پاس آئے وہ لوگ بیٹھے تھے اور اون کو خبر کی مطعم بن عدی سن کر کھڑا ہو گیا اور اوس نے کہا اے محمد اگر آپ جوان ہوتے جیسے کہ آپ جوان ہیں آپ نے جیات کسی سے وہ نہ کہتے آپ ہم لوگوں کے درمیان ہیں قوم کے لوگوں میں سے ایک مرد نے کہا اے محمد کیا آپ ہمارے اونٹوں کے پاس ایسی ایسی جگہ گئے تھے آپ نے فرمایا بیشک میں گیا تھا واللہ میں نے اون لوگوں کو ایسے حال میں پایا تھا کہ انہوں نے اپنے ایک اونٹ کو گم کیا تھا اور وہ اسکو ڈھونڈ رہے تھے اور اوس نے آپ سے پوچھا کیا آپ بنی فلان کے اونٹوں کے پاس گئے تھے آپ نے فرمایا بیشک میں گیا تھا میں نے اون کو ایسی ایسی جگہ پایا تھا انکی ایک سرخ اونٹنی کے ہاتھ پیر ٹوٹ گئے تھے اور اون کو پایا تھا اور اون کے پاس ایک کھٹلا پانی کا تھا میں نے اوس کھٹلے کا سب پانی پی لیا لوگوں نے کہا ہیکو یہ خبر دیجیے کہ کتنے اونٹ تھے اور اون میں کتنے چرواہے اور نگہبان۔ بھے آپ نے فرمایا کہ اون کی تعداد کی میں نے توجہ نہیں کی آپ سو رہے آپ کے پاس اونٹ نہ لائے گئے آپ نے اون کو گن لیا اور اون میں جو لوگ چرواہے تھے آپ نے اونکو بھی بان لیا ہے آپ قریش کے پاس آؤ اور اون سے کہا تم نے مجھ سے بنی فلان کے اونٹوں کو پوچھا تھا وہ اونٹ اتنے اور اتنے ہیں اور اونٹوں میں فلان اور فلان چرواہے تھے اور تم نے مجھ سے بنی فلان کے اونٹوں کو پوچھا تھا وہ اتنے اور اتنے اونٹ ہیں اور اون میں ابن ابی قحافہ فلان فلان راہی ہیں اور وہ اونٹ کل کے دن صبح کے وقت ایک ٹیلے کے پاس تم کو ملین گے لوگ جا کر ٹیلے پر بیٹھ گئے جیات کہ آپ نے کئی تھی اوس کو دیکھ رہے تھے کیا آپ نے اون سے سچ کہا ہے اونٹوں کے آگے گئے اور اہل قافلہ سے



پوچھا کیا تمہارا کوئی اونٹ گم ہو گیا تھا اونہوں نے کہا بیشک پہراونہوں نے دوسرے شخص سے پوچھا کیا تمہاری سرخ اونٹنی کے ہاتھ پیر ٹوٹ گئے تھے اونہوں نے کہا بیشک پہراونہوں سے پوچھا کیا تمہارے پاس پانی کا کوئی کھٹلا تھا ابو بکر الصدیق نے کہا واللہ میں نے اس کو کھیلے کو رکھا تھا ہم لوگوں میں سے کسی شخص نے اس میں سے پانی نہیں پیا اور نہ زمین پر پڑویا گیا تھا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی تصدیق کی اور آپ پر ایمان لائے اور دن ابو بکر رضی اللہ عنہ کا نام صدیق رکھا گیا۔

ابو یعلیٰ اور ابن عساکر نے یحییٰ بن ابی عمر و الشیبانی کے طریق سے ابی صالح سے ابی صالح نے اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اول صبح کی تاریکی میں میرے پاس آئے میں اس وقت اپنے بچوں پر تھی آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کیا تم کو معلوم ہوا کہ میں آج شب کو مسجد حرام میں سویا تھا جبریلؑ میرے پاس آئے اور مجھ کو مسجد کے دروازہ کی طرف لے گئے یکایک مینے ایک سفید چوپایہ دیکھا جو گدھے سے اونچا اور نیچے سے نیچا تھا اور اس کے دونوں کانوں کو قرار نہ تھا اون کو ہلارہا تھا میں اس پر سوار ہوا جہاں تک اس کی نگاہ جاتی تھی وہاں پر وہ اپنا قدم رکھتا تھا جس وقت وہ مجھ کو لیکر نیچی جگہ چلتا تو اس کے ہاتھ لانبے ہو جاتے اور اس کے پاؤں کوتاہ ہو جاتے تھے اور جس وقت وہ مجھ کو لیکر اونچی جگہ پر چڑھتا تو اس کے پاؤں لانبے ہو جاتے اور اس کے ہاتھ کوتاہ ہو جاتے تھے اور جبریلؑ مجھ سے جدا نہیں ہوتے تھے یہاں تک کہ ہم بیت المقدس تک پہنچے میں نے اس چوپایہ کو اس حلقہ سے باندھ دیا جس حلقہ سے انبیاء علیہم السلام اپنی سواری کے جانور باندھتے تھے انبیاء کا ایک گروہ میری واسطے زندہ کیا گیا اون انبیاء میں سے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام تھے میں نے اون کو نماز پڑھائی اور ان سے میں نے باتیں کیں اور میرے پاس دو ظرف سرخ اور سفید لائے گئے میں نے سفید کو پیا جبریلؑ علیہ السلام نے مجھ سے کہا آپ نے دودھ کو پی لیا اور خرچہ پڑیا اگر آپ خمر کو پی لیتے تو آپ کی اہمت مرتد ہو جاتی پر میں اس چوپایہ پر سوار ہوا اور مسجد حرام میں آیا اور اس میں

مینے صبح کی نماز پڑھی ام ہانی خدائے کما یہ سن کر مینے آپ کی چادر کپڑی اور مین نے آپ سے کہا  
 مین آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتی ہوں اے ابن عم اگر آپ قریش سے یہ باتین کہیں گے جن  
 لوگوں نے آپ کی تصدیق کی ہے وہ لوگ آپ کی تکذیب کرینگے آپنے اپنا ہاتھ اپنی چادر پر مارا  
 اور اوس کو میرے ہاتھ مین سے کینچ لیا وہ چادر آپکے پیٹ پر سے اوٹھ گئی مین نے آپکے  
 پیٹ کی شکنوں کو جو تھم کے اوپر تھمیں دکھیا گویا وہ شکنیں لپٹے ہوئے کاغذات تھے اور یکایک  
 مینے دکھیا کہ آپکے قلب مبارک کی جگہ نور بلند ہو رہا تھا قریب تھا کہ وہ نور میری نگاہ کو لیجاوے  
 مین سجدہ مین گری جبکہ مین نے اپنا سر اوٹھایا یکایک مین نے دیکھا کہ آپ نکل کر چلے گئے تھے  
 مین نے اپنی کنیز سے کہا تیرا بھلا ہو تو آپکے پیچھے جا اور تو غور سے سن آپ کیا کہتے ہیں اور آپ  
 سے لوگ کیا کہتے ہیں جبکہ میری کنیز پلٹ کے آئی اوس نے مجھ کو خبر کی کہ آپ قریش کے ایک  
 گروہ کے پاس پہنچ گئے جن مین مطعم بن عدی اور عمرو بن ہشام اور ولید بن مغیرہ تھا آپ  
 نے اون سے فرمایا مینے آج رات عشا کی نماز اس مسجد مین پڑھی اور اسی مسجد مین صبح کی نماز  
 پڑھی اور عشا اور صبح کی نماز کے درمیان مین بیت المقدس مین گیا انبیا مین سے ایک گروہ میری  
 واسطے زندہ کیا گیا اون مین ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام تھے مینے اون کو نماز پڑھائی اور  
 اون سے باتین کیں عمرو بن ہشام نے استہزاکرنے والے کے طور پر آپتے کہا کہ ادن انبیا کی ہر  
 صفت بیان کیجئے آپنے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام میانہ قد سے فوق طویل قامت سحر مین کشادہ  
 سینہ ادن کا خون ظاہر معلوم ہوتا ہے گھونگر والے بال مین گلابی پن اونکے رنگ پر غالب ہے  
 یعنی رنگ مین سرخی اور سپیدی ہے اور سرخی سپیدی پر غالب ہے گویا عیسیٰ علیہ السلام عروہ  
 بن مسعود الثقفی مین اور موسیٰ علیہ السلام قوی موٹے گندمی رنگ لانسے قد والے مین گویا وہ  
 شنوہ کے مردوں مین سے مین اونکے بال کثیر مین ادن کی دونوں آنکھیں حلقہ چشم مین بیٹی  
 ہوئی مین اونکے دانتوں پر دانت مین ہونٹ اوپر کی جانب اوہرے ہوئے مین مشوڑے باہر  
 مین وضع سے قریش روئی ظاہر ہوتی ہے۔ اور ابراہیم علیہ السلام خلقت اور اخلاق مین واللہ

مجھ سے زیادہ مشابہ ہیں قریش نے یہ سن کر فریاد کی اور اس امر کو بہت عظیم سمجھا مطعم نے کہا آج کے آپ کے قول کے سوا ہر ایک امر آپ کا آج کے دن سے پہلے ظاہر تھا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کاذب ہیں ہم نہایت مشقت کے ساتھ بیت المقدس تک جاتے ہیں اوس راستہ کی چڑھائی میں مہینہ گزرتا ہے اور اوس کے اُتار میں ایک مہینہ گزرتا ہے آپ یہ زعم کرتے ہیں کہ آپ بیت المقدس کو ایک رات میں گئے اور وہاں سے آگئے لات اور عزریٰ کی قسم ہے میں آپ کی تصدیق نہ کروں گا ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے مطعم سے کہا کہ تو نے جو بات اپنے بھتیجے سے کہی ہے بری بات ہے تو نے آپ کی بات رد کی اور آپ کی تکذیب کی میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپ صادق ہیں لوگوں نے آپ سے کہا اے محمد آپ ہم سے بیت المقدس کا وصف بیان کیجئے آپ نے فرمایا میں بیت المقدس میں رات کو داخل ہوا اور رات کو اوس سے نکلا آپ کے اتنا فرمانے کے ساتھ ہی جبریل علیہ السلام آئے اور اپنے بازو میں بیت المقدس کی صورت دکھلا دی آپ لوگوں سے فرمانے لگے کہ بیت المقدس کا ایک دروازہ ایسا ہے اور ایسی جگہ میں ہے اور ایک دروازہ ایسا ہے اور ایسی جگہ میں ہے اور ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ کہتے تھے آپ نے سچ فرمایا آپ نے سچ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس دن فرمایا اے ابو بکر تمہارا نام اللہ تعالیٰ نے صدیق رکھا ہے لوگوں نے آپ کو چہا اے محمد ہم کو ہمارے اونٹوں کے قافلہ کی خبر دیجئے آپ نے فرمایا بنی فلان کے قافلہ کے پاس میں مقام روحا میں گیا اونہوں نے اپنی ایک اونٹنی گم کر دی تھی وہ لوگ اوس کی طلب میں گئے تھے میں اون کے کجاوون تک گیا اون لوگوں میں سے کجاوون کے پاس کوئی آدمی نہ تھا یکا یک مینے پانی کا ایک پیالہ دیکھا مینے اوس میں سے پانی پی لیا پھر بنی فلان کے قافلہ کے پاس گیا اونٹ مجھ سے ڈر کر بھاگ گئے اور اون اونٹوں میں سے ایک سرخ اونٹ بیٹھ گیا اوس پر ایسی گونین تھیں جنہیں سفید خطوط تھے مجھ کو یہ معلوم نہیں کہ اونٹ زخمی ہو گیا یا زخمی نہیں ہوا پھر بنی فلان کے قافلہ کے پاس پہونچا وہ مقام تنعیم میں تھا اور اوس قافلہ کے آگے ایک خاکستری رنگ اونٹ تھا وہ قافلہ یہ پہونچا ہے تم کو ایک ٹیکری سے دکھائی دے گا یہ سنکر

ولید بن مغیرہ نے کہا کہ یہ شخص ساحر ہے لوگ قافلہ کے دیکھنے کو گئے اور انہوں نے نظریٰ جیسے آپؐ فرمایا تھا ویسے ہی پایا لوگوں نے آپؐ پر جو کلمات لگایا اور کہا کہ ولید بن مغیرہ نے سچ کہا اللہ تعالیٰ نے وما جعلنا الرواۃ الا قسۃ للناس نازل فرمایا یعنی وہ رویا جو ہم نے آپؐ کو دکھلایا اوس کو ہم نے نہیں گردانا مگر آدمیوں کے واسطے فتنہ یعنی آزمائش۔

## ام سلمہ رضی کی حدیث معراج کو بیان میں

ابن سعد نے کہا ہے ہم کو واقدیؒ نے خبر دی کہ واقدیؒ سے اسامہ بن زید اللیثیؒ نے عمرو بن شعیب سے عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے اون کے باپ کے جد سے روایت کی ہے اور ابن سعد نے کہا مجھ سے موسیٰ بن یعقوب الرمعی نے اپنے باپ سے اون کے باپ سے اون کے جد سے اون کو جد نے ام سلمہ رضی سے روایت کی ہے اور ابن سعد نے کہا موسیٰ نے کہا ہے مجھ سے ابو الاسود نے عروہ سے اور عروہ نے حضرت عائشہ رضی سے روایت کی ہے۔ اور ابن سعد نے کہا واقدیؒ نے کہا ہے مجھ سے اسحاق بن حازم نے وہب بن کیسان سے اونہوں نے ابی مرہ موئی عقیل سے اور انہوں نے ام ہانی بنت ابی طالب سے حدیث کی ہے اور ابن سعد نے کہا ہے مجھ سے عبداللہ بن جعفر نے زکریا بن عمرو سے اونہوں نے ابن ابی ملیک سے اونہوں نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے اس حدیث میں بعض کی حدیث بعض میں داخل ہو گئی ہے ان راویوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ربیع الاول کی سترہویں شب میں ہجرت کے ایک سال قبل شعب ابوطالب سے بیت المقدس تک معراج ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایک ایسے سفید چوپایہ پر سوار کیا گیا جو گدھے اور خچر کے درمیان تھا اوس کی رانوں میں دو بازو تھے اون دونوں بازوؤں کے سبب اوس کے دونوں پاؤں جلدی پڑتے تھے جبکہ میں اس کے پاس گیا کہ سوار ہو جاؤں اوس نے سرکشی کی اور اپنے ہاتھ پاؤں مارے لگا جبریلؑ نے اپنا ہاتھ اوس کی ایال پر رکھا پھر اوس سے کہا اے براق توجہ شوخی کرتا ہے تجھ کو شرم نہیں آتی

واللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اللہ تعالیٰ کا کوئی ایسا بندہ تجھ پر سوار نہیں ہوا ہے جو اللہ تعالیٰ کو نزدیکی  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اکرم ہو جبریل کی بات سن کر براق کو ایسی شہم آئی کہ اوس کو پسینا آگیا  
 پھر براق شونخی سے ٹھہر گیا یہاں تک کہ میں اوس پر سوار ہو گیا سینے اوس کے دونوں کان پکڑ لئے  
 اور براق نے زمین طے کرنے میں سرعت کی وہ اتنا تیز قدم تھا کہ اوس کی نگہ جس جگہ پڑتی تھی  
 وہاں اوس کا سقم پڑتا تھا اور براق کی پشت طویل تھی اور اوس کے دونوں کان طویل تھے اور میری  
 ساتھ جبریل علیہ السلام گئے وہ مجھ سے جدا نہیں ہوتے تھا اور میں اونسے جدا نہیں ہوتا تھا  
 یہاں تک کہ جبریل علیہ السلام نے مجھ کو بیت المقدس تک پہنچا دیا براق اپنی اس جگہ میں آیا جس  
 جگہ میں کھڑا ہوتا تھا جبریل نے اوس کو باندہ دیا وہ جگہ انبیاء کی سواری کے جانوروں کو باندہ بننے  
 کی تھی اور میں نے انبیاء کو دیکھا کہ وہ میرے واسطے جمع ہوئے ہیں میں نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کو  
 کیا سینہ یہ گمان کیا کہ یہ امر لابد ہے کہ ان انبیاء کے واسطے کوئی امام ہو جبریل نے مجھ کو آگے کیا  
 یہاں تک کہ میں نے اون انبیاء کے سامنے نماز پڑھی اور میں نے اون سے پوچھا وہ منوں نے کہا کہ ہم  
 توحید کے ساتھ بیٹھے گئے تھے اور بعض راویوں نے کہا ہے کہ اس رات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 گم ہو گئے تھے بنو عبدالمطلب متفرق ہو کر آپ کو ڈھونڈتے پھرتے تھے اور آپ کو لوگوں سے  
 پوچھتے تھے اور حضرت عباس ڈھونڈنے کو واسطے نکلے یہاں تک ڈھونڈا کہ ذی طویٰ تک پھونچے  
 اور یا محمد یا محمد کہہ کر آپ کو آواز دینے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس رضی اللہ عنہ کے  
 ساتھ جواب دیا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اے بیٹے اپنی قوم کو آپ کے رات کے رخ و مشقت میں ڈالنا ہے  
 آپ کہاں تھے آپ نے فرمایا میں بیت المقدس سے آیا ہوں عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا اسی رات  
 میں آپ آئے ہیں آپ نے فرمایا ہاں عباس رضی اللہ عنہ نے کہا میں پہنچا ہوں مگر خیر آپ نے فرمایا  
 مجھ کو کوئی شے نہیں پہنچی مگر خیر اور ام ہانی نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج  
 نہیں ہوئی مگر ہمارے گھر سے آپ اوس شب ہمارے پاس سوئے آپ نے عشا کی نماز پڑھی پھر  
 آپ سو گئے جبکہ قبل فجر تھا ہم نے آپ کو صبح کی نماز کے واسطے بیدار کیا آپ کھڑے ہو گئے جبکہ

آپ صبح کی نماز پڑھ لی آپ نے فرمایا اے ام ہانی میں نے تمہارے ساتھ عشا کی نماز پڑھی جیسے کہ تم نے  
 اس جگہ میں مجھ کو دیکھا پھر میں بیت المقدس میں گیا میں نے اوس میں نماز پڑھی پھر میں صبح کی نماز  
 تمہارے ساتھ پڑھی پھر آپ باہر جانے کو واسطے کھڑے ہو گئے میں نے آپ کے کما کی یہ بات آدمیوں سے  
 آپ نہ کہنے آپ کی تکذیب کرینگے اور آپ کو ایذا پہنچا دیں گے آپ نے فرمایا واللہ میں اوں آدمیوں  
 سے کہوں گا آپ نے اوں کو خبر کی آدمیوں نے منکر تعجب کیا اور کہا کہ ہم نے اسکی مثل پہ گز نہیں  
 سنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے کہا اے جبریل میری قوم میری تصدیق  
 نہ کرے گی جبریل علیہ السلام نے کہا آپ کی تصدیق ابو بکر کریں گے اور وہ صدیق ہیں اور بہت سے وہ  
 آدمی کہ نماز پڑھتے تھے اور اسلام لائے تھے فتنہ میں مبتلا ہو گئے آپ نے فرمایا میں مقام حجر میں کھڑا ہوا  
 اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو مجھ پر ظاہر کر دیا میں اوں لوگوں کو بیت المقدس کی نشانیوں سے  
 خبر دیئے لگا اور میں اوس کی طرف دیکھتا جاتا تھا بعض آدمیوں نے مجھ سے پوچھا مسجد کے کتنے  
 دروازے ہیں میں نے اوس کے دروازوں کی گنتی نہیں کی تھی میں اوں دروازوں کی طرف دیکھنے لگا  
 اور ایک ایک دروازہ میں شمار کرتا جاتا تھا اور اوں لوگوں کو خبر کرتا تھا اور اوں کے اوں قافلوں  
 سے جو راستہ میں تھے اور قافلوں میں جو نشانیاں تھیں اونسے میں خبر دیتا تھا جیسی میں نے اوں کو  
 خبر دی تھی ویسی ہی اوںہوں نے اوں قافلوں اور علامتوں کو پایا اور اللہ تعالیٰ نے و ما جعلنالروایا  
 النبی اربابا للافقہ للناس کو نازل فرمایا ام ہانی رضی اللہ عنہا کہ یہ روایا معنی مشاہدہ تھا جس کو آپ نے  
 اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اس کی روایت ابن عساکر نے کی ہے۔

یہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج کے بیان میں مہل  
 طور پر وارد ہوئی ہیں

ابو نعیم نے غزوہ فہ سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو اپنے  
 سفر بیت المقدس کی خبر دی قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ ہم کو خبر دیں

کہ ہماری کیا چیز کم ہو گئی تھی اور آپ جو بات کہتے ہیں اسکی نشانی دیکھائیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری اونٹنی خاکستری رنگ کم ہو گئی تھی اور اوس پر تمہارا تجارتی سامان پا چکا لدا ہوا تھا جبکہ وہ اونٹنی آئی تو قریش نے کہا جو شے اوس پر تھی آپ ہم سے اسکی تعریف بیان کریں جو شے اوس پر تھی جبریل علیہ السلام نے اوس سب کو آپ کے واسطے پسلا دیا جو شے اوس پر تھی آپ اسکی طرف دیکھتے تو اپنے قریش کو اس شے سے خیر دی اور وہ کھڑے ہوئے دیکھ رہے تھے اس واقعہ قریش کو شک اور کندیب کو زیادہ کر دیا۔

بیہقی نے اساطیر بن نصر کے طریق سے اسمعیل بن عبد الرحمن سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی اور آپ اپنے اپنی قوم کو قافلہ کے رفیقوں اور قافلہ کی علامت سے خبر کی تو قوم کے لوگوں نے آپ پر چپا کہ وہ لوگ کب آویں گے آپ نے فرمایا چار شنبہ کے روز جبکہ چار شنبہ کا روز تھا قریش ایک بلند جابے پر چڑھ کے دیکھ رہے تھے اور دن ڈھل گیا تھا قافلہ نہیں آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی آپ کے واسطے دن میں ایک ساعت زیادہ کر دی گئی اور آفتاب آپ کے لئے روک دیا گیا آفتاب کسی پر نہیں پھیر گیا ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اوس دن کہ قافلہ آیا اور یوشع بن نون کی طرف آفتاب اوس وقت پھیر گیا تھا جس وقت یوشع نے جبارین سے قتال کیا تھا۔

ابن ابی شیبہ نے (مصنف) میں۔ اور ابن جریر نے عبد اللہ بن شداد سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تو ایک ایسا چوپایہ لایا گیا جو پھر سے چوٹا اور گدھے سے بڑا تھا جہاں پر اسکی نگاہ پڑتی تھی وہاں اپنا قدم رکھتا تھا اوس کا نام پراق ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین کے قافلہ کے پاس سے گذرے قافلہ کے اونٹ بہاگ گئے اونہوں نے اپنے آپس میں کہا یہ کیا واقعہ ہے اونہوں نے کہا کہ ہم کوئی شے نہیں دیکھتے ہیں یہ نہیں ہے مگر ایک ہوا ہے جس سے اونٹ بہاگے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس میں آئے اور دو برتن لائے گئے ایک میں خمر تھی اور دوسرے میں دودھ تھا آپ نے دودھ لے لیا جبریل

نے کہا کہ آپ کو اور آپ کی امت کو ہدایت ہوئی پر آپ مضر کی طرف گئے۔

ابن سعد نے کہا ہے کہ ہکمو واقدی نے ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی سبہ و غیرہ اسبہ بن ابی حادہ بن سے خبر دی ہے ان راویوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کے سوال کیا اُروڑ تھے کہ جحکو بنت اور دوزخ تو دکھلا ہجرت سے اٹھا رہے تھے پہلے رمضان کی رات تا بہ شمس تہنیکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان میں چپ سو رہے تھے آپ کے پاس جبریل اور میکائیل علیہم السلام آئے اور دونوں نے آپ کے کہا کہ جس شے کا اپنے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تھا اس کی طرف آپ تشریف لیجئے جبریل اور میکائیل آپ کو مقام اور زمزم کے درمیان لے گئے اور معراج لائی گئی یکایک آپ نے معراج کو منظر میں احسن و یکساں جبریل اور میکائیل علیہما السلام آپ کو کل آسمانوں کی طرف لے گئے آپ نے آسمانوں پر انبیاء سے ملاقات کی اور سدرۃ السنن تک پہنچ کر اور جنت اور دوزخ کو دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ میں ساتویں آسمان تک پہنچا میں نے کچھ نہیں سنا مگر قلموں کی آوازیں اور پانچ نمازیں آپ پر فرض کی گئیں جبریل نمازل ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نمازیں اُن کے اوقات معینہ میں پڑھائیں اس حدیث کی روایت ابن عساکر نے کی ہے۔

حاکم نے (کتاب الرویۃ) میں کعب لاجبار سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رویت اور اپنے کلام کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان تقسیم کیا تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دوبار دیکھا اور موسیٰ علیہ السلام نے دوبار اللہ تعالیٰ سے کلام کیا۔

### فوائد

کثیر علماء اس طرف گئے ہیں کہ معراج دوبار واقع ہوئی ہے اور اس دوبار کی معراج کے ساتھ اس اختلاف کے درمیان جو حدیثوں میں واقع ہے جمع کیا ہے جن لوگوں نے اس قول کو اختیار کیا ہے اون میں سے ابو النصر قشیری اور ابن العربی اور سہلی بن اور شیخ عز الدین بن عبد السلام



نے کہا ہے کہ معراج خواب اور بیداری دونوں حالتوں میں واقع ہوئی ہے معراج مکہ میں اور مدینہ میں واقع ہوئی خواب میں معراج کے واقع ہونے کا نکتہ یہ ہے کہ پہلے سے نفس اوس کے ساتھ صالح ہو اور نفس کے واسطے یہ تمہید ہو کہ جس وقت معراج بیداری میں واقع ہو تو نفس پہلے ہو جائی جیسے آپ کی ابتدا نبوت میں رویا صادقہ ہوتی تھی تاکہ امر نبوت آپ پر سہل ہو جاوے اور ابو شامہ اس طرے کہ میں کہ آپ کو معراج بار بار ہوئی ہے اور انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کو جس کی روایت بزار نے کی ہے اور سابق میں آچکی ہے منکر دانا ہے حافظ ابن حجر رحمہ نے کہا ہے کہ معراج میں تعدد بعید نہیں ہے اور وقوع تعدد بعید نہیں ہے مگر اسکی مثل میں کہ آپ نے ہر ایک نبی سے سوال کیا اور نماز فرض کی گئی اور اس کی مثل جو امور ہیں اگر یہ کہا جاوے کہ معراج متعدد ہوا ہوئی اس طور کہ خواب میں واقع ہوئی تو یہ تمہید تھی پہر خواب کے موافق بیداری میں معراج واقع ہوئی تو یہ امر بعید نہیں ہے حافظ ابن حجر نے کہا ہے کہ مدینہ منورہ میں خواب میں معراج مکرر واقع ہوئی ہے اور ابن المنیر نے معراج کے اسرار میں ایک نفیس کتاب تالیف کی ہے اوس کتاب میں جو اسرار ذکر کئے ہیں اون میں سے یہ ہے کہ اولاً آپ کو بیت المقدس تک معراج ہوئی پھر آسمان تک اس میں حکمت یہ تھی کہ وہ ہجرت میں حاصل ہوں اس لئے کہ اکثر انبیاء کی ہجرت بیت المقدس تھی بیت المقدس تک جانے میں آپ کو فی الجملہ کوچ حاصل ہوا یہ اسلئے تھا کہ مختلف فضائل کے درمیان آپ جمع کرن اور آپ کے اوس صدق بیان کی طرف راستہ کا وجود ہو جو آپ نے بیت المقدس کی علامتوں سے لوگوں کو خبر دی تھی اور لوگوں نے اون علامات میں آپ کی تصدیق کی تھی اور بقیہ اون امور میں جن کو آپ نے ذکر کیا آپ کی تصدیق لازم آئی بخلاف اوسکے کہ اگر آپ کو ابتدا آسمان تک معراج ہوتی تو یہ امور ظہور میں نہ آتے اور اون اسرار میں سے کہ کتاب مذکور میں ذکر کیا ہے یہ ہے کہ آپ کا اکرام مناجات کے ساتھ بر سبیل مناجات تھا جیسے کہ آپ نے اپنے آپ سے قول (بیانا) کے ساتھ اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور موسیٰ علیہ السلام کے حق میں اکرام بالمناجات ایک معیار پر اور استعداد پر موقوف تھا

اوس میں انتظار تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انتظار کا الم اوٹھا دیا گیا اور اون اسرار  
میں سے جو کتاب مذکور میں ذکر کیا ہے یہ ہے کہ ابن حبیب نے یہ ذکر کیا ہے کہ آسمان اور زمین کی  
درمیان ایک دریا ہے جس کا نام مگفوت ہے زمین کا دریا بہ نسبت اوس کی ایسا ہے جیسے کہ  
محیط سے ایک قطرہ ہو کہا ہے کہ اس صورت میں یہ ہوا ہو گا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
واسطے وہ دریا پھٹ گیا ہو گا یہاں تک کہ اوس کے اوس پار آپ گئے ہوں گے اوس دریا کا  
پھٹ جانا موسیٰ علیہ السلام کے واسطے دریا کے پٹ جانے سے اعظم ہے اور اون اسرار میں  
سے جو کتاب مذکور میں ذکر کیا ہے یہ ہے کہ آسمان کے دروازے بند باقی کو گویا تھک کہ جبریل ۴  
نے اونکو کھلوانا چاہا اور آپ کے آنے سے پہلے دروازوں کے کھولنے کا تہیاء نہیں کیا گیا یہ اس لئے  
تھا کہ اگر پہلے سے کھول دئے جاتے تو آپ کو یہ ظن ہوتا کہ آسمان کے دروازے ہمیشہ کھلے رہتے  
ہیں پس وہ باقی رکھے گئے تاکہ آپ کو معلوم ہو جاوے کہ اونکا کھلنا آپ کے واسطے تھا اور اس واسطے  
یہ امر تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا تھا کہ آپ کو اس بات پر مطلع کر دے کہ آپ اہل آسمان کی پاس  
معروف ہیں جبریل علیہ السلام کے ساتھ آپ تھے جبکہ اہل آسمان فی جبریل ۴ سے پوچھا تو انہوں نے  
کہا میرے ساتھ محمد مصلح میں اہل آسمان نے بھی پوچھا کیا آپ کے پاس کوئی بھیجا گیا ہے اور اہل  
آسمان نے مثلاً جبریل علیہ السلام سے یہ نہیں پوچھا کہ محمد کون شخص ہے۔

یہ باب ان آیات و بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
حضرت عائشہ سے نکاح کیا وہ آیات ظہور میں آئے تھے

شیخین نے عائشہ رض سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تجھ کو دوبار  
خواب میں دکھلایا گیا ہوں میں ایک مرد کو دیکھ رہا تھا اوس نے تمکو حریر کے پارچے میں اوٹھایا تھا  
وہ یہ کہتا تھا یہ آپ کی بی بی ہیں میں اوس پارچے کو کھولتا اور تم کو دیکھتا تھا اور میں یہ کہتا تھا کہ اگر  
یہ امر اللہ تعالیٰ کے پاس سے ہے تو اللہ تعالیٰ اسکو جاری کر لے گا۔

واقعی اور حاکم نے حبیب مولیٰ عروہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ حضرت خدیجہ نے رحلت فرمائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کا تم کیا جبریل علیہ السلام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو گہوارہ میں لائے اور کہا یہ آپ کے بعض غمون کو دور کر دین گی اور حضرت خدیجہ سے عائشہ میں خلف ہوگا (خلف وہ ہے جو ایک کو پیچھے آوے)

ابو یعلیٰ اور بزار اور ابن ابی عمر العدنی اور حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح نہیں کیا یہاں تک کہ جبریل میری صورت آپ کے پاس لائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایسے حال میں نکاح کیا کہ میرے جسم پر بچوں کا لباس تھا میں لڑکی تھی جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کیا اللہ تعالیٰ نے مجھ میں حیا پیدا کر دی اور میں صغیرہ تھی۔

یہ باب اس آیت کے بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سودہ بنت زمعہ کو نکاح کیا تھا وہ آیت وقوع میں آئی تھی

ابن سعد نے کلبی کے طریق سے ابوصالح سے ابوصالح نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت سودہ بنت زمعہ سکران بن عمرو سہیل بن عمرو کے بہائی کے پاس تھیں انہوں نے خواب میں دیکھا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سامنے سے آ رہے ہیں یہاں تک کہ آپ نے اون کی گردن پر قدم رکھ دیا حضرت سودہ نے اس خواب کو اپنے شوہر سے ذکر کیا اسے کہا اگر یہ خواب سچا ہوگا تو میں ضرور مجاؤں گا اور محمد صلعم تم سے نکاح کریں گے پھر حضرت سودہ نے دوسری شب کو خواب میں دیکھا کہ آسمان سے ایک چاند اوپر آ رہا ہے اور وہ لیٹی ہوئی ہیں انہوں نے اپنے شوہر کو خبر کی اس نے شوہر سے کہا اگر تمہارا یہ خواب سچا ہوگا میں زندہ نہ رہوں گا مگر تھوڑی مدت یہاں تک کہ میں مجاؤں گا اور تم میرے بعد نکاح کر لو گی سکران اسی دن مجا ہوا اور تھوڑی

دنون زندہ رہا یہاں تک کہ مگر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سووہؓ کو نکاح کر لیا۔

یہ باب اس آیت کے بیان میں ہے جو رفاعہ کے اسلام لانے میں واقع ہوئی

حاکم نے رفاعہ بن رافع الزرقی سے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اسکو صحیح کہا ہے رفاعہ اور رفاعہ کا خالہ زاد بھائی معاویہ بن عفرادونون اپنے مکان سے نکلے یہاں تک کہ مکہ معظمہ میں آئے اور یہ واقعہ اس سے قبل تھا کہ انصار سے قحط سالی نکل جاوے رفاعہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے رفاعہ پر اسلام ظاہر کیا اور پوچھا آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کو کس نے پیدا کیا ہے رفاعہ نے کہا ہم نے کہا اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے آپ نے پوچھا تم کو کس نے پیدا کیا ہے رفاعہ نے کہا ہم نے کہا اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے آپ نے پوچھا ان جنوں کو کس نے بنایا ہے رفاعہ نے کہا ہم نے کہا ہم نے بنایا ہے آپ نے پوچھا عبادت کے ساتھ خالقِ حق ہے یا مخلوق شے پس تم لوگ اس کے حق ہو کہ بت تمہاری عبادت کریں تم نے جن کو بنایا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کا حق ہے کہ جس شے کو تم نے بنایا ہے اس کی عوض اللہ تعالیٰ کی تم عبادت کرو اور میں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ کی شہادت اور اس امر کی طرف بلاتا ہوں کہ تم صلہ رحمی کرو اور ترک سرکش کرو رفاعہ نے کہا ہم نے آپ کے کہا کہ آپ جس مذہب کی طرف ہٹکو بلاتے ہیں اگر وہ باطل ہے ضرور وہ معالیٰ امور اور محاسن اخلاق سے ہے رفاعہ نے کہا پر میں چلا گیا میں نے ارادہ کیا اور سات تیر نکالے اور آپ کے واسطے میں نے اون سات تیروں میں سے ایک تیر تیر لیا میں بیت اللہ کے سامنے ہو گیا اور میں نے اون سات تیروں سے تفاعل کیا اور میں نے یہ دعا کی اے میرے اللہ تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس مذہب کی طرف بلاتے ہیں اگر وہ مذہب حق ہے تو آپ کا تیر سات بار نکال میں نے تیر کا استعمال کیا وہ تیر سات بار نکلا میں نے پکار کر کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وانی محمد رسول اللہ۔

یہ یاباؤن آیا کے بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ذات  
مبارک کو قبائل عرب کے سامنے پیش فرمایا یہ آیات ظاہر ہو کر

بیہقی نے ابن شہاب اور یحییٰ بن عقیبہ کے طریق سے روایت کی ہے دونوں راویوں نے کہا  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہرج کے زمانہ میں اپنی ذات مبارک کو قبائل عرب کے روبرو پیش فرماتے  
تھے اپنے بنی ثقیف کے روبرو اپنی ذات مبارک کو پیش فرمایا اونہوں نے اسلام قبول نہیں کیا  
آپ پلٹ کے آئے آپ ایک دیوار کے سایہ میں ٹھہرے اس وقت آپ نگلیں تھے اور اس دیوار  
کے پاس عتبہ بن ربیعہ اور شعیبہ بن ربیعہ دونوں تھے جبکہ ان دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کو دیکھا تو اونہوں نے اپنے غلام عداس نامی کو جو کہ نصرانی اور اہل نینوی سے تھا آپ کے پاس بھیجا  
جبکہ عداس آپ کے پاس آیا آپ نے اوس سے پوچھا تو کوئی سرزمین کا رہنے والا ہے عداس نے  
کہا میں اہل نینوی سے ہوں آپ نے اوس سے فرمایا صلح مردیوس بن متی کے ملک کا رہنے والا  
ہے اوس نے آپ سے پوچھا آپ کو یونس بن متی کو کس نے بتلایا آپ نے فرمایا میں رسول اللہ ہوں  
اور اللہ تعالیٰ نے یونس بن متی کی خبر سے مجھ کو خبر دی ہے عداس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے واسطے سجدہ میں گرا اور آپ کے قدم چومنے لگا جبکہ عتبہ اور شعیبہ نے دیکھا کہ ان کا غلام رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدہ میں گرا ہے اور اوس نے آپ کے قدم چومے ہیں دونوں چیپ ہو رہے جبکہ عداس  
اون دونوں کے پاس آیا تو اونہوں نے اوس سے پوچھا تیرا کیا حال ہے تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ  
کیا اور اون کے قدموں کو بوسہ دیا ہم نے تجھ کو نہیں دیکھا کہ تو نے ہم لوگوں کو نہیں سوسکی کے ساتھ  
ایسا کیا ہوتا عداس نے کہا کہ یہ مرد صالح ہے اس نے مجھ کو ایک ایسی شے کی خبر دی کہ میں نے  
اوس سے کہنا کہ اوس رسول کی شان سے پوچھا تا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف بھیجا ہے  
اوس رسول کا نام یونس بن متی ہے عتبہ اور شعیبہ دونوں سنکر ہنسنے اور عداس سے کہا ایسا نہ کہ  
تجھے نصرانیت سے پھیر دے یہ بڑا فریبی مرد ہے۔

شیخین نے حضرت عائشہ رضی سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا ہے کہ حضرت عائشہ رضی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا یوم احد سے زیادہ سخت کوئی دن آپ پر آیا ہے آپ نے فرمایا جو امر کہ میں نے تمہاری قوم سے دیکھا اوس سے زیادہ سخت دن یوم العقبہ تھا میں نے اپنے آپ کو عبد بایل کے رد و برو میں کیا جس شے کا میں نے ارادہ لیا تھا اوس نے اوس کو قبول نہیں کیا میں سید ہاجلا گیا اور اوس وقت غمگین تھا مجھ کو اوس غم سے اتفاقہ نہیں ہوا مگر اوس وقت کہ میں مقام قرن الثعالب میں پہنچا میں نے اپنا سراوٹھایا ایک ایک میں نے ایک ابر کو دیکھا جس نے مجھ پر سایہ کیا تھا میں نے ایک ایک دیکھا کہ وہ جبریل علیہ السلام تھے انہوں نے مجھ کو پکارا اور مجھ سے کہا کہ آپ کی قوم نے جو بات آپ کے کہی اور آپ کی بات جو روکی اللہ تعالیٰ نے اوس کو سنا ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کے پاس ملک البجبال کو بھیجا ہے قوم کے باب میں جو چاہیں آپ اوس کو حکم دین پر ملک البجبال نے مجھ کو پکارا اور مجھ کو سلام کیا پھر اوس نے مجھ سے کہا کہ آپ کی قوم نے جو بات آپ کے کہی ہے اوس کو اللہ تعالیٰ نے سنا ہے اور میں ملک البجبال ہوں اور آپ کے رہنے مجھ کو آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ جس شے کی واسطے آپ چاہیں مجھ کو حکم دین اگر آپ چاہیں تو اوشین دو پہاڑوں کو میں اون لوگوں پر ملا دوں (وہ اون کے درمیان ہلاک ہو جائیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک البجبال سے فرمایا بلکہ میں یہ امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اون لوگوں کی پشتوں سے اون لوگوں کو پیدا کرے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کچھ مشرک نہ کریں۔

یہی اور ابو نعیم نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے حدیث کی ہے کہ جبکہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ امر کیا کہ اپنی ذات کو قبائل عرب پر ظاہر کریں آپ مکان سے نکلے اور میں اور ابو بکر الصدیق آپ کے ساتھ تھے ہم عرب کی مجالس میں سے ایک مجلس کی طرف گئے اہل مجلس میں مفروق ابن عمرو اور ہانی بن قبیصہ تھا مفروق نے پوچھا آپ کس شے کی طرف بلائے ہیں آپ نے فرمایا

لا الہ الا اللہ حمدہ لا شریک لہ وان محمداً نبیہ و رسولہ کی شہادت اور اس امر کی طرف بلاتا ہوں کہ تم لوگ مجھے دوست رکھو اور میری مدد کرو اس لئے کہ قریش امر الہی پر غالب آگئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے رسولوں کو جوڑنا ٹھیرایا ہے اور حق سے باطل کے ساتھ مستغنی ہو گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ غنی اور حمید ہے مفروق نے آپ کی تقریر سن کر کہا واللہ میں نے اس کلام سے احسن کوئی کلام نہیں سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قل تعالوا اتل ما حرم ربکم آخر آیت تک پڑھا مفروق نے سن کر کہا واللہ یہ کلام اہل زمین کے کلام سے تین ہے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الشرایم بالعدل والاحسان کو آخر آیت تک پڑھا مفروق نے سن کر کہا واللہ آپ نے مکارم اخلاق اور محاسن اعمال کی طرف بلایا ہے جس قوم نے آپ کی تکذیب کی ہے انہوں نے انک کیا ہے اور آپ پر غلبہ کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ دیکھ لو گے تم لوگ نہ ٹھیرو گے مگر تھوڑی مدت یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو کسریٰ کے ملک اور اون لوگوں کے شہروں اور مالوں کا وارث کر دینگا اور اون کی عورتوں کو تمہارے تصرف میں دینگا اور تم لوگ اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور تقدیس کرو گے۔

ابونعیم نے خالد بن سعید کے طریق سے خالد نے اپنے باپ سے اور اس کے باپ نے اون کے دادا سے روایت کی ہے کہا ہے کہ بکربن وائل کے لوگ مکہ کو حج میں آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ان لوگوں کے پاس چلو اور جبکہ اون کے سامنے پیش کرو ابوبکر الصدیق اون لوگوں کے پاس گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اون کے روبرو پیش کیا انہوں نے کہا اتنا انتظار کیجئے کہ ہمارا شیخ حارثہ آجاوے جبکہ حارثہ آیا تو اس نے کہا کہ ہمارے اور اہل فارس کے درمیان جنگ ہے جب ہم اوس امر سے جو ہمارے اور ان کے درمیان ہے فارغ ہو جاویں گے تو ہم پلٹ کے آویں گے اور جو بات آپ کہتے ہیں ہم اس میں غور کریں گے جبکہ ذی فارمین بکربن وائل اور اہل فارس آپس میں جنگ کے لئے جمع ہو گئے تو ان کے شیخ نے اون سے پوچھا کہ جس مرد نے تم کو جس امر کی طرف بلایا ہے اوس کی

طرف بلایا اوسکا کیا نام ہے اونہوں نے کہا محمد علیہ السلام نام ہے اونکے شیخ نے کہا کہ وہ تمہارا شعار ہے اونہوں نے اہل فارس پر فتح پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سبب سے اونہوں نے نصرت پائی۔

بخاری نے اپنی تاریخ میں اور بغوی نے اپنی کتاب معجم میں اخرم جمعی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یوم ذی قاریہ پہلا دن ہے کہ عرب نے اس میں اہل عجم سے انتقام لیا ہے۔

بخاری نے اپنی تاریخ میں اور بقی بن مخلد نے اپنی مسند میں اور بغوی نے اس کی شل بشیر بن زید الضبعی کی حدیث سے روایت کی ہے اور کلبی نے کہا ہے کہ ابو صامح نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ذی قاریہ جنگ کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کیا گیا آپ نے فرمایا وہ اول دن ہے کہ اہل عرب نے اہل عجم سے انتقام لیا ہے اور میرے سبب سے عرب کو عجم پر نصرت ہوئی شیخ جلال الدین سیوطی رحم فرمائے ہیں کہ آمدی نے دیوان اعشی کی شرح میں جو کچھ تصریح کی ہے میں نے اوس کو دیکھا ہے کہا ہے کہ یوم ذی قاریہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کے بعد ہوا ہے اور یہ کہا ہے کہ بنی بکر نے اہل فارس سے جو حرب اور قتال کیا اوس کو جبریل علیہ السلام نے آپ کو دکھلایا آپ نے دو بار یہ دعا کی اللہم النصر بکربن وایل اور تیسری بار یہ ارادہ کیا کہ بکربن وایل کے واسطے یہ دعا کریں کہ اون کو ہمیشہ نصرت ہو جبریل علیہ السلام نے آپ کے کہا آپ مستجاب الدعوت ہیں جبوقت آپ بنی بکر کے واسطے ہمیشہ نصرت کی دعا فرماویں گے تو اون کے مقابلہ میں کوئی جنگ نہ ہوگی وہ سب پر غالب رہیں گے جبکہ آپ نے اوتکے لئے دعا کی اور اہل فارس ہباگ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرور کی حالت میں تبسم فرمایا اور یہ فرمایا یہ اول دن ہے کہ اس میں عرب نے عجم سے انتقام لیا ہے اور عرب کو میرے سبب سے نصرت ہوئی ہے۔

واقدی اور ابو نعیم نے عبد اللہ بن العصبیہ سے عبد اللہ نے اپنے باپ کے اور



اون کے باپ نے اونکے دادا سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مقام منامین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے آپ نے ہکو دعوت اسلام دی ہم نے آپ کے فرمائے کو قبول نہیں کیا اور ہمارے واسطے انکار میں خیر نہ تھی اور ہمارے ساتھ میسرہ بن مسروق العبسی تھا اوس نے ہم سے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ حلف کرتا ہوں اگر اس مرد کی ہم تصدیق کریں گے اور ہم اسکو سوار کر آئیں گے یہاں تک کہ ہم اس کو اپنے کجاوون کے درمیان اوتاریں گے تو یہ پسندیدہ بات ہوگی میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ حلف کر کے کہتا ہوں کہ اس مرد کا مضر در نظامہ اور غالب ہونیوالا ہے یہاں تک کہ جہاں پہونچنے کی جگہ ہے وہاں تک پہونچے گا قوم کو انکار کیا اور ملیٹ کے چلی گئی میسرہ نے پلٹتے وقت اون لوگوں سے کہا ہمارے ساتھ فدا کی طرف مڑ چلو اسلئے کہ فداک میں یہودی لوگ ہیں ہم ان سے اس مرد کا احوال پوچھیں گے وہ لوگ یہودی کی طرف مڑ گئے یہود نے اپنی ایک کتاب نکالی اور اسکو رکھا پہراونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پڑھا کہ نبی امی عربی ہوگا گدھے پر سواری کرے گا اور ایک ٹکڑے پر قناعت کرے گا اور وہ نہ طویل القامت ہوگا اور نہ قصیر القامت ہوگا اور نہ اس کے بال گھونگر والے ہونگے اور نہ ٹنگے ہوئے اسکی دونوں آنکھوں میں سرخی ہوگی اور اس کا رنگ مایل بسرخ ہوگا یہودی نے کہا جس نے تم کو اسلام کی دعوت دی ہے اگر وہ وہی ہے تو تم لوگ قبول کر لو اور اوس کے دین میں داخل ہو جاؤ ہم یہودی لوگ اوس سے حسد رکھتے ہیں اور ہم اوس کا اتباع نہ کریں گے اور ہم لوگوں کو اوسکی طرف سے بہت سے مقامات میں عظیم مصیبت پہونچنے والی ہے اور عرب میں سے کوئی شخص باقی نہ رہے گا مگر اوسکا وہ چمپا کرے گا یا اوسکو قتل کرے گا یہود سے یہ سن کر میسرہ نے کہا اے قوم یہ اظہار ہے میسرہ نے حجۃ الوداع میں اسلام قبول کر لیا۔

واقدی اور ابو نعیم نے ابن رومان اور عبد اللہ بن ابی بکر وغیرہما سے روایت کی ہے ان راویوں نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نبی کندہ کے مکانوں میں آئے اور آپ نے انہیں مبراک کو اون کے روبرو پیش کیا کہ میں نبی ہوں نبی کندہ نے انکا کیا قوم میں جو صغیر شخص تھا

اوس نے کہا اے قوم کے لوگو تم اس مرد کی طرف سبقت کر قبل اسکے کہ لوگ تم سے اسکی طرف سبقت کریں واللہ اہل کتاب تم سے یہ باتیں کہتے ہیں کہ حرم سے ایک نبی ظہور کرے گا اوس کا زمانہ آگیا ہے قوم کے لوگوں نے انکار کیا۔

ابونعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہ اسے کہ مجھ سے کندہ مین کر ایک مرد نے جب کا نام یوسف تھا اپنی قوم کے شیخوں سے حدیث کی ہے اُن شیخوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نواب مین یہ دکھایا گیا کہ آپ کی نصرت اہل شہر اور اہل غل کریں گے۔

ابونعیم نے عروہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ انصار سے عقبہ بن سبت لی شیطان لعین نے پہاڑ کی چوٹی پر جا کر پکارا اے معشر قریش یہ نبی اوس اور بنی خزرج میں اُنہوں نے تمہارے قتال کے واسطے باہم حلف کیا ہے قریش کے لوگ مسکرا سو وقت ڈر گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اس آواز سے نہ ڈرو آواز دینے والا اللہ تعالیٰ کا دشمن ابلیس لعین ہے جن لوگوں سے تم خوف کرتے ہو اون مین سے کوئی شخص نہیں سنتا ہے قریش کو یہ بات پہونچی وہ آئے بیان تک کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان اور اسباب کو وہ روزہ تو تھے اور اون لوگوں کو نہیں دیکھتے تھے پہر پلٹ کے چلے گئے۔ اور ابونعیم نے زہری سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

ابونعیم نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقبہ بن آدمیون نے بیعت کی ایک آواز دینے والے نے پہاڑ مین آواز دی وہ ابلیس لعین تھا اوس نے یہ کہا اے معشر قریش اگر تم کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملہ مین کوئی حاجت ہو تو تم لوگ پہاڑ کی ایسی ایسی جگہ مین آپ کے پاس آؤ جو لوگ شرب مین رہتے ہیں اونہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے خلاف کیا ہے او سو وقت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے او کو قوم کے لوگوں مین سے سوا حارثہ بن النعمان کے کسی نے نہیں دیکھا اسکے بعد کے لوگ فارغ ہو گئے حارثہ نے کہا اے نبی اللہ مینے ایک ایسے مرد کو دیکھا ہے جو سفید کپڑے پہنے تھا مین نے او کو

بیگانہ سمجھا وہ آپ کی دہنی جانب کھڑا تھا آپ نے حارثہ سے پوچھا کیا تم نے اوس مرد کو دیکھا حارثہ نے کہا بیشک میں نے دیکھا آپ فرحارثہ سے فرمایا تم نے خیر کو دیکھا وہ جبریل علیہ السلام تھے۔

ابونعیم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نقبا کو لیا تو یہ فرمایا کہ کوئی شخص کسی قسم کا دوسو سو نہ کرے میں نہیں لینے والا ہوں مگر اُن کو کو نکو جنگی طرف جبریلؑ نے اشارہ کیا ہے۔

## یہ باب اُن آیات اور معجزات کے بیان میں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت میں واقع ہوئی ہیں

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی نے جبریر سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو یہ وحی بھیجی کہ ان تین شہروں میں سے جس شہر میں آپ نزول کریں گے وہ شہر آپ کا دار ہجرت ہے مدینہ منورہ یا بحرین یا قنسرین۔

بخاری نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے کہا تمہارا دار ہجرت مجھ کو دکھلایا گیا ہے مجھ کو ایک شورہ زار زمین دکھلائی گئی ہے جس میں نخلستان ہیں اور وہ زمین لامتناہی کے درمیان واقع ہے جس وقت آپ نے یہ ذکر فرمایا تو ہجرت کرنے والوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور ابو بکر الصدیق نے ہجرت کا سامان کیا ابو بکر الصدیق سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی جگہ ٹھہرے رہو ابھی نہ جاؤ میں اللہ تعالیٰ سے امید کرتا ہوں کہ مجھ کو ہجرت کا اذن دیا جائے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں پندرہ سال تک اقامت فرمائی سات آٹھ سال تک آپ روشنی کو دیکھتے تھے اور آواز سنتے تھے اور مدینہ منورہ میں دس

سال آپؐ قیام فرمایا۔

بیہقی نے ابن عباس رضی سے یہ روایت کی ہے کہ قریش دارندہ میں جمع ہوئے اور آپؐ کے قتل پر انہوں نے اتفاق کیا جب ریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپؐ کو یہ اصر کیا کہ جس جگہ آپؐ شب کو سوتے ہیں وہاں شب کو نہ سوتے اور قوم فرج کو مکر کیا تھا اس سے آپؐ کو خبر کی اور اس وقت آپؐ کو مکہ سے نکلنے کے واسطے اذن دیا۔

بیہقی نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنی قوم کے سامنے نکل کر آئے پھر وہ لوگ آپؐ کے دروازہ پر کھڑے تھے اور آپؐ ک ساتھ ایک مٹھی خاک تھی آپؐ اس خاک کو اون لوگوں کے سروں پر چڑھتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے دیکھنے سے اون کو اندہ کر دیا تھا آپؐ کو کوئی نہیں دیکھتا تھا اور آپؐ اس وقت یسن والقرآن الحکیم اللہ تعالیٰ کے قول فاغشینا ہم فہم لا یبصرون تک پڑھ رہے تھے۔

ابن سعد نے ابن عباس اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عائشہ رضی بنت ابوبکر الصدیق اور عائشہ بنت قدامہ اور سراقہ بن جعشم سے روایت کی ہے اس حدیث میں بعض کی حدیث بعض میں داخل ہو گئی ہے ان راویوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے حال میں اپنے مکان سے باہر نکلے کہ قوم کے لوگ آپؐ کے دروازہ پر بیٹھے ہوئے تھے ایک مٹھی سنگریزے آپؐ لئے اور اون کو اون لوگوں کے سروں پر کھیرتے جاتے اور آپؐ یسن کو پڑھتے تھے آپؐ چلے گئے اون لوگوں سے کسی کہنے والے نے پوچھا کس چیز کا انتظار کر رہے ہو انہوں نے کہا نعمہ صلعم کا انتظار کرتے ہیں اس کہنے والے نے کہا واللہ وہ تم لوگوں کی پاس سے چلے گئے انہوں نے کہا واللہ ہم نے آپؐ کو نہیں دیکھا اور اپنی جگہ سے اٹھیں اور اپنے سروں سے مٹی کو جھاڑتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر الصدیق غار ثور کی طرف تشریف لیگئے اور اس میں داخل ہو گئے اور کڑی غار کے دروازہ پر جالاتن دیا اور قریش نے آپؐ کو نہایت ڈھونڈا یہاں تک کہ قریش کے لوگ غار کے دروازہ تک پہنچ گئے

جب غار کے دروازہ پر جالادیکھا تو بعض نے کہا کہ غار کے اس دروازہ پر اتنے زمانہ کی کڑی ہوجے کہ چھ صلعم کے پیدا ہونے سے پہلے کی سب سے پہلے پلٹ گئے۔

ابو نعیم نے محمد بن کعب القرظی سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکان سے نکلے اور اپنے ایک مٹی خاکی اور اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو اندھا کر دیا وہ آپ کو نہیں دیکھتے تھے آپ اوس خاک کو اون لوگوں کے سروں پر اڑا رہے تھے اور آپ یس پڑھ رہے تھے ابو نعیم نے اوپر کی حدیث کی مثل اس واقعہ کو ذکر کیا ہے واقعی اور ابو نعیم نے عائشہ بنت قدامہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں مکان کی کھڑکی سے وضو بدل کے اس طور پر نکلا کہ مجھ کو کوئی نہ پہچانے جو شخص اول مجھ کو بلا بوجہ بل تھا اللہ تعالیٰ نے میرے دیکھنے اور ابو بکر الصدیق کے دیکھنے سے اوس کو اندھا کر دیا یہاں تک کہ ہم دونوں چلے گئے۔

بیہقی نے ابن شہاب اور عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ قریش ہر طرف سوار ہو کر گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈتے تھے اور اہل المیاء کے پاس آدمیوں کو بھیجا دیکھا کہ امر کرتے تھے اور اون کے لئے بڑا انعام ٹھہراتے تھے اور اوس شور جیل پر آئے جسکے غار میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے یہاں تک کہ اوس پہاڑ کے اوپر چڑھ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر الصدیق نے اون کی آواز میں سنیں ابو بکر ڈرے اور اون کو غم اور خوف پیدا ہو گیا اور سوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر الصدیق سے فرماتے تھے لا تحزن ان اللہ معنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیا ابو بکر الصدیق پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اطمینان اور قرار نازل ہوا۔

شعبین نے انس رضی عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ ابو بکر الصدیق رضی عنہ نے مجھ سے یامین کین اور کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار میں تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اگر اون لوگوں میں سے کوئی شخص اپنے قدموں کی طرف دیکھے گا تو وہ ہکوا یا خود مرنے کے نیچے دیکھے گا یعنی ہم اتنے قریب ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو بکر باظنک

بائین اللہ الثما۔

ابو نعیم نے اسما بنت ابوبکر الصدیق رضی عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ ابوبکر الصدیق نے ایک مرد کو غار کے مواجین دیکھا کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرد محکوم ضرور دیکھ رہا ہے آپ نے فرمایا یہ ہرگز ہم کو نہیں دیکھتا اس وقت ملا کہ اس کو اپنے بازوؤں میں چپائے ہوئے ہیں وہ مرد کچھ دیر نہیں ٹھہرا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر الصدیق کے سامنے پیشاب کرنے کے واسطے بیٹھ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر الصدیق اگر یہ مرد محکوم کہتا تو تمہارے مرد و بیٹھتا نہ کرتا اور ابوبکر نے اس حدیث کی مثل حضرت عائشہ رضی عنہا کے طریق سے ابوبکر الصدیق رضی عنہ روایت کی ہے۔

ابن سعد اور ابن مردویہ اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابی مصعب المکی سے روایت کی ہے کہ یزید بن انس بن مالک اور زید بن ارقم اور مغیرہ بن شعبہ کو پایا ہے بیٹے اؤن سے سنا ہے وہ یہ حدیث کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب شب کو غار میں داخل ہوئے اؤس شب میں ایک درخت کو اللہ تعالیٰ نے امر فرمایا وہ درخت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اؤگا اور اؤس نے آپ کو چپا لیا اور اللہ تعالیٰ نے مگر پی کو امر فرمایا اؤس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مواجین اپنا جالا تن دیا اور آپ کو چپا لیا اور اللہ تعالیٰ نے دو جنگلی کبوتروں کو امر فرمایا وہ غار کے منہ پر آکر ٹھہر گئے اور قریش کے نوجوان مرد ہر ایک بطن سے ایک ایک اپنی لائٹھیں اور چوب دستیوں اور تلواروں کے ساتھ آئے یہاں تک آگئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے چالیس ہاتھ کی مقدار پر تھے ایک مرد غار میں دیکھنے لگا اؤس نے غار کے منہ پر دو کبوتروں کو دیکھا وہ اپنے ہمارے ہمارے کے پاس پلٹ گئے کیا اونہوں نے اؤس سے کہا تجھ کو کیا ہو گیا ہے کہ تو غار میں نہیں دیکھتا اؤس نے کہا کہ غار کے منہ پر دو کبوتر بیٹھے دیکھے ہیں اس سے میں نے یہ جانتا ہے کہ غار میں کوئی نہیں ہے اؤس کی یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنی آپ نے یہ چنانکہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کبوتروں کے سبب اؤس کو آپ سے دفع کر دیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اؤن

کہوترون کے واسطے دعا کی اور اون دونوں پر علامت کی گئی اور اون کی جزا فرض کی گئی اور وہ کہوتراوس جگہ سے حرم میں چلے گئے اور اوس جوڑے نے حرم شریف کی ہر ایک چیز میں بچے دئے۔

احمد اور ابو نعیم نے ابن عباس رضی سے یوں روایت کی ہے کہ مشرکین نے مکہ میں ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے باب میں مشورہ کیا بعض نے کہا جس وقت آپ صبح کو اٹھیں تو آپ کو سخت باندہ ڈالو اور بعض نے کہا بلکہ آپ کو قتل کر ڈالو اور بعض نے کہا بلکہ آپ کو مکہ سے نکال دو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین کے اس مشورہ پر مطلع کر دیا آپ اسی رات میں اپنے مکان سے نکلے اور غار میں پہنچ گئے جبکہ مشرکین صبح کو اٹھیں آپ کے قدم کے نشان پر چلے گئے جبکہ نشان قدم دیکھتے ہوئے پہاڑ تک پہنچے شناخت نہ کر سکے وہ لوگ پہاڑ پر چڑھے اور غار کے پاس سے گزرے اونہوں نے غار کے منہ پر مٹری کا جالا دیکھا اور یہ کہا کہ اگر آپ اس جگہ داخل ہوئے ہوتے تو مٹری کا جالا غار کے دروازہ پر ہوتا۔

ابو نعیم نے واقدی کے طریق سے روایت کی ہے کہ ابو ہریرہؓ سے موسیٰ بن محمد بن ابراہیمؓ نے اپنے باپ سے یہ حدیث کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غار میں جہ وقت داخل ہوئے مٹری نے اس غار کے دروازہ پر جالے پر جالا تن دیا جبکہ وہ لوگ غار کے منہ تک پہنچے اون میں سے ایک کہنے والے نے ان سے کہا کہ غار میں چلو امیہ بن خلف نے کہا تمہاری حاجت غار کی طرف نہیں ہوا سئلے کہ اس غار پر ایک مٹری ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد سے قبل کی ہے اسدن سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹری کے مارنے سے ممانعت فرمائی اور فرمایا کہ مٹری اللہ تعالیٰ کے شکرون میں سے ایک لشکر ہے۔

ابو نعیم نے دحلہ بن عطاء بن میسرہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ مٹری نے دوبار جالا تن سے ایک بار داؤد علیہ السلام پر جالا تن تھا جبکہ طاووت اوٹکوڑ ہوئے ہوتا تھا اور دوسری بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر غار میں جالا تن تھا۔

شیخین نے ابو بکر رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہکمو قوم نے ڈھونڈا اون میں سے کسی  
 شخص نے ہکمونین پاپا سوا سراقہ بن مالک کے کہ وہ اپنی گھوڑی پر سوار تھائیے کہا یا رسول اللہ  
 یہ ڈھونڈہنے والا ہمارے پاس پہنچ گیا آپ نے فرمایا لا تحزن ان اللہ معنا جبکہ ہمارے درمیان  
 اور اوسکے درمیان ایک نیزہ کی مقدار یا تین نیزوں کی مقدار فاصلہ تھا رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے اوس پر بد دعا کی اور کہا اے میرے اللہ جس چیز کے ساتھ توجہ ہے وہ کو دیتے  
 کفایت کر اوسکی گھوڑی اوسکو لیکر زمین میں پیٹ تک دس گئی سراقہ نے کہا اے محمد مجھکو  
 معلوم ہو گیا کہ یہ آپ کا عمل ہے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں جس حالت میں ہوں اللہ تعالیٰ  
 مجھکو اس سے نجات دے جو لوگ کہ میرے پیچے ہیں اور آپ کو ڈھونڈ رہے ہیں ان سے  
 واللہ میں چپاؤں گا اور آپ کو نہ بتلاؤں گا آپ نے اوسکے واسطے دعا کی وہ پلٹ کے چلا گیا  
 بخاری و سراقہ بن مالک سے روایت کی ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ کی تلاش میں نکلا  
 یہاں تک کہ جس وقت میں آپؐ نزدیک ہوا میری گھوڑی نے مجھکو لکڑیہ کرکھائی میں کہہ اؤ گیا اور سوار ہو گیا یہاں تک  
 کہ جس وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قزاقی اور آپؐ کی طرف توجہ میں کرتے تھے اور ابو بکر الصدیقؓ کثرت  
 سوا ہر دوسرے دیکھتے تو میری گھوڑی کے اگلے دونوں ہاتھ زمین میں دس گئی یہاں تک کہ دونوں ہاتھ ٹھنوں کا  
 زمین میں پہنچ گئے میں اوسپر سے گر پڑا پھر میں نے گھوڑی کو بانٹا وہ اڑھٹھ کرکھڑی ہو گئی اور وہ  
 اپنے دونوں ہاتھ زمین میں سے نہیں نکال سکتی تھی جبکہ وہ برابر کھڑی ہو گئی تو اوسکے ہاتھوں  
 نے ایسا غبار اڑھایا جو آسمان میں مثل دھان کے بلند تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اور ابو بکر الصدیقؓ کو پکار کے امان چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر الصدیقؓ دونوں  
 میرے واسطے کھڑے ہو گئے جس وقت میں ان حضرات سے روک دیا گیا اور جو کچھ میں نے دیکھا  
 وہ دیکھا میرے نفس میں یہ بات پیدا ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور غلبہ فرما دینگے  
 ابن سعد اور بیہقی اور ابو نعیم نے انس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم اور ابو بکر الصدیقؓ رض مکان سے نکلے ابو بکر الصدیقؓ نے مڑ کر دیکھا ایک ایک سوار نظر



آیا جو اونکے پاس پہنچ چکا تھا ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے کہا اے نبی اللہ یہ سوار ہمارے پاس پہنچ گیا ہے آپ نے فرمایا اللہم اصرعہ وہ سوار اپنے گھوڑے پر سے گر پڑا اوس سوار نے عرض کی یا نبی اللہ جس کام کے واسطے آپ چاہیں مجھ کو حکم دیں آپ نے فرمایا اپنی جگاہ پر ٹھیرا رہو کسی شخص کو نہ چھوڑو کہ ہمارے پاس آوے وہ سوار اول دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کوشش اور سعی میں تھا اور آخر دن میں آپ کی حرارت کر رہا تھا اس باب میں سراقہ ابو جہل کو مخاطب کر کے کہتا ہے

ابا حکم واللہ لو کنست شہدا	لا مرحوبادی از تسبیح قدائمہ
اے ابو حکم خدا کی قسم ہے اگر تو حاضر ہوتا میری گھوڑی کے امر کو واسطے جبکہ اس کے ہاتھ پاؤں زمین میں بہہ چکے	علمت ولم تشکک بان محمد
رسول برہان من ذالقیامہ	

تو جان لیتا اور شک نہ کرتا اس بات میں کہ محمد صلعم برہان حق کے ساتھ رسول ہیں پس کون شخص چھو ایسے رسول کیساتھ برابر نہ کر سکے

ابن عساکر نے واہی سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اچھے کہ ابو بکر الصدیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار میں تھے اون کو پیاس معلوم ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ صدر غار کی طرف جاؤ اور پانی پی لو ابو بکر الصدیق صدر غار کی طرف گئے اور اوس سے پانی پیا ایسا پانی تھا کہ شہ سے زیادہ شیرین اور دودھ سے زیادہ سفید اور خوشبو میں مشک سے زیادہ تھا پھر ابو بکر الصدیق پلٹ کے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو فرشتہ جنت کی نہروں پر موکل ہے اوسکو اللہ تعالیٰ نے امر فرمایا ہے کہ جنت فردوس کی نہر صدر غار میں ڈال دے تاکہ تم اس سے پانی پیو۔

بخاری نے کہا ہے میں نے ابو محمد کو فی سے سنا ہے کہ اچھے کہ جب وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارادہ کیا کہ ہجرت کریں لوگوں نے ایک آواز میں مہنی کہ کہنے والا یہ کہتا تھا

ان یسلم السعدان یصلح محمد	من الامن لا یخشی خلاف الخالف
اگر دو سعد مسلمان ہو جائیں تو محمد صلعم امن ہو جائیگا	اور مخالف کے خلاف سے خوف نہ کریں گے

قریش نے منکر یہ کہا کہ اگر ہم دونوں سعد بن کو جانتے ہوتے تو اونکے ساتھ میرے طور پر پیش آکر  
قریش نے پراگندہ رات میں سنا وہ یہ کہتا تھا ۵

افیا سعد سعد الادوس ان كنت مالغا	و یا سعد سعد اخر جبین الغطارف
اے سعد سعد بنی او سکے اگر تو مانع ہے کچھ	اور اے سعد سعد بن جبین کے جو شریف سردار ہیں
اجیب الی داعی الہدی و تمنیا	علی اللہ فی الفردوس زلفہ عارف

ہدایت لکچار نیا لے کر تم دونوں جواب دو اور تم دونوں اللہ تعالیٰ سے فردوس میں مرتبہ عارف کی تمنا کرو۔

راوی نے کہا ہے کہ سعد اوس سعد بن معاذ رضا اور سعد بن جبین سعد بن عبادہ رضہ ہیں اس  
حدیث کی روایت ابن عساکر نے اس طریق سے کی ہے۔ اور اس حدیث کی روایت ابن ابی الدنیا  
کے طریق سے یوں کی ہے کہ میرے باپ نے مجھ کو خبر دی ہے میرے باپ ہشام بن محمد الکلبی  
نے حدیث کی ہے ہشام سے عبد الحمید بن ابی عبس نے اپنے باپ کے باپ کے باپ کے دادا  
سے روایت کی ہے کہ قریش نے ایک آواز دینے والے کو سنا وہ ابوقبیس پر آواز دے رہا تھا اول  
بیت کو ذکر کیا قریش نے کہا کون سعد ہیں۔ سعد بن بکر اور سعد بن زید مناة اور سعد بن زید  
جبکہ دوسری رات ہوئی تو اوسی شخص کی آواز ابوقبیس پر سنی او سنے دو بیٹوں کو پڑھا اور اس  
بیت کو انہیں زیادہ کیا ۵

فان ثواب اللہ للطالب الہدی	جنان من الفردوس ذات رفارف
تحقیق اللہ تعالیٰ کا ثواب طالب ہدایت کے لئے	وہ بالغ فردوس ہے جسمین عمدہ فرش اور خیمے ہیں

قریش نے یہ منکر کہا کہ یہ سعد سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ ہیں اور بھتی اور خراطی نے اسکی  
مثل روایت کی ہے۔

زبیر بن بکارت نے موفقیات میں۔ اور ابو نعیم نے شہر بن حوشب کے طریق سے ابن عباس  
سے انہوں نے سعد بن عبادہ سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم سے بیعت عقبہ کی میں حضور موت کی طرف بعض حاجت کیا اسطے گیا اور میں نے اپنی

حاجت روائی کر لی پہرین حضرموت سے پلٹا جسوقت میں بعض سرزمین میں تہامین سو گیا اور ایک آواز دینے والے کو سبب کہ وہ یہ شعر پڑھتا تھا خواب سے چونک پڑا۔

ابا عمرو تا بنی السہود	وراح النوم وانقطع الوجود
اے ابو عمرو میرے پاس بیداری آئی	اور خواب گیا اور سونا منقطع ہو گیا

پھر دوسرے نے آواز دی اور یہ کہا۔ یا خرب۔ ذہب بک اللعاب۔ ان العجب العجب بین زہرة و ثرب۔ اوس نے پوچھا وہ کیا امر ہے امی صاحب اوسنے جو ایدیا نبی السلام بعثت بخی الکلام الی جمیع الانام۔ فاخرج من البلد الحرام۔ الی نخل و اطام۔ پھر طلوع ہو گئی میں دیکھنے کو گیا یکایک مینے ایک چپکلی اور ایک سانپ کو دیکھا جو دونوں مردہ پڑے تھے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما نے کہا مجھ کو یہ علم نہ ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت کی ہے مگر اس حدیث سے ابو نعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے اسما بنت ابوبکر الصدیقہ رضی اللہ عنہا نے حدیث کی گئی ہے کہ اسے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی ہم تین راتیں ایسے حال میں تھے کہ کوئی نہ معلوم نہیں ہوتا تھا کہ آپ کس طرف متوجہ ہوئے ہیں یہاں تک کہ جنات میں سے ایک مرد اسفل مکہ سے آیا اور وہاں بیات شعر گارہا تھا اور آدمی اس کے پیچھے جا رہے تھے اس کی آواز سنتے تھے اور اوس کو نہیں دیکھتے تھے یہاں تک کہ وہ اعلیٰ مکہ سے نکلا اور یہ شعر پڑھ رہا تھا۔

جزی اللہ رب الناس خبر جزایہ	رفیقین قال لا خیمتی ام معبد
-----------------------------	-----------------------------

آدمیوں کا رب ایسی جزا دے کہ اوسکی خبر جزا ہوا وں دو رفیقوں کو خیموں نے کہا ام معبد کے دو خیمے ہیں۔ ۱۲۔

لغوی اور ابن شامین اور ابن السکون اور ابن مندہ اور طبرانی اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اسکو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور ابو نعیم نے حرام بن ہشام بن حبیش بن خالد کو طریق سے روایت کی ہے حرام نے اپنے باپ کے اور ان کے باپ نے ان کے دادا سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت مکہ سے نکلے تو مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کے ارادہ سے آپ اور ابوبکر الصدیق اور ابوبکر الصدیق کا غلام عامر بن نفیرہ تھے اور آپ کے راہب عبد اللہ بن الارقیط تھے

ام معبد اخضر اعیانہ کے دو خیموں کے پاس سے گئے ام معبد عمر رسیدہ پارسا اور مردوں سے بات چیت  
 کرنے والی اور تیز چالاک تھی اور قبہ کے صحن میں اعتبار کی حالت میں بیٹھتی تھی پھر لوگوں کو پانی  
 پلاتی اور کھانا کھلاتی تھی ام معبد سے اپنے گوشت اور ہر کو ہر پاتا کہ انکو ام معبد سے خرید کرین ام  
 کے پاس آپنے کوئی شے نہیں پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری دیکھی جو خیمہ کی  
 ایک جانب میں تھی آپنے ام معبد سے پوچھا یہ کیسی بکری ہے ام معبد نے کہا یہ بکری باری کر  
 لا کر کرنے سے بکریوں کی ہمراہی سے رہ گئی ہے اور ان کے ساتھ بکری آپنے ام معبد سے پوچھا  
 کیا اس میں دودھ ہے ام معبد نے کہا یہ بکری اس سے زیادہ پانی پینے کہ دودھ اس کے  
 آپنے کہا کیا تم مجھ کو اس کا دودھ روکنے کے واسطے اجازت دیتی ہو ام معبد نے کہا اگر آپ اس  
 میں دودھ دیکھتے ہیں تو دودھ لین آپنے اس بکری کو منگایا اور اس کے تھن آپنے دوسرے مبارک  
 سے لئے اور اللہ تعالیٰ کا نام مبارک لیا اور ام معبد کے واسطے اس کی بکریوں کے بائیں میں آپ  
 نے دعا فرمائی بکری نے دودھ پئے کیواسطے ٹانگیں نہول دیں اور دودھ اُتار لالی آپنے ایک ایسا برتن  
 مانگا کہ دس آدمیوں کے گروہ کو اتنا سیراب کر دیتا آپنے اس میں ایسا دودھ دوہا کہ بہتا تھا  
 یہاں تک کہ اس پر جہاگ اوٹھ آئے پھر آپنے ام معبد کو پلا یا یہاں تک کہ وہ سیراب ہو گئی پھر  
 آپ نے اپنے اصحاب کو دودھ پلا یا یہاں تک کہ وہ سب سیراب ہو گئے اور ان کے پیٹوں میں گرانی  
 ہو گئی پھر سبے آخر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر دوبارہ سب نے دودھ پیا پھر آپ نے اس  
 ظرف میں پہلی بار کے بعد دوسری بار دودھ دوہا یہاں تک کہ ظرف پیریز ہو گیا پھر اس دودھ کو ام معبد  
 کے پاس آپنے چھوڑ دیا پھر آپنے ام معبد سے بیعت لی اور ام معبد کے پاس سے آپ اور آپ کے  
 ہمراہیوں نے کوچ کر دیا توڑی دیگر گذری تھی کہ ام معبد کا شوہر ابو معبد آیا کہ وہ ملی بھڑیوں کے صحرا  
 سے ہانک کے لارہا تھا جبکہ ابو معبد نے دودھ کو دیکھا تو تعجب کیا اور ام معبد سے پوچھا کہ تیرے  
 پاس یہ دودھ کہاں سے آیا ہے بکری چراگاہ سے دور گرین تھی اس کے پیٹ میں کھانے سگرانی  
 ہے گھر میں دودھ دینے والی کوئی اونٹنی نہ تھی ام معبد نے اپنے شوہر سے کہا واللہ ہمارے پاس

ایک مبارک مرد گذرا اوسکا ایسا ایسا حال تھا ابو معبد نے ام معبد سے کہا مجھ سے اوس مرد کا وصف بیان کرو ام معبد نے کہا میں نے ایسے مرد کو دیکھا کہ ظاہر پاکیزہ روی اور خوبی رکھتا ہے چمکتا روشن چہرہ نیک خلق اور حسین ہے رقت کو عیب مبرا ہے اور اس عیب بری ہے کہ اوسکی کمر موٹی ہو یا پتلی ہو حسین پاکیزہ اور خوبصورت ہے اوسکی دونوں آنکھوں میں سیاہی اور سفیدی نہایت درجہ ہے اور اوسکے پلک خمیدہ ہیں اور اوسکی آواز میں تیزی ہے اور اوسکی گردن میں طول ہے اور اوس کی ڈاڑھی میں کثرت بال ہیں اوسکی بھوین باریک اور دراز اور پیوستہ ہیں اگر وہ خاموش ہوتا ہے تو اوسپر وقار معلوم ہوتا ہے اور اگر وہ کلام کرتا ہے تو اپنا سر اٹھاتا ہے یا پنا ہاتھ اٹھاتا ہے اور کل آدمیوں سے زیادہ جمیل اور خوبصورت نظر آتا ہے اور قریبے کل آدمیوں سے زیادہ شیریں اور احسن معلوم ہوتا ہے شیریں گفتار ہے ہر ایک لفظ اور فقرہ اوسکا جدا جدا ہوتا ہے نہ تو بڑی بات کرتا ہے اور نہ زیادہ بات کہتا ہے گویا اوسکی گفتگو جواہر میں کہ لڑی میں پروئے گئے ہیں وہ میانہ قد ہے زیادہ طویل نہیں ہے اور کوئی آنکھ اوسکو کوتاہی قد سے حقیر نہیں دیکھتی ہے یعنی قد مبارک میں کوتاہی کا عیب نہیں ہے وہ قد ایسی شاخ ہے کہ دو شاخوں کے درمیان ہو اور دیکھنے میں وہ شاخ تینوں شاخوں میں زیادہ سرسبز اور نازک ہو اور مرتبہ میں اون سے احسن ہو اوسکا ایسے رفیق ہیں کہ اوسکو گھیرے رہتے ہیں اگر وہ اون سے کوئی بات کہتا ہے تو وہ رفیق اوسکے روبرو خاموش رہتے ہیں یعنی نہایت ادب کرتے ہیں اور اگر اپنے رفیقوں سے کسی کام کے واسطے امر کرتا ہے تو وہ اوسکی طرف سبقت کرتے ہیں سب رفیقوں کا خدمت ہے اور وہ رفیق اوسکے پاس جمع رہتے ہیں نہ ترش رہے اور نہ تعدی کرتا ہے ابو معبد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ اوصاف سن کر کہا واللہ وہ شخص قریش کا وہی صاحب ہے جس کا جو کچھ ہمارے مکہ میں ہم سے ذکر کیا گیا ہے وہ ذکر کیا گیا ہے صبح کو ایک بلند آواز کہ میں آنی شروع ہوئی لوگ آواز سنتے تھے اور یہ نہیں جانتے تھے کہ آواز دینے والا کون ہے اور وہ اشعار پڑھتا تھا

جزا اللہ رب الناس خیر جزاءہ	رفیقین قالوا خیرتی ام معبد
اللہ تعالیٰ جو آدمیوں کا سب سے اچھا جزا دوں دونوں	رفیقوں کو دے جنہوں نے کہ ام معبد کے دو خیر ہیں
ہمارا ملا مال بالہمدی فامہدت بہ	فقد فاز من امسی رفیق محمد
وہ دونوں رفیق اس خیر میں ہر ایک کے ساتھ ام معبد نے محمد کو	ہدایت پائی جو شخص محمد صلعم کا رفیق ہو وہ کامیاب ہوا
فیال قصی ما ذواللہ عنکم	بہ من فعال لا تحبازی وسودو
اول قصی اللہ تعالیٰ رقم کو گنہگار نہیں کیا اس سول کو	سب سے اُن نیک کاموں اور سرداری کو جن کا بدلہ نہیں ہو
لیس بنی کعب مقام قتاہم	ومقعدہ للمومنین بحر صد
چاہے گیتی بنی کعب کو اونکی جان عورت کا مقام مبارکبادی	اور اس جان عورت کی جگہ مومنوں کی جگہ بہتر ہے
سلوا الخکم عن شاتہا داناہا	فانکم ان تساءلوا الشاة تشہد
تم اپنی بہن ام معبد سے اسکی بکری اور اس کے برتن کو پوچھو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے اُس بکری زودودہ دیا اور	
برتن زودودہ سے بھر گیا تھا اگر تم اس بکری سے پوچھو گے تو اس امر پر گواہی دے گی۔	
دعا بابت شاة حاصل فتحلبت	لہ بصریح ضرة الشاة فرید
اوس بکری کو جو ایک سال تھی رسول اللہ صلعم نے تمہاری بہن ام معبد سے مانگا اوس بکری کے تھن نے	
رسول اللہ صلعم کے واسطے ایسا خالص زودودہ دیا جس پر جاگ تھے یعنی اتنا کثرت سے زودودہ دیا کہ برتن بھر گیا اور	
اوس پر جاگ اڑھٹھ آئے۔	
فغادر ہا رہنا لدیہا بحالب	ترود ہانی مصدر ثم مورد
رسول اللہ صلعم نے اس بکری کو ام معبد کے پاس زودودہ دینے کے لئے رہن چھوڑ دیا یعنی وہ بکری، ام معبد ہی	
کے قبضہ میں رہی جیسے رہن چیز مر تھن کے قبضہ میں رہتی ہے ام معبد اس کو پانی پلانے کی جگہوں میں	
پسیر کے لاتی تھی۔	
اور ابن سعد اور بغوی اور ابو نعیم نے حرین الصباح کے طریق سے ابو معبد سے اسکی مثل	
روایت کی ہے اوس میں طوالت ہے۔	

ابن سعد اور ابو نعیم نے واقعہ کی طرف سے روایت کی ہے کہ اسے کہ مجھ سے خرام بن ہشام نے اپنے باپ سے اون کے باپ سے ام معبد سے روایت کی ہے کہ اسے کہ جس بکری کے تھنوں کو آپ نے لٹکھرو وہ دو ہاتھ وہ بکری ہمارے پاس زمانہ رادۃ تک جو زمانہ خلافت حضرت عمر بن الخطاب ہے (اٹھارہویں سنہ ہجری تک رہی) اور ہم اسکو صبح وشام دوہتے تھے اور قحط سالی کے سبب زمین پر نہ تھوڑا چارا تھا اور نہ بھت تھا۔

بیہقی اور ابن عساکر نے عبدالرحمن بن ابی ملی کے طریق سے ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ میں کہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے عرب کے قبیلوں میں سے ایک قبیلہ میں ہم پہونچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مکان اپنے سامنے دیکھا آپنے اوس کی طرف قصد کیا جسوقت ہم اترے اوس مکان میں کوئی نہ تھا مگر ایک عورت تھی اور ہم جسوقت اترے شام کا وقت تھا اوس عورت کا بیٹا بھیڑون کو ہانک کر لایا اوس عورت نے اپنے بیٹے سے کہا اس بھیڑ کو ان دونوں مردوں کے پاس لیجا تاکہ وہ اسکو فوج کریں اور کہالین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس لڑکے سے فرمایا چھری لیجاؤ اور ایک پیالہ لے آؤ اس نے کہا یہ بھیڑ چراگاہ سے دور رہی ہے اور اس میں دودھ نہیں ہے آپنے فرمایا جاؤ قدح لے آؤ وہ گیا اور قدح لیکر آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس بھیڑ کے تھنوں کو ملا پھر دودھ دوہا یہاں تک کہ قدح بھر گیا پھر آپنے اوس لڑکے سے فرمایا اس دودھ کو اپنی مان کے پاس لیجاؤ اوس کی مان نے وہ دودھ پیا یہاں تک کہ وہ سیراب ہو گئی پھر وہ لڑکا قدح لایا اور آپنے اس سے فرمایا اسکو لیجا اور دوسری بھیڑ کو لے آؤ آپنے اوسکا دودھ دوہا پھر ابو بکر الصدیق نے دودھ پیا پھر وہ لڑکا دوسری بھیڑ لایا پھر اوس بھیڑ کا دودھ دوہا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے کہا ہم رات کو وہاں ٹھیر گئے پھر ہم وہاں سے چلے گئے ام معبد آپ کو مبارک کشتی تھی اور اوسکی بکریں کثرت سے ہو گئیں یہاں تک کہ ام معبد اپنی بکریوں کو دینہ منورہ میں لائی بیہقی نے کہا ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ یہ عورت ام معبد ہے۔

ابو یعلیٰ اور طبرانی اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو حدیث صحیح کہا ہے اور سیاقی اور ابو نعیم نے قیس بن نعمان سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر الصدیق مخفی طور سے گئے ایک غلام کے پاس گئے جو بکریاں چرا رہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہما نے اس غلام سے دودھ پلائے کیواسطے کہا اوس نے کہا میرے پاس کوئی ایسی بکری نہیں ہے جو اوس سے دودھ دوہا جاوے سو اس کے کہان کچھ بھڑین ہیں جو اول موسم سرما میں حاملہ ہوتی تھیں اور وہ جنین اب اونہیں دودھ باقی نہیں رہا آپ نے فرمایا انہیں بھڑیوں کو بلاؤ اوس غلام نے اون بھڑیوں کو بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کے پاؤں کو دودھ دوہنے کیواسطے اپنی پٹلی اور رانوں کے درمیان رکھا اور اوس کے تھنوں کو ملا اور آپ نے دعا فرمائی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ سپہ لائے آپ نے دودھ دوہا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کو پلایا پھر آپ نے دودھ دوہا اور چرواہے کو پلایا پھر آپ نے دودھ دوہا اور آپ نے نوش فرمایا چرواہے نے آپ کے پوچھا آپ کون شخص ہیں واللہ میں نے آپ کی مثل ہرگز نہیں دیکھا آپ نے فرمایا میں محمد اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اوس چرواہے نے پوچھا کیا آپ وہی ہیں جسکو قریش صابی کہتے ہیں آپ نے فرمایا قریش لوگ یہ کہتے ہیں چرواہے نے کہا میں گواہی دیتا ہوں آپ نبی ہیں اور آپ احقر کو لائے ہیں اور آپ نے جو کام کیا ہے وہ نہیں کرتا ہے مگر نبی۔

ابو نعیم نے مالک بن اوس الاسلمی سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہجرت کی حجۃ میں ہمارے اونٹ تھے اون کی طرف آپ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ اونٹ کس شخص کے ہیں کسی نے کہا نبی اسلام کا ایک مرد کے ہیں آپ ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا انشاء تعالیٰ تمکو سلامتی ہے آپ نے اوس سے پوچھا تیرا کیا نام ہے اوس نے کہا مسعود نام ہے آپ نے ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے التفات کیا اور فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ تمکو سعادت ہوگی۔

زبیر بن بکر نے (اخبار الدینہ) میں ابراہیم بن عبد اللہ بن حارثہ سے اونہوں نے اپنی باپ



سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ ﷺ بن الہدم کے پاس اترے کلتوم نے اپنے غلام کو یا نبیج کہہ کے آواز دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر الصدیق سے فرمایا اے ابو بکر تم نے فتح پائی۔

بخاری نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے ان الذی فرض علیک القرآن لراک الی معاد معاد سے مراد مکہ ہے۔

حاکم اور بیہقی نے انس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تین حاضر ہوا بیٹے اوس دن سے زیادہ احسن اور زیادہ نورانی کوئی دن نہیں دیکھا۔

ابن سعد نے انس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ وہ دن تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دن مدینہ میں داخل ہوئے مدینہ کی ہر ایک چیز روشن ہو گئی تھی۔

بیہقی نے عبد اللہ بن الزبیر سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور اپنی سواری کا اونٹ بٹھلایا آپ کے پاس آدمی آئے اور کہا یا رسول اللہ مکان حاضر ہے تشریف لے چلئے آپ کی سواری کا اونٹ آپ کو لیکر اوٹھا آپ نے آدمیوں سے فرمایا اس کو چوڑو کوئی نہ پکڑے اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہے وہ اونٹ آپ کو لے گیا یہاں تک کہ وہ آپ کو منبر کی جگہ لایا آپ نے اوسکو وہیں بٹھلادیا۔

بیہقی نے انس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے انصار لوگ اپنے مردوں اور اپنی عورتوں کو لائے اور عرض کی یا رسول اللہ ہماری طرف تشریف لے چلئے آپ نے اودن سے فرمایا کہ ناقہ کو چوڑو نہ روکو اس لئے کہ یہ منجانب اللہ مامور ہے وہ اونٹنی ابو ایوب الانصاری کے دروازہ پر بیٹھ گئی بنی نجار کی لڑکیاں مکان سے نکلیں وہ دف بجاتی جباتی تھیں اور یہ شعر پڑھتی تھیں ۵

	یا حبذا محمد من جبار		نخن جوار من بنی نجبار	
	محمد صلم کیا اچھے ہمارے ہمسایہ ہیں		ہم بنی نجبار کی لڑکیاں ہیں ۴	
بیہقی نے حضرت عائشہ رضی سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں آئے تو جو تین اور لڑکے یہ شعر پڑھتے تھے ۵				
	من ثنایات الوداع ثنایات ووداع سے مادعا للشد دا ع کو جب تک دعا کرنا اللہ تعالیٰ سے دعا کری		طلع الیدر علینا کو ہم پر چاند طلوع ہوا وجب الشکر علینا کو ہم پر اس کا شکر واجب ہوا	
حاکم اور بیہقی نے صحیفے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں کا دارِ ہجرت مجھ کو دکھایا گیا وہ شہرہ زار زمین ہے کہ پتھریلی زمین کے درمیان ہے یا وہ زمین مقامِ ہجر ہے یا وہ مقامِ شہر ہے صحیفے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مقام سے نکلے اور آپ کے ساتھ ابو بکر الصدیق رضی نکلے اور میں آپ کے ساتھ نکلے کیواسطے قصد کرتا تھا مجھ کو قریش کے دونوں جوانوں نے روک دیا میں اپنی اس رات میں کھڑا رہا اور بیٹیا نہیں لوگوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے اس کو تم سے درویشی کے ساتھ مشغول کر دیا اور مجھ کو پیٹنے کی شکایت نہ تھی وہ لوگ میری یہ حالت دیکھ کر سو گئے اس کے بعد کہ میں قاصد بن گیا اور نہیں لوگوں میں کے بعض میرے پاس آ پھونچے تاکہ مجھ کو پھیر کر لیا وین میں نے اون آدمیوں سے پوچھا کیا تم کو اس کی رغبت ہے کہ میں سوئی کے اوتھے تک دیدون اور تم لوگ میرا راستہ چوڑو دو انہوں نے اس بات کو قبول کر لیا میں انکو کہہ کی طرف بڑھا کر لے گیا اور میں نے اون سے کہا اس دروازہ کی چوڑائی کے نیچے گڑھا کہو دو کہ اس کے نیچے سوئی کے اوتھے ہیں اور میں اون سے یہ کہہ کر وہاں سے نکلا یہاں تک کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قبا میں آسکے قبل آیا کہ آپ قبا سے دوسری جگہ تشریف لے جاوین جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھا یہ فرمایا کہ اے ابو یحییٰ				

یع کے نفعے تین ہین میںے کہا یا رسول اللہ آپ کے پاس مجہ سے پہلے کوئی نہیں آیا اور آپ کو کسی نے خبر نہیں دی مگر جبریل علیہ السلام نے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ مدینہ منورہ میں تشریف لائے آپ کے پاس یہود لوگ جمع ہوئے اور انھوں نے آپ سے سوال کیا اور آپ کے صدق کو پہچانا

ابن سعد نے اور ترمذی اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور ابن دونوں علمائے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور ابن ماجہ اور بیہقی نے عبد اللہ بن سلام سے روایت کی ہے کہ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے آدمیوں نے آپ کی طرف جانے میں سرعت کی میں آدمیوں کے درمیان آیا تاکہ آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھوں جبکہ میں نے آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھا تو میں نے یہ پہچانا کہ آپ کا چہرہ مبارک کذاب کے چہرہ کی مثل نہیں ہے اول جو بات میں نے آپ سے سنی یہ تھی آپ نے فرمایا ایہا الناس اطعموا الطعام و افشوا السلام و صلوا الارحام و صلوا البائیل و الناس نیام تدخلوا الجنة بسلام اے لوگو آدمیوں کو کھانا کھلاؤ اور فاش طور پر سلام علیک کرو اور آپس میں صلہ رحمی کرو اور رات میں ایسے حال میں نماز پڑھو کہ آدمی سو رہے ہوں جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو گے۔

بخاری نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن سلام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کی خبر سنی عبد اللہ بن سلام آپ کے پاس آئے اور آپ سے کہا میں آپ سے تین باتوں کا سوال کرنے والا ہوں اون تین باتوں کو کوئی نہیں جانتا ہے مگر نبی قیامت کی شرطوں میں سے پہلی کیا چیز ہے اور اہل جنت کا اول طعام کیا ہے اور فرزند کو اوستے باپ کی طرف یا دوس کی مان کی طرف کونسی شے کہنیتی ہے آپ نے فرمایا ان تینوں باتوں کی خبر

جبریل نے ابھی مجھ کو دی ہے اس شرط قیامت کی اول شرط یہ ہے کہ ایک آگ مخلوق کے روپ میں مشرق سے نکلے گی اور مغرب تک جائے گی اور اول طعام جو اہل جنت اوسکو کھادین گے زیادہ چھلی کا جگر ہوگا اور حبوت مرد کی منی عورت کی منی پر سبقت کرے گی تو فرزند کو اوسکے باپ کی طرف کھینچے گی (جو اوس کے باپ سے زیادہ مشابہت ہوگی) اور حبوت عورت کی منی مرد کی منی پر سبقت کرے گی تو فرزند کو اوسکی مان کی طرف کھینچے گی (جو وہ مان کیساتھ زیادہ مشابہ ہوگا) عبد اللہ بن اسلام نے یہ سنکر کہا اشھدان لا الہ الا اللہ واشھدانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ قوم یہود مفتری ہے اور قبل اسکے کہ آپ اون سے میرا احوال پوچھیں اگر میرے اسلام کا علم یہود کو ہوگا تو وہ مجھ پر بھی افترا کریں گے یہودی لوگ آپ کے پاس آئے آپ نے اون سے پوچھا کہ عبد اللہ بن اسلام تم لوگوں میں کیسا مرد ہے یہود نے کہا ہم لوگوں میں اچھا مرد ہے اور اچھے مرد کا بیٹا ہے اور ہمارا سردار ہے اور ہمارے سردار کا بیٹا ہے آپ نے اون سے پوچھا مجھ کو خبر دو اگر عبد اللہ بن اسلام مسلمان ہو جائے کیا تم لوگ مسلمان ہو جاؤ گے یہود نے کہا اللہ تعالیٰ اوسکو اس سے پناہ میں رکھے عبد اللہ بن اسلام نے نکلے اور کہا اشھدان لا الہ الا اللہ واشھدان محمد رسول اللہ یہود نے سنکر کہا عبد اللہ بن اسلام لوگوں میں میرا مرد ہے اور بڑے مرد کا بیٹا ہے اور عبد اللہ بن اسلام کا عیب بیان کرنے لگے عبد اللہ بن اسلام نے کہا یا رسول اللہ یہ وہی بات ہے جس کا میں خوف کرتا تھا۔

بقیہ نے عبد اللہ بن اسلام سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ میں نے رسول اللہ کا احوال سنا اور میں نے آپ کی صفت اور آپ کا نام مبارک اور آپ کی ہیئت کو پہچانا اور اوس امر کو میں نے پہچانا جس کے خیر کی آپ کے لئے امید ہم رکھتے تھے سو میں اس امر کو پہچانتا تھا اور آپ کے باب میں میں خاموش تھا یہاں تک کہ آپ مدینہ منورہ میں تشریف لائے ایک مرد نے آپ کے آٹے کی خبر مجھ کو دی اور میں درخت خرما کے اوپر چڑھا ہوا تھا اوسمیں کچھ کام کر رہا تھا اور میری پہو پہی بیٹی ہوئی تھی جبکہ آپ کے آٹے کی خبر نے سنی میں نے تکبیر کہی یعنی اللہ اکبر کہا

میری پہوپی نے سنکر کہا کہ اگر موسیٰ بن عمران کی خبر تو سنتا تو اس سے زیادہ کہتا میں نے کہا  
اے پھوپھی واللہ وہ شخص موسیٰ بن عمران کا بھائی ہے اوس شے کے ساتھ بھی گیا ہر جس  
شے کے ساتھ موسیٰ علیہ السلام بھیجے گئے تھے میری پہوپی نے مجھ سے پوچھا اے میرے بیٹے  
کیا وہ وہی نبی ہے جس کی ہکو خبر دی جاتی تھی کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث کیا جائیگا میں نے  
اپنی پھوپھی سے کہا ہاں وہی نبی ہے پر میں مکان سے نکل کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
پاس گیا اور میں نے اسلام قبول کیا اسکے بعد اوپر کی حدیث کی مثل ذکر کیا ہے اور اسی حدیث کی  
روایت بیہقی نے سعید القبری کی مرسل حدیث سے اسکی مثل کی ہے اور بیہقی نے یہ زیادہ  
کیا ہے کہ عبداللہ بن سلام نے آپ کے اوس سیاہی کو چاندین سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا وہ دونوں دو آفتاب ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا وجعلنا الليل والنهار آيتين  
فمخونا آية الليل جو سیاہی کہ چاندین سے وہ مجھ سے ابن سلام نے سنکر کہا اشھدان لا الہ الا اللہ  
واشھدان محمد رسول اللہ۔

ابن اسحاق اور بیہقی اور ابو نعیم نے صفیہ بنت جہش سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو دوسرے دن صبح کو میرا باپ اور میرا چچا ابویامر  
بن اخطب آپ کے پاس گئے پر دونوں پلٹ کے آئے میں نے اپنے چچا سے سنا وہ میرے باپ سے  
یہ پوچھتا تھا کیا وہ وہی ہے میرے باپ کے کہا بیشک واللہ وہی ہے میرے چچا نے پوچھا کیا تم  
اوس کو اوٹکی ذات اور صف سے پہچانتے ہو میرے باپ نے کہا بیشک واللہ میں پہچانتا ہوں  
میرے چچا نے پوچھا تمہارے نفس میں اوس نبی کی طرف سے کیا شے ہے کہا واللہ جب تک میں  
زندہ رہوں گا اوسکی عداوت میرے نفس میں رہے گی۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت عوف بن مالک سے کی ہے اور اسکو صحیح حدیث کہا ہے  
کنبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لگے اور میں آپ کے ساتھ تھا یہاں تک کہ آپ یہود کے ایک  
کنیسہ میں داخل ہوئے اور آپ نے اون سے فرمایا اے معشر یہود وہ بارہ مرد مجھ کو کہلاؤ جو یہ

گوایں دیتے ہوں ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک اوس یہودی سے جو آسمان کے نیچے ہے اپنے اوس غضب کو جس کو اللہ تعالیٰ نے اون پر کیا۔ بے معاف کر دے کہایہ سنکر سب یہودی ساکت ہو گئے اور کسی نے اون میں سے آپ کو جواب نہیں دیا پر آپ نے اون کے سامنے اس بات کو ملایا اون میں سے کسی نے آپ کو جواب نہیں دیا جبکہ آپ نے اون کو ساکت دیکھا تو یہ فرمایا تم لوگوں نے انکار کیا ہے واللہ میں حاضر ہوں اور میں عاقب ہوں اور میں نبی برگزیدہ ہوں تم لوگ ایمان لاؤ یا تکذیب کر دو پھر آپ کینسہ سے پلٹے اور میں آپ کے ساتھ تہا تریب تک ہم وہاں سے نکل کر باہر جاؤں یکایک ہم نے سنا کہ ایک مرد ہمارے پیچھے سے یہ کہتا تھا اے محمد آپ ٹھہریں آپ اوس کی طرف متوجہ ہوئے اوس مرد نے یہود سے مخاطب ہو کر کہا اے معشر یہود تم لوگوں میں کون مرد ہے جو کہ بتلاؤ یہود نے کہا واللہ یہ کو یہ علم نہیں ہے کہ ہم لوگوں میں کتاب اللہ کے ساتھ زیادہ عالم اور زیادہ فقیہ تجہ سے اور تجہ سے پہلے تیرے باپ سے زیادہ عالم اور فقیہ اور تیرے باپ سے پہلے تیرے دادا سے زیادہ عالم اور فقیہ ہم لوگوں میں کوئی ہوا ہوا اوس مرد نے یہود سے یہ سن کر کہا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ آپ کے واسطے شہادت دیتا ہوں کہ آپ وہی نبی اللہ میں جسکو تم یہودی لوگ کتاب توراہ میں پاؤ ہو یہود نے سن کر کہا تو جو ہٹ کہتا ہے پھر یہود نے اوس کے قول کی تردید کی اور کہا تو شر ہے یہود کا قول سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے جو کچھ کہا جو ہٹ کہتا تمہاری بات کو اللہ تعالیٰ ہرگز قبول نہ کرے گا اسباب میں اللہ تعالیٰ نے اس آیت شریفہ کو نازل فرمایا قل ارا تیم ان کان من عند اللہ و کفر تم بہ۔ آخر آیت تک۔

احمد اور بیہقی اور طبرانی اور ابونعیم نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ اے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہودی ایک جماعت آئی اور کہا کہ ہم آپ سے چند خصلتیں پوچھتے ہیں اون خصلتوں کو کوئی نہیں جانتا ہے مگر نبی آپ ہم کو اوس کہانے کی خبر دی کہ اسراہیل نے اپنے نفس پر اوس کو حرام کیا تھا اور مرد کی منی سے آپ ہرگز خبر دین کہ منی سے مرد کو نہ کر

پیدا ہوتا ہے اور عورت کیونکر پیدا ہوتی ہے اور یہ خبر دین کہ قوم میں نبی کیونکر رہے آپ نے یہودی فرمایا میں تم کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کیا تم لوگوں کو یہ معلوم ہے کہ اسرائیل سخت مریض ہو گئے اوس مرض سے اون کی علالت دراز ہو گئی اسرائیل نے اللہ تعالیٰ کے واسطے یہ نذر مانی کہ اگر مجھے کو اللہ تعالیٰ اوس علالت سے شفا دیگا تو میں پیٹنے اور کھانے کی چیزیں جو زیادہ مجھ کو دوست ہیں ان کو اپنے نفس پر ضرور حرام کر دوں گا اسرائیل نے شفا پانے کے بعد اونٹ کا دودھ اور اونٹ کا گوشت اپنے نفس پر حرام کر دیا یہود نے سن کر کہا اے اللہ ہمارے بیشک ایسے ہی ہے جیسے آپ نے فرمایا آپ نے یہود سے فرمایا میں تم کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کیا تم لوگ یہ جانتے ہو کہ مرد کی منی کاڑھی سفید ہوتی ہے اور عورت کی منی پتلی زرد ہوتی ہے ان دونوں میں سے جو منی غالب ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرزند اوس سے پیدا ہوتا ہے اور اوس کے ساتھ مشابہ ہوتا ہے یہود نے سن کر کہا اے ہمارے اللہ بیشک ایسی ہی ہے جیسے آپ نے فرمایا آپ نے اون سے فرمایا میں تم کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کیا تم لوگ جانتے ہو کہ زینبی جو ہے اسکی آنکھیں سوتی ہیں اور اسکا دل نہیں سوتا یہود نے سن کر کہا اے ہمارے اللہ بیشک ایسے ہی ہے جیسے آپ نے فرمایا۔

بیہقی نے ابی ظبیان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہمارے اصحاب نے ہم سے یہ حدیث بیان کی کہ اوس درمیان کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے ہم لوگوں کے سامنے ایک یہودی آیا اور اوس نے کہا ای ابو القاسم میں آپ سے وہ مسئلہ پوچھتا ہوں جسکو کوئی نہیں جانتا ہے مگر نبی دونوں میں سے کون سی منی سے فرزند پیدا ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سن کر چپ ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے اس امر کو دوست سمجھا کہ وہ یہودی آپ سے سوال نہ کرتا تو بہتر ہوتا پر ہم نے پہچان لیا کہ یہ امر آپ پر ظاہر ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس یہودی سے فرمایا کہ مرد کا نطفہ سفید اور گاڑا ہوتا ہے اوس نطفہ سے بیٹے اور بیٹے پیدا ہوتے ہیں اور عورت کا نطفہ سرخ اور پتلا ہوتا ہے اوس سے گوشت اور خون

پیدا ہوتا ہے اوس یہودی نے سنکر کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

احمد اور نزار اور طبرانی نے ابن مسعود رضی سے روایت کی ہے کہ اسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب سے باتیں کر رہے تھے ایک یہودی آپ کے پاس سے گذر اقریش نے اوس سے کہا اے یہودی یہ شخص یہ عمر کرتا ہے کہ میں نبی ہوں اوس یہودی نے کہا میں آپ کے ضرور ایسی شے کو پوچھوں گا جسکو کوئی نہیں جانتا ہے مگر میں ان سے پوچھا اے محمد صلعم انسان کس چیز سے پیدا کیا جاتا ہے آپ نے فرمایا اکل سے پیدا کیا جاتا ہے مرد کے نطفہ اور عورت کے نطفہ سے مرد کا نطفہ گاڑا ہوتا ہے اوس نطفہ سے بڑیاں اور پٹھے پیدا ہوتے ہیں اور عورت کا نطفہ تپتا ہوتا ہے اوس نطفہ سے گوشت اور خون پیدا ہوتا ہے یہودی نے سنکر کہا آپ پہلے جو لوگ تھے وہ ایسے ہی کہتے تھے۔

شیخین نے ابن مسعود رضی سے روایت کی ہے کہ اس درمیان کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ کے کہیتون میں جا رہا تھا اور آپ کجور کے ایک پٹھے سے ٹیکا لگا کر ہوئے تھے ہم یہود کو ایک گروہ کی طرف گئے بعض یہود نے آپ سے روح کو پوچھا اور بعض نے کہا آپ نے پوچھا شاید کہ آپ ایسی شے خبر دیں جسکو تم لوگ مکروہ جانتے ہو یہود نے آپ سے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساکت ہو گئے میں نے یہ گمان کیا کہ آپ کو وحی کی گئی ہے جبکہ آپ کی وحی کی حالت بدل گئی آپ نے فرمایا ویسا لونک عن الروح قل الروح من امر ربی آخر آیت تک ابو نعیم نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی علامتوں میں سے کتب منزلہ میں یہ تھی کہ جس وقت آپ سے روح کے باب میں سوال کیا جا بیگا تو آپ روح کی حقیقت کے علم کو اس کے پیدا کر نیوالے کی طرف تفویض کریں گے اور جس چیز میں فلاسفہ اور اہل منطق نے غرض کیا ہے اور جس اور تحفہ سے گفتگو کی ہے اوس سے آپ رگ برہن گئے اوس میں آپ غرض نہ کرینگے سو یہود نے مردح کے سوال سے آپ کا امتحان اس لئے کیا کہ آپ کی جو صفت یہود کی کتاب میں انکی نزدیک ثابت کی گئی ہے اوس سے وہ واقف ہو جا دیں پس آپ کا جواب اس کے موافق ہوا



جو اونکی کتابوں میں ثابت تھا۔

ابن اسحاق اور بیہقی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صوریہ سے فرمایا میں تم کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں تو یہ بیان کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اوس شخص کے باب میں تورات میں رحم کیا ہے جس نے جو روایا ہونے کے بعد زنا کیا ابن صوریہ نے کہا اے میرے اللہ بیشک ایسا ہی ہے واللہ اے ابو القاسم اہل کتاب اس امر کو خوب پہچانتے ہیں کہ آپ نبی مرسل ہیں لیکن وہ لوگ آپ کے حسد کرتے ہیں۔

ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی اور ابو نعیم نے صفوان بن عسال سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک یہودی نے اپنے ایک دوست کو کہا ہلکوا اپنے ساتھ اس نبی کے پاس لے چلو ہم آپ سے اس آیت کو پوچھیں گے ولقد آتینا موسیٰ تسع آیات بینات اون دونوں نے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کچھ شرک نہ کرو اور چوڑی نہ کرو اور زنا نہ کرو اور جس نفس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اوس کو قتل نہ کرو مگر حق کے ساتھ اور جادو نہ کرو اور سود نہ کرو اور بڑے شخص کو صاحب سلطنت کو پاس نہ لیجاؤ تاکہ وہ اوسکو قتل کر ڈالے اور نیک عورت مرد والی پر قذف نہ کرو اور اے یہود تم لوگوں پر خاصۃً یہ لازم ہے کہ تم لوگ شنبہ کے دن تعدی نہ کرو یہ سنکر دونوں یہودیوں نے آپ کے ہاتھ اور پاؤں پر بوسہ دیا اور دونوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی ہیں آپ نے اون سے پوچھا کس شے نے تم کو اسلام لانے سے منع کیا ہے اون دونوں یہودیوں نے کہا حضرت داؤد علیہ السلام نے یہ دعا کی ہے کہ ہمیشہ اون کی ذریت ہی ایک نبی ہو گا اور ہکویہ خوف ہے کہ یہود ہکمو قتل کر ڈالیں گے۔

مسلم نے ثوبان سے روایت کی ہے کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا ایک یہودی عالم آپ کے پاس آیا اور اوس نے آپ سے پوچھا کہ جس دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی تو آدمی کہاں ہونگے آپ نے فرمایا کہ پل کی نزدیک ظلمت میں ہونگے اوس نے پوچھا پل

سے اول کون آدمی گذرے گا آپ نے فرمایا فقراء و مہاجرین گزیریں گے اوس نے پوچھا جس وقت وہ جنت میں داخل ہوں گے تو اون کا تحفہ کیا ہوگا آپ نے فرمایا زیادہ پہلی کا جگر ہوگا اوس نے پوچھا اون کا چاشت کا کمانا اوس جگر کے بعد کیا ہوگا آپ نے فرمایا اون کے واسطے جنت کا وہیل ذبح کیا جائے گا جو جنت کے اطراف سے کھاتا تھا اوس نے پوچھا اوس پر وہ کیا پئیں گے آپ نے فرمایا من عین تسمی سلسبیلہ۔ اوس چشمہ سے پانی پئیں گے جس کا نام سلسبیل ہے اوس یہودی عالم نے سنکر کہا آپ نے سچ فرمایا اسکے بعد اوس نے کہا میں اسلئے آیا ہوں کہ آپ سے اوس شے کو پوچھوں جس کو اہل زمین سے کوئی شخص نہیں جانتا ہے گزری یا ایک دو مرد جاتے ہیں میں اس لئے آیا ہوں کہ آپ پوچھوں لڑکا کیونکر پیدا ہوتا ہے آپ نے فرمایا مرد کی منی سفید اور عورت کی منی زرد ہوتی ہے جس وقت مرد اور عورت دونوں کی منی جمع ہوتی ہے اور مرد کی منی عورت کی منی پر غالب ہوتی ہے تو اللہ کے حکم سے وہ لڑکے کو پیدا کرتی ہے اور جس وقت عورت کی منی مرد کی منی پر غالب ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے لڑکی کو پیدا کرتی ہے یہودی نے سنکر کہا آپ نے سچ فرمایا اور آپ بیشک نبی ہیں یہ وہ پلٹ کے چلا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس یہودی نے مجھ سے جو کچھ پوچھا وہ پوچھا اور میں اوس شے سے کچھ نہیں جانتا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اوس شے کا علم مجھ کو دیا۔

سعید بن منصور اور ابو یعلیٰ اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ اور یزید اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی آیا اور اوس نے کہا اے محمد آپ مجھ کو اون ستاروں کی خبر دیجئے کہ یوسف علیہ السلام نے اون ستاروں کو اپنے واسطے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تھا اون ستاروں کا کیا نام ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس یہودی کو کچھ جواب نہیں دیا جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور اونہوں کو خبر دی آپ نے یہودی کے پاس کسی کو بھیجا جبکہ یہودی آپ کے پاس آیا تو آپ نے اوس سے پوچھا کہ اگر اون ستاروں کی میں تجھ کو خبر دوں گا کیا تو مسلمان ہو جائے گا اوس نے کہا بیشک آپ نے فرمایا خیر ان

طارق۔ ذیال۔ کھان۔ ذوالفجر۔ وثاب۔ یوان۔ قابش۔ ضروح۔ مصنیج۔ فیلق۔ ضیا  
نور اور ستاروں کا نام ہے یوسف علیہ السلام نے ان کو افق آسمان میں اپنے واسطے سجدہ  
کرتے دیکھا تھا یہودی نے سکر کہا واللہ ان ستاروں کو یہی اسم ہیں۔

بیہقی نے کلبی کے طریق سے ابی صالح سے ابو صالح نے ابن عباس رضی سے یہ روایت  
کی ہے کہ ایک یہودی عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوا وہ ایسے وقت آیا  
کہ آپ سورہ یوسف پڑھ رہے تھے اوس نے پوچھا ہے محمد کس نے یہ سورت آپ کو تعلیم کی ہے  
آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو تعلیم کی ہے جبکہ اوس یہودی عالم نے آپ کے سنا تعجب کیا وہ  
یہودی طرف پلٹ کر گیا اور یہودیوں سے کہا واللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کو ویسے ہی پڑھتے  
ہیں جیسے تورات میں نازل کیا گیا ہے اور یہود کے ایک گروہ کو وہ اپنے ساتھ لے گیا یہاں  
تک کہ وہ یہودی آپ کے پاس داخل ہوئے یہودی لوگوں نے آپ کو صفت سوچا نا اور آپ کے  
دونوں شانوں کے درمیان ہر نبوت کو دیکھا آپ سورہ یوسف پڑھتے رہے یہودی آپ کی قرأت  
کو سنتے رہے انہوں نے اس سے تعجب کیا اور اس وقت وہ مسلمان ہو گئے۔

بیہقی نے کلبی کے طریق سے ابی صالح سے ابن عباس رضی روایت کی ہے  
کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود سے فرمایا اگر تم لوگ اپنے قول میں سچے ہو کہ جنت  
اور آدمیوں کے سوا تمہارے واسطے خالص ہے تم لوگ یہ دعا مانگو اللہم امتنا قسم ہے اوس  
ذات کی کہ میری جان اوس کے قبضہ قدرت میں ہے اس کلمہ کو تم یہودیوں میں سے کوئی مرد نہ  
کے گا مگر اوس کا نصاب دہن اوس کے گلے میں لٹک جائیگا اور وہ اوس جگہ مر جائے گا اور یہودیوں  
نے اس دعا کے مانگنے سے انکار کیا اور اس کو کہہ جانا اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کا یہ قول شریف  
ولن تمینوا ابدا آخر آیت تک نازل ہوا۔

(عبد اللہ بن احمد نے (زوائد المسند) میں جابر بن سمور سے روایت کی ہے کہ ایک جرقانی  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے پاس آیا اور اسے پوچھا آپ کے وہ صاحب کمان ہیں جو یہ

زعمر کرتے ہیں کہ میں نبی ہوں اگر میں آپ سے سوال کرونگا ضرور مجھے کو معلوم ہو جائیگا کہ وہ نبی  
میں یا غیر نبی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جرہمقانی نے آپ سے کہا میرے بھائی  
آپ پڑھتے آپ نے اس کے سامنے آیات کتاب اللہ پڑھیں جرہمقانی نے رنکا کہا واللہ یہ وہ ہے  
جسکو موسیٰ علیہ السلام لائے ہیں۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ وہاں اور تپا و طاعون کا مدینہ منورہ سے رفع ہونا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے

شیخین نے حضرت عائشہ رضی عنہا سے روایت کی ہے کہ اسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں  
ایسے حال میں تشریف لائے کہ مدینہ اللہ تعالیٰ کی کل زمین سے زیادہ وبائی سرزمین تھی آپ  
نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا فرمائی اللھم حبیبنا المدینہ کھینا مکہ ادا شد اللھم بارک لنا فی صاعنا  
و منا و صھما لنا و انقل حمارنا الی الخفہ۔

یہی نے ہشام بن عروہ سے روایت کی ہے کہ اسے عبد جاہلیت میں مدینہ کی وبا  
معروف تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا مانگی کہ مدینہ کی تپ و جحفہ کی طرف منتقل  
ہو جائے یہ حالت ہوئی کہ بچہ پیدا ہوتا وہ بلوغ کو نہیں پہنچتا یہاں تک کہ تپ او سکو  
پچھاڑ دیتی تھی۔

بخاری نے ابن عمر رضی عنہما سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے  
ایک ایسی کالی عورت دیکھی جس کے سر کے بال بکھرے ہوئے ہیں وہ مدینہ سنو کلکی یہاں  
تک کہ وہ ہبیعہ میں اترتی ہیں نے اس کی یہ تاویل کی کہ مدینہ کی وبا ہبیعہ کی طرف چلی  
گئی کہ وہ جحفہ ہے۔

شیخین نے ابو ہریرہ رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
مدینہ کے راستوں پر لاگے متعین ہیں مدینہ میں طاعون داخل ہوگا اور نہ جبال بعض علمائے

کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ ہے اسلئے کہ طلیب لوگ اول سے آخر تک اس امر سے عاجز آگئے کہ لاعین کہ ایک شہرت دوسرے شہرین میں دفع کر دین بلکہ وہ طلیب اس امر سے بھی عاجز ہوئے کہ ایک قریب سے دوسرے قریب میں طاعون چلا جاوے آپ کی دعا سے مبارک سے طاعون مدینہ منورہ سے منع ہو گیا ہے اور آنحضرت معلم نے اتنی دراز مدت کی خیر دی ہے یہ آپ کا معجزہ ہے۔

زیر بن بکار نے (اخبار المدینہ) میں روایت کی ہے کہ آپ مجھے محمد بن احسن نے محمد بن طلحہ بن عبد الرحمن سے اون سے موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن الحارث نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے کہ آپ جیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے آپ کے اصحاب کو تپ شروع ہو گئی اور ایک مرثیہ اوس نے ایک ہاجرہ عورت سے نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور آپ نے تین بار اٹھا اعمال بالنیات فرمایا اور لوگوں کو اعمال نیت کے ساتھ ہین جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اوس کے رسول کی طرف ہجرت کرتے ہین اون کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اور اوس کے رسول کی طرف ہوتی ہے اور جن لوگوں کی ہجرت دنیا کے واسطے ہوتی ہے اور وہ اوس کو طلب کرتے ہین یا اون کی ہجرت کسی عورت کے واسطے ہوتی ہے اور وہ اوس عورت کو اپنے نکاح میں لانا چاہتے ہین جس شے کی طرف اونہوں نے ہجرت کی ہے اون کی ہجرت اوس شے کی طرف ہوگی پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور آپ نے یہ دعائیں بار بار لگی اللہم انفل عنا الوباء جبکہ آپ صبح کو اٹھے آپ نے فرمایا آج کی رات تپ میری پاس لائی گئی یکایک مینے دیکھا کہ ایک کالے رنگ کی چڑیا ہے اوسکے گلین ایک کپڑا بندھا ہوا ہے جیسے خیمہ کے وقت حریف کے مقابلہ میں باندھ لیتے ہین اوس شخص نے کہا یہ تپ ہے اوسکے باب میں آپ کیا مناسب دیکھتے ہین مینے کہا اسکو خم میں بند کر دو۔

اور یہی زیر بن بکار نے روایت کی ہے کہ آپ محمد بن احسن نے عبد العزیز بن محمد سے اونہوں نے ہشام بن عروہ سے ہشام نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ آپ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن صبح کو اوٹے آپ کے پاس کوئی آدمی آیا جو مکہ کے راستہ کی طرف سے آیا تھا آپ نے اوس سے پوچھا کیا تو نے کسی شخص سے ملاقات کی اوس نے کہا یا رسول اللہ میں کسی سے نہیں ملا مگر ایک ایسی عورت سے ملاقات کی کہ وہ کالی ہسورت کی برہنہ تھی اُس کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا کہ وہ تپا تھی اور وہ آج کے دن کے بعد کبھی پلٹ کے نہ آوے گی۔

یہ باب اس آیت کے بیان میں ہے کہ مدینہ منورہ میں برکت کبھی گئی ہے

شیخین نے عبد اللہ بن زید سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے کہ ابراہیمؑ نے مکہ کو حرم بنایا ہے اور میں نے مدینہ کو حرم بنایا ہے اور مدینہ میں جو صاع اور مدینہ اوک لے میںے اوسکی مثل دعا مانگی ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کے صاع اور مدینہ کی برکت کے واسطے دعا کی ہے۔

بخاری نے اپنی تاریخ میں عبد اللہ بن الفضل بن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اے میرے اللہ میں تجھ سے اہل مدینہ کی واسطے مثل مکہ کے دعا مانگتا ہوں عبد اللہ نے کہا کہ ہم اس امر کو چاہتے ہیں ہمارے نزدیک جو مد اور صاع ہر وہ ہکو اوس مد اور صاع کی مثل کافی ہوتا ہے جو اہل مکہ کی واسطے کافی ہوتا ہے۔

زبیر بن بکار نے (اخبار المدینہ) میں اسمعیل بن النعمان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جو بکر بن مدینہ منورہ میں چرتی تھیں اوس کے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی ہر اللہم اجعل نصف اکراشہ مثل لہسانی غیرہ من ابدا و اے میرے اللہ تعالیٰ مدینہ کی بکریوں کے آٹے پیٹوں میں وہ برکت دے جو غیر مدینہ کی بکریوں کے پورے بھرے پیٹوں میں برکت ہوتی ہے۔

یہ باب ان آیات کے بیان میں ہے کہ مسیحی بشارت کی بنا کو وقت واقع ہونے میں زبیر بن بکار نے (اخبار المدینہ) میں نافع بن جبر بن مسلم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھ کو یہ

خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنی اس مسجد کا قبلہ نہیں رکھا یہاں تک کہ کعبہ میرے واسطے اوٹھا کر لایا گیا میں نے اپنی مسجد کے قبلہ کو کعبہ کے مقابل رکھا۔

اور ہی زبیر بن بکارت نے داؤد بن قیس سے یہ روایت کی ہے کہ اسے مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی بنیاد رکھی ہے صوقت او سکی بنیاد رکھی ہے جبریلؑ کہ ظہر ہوئے کعبہ کی طرف دیکھ رہے تھے جو شے مسجد اور کعبہ کے درمیان حائل تھی اس کو آشکارا کر دیا تھا۔

اور ہی زبیر بن بکارت نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنی اس مسجد کے قبلہ کو نہیں رکھا یہاں تک کہ جو شے میرے اور کعبہ کے درمیان حائل تھی وہ کھول دی گئی تھی۔

اور ہی زبیر بن بکارت نے خلیل بن عبد اللہ الازدی سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ نے ایک مرد انصاری سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کو مسجد کے زاویوں کے پاس کھڑا کیا تاکہ قبلہ کو آپ برابر کر لیں آپ کے پاس جبریلؑ علیہ السلام آئے اور کہا کہ قبلہ کو رکھئے اور آپ کعبہ کو دیکھتے رہتے پھر جبریلؑ علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا ہر ایک پہاڑ جو کہ مسجد اور کعبہ کے درمیان حائل تھا وہ ہٹ گیا آپ نے تبریح مسجد کو اپنے حال میں رکھا کہ آپ کعبہ کی طرف دیکھ رہے تھے آپ کی نگاہ کے اس طرف کوئی شے حائل نہیں ہوتی تھی جبکہ آپ فارغ ہو گئے تو جبریلؑ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا پہاڑ اور درخت اور کل اشیاء اپنی اپنی جگہ پر آ گئے یہ وہ مرسل احادیث ہیں کہ ان میں بعض حدیث بعض حدیث کو قوت دیتی ہے۔

طبرانی نے اپنی (معجم کبیر) میں اون رجال کی سند سے جو ثقہ ہیں شمس بنت النعمان سے روایت کی ہے کہ اسے کہ اسے کہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے جس وقت آپ

تشریف لائے اور اترے اور اس مسجد کی بنیاد ڈالی مسجد قبا۔ یہ سنیے آپ کو رکھا کہ آپ پتھر کو لیتے تھے یہاں تک کہ اوس پتھر کا بوجہ آپ کو جھکا دیے تاکہ یہ سنگ کہ مسجد کی بنیاد و قیام فرمادی اور آپ یہ فرماتے تھے کہ جبریل کعبہ کی ستھائی کرتے تھے۔

زبیر بن بکارت نے (انخبار المدینہ) میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر میری یہ مسجد صنعا کی طرف بنا کی جاتی میری ہی عید ہوئی نہ رکشی نے احکام المساجد میں کہا ہے کہ اگر یہ قول صحیح ہے تو یہ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلام نبوت میں سے ہوگا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ قبلہ کا پھیرا جانے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص سے ہے

ابن سعد نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی بیت المقدس کی طرف آپ نے سولہ مہینے تک نماز پڑھی اور آپ اس امر کو دوست رکھتے تھے کہ کعبہ کی طرف پھیر دے مجاہدین آپ نے جبریل علیہ السلام سے فرمایا کہ میں اس امر کو دوست رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے منہ کو ہود کے قبلہ کی طرف پھیر دے جبریل علیہ السلام نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کا ایک بندہ ہوں مجھ کو کیا قدرت ہے آپ اپنے رب سے دعا فرمادیں اور سوال کریں اور آپ ایسا کیا کرتے تھے کہ جب وقت بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے تو اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھا کر دیکھتے تھے یہ آیت شریفہ آپ پر نازل ہوئی قد نری تقلب جہک فی السما فلنولینک قبلۃ ترضاہا۔

ابن سعد نے محمد بن کعب القرظی سے روایت کی ہے کہ آپ نے کسی نبی نے کسی نبی کا خلاف نہ قبا میں کیا اور نہ کسی سنت میں مگر یہ امر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سے مدینہ کو آئے سولہ مہینہ تک بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے رہے پہ آپ کعبہ کی طرف ہرگز نہ۔



یہ یاب اول آیا ہے کے بیان میں برکہ اذان کو یاب میں واقع ہوئی ہیں

ابوداؤد اور بیہقی نے ابن ابی لیلیٰ کے طریق سے روایت کی ہے کہ اسے ہم ہی ہمارے اصحاب نے یہ حدیث کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صلوٰۃ کے وقت میں یہ قصد کیا کہ مردوں کو آدمیوں کے مکانوں پر بھیجوں کہ وہ نماز کے وقت پران کو پکارین اور یہاں تک میں یہ قصد کیا کہ مردوں کو میں یہ حکم دوں کہ وہ اپنے بلند مکانوں پر کھڑے ہو کر نماز کے وقت مسلمانوں کو پکاریں انصار میں سے ایک مرد آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ میں جیسو وقت پلٹ کر آیا میں آپ کے اہتمام کو دیکھا اور سو وقت میں ایک ایسے مرد کو دیکھا جس کے جسم پر دو سبز کپڑے تھے وہ مرد مسجد پر کھڑا ہوا اور اس نے اذان دی پھر وہ ایک نوع بیٹھنے کے طور پر بیٹھ گیا پھر وہ کھڑا ہوا اور مثل پہلی اذان کے اذان دی مگر وہ مرد قد قامت الصلوٰۃ کہتا تھا اور اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تم لوگ کچھ کہو گے تو میں یہ کہتا کہ میں بیدار تھا میں نہیں سو رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو خیر کو دکھایا بلال سے کہو کہ وہ اذان کہیں یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس مرد انصاری کی مثل میں نے بھی دیکھا ہے لیکن میں اس واقعہ کے بیان کرنے میں سبقت نہیں کی مجھ کو حیا آگئی۔

ابن ماجہ نے عبد اللہ بن زید سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوق اور ناقوس کے واسطے قصد فرمایا تھا میں نے خواب میں ایک ایسے مرد کو دیکھا جس کے جسم پر دو سبز کپڑے تھے وہ ناقوس لئے ہوئے تھا میں نے اس سے کہا اے عبد اللہ کیا تو اس ناقوس کو بیچتا ہے اس نے مجھ سے کہا تو اسکو کیا کرے گا میں نے اس سے کہا کہ نماز کے واسطے آدمیوں کو اس کے ساتھ ناکر ونگاؤں سے مجھ سے کہا کیا اس ناقوس سے اچھی شے کی طرف تجھ کو رہبری نکروں تو اللہ اکبر اللہ اکبر کہو اور اذان کو ذکر کیا عبد اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو اس واقعہ سے خبر کی اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ آئے اور کہا واللہ عبد اللہ کی مثل میں نے

بھی دیکھا۔ ہے عبداللہ بن زید نے اس باب میں کہا ہے ۵۔

احمد اللہ ذوالجلال والاکرام	حمد اعلی الاذان کشیرا
اذاتانی بہ البشیر من اللہ	فناکرم یہ لدے بشیرا
فی لیل والی بہن ثلاث	کلما جابر زردنی تو قیدرا

طبرانی نے اپنی کتاب (اوسط) میں بریدہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ انصار میں سے ایک مرد کے پاس ایک آنیہ الاخاب میں آیا اور اس نے اس کو اذان سکھائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس چیز کے ساتھ ابو بکر نے خبر دی تھی اس کی مثل اس نے خبر دی ہے آدمیوں کے آگے فرمایا بلال سے کہہ دو کہ اذان دین۔

ابن ابی اسامہ نے اپنی (مسند) میں کشیر بن مرہ الحضری سے روایت کی ہے کہ اس نے کہ اول بار جس شخص نے نماز کے واسطے آسمان دنیا میں اذان دی ہے وہ جبریل علیہ السلام ہیں جبریل کی اذان کو عمر اور بلال دونوں نے سنا عمر رضی اللہ عنہ نے بلال سے سبقت کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کی پہ بلال آئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اذان کا واقعہ بیان کرنے میں تم سے سبقت کی۔

ابوداؤد نے احادیث مرسل میں عبید بن عمیر سے یوں روایت کی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے جبکہ اذان کو خواب میں دیکھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تاکہ آپ کو خبر کرین عمر رضی اللہ عنہ نے وحی کو پایا کہ نماز کے واسطے نازل ہوئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ وحی نے تم سے سبقت کی۔

بیہقی نے کلبی کے طریق سے ابی صالح سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ اس نے کہ یہود میں سے ایک مرد تھا جس وقت وہ منادی کر رہا تھا کہ اذان کے ساتھ نماز کرتا ہے وہ یہ کہتا تھا کہ اس کا ذب کو اللہ تعالیٰ جلا دے وہ مرد یہودی ایسا ہی کہہ رہا تھا یہ ایک اوسکی کنیز آگ کا ایک شعلہ لے کر داخل ہوئی اوس شعلہ سے ایک شرارہ مکان میں

اوڑا اور مکان میں ایسا بڑکا کہ اس یہودی کو جلا دیا۔

ابن سعد نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ باہر کا بن ام مکتوم نماز فجر کو ڈھونڈتے تھے ان سے فجر کا وقت غلط نہیں ہوتا تھا اور ابن ام مکتوم نابینا تھی۔

مسلم نے سہیل بن ابی صالح سے روایت کی ہے کہ اسے باپ نے نجیب کو بنی حارثہ کے پاس بھیجا اور میرے ساتھ ایک ہمارا غلام تھا ایک پیکار نے والی نے اس غلام کا نام لیکر دیوار سے پکارا وہ غلام اس دیوار پر چڑھا اور اسے کوئی شے نہیں دیکھی مینے اس واقعہ کو اپنے باپ سے ذکر کیا میرے باپ نے کہا جس وقت تم کسی آواز کو سنو تو اذان دیدو میں نے اب اس پر یہ روایت سے سنا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے تھے آپ نے فرمایا ہے کہ جس وقت نماز کے واسطے ندا کی جاتی ہے یعنی اذان دی جاتی ہے تو شیطان پشت پھیر کے تیز بھاگتا ہے اور گوزارنا جاتا ہے۔

بیہقی نے عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ جس وقت تم لوگوں میں سے کسی کو غول اسے یا بانی رنگ بزرگ دکھلائی دین تو وہ شخص اذان دے وہ غول اسے یا بانی او سکوزرنہ پھونچا دین گے۔

یہ تہی نے حسن رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرد کو سعد بن ابی وقاص کے پاس بھیجا جبکہ وہ مرد بعض راستہ میں تھا تو او سکوا ایک غول ظاہر ہوا اس مرد نے سعد کو خبر کی سعد رضی عنہ نے کہا ہکو ام کیا جاتا تھا کہ جس وقت ہکو غول رنگ بزرگ ظاہر ہو تو ہم اذان کہیں جبکہ وہ مرد سعد رضی عنہ کے پاس سے حضرت عمر رضی عنہ کی طرف چلا تو غول او سکوا ظاہر ہوا کہ اس کے ساتھ جاوے اس مرد نے اذان دی وہ غول او سکے پاس سے چلا گیا جس وقت وہ اذان دینے سے خاموش ہوا وہ غول او سپہ ظاہر ہوا جس وقت اس مرد نے اذان دی وہ او سکے پاس سے چلا گیا۔



سناسے آپ بہرہ سہ کے ساتھ کہتے ہیں کہ ابو جہل میرا قاتل ہے اُمیہ کی عورت نے کہا واللہ  
مجھ صلعم جہنم نہیں کہتے ہیں جبکہ لوگ جنگ بدر کے واسطے نکلے اور فریاد خواہ کی آواز آئی اُمیہ  
کی عورت نے اُمیہ سے کہا جو مات تیرے شیر بی بہائی نے کہی ہے کیا تو اس بات کو نہیں جانتا  
ہے اُمیہ نے کہا کہ اب میں اپنے گھر سے نہیں نکلوں گا ابو جہل نے اُمیہ سے کہا تو اشرف اہل  
واوی ہے ہمارے ساتھ جنگ بدر میں ایک دن دو دن کے لئے چل اُمیہ اون لوگوں کے  
ساتھ گیا اور مارا گیا۔

ابن اسحاق اور حاکم اور بیہقی نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباس سے اور عروہ ابن الزبیر  
کے طریق سے روایت کی ہے اور بیہقی نے ابن شہاب کے طریق سے روایت کی ہے ابن  
راویون نے کہا ہے کہ اُنکے بنت عبد المطلب تین راتوں قبل اسکے کہ ضمضم بن عمرو الغفاری  
قریش کے پاس مکہ میں آئے جیسے سوئی والا خواب میں دیکھتا ہے ایک خواب دیکھا عانکہ صبح  
کو اوٹھیں اور اونہوں نے اس خواب کو عظیم جانا اور اپنے بہائی حباس بن عبد المطلب کے  
پاس کسی شخص کو بھیجا اور اون سے کہا اے بہائی میں نے آج کی رات ایسا خواب دیکھا ہے جسے  
مجھ کو ڈرا دیا ہے وہ ایسا خواب ہے جس سے تمہاری قوم پر شر اور بلا آئے گی حباس رضے پوچھا وہ  
کیا خواب ہے عانکہ نے کہا میں یہ دیکھا ہر ایک مروا اپنے اونٹ پر آیا اور وہ ابطن میں ٹھہرے اور اس  
نے کہا اے اہل غدر تم اپنے بچے بچڑنے کی جگہوں کے واسطے تین دن میں جاؤ اور اس فرامیوں  
کو حکم دیا وہ اس کے پاس جمع ہو گئے پہلے اس کے اونٹ نے اس کو کھڑا کر دیا ایک بیٹے دیکھا کہ وہ کعب کے سر پر تھا اور اس نے کہا اے اہل  
غدر تم اپنے بچے بچڑنے کی جگہوں کے واسطے تین دن میں جاؤ اور اس کے اونٹ نے اس کو اقبیس پہاڑ کی چوٹی پر کھڑا کر دیا اور اس نے کہا اے اہل غدر  
تم تین دن میں اپنے بچے بچڑنے کی جگہ جاؤ پہلے اس نے ایک بڑا پہاڑ دیا اور اس کو پہاڑ کی چوٹی پر چڑھو اور وہ پہاڑ تیرا ٹیگا کر جوت  
وہ بہتر پہاڑ کے اسفل میں تھا چڑھو دیا گیا تمہاری قوم کے مکانوں میں سے کوئی مکان باقی  
نہ رہا مگر اس پہاڑ کا بعض حصہ اس میں داخل ہوا عباس رضے سنکر اپنی بہن سے کہا واللہ

یہ بڑا خواب ہے تم اس خواب کو چپاؤ اون کی بہن نے کہا تم ہی اس کو چپاؤ اگر اس خواب کی خبر قریش کو پہونچے گی تو وہ ضرور تمکو ایذا پہونچا دیں گے۔ عباس رضی اللہ عنہ کے پاس سے نکل کے گئے اون کو ولید بن عتبہ ملا اور ولید عباس رضی اللہ عنہ کا سچا دوست تھا عباس رضی اللہ عنہ نے ولید سے وہ خواب بیان کیا اور اوس سے خاص اوسکے چپانے کو واسطے کہا ولید نے اپنے باپ سے اوس خواب کا ذکر کیا اوسکے باپ نے اوس خواب کو لوگوں سے کہا یہ بات فاش ہو گئی عباس رضی اللہ عنہ نے کہا میں دوسرے دن صبح کو کعبہ کی طرف جبار ہا تھا ایک ایک ابوہبل مجھ کو مل گیا ابوہبل نے مجھ سے پوچھا اے ابو الفضل اس لڑکی نے تم کو کون میں کب وہ بات کہی ہے میں نے ابوہبل سے پوچھا وہ کیا بات ہے ابوہبل نے کہا وہ خواب ہے جو عائشہ نے دیکھا ہے اے نبی عبدالمطلب کیا تم لوگ اوس سے راضی نہیں تھے کہ تمہارے مرد نبوت کا دعویٰ کرتے یہاں تک کہ تمہاری عورتیں نبی ہونیکا دعویٰ کرتی ہیں جن تین دنوں کا عائشہ نے ذکر کیا ہے ہم تمہاری واسطے اوسکا انتظار کریں گے اگر حق ہو گا ظہور میں آئے گا ورنہ تمہارے واسطے ہم ایک ایسی تحریر لکھیں گے جسکا یہ مطلب ہو گا کہ عرب میں جو گہرانے ہیں اون میں تم لوگ بڑے جوڑے ہو جبکہ تیسرا دن تھا ایک خضعم بن عمرو ابیہ میں اپنے اونٹ پر آمو جوڑ ہوا اور وہ نہ خیر دے رہا تھا کہ اونٹوں کے قافلہ کو محمد صلعم اور آپ کے اصحاب نے روک دیا قافلہ میں نہ تھا مگر سامان یہاں تک کہ ہم وہاں سے نکل کر چلے آئے قریش کو جو مصیبت اور صدمہ جنگ بدر میں پہونچا تھا وہی صدمہ پہونچا عائشہ نے اس باب میں اشعار کہے ہیں۔

بیہقی نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے اور عروہ بن الزبیر کے طریق سے روایت کی ہے ان دونوں راویوں نے کہا ہے جبکہ قریش بدر پر پاس اکٹھے ہوئے تو ححفہ میں عشا کے وقت اترے اور قریش میں ایک مرد نبی عبدالمطلب بن عبدمناف کا تھا جسکا نام جہیم بن الصلت بن مخزوم تھا جہیم لیٹ گیا اور سو گیا پھر بیدار ہوا اور اوس نے اپنے اصحاب سے پوچھا کیا تم نے اوس سوار کو دیکھا جو ابھی میرے پاس کھڑا تھا اونہوں نے کہا ہنسنے نہیں

دیکھا تو مجنون ہے اسے کہا میرے پاس ابھی ایک سوار کھڑا تھا اسے کہا ابو جہل اور عقبہ اور  
شعیبہ اور زمعہ اور ابو البختر ہی اور اسیہ بن النخاع قتل کئے گئے اس نے کفار قریش کا شرافت  
کی گنتی کی اس کے اصحاب نے سن کر کہا شیطان نے مجھ سے کہیل کیا ہے اور یہ بات ابو جہل  
تک پہنچائی گئی ابو جہل نے سن کر کہا تم لوگ بنی المطلب کے جھوٹ کو بنی ہاشم کے کذب کے  
ساتھ تلائے ہو تم لوگ کل کے روز دیکھ لو گے کہ کون لوگ قتل کئے جاویں گے۔

بخاری نے اپنے بارے سے روایت کی ہے کہ اسے کہہ لو گے اس بات میں کیا کرتے تھے کہ اہل بدر کی  
تعداد تین سو انیس طاہوت کے اور ان اصحاب کی تعداد کی مثل تھی جو طاہوت کے ساتھ  
نہر سے گزرے تھے۔

ابن سعد اور بیہقی نے ابن عمر سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنگ بدر میں  
تین سو پندرہ جنگی مردوں کے ساتھ اپنے مقام سے نکلے تھے جیسے کہ طاہوت نکلے تھے نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ان مردان جنگ کو واسطے نکلے وقت یہ دعا کی تھی اللہم انهم حفاة فاحملہم اللہم انهم حفاة فاحملہم  
اللہم انهم حیاة فاشبعہم اللہ تعالیٰ فی آپ کی دعاے مبارک کو سببے اور ان کو جنگ بدر میں فتح  
دی فتح کے بعد وہ ایسے حال میں پہلے کہ ان میں سے کوئی مرد نہ تھا مگر وہ ایک اونٹ یا دو  
اونٹوں کے ساتھ پلٹا اور ان میں نے لباس پہنا اور اونٹ کے پیٹ بہرے۔

اور حاکم اور بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ اسے ہماریساتھ جنگ  
بدر میں تھا مگر دو گھوڑے ایک گھوڑا زبر کا تھا اور ایک گھوڑا مقداد بن الاسود کا تھا۔

بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ اسے ہمیں جنگ بدر میں دو مردوں  
کو بکڑا اور دونوں میں کا ایک غائب ہو گیا اور دوسرے مرد کو ہم نے پکڑ لیا اور ہم نے اس سے  
پوچھا کہ قوم کے آدمی کتنے ہیں اس نے کہا کثیر التعداد ہیں اور ان کی جنگ سخت ہے ہم اس کو  
مارنے لگے یہاں تک کہ ہم اس کو مار تے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا اس  
مرد نے آپ کو خبر دینے سے انکار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا تم لوگ

کتنے اونٹ ذبح کرتے ہو اوس نے کہا ہر روز دس اونٹ ذبح کرتے تین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا قوم کے لوگ ایک ہزار تین ہر ایک اونٹ کو واسطے سو آدمی ہو تو ہیں۔ ابن اسحاق اور بیہقی نے یزید بن رومان سے اور پکی حدیث کی مثل روایت کی ہے اور اس حدیث میں یہ وارد ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تم لوگ ہر روز کتنے اونٹ ذبح کرتے ہو اوس نے کہا ایک دن دس اور ایک دن نو اونٹ ذبح کرتے ہیں یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قوم کے لوگ ہزار اور نو سو کو درمیان میں ابن سعد اور ابن راہویہ اور ابن مینے اور بیہقی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے جنگ بدر میں وہ لوگ ہماری آنکھوں میں تھوڑے دکھائی دے یہاں تک کہ میں نے ایک مرد سے جو میرے پہلو میں کھڑا تھا پوچھا کیا تو انکو دیکھتا ہے ستر آدمی ہیں اوس نے کہا میں سو آدمی خیال کرتا ہوں اون لوگوں میں سے ہم نے ایک مرد کو گرفتار کیا اور اوس سے پوچھا تم کتنے لوگ تھو اوس نے کہا ایک ہزار تھے۔

بیہقی نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے اور عروہ رضی اللہ عنہ کے طریق سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر میں لیٹ گئے اور اپنے اصحاب سے یہ فرمایا کہ تم لوگ جنگ نہ کرو یہاں تک کہ میں تمکو دن دوں اور آپ کو خواب آگیا اور خواب نے آپ پر غلبہ کیا پھر آپ بیدار ہو گئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ لوگ خواب میں قلیل دکھلائے اور مشرکین کی آنکھوں میں مسلمانوں کو تھوڑا دکھایا یہاں تک بعض قوم کے لوگوں نے بعض میں طبع کیا۔

اور بیہقی نے ابن ابی طلحہ کے طریق سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ قوم کے بعض لوگ بعض سے نزدیک ہو گئے اللہ تعالیٰ نے مشرکین کی آنکھوں میں مسلمانوں کو تھوڑا دکھایا۔

بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ قوم کے لوگ ہر



قریب ہو گئے اور ہم نے اونکے واسطے صفین باندھیں یکا یک ایک مرد اور ان لوگوں میں کا دیکھا گیا کہ قوم کے لوگوں میں سرخ اونٹ پر بچھ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ سرخ اونٹ والا کون شخص ہے پہر آپ نے فرمایا اگر قوم میں کوئی شخص ایسا ہوگا کہ خیر کے واسطے امر کرے یقین ہے کہ یہ سرخ اونٹ والا ہوگا اتنے میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ آگئے اور یہ خبر دی کہ وہ سرخ اونٹ والا عتبہ بن ربیعہ ہے وہ جنگ کر نیسے منع کرتا ہے اور لپٹ جاتے کہ واسطے کہتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ اے قوم کے لوگو آج کے دن میرے سر پر عصا بہ باندھ دو اور تم لوگ یہ کہو کہ عتبہ نامزد ہو گیا اور ابو جہل اس بات سے انکار کرتا ہے اور یہی بہتی نذر اس حدیث کی مثل ابن شہاب و عروہ کو طریق سے روایت کی ہو کہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے بعد کہ سرخ اونٹ والا کون شخص ہے یہ زیادہ کیا ہے اگر قوم کے لوگ اس مرد کی اطاعت کریں گے سید ہی راہ پر نہوجائیں گے۔

مسلم اور ابوداؤد اور بیہقی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کی رات میں فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ کل کے دن یہ فلان کے پچھڑنے کی جگہ ہے اور آپ نے اپنا دست مبارک زمین پر رکھا اور فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ کل کے دن یہ فلان کے پچھڑنے کی جگہ ہے اور اپنا دست مبارک زمین پر رکھا اور فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ کل کے دن یہ جگہ فلان کے پچھڑنے کی ہے اور اپنا دست مبارک زمین پر رکھا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے آپ کے ارشاد میں غلط نہیں ہوئی اور جو حد اپنے مقرر فرمائے تھے وہ لوگ اون پر پچھڑ کے گرتے تھے پھر وہ لوگ قلیب بدر میں ڈال دئے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے فرمایا اے فلان بن فلان اور اے فلان بن فلان اہل وجہ تم با وعدہ رکھ تھا جو وعدہ تمہارے رب نے کیا تھا کیا تم لوگوں نے اس کو حق پایا میرے رب نے جو وعدہ مجھ سے کیا تھا میں نے اس کو حق پایا لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ ان جسموں سے باتیں کرتے ہیں جن میں روحیں نہیں ہیں آپ نے فرمایا تم لوگ اون سے

زیادہ نہیں سنتے ہو لیکن اون لوگوں کو یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ میری بات کا جواب رد کر سکیں۔

بیہقی نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے اور عروہ ابن الزبیر کے طریق سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت اپنے اصحاب سے جنگ بدر کی طرف جانے کو اسطے مشورہ کیا آپ نے اصحاب سے فرمایا یا اللہ الی کے نام پر چلو میں نے قوم کے پچھاڑے جانے کی جگہیں دیکھی ہیں۔

ابو نعیم نے ابن مسعود رضی سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم بدر میں مشرکین کی طرف نظر کی فرمایا گویا تم اسے دشمنان قتل پہاڑ کے اسی ضلع حمزہ میں قتل کئے جاؤ گے۔

بیہقی نے ابن مسعود رضی سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ کسی ایسے قسم دینے والے کو نہیں سنا کہ وہ حق کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ قسم سے آپ اللہ تعالیٰ کو یوم بدر میں قسم دیتے تھے اور یہ کہتے تھے اے میرے اللہ میں تجھ کو تیرے حمد اور تیرے وعدہ کی قسم دیتا ہوں اے میرے اللہ اگر تو اس گروہ کو ہلاک کر دے گا تو تیری عبادت میں کی جائے گی پہر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے آپ کا چہرہ مبارک چاند تھا اور آپ نے فرمایا میں قوم کے پچھڑنے کی جگہوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ عشا کے وقت پچھڑے پڑے ہوں گے۔

بخاری نے ابن عباس رضی سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قبہ میں یوم بدر میں یہ فرمایا اے میرے اللہ تعالیٰ میں تجھ کو تیرے حمد اور تیرے وعدہ کی قسم دیتا ہوں اے میرے اللہ تعالیٰ اگر تو چاہے گا تو آج کے دن سے بعد کبھی تیری عبادت میں کی جائے گی آپ اس دعا میں مصروف تھے ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کا دست مبارک پکڑ لیا اور کہا یا رسول اللہ آپ کو اتنا عرض کرنا کافی ہے آپ نے اپنے رب سے طلب میں اصرار فرمایا ہے آپ اپنے قبہ سے نکلے آپ زہرہ پہننے تھے اور کوہِ بدر

چل رہے تھے اور یہ فرماتے تھے سیدہ زینب علیہا السلام و یولون الدیر۔

مسلم اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے مجھے حضرت عمر فاروق  
ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث کی ہے کہ اسے جبکہ یوم بدر تھا رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے مشرکین کی طرف دیکھا وہ ایک نر آدمی تھے اور آپ کے اصحاب تین سو ستر آدمی  
تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روئے بقبلہ ہو گئے پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے اور  
اپنے رب کو پکارنے لگے اور اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے تھوڑے اور دو ہاتھ پھیلے تھے یہاں  
تک کہ آپ کے دونوں شانوں پر سے چادر گرہ پڑی ابو بکر الصدیق آئے اور انہوں نے  
آپ کی چادر نیکر آپ کے دونوں شانوں پر ڈال دی پھر آپ کے پیچھے کھڑے رہے اور کہا اے  
نبی اللہ آپ کا اپنے رب کو قسم دینا کافی ہے آپ کے بنے آپ سے وعدہ فرمایا وہ آپ کو قریب  
میں پورا کرے گا اللہ تعالیٰ نے یہ نازل فرمایا۔ ان تستغثون ربکم فاستجاب لکم انی مہم کم  
بالف من الملائکۃ مردغین اللہ تعالیٰ نے ملائکہ سے آپ کو مدد دی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا  
ہے اس درمیان کہ ایک مرد مسلمانوں کے گروہ سے اوسدن ایک مرد مشرک کے پیچھے تھا  
اور اوسپر حملہ کر رہا تھا اور وہ مشرک اوسکے آگے تھا اور وہ پیچھے تھا ایک اوس نے کوڑہ  
مارنے کی آواز سنی کہ مشرک پر کوڑا پڑا اور ایک سوار کی یا آواز سنی وہ یہ کہتا تھا اے حیزم آگے  
بڑھ اوس نے مشرک کی طرف اپنے سامنے دیکھا وہ چپٹ پڑا ہوا تھا اوس نے مشرک  
کی طرف غور کر کے دیکھا تو اوس مشرک کو ایسے حال میں پایا کہ اوسکی ناک کچل گئی تھی اور  
اوسکا چہرہ شق ہو گیا تھا جیسے کوڑے کی مار سے شق ہو جاتا ہے اور وہ تمام سر سے پاؤں  
تک نیلا ہو گیا تھا وہ مرد انصاری آیا اور اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس  
واقعہ کو بیان کیا آپ نے سن کر فرمایا تم نے سچ کہا وہ افریقہ سے آسمان کی مدد سے تھا اوس  
دن ستر مشرکین سے قتل کئے گئے اور ستر مرد گرفتار کئے گئے۔

ابن سعد اور بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ یوم بدر

تھا میں نے کچھ جنگ کی اور پھر جلدی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں آیا تاکہ دیکھوں آپ کمان میں کیا کر رہے ہیں یکا یک میں نے آپ کو سجدہ میں دیکھا اور آپ یاحی یا قیوم یا حی یا قیوم کہہ رہے ہیں اور اوپر زیادہ نہیں کرتے ہیں پھر میں جنگ کی طرف پلٹ کے چلا گیا پھر میں آیا اور آپ کو سجدہ میں دیکھا آپ یاحی یا قیوم کہہ رہے تھے پھر میں جنگ کے واسطے پلٹ کے چلا گیا پھر میں آیا اور آپ کو میں نے سجدہ میں پایا اور آپ یاحی یا قیوم کہہ رہے تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح دی۔

واقعی اور ابن عباس نے عبدالرحمن بن عوف سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم بدر میں میں نے دو مردوں کو دیکھا ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دہنی طرف تھا اور ایک مرد بائیں طرف وہ دونوں سخت جنگ کر رہے تھے پھر تیسرا مرد آپ کے پیچھے آگیا پھر جو تھا مرد آپ کے سامنے آگیا۔

ابن اسحاق اور ابن جریر اور بیہقی اور ابونعیم نے ابن عباس رضی عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے ایک مرد سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تھا روایت کی ہے اس نے کہا میں اور میرا چچا زاد بھائی بدر میں حاضر ہوئے اور ہم لوگ اپنے شرک پر ثابت تھے ہم ایک پہاڑ میں پہرہ جنگ کا انتظار کر رہے تھے کہ کن لوگوں کو شکست اور نہایت ہوتی ہے تاکہ لوٹ کرین ایک ابرہہ سامنے سے آیا جبکہ پہاڑ سے قریب ہوا تو ہم نے اس ابرہہ کو ٹھونکنے کے ہنسنے کی آواز سنی اور ہم نے یہ سنا کہ ایک سوار کہتا تھا اے حیزم آگے بڑھ اس واقعہ سے میری بھاری کے دل کا پردہ ہٹ گیا اور وہ اپنی جگہ پر گر گیا اور میری حالت یہ تھی کہ قریب تھا کہ میں بھی ہلاک ہو جاؤں پھر اسکے بعد میں نے افاقہ پایا۔

ابن اسحاق اور ابن راہویہ نے اپنی (مسند) میں اور ابن جریر اور بیہقی اور ابونعیم نے ابی اسید الساعدی سے روایت کی ہے ابن اسید نے اپنے نابینا ہونیکے بعد کہا اگر میں تم لوگوں کے ساتھ اب بدر میں ہوتا اور میری بینائی ہوتی میں تمکو اون گھاٹیوں سے خبر دیتا جن گھاٹیوں سے

سے ملا کہ نکلے تھے میں شک اور شبہ نہیں کرتا ہوں۔

بیہقی نے ابن عباس اور حکیم بن حزام سے روایت کی ہے دونوں راویوں نے کہا ہے جبکہ لڑائی موجود ہو گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اللہ تعالیٰ سے نصرت چاہتے تھے اور جو وعدہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے فرمایا تھا اس کی استدعا کرتے تھے اور آپ نے اللہ تعالیٰ سے یہ عرض کی اے میرے اللہ اگر مشرکین اس جماعت پر غالب آجائیں گے تو مشرک ظاہر ہو جائے گا اور تیرا دین قائم نہ رہے گا اور ابوبکر الصدیق آپ سے یہ کہتے تھے واللہ آپ کو اللہ تعالیٰ ضرور نصرت دیگا اور آپ کو ضرور سپید رو سے کرے گا اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار فرشتوں کو جو ہم رعیف تھے و شمنون کے اطراف میں اوتار دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے ابوبکر تم کو بشارت ہو یہ جبریل علیہ السلام ہیں کہ سر پر زر و عمامہ باندھو ہوئے ہیں اور آسمان اور زمین کے درمیان اپنے گہڑے کی باگ پکڑے ہوئے ہیں جبکہ جبریل زمین پر اترے نجمہ سے ایک ساعت غایب رہے پھر ایسے حال میں جبریل ظاہر ہوئے کہ ان کے سامنے کے دو دانتوں پر غبار تھا اور جبریل علیہ السلام یہ کہہ رہے تھے اللہ تعالیٰ کی نصرت آپ کے پاس آئی اسلئے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ سے نصرت کی دعا مانگی ہے۔

بخاری نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم بدر میں فرمایا جبریل یہ ہیں اپنے گہڑے کے سر کو پکڑے ہوئے ہیں اون کے جسم پر جنگ کے آلات ہیں۔

ابو یعلیٰ اور حاکم اور بیہقی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اس درمیان کہ میں قلیب بدر کے پاس ٹھل رہا تھا ایک ایسی تندہو آئی کہ میں نے اس کی مثل ہرگز نہیں دیکھی تھی پہرہ چلی گئی پہر ایک ایسی تندہو آئی کہ میں نے اس کی مثل ہرگز نہیں دیکھی تھی مگر وہ ہوا جو اس ہوا سے پہلے آئی تھی وہ دیکھی تھی پھر ایک تندہو آئی کہا جو ہوا اول آئی تھی وہ جبریل علیہ السلام تھے کہ ہزار فرشتوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے کے واسطے نازل ہوئے تھے اور دوسری ہوا میکائیل علیہ السلام تھے جو ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

کے ذہنی طرف سے نازل ہوئے تھے اور ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے ذہنی طرف تھے اور تیسری ہوا اسرافیل علیہ السلام تھے جو ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے میسرہ سے نازل ہوئے تھے اور عیسٰی بن مریم تھا۔

احمد اور یزید نے اور ابو یعلیٰ نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابو بکر الصدیقؓ اور مجہد سے یوم بدر میں کہا گیا ایک سے یہ کہا گیا تمہارے ساتھ جبریلؑ ہیں اور دوسرے سے یہ کہا گیا تمہارے ساتھ میکائیلؑ ہیں اور اسرافیلؑ عظیم فرشتہ ہیں وہ جنگ میں موجود ہوتے ہیں اور جنگ نہیں کرتے ہیں اور وہ صف میں رہتے ہیں۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور ابو نعیم نے سہل بن عقیف سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یوم بدر میں ہم نے دیکھا ہے ہمارا جو کوئی آدمی اپنی تلوار سے مشرک کے سر کی طرف اشارہ کرتا قبل اس کے کہ اس کے سر تک تلوار پہنچے اس کا سر تن سے گر پڑتا تھا۔

ابن اسحاق اور بیہقی نے ابی واقدی اللیثی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یوم بدر میں ایک مشرک کا میں پھینکا کہ رہا تھا تاکہ اس کو تلوار سے ماروں قبل اسکے کہ میری تلوار اس کی طرف پہنچے اس کا سر گر پڑا میں اس واقعہ سے یہ پچھتاؤں کہ اس مشرک کو میرے سوا کسی نے قتل کیا ہے۔ اور ابن جریر اور ابو نعیم نے ابی داؤد المازنی سے اس کی مثل روایت کی ہے۔

ابو نعیم نے ابی دارہ سے روایت کی ہے کہا ہے میری قوم میں سے ایک مرد نے جو بنی سعد بن بکر سے تھا حدیث کی ہے کہا ہے یوم بدر میں میں بہاگ رہا تھا ایک ایک نے اپنی سنانے ایک مرد کو بہاگتا ہوا دیکھا میں نے اپنے دل میں کہا اس کے پاس پہونچ کر اس سے اس کی پٹوں وہ مرد ایک گڑھے سے نزدیک ہوا میں اس کے پاس پہونچ گیا ایک میخ دیکھا کہ اس کا سر نازل ہو کر گر پڑا اور اس کے پاس میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔

ابن سعد نے مکرّمہ سے روایت کی ہے کہ اس دن مرد کا سر گر پڑا یہ معلوم نہ ہوتا تھا کہ اس کو کس نے مارا اور ایسے ہی مرد کا ہاتھ قطع ہو کر گر پڑا یہ معلوم نہیں ہوتا تھا کہ اس کو کس نے مارا ہے۔

بہقی نے ربیع بن انس سے روایت کی ہے کہ اس یوم بدر میں آدمی ملائکہ کے مقتولوں کو اون آدمیوں کے مقتولوں سے پہچانتے تھے جن کو آدمی قتل کرتے تھے ملائکہ کے مقتولوں کی یہ پہچان تھی کہ مقتول کی گردنوں اور انگلیوں پر آگ کی علامت کی مثل ہوتا تھا کہ آگ سے جلادیا گیا ہے۔

ابن اسحاق اور ابن جریر اور بہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اس دن ملائکہ کی علامت یوم بدر میں سفید عمامہ تھے اونہوں نے عماموں کے سرے بٹھیک تک چھوڑ رکھے تھے اور یوم حنین میں ملائکہ کے سرخ عمامہ تھے اور ملائکہ نے سو اہل یوم بدر کے کسی دن جنگ نہیں کی اور یوم بدر کے سوا دوسرے مقامات جنگ میں لڑائی کے دنوں میں تعداد اور مرد کو واسطے رہتے تھے کسی کو نہیں مارتے تھے۔

بہقی اور ابن عساکر نے سہیل بن عمرو سے روایت کی ہے کہ اس یوم بدر میں مگر گورے مردوں کو باطن گھوڑوں پر آسمان اور زمین کے درمیان دیکھا وہ لڑائی کی تعلیم کرتے تھے اور وہ کفار کو قتل کرتے اور گرفتار کرتے تھے۔

ابن سعد نے حوٰطیب بن عبد العزیٰ سے روایت کی ہے کہ اس یوم بدر میں مشرکین کے ساتھ میں موجود تھامین نے ملائکہ کو زمین اور آسمان کے درمیان دیکھا کہ وہ مشرکین کو قتل کر رہے تھے اور گرفتار کر رہے تھے۔

واقعی اور بہقی نے خارجہ بن ابی اہم سے خارجہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ اس یوم بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا ملائکہ میں سے یوم بدر میں کون شخص یہ کہہ رہا تھا اے حنیوم آگے بڑھ جبریل علیہ السلام نے کہا میں کل اہل آسمان کو نہیں پہچانتا ہوں۔

واقدی اور ہیتی نے صہیب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یوم بدر میں کتنے ہاتھ کٹے ہوئے اور کتنی چوٹیں ایسی خشک تھیں جن کے زخموں نے خون نہیں دیا تھا بخیر اون کو دیکھا ہے (یعنی کثرت سے ہاتھ کٹے ہوئے تھے اور کثرت سے ایسے زخم تھے جن میں خون نہ تھا)

واقدی اور ہیتی نے ابی بردہ بن نیار سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یوم بدر میں تین مسلمان اور میں نے اون کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا اور میں نے عرض کی یا رسول اللہ دو سر جو میں اون کو مینے قتل کیا ہے اور تیرا سر جو ہے میو ایک گورے مرد طویل قد کو دیکھا کہ اس نے اس کے تلوار باری مینے اس کا سر لے لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ گورہ مرد ملائکہ میں سے فلان ہے۔

واقدی اور ہیتی نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ فرشتہ اون آدمیوں کی صورت میں دکھائی دیتا تھا جن کو آدمی پہچانتے تھے فرشتے مومنوں کو ثابت قدم رکھتے تھے فرشتہ مومنین سے کہتا میں کفار کے قریب گیا تھا مینے اون سے سنا وہ یہ کہتے تھے اگر مسلمان ہم لوگوں پر حملہ کریں گے ہم ثابت قدم نہ رہیں گے کفار کی کچھ حقیقت نہیں ہے فرشتوں کا مومنین سے کفار کی نسبت وہ کہتا اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے اذ یوحی ربک الی الملائکۃ انی معکم فنبئو الذین آمنوا۔

واقدی اور ہیتی نے سائب بن ابی جبیش سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے واللہ مجھ کو آدمیوں میں سے کسی شخص نے نہیں پکڑا سائب سے لوگ پوچھتے تھے پہر کس نے پکڑا سائب کہتے تھے کہ جس وقت قریش بہا گئے میں قریش کے ساتھ بہا گا ایک مرد گورا دراز قد والا سفید گھوڑے پر سوار آسمان اور زمین کے درمیان تھا اس نے مجھ کو پالیا اس نے مجھ کو بڑی مین جکڑ دیا اور عبدالرحمن بن عوف آئے اونہوں نے مجھ کو بند ہوا پایا اونہوں نے لشکر میں لپکارا کہ اس مرد کو کس نے باند ہا ہے کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کرتا تھا کہ اس نے مجھ کو باند ہا



ہے یہاں تک کہ عبدالرحمن بن عوف مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا تجھ کو کس نے قید کیا ہے میں نے کہا میں اوس شخص کو نہیں جانتا اور میں نے جس کو دیکھا تھا اوس سے آپ کو خبر دینے کو کہ وہ سمجھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ کو ملائکہ میں سے ایک فرشتہ نے گرفتار کیا ہے۔

واقدی اور حاکم اور بیہقی نے حکیم بن حزام سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یوم بدر میں ہم کو دکھلا دیا گیا وادی خلیص میں ایک کسل آسمان سے گرا اوس نے آسمان کے کنارے کو کہہ لیا اور یکا یک ہم نے دیکھا وادی چٹھیوں سے بہ رہا تھا اوس وقت میرے نفس میں یہ امر واقع ہوا کہ یہ آسمانی کوئی شے ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکے ساتھ تائید دی گئی ہے کوئی شے نہ تھی مگر ہباگڑ اور ملائکہ ہی کفار کی ہر میت تھے۔

ابن راہویہ اور بیہقی اور ابو نعیم نے سند حسن سے جابر بن مطعم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ قوم کے بھاگنے سے پہلے آدمی لڑ رہے تھے میں نے ایک سیاہ کسل دیکھا جو آسمان سے آیا یہاں تک کہ وہ کسل زمین پر گرا میں نے نظریکا ایک میں نے دیکھا کہ سیاہ چٹھیوں کی شکل پر لگندہ ہین یہاں تک کہ صحرا اوس سے بھر گیا میں شک نہیں کرتا ہوں وہ ملائکہ تھے پس کچھ نہ تھا مگر قوم کی ہباگڑ بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ انصار میں سے ایک کزنہہ قدم در ایک مرد کو لایا جو بنی ہاشم میں سے تھا اور ابو نعیم کا یہ لفظ ہے کہ حضرت عباس کو یوم بدر میں گرفتار کر کے لایا اوس اسیر مرد نے کہا واللہ اس شخص نے مجھ کو اسیر نہیں کیا مجھ کو ایک ایسے مرد نے جس کے سر کے آگے کیال کم تھے اور چہرہ میں اسن الناس تھا اور ابلق گھوڑے پر سوار تھا اوسے مجھ کو گرفتار کیا ہے میں اسکو قوم کے لوگوں میں نہیں دیکھتا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ فرمایا وہ مرد بزرگ فرشتہ تھا۔

احمد اور ابن سعد اور ابن جریر اور ابو نعیم نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس مرد نے عباس رضی کو گرفتار کیا تھا وہ ابو الیسر کعب بن عمرو تھا ابو الیسر حقیقہ مرد تھا

اور عباس رضی جبریم و تہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا اسے ابو الیسر تو فی عباس رضی کو کیونکر گرفتار کر لیا ابو الیسر نے کہا یا رسول اللہ ان کی گرفتاری میں ایک مرد نے میری اعانت کی میں نے اس کا اس سے پہلے نہیں دیکھا تھا اور اس کے بعد دیکھا اس کی ہیئت ایسی تھی ایسی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکر فرمایا تیری مدد عباس کی گرفتاری میں ایک بزرگ فرشتہ نے کی ہے۔

ابو نعیم نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ اسے اپنے باپ سے پوچھا آپ کو ابو الیسر نے کیونکر گرفتار کر لیا اگر آپ چاہتے تو اس کو اپنی ایک ہتھیلی میں رکھ لیتے میری باپ عباس رضی نے کہا اے میرے بیٹے یہ بات نکھو وہ مجھ سے ایسے حال میں ملا کہ میری آنکھوں میں خندہ پہاڑ سے زیادہ عظیم تھا۔

ابن سعد نے محمود بن لبید سے روایت کی ہے کہ اسے ہم سے عبید بن اوس نے حدیث کی ہے کہ جبکہ یوم بدر تھا میں نے عباس اور عقیل بن ابوطالب کو گرفتار کیا جبکہ ان دونوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا یہ فرمایا کہ تمہاری اعانت ان دونوں کی گرفتاری میں ایک بزرگ فرشتہ نے کی ہے۔

ابن سعد نے عطیہ بن قیس سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اہل بدر کی لڑائی سے فارغ ہوئے جبریلؑ ایک سرخ گھوڑی پر سوار آپ کے پاس آئے اور کئے جسم پر اونکی زرہ اور اونکے ساتھ اونکا نیزہ تھا جبریلؑ نے کہا یا محمد اللہ تعالیٰ نے مجھ کو آپ کے پاس بھیجا ہے اور مجھ کو یہ امر کیا ہے جب تک آپ خوشنود نہ ہو جاوین میں آپ سے جدا نہ ہوں آیا آپ خوشنود ہو گئے آپ نے فرمایا بیشک میں راضی ہو گیا جبریلؑ علیہ السلام لپٹے چلے گئے۔ ابو یعلیٰ نے جابر سے روایت کی ہے کہ اسے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بدر میں نماز پڑھ رہے تھے یکایک آپ نے نماز میں تبسم فرمایا جبکہ آپ نماز ادا فرما چکے تھے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم نے آپ کو دیکھا آپ نے تبسم فرمایا آپ نے فرمایا میرے پاس سے

میکائیل علیہ السلام گذرے اونکے بازو پر غبار کا اثر تھا اور وہ قوم کی جستجو سے پلٹ کر آ رہے تھے وہ میری طرف دیکھ کر ہنسنے اور بیٹنے اور مکی طرف دیکھ کر تبسم کیا۔

احمد اوطیہ اپنی (اوسط) مین اور بیہقی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہمارے جبکہ یوم بدر تھا ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشرکین سے اپنے آپ کو بچاتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ اور قوت میں آدمیوں سے زیادہ سخت تھا اور آپ سے زیادہ قریب مشرکین سے کوئی شخص جنگ میں نہ تھا۔

بیہقی اور ابو نعیم نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے اور عروہ بن زریق کے طریق سے روایت کی ہے ان دونوں راویوں نے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہتھیلی بہر کے کنکریاں لین اور ان کو مشرکین کے منہ پر مارا اللہ تعالیٰ نے ان کنکریوں کی عظیم شان پیدا کی مشرکین میں سے کسی مرد کو نہیں چھوڑا مگر اوسکی دونوں آنکھیں کنکریوں سے بہر گئیں اور آدمی ایک گروہ کو ایسے حال میں پاتے تھے کہ ہر ایک آدمی اوس گروہ کا اوندھے منہ پڑا ہوا تھا اور وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ کس طرف کو وہ جاوے۔ مٹی جو اوسکی آنکھوں میں پڑی ہے کوئی اوسکی تدبیر کرے اور اوسکی آنکھوں میں سے نکالے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کو ایسے حال میں پایا کہ وہ پچھڑا ہوا پڑا تھا اور جنگ کی جگہ اور ابو جہل کے درمیان کثیر غبار تھا اور لوہے سے اوسکا چہرہ چمپا ہوا تھا اور اپنی تلوار دونوں رانوں پر رکھے ہوئے تھا اور اوسکے کوئی زخم نہ تھا اور اپنے جسم میں سے کسی عضو کو حرکت دینے کی قدرت نہیں رکھتا تھا اور وہ اوندھا پڑا تھا اور زمین کی طرف دیکھ رہا تھا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اوس کی گردن پر پیچھے سے تلوار ماری اوسکا سر اوتھون نے گرا دیا پہر اوسکا لباس وغیرہ ہتیارے لئے یکا یک اوسکو دیکھا کہ اوسکے زخم نہ تھے اور اوس کی گردن میں درم دیکھا اور دونوں ہاتھوں اور دونوں شانوں میں کوڑوؤں کی ہتھیت کی مثل نشان تھے ابن مسعود نے اس کی خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دی آپ نے فرمایا وہ نشانیاں ملائکہ کی ضرب کی تھیں۔

ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے میں نے اون کنکریوں کی آواز سنی جو یوم بدر میں آسمان سے گری تھیں اون کی آواز اس طور پر تھی گویا وہ کنکریں ایک طشت میں گری ہیں جبکہ آدمیوں نے صفین باندھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کنکریوں کو لیا اور مشرکین کے منہ پر مارا سو آپ کا اون کنکریوں کو مارنا اللہ تعالیٰ کا یہ قول و ما ریت اذ ریت ولكن اللہ رمی ہے۔

ابن اسحاق اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اسکو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر سے یہ روایت کی ہے کہ یوم بدر میں فتح کا چاہنے والا ابو جہل تھا کہا ہے جبکہ دونوں جماعتیں جنگ کے لئے مل گئیں ابو جہل نے یہ کہا اللہم قطعنا للرحم وانا نالایعرف۔ اے میرے اللہ تعالیٰ محمد صلعم نے ہمارا رحم قطع کیا ہے اور ایسی شے لائے ہیں کہ او سکوکو نہیں پہچانتا ہے ابو جہل کو آئندہ کل کے روزے مشتاق کیا وہ مارا گیا اس باب میں اللہ تعالیٰ نے ان کو مسفقہ و افتقد جاؤ کم الفتح نازل فرمایا۔

(ابتداء میں راوی کا نام اصل کتاب میں چھوٹ گیا ہے اسکے بعد یہی) بیہقی اور ابو نعیم نے ابن ابی طلحہ کے طریق سے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ اہل مکہ کا قافلہ آیا وہ قافلہ شام کا ارادہ رکھتا تھا یہ خبر اہل مدینہ کو پہنچی وہ لوگ ایسے حال میں مدینہ سے نکلے کہ اونکے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے یہ لوگ قافلہ کا ارادہ رکھتے تھے اہل مکہ کو اہل مدینہ کی یہ خبر پہنچی اونہوں نے مکہ کی طرف چلنے میں سرعت کر دی تاکہ قافلہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب غالب نہ آجاء وین قافلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے بڑھ گیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے ساتھ دو طایفوں میں سے ایک کا وعدہ کیا تھا اور قافلہ کا پانا مسلمانوں کو زیادہ دوست تھا اور قدرت کے لئے زیادہ آسانی تھی اور زیادہ حاضر غیبت تھی جبکہ قافلہ نے سبقت کی اور اہل مدینہ سے فوت ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو لے گئے آپ قوم کا ارادہ رکھتے تھے قوم نے اپنی قوت کے سبب چلے جانے کو مکروہ سمجھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین اتر پڑے

پڑے اونکے اور پانی۔ کہ درمیان ایسا بالو تھا جس میں پاؤں دھس جاتے تھے پانی نہ ملنے کی وجہ سے مسلمانوں پر نہایت درجہ ضعف طاری ہو گیا اور اونکے دلوں میں شیطان نے غیض کو ڈالا اور کہہ دیا سو سو پیدا کرنا تھا وہ یہ زعم کرتے تھے کہ تم لوگ اولیاء اللہ ہو اور تم لوگوں میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہے اور مشرکین پانی پر تم پر غالب آگے ہیں اور تم تشنگی کی حالت میں ہو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر سخت مند برسایا مسلمانوں نے پانی پیا اور طہارت کی اللہ تعالیٰ نے اون سے شیطان کی پلیدی دفع کر دی پانی برسنے سے بالو ایسا ہو گیا جس پر آدمی اور حیوانات چلنے پھرنے لگے جب بالو بکھر سخت ہو گیا تو مسلمان قوم مشرکین کی طرف چلے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اور مسلمانوں کو ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ مدد فرمائی جبریل علیہ السلام اون پانچ سو فرشتوں میں تھے جو ایک طرف تھے اور میکائیل علیہ السلام اون پانسو فرشتوں میں تھے جو دوسری طرف تھے اس وقت میں شیطان لعین اپنے شیطانوں کے ایسے لشکر میں آیا جو بنی مدیج کے مردوں کی صورت میں تھا اور اس لعین کے ساتھ اوسکا جہنڈا تھا اور شیطان سراقہ بن مالک بن جشم کی صورت میں تھا شیطان نے مشرکین سے کہا آج کے دن آدمیوں سے کوئی شخص تم پر غالب نہ ہوگا اور میں تمہارا ہمسایہ ہوں جبکہ قوم کے لوگ مختلط ہوئے ابوجہل نے یہ دعا مانگی اللہم اولانا بالحق فانصرہ۔ اے میرے اللہ تعالیٰ ہم لوگوں میں جو کوئی اولیٰ بالحق ہے اوسکو تو نصرت دے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اٹھایا اور یہ دعا کی یا رب ان تملک ہذہ العصابتہ قلن تعبد فی الارض ابدا۔ احراب اگر تو اس جماعت کو ہلاک کر دے گا تو زمین میں ہرگز کبھی تیری عبادت نہ کی جائے گی۔ جبریل نے آپ کو کہا آپ ایک مٹی کا لیجئے آپ نے ایک مٹی کا لی اور اوسکو مشرکین کے منہ پر پھینکا مشرکین میں سے کوئی شخص نہ تھا مگر اوسکی دونوں آنکھوں اور دونوں تہنوں اور منہ میں اوس مٹی بھر خاک میں سے مٹی پھونچی سب مشرکین مٹیہ پھیر کے ہلاک گئے۔

بہقی نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے اور عروہ رضی اللہ عنہ کے طریق سے روایت

کی ہے دونوں راویوں نے کہا ہے اللہ تعالیٰ نے اس رات میں اون لوگوں پر ایک ہی مینہ برسایا وہ مینہ مشرکین پر شدید بلا تھا مشرکین کو اس مینہ نے جانے سے منع کیا اور وہ مینہ مسلمانوں پر خفیف مینہ تھا اس مینہ نے مسلمانوں کے چلنے پھرنے کی جگہ اور اترنے کی جگہ کو بدل دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ کل کے دن مشرکین کے پتھر پڑنے کی جگہیں ہیں۔

ابن سعد نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہا ہے اس دن مسلمان لوگ اونگ سوجھ مکے سے تھے اور ایک ایسے ٹیلے پر اترے جس کا رنگ گراہوا تھا آسمان نے مینہ برسایا وہ ٹیلہ سخت پتھروں کی مثل ہو گیا اس پر دوڑنے کے طور پر دوڑ تو پھرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں قتل کا العناس آخرت تک نازل فرمایا۔

واقدی اور بیہقی نے حاکم بن حزام سے روایت کی ہے کہ اسے یوم بدر میں ہم لوگ بٹر گئے اور ہم نے باہم جنگ کی مینے ایک آواز سنی جو آسمان سے زمین کی طرف اس طور پر واقع ہوئی جیسے سنگریزے طشت میں گر رہے اور اون کی آواز ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کنکریوں میں سے ایک مٹھی کنکریاں لین اور پھینک لیں ہم لوگ بہاگ گئے۔

واقدی اور بیہقی نے نوفل بن معاویۃ الدلمی سے روایت کی ہے کہا ہے یوم بدر میں ہم لوگ بہاگ گئے اور ہم اپنے دلوں میں اس طور سے سُستے تھے جیسے طشت میں کنکریاں گرتی ہیں اور اون کی جھنکار ہوتی ہے اور ہمارے پیچھے سے بھی ایسی ہی آواز آتی تھی اور زیادہ ہم لوگوں پر زیادہ سخت عذاب تھا۔

ابو نعیم نے حلیہ بن عکرمہ سے اللہ تعالیٰ کے قول و مارمیت اور میت میں روایت کی ہے کہا ہے اون کنکریوں میں سے کوئی کنکری نہیں گری مگر ہم ایک مرد کی آنکھ میں۔

بیہقی نے صحیح سند سے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ یوم بدر میں اون لوگوں کو سخت عذاب دینی والی ہوا نے پکڑا۔

ابن اسحاق اور ہیتی نے اپنے طریق سے روایت کی ہے مجھ سے خبیب بن عبد الرحمن نے روایت کی ہے کہ اسے میرے دادا خبیب کے یوم بدر میں زخم شمشیر لگا اور ان کے جسم کی ایک جانب جھک گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر لعاب دہن مبارک لگا دیا اور اس کو ملا دیا اور اس کو جیسے پہلے تھا اس حالت پر پھیر دیا وہ زخم مل گیا۔

ابن عدی اور ابو یعلیٰ اور ہیتی نے عاصم بن عمر بن قتادہ کے طریق سے عاصم نے اپنے دادا قتادہ بن النعمان سے روایت کی ہے قتادہ کی آنکھ کو یوم بدر میں صدمہ پہنچا اور انکی پتلی رخسار پر نکل پڑی لوگوں نے اس کے قطع کر نیکا ارادہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اپنے قطع کرنے کو منع فرمایا اور قتادہ کو اپنے پاس طلب فرمایا اور ان کی آنکھ کی پتلی کو اپنے دست مبارک کی پتیلی سے دبا دیا اسکے بعد یہ نہیں معلوم ہوتا تھا کہ کونسی آنکھ کو صدمہ پہنچا تھا۔ اور اسی حدیث کی روایت ہیتی نے قتادہ سے اس کی مثل دوسری وجہ سے کی ہے اور اسکے بعد کہ اپنے اپنی پتیلی سے پتلی کو دبا دیا یہ زیادہ کیا ہے آپ نے دعا کی اللہم اکسہ جلالاے میرے اللہ تعالیٰ اس کو جمال کا لباس پہنا۔

ابن سعد نے زید بن اسلم سے یہ روایت کی ہے کہ قتادہ بن النعمان کی آنکھ کو صدمہ پہنچا وہ آنکھ اونکے رخسار پر پڑ کر گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اس کی جاسے پر اس کو پھیر دیا وہ آنکھ قتادہ کی دونوں آنکھوں میں سے زیادہ صحیح اور زیادہ اچھی تھی۔

ابو نعیم نے عبد اللہ بن ابی صعصعہ کے طریق سے ابی سعید الخدری سے ابی سعید نے اپنے بہائی قتادہ بن النعمان سے روایت کی ہے کہ اسے میری دونوں آنکھوں کو یوم بدر میں صدمہ پہنچا وہ دونوں آنکھیں میرے رخسار پر گر پڑیں میں ان دونوں آنکھوں کو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے ان دونوں کو ان کی جاسے پر پھیر دیا اور دونوں آنکھوں میں لعاب دہن مبارک ڈال دیا وہ دونوں چمکنے لگیں۔

حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے معاویہ بن رفاعہ بن رافع بن مالک سے معاویہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ اسے یوم بدر میں ایک تیر میرے لگا میری آنکھ پہوٹ گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آنکھ میں لعاب دہن مبارک ڈال دیا اور میرے لئے دعا فرمائی مجھ کو آنکھ سے کچھ سدا نہ ہوئی۔

واقدی نے روایت کی ہے مجھ سے عمر بن عثمان الحبشی نے اپنے باپ سواون کو اپنے اپنی پہوپی سے روایت کی ہے کہ اسے عکاشہ بن محسن کہتے تھے کہ یوم بدر میں میری تلوار ٹوٹ گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک لکڑی عنایت کی ایک مینو دیکھا وہ لکڑی ایک سفید لانی تلوار تھی اور میں نے اس سے جنگ کی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو ہنگامہ دیا وہ تلوار ہمیشہ عکاشہ کے پاس رہتی تھی یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو گئے۔ اس حدیث کی روایت بیہقی اور ابن عساکر نے کی ہے۔

واقدی نے کہا ہے مجھ سے اسامہ بن زید اللیشی نے داؤد بن الحصین سے داؤد نے بنی عبدالاشہل کے متعدد مردوں سے روایت کی ہے اون راویوں نے کہا ہے یوم بدر میں سلمہ بن اسلم بن حریش کی تلوار ٹوٹ گئی وہ بے ہتیار رہ گئے کوئی ہتیار اون کے ساتھ نہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمہ کو ایک شاخ جو آپ کے دست مبارک میں تھی اور وہ ابن طاب نخل کی قسم کی شاخوں سے ایک شاخ تھی اونکو دی اور اپنے اون سے فرمایا اس سے مارو ایک ایک وہ شاخ عمدہ کہری تلوار ہو گئی وہ تلوار اون کے پاس ہمیشہ رہتی تھی یہاں تک کہ وہ یوم جسرانی عبید بن مقبول ہو گئی اس حدیث کی روایت بیہقی نے کی ہے۔

ابن سعد نے کہا ہے علی بن محمد نے ابو معشر سے ابو معشر نے زید بن اسلم اور زید بن رومان اور اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ وغیرہم سے یہ روایت کی ہے کہ یوم بدر میں عکاشہ بن محسن کی تلوار ٹوٹ گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عکاشہ کو کھجور کے درخت کی ایک شاخ عطا فرمائی وہ شاخ اون کے ہاتھ میں ایسی سیف قاطع ہو گئی جس کا لوہا نہایت صاف اور کھچا رہا اور



اوسکی بیٹیہ نہایت سخت تھی۔

شیخین۔ یہ قتادہ کے طریق سے انس رضی عنہ سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر میں اون مقتولوں کے پاس کھڑے ہوئے جو کنوؤں میں ڈالے گئے تھے آپ اگلو یا فلان بن فلان کہہ کے پکارتے اور اون سے فرماتے تھے تم لوگ اس امر سے خوش نہ تھے کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ اور اوسکے رسول کی اطاعت کرتے ہمارے رب نے ہم سے جو وعدہ کیا تھا ہم نے اوسکو حق پایا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ جن اجسام میں روح نہیں ہے اونہیں سے کسی جسم نے کلام نہیں کیا ہے آپ نے فرمایا قسم ہے اوس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں جو بات اون سے کہتا ہوں تم لوگ اون سے زیادہ نہیں سنے ہو قتادہ نے کہا ہاں اللہ تعالیٰ نے ان مشرکین مقتولین کو زندہ کیا یہاں تک کہ آپ کا قول اذکو تو یوح اور تصغیر اور نفقت اور ندامت اور حسرت کی واسطے سنایا۔

واقدی اور بیہقی نے زہری سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم بدر میں یہ دعا مانگی اللھم اکفنی نوفل بن خولید ہر آپ نے پوچھا کون شخص ہے جسکو نوفل کا علم ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ میں نے اوسکو قتل کر ڈالا آپ نے تکبیر کہی اور کہا الحمد للہ الذی احباب فیہ دعوتی جمیع حمد ثابت اللہ تعالیٰ کے واسطے وہ اللہ تعالیٰ جس نے میری دعا نوفل کے حق میں قبول کی۔

بیہقی نے حضرت عائشہ رضی عنہا سے روایت کی ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کے اس قول و ذر فی المکذبین اولی التعمہ و ملہم قلیلا کے نزول کے بعد تہا کمر تھوڑا زمانہ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یوم بدر کی جنگ میں قریش کو مصیبت زدہ کیا۔

شیخین نے ابن مسعود رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے درمیان کنبی صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے اور قریش کی ایک جماعت اپنے بیٹے کی جگہوں میں تھی اولن لوگوں نے آپس میں کہا تم میں سے کون شخص ایسا ہے کہ بنی فلان کے اونٹوں کی

طرف جاے اور اوس کی اوس جہلی کو جس کے ساتھ بچہ نکلتا ہے لاکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے بیچ میں جسوقت آپ سجدہ کریں رکہے ایک شخص جو شقی القوم تھا وہ اور تھا اور اوسکو لایا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے بیچ میں رکہ دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کی حالت میں ثابت رہے اور وہ لوگ یہاں تک ہنسنے کہ ہنسی کے سبب بعض اون کا بعض کی طرف جھک گیا کوئی جانبوا الاحضرت فاطمہ کے پاس گیا اور فاطمہ رضہ اوسوقت چھوٹی لڑکی تھیں وہ دوڑ کر آئیں یہاں تک کہ اونہوں نے آپ پر سے اوس کو ہینیک دیا اور اون لوگوں کے پاس آکر اونکو برا کہا جبکہ آپ نے اپنی نماز ادا فرمائی تو یہ وعاتین پار کی اللہم علیک بقریش اے میرے اللہ تعالیٰ تجھ پر لازم ہے کہ تو قریش پر عذاب نازل کرے پھر آپ نے ہر ایک کا نام لیکر بددعا کی اللہم علیک بعروبہ ہشام یعنی باہل اور عقبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عقبہ اور اسلم بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط اور عمارہ بن ابولیبہ ان کل پر عذاب نازل کر اور مسعود رضہ نے کہا ہے میں نے ان سب مشرکین کو یوم بدر میں پھڑپھڑا ہوا دیکھا۔

احمد اور ہتقی نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہ آپ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقتولین سے فارغ ہو گئے کسی نے آپ سے کہا آپ پر قافلہ کی طرف توجہ لازم ہے قافلہ کے اسطرح کوئی شے مانع نہیں ہے عباس رضہ نے منکر کہا اور عباس اوسوقت اپنی قید میں قیدی تھو قافلہ کی طرف آپ کو توجہ کرنا مناسب نہیں ہے آپ نے عباس سے پوچھا کس لئے مناسب نہیں ہے عباس رضہ نے کہا اے اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ دو طایفوں میں سے ایک کا وعدہ کیا تھا جو وعدہ آپ کے کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اوسکو پورا کر دیا کہ بدر میں ایک گروہ پر آپ کو نصرت دی وہ لوگ مقتول ہو گئے۔

ابن ابی الدنیا اور ہتقی نے شعبی سے روایت کی ہے کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں بدر کی طرف گیا میں نے ایک مرد کو دیکھا وہ زمین میں سے نکلتا ہے اوس کو ایک مرد

اوس ہتھوڑے سے مارتا ہے جو اوسکے ساتھ رہتا ہے یہاں تک کہ وہ زمین میں غائب ہو جاتا ہے پہرہ مرد زمین میں سے نکلتا ہے اور وہ مرد اوسکو ہتھوڑے سے مارتا ہے وہ مرد اوسکے ساتھ بار بار ایسا کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ابو جہل ہے جو زمین سے نکلتا ہے روز قیامت تک اوسکو عذاب دیا جائیگا۔

ابن ابی الدینانے اور طبرانی نے اوسطین ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہا ہے اس درمیان کہ میں اطراف بدر میں جا رہا تھا ایک ایک نے دیکھا ایک مرد ایک گڑھے سے نکلا اوسکی گردن میں ایک زنجیر تھی اوس نے مجھکو آواز دی اے عبد اللہ مجھے پانی پلاؤ میں یہ تھیں جانا کہ اوس نے میرا نام جانا ہے یا جیسے عرب لوگ عبد اللہ کہہ کر ہر ایک کو پکارتے ہیں اس نے اہل عرب کے پکارنے کے طور پر مجھ کو عبد اللہ کہہ کر پکارا ہے اور ایک مرد اوس گڑھ سے میں سے نکلا اوسکے ہاتھ میں ایک کوڑا تھا اسنے مجھے پکار کے کہا اے عبد اللہ تم اسکو پانی پلاؤ اس لئے کہ یہ کافر ہے پہر اوس مرد نے اوسکو کوڑے سے مارا یہاں تک کہ وہ اپنے گڑھے میں پلٹ کے چلا گیا یہ واقعہ دیکھ کر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے آپ کو خبر کی آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کیا تحقیق تم نے اوسکو دیکھا ہے میں نے کہا بیشک میں نے اوسکو دیکھا ہے آپنے فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ابو جہل ہے اور وہ کوڑوں کی وہ مار روز قیامت تک اوسکا عذاب ہے۔

بہیقی نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے اور عروہؓ کے طریق سے روایت کی ہے دونوں راویوں نے کہا ہے بدر کی جنگ میں اللہ تعالیٰ نے مشرکوں اور منافقوں کی گردنیں جھکا دیں مدینہ منورہ میں کوئی منافق اور کوئی یہودی باقی نہیں رہا مگر وہ بدر کی جنگ کی وجہ سے اپنی گردن جھکائے ہوئے تھا اور یوم بدر ایسے فرق کا دن تھا جس دن میں اللہ تعالیٰ نے مشرک اور ایمان کے درمیان تفریق کر دی اور یہود نے از روی یقین کے کہا یہ وہی نبی ہے جسکی صفت تورات میں ہم پاتے ہیں اللہ تعالیٰ آج کے دن کو بعد کسی

کو بلند نہ کرے گا مگر وہ غالب ہوگا۔

میں نے عطیۃ العونی سے روایت کی ہے کہ اسے میں ابو سعید الخدری سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کو پوچھا الم غلبت الروم آخر آیت تک ابو سعید نے کہا اہل فارس اہل روم پر غالب ہو گئے تھے پھر روم فارس پر غالب ہو گیا اسکے بعد یوم بدر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کر مشرکین عرب سے جنگ میں بڑ گئے اور روم اور فارس یا ہم جنگ میں بڑ گئے ہم نے مشرکوں پر نصرت پائی اور اہل کتاب نے مجوس پر نصرت پائی اللہ تعالیٰ نے خاص ہکومت کون پر جو نصرت دی ہم اوس سے خوش ہوئے اور اہل کتاب کو اللہ تعالیٰ نے مجوس پر جو نصرت دی ہم اوس سے فرحت ناک ہوئے ہمارا یہ خوش ہونا اللہ تعالیٰ کا قول دیومئذ یفرح المؤمنون بنصر اللہ ہے۔

ابن سعد نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر میں ایک قبہ میں تھے آپ نے یہ فرمایا قوموا الی جنتہ عرضھا السموات والارض اعدت للمتقین عمیر بن الاحمام فی سکر خج کما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کس لئے تم خج خج کہتے ہو عمیر نے کہا میں اس امید سے کہتا ہوں کہ میں اہل جنت سے ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اہل جنت سے ہو عمیر کے چمڑے کو ترکش میں سے کھجورین نکل پڑیں وہ کھجورین چابنے لگے پھر عمیر نے کہا اگر میں باقی رہوں گا تو کھجورین چا بتا رہوں گا اور جنت البتہ ایک دراز حیات ہے عمیر نے اون کھجوروں کو چوڑ دیا اور جنگ کی یہاں تک کہ مقتول ہو گئے۔

اور میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم بدر کے گرفتاروں کے باب میں فرمایا اگر تم لوگ چاہو تو ان کو قتل کر دو البتہ اگر چاہو تو ان سے فدیہ لے لو اور فدیہ سے تم کو تمتع حاصل ہوگا تم لوگوئیں سے ان کی تعداد کے موافق شہید ہو گئے مگر تر اشخاص میں سے آخر شخص قیس بن ثابت تھے جو جنگ یمامہ میں مقتول ہوئے۔

سہل کتاب  
ہوئی ہے۔

ابونعیم نے صحیح سند سے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت کی۔ ہے کہ عقبہ بن ابی معیط۔ نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی آپ نے فرمایا تیرا کھانا میں حبیباً تک نہ کھاؤں گا کہ تو اشہد ان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہ یہ کلمہ عقبہ نے اس کی شہادت دی عقبہ کا ایک دوست عقبہ بن ملا اور اس نے عقبہ کو اسرارِ مرامت کی عتبہ بنے پچھپا قریش کے سینہ بون کو کون سی شے مجھے بری کر دیگی اس کے دوست نے کہا تو آپ کی مجلس میں جا اور آپ کے منہ پر تھوک دے اس نے ویسے ہی کیا بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کچھ اچھے زیادہ نہ کیا اپنا چہرہ مبارک پونچھ ڈالا اور فرمایا اگر مکہ کے پہاڑوں سے باہر تیرے کو پاؤں لگا تو تیری گردن از روے صبر کے ماروں گا جبکہ یوم بدر تھا اور آپ کے اصحاب جنگ کی واسطے نکلے تو عقبہ نے باہر نکلنے سے انکار کیا اور کہا اس مرد نے مجھ سے یہ وعدہ کیا ہے کہ اگر مکہ کے پہاڑوں سے وہ مجھ کو باہر پائے گا جبر سے میری گردن مار دیگا لوگوں نے کہا تجھ کو سرخ اونٹ ہم دیتے ہیں وہ تجھ کو نہ پاسکے گا اگر ہمارے ہوگی تو اڑ جائے گا کسی کے ہاتھ نہ لگے گا عقبہ ان لوگوں کے ساتھ نکلا جبکہ مشرکین بہا گے تو عقبہ کے اونٹ نے چٹیل زمین میں اوسکھ لاکر اوتار دیا وہ گرفتار کیا گیا بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبر سے اوسکی گردن مار دی اور عباس رضی عنہ جو قوت فدیہ لیا گیا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہا جب تک میں زندہ رہوں گا آپ نے مجھ کو قریش کا فقیہ بنا کے چھوڑ دیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس رضی کو جواب دیا آپ قریش کے فقیہ کو نہ کر ہو گئے آپ نے تو سونے کے غلے اُم فضل کے سپرد کر دی تھے اور اُم فضل سے آپ نے یہ کہا تھا اگر میں مارا جاؤں گا جب تک تو زندہ رہے گی تجھ کو غنائیگی عباس رضی نے سن کر کہا جوابات آپ فرماتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں وہی بات ہے یعنی اُم فضل کو مینے سونے کے غلے دئے ہیں اور اوسپر کوئی مطلع نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ۔

ابن اسحاق اور بقی نے زہری اور ایک جماعت سے یہ روایت کی ہے کہ عباس رضی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میرے پاس وہ شے نہیں ہے جو فدیہ دون آپ نے

اون سے فرمایا وہ مال کمان ہے جس کو تم نے اور ام فضل نے دفن کیا ہے تم نے ام فضل سے کہا ہے اگر میں اپنے اس سفر میں مارا جاؤنگا تو یہ مال میرے فرزندوں فضل اور عبداللہ اور قثم کے واسطے ہوگا عباس رضی نے سنکر کہا واللہ میں یہ جانتا ہوں کہ آپ رسول اللہ میں واللہ یہ وہ شے ہے جو میرے اور ام فضل کے سوا اسکا کسی کو علم نہیں ہے۔

اور اس حدیث کی روایت حاکم نے ابن اسحاق کے طریق سے کی ہے ابن اسحاق نے یحییٰ بن عباد سے اونہوں نے اپنے باپ سے اونکے باپ سے حضرت عائشہ رضی سے روایت کی ہے اور اسکو صحیح حدیث کہا ہے اور ابو نعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے اونکے بعض صحابہ اور اونہوں نے مقسم سے مقسم نے عباس رضی سے اس حدیث کی روایت کی ہے۔ اور احمد بن اس حدیث کی روایت ابن اسحاق کے طریق سے اون لوگوں سے کی ہے جنہوں نے عکرمہ سے سنا اور عکرمہ نے ابن عباس رضی سے سنا ہے اور اسکی روایت ابن سعد نے کلبی کے طریق سے ابوصالح سے ابوصالح نے ابن عباس رضی سے کی ہے۔

ابن سعد اور بیہقی نے عبداللہ بن الحارث بن نوفل سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ نوفل بن حارث بدر میں گرفتار کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا اے نوفل اپنے نفس کا تو فدیہ دے نوفل نے کہا میرے پاس کوئی شے نہیں ہے جو اپنے نفس کا اوس سے فدیہ دوں آپ نے فرمایا اپنے نفس کا فدیہ اوس مال سے دے جو جدہ میں ہے نوفل نے کہا میں شہادت دیتا ہوں آپ رسول اللہ میں نوفل نے اپنے نفس کا فدیہ اوس مال سے فرمایا۔

ابن اسحاق نے اور ابن سعد نے اور ابن جریر نے اور حاکم نے اور بیہقی نے اور ابو نعیم نے اپنے طریق سے اس حدیث کی روایت کی ہے کہا ہے مجھ سے حسین بن عبداللہ بن عباس نے عکرمہ سے عکرمہ نے ابن عباس سے حدیث کی ہے کہا ہے مجھ سے ابورافع نے حدیث کی ہے کہا ہے ہم آل عباس اسلام میں داخل ہوئے تھے اور ہم اپنے اسلام کو چھپاتے

تھے اور میں عباس کا غلام تھا جبکہ قریش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یوم بدر میں گئے  
ہم اخبار کی توقع رکھنے لگے ہمارے پاس حسیان الخزاعی خبر لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے غلبہ کی جو خبر ہمارے پاس آئی ہم نے اس خبر سے اپنے نفسوں میں قوت پائی اور ہم اس  
سے مسرور ہوئے واللہ میں زمزم کے صفہ میں بیٹھا تھا اور ام فضل میرے پاس تھیں یکایک  
میں دیکھا ابولہب غیث شکر لایا اور اپنے پاؤں زمین پر گھسیٹتا ہوا آیا جبکہ اس کے پاس خبر  
آئی اللہ تعالیٰ نے اس کو رسوا اور خوار و ذلیل کیا ابولہب حجرہ کے سراپردہ کے پاس بیٹھ گیا  
ابولہب سے آدمیوں نے کہا یہ سفیان بن الحارث ہے جو آیا ہے اور اس کے پاس لوگ جمع  
ہوئے نہیں ابوسفیان سے ابولہب نے کہا میرے پاس آؤ تیرے پاس خبر ہے ابوسفیان  
آیا یہاں تک کہ بیٹھ گیا اس نے کہا نہیں ہے وہ مگر یہ کہ ہم قوم سے بڑھ گئے اور ہم نے اونکو  
اپنے شانے دیدے یعنی ہم نے منٹھ پھیر دئے جس جگہ انہوں نے چاہا ہم لوگوں کے  
جسم پر مبتلا چلائے واللہ باوجود اسکے کہ آدمیوں نے منٹھ پھیر دئے میں نے اونکو ملامت نہیں کی  
ہم نے گورے مردوں کو ابلق گھوڑوں پر دیکھا واللہ وہ مرد کسی شے کو باقی نہیں چھوڑتے ابولہب نے  
نے کہا میں حجرہ کے پردہ کو اٹھایا اور میں نے کہا واللہ وہ مرد ملا لگے تھے اس خبر کو شکر  
ابولہب کھڑا ہو گیا اور بجا لے دلت اپنے پاؤں گسیٹ رہا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو مملک  
آبلوں کے ساتھ مبتلا کیا واللہ وہ نہیں ٹھیرا مگر سات دن یہاں تک کہ وہ مگر گیا ابولہب کے  
بیٹوں نے اس کو مکان میں تین دن تک چھوڑ دیا اس کو دفن نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ  
وہ سڑ گیا اس میں بدبو پیدا ہو گئی قریش لوگ اس بیماری سے بچتے تھے جیسے کہ طاعون  
سے بچتے تھے یہاں تک نوبت پہنچی کہ ابولہب کے دونوں بیٹوں سے قریش کے ایک مرد  
نے کہا تمہارا بہلا ہو تم شرم نہیں کرتے ہو کہ تمہارا باپ اپنے گھر میں سڑ گیا تم دونوں کو  
دفن نہیں کرتے انہوں نے کہا ہکو یہ خوف ہے کہ اس کی بیماری ہکو لگ جائے گی اس مرد  
نے کہا تم چلو میں تم دونوں کی اعانت اور سپر کروں گا واللہ ابولہب کو اس کے بیٹوں نے

غسل نہیں دیا مگر دوسرے کھڑے ہو کر اوپر پانی ڈال دیا اور اسکے پاس نہیں جاتے تو پہر ابو لب  
کو اعلیٰ مکہ کی طرف اوٹھا کر لے گئے اور ایک دیوار سے اوس کو ٹیکا لگا کر رکھ دیا پہر اوس پر  
پتھر چرن دئے۔

شیخین نے عروہ سے روایت کی ہے کہ اسے ابو لب نے ثویبہ کو آزاد کیا ثویبہ نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا جبکہ ابو لب مر گیا تو اس کے بعض اہل نے خواب میں اوسکو  
بڑے نقصان کی حالت میں دیکھا اوس سے اوس نے پوچھا تو کس چیز سے ملاتی ہو ابو لب  
نے کہا تم لوگوں کے بعد میں غیر اسکے کوئی راحت نہیں دیکھی میں نے ثویبہ کو آزاد کیا تھا اس  
کے بدل میں جبکہ اوس گرڑھے میں پانی پلایا گیا اور ابو لب نے اوس گرڑھے کی طرف اشارہ  
کیا جو انگوٹھے اور اوس کے پاس کی اونگلی کے ملانے سے پیدا ہوتا ہے۔

بیہقی نے واقدی سے روایت کی ہے کہ اسے راویون نے کہا ہجرات بن اشیم الکسانی  
کہتا تھا میں مشرکوں کے ساتھ بدر میں حاضر ہوا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی  
قلت اور اون لوگوں کی کثرت کو جو ہمارے ساتھ سوار اور پیادہ تھے میں اپنی آنکھ سے  
دیکھ رہا تھا جو لوگ بہاگے میں اون میں بہاگہ جو دکھلایا گیا میں مشرکین کو ہر ایک طرف  
دیکھ رہا تھا اور میں اپنے نفس سے کہہ رہا تھا میں نے اس امر کی نیش نہیں دیکھا جس سے کوئی  
بہاگ جائے مگر عورتیں جبکہ خندق کے بعد زمانہ تھا میرے دل میں اسلام واقع ہوا میں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ میں آیا اور میں نے سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا ہجرات تم ہی ہو جو بدر میں یہ بات کہتے تھے کہ میں نے  
اس امر کی نیش نہیں دیکھا کہ اس سے کوئی بہاگ جائے مگر عورتیں میں نے کہا میں شہادت  
دیتا ہوں آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور یہ بات ہرگز کسی کی طرف مجھ سے نکلا کر نہیں گئی  
اور میں نے اس بات کو نہیں کہا مگر اپنے نفس سے کچھ کہا تھا اگر آپ نبی نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ  
آپ کو اوس بات پر مطلع نہ کرتا آپ نے مجھ پر اسلام کو ظاہر کیا میں مسلمان ہو گیا۔



طبرانی نے ابان بن سلمان سے ابان نے اپنے باپ سلمان سے روایت کی ہے کہا ہے قباث بن اشیم اللہی کا اسلام ہوا تھا کہ عرب میں گئے کچھ مرد قباث کے پاس آئے اور انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خروج کیا ہے وہ کہو ہمارے دین کے غیر کی طرف بلا تے ہیں قباث یہ سن کر کڑا ہو گیا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جبکہ آپ کے پاس داخل ہوا آپ نے اس سے فرمایا اے قباث بیٹھ جا قباث غصہ سے چپ رہا کچھ جواب نہیں دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کیا اس قول کا قایل تو ہی ہے کہ اگر قریش کی عورتیں اپنے برقعوں کے ساتھ نکلتیں تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کو پھیر دیتیں قباث نے سن کر کہا قسم اللہ تعالیٰ کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میری زبان نے اس کلمہ کے ساتھ حرکت نہیں کی اور نہ میرے ہونٹوں نے اس کلمہ کے ساتھ ذمہ نہ کیا اور عجب سے کسی شخص نے اس کلمہ کو نہیں سنا اور وہ کوئی شے نہیں ہے مگر میرے نفس میں پیدا ہوئی تھی قباث نے اشدان لالا لا الا اللہ وحده لا شریک له واشهد ان محمد رسول اللہ کہا اور یہ کہ میں یہ گواہی دیتا ہوں آپ جس دین کو لائے ہیں وہ حق ہے۔

بیہقی اور طبرانی اور ابو نعیم نے موسیٰ بن عقبہ اور عروہ بن الزبیر رضی سے روایت کی ہے دونوں راویوں نے کہا ہے جبکہ مشرکین کا سفیر مکہ کی طرف پلٹ کے آیا عمیر بن وہب الحنفی آیا یا تنک کہ تمام حجر بن صفوان بن امیہ کے پاس آئے بیٹھا صفوان نے کہا مقتولین بدر کے بعد ہمیشہ قبیح ہے عمیر نے کہا بیشک واللہ ان کے بعد زندگی میں خیر نہیں ہے اگر میرے ذمہ قرض نہ ہوتا جس کے واسطے میں ادا نہیں پاتا ہوں اور میرے ایسے عیال نہوتے جنکے واسطے کوئی شے میں نہیں چھوڑتا ہوں میں محمد صلعم کی طرف ضرور کوچ کر کے جاتا اور اون کو قتل کر ڈالتا اگر محمد صلعم کے خوف سے میری آنکھیں بہ جائیں گی تو میرے پاس ایک علت ہے میں اس کے ساتھ بہا نہ کر کے یہ کہوں گا میں اپنے اس فرزند کے پاس آیا ہوں

جو اسیر ہے صفوان عمیر کے اس قول سے خوش ہوا اور اس سے کہا تیرا قرض میرے ذمہ ہے اور تیرے عیال سے میرے عیال، منافقین برگزیدہ مین ایسا نہ ہوگا کہ مجھے کسی شے کی قدرت ہوگی اور ان کی اعانت سے غیر کیا جائیگا صفوان نے عمیر کو سواری دی اور اس کے واسطے سامان تیار کیا اور عمیر کی تلوار کے واسطے اہم کیا تلوار پر پھیل کی گئی اور اس کو زہر دیا گیا عمیر نے صفوان سے کہا چند دن تک مجھ کو تو چوپاؤ سے پہرہ آیا یہاں تک کہ مدینہ میں آیا اور سب کے دروازہ کے پاس اتر آیا اور اپنی سواری کے اونٹ کو باندھ دیا اور تلوار لی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف قصد کیا عمیر اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما داخل ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم ٹھہر جاؤ پہر آپ نے پوچھا یا عمیر کس شے نے تجھ کو آگے بڑھایا عمیر نے کہا میں اپنے اوس قیدی کے پاس آیا ہوں جو آپ کے پاس ہے آپ نے فرمایا جس وجہ سے تو آیا ہے تو مجھ سے سچ کہو عمیر نے کہا کہ میں نہیں آیا مگر اپنے اسیر کے معاملہ میں آپ نے فرمایا تیرے صفوان بن اسیر سے حجر کے پاس کیا شرط کی تھی عمیر سنکر ڈر گیا اور اس نے پوچھا تیرے صفوان سے کیا شرط کی تھی آپ نے فرمایا تو نے صفوان کو اس شرط سے میرے قتل پر یا نگیختہ کیا تھا کہ وہ تیری اولاد کو متکفل رہے اور تیرا قرض ادا کر دے اللہ تعالیٰ تیرے اور اس وادے کے درمیان حایل ہے صفوان نے سنکر کہا اشد انک رسول اللہ تحقیق یہ گفتگو میرے اور صفوان کے درمیان مجھ میں تھی میرے سوا اور صفوان کے سوا اس بات پر کوئی مطلع نہیں ہوا ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اوس بات کی خبر کر دی مین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لایا پہر عمیر کی طرف پلٹ کے گیا اور اس نے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی اور عمیر کے ہاتھ پر کثیر آدمی مسلمان ہوئے۔ پہر اس حدیث کی روایت بیہقی اور طبرانی نے ابن اسحاق کو طریق سے کی ہے کہ اسے مجھ سے محمد بن جعفر بن الزبیر سے حدیث کی ہے اور اوپر کی مثل اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔ اور ابو نعیم نے اس حدیث کی روایت زہری سے اس کی مثل

کی ہے۔ اور اس حدیث کی روایت ابن سعد اور ابو نعیم نے عکرمہ سے کی ہے پس یہ طرق حدیث مرسلہ ہیں۔ اور اس حدیث کی روایت طبرانی اور ابو نعیم نے ابی عمران الجونی کے طریق سے انس بن مالک سے موصول طور پر صحیح سند کے ساتھ کی ہے۔

بیہقی نے جیسیر بن مطعم سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مطعم زندہ ہوتے اور اگر ان اسیروں کے باب میں مجاہد سے کلام کرتے تو میں مطعم کو واسطے ان سب کو آزاد کر دیتا یہ اسیر بدر کے اسیر تھے سفیان نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک مطعم کا ایک نوع احسان تھا اور مطعم بخشش سے جزا دینے میں آدمیوں سے زیادہ تھے۔

ابو نعیم نے جیسیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہا ہے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہ بدر کے قیدیوں کے باب میں آپ سے گفتگو کروں میں نے آپ کو ایسے وقت میں پایا کہ آپ اپنے اصحاب کو نماز پڑھا رہے تھے میں نے سنا آپ پڑھ رہے تھے۔ ان عذاب ربک لواقع ما لمن دافع اسکو سکر میرا ایسا حال ہوا گویا میرا دل ہیٹ گیا۔

ابو نعیم نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یوم بدر میں مشرکین کے قتال سے میں آیا اور میں اس وقت ہوا کہ تہامیہ کے سامنے ایک یہودیہ عورت آئی جس کے سر پر ایک لگن تھا اس میں بکری کا بچہ بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جمع ہوا اس اللہ تعالیٰ کے واسطے ہے جس نے آپ کو سلامت رکھا میں نے اللہ تعالیٰ کے واسطے یہ نذر کی تھی کہ اگر آپ مدینہ میں سلامت آویں گے تو بکری کے اس بچہ کو میں ضرور ذبح کروں گی اور اسکو بچہ نہوں گی اور اس کو آپ کے پاس لے جاؤں گی تاکہ آپ اس میں سے کھاویں اللہ تعالیٰ نے اس بکری کے بچہ کو گویا کر دیا اس نے کہا اے محمد آپ مجھے نہ کھائیے مجھے میں زہر ملا ہے۔

فائدہ یہ باب ستر معجزات سے زیادہ کو شامل ہے تامل کرنے سے یہ معلوم ہو سکتا

فائدہ سبکی رحمت سے کسی نے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملائکہ کو جنگ کرنے میں کیا حکمت تھی یا وجودِ کبیر جبریل ۴ اس امر پر قادر تھے کہ اپنے بازو کے ایک پر سے کفار کو دفع کر دیتے سبکی رحمت نے اس سوال کا یہ جواب دیا کہ یہ امر اس ارادہ کے سبب سے تھا کہ جنگ کا فعل نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کا فعل ہوا اور ملائکہ لشکروں کی عادت پر جیسے لشکر لشکر کی مدد کرتا ہے آپ کو اور آپ کے اصحاب کو مدد دینا اس میں صورت اسباب کی رعایت اور اس سنت کی رعایت تھی جس سنت کو اللہ تعالیٰ نے اپنے عباد میں جاری کیا ہے اور جمیع امور کا فاعل اللہ سبحانہ ہی ہے اور زرخش ہی نے اللہ تعالیٰ کے قول وما انزلنا علی قومہ من بعدہ من جنہ من السماء واکنا منظرین کے معنی میں کہا ہے اگر تم یہ اعتراض کرو گے کہ اللہ تعالیٰ نے یوم بدر اور یوم خندق میں کس واسطے جنود ملائکہ کو آسمان سے نازل فرمایا اور یہ فرمایا ہے فارسلنا علیہم ریحاً وجنوداً لم تر وہا۔ اور یہ فرمایا ہے بالفتح من الملائکۃ مرفیین اور مثلاً ثلثۃ آلاف من الملائکۃ منظرین۔ اور پنجستہ آلاف من الملائکۃ مسومین اس اعتراض کا میں یہ جواب دوں گا کہ ایک فرشتہ کافی تھا قوم لوط ۴ کے شہر جبریل علیہ السلام کے بازو کے ایک پر ہی سے ہلاک کر دئے گئے اور بلاد شمو اور قوم صالح ۴ ایک صیحہ سے ہلاک کر دی گئی ولیکن اللہ تعالیٰ نے ہر ایک شے کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کبار انبیاء اور اولو العزم رسولوں پر فضیلت دی ہے حبیبِ نبیاری کیا چیز ہیں اور اسبابِ کرامت اور اعزاز سے اوس شے کا آپ کو والی کیا ہے جو کسی کو وہ اسبابِ کرامت اور اعزاز نہیں دئے اور ان اسبابِ کرامت اور اعزاز سے یہ امر تھا کہ آپ کے واسطے آسمان سے لشکروں کو نازل کیا گیا اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قول وما انزلنا واکنا منظرین سے اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے کہ لشکروں کا آسمان سے نازل کرنا ان عظیم امور سے ہے کہ ان کا اہل کوئی نہیں ہے مگر آپ کی مثل اور ہم آپ کے سوا کسی کے واسطے ایسا نہیں کرتے ہیں کہ لشکر آسمان سے نازل کرین زرخش ہی کا قول

ختم ہو گیا۔

یہ باب ان معجزوں کے بیان میں ہے جو غزوہ غطفان میں واقع ہوئے ہیں

واقفی نے کہا ہے مجھ سے محمد بن زیاد نے حدیث کی ہے اور اسے زید بن ابی عتاب نے حدیث کی ہے (اور واقفی) نے کہا ہے مجھ سے ضحاک بن عثمان اور عبد الرحمن بن محمد بن ابی بکر وغیرہم نے حدیث کی ہے ان راویوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ غطفان کی ایک جماعت جو بنی ثعلبہ بن خارب سے ہر مقام ذی امر میں جمع ہوئی ہے وہ لوگ یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطراف سے گیر لیں اور ان کے ساتھ اونہیں کی قوم کا ایک مرد۔ جس کا نام وعشور بن الحارث ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ خبر سُن کر ساڑھے چار سو مردوں میں نکلے ان کے ساتھ گھوڑے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراب لوگ پہاڑ کی چوٹی پر ہباگ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام ذی امر میں اتر پڑے اور وہاں پر لشکر جمع کیا اور لوگوں پر کثرت سے منیہ برسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حاجت کے واسطے چلے گئے آپ کو وہاں پر وہ پانی ملا اور آپ پر اتنا برسا کہ آپ کے کپڑے بھیک گئے اور مقام امر کا صحرا آپ کے اور آپ کے اصحاب کے درمیان حائل ہو گیا پہر آپ نے اپنے کپڑے اتارے اور اونکو پھیلا دیا تاکہ خشک ہو جاویں اور ان کپڑوں کو ایک درخت پر ڈال دیا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس درخت کے نیچے لیٹ گئے اور اعراب لوگ آپ کو دیکھ رہے تھے اعراب نے وعشور سے جو اونکا سردار اور اونہیں زیادہ شہج تھا یہ کہا محمد صلعم نے تجھ کو موقع دیا ہے اور اپنے اصحاب سے ایسی جگہ تنہا ہو گئے ہیں کہ اگر فریاد کریں تو اونکے اصحاب اون کی فریاد کو نہ پہنچیں گے یہاں تک کہ تو اون کو قتل کر ڈالے گا وعشور نے قوم کی تلواروں میں سے ایک تیز تلوار چنی پہر وہ آپ کی طرف آیا یہاں تک کہ وہ اپنی تلوار برہنہ کئے ہوئے آپ کے پاس آکر کھڑا ہو گیا اور اوسنے

کہا اے محمد آج کے دن مجھ سے آپ کو کون بچائے گا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بچائے گا  
 جبریل علیہ السلام نے وعشور کے سینہ پر بار کے ڈبکھیل دیا اوسکے ہاتھ سے تلوار گر پڑی  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس تلوار کو لئے لیا اور وعشور کے سر پر کھڑے ہو گئے اور  
 اپنے اوس سے فرمایا مجھ سے تجھ کو کون بچائے گا اوس نے کہا کوئی نہیں بچا سکتا اور یہ کہا  
 میں یہ گواہی دیتا ہوں لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ آپ پر کبھی جماعت کو میں اکٹھا نہ کروں گا  
 آپ نے وعشور کی تلوار وعشور کو دیدی وہ پیچھے ہٹا پھر آگے بڑھا اور اوس نے کہا واللہ  
 آپ مجھ سے البتہ اچھے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا میں تجھ سے  
 اس امر کا زیادہ احق ہوں کہ تجھ سے اچھا ہوں وعشور اپنی قوم کے پاس آیا اوسکی قوم کے  
 لوگوں نے اوس سے کہا کہ توجو بات کہتا تھا وہ اوسوقت کہاں تھی کہ تیرے ہاتھ میں تلوار  
 تھی وعشور نے کہا واللہ میری وہ رائے تھی، ولیکن میں نے ایک گورے دراز قدم کو دیکھا  
 اوس نے میرے سینہ پر دکھا دیا میں چٹ کر پڑا میں نے یہ بچا نا کہ وہ مرد فرشتہ ہے اور میں نے  
 یہ گواہی دی کہ محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور وعشور قوم کو اسلام کی طرف بلانے لگا اور یہ  
 آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ ہم قوم ان یسبطوا الیکم ایدیہم فکف  
 ایدیہم عنکم آخر آیت تک اس حدیث کی روایت بھیقی نے کی ہے اور کہا ہے کہ غزوہ ذات  
 الرقاع میں اس قصہ کی مثل دوسرا قصہ روایت کیا گیا ہے واقعی نے جو امر کہ اس غزوہ  
 میں ذکر کیا ہے اگر اوسکو حفظ کیا ہے تو یہ قصہ اور دوسرا قصہ دونوں علیحدہ قصے ہیں۔

یہ باب اول معجزوں کے بیان میں ہے جو غزوہ بنی النضیر میں واقع ہوا ہیں  
 اور غزوہ وہ جلا وطن ہے جو تورات اور اوسکے سوا کتب میں انکی حقین لکھا گیا تھا  
 یعقوب بن سفیان نے کہا ہے ہم سے ابو صالح نے حدیث کی اور نسے لیث نے اولن سحر عقل

نے ابن شہاب سے حدیث کی کہ اس نے کہ بنی نضیر کی جنگ بدر کی جنگ کے چھ مہینوں کے آغاز پر ہوئی تھی بنی نضیر یہود کا ایک گروہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کا محاصرہ کیا یہاں تک کہ اونہوں نے جلائے وطن پر نازل اختیار کیا آپ نے اون کو یہ حکم دیا کہ مال اور متاع کی قسم سے جو بچہ اونٹا اونٹا اٹھالے وہ لے لیں اور چلے جاوین مگر متیار نہ لیجائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون یہود کو شام کی طرف جلائے وطن کر دیا جو لکڑی وغیرہ مکانات کی چیتوں میں این کو پسندیدہ معلوم ہوئی وہ اوسکو نکالتے اور اونٹ پر بار کرتے اور لیجاتے تھے اللہ تعالیٰ نے اونکے حق میں سح للہ ما فی السموات وما فی الارض اللہ تعالیٰ کے قول و بحجری الناسقین تک نازل فرمایا اور جلائے وطن تو رات میں اونکے واسطے لکھا گیا تھا اور وہ یہود اوس سبط سے تھے جن کو جلائے وطن کی مصیبت قبل اوسکے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون پر غلبہ کیا نہین پہونچی تھی۔ اس حدیث کی روایت بھیقی نے کی ہے پہر بھیقی نے اس حدیث کی روایت دوسرے طریق سے زہری سے زہری نے عروہ سے عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے موصول کی ہے اور کہا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ذکر اس طریق میں غیر محفوظ ہے شیخ جلال الدین سیوطی رحم فرماتے ہیں میں یہ کہتا ہوں کہ حاکم نے اس طریق موصول کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

ابوداؤد اور بھیقی نے عبد الرحمن بن کعب بن مالک سے اونہوں نے ایک ایسے مرد سے روایت کی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے کہ بنی نضیر کے کچھ یوں کے درخت خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاص وہ درخت عطا فرمائے تھے اور آپ کو اون درختوں کے ساتھ خاص کیا اور فرمایا مافا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاما وجفتم علیہ من خیل ولارکاب جو شے اون یہود کی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو فی دی ہے تم نے اوسکے واسطے گھوڑوں اور اونٹوں سے چڑھائی کر کے جنگ نہیں

کی ہے بغیر جنگ کے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر اون درختوں میں سے مہاجرین کو عطا فرمائی اور اون کے درمیان اونکو تقسیم کیا اور انصار میں سے دو مرد جو صاحب حاجت تھے اون دنوں میں سے اون دونوں انصار کو تقسیم کئے غیر ان دونوں انصاریوں کے انصار میں سے کسی کو تقسیم نہیں کئے اور ان درختوں سے آپ کا وہ صدقہ باقی رہ گیا جو بنی فاطمہ کے قبضہ میں تھا۔

شیخین نے حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ بنی نضیر کے اموال اس قبیل سے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو فی میں دئے تھے اور اس قسم سے وہ مال تھے کہ مسلمانوں نے گھوڑوں اور اونٹوں سے ان اموال پر جنگ نہیں کی تھی وہ اموال خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے تھے آپ اپنے اہل بیرون اموال سے سال بہ ترک نفقہ کرتے تھے اور جو کچھ ان اموال سے باقی رہتا او سکو گھوڑوں اور ہتھیاروں میں اللہ تعالیٰ اعزوجل کے راستہ میں صرف فرماتے تھے۔

بہیقی اور ابو نعیم نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے زہری سے اور عروہ بن الزبیر کے طریق سے روایت کی ہے دونوں راویوں نے کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکل کر بنی النضیر کے پاس اس لئے تشریف لے گئے کہ کلابین کی دیت کے باب میں بنی النضیر سے استعانت چاہیں بنی النضیر نے کہا ایو القاسم آپ اتنا ٹھہر جاوین کہ کہانا کہا لیں اور اپنی حاجت پوری کر کے پلٹ جاوین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ جو آپ کے اصحاب سے آپ کے ساتھ تھے ایک دیوار کے سایہ میں بیٹھ کر اس امر کا انتظار کر رہے تھے کہ وہ لوگ بنی کلاب کے امر کی اصلاح کریں گے جبکہ وہ لوگ تنہا ہوئے اور شیطان اونکے ساتھ تھا اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا باہم شور کیا اور اونہوں نے باہم یہ کہا تم لوگ آپ کو اس سے زیادہ قریب جو اٹھ پائے ہو نہ پاؤ گے یہود میں سے ایک مرد نے کہا اگر تم چاہتے ہو تو میں اوس مکان کے اوپر چڑھتا ہوں جسکے



نیچے آپ بیٹھے ہیں اور آپ پر ایک پتھر اوپر سے چھوڑ دیتا ہوں اور آپ کو قتل کر ڈالتا ہوں۔  
اللہ تعالیٰ نے آپ کے پاس وحی بھیجی اور آپ کے واسطے جو مشورہ اون یہود نے کیا تھا آپ  
کو اوس سے خبر کر دی آپ اوس جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے اور آپ کے اصحاب وہاں سے

پلٹ گئے اور قرآن نازل ہوا یا ایہا الذین آمنوا اذکرو انعمۃ اللہ علیکم اذ ہم قوم ان یمسٹوا الیکم  
ایہم آخر آیت تک جبکہ اللہ تعالیٰ نے یہود کی خیانت کو آپ پر ظاہر کر دیا آپ نے یہود کو یہ امر کیا  
وہ اپنے شہروں سے نکل کر جہان چاہیں چلے جاویں جبکہ منافقین نے اوس امر کو سنا کہ  
اون کے ہائیوں اور اولیاء کے ساتھ چاہل کتاب سے تھے ارادہ کیا گیا ہی منافقین نے  
یہود کے پاس آدمی بھیجے اور اون سے کہلا بھیجا کہ ہم لوگوں کی زندگی اور موت تمہارے ساتھ  
ہے اگر تم لوگ جنگ کرو گے تو تمہاری نصرت ہم پر لازم ہوگی اور اگر تم لوگ نکال دے جاؤ گے  
تو ہم تم سے تخلف نہ کریں گے جبکہ یہود نے منافقین کی امان پر بھروسہ کر لیا تو انکا فریب عظیم  
ہو گیا اور شیطان نے اون کو غالب ہونے کی امید دلائی یہود نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور  
آپ کے اصحاب کو پکارا اور یہ کہا کہ واللہ ہم لوگ اپنے اوطان سے نہیں نکلیں گے اور  
اگر آپ ہم سے جنگ کریں گے ہم لوگ آپ سے جنگ کرینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
یہود کی یہ گفتگو سن کر یہود کا محاصرہ کیا اور انکے مکانات ڈبا دئے اور انکے کچھ روں کے  
درخت کاٹ ڈالے اور اون کو جلا دیا اللہ تعالیٰ نے یہود اور منافقین کے ہاتوں کو باز کر دیا  
جنگ نہ کر سکے منافقین نے اون کی نصرت نہیں کی اور یہود اور منافقین دونوں گروہوں  
کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے رعب ڈال دیا جبکہ یہود منافقین کی نصرت سے مایوس  
ہو گئے توجہ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے سامنے پیش کیا تھا اوسکی درخواست  
کی یعنی یہ درخواست کی کہ ہم لوگ اپنے اوطان سے چلے جاتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے انکا فیصلہ کر دیا کہ آپ اون کو وطن سے نکال دیں گے اور یہ حکم دیا کہ اون کے اونٹ  
جو کچھ اوٹھا سکیں وہ لے جاویں وہ مال اور سامان اونکا ہے مگر ہتھیار نہ لیجاویں۔

ابونعیم نے اوپر کی حدیث کی مثل مقابل کے طریق سے ضحاک سے ضحاک نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے اور کلبی کے طریق سے ابی صالح سے ابی صالح نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے۔ اور ابن جریر نے اس حدیث کی مثل عکرمہ اور زید بن ابی زیاد وغیرہما سے روایت کی ہے اور زید کی روایت میں یہ ہے کہ یہودی لوگ ایک بڑی چکی کے پاس اس لئے آئے کہ اوسکو آنحضرت صلعم پر گردین اللہ تعالیٰ نے یہود کے ہاتھوں کو اس چکی سے روک دیا یہاں تک کہ جبیل علیہ السلام آئے اور آپ کو اس جگہ سے اٹھا دیا اور اوپر کی آیت نازل ہوئی۔

واقفیؒ نے کہا ہے مجھ سے ابراہیم بن جعفر نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے کہ اسے جبکہ بنو النضیر مدینہ منورہ سے نکلے تو عمرو بن سعدی آیا اور یہود کے مکانوں میں اوس نے گروش کی اوستے مکانوں کو دیران دیکھا وہ بنی قریظہ کے پاس آیا اور کہا آج کے دن میں نے غیرت دیکھی میں نے اپنے بہائیوں کے مکان عزت اور شجاعت اور بشارت اور عقل کے بعد خالی دیکھے اوہوں نے اپنے اموال چھوڑ دئے اور ذلت کا ٹکٹا نکلے تورات کی قسم ہے یہ شخص قوم پرہیزگار مسلط نہیں ہوا اللہ تعالیٰ کو ان لوگوں کے ساتھ حاجت ہے تم لوگ میری اطاعت کرو اور تم ابراہیمؑ محمد صلعم کا اتباع کرین والد تم لوگ ضرور جانتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہیں اور ہم لوگوں کو ابن ابی شیبہ ابو عمرو اور ابن جواس نے محمد صلعم کی بشارت دی ہے اور آپ کے امر کی خبر دی ہے وہ دونوں اعلم یہود تھے اور وہ دونوں بیت المقدس سے آئے تھے اور وہ دونوں آپ کے آنے کا انتظار اور امید رکھتے تھے پہر ان دونوں نے ہیکو آپ کے اتباع کیا اسلئے امر کیا تھا اور دونوں نے ہم لوگوں کو یہ امر کیا تھا کہ ہم لوگ ان دونوں کا سلام آپ کو بھیجنا دین پہر وہ دونوں مر گئے اور ہم نے انکو اپنی اس پتھریلی زمین میں دفن کر دیا یسکر زید بن ابی ہاشم نے کہا محمد صلعم کی صفت کتاب باطال کی اوس تورات میں ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی گئی ہے میں نے پڑھی ہے اوس مثالی میں نہیں ہے جو ہمارے سامنے حدیث کی جاتی ہے

کعب بن اسد نے اس سے پوچھا محمد صلعم کے اتباع سے پہر کون امر ہو گا جو مانع ہے اس نے  
 کہا تو نے منع کیا ہے کعب نے پوچھا کس واسطے میں نے منع کیا ہے میں محمد صلعم اور تیرے  
 درمیان ہرگز حائل نہیں ہوا ہوں زبیر نے کہا تو ہمارے حل و عقد اور عہد کا مالک ہو اگر تو محمد صلعم  
 کا اتباع کرے گا تو ہم و نکا اتباع کریں گے اور اگر تو انکار کرے گا تو ہم انکار کریں گے پھر عمرو  
 بن سعدی کعب کے پاس آیا اور دونوں نے اس باب میں آپس میں گفتگو کی یہاں تک کہ  
 کعب نے عمرو بن سعدی سے کہا میرے پاس محمد صلعم کے امر میں کوئی بات نہیں ہو مگر وہ  
 بات جو میں نے کہی ہے کہ میرا نفس اس امر سے خوش نہیں ہوتا ہو کہ میں تابع ہو جاؤں اس  
 حدیث کی روایت بیہقی اور ابو نعیم نے کی ہے۔

ابو نعیم نے ابی الزبیر کے طریق سے جابر سے روایت کی ہے کہ ابی جبر جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے بنی النضیر کو گھیر لیا اور اُسی نے مین درازی ہو گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریلؑ  
 آئے آپ اس وقت اپنا سر مبارک دھو رہے تھے جبریلؑ نے کہا عفی اللہ عنک یا محمد آپ لوگ  
 کتنے جلد ملول ہو گئے واللہ جیسے آپ یہاں پر اترے ہیں ہم نے اپنی کوئی زرہ وغیرہ نہیں لٹاری  
 آپ اٹھئے اور اپنے ہتھیار لگائیے واللہ میں اون لوگوں کو اس طور سے کچل ڈالوں گا جیسے کہ  
 انڈا صاف پتھر پر کچلا جاتا ہے ہم لوگ یہود کی طرف گئے اور ہم نے اونکو فوج کر لیا۔

یہ باب ان معجزوں کو بیان نہیں ہے جو کعب بن اشرف کے قتل میں واقع ہوئی ہیں

ابن اسحاق اور ابن راہویہ اور احمد اور بیہقی نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ ابی رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم اون آدمیوں کے ساتھ بقیع الغرقہ تک تشریف لگئے پھر اونکو اس طرف  
 رخصت فرمایا اور اون سے کہا اللہ تعالیٰ کے نام مبارک پر چلے جاؤ اور آپ نے یہ دعا فرمائی  
 اللهم اعنهم یہ وہ لوگ تھے جنکو آپ نے کعب بن اشرف کو قتل کے واسطے بھیجا تھا۔

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہ ابی محمد سے عبد اللہ بن المعقب

نے یہ حدیث کی ہے کہ حارث بن اوس کو کعب بن الاشرف کے قتل میں آدمیوں کی تلوار بن سے زخم لگا حارث کے سر اور پاؤں میں زخم آیا حارث کو آدمیوں نے اوٹھا لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث کے زخم پر لعابِ وہن مبارک ڈال دیا اوس زخم نے حارث کو کچھ ایذا نہیں دی یہی مکتبی نے کہا ہے کہ ایسے ہی اس حدیث کی روایت واقعہ دی نے اپنی اسناد سے کی ہے۔

یہ باب ان معجزوں کے بیان میں ہے جو غزوہ احد میں واقع ہوئے ہیں

شیخین نے ابو موسیٰ رضی سے ابو موسیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا مجھ کو خواب میں دکھایا گیا کہ میں مکہ سے ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کروں گا جس میں نخل ہیں میرے لگان اس طرف گیا کہ وہ سرزمین یا مہر ہے یا مقام حجر ہے یہ کیا معلوم ہوا کہ وہ مدینہ شریف ہے اور میں نے اپنے اسی خواب میں دیکھا کہ میں ایک تلوار کو حرکت دی اوس کا صدر منقطع ہو گیا یہ ایک وہ وہ صدمہ تھا جو یوم احد میں مومنین کو پہنچا پھر میں نے اوس تلوار کو دو سری بار حرکت دی جیسے وہ پہلا حسن تھی ویسی ہی ہو گئی یہ ایک وہ وہ امر تھا جو اللہ تعالیٰ نے فتح دی اور مومنین مجتمع ہو گئے اور یہی اوس خواب میں میں نے ایک گائے دیکھی واللہ وہ گائے خیر تھی یہ ایک وہ مومنین کا گروہ یوم احد میں تھا اور وہ خیر جو یہ ایک میں نے دیکھی وہ خیر تھی جس کو اللہ تعالیٰ لایا اور اس صدق کا ثواب تھا جو یوم بدر کے بعد اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا۔

احمد اور بزار اور طبرانی اور بیہقی نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ یوم احد میں مشرکین آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ رائے تھی کہ مدینہ میں قیام فرما دین اور مدینہ میں اون سے جنگ کریں جو لوگ کہ بدر میں حاضر نہیں ہوئے تھے اونہوں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ ہمارے ساتھ باہر تشریف لیجئے ہم مشرکین سے احد میں لڑیں گے اون آدمیوں نے اس جنگ سے اوس فضیلت کی امید کی تھی جو فضیلت اہل بدر کو حاصل ہوئی

تھی وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی کہتے رہے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لباس جنگ پھنسا اور ہتیار لگائے پھر وہ لوگ نادام ہوئے اور آپ سے عرض کی یا رسول اللہ آپ قیام فرمائیے راے جو ہو وہ آپ ہی کی راے ہے آپ نے فرمایا نبی کے واسطے یہ سزاوار نہیں ہے کہ وہ آلات جنگ اور لباس حرب پہننے کے بعد اون کو رکھ دے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اوس نبی اور اوس کے دشمن کے درمیان حکم کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو باتیں اوس دن سلاح جنگ لگانے کے قبل اصحاب سے فرمائی تھیں ان میں سے یہ بات تھی کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں ایک مضبوط زرہ میں ہوں میں نے اس کی تاویل یہ کی ہے کہ وہ مضبوط زرہ دینہ ہے اور میں نے یہ دیکھا ہے کہ ایک کبش کے پیچھے میں ہوں میں نے اس کی تاویل یہ کی ہے کہ وہ کبش سردار لشکر ہے اور میں نے یہ دیکھا ہے کہ میری تلوار ذوالفقار میں رخنہ پڑ گیا ہے میں نے اس کی تاویل یہ کی ہے کہ تم لوگوں کو شکست ہوگی اور میں نے ایک گائے دیکھی ہے جو ذبح کیجاتی ہے گائے واللہ خیر ہے۔

احمد اور بزر اور حاکم اور بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا گویا میں ایک کبش کو پیچھے ہوں اور میری تلوار کا پیرلا ٹوٹ گیا ہے میں نے اس کی تاویل یہ کی ہے کہ میں قوم کے سردار کو قتل کروں گا اور اپنی تلوار کو پیسلے کے ٹوٹنے کی میں نے تاویل یہ کی ہے کہ میری عمر تین میں سے ایک مرد قتل ہوگا حضرت حمزہ قتل ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلحہ حجابی کو جو صاحب لوا تھا قتل کیا۔

بیہقی نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ علمائے حدیث کہتے ہیں جو امر آپ نے اپنی تلوار کے واسطے خواب میں دیکھا تھا وہ وہ صدرہ تہاجر آپ کے چہرہ مبارک کو پہنچا تھا۔

بیہقی نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے ابن شہاب نے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابی بن خلف نے جس وقت فدیہ دیا یہ کہا تھا کہ میری پاس ایک

گھوڑا ہے مین اوسکو ہر روز رسولہ رطل چوار کھلاتا ہوں واللہ مین اوس گھوڑے پر سوار ہوں کہ محمد صلی  
کو قتل کرونگا اوس کی یہ بات مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچن آپ نے سنکر فرمایا بلکہ  
انشاء اللہ تعالیٰ مین اوسکو قتل کروں گا ابی بن خلف لو ہے مین چپا ہوا اوس گھوڑے پر  
آیا اور یہ کہتا تھا محمد نے اگر پہلے نجات پائی آپ کو اب مین نجات نہ دوں گا اوس نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم پر بارادہ قتل حمل کیا موسیٰ بن عقبہ نے کہا سعید بن المسیب نے کہا ہے  
مسلمانوں مین سے بہت لوگ اوسکے متعرض ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کو امر فرمایا انہوں نے اوسکا راستہ چھوڑ دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اور زرہ  
کے درمیان جو ایک کشادہ جگہ تھی اوس مین سے اوسکے ترقوہ گود کیا اور اپنے حریر سے  
ایک کونچہ اوس کو دیا ابی اپنے گھوڑے پر سوار گڑا اور آپ کے نیزہ کے کونچے سے اوس کے  
خون نہیں نکلا سعید نے کہا ہے ابی کی پسلیوں مین سے ایک پسلی ٹوٹ گئی اس باب  
مین وماریت اذرمیت ولكن اللہ رمی نازل ہوا ہے۔ ابی کے پاس اوسکے دوست آئے  
اور ابی بیل کی مثل آواز نکال رہا تھا اوس سے اونہوں نے کہا کہ تو کیوں بے قرار ہے اور  
فریاد کر رہا ہے وہ رخم نہیں ہے مگر کچھ رگڑا لگ گیا ہے ابی نے اون سے ذکر کیا کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا مین ابی کو قتل کرونگا پھر ابی نے کہا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ  
میری جان اوسکے ہاتھ مین ہے جو تکلیف مجھ کو ہے اگر اہل ذمی الحجاز پر وہ تکلیف ہوتی  
تو وہ کل مرجاتے قبل اسکے کہ مکہ کو آوے ابی مر گیا۔ بیہقی نے کہا ہے اس حدیث کو  
عبدالرحمن بن خالد بن مسافر نے بھی ابن شہاب سے روایت کیا ہے اور ابن شہاب نے  
سعید بن المسیب سے روایت کیا ہے۔ شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ فرماتے ہیں مین کہتا ہوں  
کہ اس حدیث کی اس طریق سے ابن سعد اور ابو نعیم نے روایت کی ہے پر بیہقی اور ابو نعیم  
نے عروہ بن الزبیر سے اسکی مثل روایت کی ہے اس امر کو عروہ نے ذکر نہیں کیا کہ ابی  
کی پسلیوں مین سے ایک پسلی ٹوٹ گئی اور نہ نزول آیت وماریت اذرمیت کو ذکر کیا

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے زہری نے یہ ذکر کیا ہے کہ ابی ابن خلف نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پالیا اور وہ یہ کہتا تھا اے محمد اگر آپ نے نجات پائی آپ کو اب میں نجات نہ دوں گا قوم کے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگوں میں ایک مرد اوسکی طرف جاتا ہے آپ نے فرمایا اوسکو چوڑو جبکہ ابی آپ کے قریب پہنچ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث بن صمہ سے حریرہ لیا راوی نے کہا جیسے نجدہ سے ذکر کیا گیا ہے بعض قوم نے یہ کہا ہے آپ نے اوس حریرہ کو حرکت دینے کی شان سے ایسی حرکت دی کہ ہم لوگ آپ کے پاس سے اس طور پر اڑ گئے جیسے اونٹ کی پٹھیر پر سے سرخ مکھیاں اڑ جاتی ہیں جسوقت وہ اڑاتا ہے پھر آپ آبی کے سامنے آئے اور اوسکی گردن میں ایسا نیزہ مارا جس سے وہ اپنے گھوڑے پر سر کئی بار گر پڑا۔

ابو نعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے اس حدیث کی روایت کی ہے کہا ہے مجھے صالح بن ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف نے اس حدیث سے حدیث کی ہے اور یہی ابو نعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے زہری سے زہری نے عبد اللہ بن کعب بن مالک سے اس حدیث کی روایت کی ہے۔ اور ابو نعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے عاصم بن عمر بن قتادہ سے قتادہ نے عبد اللہ بن کعب بن مالک سے اونہوں نے اپنی باپ سے اس حدیث کی روایت کی ہے۔ اور یہی ابو نعیم نے معمر کے طریق سے مقسم سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور اس روایت میں یہ ہے کہ ابی نے کہا واللہ اگر مجھ کو کوئی شے نہ پہنچتی مگر آنحضرت صلعم مجھ پر تھوک دیتے تو ضرور مجھ کو قتل کر ڈالتے کیا یہ بات نہیں ہے کہ محمد صلعم نے کہا تھا میں ابی کو قتل کروں گا و اقلدی نے کہا ہے ابن عمرؓ کہتے تھے کہ ابی ابن خلف بطن رابغ میں گیا ایک گھڑی رات گزرنے کے بعد میں بطن رابغ میں جا رہا تھا ایک ایک میں نے دیکھا کہ آگ کی لوہیرے سامنے اٹھی میں اوس سے ڈر گیا ایک ایک میں نے دیکھا ایک مرد اوس آگ میں سے نکلا اور وہ زنجیر میں تھا زنجیر کو کھینچ رہا تھا اور پیاس کی فریاد کرتا تھا اور یکا یک

میں نے ایک مرد کو دیکھا کہ وہ یہ کہتا تھا اس کو پانی نہ پلاؤ اس لئے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاتل ہے یہ ابی ابن خلف ہے اور ابن اسحاق نے کہا ہے ابن قشہاب اور عاصم ابن عمر بن قتادہ اور محمد بن یحییٰ بن حبان وغیرہم نے جو ہمارے علماء سے ہیں مجھ سے حدیث کی ہے کہ یوم احد میں ایک مرد مشرکین سے نکلا اور اوس نے جنگ کے واسطے کسی کو بلایا اور وہ اونٹ پر سوار تھا اوسکی طرف زبیر گئے اور اوس کی طرف جست کی وہ مرد اپنے اونٹ پر تھا زبیر اوس کے ساتھ اوس کے اونٹ پر بیٹھ گئے پھر اوس کی گردن پر چپٹ گئے اور اونٹ پر لڑنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرد زمین کی پستی پر ہو گا وہ مقتول ہو گا مشرک زمین پر گرا اور مشرک کے اوپر زبیر گرے زبیر نے اسی کی تلوار سے اوس کو فوج کر ڈالا اس حدیث کی روایت بیہقی نے کی ہے۔

احمد اور بخاری اور نسائی نے براء سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم احد میں تیر اندازوں پر جو پچاس مرد تھے عبد اللہ بن جبیر کو مقرر فرمایا اور اون تیر اندازوں کے واسطے ایک جگہ خاص تھی ادی اور اون سے یہ فرمادیا اگر تم لوگ دیکھو کہ ہیکو طیارہ اوچک لیجاوین تم اپنی جگہ سے نہ جایو میان تک کہ میں تمہارے پاس کسی کو بھیجوں مسلمانوں نے مشرکوں کو بہکا دیا۔ راوی نے کہا واللہ میں نے عورتوں کو دیکھا وہ پہاڑ پر دوڑ رہی تھیں اون کی پٹیلیاں اور پاؤں میں تھیں وہ اپنے کپڑوں کو اوپر اوٹھائے ہوئے تھیں یہ حالت دیکھ کر عبد اللہ بن جبیر کے اصحاب نے کہا اے قوم غنیمت لو تمہارے اصحاب غالب ہو گئے تم کس امر کا انتظار کر رہے ہو عبد اللہ بن جبیر نے اون لوگوں سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں سے جو ارشاد فرمایا تھا کیا تم لوگ اوسکو بھول گئے اون لوگوں نے کہا واللہ ہم اون آدمیوں کی طرف ضرور جاوین گے اور غنیمت کو پہنچیں گے جبکہ یہ لوگ مشرکین کی طرف آئے اون کے منہ پر گئے اور اپنے سامنے کو بہا گئے ہوئے آئے یہ وہی امر ہے کہ یہ عوہم الرسول فی اخر اہم اور وہ غنیمت کو چلے گئے



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غیر بارہ مردوں کے کوئی باقی نہ رہا مشرکین نے ہم لوگوں میں سے ستر آدمیوں پر غلبہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے یوم بدر میں ایک سو چالیس مشرکین کو مصیبت زدہ کیا تھا ستر آدمی مشرکین میں سے اسے ہوئے تھے اور ستر قتل ہوئے تھے۔

احمد اور ہقی نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ اسے جیسے نصرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوم احد میں ہوئی ویسی نصرت کسی جاے میں نہیں ہوئی لوگوں نے اسکا انکار کیا ابن عباس رضی نے کہا جن لوگوں نے اس امر کا انکار کیا ہے انکے اور میرے درمیان کتاب اللہ ہے اللہ تعالیٰ یوم احد کے باب میں فرماتا ہے ولقد صدقکم اللہ وعدہ اذ تحسونہم باذنہ ابن عباس رضی نے کہا ہے اس سے مراد قتل ہے حتیٰ اذا فشتہم آخر آیت تک اس قول سے مراد نہیں رکھی ہے مگر تیر انداز لوگ اونکایہ واقعہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیر اندازوں کو ایک جگہ میں ٹھہرایا پھر اون سے یہ فرمایا کہ ہمارے پشتون کی تم لوگ حمایت کیجو کوئی اس طرف نہ آسکے اگر تم لوگ یہ دیکھو کہ ہم لوگ قتل کئے جاتے ہیں تم لوگ ہماری نصرت نہ کیجو اور اگر تم لوگ ہمکو دیکھو کہ غنیمت لے رہے ہیں تم ہمارے شریک نہ چو جو جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت لی اور اصحاب نے مشرکین کے لشکر کو مباح کیا کل تیر انداز مشرکین کے لشکر پر جبک چڑے لوٹ رہے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی صفیں بل گئیں ابن عباس نے اون کے باہم ملنے کی صورت اپنی انگلیوں کو انگلیوں میں ڈال کر بتلائی وہ لوگ آپس میں داخل ہو گئے جس جگہ تیر انداز لوگ تھے جبکہ اونھوں نے اس جگہ کو خالی کر دیا اس جگہ سے مشرکین کے سوار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے پاس داخل ہو گئے ایسی حالت میں بعض نے بعض کو مارا اور آپس میں ایک دوسرا مشتبہ ہو گیا مسلمانوں میں سے کثیر آدمی قتل کئے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کا اول نہار تھا یہاں تک کہ اصحاب لوے مشرکین سات یا نو قتل کر گئے تھے

اس وقت شیطان نے یوں پکارا کہ محمد تم قتل ہو گئے اس خبر کے حق ہونے میں شک نہیں کیا گیا بیان تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعدین کے درمیان ظاہر ہوئے جس وقت آپ رفتار فرماتے تو آپ کے جھک کر چلنے سے ہم آپ کو پہچان لیتے تھے آپ کو دیکھ کر ہمکو میان تک فرحت ہوئی کہ ہم لوگوں کو جو مصیبت پہنچی تھی آپ کی وجہ سے ہمکو یہ معلوم ہوا گویا وہ مصیبت نہیں پہنچی آپ ہمارے اطراف میں چڑھے اور آپ یہ فرماتے تھے جس قوم نے اللہ تعالیٰ کے رسول کے چہرہ کو خون آلود کیا ہے اللہ تعالیٰ کا غضب اس قوم پر سخت ہو گیا اور دوسری بار آپ یہ فرماتے تھے اللہم لیس لہم ان یعلوننا اے میرے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو سزا و انہیں ہے کہ وہ ہم پر غالب ہوں اور علوڈ ہوں۔

شیخین نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کی ہے کہا ہے یوم احد میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمین اور یسار سے دو مردوں کو دیکھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے سخت جنگ کرتے تھے اس روز سے پہلے میں نے اون دونوں مردوں کو نہیں دیکھا تھا اور نہ اوس کے بعد دیکھا وہ دو مرد جبیل اور میکائیل علیہما السلام تھے پھر اس حدیث کی روایت بھتی نے مجاہد سے کی ہے کہا ہے ملائکہ نے جنگ نہیں کی مگر یوم بدر میں بھتی نے کہا ہے مجاہد کی مراد اس سے یہ ہے کہ قوم نے جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اور جس بات کے واسطے اوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر نہیں کیا تو ملائکہ نے قوم کی طرف سے جنگ نہیں کی۔ واقعہ یہ ہے کہ اپنے شیوخ سے روایت کی ہے اللہ تعالیٰ کے قول نبی ان نصبروا و اتقوا کے باب میں کہا ہے کہ اون لوگوں نے صبر نہیں کیا اور پسپل گئے تو ملائکہ نے اون کی مدد نہیں کی اس کی روایت بھتی نے کی ہے بھتی نے عروہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا تھا اگر تم لوگ صبر کرو گے اور تقویٰ پر رہو گے تو اللہ تعالیٰ اون پانچ ہزار فرشتوں سے تمکو مدد دیگا جن پر علامت کر دی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا تھا جبکہ اونہوں نے امر رسول

سے تافزبانی کی اور اپنی صفوں کی جگہوں کو چھوڑ دیا اور دنیا کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے اون لوگوں سے ملائکہ کی مدد کو اٹھالیا۔

ابن سعد نے واقدی کے طریق سے واقدی نے اپنے شیوخ سے روایت کی ہے اون راویوں نے کہا ہے جبکہ مشرکین بھاگ گئے تو تیر انداز لوٹ کیواسطے چلے گئے مشرکین نے اوپر چلے کیا اور انکو قتل کیا اور مسلمانوں کی صفیں ٹوٹ گئیں اور مشرکین کی لڑائی کی چکی چلنے لگی یعنی وہ جنگ کرنے لگے اور ہوا حائل ہو گئی اور ہور ہوا ہو گئی اور اس سے پہلے صبا چل رہی تھی اور ابلیس لعین نے پکارا کہ محمد صلعم قتل ہو گئے اور مسلمان مختلط ہو گئے اور وہ ایسے ہو گئے کہ غیر شعا پر لڑ رہے تھے اور بعض بعض کو مارتا تھا اور عجلت اور پریشانی کے سبب سے اس امر کو نہیں معلوم کر سکتے تھے کہ آپس میں لڑ رہے ہیں اور مصعب بن عمیر مقتول ہو گئے ایک فرشتہ نے مصعب کی صورت میں جہنڈا لے لیا اس روز ملائکہ حاضر ہوئے تھے ملائکہ فی جنگ نہیں کی۔

طبرانی اور ابن مسندہ اور ابن عساکر نے محمود بن لبید کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے حارث بن حصہ نے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عبدالرحمن بن عوف کو یوم احد میں دریافت فرمایا اور آپ اسوقت گھاٹی میں تشریف رکھتے تھے میں نے کہا میں نے اون کو پہاڑ کے پہلو میں دیکھا تھا آپ نے شکر فرمایا عبدالرحمن بن عوف کے ساتھ ملائکہ جنگ کر رہے ہیں حارث نے کہا میں عبدالرحمن کی طرف پلٹا میں نے اونکے سامنے ساتھ آدمی زمین پر گرے ہوئے پائے میں نے کہا تمہارے دھننے ہاتھ فی ظفر بانی کیا ان کل کو تم نے قتل کیا ہے اونہوں نے کہا اسکو اور اس کو میں نے قتل کیا ہے اور وہ لوگ جو مقتولین ہیں اون کو جن لوگوں نے قتل کیا ہے میں نے اونکو نہیں دیکھا میں نے کہا اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول نے سچ کہا ہے۔

ابن سعد نے محمد بن شریح بن حذیل العیدری سے روایت کی ہے کہا ہے یوم احد میں

مصعب بن عمیر نے جہنم کو دیکھا یا ان کا دہنا ہاتھ قطع ہو گیا اور انہوں نے جہنم کو یا مین ہاتھ میں لے لیا اور وہ یہ کہتے تھے واما محمد الارسل قد خلت من قبلہ الرسل آخر آیت تک پھر ان کا بایان ہاتھ قطع ہو گیا ہم لوگ جہنم کے پاس آئے اور مصعب کے دونوں ہاتھ ان کے سینہ سے ملا دیئے اور وہ یہ پڑھ رہے تھے واما محمد الارسل قد خلت من قبلہ الرسل آخر آیت تک پھر وہ قتل ہو گئے اور جہنم کو اگر پڑا محمد ابن شریک نے کہا ہے یہ آیت واما محمد الارسل اوسدن نازل نہیں ہوئی تھی اس واقعہ کے بعد نازل ہوئی ہے اور ابن سعد نے کہا ہے یہ کہو واقدی رحمہ نے خبر دی ہے اونسے زبیر بن سعید التوفلی نے عبد اللہ بن الفضل بن العباس بن ربیعہ بن الحارث بن عبد المطلب سے حدیث کی ہے کھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم احد میں مصعب بن عمیر کو جہنم اعطا فرمایا مصعب مقتول ہو گئے اوس جہنم کو ایک فرشتہ نے مصعب کی صورت میں لے لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے اے مصعب آگے بڑھو اوس فرشتہ نے آپ کی طرف متوجہ ہو کر کہا میں مصعب نہیں ہوں اوسکے کہنے سے آپ نے یہ پچا نا وہ فرشتہ ہے اوس سے آپ کو تائید دی گئی ہے۔ اور ابن ابی شیبہ نے (مصنف) میں کہا ہے ہم سے زبیر بن حبان نے موسیٰ بن عبیدہ سے اونسے محمد بن ثابت نے یہ حدیث کی ہج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم احد میں فرمایا اے مصعب آگے آؤ آپ سے عبد الرحمن نے کہا یا رسول اللہ کیا مصعب مقتول نہیں ہو گئے آپ نے فرمایا بیشک وہ مقتول ہو گئے لیکن ایک فرشتہ مصعب کے مقام میں کھڑا ہوا ہے اور مصعب کے نام پر اوسکا نام رکھا گیا ہے۔

واقعی اور ابن عساکر نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کی ہے سعد نے کہا تم لوگوں نے مجھ کو دیکھا ہے کہ میں یوم احد میں تیرا رہا تھا ایک مرد گورا خوبصورت چہرہ والا اوس تیر کو میری طرف پھیر دیتا تھا میں اوسکو نہیں پہچانتا تھا یہاں تک کہ وہ اب تک

تہا میں نے یہ گمان کیا وہ مرد فرشتہ ہے۔

ابن اسحاق اور بیہقی اور ابن عساکر نے عبد اللہ بن عون سے اونہوں نے عمیر بن اسحاق سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ یوم اعد تھا آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے علیحدہ ہو گئے اور سعد آپ کے سامنے تیر اندازی کر رہے تھے اور ایک جوان آدمی سعد کو تیر دیتا جاتا تھا جس وقت کوئی تیر چلا جاتا وہ جوان اس تیر کو لاکر سعد کو دیتا اور یہ کہتا اے ابو اسحاق تیر چلاؤ جبکہ جنگ سے فارغ ہو گئے تو آدمیوں نے دیکھا وہ کون جوان ہے جو تیر لاکر دے رہا تھا اونہوں نے اس کو نہیں دیکھا اور وہ نہیں پہچان گیا۔ کون شخص تھا۔ اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہی نے ذکر کیا ہے کہ قریش بہانگی چوٹی پر چڑھ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پہاڑ پر دیکھ کر کہا اے میرے اللہ ان لوگوں کو سزاوار نہیں ہے کہ وہ ہم سے اونچے رہیں عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مہاجرین کی ایک گروہ نے اُن سے یہاں تک جنگ کی کہ ان کو پہاڑ سے نیچے اتار دیا اس حدیث کی روایت بیہقی نے کی ہے اور اس کی مثل عروہ بن مسور روایت کی ہے۔

نسائی اور طبرانی اور بیہقی نے یحییٰ بن عبد اللہ سے یہ روایت کی ہے کہ طلحہ رضی اللہ عنہ کیون کو صدمہ پہونچا طلحہ نے حس کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا اگر تم اللہ تعالیٰ کا نام یاد کرتے ضرور تم کو ملائکہ اوٹھاتے اور آدمی تم کو دیکھتے ہو تو یہاں تک کہ ان کو جو آسمان میں داخل کر دیتے۔

طبرانی نے طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ یوم اعد تھا ایک تیر میرے لگائے حس کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اللہ تعالیٰ کا نام مبارک لیتے تو تم کو فرشتے اڑا لیجاتے اور آدمی تم کو دیکھتے رہتے۔

دارقطنی نے (افراد) میں طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ طلحہ کے ہاتھ کو صدمہ پہونچا طلحہ نے حس کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اگر تم اللہ تعالیٰ کا نام لیتے تو اللہ تعالیٰ نے جنت میں جو بنا تمہارے واسطے بنائی ہے اسکو ایسے حال میں تم دیکھ لیتے کہ تم دنیا میں نہ ہوتے۔

شیخین نے انس رضی عنہ سے روایت کی ہے انس کے چچا انس بن النضر سے یوم احد میں کہا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ میری جان اوس کے ہاتھ میں سوہ میں جنت کی ہو احمد کے اس طرف پتا ہوں اور وہ ہوا البتہ جنت کی ہو اسے۔

ابن اسحاق نے کہا ہے مجھ سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے یہ حدیث کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حنظلہ کو ملائکہ غسل دیتے تھے حنظلہ کے اہل سے لوگوں نے پوچھا حنظلہ کی کیا کیفیت تھی حنظلہ کی بی بی سے پوچھا گیا اوس نے کہا حنظلہ جنابت کی حالت میں گھر سے نکلے تھے جسوقت حنظلہ نے خوفناک آواز سنی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس لئے ملائکہ نے حنظلہ کو غسل دیا تھا اس حدیث کی روایت بھیقی نے کی ہے اور سراج نے اپنی (مسند) میں اور حاکم نے اس کی روایت کی ہے اور اسکو حدیث صحیح کہا ہے اور ابو نعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے ابن اسحاق سے سیحی بن عباد بن عبد اللہ بن الزبیر نے اپنے باپ سے اونکے باپ سے اونکے دادا سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ اور ابو نعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اونہوں نے محمود بن لبید سے حدیث کی ہے اور ابن سعد نے اس حدیث کی روایت ہشام بن عروہ کے طریق سے کی ہے عروہ نے اپنے باپ سے اس لفظ سے روایت کی ہے میں ملائکہ کو دیکھا وہ حنظلہ کو آسمان اور زمین کے درمیان مینہ کے پانی سے جو چاندی کے پیالوں میں تھا غسل دیتے تھے ابو اسید الساعدی نے کہا ہم لوگ گئے اور پہننے انکی طرف دیکھا ایک ایک ہم نے دیکھا کہ اونکے سر میں سے پانی ٹپک رہا ہے اور اس حدیث میں یہ ہے کہ حنظلہ رضی اللہ عنہ کی بی بی نے کہا میں نے دیکھا گویا آسمان میں ان کے لئے شگاف کیا گیا ہے سو حنظلہ آسمان میں داخل ہو۔ گئے پھر آسمان مل گیا میں نے

کہا کہ یہ شہادت ہے۔

ابو نعیم نے سعد بن ابی وقاص سے یہ روایت کی ہے کہ سعد بن معاذ نے جبکہ خندق کے بعد امتثال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرعت سے نکلے اور ایسے تیز جا رہے تھے کہ جوتے کے قسمے ٹوٹ رہے تھے آپ نہیں پلٹتے تھے اور آپ کی چادر مبارک گر رہی تھی آپ اسکی طرف نہیں مڑتے تھے اور کوئی شخص کسی کی طرف متوجہ نہیں ہوتا تھا اصحاب نے یہ کہا یا رسول اللہ قریب تھا کہ آپ ہلکا شتاب روی سے پارہ پارہ کر ڈالتے آپ نے فرمایا بھوکو یہ خوف تھا کہ معاذ کے غسل میں ملائکہ ہم سے سبقت کر جاویں گے جیسے مظلمہ کے غسل میں ملائکہ نے ہم سے سبقت کی تھی۔ اور ابن سعد نے اسکی مثل عاصم بن عمر بن قتادہ سے اونہوں نے محمود بن لبید سے روایت کی ہے۔

ابو یعلیٰ اور بزار اور حاکم اور ابو نعیم نے انس بن مالک رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ انصاری دو قبیلوں اوس اور خزرج نے یا ہم افتخار کیا خزرجیوں نے کہا ہم لوگوں میں سے چار شخص ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قرآن شریف جمع کیا ہے معاذ رضی اور ابی اور زید اور ابو زید اور اوس نے یہ فخر کیا کہ ہم لوگوں میں سے وہ شخص ہے جسکے واسطے عرش نے اہتر اڑ کیا وہ سعد بن معاذ ہیں اور ہم لوگوں میں وہ شخص ہے جس کی شہادت دو مردوں کی شہادت کی جاے جائز رکھی گئی وہ خزیمہ بن ثابت ہیں اور ہم لوگوں میں سے وہ شخص ہے جس کی حفاظت شہد کی کہیوں نے کی تھی وہ عاصم بن ثابت ہیں اور ہم لوگوں میں سے وہ شخص ہے جسکو ملائکہ نے غسل دیا ہے وہ حنظلہ بن ابی عامر ہیں۔

حاکم نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ حمزہ رضی جنابت کی حالت میں مقتول ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حمزہ رضی کو ملائکہ نے غسل دیا۔

ابن سعد نے حسن سے روایت کی ہے کہا ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

میں نے ملا کہ کو دیکھا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ کو غسل دے رہے تھے۔

شیخین نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ یوم احد میں میرا باپ قتل ہوا میری پہوپی روئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس پر نہ رویا یہ فرمایا تم کس واسطے اوس پر روئی ہو ملا کہ اپنے بازوؤں سے اوس پر سایہ کئے ہوئے تھے یہاں تک کہ تم نے اوس کو اوٹھایا۔

حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی نے زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم احد میں مجھ کو بھیجا میں سعد بن الربیع کو ڈھونڈوں اور آپ نے مجھ سے فرمایا اگر تم سعد کو دیکھو تو میرا سلام اون سے کہہ دو اور پوچھو کہ تم اپنے آپ کو کیسا پاؤ ہو میں اون کے پاس ایسے حال میں پہونچا کہ وہ آخر رمق میں تھے سعد کے ستر زخم نیزہ اور تیرے شمشیر اور تیرے تھے سعد سے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام کہا اور اون کا احوال پوچھا سعد نے کہا تم عرض کرو یا رسول اللہ میں اپنی آپ کو ایسا پاتا ہوں کہ جنت کی ہوا مجھ کو آرہی ہے اور میری قوم سے جو انصار ہیں یہ کہہ دو کہ تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے پاس کوئی عذر نہ ہو گا اگر اللہ تعالیٰ امر دین کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سپرد کرے اور تم لوگ آپ کی مدد اس وقت نہ کرو اور آئندہ پشیمان ہو اس وقت تمہاری پلک حرکت کر رہی ہیں یعنی تم زندہ ہو اور دیکھ رہے ہو یہ کہہ کر سعد رضی اللہ عنہ وفات پائی۔

بیہقی نے کہا ہے اور راقی نے خثیمہ ابی سعد بن خثیمہ کے قصہ میں یہ ذکر کیا ہے کہ خثیمہ نے یوم احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ نے مجھ کو یوم بدر کی جنگ میں چھوڑ دیا واللہ میں جنگ بدر پر جریں تھا یہاں تک کہ آپ نے میرے بیٹے کا سہم جنگ بدر میں جاتے کے واسطے ڈالا اسکا سہم نکل آیا اسکو شہادت نصیب ہوئی میں نے کل کی رات اپنے بیٹے کو خواب میں دیکھا ہے وہ احسن صورت میں تھا جنت کے



میوہ جات اور جنیت کی نہروں میں پہرہ رہا تھا اور وہ یہ کہتا تھا ہمارے ساتھ ملحق ہو جاؤ جنت میں ہمارے رفیق ہو جاؤ گے میرے رب نے مجھ سے جو وعدہ کیا تھا تحقیق میں نے اسکو حق پایا واللہ یا رسول اللہ جنبت میں اس کی رفاقت کے واسطے میں صبح کو وقت مشتاق اٹھا ہوں آپ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا فرمائی کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ شہادت اور جنبت میں سعید کی رفاقت نصیب کرے ختمیہ کے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی ختمیہ احد میں شہید مقتول ہوئے۔

ابن سعد اور حاکم اور بیہقی نے سعید بن المسیب سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد نے عبد اللہ بن حبش سے سنا وہ احد کے ایک دن پہلے یہ دعائیں گتے تھے اے میرے اللہ تعالیٰ میں تجھ کو یہ قسم دیتا ہوں کہ کل کے دن میں دشمن سے لڑوں دشمن مجھ کو قتل کر ڈالیں پھر وہ میرا پیٹ چاک کر ڈالیں اور وہ میری ناک اور میرے کان کاٹ ڈالیں پھر تو مجھ سے پوچھے کہ کس سبب سے یہ امور ہوئے ہیں میں تجھ سے یہ کہوں کہ تیرے معاملہ میں یہ ہوا ہے جبکہ دشمنوں سے مقابلہ ہوا انہوں نے عبد اللہ بن حبش کو قتل کیا اور انکا پیٹ چاک کیا اور ان کی ناک اور کان کاٹ ڈالے جس مرد نے عبد اللہ کی یہ دعائی تھی اس نے کہا میں یہ امید کرتا ہوں کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے عبد اللہ کو اول قسم میں سچا کیا ہے ان کی آخر قسم کو سچا کرے اور عبد الرزاق نے کہا ہے ہکمو معمر نے سعید بن عبد الرحمن الحبشی سے خبر دی ہے اور سعید کو اونکے شہ خون نے یہ خبر دی ہے کہ عبد اللہ بن حبش یوم احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ان کی تلوار جاتی رہی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کجور کی ایک شاخ ان کو دی وہ شاخ عبد اللہ کے ہاتھ میں تلوار ہو گئی اس حدیث کی روایت بیہقی نے کی ہے۔

اسحاق نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت کی ہے کہما ہے قتادہ بن النعمان کی انکامہ کو یوم احد میں صدمہ پہونچا یہاں تک کہ وہ اونکے رخسار پر گر پڑی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے اوسکو اوس کی جاسے پر پھیر دیا وہ آنکھ دو لون آنکھوں سے احسن ہو گئی اور دونوں میں زیادہ تیز نظر تھی اس حدیث کی روایت ابن سعد اور بیہقی اور ابو نعیم نے کی ہے اور یہ حدیث پہلے موصول طور پر آچکی ہے اور یہ واقعہ یوم بدر میں تھا۔ اور اس حدیث کی روایت ابو یعلیٰ اور ابو نعیم نے عاصم بن عمر بن قتادہ کے طریق سے کی ہے عاصم نے اپنے باپ کے آنکھ دادا اور انکے دادا قتادہ سے روایت کی ہے کہ یوم احد میں قتادہ کی آنکھ کو صدمہ پہونچا اوس کی پتی رخسارہ پر بر کر آگئی آدمیوں نے اوسکے قطع کرنے کا ارادہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے قطع کرنے کو منع فرمایا اور قتادہ کو پایا اور اپنی ہتھیلی مبارک سے اوسکو دبا دیا یہ معلوم نہ ہوتا تھا کہ قتادہ کی کونسی آنکھ کو صدمہ پہونچا تھا۔

بیہقی نے ابو سعید الخدری کے طریق سے قتادہ بن النعمان سے روایت کی ہے قتادہ ابو سعید کے بہائی مان کی طرف سے تھے یہ روایت کی ہے کہ قتادہ کی آنکھ یوم احد میں جاتی رہی قتادہ اوسکو لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس آنکھ کو اوسکی جگہ پر پھیر دیا وہ درست ہو گئی بیہقی نے کہا سنہ واقعی نے اس کی مثل ذکر کیا ہے اور اس پر یہ زیادہ کیا ہے کہ وہ آنکھ دو لون آنکھوں میں زیادہ قوی اور زیادہ صحیح تھی اسکے بعد کہ قتادہ بوڑھے ہو گئے تھے۔

ابو نعیم نے عاصم بن عمر بن قتادہ کے طریق سے محمود بن لبید سے محمد بن قتادہ بن النعمان سے یہ روایت کی ہے کہ قتادہ کی آنکھ کو یوم احد میں صدمہ پہونچا اور ان کے رخسار پر گر پڑی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اوس کو اوس کی جگہ پر پھیر دیا قتادہ کی وہ آنکھ دو لون آنکھوں میں زیادہ صحیح اور دونوں میں زیادہ تیز نظر تھی۔

طبرانی اور ابو نعیم نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ یوم احد میں میں اپنے چہرہ سے تیرون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کے اس طرف بچارہا تھا وہ

تیر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آرہے تھے اور میں اونکو اپنے چہرہ پر لے رہا تھا اون میں کا آخر تیر وہ تھا جس سے میری آنکھ کی پتلی یا تھرکل پڑی بیٹے اوسکو اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دوڑا جبکہ آپ نے میری آنکھ میرے ہاتھ میں دیکھی آپ کی آنکھوں بن آنسو بہ آئے آپ نے یہ دعا فرمائی اللہم قتلہ کما وتی وہ بنیک بوجہ فاجعلہا احسن عینیہ واحدہا نظر۔

ابو یعلیٰ نے عبد الرحمن بن الحارث بن عبیدہ کے طریق سے اون کے دادا سے یہ روایت کی ہے کہ یوم احد میں ابو ذر کی آنکھ کو صدمہ پہنچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں لعاب دہن مبارک ڈال دیا وہ آنکھ ابو ذر کی دونوں آنکھوں میں زیادہ صحیح تھی۔

واقعی اور یہی نے نافع بن جبر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک مرد سے جو ہماجرین سے تھا میں نے سنا ہے وہ یہ کہتا تھا میں احد میں حاضر ہوا بیٹے تیرون کو دیکھا کہ ہر ایک طرف سے آرہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون تیرون کے پیچ میں تھے ہر ایک تیر آپ کی جانب سے پیہر دیا جاتا تھا اور میں نے عبد اللہ بن شہاب کو یوم احد میں دیکھا وہ یہ کہتا تھا مجھ کو محمد صلعم کی طرف راہ بتلاؤ اگر اونہوں نے پہلے نجات پائی ہے میں اب نجات نہ دوں گا اور رسول اللہ صلعم اوس کے پہلو میں تھے اور آپ کے پاس کوئی شخص نہ تھا پھر وہ آپ کے پاس سے دور چلا گیا اس باب میں صفوان نے اوس پر عتاب کیا ابن شہاب نے کہا واللہ میں نے آپ کو نہیں دیکھا میں اللہ تعالیٰ کی قسم کہنا ہوں کہ آپ ہم لوگوں سے ممنوع ہیں ہم جاراذی نکلے اور آپس میں عہد کیا اور آپ کے قتل پر اتفاق کیا ہمکو اسکا موقع نہیں ملا۔

عبدالرزاق نے کہا ہے ہمکو سحر نے زہری سے اور عثمان انجری سے عثمان کو قسم فی یہ خبر دی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم احد میں جسوقت آپ کے سامنے کدانت شبید ہوئے اور آپ کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا عتبہ بن ابی وقاص پر بد دعا کی اور فرمایا

اللہم لا یجل علیہ الجول حتی یموت کا فرما اوس پر ایک سال نہیں گذرا کہ وہ کا فرما اس حدیث کی روایت بہیقی نے کی ہے۔

ابو نعیم نے تافع بن عاصم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو خون آلود کیا عبد اللہ بن قثمہؓ تھا جو ہذیل میں سے ایک مرد تھا اللہ تعالیٰ نے ایک بڑ کو بھی کوادس پر مسلط کر دیا اوس نے یہاں تک سنگ مارا کہ اوس کو قتل کر ڈالا۔

خطیب نے اپنی تاریخ میں محمد بن یوسف الفریابی سے روایت کی ہے کہا ہے مجھ کو یہ خبر پہونچی ہے کہ جن لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے دندان مبارک شہید کئے اونکے کوئی ایسا بچہ پیدا نہیں ہوا جس کے سامنے کے دانت نکلے ہوں۔

بہیقی نے عمرو بن السائب سے روایت کی ہے اونکو یہ خبر پہونچی ہے کہ ابو سعید خدری کے باپ مالک نے یوم احد میں جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہوئے آپ کے زخم کو چوسا یہاں تک کہ اوسکو خون سے پاک کر دیا اور سفید ظاہر ہو گیا مالک سے کہا گیا کہ خون کو منہ سے تھوک دو مالک نے کہا واللہ میں کہی نہ تھو کوں گا پھر مالک چلے گئے اور جنگ کر رہے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا یہ ارادہ ہو کہ ایسے مرد کو دیکھے جو اہل جنت سے ہے وہ اس شخص کو دیکھے مالک شہید ہو گئے۔

بہیقی نے شافعی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یوم بدر میں جو لوگ بلا فدیہ کے احساناً چوڑ دئے گئے تھے اونہیں سے ابو غرہ اجمی تھا اوس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کی بیٹیوں کے سبب سے چوڑ دیا تھا اور اوس سے یہ عہد لیا تھا کہ وہ آپ سے احد میں جنگ نہ کرے اوس نے وہ عہد توڑ دیا اور یوم احد میں اوس نے آپ کے ساتھ جنگ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس پر دعا کی کہ وہ رہائی نہ پائے مشرکین میں سوا اوس کے کوئی مرد گرفتار نہیں کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اوس کی گردن

ماری گئی۔

بیہقی نے عروہ رضی سے یوں روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم احد میں یہ فرمایا کہ مشرکین اس دن کی مثل ہم لوگوں پر کبھی ہرگز قابو نہ پائیں گے۔

ابن سعد نے واقدی سے اپنے شیوخ سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرکین مثل آج کے دن کے ہم لوگوں سے ہرگز کچھ نہ لے سکیں گے (یعنی ہم پر کبھی غلبہ نہ کریں گے) یہاں تک کہ ہم لوگ رکن کو بوسہ دیں گے۔

ابن سعد اور حاکم اور بیہقی نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ یوم احد میں حمزہ رضی قتل کئے گئے تو صفیہ آئین حمزہ کو ڈھونڈ رہی تھیں صفیہ نے بین جانتی تھیں کہ حمزہ کیا کئے گئے صفیہ رضی علی رضی اور زبیر رضی سے طین اور اون سے پوچھا حمزہ کہاں ہیں انہوں نے اون کو یہ ظاہر کیا کہ ہم دونوں نہیں جانتے ہیں صفیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں صفیہ کی عقل پر خوف کرتا ہوں آپ نے اپنا دست مبارک صفیہ کے سینہ پر رکھ دیا اور اون کے واسطے دعا کی صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور روئے لگیں۔

ابن سعد اور حاکم اور بیہقی نے روایت کی ہے کہ ہکمو ہوذہ بن خلیفہ نے خبر دی ہے او اون سے عوف بن محمد نے حدیث کی کہ کہا ہے مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ ہند بنت عتیبہ بن ابیہ یوم احد میں آئی اور اوس نے یہ نذر کی تھی کہ اگر اوس کو حمزہ رضی پر قدرت ہوگی تو وہ اون کے جگر کو ضرور کھائے گی لوگ حمزہ رضی کے جگر کا ایک ٹکڑا لائے ہند نے اوس ٹکڑے کو لیلیا اور اوس کو چاب رہی تھی تاکہ کھا جائے اوس کو اوس ٹکڑے کے ٹنگنے کی قدرت نہ ہوئی اوس نے اوس کو منہ سے پسینک دیا یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آتش دوزخ پر حرام کر دیا ہے کہ حمزہ رضی کی کوئی شے کبھی چکے۔

ابن سعد نے واقدی کے طریق سے روایت کی ہے واقدی نے اپنے شیوخ سے

روایت کی ہے کہ اس نے اسید بن اسامت سے زیادہ یا مجذرا کہ ایک جنگ میں جب لوگ بھڑگئے تھے قتل کیا تھا۔ نیز بنہ سوید نے ظفر پائی اور اسکو قتل کر ڈالا یہ واقعہ اسلام کے قبل واقع ہوا تھا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو حارث ابن سوید اور مجذرا بن زیاد مسلمان ہو گئے اور دونوں بدر میں حاضر ہوئے حارث مجذرا کو ڈھونڈنے لگا تاکہ اپنے باریکدستی کے عوض میں اس کو قتل کر ڈالے حارث اس پر قدرت نہیں پاتا تھا جبکہ ہم احقر اور مسلمانوں نے اس کو ڈھونڈ کر حارث مجذرا کے پیچھے آیا اور اس کی گردن زردی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمراء الاسد سے پلٹ کر تشریف لائے آپ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور آپ کو یہ خبر کی کہ حارث بن سوید نے مجذرا بن زیاد کو قریب سے قتل کیا ہے اور آپ کو یہ امر کیا کہ حارث کو قتل کیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس روز زمین کے گرمی کا روز تھا سوار ہو کر مسجد قبا کی طرف تشریف لگے اور اس میں نماز پڑھی آپ کی تشریف آوری کی خبر انصار نے سنی انصار لوگ آئے اور آپ کو سلام کرتے تھے انہوں نے آپ کے آنے کو اس گھڑی اور اس دن میں نئی بات سمجھا یہاں تک کہ حارث بن سوید ایک زرد چادر میں ڈھکے ہوئے جو ورس سے رنگی ہوئی تھی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو عویم بن ساعدہ کو بلایا اور یہ فرمایا کہ حارث بن سوید کو مسجد کے دروازہ کی طرف بٹھاؤ اور مجذرا بن زیاد کے عوض اس کی گردن مار دو اس لئے کہ اس نے اسکو دھوکہ سے قتل کیا ہے حارث نے سن کر کہا واللہ تحقیق میں نے اس کو قتل کیا اور میں نے خاص اسکو اس واسطے قتل نہیں کیا ہے کہ میں اسلام سے پر گیا ہوں اور نہ اس سبب سے میں نے قتل کیا ہے کہ مجھ کو اسلام میں کچھ شک ہے بلکہ میں نے شیطان کی حمیت سے اور ایک ایسے امر سے اسکو قتل کیا ہے کہ میرے نفس نے اس امر کو میرے سپرد کیا تھا اور جو فعل میں نے کیا ہے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے اس فعل سے توبہ کرتا ہوں اور میں اس کی

دیت نکالتا ہوں یا دو مہینہ کے روزے متواتر کرتا ہوں اور ایک غلام آزاد کرتا ہوں۔  
یہاں تک کہ حارث نے اپنے کلام کو پورا کر لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے  
عجیم اسکو آگے بڑھاؤ اور اس کی گردن مار دو عجیم نے حارث کو آگے بڑھایا اور اسکی گردن  
مار دی اس باب میں حسان بن ثابت نے کہا ہے

یا حارثی سنۃ من قوم او لکم	ام گنت و یحک منۃ العجیل
----------------------------	-------------------------

عہد جاہلیت کا جو پہلا خواب تمہارا تھا اے حارث تو اس خواب کی غنودگی میں تھا کہ تو نے ابن زیاد کو قتل کر ڈالا  
یا اے حارث تیرا بڑا ہوتو جبریل علیہ السلام سے دہوکہ میں تھا یعنی جبریل کے وحی لانے کا تم کو یقین نہ تھا۔

ام کیف با بن زیاد حین تقعدہ	تغرة فی قضا الارض مہول
-----------------------------	------------------------

کیا حالت تھی ابن زیاد کی جس وقت تو نے اوس کو دھوکہ سے ایسی زمین میں قتل کیا جس میں کسی کو راستہ  
نہیں مل سکتا۔

بیہقی نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ میرا باپ معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت  
میں اپنی قبر سے نکالا گیا میں اوسکے پاس گیا میں نے اوس کو اسی حالت پر پایا جس حالت  
پر میں نے اوس کو چھوڑا تھا اوسکے جسم کی کوئی شے متغیر نہیں ہوئی تھی میں نے اسکو دفن کر دیا۔  
ابن سعد اور بیہقی اور ابو نعیم نے دوسری وجہ سے جابر سے روایت کی ہے کہ میرے  
ہمارے لوگ جو یوم احد میں قتل ہو گئے تھے اون کی فریاد بجا ہی گئی اور یہ واقعہ اوس وقت ہوا  
کہ معاویہ نے ایک چشمہ کو جاری کیا تھا ہم اپنے مقتولین احد کے پاس آئے اور ہم نے  
اونکو قبروں میں سے ایسے حال میں نکالا کہ وہ تروتازہ تھے اونکے ہاتھ پیر بڑھ جاتے تھے  
(یعنی اونکے ہاتھ پیروں میں ایسی نرمی تھی کہ جس طرف چاہتے مڑ جاتے تھے) اور یہ واقعہ  
چالیسویں سال کے آغاز میں واقع ہوا اور حمزہ رضی اللہ عنہ کے قدم پر ہوا اور انکا اوس سے خون  
بننے لگا اور اس حدیث کی روایت بیہقی نے دوسرے طریق سے کی ہے اور اسی طریق سے  
واقعی کا طریق واقعی کے شیوخ سے ہے اس روایت میں یہ زیادہ ہے کہ جابر کے

والد عبداللہ ایسے حال میں پائے گئے کہ اونکا ہاتھ اونکے زخم پر تھا اونکا ہاتھ اونکے زخم سے علیحدہ کیا گیا اوس زخم سے خون جاری ہو گیا عبداللہ کا ہاتھ بچھراونکے زخم پر کہہ دیا گیا خون ٹھہر گیا جاہل نے کہا میں نے اپنے باپ کو اون کی قبر میں دیکھا گویا وہ سو رہے تھے اور جس ٹھہرے میں اون کو کفن دیا گیا تھا جیسا کہ تھا ویسے ہی تھا اور جو شے اون کے دونوں پاؤں پر تھی اپنی ہیئت پر تھی اور اس واقعہ کے درمیان چھیالیس سہ ہونے لگے تھے اور اونہیں مقتولین میں سے ایک مرد کے پاؤں پر پہاڑ لگا اوس سے خون بہنے لگا ابو سعید انخدری فرماتا ہے کہ اسکے بعد کوئی منکر انکار نہ کرے گا اور آدمی مٹی کو دہے تو جو مٹی کو دہی اونکو مشک کی بو مکنے لگی۔

بہیقی نے ابو ہریرہ رضی سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرشتہ اے احد کے واسطے فرمایا میں شہادت دیتا ہوں کہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہید ہیں تم لوگ اون شہیدوں کے پاس جاؤ اور اونکی زیارت کرو قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے ان شہدائکو قیامت تک کوئی سلام نہ کرے گا مگر وہ اسکا جواب دیں گے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو حدیث صحیح کہا ہے اور بہیقی نے عطاء بن خالد المخزومی کے طریق سے روایت کی ہے عطاء سے عبد الاعلیٰ بن عبد اللہ بن ابی فروہ نے اپنے باپ سے یہ حدیث کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احد میں شہداء کی قبروں کی زیارت فرمائی اور فرمایا اللھم ان عبدک ونبیک یشھدان ہئولا شھداء وانہ من الزعم اوسلم علیہم یوم القیامت ردوا علیہ عطاء نے کہا ہر مجس میری خالد فرحیث کی ہے میری خالد نے شہدائکی قبروں کی زیارت کی اور کہا کہ میرے ساتھ کوئی نہ تھا مگر دو غلام کہ سواری کے جانوروں کی دونوں حفاظت کرتے تھے میں نے شہدائکو سلام کیا اونہوں نے میرے سلام کا جواب دیا اور کہا واللہ ہم لوگ تم کو پہچانتے ہیں جیسے ہمارا بعض ہمارے بعض کو پہچانتا ہے میری خالد نے کہا یہ سنکر میرے جسم پر بال کھڑے ہو گئے اور میں وہاں سے پلٹ آئی۔



اور ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے دوسری وجہ سے عطا سے روایت کی ہے کہ امیر بنی  
خلات نے مجھ سے حدیث کی اور اس حدیث کو اوپر کی حدیث کی مثل ذکر کیا ہے۔

بیہقی نے واقدی سے یہ روایت کی ہے فاطمۃ الخزاعیہ نے کہا ہے میں نے حمزہ رضی  
اللہ عنہ کی قبر کی زیارت کی اور میں نے کہا السلام علیک یا عم رسول اللہ میں نے اوس کلام کو سنا  
جو میرے سلام کا جواب دیا گیا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔

ابن مندہ نے طلحہ بن عبید اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے میرا مال ایک بین  
تھا میں نے اوس کا ارادہ کیا مجھ کو رات ہو گئی میں نے عبد اللہ بن عمرو بن حرام کی قبر کے پاس  
ٹھکانا پکڑا میں نے قبر میں سے ایسی قرأت سنی کہ اوس سے احسن میں نے نہیں سنی تھی میں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے آپ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ  
وہ عبد اللہ ہے کیا تجھ کو یہ علم نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی روحوں کو قبض  
کیا ہے اور اوں کو زبرد اور یا قوت کی قندیلوں میں رکھا ہے پہراؤ نکوجنت کے وسط  
میں لٹکایا ہے جس وقت رات ہوتی ہے تو اون کی روحوں کی طرف پیر دی جاتی  
ہیں وہ ہمیشہ اسی حال میں رہتی ہیں یہاں تک کہ جس وقت فجر طلوع ہوتی ہے جس جائے  
پر کہ وہ روحوں میں تھیں اس طرف پیر دی جاتی ہیں۔

ترمذی نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو حسن کہا ہے اور حاکم نے روایت کی  
ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے اپنا ڈھیر کسی قبر پر نصب کیا اوں کو یہ گمان  
نہ تھا کہ وہ قبر پر یکایک اوں ہوں نے سنا کہ اوس قبر میں کوئی آدمی سورۃ الملک کو پڑھ رہا  
ہے یہاں تک کہ اوس نے اس سورۃ کو ختم کیا وہ صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور  
آپ کو خبر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ سورۃ مانع عذاب اور نجات دینے والی ہو۔

یہ باب اُن آیتوں کے بیان میں ہے جو حمراء الاسد میں واقع ہوئی ہیں

ابن اسحاق نے کہا ہے مجھ سے عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے یہ حدیث کی ہے کہ ابوسفیان نے عبد القیس کی اوس ایک جماعت سے جو مدینہ منورہ کا ارادہ کرتی تھی کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچا دو کہ ہم نے آپ کے اصحاب کی طرف پلٹ کے آنے پر عزم کر لیا ہے تاکہ ہم ان کا استقبال کر ڈالیں جبکہ وہ قافلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور انہوں نے آپ کو ابوسفیان کے قول سے خبر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرائے ایسے حال میں فرمایا کہ مسلمان لوگ آپ کے ساتھ تھے حسبن اللہ ونعم الوکیل اللہ تعالیٰ نے اسباب میں یہ نازل فرمایا والذین قال ہم الناس آخر آیات تک۔

بخاری نے ابن عباس رضی روایت کی ہے کہ اہل حبکہ ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈال گئے تو آپ نے حسبن اللہ ونعم الوکیل کہا تھا اسی کلمہ کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا۔ ابن المنذر نے اپنی تفسیر میں اللہ تعالیٰ کے قول لم یسہم سورہ کے باب میں ابن جریج سے روایت کی ہے کہ اہل مشرکین میں سے ایک مروید سے آیا اوس نے اہل مکہ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سواروں سے خبر کی اہل مکہ سن کر ڈر گئے اور وہ اپنی جگہ پر بیٹھ رہے۔

یہ باب اُن آیتوں کے بیان میں ہے جو غزوہ ریح میں واقع ہوئی ہیں

بخاری اور بیہقی نے ابو ہریرہ رضی سے روایت کی ہے کہ اہل مکہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چوٹا لشکر جاسوسی کے طور پر بھیجا اور انہیں عاصم ابن ثابت کو امیر کیا وہ لوگ چلے گئے یہاں تک کہ جب وقت وہ عسفان اور مکہ کے درمیان تھے ہذیل کے ایک قبیلہ سے لوگوں نے ان کا ذکر کیا قریب ایک سو تیر اندازوں کے تھے جنہوں نے ان کا پیچھا کیا ان

کے قدموں کی نشانیوں کو دیکھتے ہوئے چلے گئے یہاں تک کہ وہ لوگ اونکے پاس جا پہنچے جبکہ عاصم اور عاصم کے اصحاب آخر مقام پر پہنچے تو ایک ہموار زمین کی طرف یہ لوگ مضطرب ہوئے قوم کے لوگ آگئے اور اونہیں۔ مئے ان کو گمیر لیا اور کہا تم مارے واسطے عہد ہے اور مشاق ہے اگر تم لوگ ہمارے پاس اترو گے تو ہم تم لوگوں سے ایک مرد کو بھی قتل نہ کریں گے عاصم نے سن کر کہا میں کافر کے ذمہ میں نہیں اترتا اور یہ دعا کی اللہ خبر عنانہا اون لوگوں نے یہاں تک اونکو تیر مارے کہ عاصم کے مع سات آدمیوں کے مار ڈالا اور خبیث اور زید بن دثنہ اور ایک اور مرد باقی رہ گئے اون ہزلیوں نے اونے عہد و پیمان کیا وہ لوگ اونکے پاس آکر اتر گئے جبکہ اون لوگوں کو ان پر قابو لگ گیا تو اونہوں نے اپنی کمانوں کے چلون کو اتارا اور اون سے اونکو باندہ لیا تیسرا مرد جو مسلمانوں میں سے تھا اوس نے کہا یہ اول ہوقاؤ آپ۔ اوس نے اونکے ساتھ جانے سے انکار کیا اونہوں نے اوسکو گھسیٹا اور تدبیر کی کہ اونکے ساتھ وہ جاوے وہ نہیں گیا اونہوں نے اوسکو قتل کر ڈالا اور خبیث اور زید کو لیکر وہ چلے گئے اور اونہوں نے دونوں کو مکہ میں بیچ ڈالا خبیث کو حارث بن عامر بن نوفل کے بیٹوں نے خرید لیا اور خبیث وہ تھے جنہوں نے یوم بدر میں حارث کو قتل کیا تھا خبیث اونکے پاس اسیری کی حالت میں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ بسوقت اونہوں نے خبیث کے قتل پر اتفاق کر لیا خبیث نے حارث کے بعض بیٹوں سے استرہ مانگا تاکہ اوسکو تیر کریں اوس نے استرہ دیدیا حارث کی بیٹی نے کہا میرا چوٹا لڑکا تھا میں اوس سے غافل ہو گئی وہ لڑکا خبیث کے پاس چلا گیا یہاں تک کہ خبیث کے پاس آ گیا خبیث نے اوس لڑکے کو اپنی ران پر بٹھالیا جبکہ مینے لڑکا کو خبیث کی ران پر بیٹھے ہوئے دیکھا میں ڈرنے کے طور پر ڈر گئی خبیث نے میری اوس حالت کو پہچان لیا اور خبیث کے ہاتھ میں اسوقت استرہ تھا خبیث نے مجھ سے کہا کیا تو یہ خوف کرتی ہے کہ میں اس لڑکے کو قتل کر ڈالوں گا میں

انشار اللہ یہ گزیر کام نہ کروں گا حارث کی بیٹی یہ کہا کرتی تھی کہ میں نے کسی قیدی کو ہرگز خبیث سے خیر نہیں دیکھا میں نے خبیث کو دیکھا کہ انگور کھاتے تھے اور اس دن مکہ میں کوئی غم نہ تھا اور وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور وہ انگور نہ تھے مگر وہ زرق تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے انکو نصیب کیا تھا جبکہ خبیث کو لوگوں نے حرم سے باہر نکالا تو انہوں نے کہا مجھ کو بیوڑ دو میں دو رکعت نماز پڑھ لوں اور انہوں نے نماز ادا کی پھر یہ دعا مانگی اللہم احصہم عدداً واقطعہم بدداً ولا تبق منہم احداً۔ اے میرے اللہ تعالیٰ ان کو گن گن کر گیسے اور بقیہ قریش پر انکو قتل کر ڈال اور ان میں سے کسی کو باقی نہ رکھ جس دن کہ عاصم قتل ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان کی وہ دعا قبول فرمائی جس روزہ اصحاب قتل کئے گئے ان کی خبر رسول اللہ صلعم کو پہنچی قریش نے آدمیوں کو عاصم کی طرف بھیجا تاکہ انکے جسم میں سے کوئی شے لاؤں قریش انکو پہچانتے تھے عاصم نے عظماے قریش میں سے یوم بدر میں ایک بڑے شخص کو قتل کیا تھا اللہ تعالیٰ نے خبیث پر شہد کی کہیوں کو ابر کی مثل بھیج دیا قریش کے بھیجے ہوئے آدمیوں سے ان کیوں نے خبیث کی حفاظت کی اور ان لوگوں کو اس امر پر قدرت نہیں ہوئی کہ خبیث کے جسم سے کوئی عضو وغیرہ قطع کر سکیں۔

بیہقی اور ابو نعیم نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے اور عروہ کے طریق سے اسکی مثل روایت کی ہے اور یہ زیادہ کیا ہے کہ خبیث نے یہ دعا کی اے میرے اللہ تعالیٰ میں کسی قاصد کو نہیں پاتا ہوں کہ تیرے رسول کے پاس بھیجوں میرا سلام اپنے رسول کو تو پہنچا دے جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آؤ اور اسکی آپ کو خبر کی اصحاب نے یہ زعم کیا ہے کہ جس دن میں خبیث قتل کئے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیک السلام خبیث ایسے حال میں فرمایا کہ آپ بیٹھے ہوئے تھے خبیث کو قریش نے قتل کیا۔

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجھے عاصم بن عمر بن قتادہ نے حدیث کی ہے کہ ہذیل نے جس وقت عاصم بن ثابت کو قتل کیا تو با اودہ کیا کہ اونکے سر کو سلافہ بنت سعد کے ہاتھ فروخت کرین سلافہ کے بیٹے جس وقت احاب بن قتل ہوئی تھی تو اوس نے یہ نذر کی تھی کہ اگر خبیث کے سر پر جبہ کو قدرت ہوگی تو میں انکی کہو پری میں سرور شراب پیون گی اون لوگوں کو شہد کی کہیوں نے باز کہا جبکہ شہد کی کہیاں ان لوگوں اور خبیث کے درمیان حائل ہو گئیں تو اون لوگوں نے کہا یہاں تک چھوڑو کہ رات ہو جائے اور کہیاں خبیث کے پاس سے چلی جاوین ہم سر کو لے لین گے اللہ تعالیٰ نے سیلاب کو بھیج دیا اوس نے عاصم کو اوٹھالیا اور بہا کر لے گیا عاصم نے اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کیا تھا کہ اپنی حیات میں کسی مشرک کو کبھی نہ چھون گا اور کوئی مشرک مجھ کو نہ چھوئے گا خبیث نے اپنی زندگی میں مشرک کے چھونے سے امتناع کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اونکو اونکی وفات میں مشرک کے چھونے سے بچایا۔

بیہقی اور ابو نعیم نے بریدہ بن سفیان الاسلمی سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصم بن ثابت کو بھیجا اور اس قصہ کو ذکر کیا جیسے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آگے بیان کیا گیا ہے اور اس قصہ میں یہ ذکر کیا ہے کہ اون لوگوں نے یہ ارادہ کیا کہ عاصم کا سر کاٹ لین اور اوسکو سلافہ کے پاس لیجاوین اللہ تعالیٰ نے شہد کی کہیوں کا ایک بڑا گروہ بھیج دیا انہوں نے عاصم کی حمایت کی اون لوگوں نے عاصم کا سر جدا کرنے کی قدرت نہ پائی اور خبیث کے احوال میں یہ ذکر کیا ہے کہ خبیث نے یہ دعا مانگی اللہم انی لاجد من يبلغ رسولک عنی السلام فبلغ رسولک عنی السلام اصحاب نے یہ زعم کیا ہے کہ اوس وقت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعلیہ السلام فرمایا اصحاب نے پوچھا یا نبی اللہ کس شخص پر آپ نے سلام بھیجا آپ نے فرمایا تمہارے بہائی خبیث پر سلام بھیجا ہے وہ قتل کئے جارہے ہیں جبکہ وہ سولی پر چڑھائے گئے دعا کی طرف متوجہ ہوئے ایک مرد نے کہا جبکہ میں نے

خبیب کو دیکھا کہ وہ دعا مانگ رہے ہیں مین زمین پر پڑ گیا ایک سال نہیں گذرا کہ سوا اوس  
مرد کے جو زمین پر پڑ گیا تھا کوئی شخص اون مین کا باقی رہا ہو سب ہلاک ہو گئے۔ اور ابن  
اسحاق نے کہا ہے مجھ سے عبداللہ بن ابی نجیح نے ماریہ کنیز جحیر بن ابی اباب سے  
حدیث کی ہے کہ اسے خبیب رضی اللہ عنہ مین میرے مکان مین قید کئے گئے مین ایک روز اونکے  
احوال پر مطلع ہوئی اونکے ہاتھ مین انگور کا ایک ایسا خوشہ تھا جو اون کے سر سے بڑا تھا وہ اس  
خوشہ مین سے انگور کھا رہے تھے اور اوس دن روعے زمین پر انگور کا کوئی دانہ نہ تھا اور اسی  
حدیث کی روایت ابن سعد نے دوسری وجہ سے ماریہ سے کی ہے۔

ابن ابی خبیب اور بہیقی نے جعفر بن عمرو بن امیۃ الضمری کے طریق سے یہ روایت کی ہے  
جعفر نے کہا ہے مجھ سے میرے باپ نے میرے دادا سے حدیث کی ہے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اونکو تنہا جاسوس مقرر فرما کے بھیجا تھا کہ اسے مین اوس لکڑی کے پاس آیا  
جس پر خبیب لٹکائے گئے تھے مین اوس پہ چڑھا اور مین جاسوسوں سے خوف کر رہا تھا مینے  
خبیب کو اوس لکڑی سے کھول دیا وہ زمین پر گر پڑے مینے اونکے پاس سے تھوڑی دور ایک  
کنارہ ہو گیا پھر مینے اون کی طرف دیکھا مینے خبیب کو نہیں دیکھا گویا اونکو زمین نکل گئی  
اسوقت تک خبیب کی بوسیدہ استخوان تک کا کسی نے ذکر نہیں کیا یعنی کسی نے اون کی  
ہڈی تک نہیں دیکھی۔

ابو یوسف نے (کتاب اللطایف) مین ضحاک سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم نے مقداد اور زبیر رضی اللہ عنہما کو بھیجا کہ خبیب جس لکڑی سے لٹک رہے ہیں اونکو اوس پر  
سے وہ اتار لیں یہ دونوں صاحب تمنعیم تک پہنچے خبیب کے اطراف مین اونہوں نے  
چالیس مردوں کو ایسے حال مین پایا کہ وہ نشہ مین تھے ان دونوں صاحبوں نے اونکو اتار لیا  
اور زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھوڑے پر خبیب کو رکھ لیا خبیب تروتازہ تھے اونکی کوئی شبہ گلے سڑی  
نہ تھی شرکین کو ان لوگوں کا علم ہو گیا جبکہ مشرکین ان کے پاس آ پہنچے تو زبیر نے اون کو

گھوڑے پر سے زمین پر ہینک دیا خبیث کو زمین نکل گئی اس وجہ سے خبیث کا تمام  
 بلع الارض ہو گیا۔

واقفی نے کہا ہے مجھ سے ابراہیم بن جعفر نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے اور مجھ سے  
 عبد اللہ بن ابی عبدیہ نے جعفر بن عمرو بن امیۃ الضمری سے حدیث کی ہے از نبی عبد اللہ  
 بن جعفر نے عبد الواعد بن ابی عون سے حدیث کی ہے ان راویوں نے کہا ہے کہ ابوسفیان  
 بن حرب نے قریش کے ایک گروہ سے مکہ میں کہا تھا کہ میں ایسے شخص کو نہیں پاتا ہوں کہ  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اچانک قتل کر ڈالے وہ بازاروں میں چلتے پھرتے ہیں وہ شخص ہمارا  
 انتقام محمد صلعم سے لے ابوسفیان کے پاس عبد بن من سے ایک مرد آیا اور اس نے کہا اگر  
 تو مجھ کو قوت دے گا تو میں محمد صلعم کی طرف جاؤں گا یہاں تک کہ قریب سے اونکو قتل کر ڈالوں گا  
 میں لوگوں کا رہنما ہوں اور راستوں کے نشیب و فراز سے واقف ہوں اور میرے پاس ایک  
 خنجر ہے کہ اگر گرس کے خاقیہ کی مثل ہے ابوسفیان نے سن کر اس سے کہا تو ہمارا دوست ہے  
 ابوسفیان نے اوسکو ایک اونٹ اور خرچ دیا اور اس سے کہا تو اپنے اس امر کو چھپا مجھ کو  
 اطمینان نہیں ہے اگر کوئی شخص اس کو سن لے گا تو محمد صلعم کے پاس جھنجھوری کر دے گا اس  
 عربی مرد نے کہا اس امر کا کسی شخص کو علم نہ ہو گا وہ عربی مرد رات میں اپنی ساری پر گیا پانچ روز  
 وہ چلتا رہا اور چھٹے روز کی صبح کو ظہر حرہ میں وہ پہنچ گیا پھر وہ آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے پاس داخل ہوا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو دیکھا اپنے اصحاب سے فرمایا یہ  
 مرد یونانی کا ارادہ رکھتا ہے اسکے درمیان اور جس امر کا یہ ارادہ رکھتا ہے اوسکے درمیان اللہ تعالیٰ  
 حاکم ہے پھر آپ نے اوس سے فرمایا مجھ سے سچ کہو تو کون ہے اور تو کس ارادہ سے آیا ہے اگر  
 تو سچ کہو گا تو مجھ کو سچ نفع دے گا اور اگر تو مجھ سے جھوٹ کہے گا تو تو نے جس امر کا قصد کیا ہے  
 مجھ کو اوس پر اطلاع ہو گئی ہے اوس نے کہا آپ مجھ کو امان دیجئے اپنے فرما تجھ کو امان ہے اس  
 مرد نے آپ کو ابوسفیان کی خبر سے خبر کی اور جو شے اوسکے واسطے ابوسفیان نے ٹھہری تھی اس سے

مطلع کیا آپ نے فرمایا میں نے تجھ کو امان دی جہاں تو چاہے چلا جا اور اس سے تیرے واسطے  
اور خیر نہ، اگر تو اسکو اختیار کرے اس عربی نے پوچھا وہ کیا خیر ہے آپ نے فرمایا تو یہ گواہی دے  
لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ تعالیٰ وہ عربی مسلمان ہو گیا پھر اس نے کہا واللہ میں مردوں سے  
خوف نہیں کرتا تھا واللہ کوئی امر نہیں ہے مگر یہ کہ میں نے آپ کو دیکھا میری عقل جانی ہی اور میرا  
نفس خدیفہ ہو گیا پھر آپ اس امر پر مطلع ہو گئے بسے کاش میں قہر نہ کیا تھا وہ امر اس قبیل  
سے ہے جسکے ساتھ شترسواروں نے سبقت کی ہے اور اس امر کا کسی کو علم نہیں ہوا ہے  
میں نے یہ بیان لیا کہ آپ دشمنوں سے ممنوع ہیں اور آپ حق پر ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے عمرو بن امیۃ الضمری اور سلمہ بن اسلم بن حریش سے فرمایا کہ تم دونوں ابوسفیان بن حرب  
کے پاس جاؤ اگر تم اس کو غفلت میں پاؤ تو قتل کر ڈالو یہ دونوں نکلے عمر کوئے کہا مجھ سے  
میرے ہمراہی نے پوچھا کیا تجھ کو یہ رغبت ہے کہ بیت اللہ میں جائے اور اسکا طواف سات  
بار کرے اور دو رکعت نماز پڑھے میں نے اس سے کہا میں مکہ میں اہل کھوڑے سے بچنا جاتا  
ہوں اہل مکہ اگر مجھ کو دیکھیں گے تو بچان لیں گے اس نے میری اطاعت کرنے سے انکار  
کیا ہم دونوں آئے اور ہم نے سات بار طواف بیت اللہ کیا اور دو رکعت نماز پڑھی معاویہ بن  
ابوسفیان مجھ سے ملے اور انہوں نے مجھے بچان لیا اور اپنے باپ کو خبر کی اہل مکہ نے ہٹکھوڑا یا  
اور ہمہ دیدبان مقرر کئے اور آپس میں یہ کہا عمرو امخبر بن نہیں آیا ہے عمر عہد جاہلیت میں  
ایسا مرد تھا کہ لوگوں کو اچانک قتل کر ڈالتا تھا ابوسفیان نے اہل مکہ کو جمع کیا وہ جمع ہو گئے  
ہم لوگ ہماگ نکلے وہ لوگ ہماری طلب میں نکلے میں ایک غار میں داخل ہو گیا اور اسے  
غائب ہو گیا یہاں تک کہ میں صبح کو اٹھا اور وہ لوگ رات بھر ہٹکھوڑے بیٹھے رہے اللہ تعالیٰ نے  
راستہ اون سے چھپا دیا کہ وہ ہماری سواریوں کی طرف راہ پاتے میرے ہمراہی نے مجھ سے  
پوچھا کیا تجھ کو خواہش ہے کہ غیب کو جو سولی پر بند ہے ہوئے ہیں تو اتار دے میں دوڑا اور  
میں غیب کو سولی پر تہینچے اوتار دیا۔ اس حدیث کی روایت بیہقی نے کی ہے۔



## یہ یاباؤن آیتوں کے بیان میں ہر کہ جو قصبہ معونہ میں واقع ہوئی ہیں

بخاری نے ہشام بن عروہ کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے میرے باپ نے مجھ کو خبر کی ہے جبکہ وہ لوگ قتل کئے گئے جو میرے معونہ میں ڈالے گئے اور عمرو بن امیہ الضمری گرفتار ہوئے تو عامر بن الطفیل نے ایک قتیل کی طرف اشارہ کر کے عمرو سے پوچھایا کہ کون شخص ہے عمرو نے کہا یہ عامر بن نفیرہ ہیں عامر بن الطفیل نے کہا اسکے بعد قتل کئے گئے مینے ان کو دیکھا کہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے یہاں تک کہ میں ان کے درمیان اور زمین کے درمیان آسمان تک دیکھ رہا تھا پھر وہ رکھ دئے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اون لوگوں کی خبر آئی آپ نے اصحاب کو اون کے مرنے کی خبر دی اور آپ نے فرمایا تمہارے دوست مقتول ہو گئے اور انہوں نے اپنے رب سے سوال کیا اور کہا اے ہمارے رب تجھ سے ہم جس امر سے راضی ہوئے ہیں اور جس امر سے تو ہم سے راضی ہوا ہے ہماری خبر ہمارے بھائیوں کو پہنچا دے اپنے اصحاب کو اون کی خبر سے خبر دی۔

مسلم اور بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ کچھ آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے عرض کی کہ ہمارے ساتھ کچھ مردوں کو آپ بھیجئے کہ وہ ہکو قرآن شریف کی تعلیم کریں اور سنت سکھائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار میں سے ستر مرد اون کی طرف بھیج دیے جو وہ قاری مشہور تھے قبل اسکے کہ وہ جلیہ پر پہنچیں وہ لوگ اون قاریوں سے متعرض ہوئے اور اون کو قتل کر ڈالا اور انہوں نے یہ دعا مانگی اے ہمارے اللہ تعالیٰ ہمارے نبی کو ہماری طرف سے یہ خبر پہنچا دے کہ ہم تجھ سے ملے اور ہم تجھ سے خوشنود ہوئے اور تو ہم سے خوشنود ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے یہ فرمایا کہ تمہاری بھائی قتل کر دئے گئے اور انہوں نے یہ دعا مانگی اللھم بلغ عنانا قد قتلناک فرضنا عنک ورضیت عننا بیہقی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ایک چوٹا سا لشکر بھیجا ہم نہیں ٹھہرے مگر کچھ زمانہ یہاں تک کہ آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور شتا کی پھر آپ نے یہ فرمایا کہ تمہارے بہائی مشرکین سے بھڑکے مشیرکین نے اونکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور اون میں سے کوئی شخص باقی نہ رہا۔ اونہوں نے یہ دعا مانگی اے ہمارے رب ہماری قوم کو یہ خبر پہنچا دے کہ ہم راضی ہو گئے اور ہم سے ہمارا رب راضی ہو گیا میں تمہارے بہائیکوں کا تمہاری طرف رسول ہوں میں یہ خبر پہنچاتا ہوں کہ وہ لوگ اپنے رب سے راضی ہو گئے اور اونکا رب اون سے راضی ہو گیا اور واقعہ یہی ہے کہما ہے مجھ سے مصعب بن ثابت نے ابی الاسود سے اور ابی الاسود نے عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث کی ہے کہما ہے منذر بن عمرو نکلے اور قصہ کو جیسے اوپر ذکر کیا گیا ہے ذکر کیا اور اس قصہ میں یہ ذکر کیا ہے کہ عامر بن الطفیل نے عمرو بن اُمیۃ سے پوچھا کیا تم اپنے اصحاب کو پہچانتے ہو عمرو نے کہا بیشک میں پہچانتا ہوں جو مقتولین تھے عامر اون میں پہرے لگا اور اون کے نسب پوچھ رہا تھا پہر عمرو سے پوچھا کیا تم نے ان مقتولین سے کسی کو مفقود کیا۔ ہے عمرو نے کہا حضرت ابوبکر کے غلام عامر بن فہیرہ کو میں نہیں دیکھتا ہوں وہ مفقود ہیں عامر نے پوچھا تم لوگوں میں وہ کس شان سے تھے عمرو نے کہا میں عامر سے کہا ہمارے افضل لوگوں میں سے تھے عامر نے عمرو سے کہا کیا تمکو میں اون کی خبر نہ دوں اونکا واقعہ یہ ہے کہ اس شخص نے اونکے نیزہ مارا پہر اپنا نیزہ اونکے زخم سے نکال لیا پہر اونکو آسمان پر کوئی لے گیا واللہ میں اونکو نہیں دیکھتا تھا اور جس مرد نے اونکو قتل کیا تھا وہ ایک مرد کلابی تھا جسکا نام جابر بن سلمی تھا اوس نے ذکر کیا ہے کہ جس وقت میں نے نیزہ مارا میں نے اون سے سنا اونہوں نے کہا فرزت اللہ میں ضحاک بن سفیان کلابی کے پاس آیا جو واقعہ تھا میں نے اوس سے اوسکو خبر کی اور میں مسلمان ہو گیا عامر بن فہیرہ کے قتل اور آسمان کی طرف اون کے اوٹھائے جاتے سے جو کچھ میں نے دیکھا اوس دیکھنے نے مجھ کو اسلام کی طرف بلایا راوی نے کہا ہے کہ ضحاک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا کہ ملائکہ نے عامر کے جثہ کو چھپا دیا اور علیین میں وہ اتار دئے مگر اس

حدیث کی روایت بہیقی نے کی ہے اور کہا ہے کہ یہ احتمال ہے کہ عامر اوٹھائے گئے ہوں اور پھر کہہ دئے گئے ہوں اسکے بعد پھر مفقود ہو گئے ہوں تاکہ بخاری کی پہلی روایت کے ساتھ جو عروہ ہی اس حدیث میں اجتماع ہو سکے اس لئے کہ اس حدیث میں یہ واقع ہے کہ عامر پھر کہہ دئے گئے ہمنے مقازی موسیٰ بن عقبہ میں اس قصہ میں روایت کی ہے راوی نے کہا ہے کہ عروہ نے کہا ہے عامر کا جسد نہیں پایا گیا لوگ یہ گمان کرتے تھے کہ ملائکہ نے اونکو چھپا دیا بہیقی نے عروہ کی اس روایت کو روایت کیا ہے جو حضرت عائشہ رضی سے موصول طور پر اس لفظ کے ساتھ ہے اسکے بعد کہ عامر قتل کئے گئے میں نے ان کو دیکھا وہ آسمان کی طرف اوٹھائے گئے یہاں تک کہ میں عامر کے درمیان اور زمین کے درمیان آسمان تک دیکھ رہا تھا اور اس روایت میں یہ ذکر نہیں کیا گیا ہے کہ پھر عامر زمین پر کہہ دئے گئے اس روایت سے جتنے طرق حدیث کے ہیں وہ قوی ہو گئے اور آسمان میں عامر کے چھپائے جانے کی واسطے وہ طرق متعدد ہو گئے اور ابن سعد نے کہا ہے واقدی نے ہماکو خبر دی ہے واقدی سے محمد بن عبد اللہ نے زہری سے زہری نے عروہؓ سے عروہؓ حضرت عائشہ رضی سے روایت کی ہے کہ عامر بن نفیرہ آسمان کی طرف اوٹھائے گئے اون کا جسد نہیں پایا گیا لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ ملائکہ نے اون کو چھپا دیا۔

یہ یاب ان معجزوں اور آتیوں کے بیان میں ہے جو عروہؓ و اہل بیتؓ کے واقعہ میں

شیخین نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہر تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف ایک غزوہ کیا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے پہرے تو ایک دن ایک ایسے صحابہ میں حصہ کے کثیر درخت تھے قیل و لیل کا وقت آگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں اور ترے اور آدمی حصہ کے درختوں میں درخت کے سایہ میں آرام لینے کے واسطے متفرق ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمرہ کے ایک درخت کے نیچے اترے اور اپنے

اوس درخت سے اپنی تلوار لٹکادی ہم ایک ننید سورہے یکا یک ہم نے سنار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہکو بلاتے ہیں ہم لوگ آپ کے پاس آئے یکا یک ہم نے آپ کے پاس ایک اعرابی کو بیٹھا دیکھا آپ نے فرمایا اس شخص نے میری تلوار نکال لی میں سورہ تھا میں بیدار ہو گیا وہ تلوار اسکے ہاتھ میں رہنا تھی اس نے مجھ سے کہا آپ کو مجھ سے کون شخص منع کرے گا میں نے کہا اللہ تعالیٰ اسے تلوار نیا مین ڈال دی اور بیٹھ گیا آپ نے اوسکو کسی قسم کی عقوبت نہیں کی۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے دوسری وجہ سے جابر رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محارب خصم سے مقام نخل میں جنگ کی اون لوگوں نے مسلمانوں کی غفلت دیکھی اون میں سے ایک مرد آیا جسکا نام عوزث بن الحارث تھا یہاں تک کہ وہ تلوار لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑا ہو گیا اور اوس نے آپ سے کہا کہ مجھ سے آپ کو کون بچائے گا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تلوار اوسکے ہاتھ سے گر پڑی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو لے لیا اور آپ نے اوس سے فرمایا مجھ سے تجھ کو کون بچائے گا اوس نے عرض کی آپ نے جو تلوار لی ہے آپ اسے لینے والے ہو جائے یعنی آپ کو مجھ پر قدرت ہے مجھے قتل نہ کیجئے میرے ساتھ نیکی سے پیش آئیے آپ نے اوسکا راستہ چھوڑ دیا وہ مرد آپ کے اصحاب کے پاس آیا اور اوس نے کہا میں تم لوگوں کے پاس خلیفہ الناس کے پاس سے آیا ہوں پھر راوی نے صلاۃ خون کو ذکر کیا۔

ابونعیم نے تیسری وجہ سے جابر رضی سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفر کے مہینہ میں نکلے اور آپ نے ایک درخت کے نیچے قیلو کیا اور اپنی تلوار اوس درخت سے لٹکادی ایک اعرابی آیا اوس نے تلوار نیا م سے نکال لی اور تلوار لیکر آپ کے سر پر کھڑا ہو گیا اور اوس نے کہا اے محمد کون شخص مجھ سے آپ کو بچائے گا آپ بیدار ہو گئے اور آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بچائے گا وہ اعرابی کا پنے لگا اور اسے تلوار رکھ دی اور چلا گیا۔

بیہقی نے دوسری وجہ سے جابر سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

مقام نخل میں اصحاب کو نماز نظر پڑی مشرکین نے آپ کا قصد کیا پھر مشرکین نے آپس میں کہہ کر ان لوگوں کو چھوڑ دیا اس لئے کہ اس نماز کے بعد ان لوگوں کی ایک ایسی نماز ہے کہ ان کو اپنی اولاد سے یا اپنے باپوں سے زیادہ دوست ہے جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نازل ہوئے اور آپ کو مشرکین کے قصد سے خبر کی آپ نے صلوٰۃ خوف پڑھی اور مسلم نے اس حدیث کی اس لفظ سے روایت کی۔ ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک قوم سے جو کہ حینہ سے تھی جدا کیا انہوں نے غت لڑائی کی جبکہ آپ نے ظہر کی نماز پڑھی مشرکین نے کہا اگر ہم لوگ جبکہ پڑھنے کے طور سے ان پر جبکہ پڑھیں گے تو ان کو کھڑے کھڑے کر ڈالیں گے اور مشرکین نے باہم کہا کہ ان کی ایک نماز آ رہی ہے کہ وہ نماز ان لوگوں کو اولاد سے زیادہ دوست ہے جبریل علیہ السلام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر کر دی اور اس خبر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں سے ذکر کیا پھر آپ نے صلوٰۃ خوف پڑھی۔

احمد اور بقی نے ابو عیاش الزرقانی سے روایت کی ہے کہ اہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام عسفان میں تھے اور مشرکین پر خالد بن الولید امیر تھے ہم نے ظہر کی نماز پڑھی مشرکین نے کہا مسلمان ایسے حال پر تھے کہ اگر ہم لوگ ارادہ کرتے تو غفلت میں ضرور ان پر قابو پا لیتے پس قصر صلوٰۃ کی آیت نظر اور عصر کے درمیان نازل کی گئی۔ اور واقعہ یہی ہے اپنی اسناد سے خالد بن الولید سے اونکے اسلام کے قصد میں ذکر کیا ہے کہ اسے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیدر میں کی طرف نکلے میں مشرکین کے سواروں میں نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب میں مقام عسفان میں تھے میں آپ کے آگے آیا اور میں آپ کے مقابلہ میں کھڑا ہو گیا اور میں نے آپ سے تعرض کیا ہمارے سامنے آپ نے اپنا صحابہ کو ظہر پڑھائی ہم نے یہ قصد کیا کہ ہم آپ پر حملہ کریں پھر ہمارا عزم نہیں ہوا ہمارے دلوں میں جو قصد آپ کے ساتھ تھا آپ اوسپر مطلع ہو گئے آپ نے اپنے اصحاب کو نماز عصر نماز خوف پڑھائی۔

مسلم اور بقی اور ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ اہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع میں گئے یہاں تک کہ ہم ایک وسیع صحرائین اُترے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم قضاے حاجت کے واسطے قشریف لگے اور میں بانی کالوٹا لیکر آپ کے پیچھے گیا  
 آپ نے نظر کی کوئی شے ایسی نہیں دیکھی جس سے اپنے آپ کو چھپا دین کا ایک آپٹے صحرا کے  
 کنارہ پر دو درخت دیکھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن دونوں درختوں میں سے ایک کی طرف  
 چلے گئے اور اوس کی شاخوں میں سے ایک شاخ پکڑی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے میری  
 فرمانبرداری کرو اس درخت نے آپ کی فرمانبرداری کی جیسے نکیل والا اونٹ اپنے کہنچے والے  
 کا مطیع ہوتا ہے یہاں تک کہ آپ دوسرے درخت کے پاس آئے۔ اور آپ نے اُسکی شاخوں  
 میں سے ایک شاخ پکڑی اور اپنے اوس سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے میری تو فرمانبرداری کر  
 وہ دونوں درخت آپس میں مل گئے جابر نے کہا میں یہ واقعہ دیکر بیٹھ گیا اور میں اپنے دل سے  
 باتیں کر رہا تھا ایک میری نظر چمکی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ سامنے سے  
 آ رہے ہیں اور ایک مینے اُن دونوں درختوں کو دیکھا کہ آپس سے جدا ہو گئے ہیں اور ہر ایک اُن  
 میں کا اپنے تن پر کھڑا ہو گیا ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ تھوڑی دیر ٹھہر گئے  
 اور اپنے سر مبارک سے دہنی اور بائیں طرف اشارہ کیا ہر آپ آگے بڑھے جبکہ آپ میرے پاس  
 پہنچ گئے آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا اے جابر کیا تم نے میرے قیام کی جگہ دیکھی میں نے  
 کہا یا رسول اللہ بیشک میں نے آپ کے قیام کی جگہ دیکھی آپ نے مجھ سے فرمایا تم اُن دونوں درختوں کے  
 پاس جاؤ اور ہر ایک درخت میں سے ایک ایک شاخ کاٹو اور اُن کو لیکر آؤ یہاں تک کہ جسوقت تم  
 میرے قیام کی جگہ پر کھڑے ہو ایک شاخ کو دہنی طرف سے اور ایک شاخ کو بائیں طرف سے  
 چھوڑ دو جابر نے کہا میں کھڑا ہو گیا اور مینے ایک پتھر لیا اور اوس کو میں نے توڑا اور اوس کو رگڑا  
 وہ تیز ہو گیا اور میں دونوں درختوں کے پاس گیا اور مینے ہر ایک درخت سے ایک ایک شاخ کاٹی  
 اور اُن کو کہنچتا ہوا میں آیا یہاں تک کہ جسوقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ میں آکر کھڑا  
 ہوا تو مینے ایک شاخ کو دہنی طرف سے اور ایک شاخ کو بائیں طرف سے چھوڑ دیا پھر میں آپ کے

پاس پہنچ گیا اور میں نے آپ - سے منزل کی یارسول اللہ جیسے ارشاد ہوا تھا میں نے، ایسے ہی کہا پھر میں نے پوچھا یہ امر جس واسطے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دو قبروں کے پاس سے گذرا دو نون، مہر و نون کو نہ مایا دیا جا رہا تھا میں نے اپنی شفاعت کے سبب جیسے اس امر کو دوست کہا کہ اون دو نون و مہر و نون - سے عذاب کی تخفیف ہوتی رہے جب تک یہ دو نون شہداء حنین تازہ رہیں پھر ہم لشکر کو آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جابر وضو کئے واسطے نہرا کرو میں نے اہل لشکر سے پکار کر کہا وضو کر لو وضو کر لو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی میں نے لشکر میں پانی کا ایک قطرہ نہیں پایا انصار میں سے ایک مرد آیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے پانی ٹھنڈا کیا کرتا تھا آپ نے مجھ سے فرمایا فلاں انصاری - کے پاس جاؤ اور ان کی مشکوں میں دیکھو آیا کچھ پانی ہے میں اوس انصاری کے پاس گیا اور میں نے مشکوں میں دیکھا میں نے ان میں نہیں دیکھا مگر ایک قطرہ جو مشک کے دہانہ میں تھا اگر میں اوس مشک میں سے اوس کو نکالتا تو مشک کا خشک حصہ نکالتے وقت اوس کو پی لیتا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو میں نے خبر کی آپ نے مجھ سے فرمایا تم جاؤ اور اوس مشک کو میرے پاس لے آؤ میں اوس مشک کو آپ کے پاس لے آیا آپ نے اوس کو اپنے ہاتھ میں لے لیا آپ کچھ چڑھنے لگے میں نہیں جانتا ہوں کہ آپ نے کیا چڑھا اور آپ اپنے دست مبارک سے اوس مشک کو دبا رہے تھے پھر آپ نے وہ مشک مجھ کو دے دی اور مجھ سے فرمایا اے جابر جس شخص کے پاس لگن ہو اوس کو نہ کر و مٹی یا جفنۃ الکرکب کہہ کر پکارا لوگ لگن کو اٹھا کر لائے میں نے لگن آپ کے سامنے رکھ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا راوی نے اوس اشارہ کو بیان کیا اور یہ بیان کیا کہ آپ نے اپنا دست مبارک لگن میں پھیلا دیا اور اپنی اونگلیں کہول دین پہر اپنی دست مبارک کو لگن کے قعر میں رکھ دیا اور مجھ سے فرمایا اے جابر لو اور میرے ہاتھ پر پانی ڈالو اور بسم اللہ کہو میں نے آپ کے دست مبارک پر پانی ڈالا اور بسم اللہ کہا میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگلیوں

مین سے اوہل رہتا اور لگن اوہل پڑا اور اوس نے پھر کہا یا یہاں تک کہ لگن پانی سے بہ گیا آپ نے فرمایا اسے جا بربت و کبر کو پانی کی حاجت بہاؤں کو پکڑا روک پانی لے لین آدمی آئے اور انہوں نے پانی پیا یہاں تک کہ سیراب ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کو لگن سے ایسے دھو لیا اور اٹھا لیا کہ وہ بھرا ہوا تھا اور اوسوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بموکل شکایت کی آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ انکو تین گنا کملائے گا ہم لوگ دریا کے کنارے سے پاس آئے دیاتے ایکسچیل ڈال دی تھیں اوس کی ایک جانب پرآگ جلائی اور ہم نے اوسکو بہنا اور پکایا اور ہم نے کہا یا اور ہم سیر ہو گئے مابینے کما میں اور فلان فلان یہاں تک پانچ آدمیوں کو گنا یہ پانچوں اوس مجبئی کی آنکھ کے حلقہ میں داخل ہو گئے ہم پانچوں آدمیوں کو کوئی آدمی اوس حلقہ میں نہیں دیکھتا تھا ہم اوس حلقہ سے باہر نکل آئے اور ہم نے ایک پسلی اوس کی پسلیوں میں سے لی اور ہم نے اوسکو کمان بنایا پھر ہم نے لشکر میں جو زیادہ عظیم مر و تھا اوس کو بلایا اور لشکر میں جو زیادہ عظیم اونٹ تھا اوسکو منگایا وہ شتر سوار اوسر پسلی کے نیچے داخل ہو گیا وہ اپنا سر نہیں جھکاتا تھا یعنی وہ پسلی اتنی جبری تھی کہ شتر سوار اوس کے نیچے تھا اوس کو اپنا سر جھکانے کی ضرورت نہ تھی۔

بزار نے اور طبرانی نے (اوسط) میں اور ابو نعیم نے جابر رضی سے روایت کی ہے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اون غازیوں میں سے جو غزوہ ذات الرقاع کو آپ کے ساتھ گئے تھے جو وقت ہم لوگ حرہ واقم میں تھے ایک بدوی عورت مع اپنے بیٹے کے ظاہر ہوئی اوس نے عرض کی یا رسول اللہ میرا بیٹا ہے ہمیں غالب ہو گیا ہے اسے شیطان ہے آپ نے اوس لڑکے کا منہ کھولا اور اوس میں لعاب دہن مبارک ڈال دیا اور آپ نے تین بار فرمایا خس عدو اللہ انا رسول اللہ میرا آپ نے اوس سے فرمایا تو جان اور تیرا بیٹا جانے تو لیا اس کے پاس جو شے آتی تھی اور اوسکو صدقہ پہنچاتی تھی ہرگز وہ پیرا اس کے پاس خود نہ کرے گی جبکہ ہم لوگ غزوہ سے پلٹ کر آئے تو وہ ہی عورت آئی آپ نے اوس سے اوس کے بیٹے کا احوال پوچھا اوس نے کہا کہ جس قسم



سے جو شے اس کے پاس آتی تھی وہ شے اس کے پاس نہیں آئی۔ پھر دونوں درختوں کے قصہ کو ذکر کیا اور غورث بن الحارث کے قصہ کو ذکر کیا اور غورث کے قصہ میں یہ ذکر کیا کہ غورث کا ہاتھ کاٹنے لگا یہاں تک کہ اس کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی کہا پھر ہم پلٹے یہاں تک کہ جس وقت ہم مقام حرہ کے نشیب میں تھے سامنے سے ایک اونٹ دوڑتا ہوا آیا آپ نے ہم لوگوں سے پوچھا کیا تم لوگ جانتے ہو اس اونٹ نے کیا کہا یہ اونٹ مجھ سے اپنے سید پر بدوچا ہوتا ہے یہ زعم کرتا ہے کہ اسکا سردار سالہا سال سے اس سے کیدتی کا کام لیتا تھا اور اب اس نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اسکو ذبح کر ڈالے اسے جابر تم اس کے مالک کے پاس جاؤ اور اس کو لیکر آؤ میں نے عرض کی میں اسکو نہیں پہچانتا ہوں آپ نے فرمایا یہ اونٹ تم کو اس کی طرف رہبری کرے گا وہ اونٹ میرے سامنے سرعت سے نکلا اور مجھ کو لے گیا یہاں تک کہ اپنے مالک کے پاس لیجا کر مجھ کو کھڑا کر دیا میں اس کے مالک کو لیکر آیا جابر نے کہا ہے کہ غزوہ ذات الرقاع کا نام غزوۃ الاعاجیب ہے۔ شیخین نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کرنے والوں میں نکلا میرے اونٹ نے رفتار میں دیر کی اور اس نے مجھ کو تھکا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے دریافت فرمایا تمہارا کیا حال ہے میں نے عرض کی میرا اونٹ نہیں چلتا اور اس نے مجھ کو تھکا دیا اور پیچھے رہ گیا ہے اپنے اپنے آنکڑے سے اس کے چول مارا پر آپ نے مجھ سے فرمایا سوار ہو جاؤ میں سوار ہو گیا میں نے اپنے آپ کو دیکھا میں اونٹ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بچا رہا تھا اور وہ تیزی سے جا رہا تھا۔ ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ اسے ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بنی ثعلبہ کے غازیوں میں تھے میں اپنے اونٹ پر سوار ہو کر نکلا اس نے دیر کی چل نہ سکا یہاں تک کہ سب آدمی چلے گئے میں اس کی نگہبانی کرنے لگا اور اسکی وہ حالت مجھ کو نگہین کر رہی تھی یکایک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آدمیوں کے آخر میں دیکھا آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا تمہارا کیا حال ہے میں نے عرض کی میرا اونٹ رہ گیا آپ نے فرمایا

میرے ساتھ چلو گیا آپ نے اوس پر کچھ ہونٹ دیا اور آپ نے اپنی کمان اور سیکر سینہ پر ڈالی پہر اوسکو عصا سے مارا وہ کوڑکھڑا ہو گیا آپ نے فرمایا سوار ہو جاؤ ٹھنڈے ترس کی مین اس بات پر راضی ہوں کہ ہمارے ساتھ یہ اونٹ چلے اور اس سے سواری نہ لی جائے آپ نے فرمایا سوار ہو جاؤ مین سوار ہو گیا قسم ہے اوس ذات کی جس کے ہاتھ مین میری جان ہے مین اپنے آپ کو دیکھتا تھا اور مین اوس کی تیز رفتاری کے سبب سے راسخا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یابین ارادہ روکتا تھا کہ آپ سے آگے نہ بڑھاوے اور ابو ذہبم نے اس حدیث کی روایت دوسری وجہ سے اس کی مثل جابر بن عبد اللہ سے لی ہے اور یہ زیادہ کیا ہے کہ پہر آپ نے فرمایا بسم اللہ سوار ہو جاؤ مین۔ یہ کسی جہان پر جو اوس نے زیادہ وسیع قدم اور زیادہ چلنے والا ہو اوس کے قبل اور اوس کے بعد سواری نہیں کی وہ نہ کتبہ اتاجیر لیجار ہا تھا کہ مین اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرم سے کہ آپ سے آگے نہ بڑھاؤں روک رہا تھا۔

احمد نے جابرؓ سے روایت کی ہے کہ اندھیری رات مین میں نے اپنے اونٹ کو گم کیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا تم کو کیا ہوا ہے میں نے عرض کی میں نے اپنا اونٹ گم کر دیا آپ نے فرمایا تمہارا اونٹ وہ ہے تم جاؤ اور اوسکو پکڑ لو جس طرف آپ نے فرمایا تھا مین اوس طرف گیا مین نے اوسکو وہاں نہیں پایا مین آپ کے پاس پلٹ کر آیا آپ نے جو پہلے فرمایا تھا اوسکی مثل فرمایا مین گیا میں نے اونٹ کو نہیں پایا مین آپ کے پاس پلٹ کے آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ تشریف لگے یہاں تک کہ ہم اونٹ کے پاس آئے آپ نے اونٹ مجھ کو دے دیا میں دیزیاں کہ مین جاب رہا تھا اور اونٹ مین کم رفتاری تھی اور چوٹے قدم ڈال رہا تھا مین نے لہف اعمیٰ کہہ کر یہ کہا میرے لئے ایسا اونٹ ہے کہ قدم نہیں بڑھا سکتا آپ میرے پاس آگئے اور مجھے دریافت فرمایا تم نے کیا کہا میں نے آپ کو خبر کی آپ نے اونٹ کے چوڑے ایک کوڑا مارا وہ ایسے قدم

رکھنے والے اونٹ کی طرح گیا کہ میں ہرگز اس پر سوار نہ ہوا ہوں گا اور وہ مجھ سے اپنی مہار کہنے لگے جاتا تھا۔

واقفی اور ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ ذات الرقاع کا ارادہ کیا علیہ بن زید کا رشتی شتر مرغ کے تین انڈے اور سب انڈے دینے کی جگہ سے لائے اور کہا یا رسول اللہ ان انڈوں کو بیٹے شتر مرغ کے آشیانہ میں پایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جابر ان انڈوں کو لے لو اور ان کو پکاؤ میں نے انکو پکایا اور ان کو ایک بڑے لگن میں لایا میں روٹی ڈھونڈنے لگا مجھ کو روٹی تین ملی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب بغیر روٹی کے وہ انڈے کھانے لگے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حاجت پوری کر لی اور انڈے لگن میں جیسے تھے ویسے ہی رہے پھر آپ کھڑے ہو گئے پہر ان انڈوں میں سے آپ کے عام اصحاب نے کھایا پھر ہم نے ٹھنڈی ٹھنڈے کوچ کر دیا۔

بیہقی نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ اسے ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بنی النمار میں گئے آپ نے ایک مرد کو کہا اوسکو کیا ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ اوسکی گردن مارے اس بات کو اوس مرد نے سنا اور عرض کیا یا رسول اللہ خدا کے راستہ میں میری گردن ماری جائے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں وہ مرد اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مقتول ہوا غزوہ بنی النمار غزوہ ذات الرقاع ہے۔ اور اس حدیث کی روایت حاکم نے کی ہے اور اسکو صحیح حدیث کہا ہے اور بعض مخازی میں کہا ہے جابر نے اس حدیث کے آخر میں کہا ہے کہ وہ مرد یوم الیامہ میں مقتول ہو گیا۔

یہ باب ان آیتوں اور معجزوں کے بیان میں ہے جو غزوہ خندق میں واقع ہوئیں

بیہقی نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ اسے ہم سے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے یوم الاحزاب میں فرمایا کہ آج کے دن سے بعد شکرین تم لوگوں کو نفسہ ہرگز جنگ نہ کرینگے قریش نے  
اس کے بعد مسلمانوں سے جنگ نہیں کی۔

بخاری نے سلیمان بن صرد سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے یوم الاحزاب میں فرمایا اور ایک لفظ میں یوں وارد ہے کہ جس وقت احزاب کو اپنے جلاؤ وطن  
کر دیا تو فرمایا کہ اب ہم ان لوگوں سے جنگ کرتے ہیں اور آئندہ وہ لوگ ہم سے جنگ نہ کریں گے  
ہم ان کی طرف جائیں گے۔ اور ابو نعیم نے جابرؓ کی حدیث سے اس کی مثل روایت کی ہے۔  
بخاری نے جابر بن عبد اللہؓ سے روایت کی ہے کہ اسے یوم خندق میں ہم لوگ زمین  
کہو در ہے تھے ایک سخت پتھر نکل آیا آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی کہ یہ  
سخت پتھر ہے جو خندق میں نکلا ہے اپنے شکر فرمایا خندق میں میں اترتا ہوں پہر آپ کھڑے  
ہو گئے اور اس وقت آپ کے شکم مبارک پر پتھر بندھا ہوا تھا اور ہم لوگ تین دن تک ایسے حال  
میں ٹھہرے ہوئے تھے کہ کوئی شے چکھنے کی ہم نے نہیں چکھی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
پتھر کہو در کے کالہ لیا اور اپنے اس پتھر پر بارادہ پتھر بکھرے ہوئے تو وہ ریگ کی مثل ہو گیا میں نے  
عرض کی یا رسول اللہ مجھ کو مکان پچانے کے واسطے اجازت دیجئے آپ نے اجازت دی میں اپنی  
مکان کو آیا اور میں نے اپنی زوجہ سے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی حالت دیکھی ہے جس میں  
مجھ کو صبر نہیں ہے تیرے پاس کوئی شے ہے میری زوجہ نے کہا میرے پاس کچھ نہیں اور کبریٰ کا  
ایک بچہ ہے بیڑ بکری کے بچہ کو ذبح کیا اور میری بی بی نے جو پیسے یہاں تک کہ ہم نے گوشت کو  
دیگ میں ڈال دیا ہر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے عرض کی میرے پاس تھوڑا  
طعام ہے یا رسول اللہ آپ اور ایک مرد یاد و مرد چلین آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا وہ کھانا  
کتنا ہے میں نے آپ کے بیان کیا آپ نے فرمایا کثیر ہے طیب ہے آپ نے فرمایا اپنی بی بی سے کہو  
کہ میرے آئے تک دیگ کو نہ اوتار میں اور تنور میں سے روٹی نہ نکالیں اور آپ نے آدمیوں سے  
فرمایا اوٹھو آپ کے ارشاد سے مہاجرین اور انصار اوٹھ کھڑے ہوئے اور چار رخ کے مکان کو

گئے جبکہ جابر اپنی عورت کے پاس آئے اوس نے کہا تیرا بھلا ہونی صلی اللہ علیہ وسلم جابرین اور انصاریوں کو لائے ہیں جو اون کے ساتھ تھے اون کی بی بی نے پوچھا کیا تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تھا میں نے کہا ہاں آپ نے مجھ سے پوچھا تھا آپ نے آدمیوں سے فرمایا مکان میں داخل ہوا اور بھٹی نہ کر و آپ روٹی توڑتے تھے اور اوس پر گوشت ڈالتے تھے جسوقت روٹی یا گوشت لیتے دیگ اور نور کو ڈھانپ دیتے اور اوس کو اپنے اصحاب کے پاس رکھ دیتے تھے ہر دیگ اور نور کو کھولتے اور آپ روٹی توڑتے اور سالن نکالتے تھے یہاں تک کہ سب آدمی سیر ہو گئے اور روٹی اور گوشت باقی رہنے کے طور پر باقی رہ گیا آپ نے جابر کی بی بی سے فرمایا تم سکو کھاؤ اور اس کو اپنے ہمسیاروں وغیرہ کے پاس بھیجیو اس لئے کہ آدمی ہو کہ ہیں۔ اس حدیث کی روایت بیہقی نے کی ہے اور اس کے آخر میں یہ زیادہ کیا ہے جابر نے کہا ہم تمام دن کھاتے رہے اور یہ بھیجتے رہے اور یہی بیہقی نے اس حدیث کی روایت دوسری وجہ سے کی ہے اور یہ زیادہ کیا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لگئے وہ روٹی اور سالن چلا گیا یعنی باقی نہ رہا۔

شیخین نے دوسری وجہ سے جابر سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ خندق کو دیا گیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شدید بھوک دیکھی میں اپنی بی بی کے پاس پلٹ کر آیا اور میں نے اس سے پوچھا کیا تیرے پاس کچھ ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کو شدید بھوک ہے میری بی بی ایک توشہ دان میرے پاس نکال کے لائی اوس میں ایک صاع جو تھے اور ایک بکری ہماری ملی ہوئی تھی میں نے اوسکو ذبح کیا اور میری بی بی نے مجھ پیسے پر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھرا اور آپ کے پاس آیا اور میں نے مخفی طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ ہم نے اپنی بکری ذبح کی ہے اور ایک صاع جو ہتے پیسے میں آپ آئی اور آپ کے ساتھ کچھ لوگ آدمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکر زور سے پکارا اے اہل خندق جابر نے خدیفست کی ہے تم لوگ آدمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جب تک میں آؤں تم

اپنی دیگ نہ اتاریا اور آٹے کی روٹی نہ پکائی تو میں مکان کو آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے سب آدمیوں سے آگے آ رہے تھے میں آپ کے پاس گئے ہا ہوا اٹھالایا آپ نے اوس میں لعاب دہن مبارک ڈالا اور برکت کے واسطے دعا فرمائی پھر آپ دیگ کے پاس آئے اور اوس میں لعاب دہن مبارک ڈالا اور برکت کے واسطے دعا فرمائی میں اللہ تعالیٰ کی قسم کہ اگر کوئی ہا ہون سب آدمیوں نے کہا نہ کہ آیا وہ ایک نہ را آدمی تھے یہاں تک کہ اوسکو چھوڑ دیا اور الگ ہو گئے اور ہماری دیگ جوش مار رہی تھی جیسے کہ وہ جوش مارتی تھی اور ہمارے آٹے کی روٹی پکائی جا رہی تھی وہ آٹا ویسے ہی تھا۔

واقدی اور ابن عساکر نے عبد اللہ بن مغیث بن ابی برة الانصاری سے روایت کی ہے کہ اسے ام عامر اشملیہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک قعب بھیجی جس میں جیسے تھا اوسوقت آپ اپنے قبہ میں تھے اور ام سلمہ کے پاس تھے اوس میں سے ام سلمہ نے اپنی حاجت کے موافق کہا یا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقیہ میں کو لیکر قبہ سے باہر شریف لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی کرنے والے نے عشا کے کھانے کی واسطے پکارا اوس میں کو اہل خندق نے کہا یا یہاں تک کہ سیر ہو گئے اور میں جیسے تھا ویسے ہی تھا یہ حدیث مرسل ہے۔

ابو یعلیٰ نے اور ابن عساکر نے عبید اللہ بن علی بن ابی رافع کے طریق سے ابی رافع سے روایت کی ہے کہ اسے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یوم خندق میں ایک بکری زبیل میں لایا آپ نے مجھ سے فرمایا اے ابورافع مجھ کو اس بکری کا ایک بازو دیدو میں نے آپ کو بازو دے دیا پھر آپ نے مجھ سے فرمایا بازو دیدو میں نے دوسرا بازو دیدیا پھر آپ نے فرمایا بکری کا بازو دے دو میں نے عرض کی یا رسول اللہ بکری کے نہیں ہوتے ہیں مگر دو بازو دو توں میں نے آپ کو دے دئے آپ نے فرمایا اگر تم تھوڑی دیر خاموش رہتے میں نے جو شے تم سے طلب کی تھی تم ضرور مجھ کو دیتے اور ابی ابو یعلیٰ اور ابن عساکر نے دوسری وجہ سے عبید اللہ بن علی

بن ابی رافع سے یہ روایت کی ہے، اون کی دادی سلمیٰ نے اونکو یہ خبر کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی رافع کے پاس یوم خندق میں ایک بکری بھیجی ابورافع نے اونکو بریان کیا اور اُسکو ایک بُزیل میں رکھا پھر اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے اور اوپر کی حدیث کی مثل ذکر کیا۔

ابو القاسم بغوی نے اپنی معجم میں معاویہ بن الحکم سے روایت کی ہے کہما ہے ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے خندق کی دیوار علی بن الحکم کے بہائی کے پاؤں پر گر پڑی پاؤں کو خون آلود کر دیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے پاؤں پر اپنا دست مبارک پر پھیرا اور بسم اللہ فرمایا اونکو پاؤں سے کچھ تکلیف نہیں ہوئی۔

ابو نعیم نے ابی عبد الرحمن اُجلی کے طریق سے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم خندق میں تشریف لے گئے اور آپ نے پتھر توڑنے کا اُردیا اور آپ نے اوس سے ایک پوری ضرب لگائی اور آپ نے فرمایا کہ یہ وہ ضرب ہے کہ جس سے اللہ تعالیٰ روم کے خزانوں کی فتح دے گا پھر آپ نے دوسری ضرب لگائی اور آپ نے فرمایا کہ یہ وہ ضرب ہے جس سے اللہ تعالیٰ فارس کے خزانوں کی فتح دے گا پھر آپ نے تیسری ضرب لگائی اور آپ نے فرمایا یہ وہ ضرب ہے جس سے اللہ تعالیٰ اہل یمن کو اعوان اور انصار کی حالت میں لائے گا۔

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہما ہے مجھ سے سلمان سے حدیث کی گئی ہے سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ خندق کی ایک طرف میں نے ایک ضرب لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف مڑ کر دیکھا جبکہ آپ نے مجھ کو دیکھا کہ میں چوٹ لگا رہا ہوں اور آپ نے مجھ پر جگہ کی سختی ملاحظہ فرمائی آپ خندق میں اُترے اور آپ نے میرے ہاتھ میں سے کدال لے لیا اور آپ نے ایک ضرب اوس سے لگائی کدال کے نیچے ایک بجلی چکی پھر آپ نے دوسری ضرب پوری طور پر لگائی کدال کے نیچے ایک بجلی چکی پھر آپ نے تیسری ضرب لگائی کدال کے نیچے ایک بجلی چکی میں نے پوچھا یا رسول اللہ یہ کیا شے میں نے دیکھی جو چمکتی تھی آپ نے فرمایا پہلی چپک جو تھی اللہ تعالیٰ نے

اوسکے ساتھ جھکونین پر فتح دی اور دوسری چمک جو تھی اللہ تعالیٰ نے اوسکے ساتھ جھکونین پر فتح دی اور مغرب پر فتح دی اور تیسری چمک جو تھی اللہ تعالیٰ نے اوسکے ساتھ جھکونین پر فتح دی ابن اسحاق نے کہا ہے محمد سے اس شخص نے ابوہریرہ رضی سے روایت کی ہے جسکو میں مہتمم نہیں سمجھتا ہوں ابوہریرہ رضی حضرت عمر اور حضرت عثمان اور ان کے زمانوں کے بعد یہ کہا کرتے تھے تم لوگ جو چاہو فتح کرو قسم ہے اوس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم نے کسی شہر کو فتح نہیں کیا اور تم کسی شہر کو قیامت تک فتح نہ کرو گے مگر اللہ تعالیٰ نے اوس کی کنجیان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کر دی ہیں۔ اور اس حدیث کو ابو نعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے کلبی سے کلبی فی ابی صالح سے ابی صالح نے سلمان رضی سے روایت کیا ہے۔ اور ابو نعیم اور بیہقی نے اس حدیث کی مثل عمروہ رضی سے اور موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے اسکی روایت کی ہے۔ بیہقی اور ابو نعیم نے براء ابن عازب سے روایت کی ہے کہا ہے بعض خندق میں ہوا ایک بڑا سخت پتھر ظاہر ہوا اوس میں کدال اتر نہیں کرتا تاہم نے اس کی شکایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کی جبکہ آپ نے اوس پتھر کو دیکھا کدال لیا اور بسم اللہ کہا اور ایک ایسی ضرب ماری جس کا ثلث حصہ ٹوٹ گیا آپ نے فرمایا اللہ اکبر مجھ کو ملک شام کی کنجیان دی گئیں واللہ میں ملک شام کے سرخ مکانوں کو دیکھ رہا ہوں پھر آپ نے دوسری ضرب لگائی دوسرا ثلث حصہ قطع ہو گیا آپ نے فرمایا اللہ اکبر مجھ کو فارس کی کنجیان عطا کی گئیں واللہ میں مابین کے خلیہ قصہ دیکھ رہا ہوں پھر آپ نے تیسری ضرب لگائی بقیہ حصہ تہہ کا قطع ہو گیا آپ نے فرمایا اللہ اکبر مجھ کو یمن کی کنجیان عطا کی گئیں واللہ میں اس گھڑی اپنی جگہ سے صنعا کے مکانوں کے دروازے دیکھ رہا ہوں۔

ابن سعد اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور بیہقی اور ابو نعیم نے کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف المزنی کے طریق سے روایت کی ہے کثیر نے اپنے باپ کے اپنے باپ کے دادا سے روایت کی ہے کہا ہے ہمارے پاس خندق میں ایک سفید گول پتھر نکل آیا اس پتھر



ہمارے لہٹ کے آلات توڑ ڈالے اور سکا توڑنا ہم پر دشوار ہو گیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی آپ نے مسلمان سے کدال لے لیا آپ نے پتھر پر ایک ایسی ضرب لگائی جس سے ضرب لگنے اور سکو ہوا توڑ ڈالا اور اس سے ایک ایسی بجلی چمکی کہ مدینہ کی پتھریلی زمین کے درمیان جو شے تھی وہ روشن ہو گئی یہاں تک کہ وہ روشنی تھی کہ اندھیری رات کے درمیان چراغ ہمارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر فرمایا پھر آپ نے اس پتھر پر دوسری ضرب لگائی اس نے اس کو پھاڑ ڈالا اور ایک ایسی بجلی چمکی کہ مدینہ کی پتھریلی زمین کے درمیان جو شے تھی وہ روشن ہو گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہا پھر آپ نے اس پتھر پر تیسری ضرب لگائی اس ضرب نے پتھر کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور اس سے ایک ایسی بجلی چمکی کہ مدینہ کی پتھریلی زمین کے درمیان جو شے تھی وہ روشن ہو گئی آپ نے اللہ اکبر فرمایا ہم نے عرض کی یا رسول اللہ تم نے آپ کو دیکھا آپ پتھر پر ضرب لگاتے تھے اس سے موج کی مانند بجلی نکلتی تھی اور ہم نے آپ کو دیکھا آپ اللہ اکبر فرماتے تھے آپ نے فرمایا پہلی ضرب میں حیرہ اور مایں کسری کے قصور مجھ پر روشن ہو گئے گویا وہ قصور کتوں کی ڈاڑھیں تھیں جب ریل علیہ السلام نے مجھ کو یہ خبر دی کہ میری اُمت اون قصور پر غلبہ کرنے والی ہے اور دوسری ضرب میں مجھ پر سرزمین روم کے سرخ تھہر روشن ہو گئے گویا وہ قصور کتوں کی ڈاڑھیں تھیں جب ریل علیہ السلام نے مجھ کو یہ خبر دی کہ میری اُمت اون قصور پر غلبہ کرنے والی ہے اور تیسری ضرب میں مجھ پر جنتا کے قصور روشن ہو گئے گویا وہ کتوں کی ڈاڑھیں تھیں جب ریل علیہ السلام نے مجھ کو یہ خبر دی کہ میری اُمت اون پر غلبہ کرنے والی ہے تم لوگوں کو نصرت کی بشارت ہونا فقہین نے مسکرا صحاب سے کہا محمد صلعم تم لوگوں کو یہ خبر دیتے ہیں کہ وہ شرب سے قصور حیرہ اور مایں کسری کو دیکھتے ہیں اور وہ قصور ہمارے واسطے فتح ہوں گے اور حال یہ ہے کہ تم لوگ خندق کو دھڑکتے ہو اور تمکو یہ قدرت نہیں ہے کہ تم لوگ میدان میں نکل کر جنگ کرو اس وقت کے واقعہ کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ قول واذيقول المنافقون والذين في قلوبهم مرض ما وعدنا الله ورسوله الا غرورا نازل ہوا۔

ابو نعیم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم خندق میں اپنے کدال سے ایک ضرب لگائی چکنے کے طور پر ایک بجلی چکی اور مین کی طرف سے نور نکلا پھر آپ نے دوسری ضرب لگائی فارس کی طرف سے ایک نور نکلا پھر آپ نے تیسری ضرب لگائی روم کی جانب سے نور نکلا سلمان نے دیکھا کہ اس امر سے تعجب کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجاہدین سے پوچھا کیا تم نے دیکھا انہوں نے کہا میں نے عرض کی بیشک میں نے دیکھا آپ نے فرمایا مجاہدین روشن ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھ کو میرے اس مقام میں مین اور روم اور فارس کی فستح کی بشارت دی۔

ابو نعیم نے سہل بن سعد سے روایت کی ہے کہ اس نے ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خندق میں تھے خندق کہوہ اگیا ایک پتھر نکل آیا آپ ہنس دئے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کس واسطے ہنسے آپ نے فرمایا مین اور آدمیوں سے ہنسنا جو مشرق کی جانب قیدی بنا کر لائے جائیں گے اور اون کو جنت کی طرف چلائیں گے اور وہ کراہت کرتے ہوں گے۔

بیہقی اور ابو نعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہ اس نے مجھ سے سعید بن میناء نے بشیر بن سعد کی بیٹی نعمان بن بشیر کی بہن سے حدیث کی ہے کہ اس نے میری ماں نے میری کپڑی کے پلو میں خرے رکھ کر میرے باپ اور میرے ماموں کے پاس مجھ کو بھیجا وہ خندق کہوہ رہے تھے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے گذری آپ نے مجھ کو پکارا میں آپ کے پاس گئی آپ نے خرے اپنی دونوں ہاتھوں میں مجھ سے لے لئے اور خرمنوں سے آپ کے دونوں ہاتھ نہیں بہرے آپ نے ایک کپڑا پھیلا یا اور اون خرمنوں کو اوس پر بکھیر دیا وہ خرے اوس کپڑے کو اطراف میں گر پڑے پھر آپ نے اہل خندق کو امر فرمایا وہ سب آدمی جمع ہو گئے اور انہوں نے اوسین سے کہا اے وہ خرے زیادہ ہوتے جاتے تھے یہاں تک کہ آدمی کہا کر سٹ گئے اور خرے کپڑے کو اطراف سے گر رہے تھے۔

ابو نعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ آل مغیرہ مین سے ایک مرد تھا اوس نے

کہا میں محمد صلعم کو ضرور قتل کروں گا اوس نے اپنا گھوڑا خندق میں گدایا وہ گھوڑے پر سے گر پڑا  
 اوس کی گردن ٹوٹ گئی اور لوگوں نے کہا یا محمد اوس کو ہمیں دے دیجئے ہم دفن کر دیں گے اور  
 اوس کی دیت ہم آپ کو دیں گے آپ نے فرمایا اوس کو چھوڑ دو وہ خبیث ہے اور حدیث الدریع ہے  
 یہی قنادہ سے روایت کی ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں ام حبترم ان  
 تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُم مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسْتَهْمِلًا وَالضُّرَارُ لَنَا نَازِلٌ فَرَمَا جَلِيدٌ مِّنْهُمْ  
 نے احزاب کو دیکھا تو یہ کہا ہذا وعدہ اللہ ورسولہ یہ وہ ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ اور اوس کے  
 رسول نے ہم سے کیا ہے۔

شعیمین نے ابن عباس رضی روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو صبا  
 سے نصرت دی گئی اور قوم عاد دیور سے ہلاک کی گئی۔

ابو نعیم اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ احزاب کی رات  
 تھی تو شمالی ہوا جنوب کی طرف آئی اور اوس نے کہا کہ توجا اور اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول  
 کو نصرت دے جنوب نے کہا کہ حرہ رات کو نہیں جاتی ہے اور لوگوں کی طرف صبا بھی گئی  
 اوس نے اون کی آگ کو بھجھا دیا اور اون کے ڈیروں کی رسیات قطع کر ڈالیں رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو صبا سے نصرت دی گئی اور قوم عاد دیور سے ہلاک کی گئی۔

یہی نے مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے قول فارسلنا علیہم ہرجا کے معنی میں روایت کی ہے کہ  
 ہے کہ ریح سے مراد ریح صبا ہے کہ یوم خندق میں احزاب پر بھیجی گئی تھی یہاں تک وہ تیز تھی کہ اون  
 لوگوں کی ہانڈ ٹین اونڈ ہی کر دیں اور اون کے ڈیرے اوکھاڑ ڈالے یہاں تک کہ اون لوگوں کو اس  
 جگہ سے کوچ کر دیا اور وجوہ المرقوا ہا سے مراد ملائکہ ہیں مجاہد نے کہا ہے اوس دن ملائکہ نے  
 جنگ نہیں کی۔

یہی نے حذیفہ بن الیمان سے روایت کی ہے کہ اسے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے ساتھ لیلۃ الاحزاب میں ایسی حالت میں دیکھا جس میں سخت ہوا تھی اور سردی تھی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کوئی مرد ہے جو میرے پاس قوم کی خیر لاوے وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہو ہم کو گون مین سے کسی نے آپ کو جواب نہیں دیا پھر آپ نے اس کی مثل دوسری بار پرتیسری بار فرمایا پھر آپ نے فرمایا اسے حذیفہ تم اوٹھو اور تم قوم کی خبر لاکر میرے پاس لاؤ مین ایسی حالت مین گیا کہ مین حمام مین جا رہا تھا اور مین وہاں سے پلٹ کے ایسی حالت مین آیا مین حمام مین چل رہا تھا جو وقت مین فارغ ہو گیا تو جبکو سردی معلوم ہوئی۔ اور اسی حدیث کی روایت یہی نے دوسری وجہ سے حذیفہ سے کی ہے اور یہ زیادہ کیا ہے بیٹے کہایا رسول اللہ مین آپ کے پاس اوٹھ کر نہیں آیا مگر سردی کی وجہ سے آپ کے مجھ کو حیا آئی آپ نے مجھ سے فرمایا تم جاؤ گرمی اور سردی کا کچھ خوف تم پر نہ ہو گا یا بھائی کہ تم میرے پاس پلٹ کے آؤ گے۔ پھر یہی نے اس حدیث کی روایت تیسری وجہ سے حذیفہ سے کی ہے اور اس مین یہ بھی حذیفہ نے کہا مین کہ ظاہر ہو گیا آپ نے فرمایا قوم مین کوئی خبر پیدا ہونے والی ہے تم قوم کی خبر میرے پاس لاؤ حذیفہ نے کہا مین سب آدمیوں سے زیادہ تر ڈر نیوالا تھا اور مجھ کو اور لوگوں سے زیادہ سردی معلوم ہوتی تھی مین گیا آپ نے میرے واسطے یہ دعا کی اللہم حفظہ من بین یدیه ومن خلفه وعن یمنیه وعن شماله ومن فوقه ومن تحتہ حذیفہ نے کہا واللہ اللہ تعالیٰ نے خوف اور سردی کو میرے دل مین پیدا نہیں کیا مگر میرے دل مین سے خوف اور سردی نکل گئی مین نہ خوف پاتا تھا اور نہ سردی معلوم ہوتی تھی مین لشکر مین داخل ہوا یکایک بیٹے آدمیوں کو دیکھا وہ اپنے لشکر مین مین وہ الخلیل الخلیل کہہ رہے مین یعنی کوچ کوچ کر دو کوچ کر دو کہہ رہے مین اور یہ کہہ رہے مین تمہارے واسطے ٹھہرنے کی جگہ نہیں ہے مینے یکایک ہو کر دیکھا کہ اونکے لشکر مین تھی اونکے لشکر سے ایک بالشت تجاوڑ نہیں کرتی تھی واللہ مین پتھروں کی آواز اون کے کجاوڑوں اور فرشوں مین سنتا تھا اور ہوا اونکو پتھروں سے مارتی تھی پھر وہاں سے مین پٹیا جبکہ مین آدھے راستہ مین پہونچا یکایک مین نے مین سواروں کو دیکھا وہ عمامے باندھے ہوئے تھے اونہوں نے مجھ سے کہا کہ اپنے صاحب کو خبر کر دو کہ اللہ تعالیٰ نے قوم کو کفایت کی کچھ دیر نہیں گزری کہ مین پلٹ کے آیا واللہ میرے پلٹنے

کے ساتھ ہی سردی میری طرف پلٹ آئی اور میں کانپنے لگا اور اللہ تعالیٰ نے یا ابراہیم الذین امنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جاءکم جنود فارسلنا علیہم ریحاً وجنوداً لہم رواہما کہنا ملازم فرمایا پہنچتی ہے اس حدیث کی روایت چوتھے طریق سے حدیفہ سے اس زیادتی سے کی ہے کہا ہے اون لوگوں کو سخت ہونے پکڑاؤ انہوں نے گھوڑے کو چکر دیا اور ہوا اوٹکے بعض مال و متاع پر غلبہ کر رہی تھی حدیفہ جس وقت پلٹے اپنے راستہ میں سواروں کے گروہ کے پاس سے گزرے حدیفہ کے پاس دو سوار اون میں سے نکل کے آئے پہراون دونوں نے کہا تم اپنے صاحب کے پاس پلٹ گئے جاؤ اور ادب کو یہ خبر پہنچا دو کہ اللہ تعالیٰ نے خاص اون لوگوں کی کفایت لشکر اور ہوا کے ساتھ کی۔ پہرہ پتی نے پانچویں طریق سے اس حدیث کی روایت حدیفہ سے کی ہے اور اس روایت میں یہ ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم جانتے ہو حدیفہ نے کہا واللہ عجیبہ کو یہ خوف نہیں ہے کہ میں قتل کیا جاؤنگا و لیکن میں یہ خوف کرتا ہوں کہ میں پکڑا جاؤں گا آپ نے فرمایا تم ہرگز نہ پکڑے جاؤ گے اور اس حدیث میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اون پر اس ہوا کو بھیج دیا اس ہوا نے اون کی کسی بنا کو نہ چھوڑا مگر اس کو منہدم کر دیا اور کوئی برتن نہ چھوڑا مگر اس کو اس کو اندھا کر دیا اور اس حدیث کو حاکم نے روایت کیا ہے اور اس کو صحیح کہا ہے اور ابو نعیم نے اس حدیث کی روایت کی ہے۔

ابو نعیم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احزاب کی رات میں یہ فرمایا جو شخص قوم کی خبر میرے پاس لائے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں میرا رفیق کرے گا یہ تین بار فرمایا کسی نے آپ کو جواب نہیں دیا آپ نے حدیفہ کو پکارا حدیفہ نے جواب دیا اپنے اون سے پوچھا کیا تم نے میری آواز نہیں سنی حدیفہ نے کہا بیشک میں نے آواز سنی آپ نے پوچھا کس شے نے تم کو جواب دینے سے منع کیا حدیفہ نے عرض کی سردی مانع ہوئی آپ نے فرمایا تم کو سردی نہیں ہے حدیفہ نے کہا میری سردی جاتی رہی حدیفہ گئے اور قوم کی خبر آپ کے پاس لائے جبکہ حدیفہ پلٹ کر آئے اون کی طرف سردی نے غور کیا جیسی سردی پاترے ویسی ہی معلوم ہونے لگی۔

شیخین نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احزاب پر یہ دعا کی اور یہ فرمایا اللھم منزل الکتا ب سریع الحساب انھم الاحزاب اللھم انھم و انھم و انھم امیر اللہ تعالیٰ تو کتاب کا نازل کر دیا اسے اور علی ہی حساب لینے والا ہے احزاب کو بھگا دی اسے میرے اللہ تعالیٰ تو اون کو کون کو بھگا دے اور اون کو ہلا ڈال۔

اور بھی شیخین نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے لا الہ الا اللہ وحدہ افرج حیدہ و نصر عہدہ و انھم الاحزاب وحدہ فلا شیء بعدہ۔ کوئی معبود نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کہ وہ واحد ہے اس نے اپنے لشکر کو غالب کیا ہے اور اپنے بندہ کو نصرت دی ہے اور احزاب کو تنہا اس نے بھگا دیا ہے اس کے بعد کوئی شے نہیں ہے۔

ابن سعد نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ یوم خندق تھا جبریل علیہ السلام ایسے حال میں آئے کہ اون کے ساتھ ریح تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت جبریل علیہ السلام کو دیکھا تین بار فرمایا تم لوگوں کو بشارت ہو اللہ تعالیٰ نے قوم کی طرف ہوا کو بھیجا اور اس نے قبوں کو ہپاڑ والا اور ہڈیوں کو اونڈا کر دیا اور کجاوون کو خاک میں دفن کر دیا اور ڈیروں کی میخیں قطع کر ڈالیں وہ لوگ ایسے چلے گئے کہ کوئی کسی کو مڑ کے نہیں دیکھتا تھا اللہ تعالیٰ نے اوجا تو کم خون و قارسلنا علیہم ریحا وجنود الم تر وہا کو نازل کیا۔

ابن سعد نے ابن المسیب سے روایت کی ہے کہ انہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب یوم احزاب میں انہیں راتیں رُکے رہے یہاں تک کہ اصحاب میں سے ہر ایک مرد کو خاص سختی پہونچی اور یہاں تک سختی پہونچی کہ نبی صلعم نے یہ دعا کی اللھم انی انشدک حمدک وودعک اللھم انک ان تشار لا تعبد اسے میرے اللہ میں تیرے حمد اور وعدہ کی جھکا تو قسم دیتا ہوں امیر اللہ اگر تو چاہے گا تو تیری عبادت نہیں کیجائے گی۔

ابن سعد نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ انہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد احزاب میں دو شنبہ اور شنبہ اور چار شنبہ کے دن دعا کی آپ کی دعا نظر اور عصر کی دو نمازوں کے

شیخین نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
احزاب پر مدعا کی اور یہ فرمایا اللہ منزل الکتاب سریع الحسب انہم الاحزاب اللہم انہم فزیر لہم  
ای میرے اللہ تعالیٰ تو کتاب کا نازل کر نوا لاسے اور علیہ می حساب لینے والا ہے احزاب کو ہنگامہ دیا  
اے میرے اللہ تعالیٰ تو ان کو کون کو ہنگامہ دے اور ان کو ہلا ڈال۔

اور بھی شیخین نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے  
لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وہ واحد ہے اوس نے اپنے لشکر کو غالب کیا ہے اور اچھے بندہ کو نصرت دی ہے  
اور احزاب کو ہتھکڑیا دیا ہے اسکے بعد کوئی شے نہیں ہے۔

ابن سعد نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ یوم خندق تھا جبریل علیہ السلام  
ایسے حال میں آئے کہ ان کے ساتھ ریح تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت جبریل علیہ السلام  
کو دیکھا تین بار فرمایا تم لوگوں کو بشارت ہو اللہ تعالیٰ نے قوم کی طرف ہذا کو بھیجا اور اسے قبول  
کو پہاڑ ڈالا اور بادلوں کو اوندھا کر دیا اور کجاوون کو خاک میں دفن کر دیا اور ڈیروں کی مینین قطع  
کر ڈالیں وہ لوگ ایسے چلے گئے کہ کوئی کسی کو مڑے نہیں دیکھتا تھا اللہ تعالیٰ نے ان کو جگمخود  
فارسلنا علیہم ریحا وجنود الم تر وہا کو نازل کیا۔

ابن سعد نے ابن المسیب سے روایت کی ہے کہ انہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب  
یوم احزاب میں انیس راتیں رُکے رہے یہاں تک کہ اصحاب میں سے ہر ایک مرد کو خاص سختی  
پہونچی اور یہاں تک سختی پہونچی کہ نبی صلعم نے یہ دعا کی اللہم انی انشدک عہدک ووعدک اللہم انک  
ان تشا لا تعبد اے میرے اللہ میں تیرے حمد اور وعدہ کی جھکوت قسم دیتا ہوں ای میرے اللہ اگر تو  
چاہے گا تو تیری عبادت نہیں کیجائے گی۔

ابن سعد نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ انہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد  
احزاب میں دو شنبہ اور شنبہ اور چار شنبہ کے دن دعا کی آپ کی دعا ظہر اور عصر کی دو نمازوں کے

فرماتے تھے کہ بنی قریظہ نے مجھ سے اس شرط پر صلح کی ہے کہ انکے بہائی بنی نضیر کو میں انکے  
 دیار اور اموال کی طرف پھیر دوں۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ اس حدیث میں اس امر پر دلالت ہے  
 کہ عرب کے مسلمان اور کافر تک اس امر کو جانتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم صادق ہیں اور  
 آپؐ ہرگز کوئی جوٹی بات نہیں کہی ہے۔

ابن عدی اور بیہقی اور ابن عساکر زکلی کے طریق والی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عباسؓ سے  
 اللہ تعالیٰ کے قول عسی اللہ ان عیال بنیکم و بین الذین عاد یتیم منہم مودۃ کے مستثنیٰ میں یہ روایت  
 کی ہے کہ اس حدیث میں اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان جو مودت پیدا کی وہ مودت وہ ہے کہ نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے ام حبیبہ بنت ابوسفیان کے ساتھ ترویج کی حضرت ام حبیبہ ام المؤمنین ہو گئیں  
 اور معاویہؓ رضی اللہ عنہ کے مامون ہو گئے۔

طحاوی نے یہ روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آفتاب کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے یوم  
 خندق میں روک دیا تھا جو وقت مسلمان عصر کی نماز سے غافل ہو گئے تھے یہاں تک کہ آفتاب  
 غروب ہو گیا تھا اللہ تعالیٰ نے آفتاب کو آپؐ کی طرف پھیر دیا یہاں تک کہ آپؐ عصر کی نماز  
 پڑھ لی اور نووی نے طحاوی سے شرح مسلم میں یہ حکایت کی ہے کہ اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں۔

**یہ باب اُن آیتوں کے بیان میں ہے جو غزوہ بنی قریظہ میں واقع ہوئی ہیں**

شیخین نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خندق میں  
 پہلے اور ہتیار رکھ دئے اور غسل کیا جبریل علیہ السلام آپؐ کے پاس آئے اور کہا آپؐ نے ہتیار  
 رکھ دئے واللہ ہم نے ہتیار نہیں رکھے ہیں آپؐ نے نکلے آپؐ دریافت فرمایا کس طرف کو جاؤں  
 جبریل علیہ السلام نے جواب دیا کہ اس طرف کو جائیے اور بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا آپؐ  
 بنی قریظہ کی طرف گئے۔

بخاری نے انسؓ سے روایت کی ہے کہ اسے گویا میں اس غیار کو دیکھ رہا ہوں جو



بنی غنم کے کوچوں میں بلند ہو رہا تھا وہ غبارِ جبریل علیہ السلام کے لشکر کا تھا جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی قریظہ کی طرف تشریف لے گئے تھے

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو یصح لہما ہے اور بیہقی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے ایک مرد نے ہم سے سلام علیک کی اوسوقت ہم لوگوں نے اپنے مکان میں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقیاری کی حالت میں اکڑے ہوئے، میں آپ کے پیچھے گئی بنیکا ایک بیٹے وحیۃ الکلبی کو دیکھا آپ نے فرمایا یہ جبریل علیہ السلام ہیں مجھے یہ اذکر ہے، میں کہیں بنی قریظہ کی طرف جاؤں اور یہ کہا کہ آپ لوگوں نے ہتھیار رکھ دئے ہیں لیکن ہم نے ہتھیار نہیں رکھے ہیں ہم نے مشرکین کو ڈھونڈنا ہی ان تک کہ ہم حمراء الاسد تک پہنچے یہ واقعہ اوسوقت کا ہے جسوقت آپ خندق سے پلٹے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان سے نکلے اور آپ کے اور بنی قریظہ کے درمیان لوگوں کے بیٹھنے کی جگہ بنیں تھیں آپ وہاں سے گئے آپ نے لوگوں سے پوچھا کیا تمہاری پاس سے کوئی شخص گزرا ہے اور لوگوں نے کہا ہماری طرف سے وحیۃ الکلبی سفید خچر گزرے ہیں ان کے نیچے دیساج کا قטיפہ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ وحیۃ الکلبی نہیں ہیں لیکن وہ جبریل علیہ السلام ہیں بنی قریظہ کی طرف بھیجے گئے ہیں تاکہ ان کو اون کی جگہوں سے ہلا دیں اور ان کے دیون میں عیب ڈالیں۔

بیہقی اور ابو نعیم نے دوسری وجہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کی آواز سنی آپ نے شدید حسرت کر نیکی طور پر حسرت کی اور آپ اوس مرد کی طرف گئے میں آپ کے پیچھے دیکھنے کو گئی دیکھا ایک میں آپ کو دیکھا کہ آپ اوس مرد کے خچر کی ایال سے ٹیکا دئے ہوئے ہیں اور دیکھا کہ وہ مرد وحیۃ الکلبی ہے اور دیکھا کہ میں نے اوس مرد کو دیکھا کہ عامرہ باندہ ہے جو نے اور اپنے عامرہ سے اپنی دونوں شانوں کے بیچ میں لٹکا کر ہوئے تھے جبکہ آپ مکان میں داخل ہوئے میں نے آپ کو خبر کی آپ نے مجھ سے پوچھا کیا تھے

اوس مرد کو دیکھا میں نے کہا ہاں میں نے دیکھا آپ نے فرمایا وہ جبریل تھے اونہوں نے مجھ کو یہ امر  
کیا ہے کہ میں بنی قریظہ کی طرف جاؤں۔

میں نے نبی بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے اور عروہ کے طریق سے روایت  
کی ہے کہ اسے اوس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل خانہ میں تھے اور اپنی سر مبارک  
میں کنگھی کر رہے تھے آپ نے سر کی ایک جانب کنگھی کر لی تھی آپ کے پاس جبریل علیہ السلام گھڑے  
پر آئے اونکے جسم پر اون کی زرہ تھی آپ اون کی طرف گئے جبریل علیہ السلام نے کہا آپ  
ہتیار رکھ دوئے لیکن جب آپ کے پاس دشمن اور ترسے ہم نے اپنے ہتیار زمین رکھے اور میں  
اون کی جستجو میں رہا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو بنی قریظہ سے جنگ کرنے کے واسطے حکم کیا ہو میں  
بنی قریظہ کی طرف اون لوگوں کے ساتھ جو ملائکہ سے ہیں اور میرے ہم راہ ہیں قصہ کہنوا الہا ہوں  
تاکہ اونکے ساتھ بنی قریظہ کے قلعوں میں زلزلہ ڈال دوں آپ آدمیوں کو لیکر چلے آپ اپنی مکان  
سے نکلے اور اون لوگوں سے اپنے پوچھا کیا تمہارے پاس سے کوئی سوار ابھی گذرا ہے انہوں نے  
کہا ہمارے پاس سے وحیہ الکلبی سفید گھوڑے پر گزرے ہیں اون کے نیچے تمط تھا یا سرخ  
قطیفہ دیباغ کا تھا اور اونکے جسم پر زرہ تھی آپ نے فرمایا وہ جبریل تھے وحیہ الکلبی حضرت جبریل  
سے مشابہت رکھتے تھے۔

ابن سعد نے یزید بن الاصم سے روایت کی ہے کہ اسے جب وقت اللہ تعالیٰ نے احزاب کو  
پر لگندہ کر دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان کی طرف پلٹے آپ اپنا سر مبارک دھونے لگے  
آپ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا عفا اللہ عنک آپ نے ہتیار رکھ دئے اور اللہ تعالیٰ  
کے ملائکہ نے ہتیار زمین رکھے آپ ہمارے پاس بنی قریظہ کے حصن کے نزدیک آؤ۔

ابو نعیم نے حضرت ام سلمہؓ سے یہ روایت کی ہے کہ ام سلمہؓ نے جبریل علیہ السلام کو یوم بنی قریظہ  
میں دیکھا اونکے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

ابن سعد نے صاحبون سے روایت کی ہے کہ ابی جبریل علیہ السلام یوم احزاب میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھوڑے پر آئے اونکے سر پر سیاہ عمامہ تھا اور سکوا اپنے دونوں شانوں کے بیچ میں لٹکا رکھا تھا اور اونکے سامنے کے دانتوں پر غبار تھا اور اونکے نیچے صرخ قطیقہ تھا اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا قبل اسکے کہ ہم ہتیار رکھیں آپ نے ہتیار رکھ دئے اللہ تعالیٰ آپ کو یہ امر کرتا ہے کہ آپ بنی قریظہ کی طرف جایئے۔

ابن سعد نے حمید بن ہلال سے روایت کی ہے کہ اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور بنی قریظہ کے درمیان ایک زمانہ سے صست عہد تھا جبکہ احزاب آئے تو بنی قریظہ نے اوس عہد کو توڑ دیا اور انہوں نے مشرکین کی مدد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کی اللہ تعالیٰ نے ریح اور لشکروں کو بھیجا احزاب کے لوگ یہاں گئے چلے گئے اور باقی لوگ اپنے قلعہ میں رہ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے ہتیار رکھ دئے جب جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ جبریل علیہ السلام کے پاس گئے جبریل علیہ السلام نے کہا میں اب تک ہتیار نہیں رکھو آپ بنی قریظہ کی طرف جایئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے فرمایا میرے اصحاب میں رنج اور شقت ہے کاش اوں کو کچھ دے توں مہلت دی ہوتی تو اچھا ہوتا جبریل علیہ السلام نے کہا آپ بنی قریظہ کی طرف جایئے میں اپنا یہ گھوڑا بنی قریظہ پر اون کے قلعوں میں داخل کروں گا پھر اون قلعوں کو میں ہلا ڈالوں گا یہ کہہ کر جبریل علیہ السلام اور اون کے ساتھ جو ملائکہ تھے پہر گئے یہاں تک کہ بنی غنم جو انصار سے تھے اونکو کوچ میں غبار بلند ہوا اور سعد بن معاذ کی اکھل میں تیر لگا تھا زخم کا خون ٹھہر گیا اور پہر جاری ہو گیا اور انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ میرے دل کو بنی قریظہ کے انتقام سے جینک شفا نہ ہوئے تو تو مجھے موت نہ دیجیہ اور اسی فرمایا کہ بنی قریظہ کو اونکے قلعوں میں جس غم نے پکڑا اوس غم نے پکڑا بنی قریظہ سعد کے حکم پر پھیلنے کے درمیان سے اپنے قلعوں سے اترے سعد رضے اون کے باب میں یہ حکم کیا کہ بنی قریظہ میں سے جو شخص جنگ کرنے والا ہے وہ قتل کیا جائے اور اون کی ذریات قید کر لی جائیں۔ ابن جریر نے اپنی تفسیر میں عبد اللہ بن اوفی سے روایت کی ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے

جتنی مدت تک یہ چاہا کہ ہم نبی قرظہ اور نبی نصیر کا خاصہ ذکر میں ہمنے اور انکا محاصرہ کیا ہم کو فتح نہیں ہوئی ہم وہاں سے پلٹ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی مانگا آپ اپنا سر مبارک دھو رہے تھے ایک جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور کہا آپ لوگوں نے اپنے ہتھیار رکھ دئے اور ملائکہ نے اپنے ہتھیار نہیں رکھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑا مانگا اور اس کپڑے کو سر مبارک سے پھیلا لیا اور سر کو زمین دھو یا یہ آپ نے ہم لوگوں میں نہ کی ہم اوجھ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ ہم لوگ قرظہ اور نصیر کے پاس آئے اوسدن میں اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں کو تین ہزار فرشتوں سے مدد کی اور اللہ تعالیٰ نے ہم کو ایسی فتح دی جو وہ آسان تھی ہم اللہ تعالیٰ کی نعمت اور فضل کے ساتھ پلٹ کے آئے۔

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کیا ہے کہ ابن عباس سے عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن خرم نے یہ حدیث کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قرظہ کی عورتوں میں سے ریحانہ بنت عمرو کو اپنی ذات کیواسطے پسند کیا ریحانہ نے اسلام سے انکار کیا آپ نے اسکو ایک سو کو دیا اور اپنے نفس مبارک میں اس کے متعلق کچھ پایا اوس درمیان کہ آپ اصحاب کی مجلس میں تشریف رکھتے تھے اپنے انچہ جیچے نعلین کی آواز سنتی آپ نے فرمایا کہ یہ دونوں نعلین ضرور ابن سعید کی ہیں مجھ کو ریحانہ کے اسلام کی بشارت دیگا۔

بیہقی نے اور ابن السکن نے (صحابہ) میں اور ابن نعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے ابن اسحاق نے کہا مجھ سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے بنی قرظہ کے ایک شیخ سے حدیث کی ہے اوس شیخ نے کہا ہے کہ ایک مرد یہودی شام سے ہمارے پاس آیا اوسکا نام ابن العیدان تھا واللہ ہم نے کوئی مرد اوس سے اپنا نہیں دیکھا وہ مرد ہمارے پاس تھکا جسوقت بارش ہوگئی تھی ہم اوس سے کہتے تھے کہ ہمارے واسطے بارش کی دعا کرو وہ یہ کہتا کہ اپنے نکلنے سے پہلے صدقہ نکالو ہم صدقہ نکالتے تھے وہ ہم کو حرہ کے میدان میں لے جاتا واللہ ہم اپنی جگہ سے نہیں جاتے تھے کہ گھاٹیاں بہہ نکلتی تھیں اور ہم کو بہا کر لیجاتی تھیں

اوس نے بارہا ایسا کیا نہ ایک دو بار جبکہ اوسکی وفات حاضر ہوئی اوس نے کہا اے یہود کی جماعت تم لوگ موت کو کیا گمان کرتے ہو موت سے تم کو کچھ اور خیر کی ستر زمین یعنی آباد زمین سے تنگی اور بھوک کی زمین کی طرف نکال دیا ہے اوس سے کہا تو ہم سے زیادہ عالم ہے اوس نے کہا ایک نبی ہے جس کی میں توقع کرتا ہوں وہ اب مبعوث ہو گا یہ شہر اس کی ہجرت کی جگہ ہے اور وہ بنی خوزنہ کی اور ذریت کو بردہ بنائے کیا واسطے مبعوث کیا جائیگا یہ امر کہ وہ خوزنہ کی کرے گا اور ذریت کو بردہ بنائے گا اوس نبی سے تم لوگوں کو باز نہ رکھے اور تم لوگ اوس کی طرف یا راہہ جنگ ہرگز سبقت نہ کیجیو یہ وہ امر کہ مر گیا یہ امر ثعلبہ اور اسید دونوں فرزند ان سعید اور اسد بن عبیدہ کے اسلام کا سبب اوس رات میں تھا جس رات قرظہ فتح کیا گیا اور اس حدیث کی روایت ابن السکن نے دوسری وجہ سے ابن اسحاق سے کی ہے ابن اسحاق نے عاصم بن عمر سے انہوں نے سعید بن المسیب سے انہوں نے جابر رضی سے روایت کی ہے۔ اور ابن سعد نے اس حدیث کی روایت واقدی سے کی ہے انہوں نے ابراہیم بن اسمعیل بن ابی حبیبہ سے انہوں نے داؤد بن الحفصین سے انہوں نے ابی سفیان مولیٰ بن ابی احمد سے اس کی مثل روایت کی ہے۔

ابن سعد نے یزید بن رومان اور عاصم بن عمر وغیرہا سے یہ روایت کی ہے کہ جب وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی قریظہ کے قلعہ میں داخل ہوئے کعب بن اسد نے کہا اے گروہ یہود تم اس مرد کے تابع ہو جاؤ واللہ یہ مرد ضرور نبی ہے اور تم کو یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ یہ نبی مرسل ہے اور یہ وہی نبی ہے جس کی صفت تم کتابوں میں پاتے تھے اور یہ وہی نبی ہے جسکی بشارت عیسیٰؑ نے دی ہے اور تم لوگ اس نبی کی صفت پہناتے ہو یہود نے ستر کہا وہ وہی نبی ہے لیکن ہم تو رات کے حکم کو نہیں چھوڑیں گے۔ ابن سعد نے ثعلبہ بن ابی مالک سے روایت کی ہے کہ اسے ثعلبہ اور اسید فرزند ان سعید اور اسد بن عبیدہ نے کہا اے گروہ بنی قریظہ واللہ تم لوگ یہ ضرور جانتے ہو کہ آپ رسول اللہ ہیں اور آپ کی صفت ہماری پاس ہے اوس صفت سے

ہمارے علما اور علمائے بنی النشیر نے ہم سے حدیث کی ہے یہ جی بنی بنی خطب علما سے یہود میں  
 اول ہے یہ اور یہودی عالم ابن ارمیا بن ہمارے نزدیک امدق الناس بن ابن الیہ ان سے  
 اپنی موت کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفت سے حکو خیر دی ہے بنی قرظہ  
 سنکر کہا ہم تو رات کو نہیں چھوڑیں گے جبکہ اس گروہ نے بنی قرظہ کے انکار کو دیکھا تو اوس  
 رات میں وہ لوگ قلعہ سے اتر آئے جس رات کی صبح کو بنی قرظہ قلعہ سے اترے۔

شیخین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ یہ وہ خندق میں سعد بن معاذ کو صدمہ  
 پہنچا جہاں بن عرفہ نے سعد کی اکھل میں تیر مارا بنی علی اللہ علیہ وسلم مسجد میں خیمہ کھڑا  
 کیا تاکہ قریب سے سعد کی عیاد ہو کہ بنی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خندق سے پلٹے تو  
 آپ ہتیار رکھ دئے اور آپ نے مل کیا آپ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے حال میں آئے  
 کہ وہ اپنا سر غبار سے جھاڑ رہے تھے جبریل علیہ السلام آپ کے ہتیار رکھ دئے واللہ اعلم  
 ہتیار نہیں رکھے آپ اور ان لوگوں کی طرف جائے بنی علی اللہ علیہ وسلم پوچھا کس طرف  
 جاؤں جبریل علیہ السلام نے بنی قرظہ کی طرف اشارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی  
 طرف گئے بنی قرظہ آپ کے حکم پر قلعہ سے اترے آپ بہکم کو سعد کی طرف پھیر دیا سعد نے کہا  
 میں بنی قرظہ کے باب میں یہ حکم دیتا ہوں کہ انکے جنگ کر نیوالے لوگ قتل کر دو جاوین اور  
 ان کی عورتیں اور ذریت بردے بنائے جاوین اور ان کے اموال تقسیم کئے جاوین پھر سعد  
 نے یہ دعا مانگی اے میرے اللہ تعالیٰ تو جانتا ہے کہ مجھ کو کوئی شخص اس سے زیادہ دوست  
 نہیں ہے کہ میں تیرے معاملہ میں ایسی قوم سے جہاد کروں جسے تیرے رسول کو چوٹا ٹھہرایا  
 ہے اور تیرے رسول کو نکال دیا ہے اے میرے اللہ تعالیٰ میں یہ گمان کرتا ہوں کہ تو نے ہمارے  
 اور ان لوگوں کے درمیان جنگ قائم کی ہے اگر قریش کی کچھ جنگ باقی رہ گئی ہے تو مجھ کو  
 ان کے لئے باقی رکھ یہاں تک کہ تیرے معاملہ میں قریش سے میں کوشش کروں اور اگر تو نے  
 جنگ قائم نہیں کی ہے تو میرے زخم کو جاری کر دے اور اوس میں تو میری موت گردان دی

اِس دعا سے سعد کی سہیلی سے خون جاری ہو گیا اور وہ اوس سے مر گئے۔

بیہقی نے جابر سے روایت کیا کہ اسے یوم احزاب میں سعد کے تیر لگاؤ کی شاہ رگ کو کاٹ ڈالا اور اس کا خون رک کے جاری ہو گیا سعد نے یہ دعا مانگی اے میرے اللہ تعالیٰ میری جان جب تک تو نہ نکال کہ میری آنکھیں بنی قرظیہ کے انتقام سے ٹھنڈی ہو جاویں سعد کی رگ رک گئی اور اس سے خون کا کڑی قطرہ نہیں بہا یہاں تک کہ بنی قرظیہ سعد کے حکم پر قلعہ سے اتر کر جبکہ سعد بنی قرظیہ کی جنگ سے فارغ ہو گئے اُن کی رگ گھل گئی اور انہوں نے وفات پائی۔

بیہقی نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کے حق میں فرمایا کہ اُن کے واسطے عرش نے حرکت کی اور ستر ہزار فرشتوں نے اُن کے جنازہ کی مشیت کی اور بیہقی نے جابرؓ سے روایت کی ہے کہ اسے جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے پوچھا کہ یہ کون صانع بندہ ہے جو مرا ہے اُس کے واسطے آسمان کو دروازہ کھول دئے گئے ہیں اور اُس کے واسطے عرش نے حرکت کی ہے آپ یہ سن کر یا ہر تشریف لے گئے یہ کہ ایک آپ نے دیکھا کہ وہ سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے ابن اسحاق نے کہا ہے مجھے معاذ بن رفاعہ بن رافع نے حدیث کی ہے اور انہوں نے کہا ہے مجھ کو میری قوم کے مردوں میں سے اُس شخص نے خبر دی ہے جس کو میں چاہتا تھا کہ مجھ کو خبر دے جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آدھی رات کو آئے استبرق کا عمامہ باندھے ہوئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یہ کون میت ہے جس کے واسطے آسمان کے دروازے کھول دئے گئے ہیں اور عرش نے جنبش کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر سعد بن معاذ کی طرف جلد تشریف لے گئے اور ان کو ایسے حال میں پایا کہ وہ قبض کئے گئے تھے۔

بیہقی نے حسن سے روایت کی ہے کہ اسے سعد کی روح کی فرحت سے عرش رحمان فریاد جنبش کی۔

ابن سعد نے سلمہ بن اسلم بن حبیش سے روایت کی ہے کہ ہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکان میں داخل ہوئے۔ مکان میں کوئی شخص نہ تھا مگر ستر روہ چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ میں نے آپ کو دیکھا آپ اس ستر پر پہلا انگ مائے کے بارے تھے جیسے کوئی شخص آدمیوں کی کثرت کی وجہ سے گردنوں پر پانچاں مار کر جاوے آپ نے میری طرف اشارہ فرمایا ٹھہر جاؤ میں ٹھہر گیا اور میں اپنے سامنے پیچھے ہر گیارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہوڑی دیر بیٹھے پر آپ نکل آئے میں نے آپ سے عرض کی یا رسول اللہ۔ بے کسی کو نہیں دیکھا اور میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ پہلا انگ رہے تھے آپ نے فرمایا میں بیٹھنے کی جگہ پر قدرت نہیں پائی یہاں تک کہ ملائکہ میں سے ایک فرشتہ نے اپنے دونوں بازوؤں میں سے ایک بازو کو سمیٹ لیا۔ ابو نعیم نے اشعث بن ابی وقاص سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زانو او سدن پکڑ لئے اور فرمایا کہ ایک فرشتہ آیا اور نے بیٹھنے کی جگہ نہیں پائی میں نے اور کو جگہ دہی جبکہ آدمیوں نے سعد کا جنازہ اٹھایا سعد آدمیوں میں زیادہ عظیم شخص اور لائے قد کے تھے منافقین میں سے ایک کہنے والے نے کہا آج کے دن سے زیادہ ہلکی کوئی نعش ہم نے نہیں اٹھائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سعد کے جنازہ میں ایسے ستر ہزار فرشتہ موجود ہوئے۔ جسے جنوں۔ ہرگز زمین پر قدم نہیں رکھا تھا۔

ابن سعد نے محمود بن لبید سے روایت کی ہے کہ ہاجر قوم نے عرض کی یا رسول اللہ ہم نے کسی میت کو نہیں اٹھایا کہ جو سعد رضی اللہ عنہ سے زیادہ ہلکی ہوتی آپ نے فرمایا سعد کے ہلکے ہونے سے کون شے تم کو مانع ہوتی حال یہ ہے کہ ملائکہ میں سے اتنے اتنے فرشتے اترے تھے آج کے دن سے پہلے وہ ہرگز نہیں اترے تھے ان فرشتوں نے سعد کو تھامے ساتھ اٹھایا تھا۔

ابن سعد نے حسن سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ سعد بن معاذ نے وفات پائی حال یہ ہے کہ سعد حبشہ اور حبشہ اور حبشہ مقل کے مرد تھے منافقین کہنے لگے کہ ہم نے مثل آج کے



دنکے کسی مرد کو سعد سے زیادہ ہلکا نہیں دیکھا اور لوگوں سے منافقین نے یہ کہا کیا تم لوگ جانتے ہو کہ اونکا جنازہ زیادہ ہلکا کس واسطے تھا یہ اسواسطے تھا کہ اونہوں نے بنی قریظہ کے باب میں حکم کیا تھا کہ اون کے جنگ کزیوالے قتل کئے جاوین اور اون کی عورتیں اور ذریت بروی بنائے جاوین (یہ قول منافقین کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے ذکر کیا آپ نے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے ملائکہ سعد کا سر براؤٹھا رہے تھے اور حاکم نے قتادہ کے طریق سے انس سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

ابن سعد اور ابو نعیم نے محمد بن المنکدر کے طریق سے محمد بن شریحیل بن حسنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کسی آدمی نے سعدؓ کی قبر کی مٹی میں سے اوسدن ایک مٹی مٹی لی اور اوسکو لے گیا پھر اوس نے اوسکے بعد اوس مٹی کو دیکھا ایک ایک اوسکو مشک پایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ سبحان اللہ فرمایا یہاں تک کہ وہ امر آپ کے چہرہ سے پچا ناگیا آپ نے اچھ لٹھ فرمایا اور فرمایا کہ اگر کوئی شخص قبر کے مغطہ سے نجات پائیہ الاہوتا البتہ اوس مغطہ سے سعد ضرور نجات پاتے سعد کو قبر کا ایک مغطہ ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے اوس مغطہ کو اون سے دفع کر دیا۔

ابن سعد نے ابو سعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہے جن لوگوں نے سعد کی قبر کو دیکھا تھی میں اون میں سے تھا جس وقت ہم مٹی کو دہرے تھے تو گرد سے مشک کی خوشبو ہم پر ہنکتی تھی۔

**یہ باب اون آیتوں کو بیان میں ہے جو ابورافع کے قتل میں واقع ہوئی ہیں**

بخاری نے براء سے یہ روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن عتیک نے جبکہ ابورافع کو قتل کیا اور اوسکے مکان کی سیڑھی سے اترے زمین کی طرف گر پڑے اونکی پٹلی ٹوٹ گئی کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا اپنا پاؤں پیلا دو میں نے اوس کو پیلا دیا آپ نے اپنا

دست مبارک میرے پاؤں پر پھیرا میں ایسا ہو گیا گویا میں نے پاؤں کی شکایت ہی نہیں کی تھی۔

یہ باب اس شجر کے بیان میں ہے جو سفیان بن ینیع کو قتل میں واقع ہوئی ہے

بیہقی اور ابو نعیم رحمہما اللہ بن انیس سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بلایا اور یہ فرمایا مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ ابن ینیع الہندی آدمیوں کو جمع کرتا ہے تاکہ مجھ سے جنگ کرے وہ مقام نخلہ میں ہے یا عرنہ میں ہے تم اس کے پاس جاؤ اور اس کو قتل کر ڈالو میں نے کہا یا رسول اللہ اس کی صفت بیان فرمائیے تاکہ میں اس کو پہچان لوں آپ نے فرمایا کہ تمہارے اور اس کے درمیان یہ ایک نشانی ہے جس وقت تم اس کو دیکھو گے وہ کانپنے لگے گا میں نکل کے گیا یہاں تک کہ اس کے پاس میں پہنچا جبکہ میں نے اس کو دیکھا جو وصف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کیا تھا میں نے وہی وصف اس کا پایا اس کو کپ کپی تھی میں اس کے ساتھ کچھ گیا یہاں تک کہ جس وقت اس نے مجھ کو قابو دیا میں نے اس پر تلوار سے حملہ کیا میں نے اس کو قتل کر ڈالا جبکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے فرمایا افلح الوجہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے اس کو قتل کر ڈالا آپ نے فرمایا تم نے سچ کہا آپ نے مجھ کو ایک عصا عطا فرمایا اور فرمایا کہ اس عصا کو اپنے پاس رکھو میں نے پوچھا یا رسول اللہ یہ عصا کس واسطے آپ نے مجھ کو عطا کیا ہے آپ نے فرمایا قیامت کے دن یہ عصا میرے اور تمہاری درمیان ایک نشانی ہوگی اس دن بہت تلواریں آدمی منحصر ہونگے منحصر وہ لوگ جو رات کو نماز پڑھتے ہیں اور جب تک جاؤ ہیں تو اپنی کمر پر ہاتھ رکھ لیتے ہیں عبد اللہ نے اس عصا کو اپنی تلوار کے ساتھ رکھا یہاں تک کہ وہ مگر گھر مرتے وقت عصا کی واسطے انہوں نے اکر کیا اونگے کفن میں ان کے ساتھ ضم کر دیا گیا۔

بیہقی اور ابو نعیم نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب اور عروہ رضی اللہ عنہ سے اور پر کی حدیث کی مثل روایت کی ہے اور اس حدیث میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا جس وقت تم اس کو دیکھو گے تو

اوس سے ٹکڑہ میبت ہوگی اور اوس سے علیحدہ ہو جاؤ گے عبداللہ نے کہا میں کسی شے پر گز علیحدہ نہیں ہوا جبکہ میں اوس کو دیکھا مجھ کو اوس سے ہیبت ہوئی اور میں علیحدہ ہو گیا مینے اپنی دل میں کہا اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول نے سچ کہا ہے پھر میں اوسکی گہات میں بیٹھا رہا تک کہ جب وقت آدھی ٹھہر گئے میں اوس کو دھوکا دیا اور اوس کو قتل کر ڈالا انصیاب پھر وہ سے کہنے لگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن انیس کے آگے سے پہلے اوس کے قتل کا کیا: بدی تھی۔

ابن سعد نے واقدی کے طریق سے واقدی کے شیوخ سے اس پر کی حدیث کی نقل روایت کی ہے اور اس حدیث میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو وقت تم اوس کو دیکھو گے اوس سے ٹکڑہ میبت ہوگی اور اوس سے تم علیحدہ ہو جاؤ گے اور شیطان کو یاد کرو گے عبداللہ نے کہا میں مردوں سے خوف نہیں کرتا تھا جبکہ میں نے اوس کو دیکھا مجھ کو اوس سے ہیبت ہو گئی میں نے اپنے آپ کو دیکھا مجھ سے پسینا ٹپک رہا تھا میں نے کہا اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول نے سچ کہا ہے۔

یہ باب ان امتیوں اور خصایص کو بیان میں ہے جو غزوہ تبیٰ مصطلق میں واقع ہوئی ہیں

واقدی نے کہا ہر مجھ سے سعید بن عبداللہ بن ابی لایض (زینے باپ کے اونکے باپے اونکی دادی سے جو جویریہ کی لڑکی تھی یہ روایت کی ہے کہ میں نے جویریہ بنت الحارث سے سنا ہے وہ کہتی تھیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور ہم اپنے مسیح پر تھے میں اپنی باپ کے سچ رہی تھی وہ یہ کہتا تھا ہمارے پاس وہ شہزادی ہے کہ جس کے ساتھ حکم طاقت نہیں ہے جو جویریہ نے کہا میں اتنے آدمیوں اور گھوڑوں اور ہتھیاروں کو دیکھتی تھی کہ جن کی کثرت میں وصف نہیں کر سکتی ہوں جبکہ میں مسلمان ہو گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کیا اور ہم پٹے میں مسلمانوں کو دیکھنے لگی جیسی کثرت میں اودن کو دیکھا تھا اوتے نہیں تھے میں نے

اس سے یہ بھی نا کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ عرب وہ ہے جو شکرین میں اللہ تعالیٰ ڈالتا ہے اور شکرین میں سے ایک مرد تھا جو مسلمان ہو گیا تھا وہ یہ کہتا تھا کہ ہم لوگ گوری پکھارنگ کے مردوں کو اہل حق گھوڑوں پر دیکھتے تھے ہم ان کو اس سے پہلے اور اسکے بعد نہیں دیکھتے تھے اس حدیث کی روایت بھی اور ابو نعیم نے کی ہے۔ اور واقفی نے کہا جو نبیہ سے حزام بن ہشام نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے کہا ہے کہ جویر بنی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے تین راتوں پہلے میں نے دیکھا کہ گویا چاند شریب سے آ رہا ہے یہاں تک کہ وہ چاند میری تھیں گائیں اتر آیا میں اس امر سے کراہیت کی کہ میں اس خواب کی آدمیوں سے کسی کو خبر کروں یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے جبکہ ہم پردے بنائے گئے میں نے اپنے خواب کی اُمید کی آپ نے نبیہ کو آکر کر دیا اور نبیہ سے نکل کر اس حدیث کی روایت بھی نے کی ہے۔

مسلم نے جابر سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے جبکہ قرب مدینہ تھا ہوا کی ایسی شدت ہوئی قریب تھا کہ گرد و غبار میں شترسو اور کو دفن کر دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہوا منافق کی موت کے واسطے بھیجی گئی ہے جبکہ ہم مدینہ میں آئے یکایک وہ واقعہ ہمنے دیکھا کہ عظام و منافقین سے ایک عظیم منافق مر گیا۔ اور بھیقی اور ابو نعیم نے موسیٰ بن عقبہ اور حروہ سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے اور غزوہ بنی مسطلق کو ذکر کیا اور یہ زیادہ کیا ہے کہ ہوا آخر دن میں ٹھہر گئی آدمیوں نے اپنے سواری کے اونٹ جمع کر لئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا اونٹ اونٹوں کے درمیان سے گم ہو گیا اوسکے واسطے مرد و پڑے اوسکو ڈھونڈ رہے تھے منافقین میں سے ایک منافق مرد نے انصار کی مجلس میں کہا جس جگہ اونٹ ہو گیا اللہ تعالیٰ آپ سے نہ کہہ دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو امر کہ نافرمانی شان سے اعظم ہے اوسکو ہم سے کہہ دیتے ہیں پر وہ منافق اوٹھ کھڑا ہوا اور انصار کو چھوڑ دیا اور اوسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف قصد کیا آپ کی باتوں پر کان لگائے ہوئے تھا اوس منافق نے ایسے حال میں آپ کو پایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رسول سے اوسکی باتوں کو کہہ دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ایسے حال میں فرمایا کہ وہ منافق سنا تھا کہ منافقین میں سے ایک مرد نے یہ شہادت کی ہے کہ رسول اللہ کا ناقہ گم ہو گیا ہے اور اوس نے یہ کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رسول کو ناقہ کی جگہ سے نہ نکدے گا۔ اللہ تعالیٰ نے جس جگہ ناقہ ہے تحقیق نہ کہو اسکی خبر کر دی ہے اور امر غیب کو کوئی نہیں جانتا ہے مگر اللہ تعالیٰ وہ اونٹنی اوس گھاٹی میں ہے جو تم لوگوں کے مقابل ہے اور اوسکی ہمارا ایک درخت میں اٹک رہی ہے آدمیوں نے اوسکی طرف قصہ کیا اور اوس کو لے آئے اور منافق دوڑتا ہوا آیا یہاں تک کہ اوس گروہ کے پاس آیا جن کے پاس اوس نے جو کچھ باتیں کہی تھیں وہ کہی تھیں یہاں تک کہ اوس لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنی جگہ میں بیٹھے ہوئے ہیں اور ان میں سے کوئی شخص نہیں اٹھا تھا اوس منافق نے کہا میں تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کیا تم لوگوں میں سے کوئی آدمی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تھا جوابات میں نے تم لوگوں سے کہی تھی اوس نے آپ کو اس خبر کی ہے انہوں نے کہا اے ہمارے اللہ تعالیٰ تجھ کو علم ہے کوئی آدمی آپ کے پاس نہیں گیا اور ہم لوگ اپنی اس جگہ سے اب تک نہیں اٹھے اوس منافق نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی بات کو پایا ہے میں آپ کی شان سے شک میں تھا میں یہ شہادت دیتا ہوں کہ آپ ضرور اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اور ابن اسحاق نے اپنی شیوخ سے اس قصہ کی مثل روایت کی ہے اور وہ منافق جو مر گیا تھا رفاعہ بن زید بن تابوت اوسکا نام بیان کیا ہے۔

ابو نعیم نے جابر سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے بدبو ہوا زور سے چلی بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافقین میں سے کچھ آدمیوں نے ہونٹیں کے کچھ آدمیوں کی غیبت کی ہے اسواسطے یہ بدبو ہوا اللہ سے چلی ہے۔

ابن عساکر نے ابن عابد کے طریق سے روایت کی ہے ابن عابد نے کہا ہے مجھے محمد بن شعبہ نے عبد اللہ بن زیاد سے خبر دی ہے کہ اسی اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عام ربیع میں غزوہ بنی مصطلق میں جویرہ بنت الحارث کو فدیہ دیا جویرہ کا باپ جویرہ کا فدیہ لیکر آیا جبکہ وہ عقیق میں تھا تو اوس نے اپنی اونٹوں کو دیکھا جبکہ اپنی بیٹی کے فدیہ میں وہ دیتا تھا جو اونٹ وہ فدیہ

فدیہ میں لایا تھا اون میں سے دو اونٹوں میں اون کو رغبت ہوئی وہ دونوں اونٹ سب اونٹوں میں  
افضل تھے اوس نے اون دونوں اونٹوں کو حقیقی گناہیوں میں ایک گناہی میں غایب کر دیا  
پھر وہ باقی اونٹوں کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اوس نے کہا یا محمد تم کو  
میری بیٹی مل گئی ہے اور اس کا فدیہ ہے اپنے اوس سے پوچھا اور دو اونٹ کمان میں جو تو نے  
حقیقی میں ایسی ایسی گناہی میں غایب کر دی ہیں حارثؓ نے کہا ہر شہادت دیتا ہوں کہ  
آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور مجھ سے یہ میرے اونٹوں کے باپ بن جائے گا اور اس واقعہ  
پر کوئی شخص مطلع نہیں ہوا مگر اللہ تعالیٰ حارثؓ سے انکار کیا۔

شیخین نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس  
وقت سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی بیویوں میں قرعہ ڈالتے اور میں سے بی بی کے نام قرعہ نکلتا  
آپ اوس کو اپنے ساتھ لیجاتے تھے آپ نے ہمارے درمیان ایک غزوہ بن جریان آپ نے غزا کیا  
قرعہ ڈالا اوس میں میرا سهم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کے ساتھ گئی اور یہ واقعہ اوس سے بھی رہا کرتا یا ب نازل آیا گیا تھا میں اپنے ہودج میں اوٹھا کر  
سوار کی جاتی اور ہودج میں آردی جاتی تھی ہم نے یہاں تک کہ بسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم اپنے اوس غزوہ سے فارغ ہو گئے اور ہم لوگ مدینہ کے قریب آئے آپ نے ایک  
رات میں کوچ کا حکم دیا میں اوٹھی اور چلی گئی یہاں تک کہ لشکر سے من دور ہوئی جبکہ میں نے اپنی  
حاجت قضا کی میں اپنے کجاوہ کے پاس آئی میں نے اپنے سینہ پر ہاتھ بچھیرا یا ایک میں نے دیکھا  
کہ میرا ہر جزع طفار کا ٹوٹ گیا ہے میں پلٹ کے گئی اور میں نے اپنے ہار کا ڈھونڈا ہار کی رغبت  
نے مجھ کو روک دیا اور وہ لوگ جو مجھ کو کجاوہ میں سوار کراتے تھے انے اونہوں نے میرے ہودج  
کو اوٹھایا اور جس اونٹ پر میں سوار ہوتی تھی اوس کو اوسپر رکھ دیا وہ لوگ یہ گمان کرتے تھے کہ میں  
ہودج میں ہوں اور اوسوقت میں عورتیں ہلکی تھیں بہاری نہیں تھیں اور او نہ بہت گوشت نہ  
تھا وہ تھوڑا کھانا کھاتی تھیں قوم کے لوگوں نے جسوقت ہودج اوٹھایا اوس کے ہلکے پن کو شکریہ بجا

اور اوسکو اونٹ پر کھد دیا اور میں اوسوقت کم سن لڑکی تھی اون لوگوں نے اونٹ کو بھیج دیا اور لوگ چلے گئے اور لشکر گزرنے کے بعد میں نے اپنا مار پاپا میں آدمیوں کے اترنے کی جگہوں میں آئی اون جگہوں میں کوئی نپکارنے والا اور کوئی جواب دینے والا نہ تھا جہاں میں تھی میں نے اپنا اونٹ اترنے کی اوس جگہ کا قصد کیا اور میں نے یہ گمان کیا کہ مجھ کو وہ لوگ نہیں پاویں گے میری طرف پلٹے اوٹنگو اوس درمیان کہ میں اپنے اترنے کی جگہ میں بیٹھی ہوئی تھی میری آنکھیں مجھ پر غائب ہو گئیں یعنی نیند آگئی میں سو رہی اور صفوان بن معطل السملی لشکر کے پیچھے تھا وہ میرے اترنے کی جگہ صبح کو آیا اوس نے سوئے ہوئے آدمی کی مہمیت دیکھی جس وقت اوس نے مجھ کو دیکھا اوس نے مجھ کو پہچان لیا اور صفوان حجاب سے پہلے مجھ کو دیکھا کرتا تھا اوس نے اناللہ وانا الیہ راجعون کہا اوس کا یہ کہنا لشکر میں بیدار ہو گئی یہاں تک کہ اوس نے مجھ کو پہچان لیا میں نے اپنا منہ اپنی چادر سے ڈھانپ لیا واللہ! ہننے کسی کلمہ کے ساتھ کلام نہیں کیا اور غیر اناللہ اوس کے کہنے کے اوس سے کوئی کلمہ میں نہیں سنا وہ اونٹ پر ایساں تک کہ صفوان نے اپنی اونٹنی کو بٹھلایا اور اوس نے اونٹنی کے ہاتھوں کو دبایا میں اس اونٹنی کے پاس کٹری ہو گئی اور اوس پر سوار ہوئی وہ چلنے لگا اور میرے ساتھ اونٹنی کو چلارہا تھا یہاں تک کہ ہم لشکر میں آئے اور شدت حرارت میں اترنے والے تھے ہم نے دیکھا لشکر کے آدمی اتر رہے ہوئے تھے پس ہلاک ہوا میرے معاملہ میں جو ہلاک ہوا اور جس سے بڑا ہلاک کیا تھا وہ عبداللہ بن ابی بن سلول تھا ہم لوگ مدینہ میں آئے جسوقت میں مدینہ میں آئی ایک مہینہ تک بیمار رہی اور آدمی اصحاب افک کے قول میں کثرت سے باتیں بناتے تھے اور میں ان باتوں میں سے کوئی بات نہیں سمجھتی تھی اور یہ امر مجھ کو میری بیماری میں شک میں ڈالتا تھا میں رسول اللہ کا جو لطف بیماری میں دیکھتی تھی وہ لطف آپ کا اس بیماری میں نہیں پہچانتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری پاس آتے اور سلام علیک کرتے اور پھر پوچتے یہ کیسی ہے پھر پلٹ کے چلے جاتے تھے یہ امر مجھ کو شک میں ڈالتا تھا اور میں شکر نہیں پہچانتی تھی یہاں تک کہ جسوقت میں فقیہ ہو گئی مکان سے باہر گئی اور میں مسطح کی ماں کے ساتھ قضاے حاجت کی جگہوں کی طرف گئی ہمارے بیت انخلا تھے اور

ہم عورتیں مکانات سے باہر نہیں جاتی تھیں مگر ایک رات سے دوسری رات کو مسطح کی مان نے اپنی چادر میں اونچہ کر ٹھوکر کھائی اور اس نے کہا مسطح ہلاک ہو جاوے میں اس سے کہا تو نے جو کہا ہے وہ برا کلمہ ہے کیا تو ایسے مرد کو برا کہتی ہے جو برین حاضر ہوا تھا اس نے مجھے کہا ایسا متناہ کیا تو نے نہیں سنا جو کچھ اس نے کہا ہے میں نے اس سے پوچھا مسطح نے کیا کہا ہے اس نے اہل افک کی باتوں سے مجھ کو خبر کی اور اس نے میرے مرض پر مرض کو زیادہ کر دیا جبکہ میں اپنے مکان کو پلٹ کے آئی میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور سلام علیک کی پوچھنے پوچھنا یہ کیسی ہے میں نے کہا کیا آپ مجھ کو یہ اجازت دیتے ہیں کہ میں اپنے مان باپ کے پاس جاؤں اور میرا یہ ارادہ تھا کہ میں اپنے مان باپ کی جانب سے اس خبر کو یقین کے درجہ کو بھونچا کون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اجازت دیدی میں نے اپنی مان سے پوچھا اے اما آدمی کیا باتیں کہتے ہیں میری مان نے مجھ سے کہا اے میری بیٹی اپنے اوپر تو آسانی کرو اللہ کے دیون کا یہ کتنا الدبہ بہت کم ہے ہرگز کوئی عورت صاحب حسن و جمال کسی مرد کے پاس نہیں ہوتی وہ اس کو دوست رکھتا ہے اور اس کی سوتیں ہوتی ہیں مگر اوسپر ایسی باتوں کی کثرت کرتی ہیں میں نے کہا سبحان اللہ آدمی یہ باتیں کرتا ہے میں اس رات میں یہاں تک روتی رہی کہ صبح ہو گئی میرا آنسو نہیں ٹھہیرا تھا اور مجھ کو ذرا خواب نہیں آیا پھر میں نے روتے روتے صبح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن طالب اور اسامہ بن زید کو بلایا جس وقت کہ وحی کو دیر ہو گئی ان دونوں صاحبوں سے آپ پوچھتے تھے اور اپنے اہل کے جدا کرنے میں ان دونوں سے مشورہ چاہتے تھے لیکن اسامہ کو آپ کے اہل کی برأت کا جو علم تھا اس سے اور اسامہ اپنے نفس میں جو بات آپ کے اہل کے واسطے جانتے تھے اس سے اشارہ کیا اسامہ نے کہا آپ کے اہل کا آپ کو اختیار ہے اور ہم نہیں جانتے ہیں مگر خیر لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر نیکی نہیں کی ہے اس عورت کے سوا کثیر عورتیں ہیں اور آپ کثیر سے پوچھتے آپ سے کھدے گی آپ نے بریرہ کو بلایا اور اس سے فرمایا اے بریرہ کیا تو نے کوئی ایسی شے دیکھی ہے جو تجھ کو شک میں ڈالتی ہے بریرہ نے آپ سے کہا



قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے منیہ ہرگز کوئی اہر حضرت عائشہ کا  
 نہیں دیکھا جو مین اونکو عیب لگاؤن سوا اس کے کہ وہ ایک کمسن لڑکی ہیں اپنے اہل کے آٹے سی  
 غافل ہو کر سو جانی ہیں بکری آتی ہے اوس گندہ ہے ہوئے آٹے کو کہا جاتی ہے رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم اسی دن اوٹھے اور اپنے عبداللہ بن ابی سے مندر خواہی کے واسطے فرمایا اور مین اپنے  
 اوس کل دن روتی رہی میرے آنسو نہیں تھتے تھے اور مین کچھ نہیں سوتی تھی مین یہاں تک روتی  
 کہ مین یہ گمان کرتی تھی کہ میرا یہ رونا میرے جگر کا پہاڑ ہے والا ہے اس درمیان کہ میرے مان باپ  
 میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور مین رو رہی تھی ایک عورت نے جو انصار مین سے تھی میرے پاس  
 آنے کے واسطے اجازت چاہی مین نے اوسکو اجازت دی وہ اگر بیٹھ گئی اور میرے ساتھ روتی  
 تھی اس درمیان کہ ہم اس حال پر تھے کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے  
 اور آپ نے سلام علیک کی پھر آپ بیٹھ گئے اور جب سے جو باتیں کہ کہی گئی تھیں وہ کسی گئی تھیں  
 میرے پاس آپ نہیں بیٹھے تھے اور آپ ایک مہینہ ٹھیرے رہے تھی کہ میرے معاملہ مین آپ کے  
 پاس کچھ وحی نہیں آتی تھی آپ جس وقت بیٹھے آپنے اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا پھر آپنے اب بعد فرما کر  
 مجھ سے خطاب کیا اے عائشہ مجھ کو تمہاری ایسی خبر پہنچی ہے آکر تم بری ہو تو لکھو اللہ تعالیٰ  
 بری کر دے گا اور اگر تم نے کسی گناہ کا ارتکاب کیا ہے تو تم اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہو اور اللہ تعالیٰ  
 سے توبہ کرو اسلئے کہ بندہ جس وقت گناہ کا اقرار کرتا ہے پھر وہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اوسکی توبہ  
 قبول کرتا ہے جبکہ آپنے اپنی بات پوری کر لی میرے آنسو تم گئے یہاں تک کہ آنسو کا کوئی قطرہ  
 مجھ کو محسوس نہیں ہوتا تھا مین اپنے باپ سے کہا جس باب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا ہے تم آپ کو میری طرف سے جواب دو میرے باپ نے کہا واللہ مین نہیں جانتا ہوں کہ  
 مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کہوں پہر مینے اپنی مان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو تم جواب دو میری مان نے کہا واللہ مین نہیں جانتی ہوں مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے کیا کہوں مین کم سن لڑکی تھی قرآن شریف مین سے مین بہت نہیں پڑھتی تھی بلکہ کہا واللہ مین

جان لیا ہے کہ تم نے اس بات کو سنا ہے یہاں تک کہ تمہارے نفوس میں وہ بات ٹھیک  
 اور تم نے اسکی تصدیق کی ہے اگر میں تم سے کہوں گی کہ میں بری ہوں تم میری تصدیق نہ کرو گے  
 اور اگر میں تم سے کسی امر کا اعتراف کروں گی اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں اس سے بری  
 ہوں تم اس کی تصدیق کرو گے واللہ میں اپنے اور تمہارے واسطے کوئی مثل نہیں پاتی ہوں  
 مگر یوسفؑ کے باپ کو جو بوقت انہوں نے یوسف علیہ السلام کی مصیبت میں کہا افسوس چھیل  
 واللہ المستعان علی ما تصفون پھر میں پھر گئی اور اپنے بستر پر لیٹ گئی اور میں جانتی تھی کہ اللہ تعالیٰ  
 مجھ کو بری کر دیگا ولکن واللہ میں یہ گمان نہیں کرتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میری شان میں وحی نازل  
 کر دیگا جو میری شان میں وہ وحی پڑ ہی جائے گی میرے نفس میں میری شان اس سے زیادہ  
 حقیر تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے حق میں کسی امر کے ساتھ کلام کرے ولکن میں یہ امید کرتی تھی کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم سوتے میں کوئی ایسا خواب دیکھیں جسکے ساتھ اللہ تعالیٰ مجھ کو بری کر دے واللہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جگہ سے اٹھنے کا قصد نہیں کیا تھا اور نہ گھر کے آدمیوں میں  
 سے کوئی شخص باہر گیا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی نازل کی آپ کو وحی کے نزول  
 کے وقت جو سختی ہوتی تھی وہی سختی او سوت ہوئی اور اس قول کے بوجھ سے جو آپ پر نازل کیا  
 جاتا آپ سے پسینا مویوں کی مثل بہتا تھا اور آپ سردی کے دن میں ہوتے تو پھر وحی آپ سے  
 کھل گئی آپ ہنس رہے تو پہلا کلمہ جس کے ساتھ آپ کلام کیا یہ تھا آپ نے فرمایا اے عایشہ سنو  
 اللہ تعالیٰ نے تم کو بری کر دیا میری مان نے مجھ سے کہا کہ تو اٹھ کر آپ کے پاس جائیے کہ اللہ میں آپ  
 کے پاس نہیں جائوں گی اور میں آپ کی حمد کروں گی مگر اللہ تعالیٰ کی حمد کروں گی اللہ تعالیٰ ان الذین  
 جاورا بالافک دس آیتیں نازل فرمائیں۔ زخشر می نے کہا ہے کہ جس مختصر عبارت اور کثیر مطالب  
 کے ساتھ قصہ افک میں جو تغلیظ واقع ہوئی ہے وہ کسی معصیت میں واقع نہیں ہوئی اس لئے  
 کہ وہ تغلیظ وعید شدید اور عتاب بلیغ اور زجر عذیب اور افک کے باب میں قول کے عظیم ہونے  
 کو اور قول کے شیع ہونے کو مختلف طرق اور اسالیب متضمنہ کو شامل ہے کہ افک کے باب میں

ہر ایک وعید اور عتاب اور زجر کافی ہے بلکہ بت پرستوں کے وعید سے کوئی وعید واقع نہیں ہوا مگر اس وعید سے کم اور یہ امر نہیں ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منزلت کے اظہار اور اس شخص کی تطہیر کے واسطے ہر چہ آپؐ ہی اور قاضی ابو بکر باقلانی نے یہ کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جسوقت قرآن شریف میں اس شے کو ذکر کیا ہے جس کو مشرکین نے اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبرؐ کو اپنے نفس کی پاکی کو ذکر کیا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا قول و قالوا اتخذ الرحمن والدا سبحانہ ہر نفس کی پاکی کثیر آیتوں میں بیان کی ہے اور منافقین نے جو شیخ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف منسوب کی ہے اللہ تعالیٰ نے اسکو ذکر کر کے فرمایا ہے سبحانک ہذا بہتان عظیم اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہؓ کو بُرائی سے بری کرنے میں اپنے نفس کی پاکی کو بیان فرمایا ہے جیسے کہ بُرائی سے اپنے آپ کو بری کرنے میں اپنی پاکی کو بیان کیا ہے اس سے حضرت عائشہ کی نہایت درجہ کی تطہیر ثابت ہوئی)

ابن جریر نے محمد بن عبد اللہ بن حبش سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ اور حضرت زینبؓ نے آپس میں اپنا اپنا فخر بیان کیا تو زینبؓ نے کہا میں وہ ہوں کہ میری تزویج کو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے اور عائشہؓ رضی اللہ عنہا میں وہ ہوں کہ جس وقت ابن المفضل نے مجھ کو اونٹ پر سوار کیا میرا عذر اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نازل ہوا تو زینبؓ نے پوچھا اے عائشہؓ جسوقت تم اونٹ پر سوار ہوئی تھیں تم نے کیا کہا تھا عائشہؓ نے کہا میں جیسی اللہ و فیہ الوکیل کہا تھا تو زینبؓ نے سن کر کہا کہ تم نے مومنین کا کلمہ کہا تھا۔

ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا ہے کہ اٹھارہ آیتیں پیارے اور نواگون کی کلمہ سب میں جنہوں نے حضرت عائشہؓ کو قذف کیا تھا اور حضرت عائشہؓ کی برائت میں نازل ہوئی ہیں۔

ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا ہے کہ ان الذی یرمون المحصنات الغافلات المومنات یہ آیت خاصہ حضرت عائشہؓ کی باب میں نازل ہوئی ہے۔

سعید بن منصور اور ابن جریر نے دوسری وجہ سے ابن عباس رضی سے یہ روایت کی ہے انہوں نے  
 اس آیت ان الذین یرمون المحصنات الغافلات کو پڑھا اور کہا کہ یہ آیت حضرت عائشہؓ اور نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے باب میں ہوا تو لوگوں کے واسطے اللہ تعالیٰ نے توبہ نہیں گردانی  
 جنہوں نے قذف کیا پھر ابن عباس نے یہ پڑھا وہ الذین یرمون المحصنات ثم لم یأتوا اللہ تعالیٰ کے  
 قول القاسقون تک پڑھا تو لوگوں کی واسطے اللہ تعالیٰ کے قول الا الذین تابوا کے ساتھ توبہ گردانی  
 ہے مومنین میں سے کسی عورت کو جو لوگ قذف کریں اونکے لئے اللہ تعالیٰ نے توبہ گردانی ہے  
 اور ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کسی عورت کو جو لوگ قذف کریں اون کے واسطے توبہ  
 نہیں گردانی ہے۔

طبرانی نے خصیف سر روایت کی ہے کہ اسے مینے سعید بن جبیر سے پوچھا زنا اور قذف میں  
 سے کون شے اشد ہے سعید رضی نے کہا زنا اشد ہے مینے اون سے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الذین  
 یرمون المحصنات الغافلات المہمناں سعید رضی نے کہا کہ یہ قول خاصۃ حضرت عائشہؓ کی شان  
 میں نازل کیا گیا ہے۔

طبرانی نے ضحاک بن مزاحم سے روایت کی ہے کہ یہ آیت خاصۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی بیویوں کے باب میں نازل ہوئی ہے فریابی اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے اپنی اپنی تفسیروں  
 میں ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ کسی نبی کی بی بی نے ہرگز بدکاری نہیں کی ہے۔

یہ باب ان آیتوں کی بیان میں ہے جو اہل عربیہ کی قصہ میں واقع ہوئی ہیں

شیخین نے انس رضی سے یہ روایت کی ہے کہ عسکل اور عربیہ میں سے ایک گروہ مدینہ کو نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے پاس آیا اور انہوں نے کلمہ اسلام پڑھا اور یہ کہا یا رسول اللہ ہمارے پاس اونٹ بکریاں  
 وغیرہ تھیں اور ہمارے پاس کیت اور گھاس کی زمین نہیں تھی اون کو مدینہ کی آب و ہوا موافق  
 نہیں ہوئی ان کو کمانا ہضم نہیں ہوتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے واسطے اونٹوں

کے نگہ اور ایک چرواہے کے لئے حکم دیا اور اونکو امر کیا کہ مدینہ سے باہر جا کے رہیں اور اونکو نگاہ دوڑھ اور پیشاب پئیں وہ چلے گئے یہاں تک کہ جبوقت حرہ مدینہ کے ناحۃ میں تھے اسلام کے بعد کافر ہو گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر ڈالا اور اونٹوں کے گلہ کو ہانک کر لیگئے یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپنے اونکے طلب میں اہ نیکے پیچھے آدمی بھیجے وہ گرفتار آئی آپنے اونکے واسطے حکم فرمایا اونکی آنکھیں نکال ڈالی گئیں اور اونکے ہاتھ کاٹ ڈالے گئے اور حرہ کی ایک طرف میں وہ چھوڑ دئے گئے یہاں تک کہ وہ اپنی حال میں سر گئے۔

بیہقی نے جابر بن عبد اللہ کی حدیث سے اسکی مثل روایت کی ہے اور یہ زیادہ کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے ڈھونڈنے کیواسطے آدمی بھیجے اور اون پر بیوعاکی اور فرمایا اللہم علیہم الطریق واجعلہا علیہم اضیق من شمسک جبل اللہ تعالیٰ سنے اہن کا راستہ اونپر چھپا دیا وہ ڈھونڈنے والوں کو مل گئے اور لائے گئے اہن کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ ڈالے گئے اور اون کی آنکھیں نکال ڈالی گئیں۔

**یہ یاب ان آیتوں کو بیان میں ہے جو دو متہ الجندل کو لشکر میں واقع ہوئی ہیں**

ابن سعد نے واقدی کے طریق سے روایت کی ہے واقدی نے اپنی شیوخ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف کو ایک لشکر میں بنی کلب کی طرف دو متہ الجندل میں بھیجا اور فرمایا کہ اگر تمہاری بات وہ قبول کر لیں تو تم اونکے بادشاہ کی بیٹی سے نکاح کر لیجو عبد الرحمن گئے یہاں تک کہ وہ اونکے پاس پہونچے تین دن ٹھہرے رہے اور اونکو اسلام کی طرف بلاتے تھے اصبع بن عمرو الکلبی نے اسلام قبول کر لیا وہ نصرانی تھا اور اونکا سردار تھا اونکی قوم کے بہت آدمی اسکے ساتھ مسلمان ہو گئے اور بن لوگون نے جزیرہ دین پر قیام کیا وہ جزیرہ پر قیام رہے اور عبد الرحمن نے تھامضر بن اصبع سے نکاح کیا اور وہ تھامضر کو مدینہ منورہ میں لائے اور اس حدیث کی روایت ابن عساکر نے واقدی سے کی ہے واقدی نے کہا ہے مجھ سے

عبداللہ بن جعفر بن ابی عون سنۃ صالح بن ابراہیم سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور ابن مساکر نے زبیر بن بکار کے طریق سے روایت کیا ہے، ہے اون سے عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالعزیز بن ابی نے اپنے چچوں موسیٰ اور عمران اور اسمعیل سے اسکی مثل حدیث کی ہے اور اس حدیث میں یہ زیادہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ذکر کی کثرت کبھی یقین ہے اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھ پر فتح دے گا اگر تمہارے ہاتھوں پر فتح ہو جائے تو تم انکے بادشاہ کی بیٹی کے ساتھ نکاح کر لیجیو واللہ اعلم۔

### یہ یابان آیتوں اور معجزوں کی بیا نمین ہر جو حدیث یہ کہ سالمین واقع ہوؤں میں

بخاری نے سور بن مخزمہ اور مروان بن الحکم سے روایت کی ہے ان دونوں راویوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے زمانہ میں انیس سو اصحاب میں تشریف لے گئے جبکہ آپ ذوالحلیفہ میں آئے قربانی کے اونٹوں کو قلاوہ ڈالے اور انکے کو ہن چیر کر خون آلود کیا اور ذوالحلیفہ سے عمرہ کے واسطے احرام باندھا اور اپنے جاسوس کو جو خراہہ میں سے تھا بھیجا اور آپ گئے یہاں تک کہ جسوقت آپ عندیہ اشتراط میں تھے آپ کے پاس آپ کا جاسوس آیا اور اوس نے کہا کہ قریش نے آپ کے واسطے بڑی مجموعہ کو جمع کیا ہے اور آپ کے واسطے احابیش کو جمع کیا ہے اور وہ آپ سے جنگ کریں گے اور آپ کو روکنے والے ہیں اور آپ کو منع کریں گے اور آپ کو روکنے والے ہیں آپ نے فرمایا اے لوگو مجھ کو اشارہ کرو کیا تم لوگ یہ مناسب دیکھتے ہو کہ میں اولن لوگوں کی عیال اور ذریعہ کی طرف جھکوں جو لوگ یہ ارادہ کرتے ہیں کہ ہم کو بیت اللہ سے روک دیں یا تم لوگ یہ مناسب دیکھتے ہو کہ ہم بیت اللہ شریف کا قصد کریں جو شخص ہم کو بیت اللہ سے روکے ہم اوس سے جنگ کریں ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ بیت اللہ کا قصد کر کے نکلے ہیں کسی کے قتل کا ارادہ آپ نہیں رکھتے ہیں اور نہ جنگ کا ارادہ رکھتے ہیں آپ بیت اللہ کو متوجہ ہو جائیے جو شخص ہم کو اوس سے روکے گا ہم اوس سے جنگ کریں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نام مبارک پر چل دو یہاں تک کہ جسوقت بعض راستہ میں تھو

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ خالد بن الولید قریش کے سواروں میں طلوع پر ہے تم لوگ  
 دہنی جانب پکڑو واللہ خالد کو ان لوگوں کا علم نہوا یہاں تک کہ یکایک اون لوگوں نے لشکر کو غبار  
 کو موجود پایا خالد گھوڑا دوڑاتے ہوئے قریش کے ڈرائے کو چلا گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے  
 یہاں تک کہ جسوقت اوس ٹیلے پر تھو جس ٹیلے پر سے اون لوگوں پر اترے آپ کی اونٹنی آپ  
 کو لیکر اوس پر بٹھ گئی آدمیوں نے حل حل کہا وہ اور بٹھ گئی آدمیوں نے کہا کہ قصوائے سرکشی  
 کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قصوائے سرکشی نہیں کی اور اسکی عادت میں سرکشی  
 نہیں ہے ولیکن قصبہ اکو اوس نے روکا ہر جس نے فیل کو روکا تھا (یعنی اللہ تعالیٰ فرورکا ہے)  
 پھر آپ نے فرمایا قسم ہے اوس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے قریش مجھ سے کسی  
 ایسے بڑے کام کا سوال نہ کریں گے جس میں اللہ تعالیٰ کی حرمت کی لگ عظمت کرتے ہیں۔  
 مگر میں اون کو وہ خاص کام دے دوں گا پھر اپنی اپنی اونٹنی کو ڈانٹا وہ کود کے کھڑی ہو گئی آپ  
 اون لوگوں سے بچ کے چلے گئے یہاں تک کہ منتہی حدیبیہ میں ایسے گڑھے کے پاس اترے جس میں  
 تھوڑا سا پانی تھا اوس میں سے آدمی تھوڑا تھوڑا پانی لیتے تھے کچھ دیر آدمیوں کو نہیں گزری کہ  
 اوس گڑھے کا سب پانی آدمیوں نے نکال لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تشنگی کی شکایت  
 کی آپ نے اپنے ترکش میں سے ایک تیر نکالا پھر آپ نے آدمیوں سے فرمایا کہ اسکو پانی کے  
 گڑھے میں گاڑ دو واللہ پانی ایسا جوش مارتا رہا کہ گل آدمی سیراب ہوتے رہے یہاں تک کہ  
 پانی پینے سے ہٹ گئے اس درمیان کہ وہ لوگ اس حال میں تھے کہ یکایک بدیل بن ورقار  
 انحراعی اپنی قوم کے ایک گروہ میں آیا اور اوس نے کہا کہ بنی کعب بن لوی اور عامر بن لوی  
 کو چھوڑا ہے وہ حدیبیہ کے پانیوں کا ذخیرہ بنانے کے واسطے اترے ہیں اور اونکی دودھ دینے  
 والی اونٹنیاں بچوں والی ہیں وہ آپ سے جنگ کر نیا لے میں اور آپ کو بیت اللہ سے روکنے  
 والی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم کسی کی جنگ کے واسطے نہیں آئے ہیں ولیکن ہم  
 عمرہ کے واسطے آئے ہیں اور قریش جو ہیں اونکو جنگ نے ضعیف کر دیا ہے اور اونکو ضرر پہونچایا

ہے اگر قریش چاہیں گے تو میں اولاً کو ایک مدت مقرر کروں گا وہ میرے اور آدمیوں کے  
 درمیان حائل نہوں اگر میں غالب ہو جاؤں گا اگر وہ چاہیں جس شے میں آدمی داخل ہوتے  
 ہیں یعنی اسلام قبول کیا ہے وہ بھی داخل ہوں یعنی اسلام قبول کریں ورنہ لڑائی سے آرام  
 پاویں اور اگر وہ اس امر سے انکار کریں گے قسم ہے اوس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان  
 ہے میں اپنے اس امر پر اون سے یہاں تک جنگ کروں گا کہ میں قتل کیا جاؤں یا اللہ تعالیٰ  
 اپنے امر کو نافذ کرے بدیل سے سنکر کہا آپ جو فرماتے ہیں میں قریش کو پہنچا دوں گا بدیل گیا  
 یہاں تک کہ قریش کے پاس آیا اور کہا ہم اوس مرد کے پاس سے آ رہے ہیں ہم نے اوس مرد  
 سے سنا ہے وہ ایک بات کہتا ہے اگر تم لوگ چاہتے ہو تو ہم تمہارے سامنے وہ بات پیش کرتے  
 ہیں سفارے قریش نے کہا ہم کو حاجت نہیں ہے کہ تو ہم کو اوس مرد کی کسی بات کی خبر دو  
 اور جو لوگ قریش میں ذی رائے تھے انہوں نے بدیل سے کہا جو بات وہ مرد کہتا ہے تو نے سنی ہے وہ کہو بدیل  
 نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے وہ ایسا کہتا تھا ایسا کہتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدیل سے  
 چوکیہ کہا تھا وہ ان کو کیا یہ باتیں نکرو عروہ بن مسعود کہڑا ہو گیا اور اوس نے کہا اے قوم کے لوگو کیا تم  
 میرے والد نہیں ہو انہوں نے کہا بیشک ہم والدین عروہ نے کہا کیا میں تمہارا ولد نہیں  
 ہوں انہوں نے کہا بیشک تو ہمارا ولد ہے اوس نے کہا کیا تم لوگ مجھ کو کسی امر میں شرم کرتے  
 ہو انہوں نے کہا نہیں عروہ نے کہا کیا تم یہ نہیں جانتے ہو کہ اہل عکاظ کو تمہاری مدد کے  
 واسطے میں جمع کیا جبکہ وہ میرے بلانے و نہیں آئے میں تمہارے پاس اپنے اہل اور اولاد  
 کو اور اون کو گون کو لایا جنہوں نے میری اطاعت کی قریش نے سنکر کہا بیشک عروہ نے  
 کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشد کے بڑے کام کو تمہارے سامنے پیش کیا ہے تم  
 اوس کو قبول کرو اور مجھ کو چھوڑ دو میں آپ کے پاس جاتا ہوں قریش نے کہا جاؤ عروہ آپ کے  
 پاس آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام کرنے لگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عروہ سے اپنے  
 اوس قول کے طریق پر کہا جو بدیل بن ورقاء سے کہا تھا اوس وقت عروہ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم



کیا آپ یہ مناسب دیکھتے ہیں کہ اپنی قوم کو امر کا استیصال کر دین کیا آپ نے عرب میں کسی  
 کو سنا ہے جس نے آپ سے پہلے اپنی اصل کا استیصال کیا ہو اور اگر قریش کو غلبہ ہو جائے واللہ  
 میں بہت سے ایسے چہرہ اور اون اخلاط الناس کو دیکھتا ہوں جو اسکے سزاوار ہیں کہ وہ بہاگ  
 جاوین اور آپ کو چوڑ دین ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے سکر عروہ سے کہا انھیں بظہر اللات کیا ہم  
 لوگ بھاگ جاوین گے اور آپ کو چوڑ دین گے عروہ نے پوچھا یہ کون شخص ہے آپ نے فرمایا  
 ابو بکر ہیں عروہ نے کہا سنئے قسم ہے اوس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے اگر تمہارا  
 وہ احسان مجھ پر نہ ہوتا جسکا بدلہ میں نہیں دے سکتا ہوں البتہ میں تمکو جواب دیتا راوی نے  
 کہا عروہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کرنے لگا جسوقت آپ سے کلام کرتا تو آپ کی ریش مبارک  
 کو پکڑتا مغیرہ بن شعبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر کھڑے تھے اونکے پاس تلوار تھی اور سر  
 پر مغفر تھا جسوقت عروہ نے اپنے ہاتھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک کی طرف جھکایا  
 مغیرہ نے تلوار کی کوتاہی اوسکے ہاتھ پر ماری اور کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک سے  
 اپنا ہاتھ پیچھے ہٹا عروہ نے اپنا سر اٹھا کر دیکھا اور پوچھا یہ کون شخص ہے آدمیوں نے کہا مغیرہ  
 بن شعبہ ہیں عروہ نے کہا اے بیوفا کیا میں تیری بے وفائی کے معاملہ میں نہیں دوڑتا پھر تا تھا  
 مغیرہ عہد جاہلیت میں ایک قوم کے ساتھ تھے اونکو قتل کر ڈالا تھا اور اونکے اموال لے لئے  
 تھے پھر اگر مسلمان ہو گئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام جو ہے اوسکو میں قبول کرتا ہوں  
 لیکن مال جو ہے مجھ کو اوس سے کچھ سروکار نہیں ہے پھر عروہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب  
 کو دونوں آنکھوں سے دیکھنے لگا کہا واللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشٹ یا تھوک  
 نہیں پینیکا مگر اصحاب میں سے ایک مرد کے ہاتھ میں وہ گرا اور اوس ریشٹ اور تھوک کو  
 اوس مرد نے اپنے چہرہ اور اپنے جسم پر مل لیا اور جسوقت اپنے اصحاب کو امر کیا اونہوں نے  
 اوسکی طرف سبقت کی اور جسوقت آپ نے وضو کیا تو آپ کے وضو کے باقی پانی پر قریب ہوتے  
 کہ باہم لڑ مرتے اور جسوقت آپ باتیں کرتے تو آپ کے سامنے اصحاب اپنی آوازیں آہستہ

نکالتے اور آپ کی تعظیم کی وجہ سے آپ کی طرف تیز نگاہ سے نہیں دیکھتے تھے عودہ یہ حالات  
 دیکھ کر اپنی قوم کی طرف پلٹ کے گیا اور ان سے کہا اے قوم واللہ میں نے لوگ کسریٰ اور قیصر  
 اور نجاشی کے پاس سفارت کی ہے میں کسی بادشاہ کو بہرگز نہیں دیکھا کہ اسکا اصحاب اسکی تعظیم  
 کرتے ہوں جو تعظیم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب محمد صلعم کی کرتے ہیں اور محمد صلعم نے تمہاری  
 سامنے رشد کا چراغ پیش کیا ہے تم لوگ اسکو قبول کرو بنی کنانہ میں سے ایک مرد تھا  
 اس نے کہا مجھ کو چھوڑ دو میں آپ کے پاس جاتا ہوں آدمیوں نے کہا تو آپ کے پاس  
 جا جبکہ وہ مرفعی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو قریب پہنچا اپنے فرمایا یہ فلاں ہے  
 اور اس قوم سے ہے کہ وہ لوگ قربانی کے اونٹوں کی تعظیم کرتے ہیں ان اونٹوں کو اس کے واسطے  
 بھیجو وہ اونٹ قربانی کے اس کے پاس بھیجے گا اور اس کے سامنے لوگ لبیک کہتے ہوئے  
 آئے جبکہ اس نے قربانی کے اونٹوں اور آدمیوں کو لبیک کہتے ہوئے دیکھا تو اس نے  
 کہا سبحان اللہ ان لوگوں کے واسطے یہ امر سزاوار نہیں ہے کہ بیت اللہ سے رو کر جاوین  
 جبکہ وہ مرد اپنے اصحاب کے پاس پلٹ کر آیا اور اسے کہائے قربانی کے اونٹ دیکھو ان  
 کے قلاوہ ڈال دئے گئے ہیں اور ان کے کوہان چیر کے خون آلود کر دئے گئے ہیں میں  
 مناسب نہیں دیکھتا ہوں کہ بیت اللہ سے وہ لوگ رو کر جاوین ان آدمیوں میں سے  
 ایک مرد جس کا نام مکرز بن جفص تھا کھڑا ہو گیا اور اس نے کہا مجھ کو چھوڑ دو میں رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتا ہوں آدمیوں نے کہا جاؤ جبکہ وہ مرد اصحاب کے قریب آیا  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مکرز ہے یہ مرفا ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کرنے  
 لگا اس درمیان کہ وہ آپ سے باتیں کر رہا تھا ایک سہیل بن عمرو آیا آپ نے اصحاب سے  
 فرمایا تمہارا کام تمپر سہل ہو گیا معمر نے کہا ہے کہ زہری نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ سہیل  
 بن عمرو آیا اور کہا کہ ہمارے اور اپنے درمیان ایک کاغذ لکھ دیجئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 کو بلایا اور اس سے فرمایا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھو سہیل بن عمرو نے کہا الرحمن کو واللہ میں

نہیں جانتا وہ دن ہے لیکن باسک اللہ لکھتے جیسے کہ آپ پہلے لکھا کرتے تھے مسلمانوں نے  
 کہا واللہ ہم باسک اللہ نہیں لکھیں گے مگر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھیں گے نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے کتاب سے فرمایا کہ باسک اللہ لکھو پھر آپ نے فرمایا لکھو یہ وہ امر ہے جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فیصلہ کیا ہے سہیل نے کہا واللہ اگر ہکو یہ علم ہوتا کہ آپ رسول اللہ میں تو ہم آپ کو بیت اللہ  
 سے نہیں روکتے اور نہ آپ سے ہم جنگ کرتے آپ محمد بن عبد اللہ لکھتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 ستر فرمایا واللہ تحقیق میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اور اگر تم میری تکذیب کرتے ہو تو میں محمد بن عبد اللہ  
 لکھتا ہوں زہری نے کہا ہے کہ یہ امر آپ کے اوس فرمانے سے ہوا جو آپ نے فرمایا تھا کہ  
 قریش مجھ سے کسی ایسے بڑے حکام کا سوال نہ کریں گے جس میں اللہ تعالیٰ کی حرمت کی وہ لوگ  
 عظمت کرتے ہوں گے مگر میں ان کو وہ خاص کام دے دوں گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل  
 سے فرمایا کہ یہ ہم اس شرط پر لکھ دیتے ہیں کہ تم لوگ ہمارے اور بیت اللہ کے درمیان حائل نہ ہو  
 ہم بیت اللہ کا طواف کریں سہیل نے ستر کر لیا اللہ یا اللہ کہ آپ بیت اللہ کا طواف کریں اہل عرب  
 یہ باتیں کر رہے تھے کہ ہم ہر برستی سے پکڑے گئے لیکن سال آئندہ کو یہ ہو گا کہ آپ بیت اللہ کا طواف  
 کریں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد نامہ لکھ دیا سہیل نے یہ کہا کہ یہ عہد نامہ اس شرط پر  
 رہے گا کہ ہم لوگوں میں سے کوئی آدمی آپ کے پاس نہیں آئے گا اگرچہ وہ آپ کے دین پر ہو گا مگر آپ  
 اوس کو ہماری طرف پہرہ دین گئے سہیل کی یہ بات ستر مسلمانوں نے کہا سبحان اللہ یہ کیونکر ہو گا کہ  
 مسلمان آدمی مشرکین کی طرف پہرہ اچھے گا جو وہ اسلام کی حالت میں آئے گا لوگ اسی گفتگو  
 میں تھے کہ یکایک ابو جندل بن سہیل بن عمرو آیا اور وہ بیرون کی وجہ سے آہستہ چل رہا تھا اور وہ  
 اسفل مکہ سے نکل کر آیا تھا وہ یہاں تک کہ اوس نے اپنی آپ کو مسلمانوں کے درمیان ڈال دیا سہیل  
 نے کہا اے محمد یہ اول وہ شخص ہے جس پر میں آپ سے فیصلہ کرتا ہوں آپ اس کو میری طرف پہرہ دیجئے  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم نے اب تک کتاب کو جاری نہیں کیا ہے سہیل نے کہا واللہ اس  
 وقت کسی شے پر آپ سے میں کبھی صلح نہ کروں گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل سے فرمایا اس کو

میرے واسطے اجازت دید و سہیل نے کہا میں اجازت دینے والا نہیں ہوں آپ کو اسکا اختیار ہے کہ اجازت دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تم اجازت دو سہیل نے کہا میں ایسا کرنے والا نہیں ہوں مگر زنے کہا ہم نے آپ کے واسطے اسکو اجازت دی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ابو جندل نے کہا اے معشر مسلمین میں ایسے حال میں مشرکین کی طرف پیہر دیا جاؤں کہ مسلمان آیا ہوں کیا تم لوگ اون تکالیف اور صدمات کو نہیں دیکھتے ہو جو مجھ پر گزرتے ہیں ابو جندل کو اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں سخت عذاب دیا گیا تھا عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور میں نے آپ سے پوچھا کیا آپ نبی اللہ صریح حق نہیں ہیں آپ نے فرمایا بیشک میں نبی اللہ صریح حق ہوں میں نے پوچھا کیا ہم لوگ حق پر نہیں ہیں اور ہمارے دشمن باطل پر نہیں ہیں آپ نے فرمایا بیشک ایسا ہی ہے کہ تم حق پر ہو اور وہ باطل پر ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے کہا جب یہ ہے تو ہم دین میں دنائت کی باتیں کیوں اختیار کریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتا ہوں اللہ تعالیٰ میرا ناصر ہے میں نے عرض کی کیا آپ ہم سے یہ نہیں فرماتے تھے کہ ہم لوگ بیت اللہ میں آویں گے اور اسکا طواف کریں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک میں نے تمکو یہ خبر دی تھی کہ ہم بیت اللہ میں آویں گے میں نے کہا نہیں آویں گے آپ نے فرمایا تم بیت اللہ میں آئیو الے ہو اور اسکا طواف کر نیوالے ہو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور میں نے اون سے پوچھا اے ابوبکر کیا یہ اللہ تعالیٰ کے نبی برحق نہیں ہیں ابوبکر الصدیق نے کہا بیشک آپ نبی برحق ہیں میں نے اون سے پوچھا کیا ہم لوگ حق پر اور ہمارے دشمن باطل پر نہیں ہیں ابوبکر نے کہا بیشک تم لوگ حق پر ہو اور تمہارے دشمن باطل پر ہیں میں نے کہا جب ایسا ہے تو پھر ہم دین میں دنائت کیوں اختیار کریں ابوبکر الصدیق نے کہا اے مرد آپ رسول اللہ صریح حق ہیں اور آپ اپنے رب کی نافرمانی نہیں کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ آپ کا ناصر ہے تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب پکڑے رہو اور شک نہ کرو واللہ آپ حق پر ہیں میں نے ابوبکر الصدیق سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہم سے یہ باتیں نہیں کہتے تھے کہ ہم بیت اللہ میں آویں گے اور اسکا طواف کریں گے ابوبکر صدیقؓ نے کہا بیشک آپؐ نے فرمایا تھا کیا تم کو یہ خبر دی تھی کہ آپ اس سال بیت اللہ میں آویں گے میں نے کہا یہ خبر نہیں دی تھی ابوبکرؓ نے کہا تم بیت اللہ میں آؤ گے اور اسکا طواف کرو گے زہریؒ نے فرمایا کہ عمرؓ نے کہا کہ میں نے ان باتوں کے لئے بہت سے عمل کئے یعنی غلام آزاد کئے روزے رکھے صدقہ دئے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسی باتیں کیوں کیں۔ راوی نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتابتِ قضیہ سے جب فراغت پائی آپؐ نے اپنے پیڑھ صاحب سے فرمایا تم لوگ اٹھو اور اونٹوں کو ذبح کرو اور ہر اپنے سر کے بال منڈاؤ راوی نے کہا واللہ اون لوگوں میں سے کوئی آدمی نہیں کھڑا ہوا یہاں تک کہ آپ نے تین یا ربی کہا کہ تم لوگ اپنا اونٹ ذبح کرو اور سر منڈاؤ جبکہ اصحاب میں سے کوئی نہیں اٹھا آپ ام سلمہؓ کے پاس داخل ہوئی اور آدمیوں کی جو حالت آپؐ نے دیکھی تھی اسکو ام سلمہ سے بیان کیا ام سلمہ نے پوچھا اے نبی اللہ کیا آپ اس امر کو دوست رکھتے ہیں آپ باہر چائے پہراون آدمیوں میں سے کسی شخص کیساتھ بات نہ کیجئے یہاں تک کہ آپ اپنے قربانی کے اونٹ ذبح کیجئے اور اپنے بال منڈے والے کو بلائیے سو وہ آپ کے بال منڈے آپ باہر نکلے اور آپؐ نے کسی سے بات نہیں کی یہاں تک کہ اپنے کرنے کے کام کئے آپؐ نے اونٹ ذبح کئے اور اپنی بال منڈے والے کو بلا یا اس نے آپ کے بال منڈے جبکہ اصحاب نے یہ دیکھا کہڑے ہو گئے اور اونہوں نے قربانی کے اونٹ ذبح کئے اور بعض بعض کے بال منڈے لگا کر قربت تھا کہ ہجوم سے بعض بعض کو قتل کر ڈالے پہر مومن عورتیں آمین اللہ تعالیٰ فیہ نازل فرمایا یا ایہا الذین امنوا اذا جاءکم المؤمنات مهاجرات فاستنھنن الھن اللہ اعلم بایمانھن یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا قول عصم الکو آخر تک پہونچا اوسدن عمرؓ نے اپنی اون دو عورتوں کو طلاق دیدی جو شرک کی حالت میں تھیں اون دو تو عورتوں میں سے ایک عورت نے معاذ بن ابی سفیان سے نکاح کر لیا اور دوسری عورت نے صفوان بن امیہ سے پہرنی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی طرف چلے آپ کے پاس ابوبصیر آئے جو قریش میں سے ایک مرد تھے اور وہ مسلمان تھے قریش نے ابوبصیر

کی طلب میں دو مردوں کو بھیجا انہوں نے کہا کہ آپ نے ہم سے جو عہد کیا ہے یہ وہی عہد ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بصیر کو اون دونوں کے حوالہ کر دیا وہ دونوں ابو بصیر کو لیکر نکلے یہاں تک کہ دونوں ذوالحلیفہ میں پہنچے پھر وہ اتر پڑے اور اپنی پاس کے خیمے کہا رہتے ابو بصیر نے اون دونوں میں سے ایک سے کہا اے فلان میں تیری اس تلوار کو گمان کرتا ہوں کہ جید ہے دوسرے مرد نے اسکو کہنے لیا اور کہا بیشک واللہ یہ تلوار جید ہے میں نے اس کو آزمایا ہے اور ہر مین نے آزمایا ہے ابو بصیر نے اس سے کہا مجھ کو یہ تلوار دکھاؤ میں اسکو دیکھوں اس نے ابو بصیر کو اس کے دیکھنے کا موقع دیا ابو بصیر نے وہ تلوار اس مرد کے ماری یہاں تک کہ وہ ٹھنٹھا ہو گیا اور دوسرا مرد ہبا گیا اور میتہ منورہ میں آیا اور مسجد میں داخل ہو کر دوڑ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وقت اسکو دیکھا فرمایا اس مرد نے کوئی خوفناک امضرہ در دیکھا ہے جبکہ وہ مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پہنچا اس نے کہا واللہ میرا دوست قتل کیا گیا اور میں ہی ضرور مقتول ہوں اتنے میں ابو بصیر آگے اور انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ واللہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذمہ کو پورا کر دیا آپ نے جبکہ قریش کی طرف پہیر دیا پھر اللہ تعالیٰ نے اون سے مجھکو نجات دیدی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ول امہ فرمایا اور یہ فرمایا کہ یہ شخص آتش جنگ کا بھڑکانے والا ہے اگر اسکا کوئی معین ہو تا جبکہ ابو بصیر نے یہ سنا اس نے یہ پہچان لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو قریش کی طرف پہیر دینگے ابو بصیر پہیر سے نکلے اور دریا کے کنارے آئے راوی نے کہا ہے کہ ابو جندل بن سہیل قریش کے ہاتوں سے چوٹ کے ہماگ گئے اور ابو بصیر سے جا ملے قریش میں سے کوئی ایسا مرد جو مسلمان ہو جا تا نہیں نکلتا مگر ابو بصیر سے جا ملتا تھا یہاں تک کہ انہیں سے ایک گروہ جمع ہو گیا واللہ قریش کے کسی قافلہ کو وہ لوگ نہیں سننے کہ شام کی طرف جا رہے مگر اس کے حائل ہوتے اور اہل قافلہ کو قتل کر ڈالتے اور اونکو مال اور متاع لے لیتے تھے قریش نے عاجز آ کے آدمیوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور آپ سے اللہ تعالیٰ کے طفیل اور حق قرابت سے سوال کرتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ آپ اون لوگوں کے پاس کسی کو بھیجے جو شخص آپ کے پاس آئیگا اسکو امن سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو اون کے

پاس بھیجا اور اللہ تعالیٰ عزوجل نے یہ نازل فرمایا وہو الذی کف ایہیم عنکم وایہکم عنہم بطین مکہ حتی  
 بالغ حمیۃ اہل جاہلیۃ اہل جاہلیۃ کی حمیت یہ تھی کہ انہوں نے یہ اقرار نہیں کیا کہ آپ رسول اللہ ہیں  
 اور انہوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ اقرار نہیں کیا اور رسول اللہ اور بیت اللہ کو درمیان  
 وہ حایل ہوئے۔

احمد اور نسائی نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح کہا ہے عبد اللہ  
 بن مغفل سے روایت ہے کہ آپ کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اوس درخت  
 کی جڑ میں تھے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں لیا ہے اوس درخت کی شاخیں رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر جھکی ہوئی تھیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سہیل بن عمرو رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا بسم اللہ  
 الرحمن الرحیم لکھو سہیل نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا ہم جڑ میں کو نہیں پہچانتے اور نہ رحیم کو  
 ہمارے قضیہ میں وہ شے لکھو جس کو ہم پہچانتے ہیں کہا یا سہیل اللہم لکھو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ  
 لکھا ہذا ماصالح علیہ محمد رسول اللہ اہل مکہ سہیل نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ لیا اور رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے خطاب کر کے کہا کہ اگر آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو ہم نے آپ پر ظلم کیا ہے اے اموی آپ ہمارے  
 قضیہ میں وہ شے لکھو جس کو ہم پہچانتے ہیں سہیل نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا یہ لکھو ہذا ماصالح علیہ محمد  
 بن عبد اللہ اس درمیان کہ ہم لوگ انہیں باتوں میں تھے کہ یکایک تیس جوان نکلے جن کے پاس  
 ہتھیار تھے انہوں نے ہمارے مندرستہ شورش کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونپر بدوہاکی اللہ تعالیٰ  
 نے اونکو بہرہ کر دیا اور اس حدیث میں حاکم کا یہ لفظ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اون کی بینائیوں کو لین  
 ہم لوگ اون کی طرف اوٹے اور ہم نے اونکو پکڑ لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے پوچھا  
 کیا تم لوگ کسی کے عہد میں آئے ہو یا کسی نے تمہارے لئے امان گردانی ہے اون جو انہوں نے  
 کہا یہ دونوں امر نہیں ہیں آپ نے یہ سن کر اون کا راستہ چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ نے یہ نازل فرمایا وہو الذی  
 کف ایہیم عنکم۔

مسلم نے جابر رضی عنہ سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ کون شخص ثقیۃً اُمّار پر چڑھے گا جو شخص اوس پر چڑھے گا اوسکے اوتنے گناہ معاف کئے جائیں گے جتنے گناہ بنی اسرائیل کے معاف کئے گئے تھے اول جو لوگ اوس پشتہ پر چڑھے وہ بنی خزرج کے سوار تھے پس دوسری آدمیوں نے پیش قدمی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک شخص تم میں کا بخشا گیا ہے مگر ایک شخص نہیں بخشا گیا جو وہ سرخ اونٹ والا ہے ہم نے اوس سے کہا تو آؤ تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے واسطے مغفرت کی دعا کریں اوس نے کہا واللہ اگر میں اپنا گم ہوا اونٹ پاؤں گا تو مجھ کو وہ اس سے زیادہ دوست ہے کہ تمہارے صاحب میرے واسطے مغفرت چاہیں وہ ایک مرد تھا جو اپنے گم ہوئے اونٹ کے نشان پوچھ رہا تھا۔

ابونعیم نے ابوسعید اخدری سے روایت کی ہے کہا ہر گم ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عام حدیبیہ میں گئے جس وقت ہم عسفان میں تھے ہم آخرات میں چل دیئے یہاں تک کہ ہم عقبہ ذات النخل پر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پشتہ کی مثل آج کی رات اوس دروازہ کی مثل ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے فرمایا تھا ادخلوا الباب سجداً وقولوا حطّہ نغفر لکم خطایکم آج کی رات اس پشتہ سے کوئی شخص نہیں اترے گا مگر اوسکی مغفرت کیجائے گی جبکہ ہم اوس پشتہ پر چڑھ کے اترے تو ہم وہاں پر ٹھہر گئے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی قریب ہے کہ قریش کے لوگ ہمارے آگوں کو دیکھیں گے آپ نے فرمایا وہ لوگ ہرگز تم کو نہیں دیکھیں گے جبکہ ہم صبح کو اٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلکے صبح کی نماز پڑھائی پھر آپ نے فرمایا قسم ہے اوس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے آج کی رات کل شتر سواروں اور اسپ سواروں کی مغفرت کی گئی مگر ایک چوٹا شتر سوار نہیں بخشا گیا اوس کی طرف قوم کے مرد متوجہ ہوئے وہ اون میں سے نہ تھا ہم اوس مرد کو دیکھنے کے واسطے گئے یکا یک ہم نے ایک اعرابی کو قوم کے درمیان پایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے کہ ایک ایسی قوم آتی ہے کہ تم لوگ اپنے اعمال کو اونکے اعمال کے مقابلہ میں



حقیر سمجھو گے ہم نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں کیا وہ لوگ قریش ہیں آپ نے فرمایا قریش  
 نہیں ہیں لیکن وہ اہل یمن ہیں جن کے فواد زیادہ رقیق اور قلوب زیادہ نرم ہیں ہم نے پوچھا  
 یا رسول اللہ کیا وہ لوگ ہم سے اچھے ہیں آپ نے فرمایا کہ اگر کسی کے پاس سونے کا پہاڑ ہو اور وہ  
 اوسکو خرچ کرے تمہارے ایک شخص کے مدد اور اسکے آدھے کا ثواب نہ پائے گا آگاہ ہو جاؤ  
 یہ فرق اوس شے کا ہے جو ہمارے درمیان اور آدمیوں کے درمیان ہے لامستوی بنکمن الفسق  
 قبل الفتح وقاتل آخر آیت تک۔

ابو نعیم نے واقدی سے روایت کی ہے کہ اسے عمرو بن عبید نے کہا کہ تم ثنیہ ذات النخل کا  
 قصد کر کے اوسکے پاس آئے واللہ اگر میرا نفس تنہا نہ ہو کہ اوسکا قصد کرتا تو وہ ثنیہ ایک تسمہ کی  
 مثل تھا وہ اتنا وسیع ہو گیا کہ گویا وہ بڑا وسیع راستہ تھا اس رات میں اوسکی وسعت سے کل آدمی  
 صاف بستہ چلتے پھرتے تھے اور اوس رات کو وہ ثنیہ یہاں تک روشن ہو گیا تھا کہ گویا ہم لوگ چاندنی  
 میں تھے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو اوتھے آپ نے فرمایا کہ آج کی رات کل شتر سواروں  
 کی اللہ تعالیٰ نے مغفرت کی مگر ایک چوڑے شتر سوار کی مغفرت نہیں کی جو سرخ اونٹ پر سوار تھا  
 قوم کے لوگ اوسکی طرف متوجہ ہوئے وہ اونہیں سے نہیں تھا لشکر میں وہ شتر سوار ڈھونڈ رہا گیا  
 یکا یک وہ نبی ضمرہ سے پایا گیا جو دریا کے کنارہ رہتے ہیں اوس سے کسی نے کہا کہ تو رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے پاس جا تیرے واسطے مغفرت چاہیں گے اوس نے کہا کہ میرا اونٹ زیادہ اس سے بھگمو  
 اہم ہے کہ تمہارے صاحب میرے واسطے مغفرت کی دعا کریں یکا یک وہ ایسے حال میں پایا گیا کہ  
 اوس نے اپنے اونٹ کو گر کر دیا تھا اپنے اونٹ کو لشکر میں ڈھونڈ رہا تھا لشکر میں جب نہیں پایا تو  
 اوس نے لشکر کو برہی سمجھا اور اوسکے ڈھونڈنے کو چلا گیا اوس درمیان کہ وہ جبال سلع میں تھا  
 یکا یک اوس کے جوتے نے اوسکو پسلا دیا وہ پہاڑ پر سے گر پڑا اور گر گیا اوسکا علم کسی کو نہ ہوا  
 یہاں تک کہ اُسکو درندوں نے کھالیا۔

بخاری جے ۱۲ سے روایت کی ہے کہ تم لوگ فتح مکہ کو فتح شمار کرتے ہو مگر فتح ایک فتح

تھی اور ہم لوگ اور بیعت الرضوان کو فتح شمار کرتے ہیں جو یوم حدیبیہ میں لی گئی تھی ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چودہ سو آدمی تھے اور حدیبیہ ایک کنواں ہے ہم نے اس کا سبب پانی کینچ لیا تھا اور ہم نے اوسمین ایک قطرہ نہیں چھوڑا تھا یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ اوس کنوی کے پاس تشریف لائے اور اوس کے کنارہ پر بیٹھ گئے پھر آپ نے پانی کا ایک برتن منگایا اور آپ نے وضو کیا پھر آپ نے زکلی کی اور دعا مانگی پھر آپ نے اوس پانی کو اوس کنوے میں ڈال دیا ہم نے اوس کنوے کو تھوڑی دیر چھوڑ دیا پھر اوس کنوے نے جتنا پانی ہم نے اور ہمارے اونٹوں نے چاہا اوتا ہکھو اور اونٹوں کو دیکر ہکھو پھیر دیا۔ اور اسی حدیث کی روایت بخاری نے دوسری وجہ سے براء سے کی ہے اوس میں یہ ہے کہ ہم لوگ ایک ہزار چار سو یا اس سے اکثر تھے۔ اور اس حدیث کی روایت احمد اور طبرانی اور ابو نعیم نے کی ہے اور اس میں یہ ہے کہ میں ڈول کو اوتھا کر آپ کے پاس لے گیا آپ نے اوس میں اپنی دست مبارک کو غوطہ دیا اللہ تعالیٰ نے جو کچھ چاہا کہ آپ پڑھیں آپ نے پڑھا پھر میں نے ڈول کا پانی کنوے میں ڈال دیا ہم لوگوں میں جو آخر شخص تھا اوس نے اپنے کپڑے غرق ہونے کے خوف سے اوتا رہے پھر وہ کنواں ایسا جاری ہوا کہ ایک نہر ہو گئی۔

مسلم نے سلمہ بن اکوع سے روایت کی ہے کہا ہر کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کو آئے اور ہم لوگ چودہ سو تھے اوس کنوے پر پیاس بکریاں تھیں جن کو وہ سیراب نہیں کر سکتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کنوے پر بیٹھ گئے یا آپ نے دعا فرمائی یا لعابِ دہن مبارک اوس میں ڈالا اوس کنوے نے جوش مارا ہم لوگوں نے پانی پیا اور ہم نے دوسروں کو پانی پلایا اور یہی ہے اس حدیث کی مثل عروہؒ سے روایت کی ہو کہا ہے کہ اوس کنوے نے پانی سے جوش مارا یہاں تک کہ آدمی اٹھین سے اپنے چلو کوڑن سے پانی لیتو تھے اور وہ کنوے کے کنارہ پر بیٹھے ہوئے تھے۔

ابو نعیم نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے انہوں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

حدیبیہ میں اترے اوسکا پانی منقطع ہو گیا تھا اور یہ واقعہ شدید گرمی میں واقع ہوا قوم کے لوگ کثرت سے تھے آپ نے ہاتھ منھ دھوئے کا برتن مانگا اور اپنے ڈول میں وضو کیا اور اپنے ذہن مبارک کی کلی کر کے کنوے میں ڈال دی پانی جاری ہو گیا اوسوقت آدمی کنوے کو لب پر مٹھے ہو کر تھے اور وہ اپنے برتنوں میں پانی لیتے تھے۔

ابونعیم نے واقعی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ناجیہ بن الاعمش کہتے تھے کہ جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پانی کی قلت کی شکایت کی گئی آپ نے مجھ کو بلایا اور اپنے ترکش سے ایک تیر نکالا اور مجھ کو دیا اور کنوے کے پانی کا ایک ڈول مانگا اور اپنے وضو کیا پھر آپ نے اپنے دہان مبارک میں کلی کی پھر اوسکو ڈول میں ڈال دیا پھر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ ڈول کو لیکر کنوے میں اترو اوسکو کنوے میں ڈالو اور اوسکا پانی تیر سے کہو وہ کنوے میں نکالو میں نے حسب الارشاد عمل کیا قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے قریب نہ تھا کہ میں کنوے سے نکلون پانی مجھ کو دیا رہا تھا اور کنوان ایسا ابلا جیسے ہانڈی او بل پڑتی ہے یہاں تک کہ پانی سے بھر گیا اور اپنے کناروں سے برابر ہو گیا اوس کے اطراف سے آدمی اپنے چلوؤں میں پانی لیتے تھے یہاں تک کہ اول سے آخر تک سب سیراب ہو گئے اور اوس دن پانی پر پنا فقین میں سے ایک گروہ تھا منافقین اوس پانی کو دیکھ رہے تھے جو سیرابی سے جیسے جوش مار رہا تھا اوس بن خولی نے عبداللہ بن ابی سے کہا اے ابو احباب تیرا بھلا ہو گیا تیرے واسطے وہ وقت نہیں آیا کہ جس حالت پر تو ہے تو اوسکو دیکھ کیا اسکے بعد کچھ شبہ ہے ہم کنوے پر ایسے حال میں اترے جسکا پانی چلوؤں سے تھوڑا تھوڑا لیتے تھے قعب میں پانی کا ایک گھونٹ بھی نہیں نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈول میں وضو کیا اور اوس میں کلی کی پھر اوس پانی کو کنوے میں ڈال دیا وہ پانی کنوے کو حرکت میں لایا اور اوس میں بلبے پیدا کئے کنوے نے سیرابی کے ساتھ ہوش مارا ابن ابی نے سنکر کہا ہم نے اسکی مثل دیکھا ہے اسنو ابن ابی سے کہا فبحمک اللہ و قبح رایک ابن ابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ارادہ

کر کے آیا اوس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ آج کے دن تو نے جو شے دیکھی ہے؟  
وہ کہان ہے اوس نے کہا اسکی مثل میں نے ہرگز نہیں دیکھی آپ نے اوس سے پوچھا تو نے  
جو کچھ کہا وہ کس واسطے کہا ابن ابی نے کہا میں استغفار کرتا ہوں اوس کے بیٹے نے کہا یا رسول اللہ  
آپ اس کے واسطے دعا میں مغفرت فرمائیے آپ نے اوس کے لئے دعا سے مغفرت کی۔

ابونعیم نے اس حدیث کی روایت بطریق موصول دوسری وجہ سے ناجیہ بن جندب سے  
کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ حدیبیہ میں اترے اور وہ ایسا کنواں تھا جسکا سب پانی نکال لیا گیا  
تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ترکش میں سے ایک تیر نکال کر اوس کنوے میں ڈال دیا پھر  
آپ نے لعاب دہن مبارک ڈال دیا پھر آپ نے دعا کی اوس کے چشے ابل پڑے یہاں تک کہ اگر ہم چاہتے  
تو اپنے چلو سے پانی لے لیتے۔

بخاری نے جابر رضی سے روایت کی ہے کہا ہوا کہ یوم حدیبیہ میں آدمی پیاسے ہو گئے اسوقت  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پانی کا آنچرہ تھا آپ نے اوس سے وضو کیا پھر آدمی کو  
پاس آئے اور ان سے پوچھا تمہارا کیا حال ہے انہوں نے کہا ہمارے پاس اتنا پانی نہیں  
کہ ہم اوس سے وضو کریں اور پی سکیں مگر وہی پانی ہے جو آپ کے آنچرہ میں ہے نبی صلی اللہ علیہ  
وسلم نے اپنے دست مبارک کو آنچرہ میں رکھ دیا پانی آپ کی انگلیوں سے اوبٹنے لگا جیسے  
چشموں سے اوبٹتا ہے ہم نے وہ پانی پیا اور وضو کیا سالم بن ابی الجعدی نے کہا ہے میں جابر سے  
پوچھا اوس دن تم کتنے آدمی تھے جابر نے کہا اگر ایک لک آدمی ہوتے تو وہ پانی ہلکوا کافی ہوتا ہم  
پندرہ سو آدمی تھے اس حدیث کی جابر سے اور بہت طریق میں بھی وغیرہ علمائے کرام نے کہا ہے کہ  
انگلستان مبارک سے پانی کا نکلنا متعدد بار واقع ہوا ہے اور میں اس کے واسطے اون احادیث میں  
جو آگے آئیں گی ایک باب منعقد کروں گا۔

مسلم نے سلمہ بن الاکوع سے روایت کی ہے کہا ہوا کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ساتھ ایک غزوہ میں گئے ہلکے ہو کر سے نہایت تکلیف ہوئی ہم نے یہ قصد کیا کہ ہم سواری

کے اپنے بعض اونٹ و بکری کڑالین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلکوا فرمایا تھے اپنی توشہ دان جمع کئے اور ایک چمڑہ ہم نے بچایا اوس چمڑے پر قوم کے توشہ جمع ہوئے راوی نے کہا میں توشوں کے دیکھنے کے لئے اپنی گردن بلند کی تاکہ یہ اندازہ کروں کتنے جمع ہوئے ہیں میں نے اندازہ کیا تو بہتہ کو بھیڑ کے جھکی مثل مسلم ہوئے اور ہم چودہ سو آدمی تھے ہم نے کہا ناکھایا میا تنگ کہ ہم سب سیر ہو گئے پھر ہم نے اپنی توشہ دانوں کو بہر لیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا وضو کا پانی ہے ایک مرد اپنا ٹوٹا پانی کا لیکر آپ کے پاس آیا اوس میں تھوڑا پانی تھا اوس پانی کو آپ نے قدح میں ڈالا اور ہم سب نے وضو کیا ہم چودہ سو آدمی تھے اوس کو کثرت سے جٹو رہے تھے۔

بہیقی نے ابن شہاب کے طریق سے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہا ہر جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ سے پلٹے تو آپ کو بعض اصحاب نے آپ کے گفتگو کی کہ یہ کو بہوک کی تکلیف ہے اور آدمیوں کے پاس سواری کے اونٹ ہیں آپ ہمارے واسطے او کو فروج کیجئے تاکہ ہم اونکے گوشت کھاویں اور اون کی چربیوں سے تدبیر کریں اور اونکے چمڑوں سے جوڑ بناویں عمر نے کہا یا رسول اللہ ایسا نہ کیجئے اگر آدمیوں کے ساتھ بقیہ اونٹ سواری کے ہیں گے تو بفضل ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمیوں سے فرمایا کہ تم لوگ اپنے چمڑے اور اپنی عبائیں بچا دو آدمیوں نے ویسا ہی کیا پھر آپ نے فرمایا جس شخص کے پاس باقی توشہ اور کھانا ہے تو وہ اوس کو چمڑوں اور عبائوں پر کھیر دے اپنے اونکے واسطے دعا فرمائی پھر اون سے فرمایا اپنا اپنے برتن نزدیک لاو وہ لوگ برتن لائے اور جب قدر اللہ تعالیٰ نے چاہا اونہوں نے توشہ لے لیا۔

ابن سعد نے اور حکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بہیقی اور ابو نعیم نے ابی عمرۃ الانصاری سے روایت کی ہے کہا ہے ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے آدمی ہو کے ہو گئے اونہوں نے اپنے اونٹ و بکری کے واسطے آپ سے اجازت چاہی حضرت عمر نے عرض کی یا رسول اللہ جس وقت ہم لوگ کل کے دن دشمن سے مقابلہ کریں گے اور

ہم بہو کے اور پیادہ پاہونگے ہم کیا کرینگے لیکن اگر آپ مناسب دیکھتے ہیں تو آدمیوں کو بلائیے کہ وہ اپنے بقیہ توشون کو لے کر آئیں اور آپ اون توشون کو جمع فرما دیں پھر آپ اللہ تعالیٰ سے اون توشون میں برکت کے واسطے دعا فرما دیں اللہ تعالیٰ آپ کی دعا سے ہم کو گون کو مقصود کو پہونچا دے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمیوں کو اون کے بقیہ توشون کے ساتھ بلایا آدمی ایک مٹی طعام اور ایک مٹی سزیادہ لارہے تھے اور انہیں کا علاوہ شخص تھا کہ ایک حصاع تم لایا تھا آپ نے اوس سب کو جمع کیا پھر آپ کھڑے ہو گئے جن کلمات سے اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ آپ دعا مانگیں آپ نے دعا مانگیں پھر اپنے اہل لشکر کو اون کے برتنوں کے ساتھ بلایا اور حکم دیا کہ لوگوں کو کہنا تا دیں لشکر میں کوئی برتن باقی نہیں رہا مگر اوسکو ہر ایک نے بہر لیا اور جتنا جمع ہوا اتنا اوسکی مثل باقی رہ گیا یہ واقعہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طور سے ہنسے کہ آپ کی کھلیاں ظاہر ہو گئیں اور آپ نے فرمایا اللہ ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ ان دونوں کلموں کے ساتھ کوئی مؤمن اللہ تعالیٰ سے نہیں ملے گا مگر دوزخ سے وہ روک دیا جائیگا۔

بزار اور طبرانی اور بیہقی نے ابی خنیس الغفاری سے روایت کی ہے کہ اسے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تہامہ کو گیا یہاں تک کہ جس وقت ہم لوگ عسکان میں تھے آپ کے اصحاب آئے اور کہا کہ بہو ک نے ہمکو نہایت تکلیف دی ہے آپ ہمکو ہمارے سواری کے اونٹوں کے واسطے اجازت دیجئے کہ ہم اونکو کھا دیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ اگر یہ آدمی اپنے سواری کے اونٹ کھا لیں گے تو کس شے پر سوار ہوں گے لیکن آپ اون کو یہ حکم دین کہ وہ بقیہ توشہ اپنے ایک کھڑے میں جمع کریں پھر آپ اون کے واسطے اللہ تعالیٰ سے دعا فرما دیں آپ نے اونکو حکم دیا اونہوں نے اپنے توشے جمع کئے پھر آپ نے دعا کی پھر آپ نے فرمایا کہ اپنے برتن لے کر آؤ وہ برتن لائے اور ہر ایک آدمی نے اپنا برتن بہر لیا۔

بیہقی نے عروہ سے یوں روایت کی ہے کہ اسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت حدیبیہ میں اترے آپ نے عثمان کو قریش کے پاس بھیجا اور اون سے فرمایا کہ قریش کو خبر کر دو کہ ہم جنگ

کے واسطے نہیں آئے ہیں اور ہم عمرہ کے واسطے آئے ہیں اور اون کو اسلام کی دعوت دو اور عثمانؓ سے آپ نے فرمایا کہ مکہ میں مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کے پاس جاؤ اور انکو فتح کی بشارت دو اور اون کو یہ خبر کر دو کہ اللہ تعالیٰ بہت سرعت کر نیا لایا ہے کہ اپنے دین کو مکہ میں ظاہر کرے یہاں تک کہ مکہ میں ایمان کو نہ چھپائیں گے عثمانؓ قریش کے پاس گئے اور انکو نبیؐ کی اونمون فی اسلام سے انکار کیا اور جنگ کا قصد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کے واسطے آدمیوں کو بلایا اور منادی کرنے والے نے یہ ندا کی آگاہ ہو جاؤ کہ روح القدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نازل ہوئے ہیں تم لوگ بیعت کے واسطے آؤ مسلمانوں نے آپ سے اس شرط پر بیعت کی کہ کبھی نہیں بہا لیں گے مشرکین کو رعب ہوا مشرکین نے مسلمانوں میں سے جن آدمیوں کو بہن رکھ لیا تھا اون کو بھیڑا اور صلح کی طرف بلایا مسلمانوں نے جو کہ حدیبیہ میں تھے قبل اسکے کہ حضرت عثمان پلٹ کے آوین یہ کہا کہ عثمان بیت اللہ کی طرف علیحدہ چلے گئے اور اوسکا طواف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منکر فرمایا میں گمان نہیں کرتا ہوں کہ عثمان نے ایسے حال میں بیت اللہ کا طواف کیا ہو کہ ہم اس جگہ روک دئے گئے ہوں حضرت عثمان پلٹ کے آئے آدمیوں نے اون سے پوچھا کیا تم نے بیت اللہ کا طواف کیا حضرت عثمان نے کہا کہ تم لوگوں نے مجھ پر جو گمان کیا ہے وہ بڑا گمان ہے قسم ہے اوس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر میں مکہ میں ایک سال مقیم ہو کر ایسے حال میں ٹھہرتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں مقیم ہوتے میں بیت اللہ کا طواف نہ کرتا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکا طواف کرتے قریش نے مجھ کو بیت اللہ کے طواف کے واسطے بلایا مٹے انکار کر دیا یہ سنکر مسلمانوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہم سے زیادہ عالم ہیں اور گمان میں ہم سے احسن ہیں۔

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہ اسے کہ مجھ سے زید بن سفیان نے

محمد بن کعب سے یہ حدیث کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس صلح کے کاتب حضرت علی

ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا کہ لکھو بڑا ماصالح محمد بن عبد اللہ  
 سہیل بن عمرو حضرت علیؓ کے توفیق کر رہے تھے اور لکھنے سے انکار کرتے تھے مگر محمد رسول اللہؐ لکھنا چاہتے  
 تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لکھو لکھو ان چیزوں کی مثل جبریلؑ کی خواہش ایسی حالت میں پوری کرتا ہو کہ تم  
 ابن سعد نے مجمع بن یعقوب سے یعقوب بنے اپنی روایت کی ہے کہ اس وقت جبکہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب روک رہے تھے آپ نے ان کو اپنے اور اصحاب کے حدیبیہ میں سر  
 کے بال منڈوائے اور اونٹ ذبح کئے اللہ تعالیٰ نے آندھری کو بھی دیا اوس نے اونکے بال اوٹھاؤ اور  
 حرم میں اون کو ڈال دیا۔

احمد اور بیہقی نے ابن حبان سے روایت کی ہے کہ ہر کہ یوم حدیبیہ میں ستر اونٹ قربانی کو گئے  
 جبکہ وہ اونٹ بیت اللہ سے روک رہے تھے تو ایسے روز تھے جیسے اپنی اولاد کے اشتیاق میں  
 روتے ہوں۔

واقفی نے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے روایت کی ہے کہ اس وقت کہ حویطب بن عبد العزی  
 یہ کہتا تھا کہ حیو قت میں حدیبیہ کی صلح سے پہلے جبکہ یہ کامل یقین تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قریب  
 میں غالب ہو جاویں گے۔

بیہقی نے ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ سے  
 آئے ایک رات ہمارے روک دیا اور آپ نے پوچھا ہماری حراست کون شخص کرے گا میں نے عرض کی میں  
 حراست کروں گا آپ نے فرمایا تم سو جاؤ گے پھر آپ نے پوچھا کون شخص ہماری حراست کرے گا میں نے  
 عرض کی میں حراست کروں گا آپ نے فرمایا تم ہی حراست کرو میں نے قوم کی حراست کی یہاں تک کہ  
 جس وقت اول صبح کا چہرہ نمودار تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول نے کہ تم سو جاؤ گے مجھ کو  
 پالیا میں سو گیا اور میں نہیں جا گا مگر وہ بچے سب جبکہ تم لوگ یہ ارہوئے رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اگر چاہتا کہ تم لوگ نماز پڑھتے سے غافل ہو کر نہ سو جاؤ تو تم لوگ نہیں  
 سو تے لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا کہ یہ امر اون آدمیوں کے واسطے ہو جو تمہارے بن آدمیوں کو



(یعنی نماز سے سو جاوین اور اوسکو قضا کریں) پھر آپ کھڑے ہو گئے جیسے کہ آپ کرتے تھے ویسے ہی آپ نے کیا (یعنی وضو کیا نماز قضا کی) پھر آپ نے فرمایا کہ جو شخص میری امت کا سو جاوے تو اس کے لئے ایسا ہی عمل ہے ہر قوم کے لوگ اپنے اپنے اونٹوں کے ڈھونڈنے کیواسطے چلو گئے اور اپنی اپنی سواری کے اونٹ لڑائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا اونٹ نہیں لڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم اوس جگہ جاؤ میں اوسی جگہ گیا جس جگہ آپؐ بیٹھا تھا میں نے اوسکی مہار کو پایا جو ایک درخت سے لپٹ گئی تھی میں اوس اونٹ کو لیکر آیا میں نے عرفہ کی مہار کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے اونٹ کی مہار کو ایسی حالت میں پایا کہ ایک درخت سے لپٹ گئی تھی اوسکو نہیں کہوتا مگر ہاتھ یعنی بدون آدمی کے ہاتھ کے وہ مہار درخت سے نہیں چھوٹ سکتی تھی۔

بیہقی نے مجمع بن جاریہ سے روایت کی ہے کہ اسے ہم حدیبیہ میں حاضر ہوئے جبکہ ہم حدیبیہ سے پہرے تو کرا ع الغیم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سورہ انا فتحنا لک فتحا بینا نازل ہوئی ایک مرونے پوچھا یا رسول اللہ کیا وہ فتح ہے آپؐ نے فرمایا قسم ہر اوس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے وہ البتہ فتح ہے پہراہل حدیبیہ پر خیر کی زمین تقسیم کی گئی۔

بیہقی نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے اللہ تعالیٰ کے قول واثما ہم فتحا قریبا میں روایت کی ہے کہ اسے کہ اس سے خیر مراد ہے و آخری لم تقد روا علیہا کے باب میں کہا ہوا اس سے فارس اور روم مراد ہے۔

بیہقی نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دکھایا گیا اسوقت آپ حدیبیہ میں تھے کہ آپ اور آپ کے اصحاب امن کی حالت میں مکہ میں داخل ہون گے آپ نے سروں کو منڈوائے ہوئے اور قصر کے ہوئے ہوئے جسوقت اصحاب نے حدیبیہ میں اپنے اونٹ ذبح کئے تو پوچھا یا رسول اللہ آپ کا وہ خواب کہاں ہے اللہ تعالیٰ نے تقد صدقاً فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نے قول فتحا قریبا تک تامل فرمایا اصحاب پلٹے اور اونہوں نے یہ کو فتح کیا پہراہل اس کے بعد عمرہ کا ارادہ کیا آپ کے خواب کی تصدیق آئندہ ستمبر میں ہوئی۔

بیہقی نے عروہؓ سے ابی جندل کے قصہ میں روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعائیں اللہ اللہ اللہ دعا تک علی مضر مثل سنی یوسف بنی مضر رزنگی سخت ہو گئی یہاں تک کہ انہوں نے علم کر لیا اور ابوسفیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے بہوک کی شکایت کی۔

بیہقی اور ابو نعیم نے ابو ہریرہؓ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت آخر عشا کی نماز پڑھتے تو آخر رکعت میں دعا کرتے پڑھتے اور یہ فرماتے تھے اللہم نج الولید بن الولید اللہم نج سلمہ بن ہشام اللہم نج عیاش بن ابی ریعہ اللہم نج المستضعفین من المؤمنین اللہم اشد و طارتک علی مضر اللہم جعلہا سنین مثل سنی یوسف مضر نے علم کر لیا پھر آپ صغفاے مؤمنین کے واسطے یہاں تک دعائیں کرتے رہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو نجات دی پھر آپ نے ان کے لئے دعا ترک کر دی۔

ہشیم بن عدی نے اخبار میں سعید بن العاص سے روایت کی ہے جبکہ ابو العاص یوم بدر میں قتل کیا گیا میں اپنے چچا ابان ابن سعید کے آغوش میں تہا وہ تجارت کی واسطے شام کی طرف گیا اور ایک سال وہاں ٹھہرا پھر وہ آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کثرت سے سیر کرتا تھا اول چو بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس نے پوچھی یہ تھی کہ محمد کمان میں میرے چچا عبد اللہ نے کہا واللہ محمد جس شان پر تھے اوس سے اب زیادہ معزز ہیں اور جو آپ کا تھا اوس سے اب آپ کا امر اعلیٰ ہے یہ سنکر ابان چپ ہو رہا اور کچھ پراٹھ کہا جیسے کہ آپ کو برا کہا کرتا تھا پھر اوس نے کمانا پکوا یا اور بنی امیہ کے سرداروں کے پاس آدمی بھیجا اور ان کو بلایا اور ان سے کہا کہ میں ایک قریہ میں تھا میں نے اوس میں ایک راہب کو دیکھا جس کا نام (سکا) تھا چالیس برس وہ زمین کی طرف نہیں اتر ایک دن وہ اتر لوگ جمع ہو گئے اوس کو دیکھتے تھے میں اوس کے پاس گیا اور میں نے اوس سے کہا کہ مجھ کو ایک حاجت ہو اوس نے مجھ سے تخلیہ کیا میں نے کہا میں قریش میں سے ہوں اور یہ امر ہے کہ ایک مرد ہم لوگوں میں سے نکلا ہے وہ یہ زعم کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کو بھیجا

ہے اوسنے پوچھا اوس مرد کا کیا نام ہے میں نے کہا محمد نام ہے اوس نے پوچھا کتنی مدت سے اوسنے ظہور کیا ہے میں نے کہا بیس برس سے اوسنے کہا کیا میں تجھ سے اوسکا وصف بیان نکرون میں نے کہا ہاں بیان کرو اوس نے آپ کا وصف کیا اور اوس نے آپ کی صفت میں کچھ خطا نہیں کی پھر اوس نے مجھ سے کہا واللہ وہ اس امت کا نبی ہے واللہ وہ ضرور غلبہ کرے گا پھر وہ راہب اپنے صومعہ میں داخل ہو گیا اور مجھ سے کہا کہ میرا اسلام آپ کو پہنچا دو اور یہ واقعہ حدیث میں کے زمانہ میں تھا۔

ابن سعد اور بیہقی نے خالد بن الولید سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے خیر کا جو کچھ ارادہ کیا وہ ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے میری ولیدین اسلام کو ڈالا اور میرا رشد میرے پاس حاضر ہوا اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں محمد صلعم کے مقابل کل ان جگہوں میں حاضر ہوا کوئی ایسی جگہ نہیں ہے کہ میں وہاں حاضر ہوتا ہوں مگر پھر کے چلا جاتا ہوں اور میں اپنے نفس میں یہ دیکھتا تھا کہ میں غیر شے کے باب میں سعی کرتا ہوں اور محمد صلعم قریب میں غالب ہو جاوے گی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کی طرف تشریف لائے میں مشرکین کے سواروں میں آیا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے اصحاب میں عسکان میں دیکھا میں آپ کے مقابل کھڑا ہوا اور آپ سے متعرض ہوا آپ نے اپنے اصحاب کو ظہر کی نماز ہمارے سامنے پڑھائی ہم نے یہ قصد کیا کہ ہم آپ پر حملہ کریں پھر ہمارا ارادہ نہیں ہوا اور اس میں بہلائی تھی ہمارے دلوں میں جو قصد تھے اوس پر آپ مطلع ہو گئے آپ نے اپنے اصحاب کو نماز عصر نماز خوف پڑھائی صلوٰۃ خوف نے ہماری موقع کو دفع کر دیا میں دل میں کہا کہ یہ مرد ممنوع ہے ہم آپس میں سے جدا ہو گئے ہمارے سوا جن روشن پر کھڑے تھے آپ نے ان روشن کو چھوڑ دیا اور میں نے ذہنی طرف لی جبکہ آپ نے قریش سے حدیبیہ میں صلح کی اور قریش نے آپ کو اوس صلح سے راحت دی میں نے اپنے نفس میں کہا اب کوئی شے باقی رہی ہے اب تجاشی کے پاس جانا کا راستہ کمان رہا ہے اوس نے محمد صلعم کا اتباع کیا پھر آپ کے اصحاب اوس کے پاس امن سے ہیں میں ہر قل کی طرف چلا جاؤں اور اپنے دین سے نکل کے

تصانیت میں یا یہودیت میں داخل ہو جاؤں اور اس عیب کے ساتھ جو مجھ پر ہے میں عجم کے ساتھ  
 قیام کروں اور عجم کا تابع رہوں یا جو لوگ باقی زمین اونکے ساتھ میں اپنے مکان میں رہوں میں اس  
 ارادہ پر تھا کہ یکا یک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ القضیہ میں داخل ہوئے میں چپ رہا اور  
 آپ کے داخل ہونے میں حاضر نہیں ہوا میرا بہائی ولید بن الولید نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
 عمرہ القضیہ میں داخل ہوا اس نے مجھ کو ڈھونڈا اور مجھ کو نہیں پایا اس نے مجھ کو ایک خط لکھا  
 یکا یک میں تے اس خط میں بسم اللہ الرحمن الرحیم آیا بعد دیکھا اس نے یہ لکھا تھا کہ تیری رائے نے  
 اسلام سے جو گزر کیا ہے میں نے اس سے زیادہ تعجب خیر کوئی امر نہیں دیکھا اور تیری عقل تیری عقل ہے  
 اور اسلام ایسی شے ہے کہ اسکی مثل سے کیا کوئی شخص نادان بن سکتا ہے رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے مجھ سے تیرا حال دریافت فرمایا اور پوچھا کہ کہاں ہے میں نے عرض کی اللہ تعالیٰ اسکو  
 لاوے گا آپ نے فرمایا کہ اسکی مثل کوئی نہیں ہے جو اسلام سے نادان ہو جائے اگر خالد تنہا  
 مسلمانوں کے ساتھ مشرکین پر خواری اور تکلیف کو ٹھہراتا تو اسکے واسطے اچھا ہوتا اور ہم اسکو  
 اسکے غیر پر مقدم کرتے ای بہائی جو امجدہ سے فوت ہو گیا ہے تو اسکا تذکرہ کر اور مجھ سے موطن  
 صالحہ فوت ہو گئے ہیں جبکہ میرے بہائی کا خط میرے پاس آیا میں جانیئے واسطے خوش ہو گیا اور اس  
 خط نے میری رغبت اسلام میں زیادہ کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے باب میں جو کچھ  
 فرمایا تھا آپ کی باتوں نے مجھ کو مسرور کیا اور مجھ کو خواب میں دکھایا گیا گویا میں ایسے تنگ بلاد میں ہوں  
 جن میں قحط ہے اور میں ایسے سرسبز شہروں میں گیا ہوں جو وسیع ہیں میں نے اپنی دل میں کہا البتہ یہ  
 خواب ہے جبکہ ہم مدینہ میں آئے میں نے اپنی دل میں کہا میں اس خواب کو حضرت ابوبکر رضی سے ضرور ذکر  
 کرونگا میں نے ان سے اس خواب کا ذکر کیا ابوبکر الصدیق نے سنا کہ یہ تمہارا وہ خروج ہے  
 جس سے اللہ تعالیٰ تم کو اسلام کی ہدایت کی اور وہ تنگی جس میں تم تھے وہ مشرک تھا جبکہ میں نے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے کا پورے طور سے ارادہ کر لیا میں نے اپنی دل میں کہا  
 کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانیئے لہذا میں کس شخص کو ہمراہ لے جاؤں میں نے صفوان بن امیہ

سے ملاقات کی اور میں نے اوس سے کہا اے ابو وہب کیا تو اوس حالت کو نہیں دیکھتا ہے جس حالت میں ہم ہین ہم لوگ آپس میں دانتوں کی مثل ہین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب اور عجم پر غلبہ کیا ہے اگر محمد صلعم کے پاس جاوین گے اور اونکا اتباع کریں گے تو بہتر ہوگا اس لئے کہ محمد صلعم کا شرف ہماری واسطے شرف ہوگا اوس نے مجھ سے سخت انکار کیا اور مجھ سے کہا کہ اگر میرے سوا کوئی بھی باقی نہ ہو سکا میں محمد صلعم کا کبھی اتباع نہ کروں گا یہ باتیں کر کے ہم آپس سے جدا ہو گئے اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ وہ مرد ہے جسکا ہمائی اور باپ بدر میں قتل کی گئی ہو میں پر میں نے عکرمہ بن ابی جہل سے ملاقات کی اور جو کچھ میں نے صفوان بن امیہ سے کہا تھا اوسکی مثل عکرمہ سے کہا جو کچھ صفوان نے مجھ سے کہا تھا اوسکی مثل عکرمہ نے مجھ سے کہا میں نے عکرمہ سے کہا جس شکر کا ذکر میں نے تجھ سے کیا ہے تو اوسکو پوچھنا کہ رکھ عکرمہ نے کہا میں اسکو ذکر کروں گا خالد نے کہا میں اپنے مکان کی طرف گیا اور میں نے اپنی سواری کے اونٹ کے واسطے امر کیا کہ اوسوقت تک نکال کر آجاو کہ میں عثمان بن طلحہ سے ملاقات کر لوں میں نے اپنے دل میں کہا عثمان میرا سچا دوست ہے جس بات کی میں امید کرتا ہوں اگر میں اوس سے اسکو ذکر کروں گا تو بہتر ہوگا پر مجھ پر کیا اس کے باپ دادا کا قتل ہونا یاد آگیا میں نے اس امر سے کراہیت کی کہ میں عثمان سے اسکو ذکر کروں پر میں نے اپنے دل میں کہا مجھے اس کے ذکر کرنے سے کیا ضرر ہے میں تو ابھی جانوا لاہوں جس شے کی طرف امر بھی گیا تھا میں نے عثمان سے اسکو ذکر کیا یعنی رسول اللہ صلعم نے عرب اور عجم پر غلبہ کیا ہے اور ہم لوگ مغلوب ہو گئے ہین اوسکو ذکر کیا اور میں نے عثمان بن طلحہ سے کہا کہ ہم لوگ اوس لوٹری کی مثل ہین جو اپنے سوراخ میں ہوا اگر اوس سوراخ میں ایک ڈول پانی ڈالا جاوے تو وہ اس میں سے نکل جاوے اور میں نے اپنے اون پہلو دو دستوں سے جو کچھ کہا تھا اوس کی مثل عثمان بن طلحہ سے کہا اوس نے جلد قبول کر لیا اور کہا کہ میں آج ہی جاتا ہوں اور میں ارادہ کرتا ہوں کہ میں جاؤں تم میری اس اونٹنی کو راستہ میں بیٹھا پاؤ گے خالد نے کہا میں اور عثمان بن طلحہ نے مقام یاج میں ملنے کا باہم وعدہ کیا اگر عثمان مجھ سے آگے چلا جاوے لگا تو وہ یا بچ میں ٹھہر جاوے گا اور اگر میں اوس سے آگے چلا جاؤں گا تو میں وہاں ٹھہر جاؤں گا خالد نے کہا میں نے سحر کے وقت سفر کیا اور فجر طلوع نہیں ہوئی تھی کہ ہم

دونوں یا حج میں مل گئے پہر ہم صبح کو چل دئے یہاں تک کہ ہم مقام بڈہ میں پہونچے تھے عمرو بن العاص کو بڈہ میں پایا عمرو بن العاص نے ہمکو دیکھ کر حجاب کھاتے کہا تم کو بھی حجاب ہے عمرو بن العاص نے پوچھا کہاں جاتے ہو جتنے پوچھا تم کس ارادہ سے آئے ہو اونہوں نے ہم سے پوچھا تم کس ارادہ سے آئے ہو جتنے کہا اسلام میں داخل ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرنے کا ارادہ سے ہم جابریہ بن عمرو بن العاص نے کہا یہ وہی ارادہ ہے جس نے مجھے آئے بڑایا ہے خالد نے کہا ہم سب ساتھ ہوئے یہاں تک کہ ہم مدینہ میں داخل ہوئے اور جتنے اپنی سواری کے اونٹ تلخ حرہ میں بھلا دئے ہمارے آئے کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے پہونچائی آپ ہمارے آئیے سرور ہو کر بیٹے اپنی اچھے کپڑوں میں سے کپڑے پہنے پہر بیٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانی کا قصد کیا میرا بھائی مجھ کو مل گیا اس نے مجھ سے کہا جلد جاؤ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے آنے کی خبر بھونچ گئی ہے اور تمہارے آنے سے سرور ہوئے ہیں اور آپ تمہارا انتظار کر رہے ہیں ہم نے چلتے میں سرعت کی میں آپ کے قریب پہونچا آپ میری طرف دیکھ کر تبسم فرما رہے تھے یہاں تک کہ میں آپ کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا اور بیٹے آپ کو نبوت کا سلام کیا آپ نے میرے سلام کا جواب بشارت چہرہ سے دیا میں نے کہا اللہ لان لا الہ الا اللہ و انتک رسول اللہ آپ نے فرمایا الحمد للہ الذی ہدانا لک اور فرمایا میں دیکھتا تھا کہ تمکو قتل ہے میں یہ امید کرتا تھا کہ تمکو وہ عقل تسلیم نہ کرے گی مگر خیر کی طرف خالد نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ آپ نے مجھکو دیکھا ہے کہ جنگ کو مقامات میں آپ کے مقابلہ پر میں حاضر ہوتا تھا آپ میرے واسطے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا فرما دین کہ میرے اون مقامات میں حاضر ہونے کو بخشدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الا سلام بحیب ما کان قبلہ اسلام آپ نے اقبل کے امور کو قطع کر دیتا ہے۔

حاکم نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جدا کر تے ابو نعین قشریعت لے گئے مشرکین کو عسفان میں پایا جبکہ آپ نے طہر کی نماز پڑھی مشرکین نے آپ کو اور اصحاب کو دیکھا کہ رکوع کرتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں بعض نے بعض سے کہا کہ تمہاری واسطے یہ فرصت

ہے اگر تم حملہ کرو گے تو تمہارا علم اون کو دہ ہوگا یہاں تک کہ اون پر تم جا کر رو گے اون میں سے ایک کہنے والی نے کہا کہ ان کی دوسری نماز ہے جو ان کے نزدیک ان کے اہل اور اموال سے زیادہ دوست ہو تم لوگ مستعد رہو یہاں تک کہ تم اون پر حملہ کرو اللہ تعالیٰ سنے واذا کنت فیہم فاقمت اہم الصلوٰۃ آخر آیت تک نازل کیا اور جس امر کے ساتھ مشرکین نے مشورہ کیا تھا آپ کو اوس سے آگاہ کر دیا جبکہ آپ نے عصر کی نماز پڑھی اور مشرکین آپ کے سامنے قبلہ کی جگہ میں تھے آپ نے اپنے پیچھے مسلمانوں کو دو صف کر دیا اور صلوٰۃ خوف پڑھی جبکہ اصحاب کی طرف مشرکین نے نظر کی کہ اون میں کا بعض سجدہ کرتا ہے اور بعض قیام کرتا ہے اور مشرکین کی طرف دیکھتا ہے مشرکین نے کہا کہ جس امر کا ہننے اون کے ساتھ ارادہ کیا تھا ان کو اوس کی خبر ہو گئی۔

خواریطی نے ہوا تف میں ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہا ہر جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے سال میں مکہ کی طرف ارادہ کر کے متوجہ ہوئے ایک آواز دینے والی نے ابوقبیس بھاڑ پر سے اوس رات میں جبین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو جانیئے واسطے حکم دیا تھا ایسی آواز سے آواز دی کہ تمام اہل مکہ کو سنایا ۵

ہم ہوا فسا حر کم مستاصحابتہ	سیر والیہ و کو نو امعشر الکراما
بیدار ہو جاؤ جو سا حر تمہارا ہے اوسکے صحابی ہمارے ہمراہ ہیں تم اوسکی طرف جاؤ اور بزرگ گروہ ہو جاؤ۔	
بعد الطواف و بعد سعی فی ہل	وان یجوہرہم من مکۃ الحراما
پیچھے طواف کے اور پیچھے دوڑنے کے تمہارا ساحر حملت میں ہر اوس ارادہ میں ہے کہ اپنی صحابہ کو مکہ حرم میں گزار دے۔	
انشاہت وجوہکم من معشر نکل	لا تنصرون اذا ما حاربوا الصنبا
برائے ہو جاؤ میں تمہاری چہرے تم نامزد گروہ سے ہو تم صنم کو نصرت نہیں دیتے جسوقت مسلمان لوگ جنگ کر تو ہیں۔	
یہ اشعار سن کر مشرکین جمع ہو گئے اور اونہوں نے یا ہم یہ عہد کیا کہ رسول اللہ صلعم اون کے اس سال میں مکہ میں اون کے پاس داخل نہوں یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ نے فرمایا یہ آواز دینے والا سلفعتون کا شہید طان ہے انشاء اللہ تعالیٰ قریب میں اللہ تعالیٰ سلفعت کو قتل کر دے گا	

لوگ اس حال میں تھے کہ یکا یک پہاڑ پر سے ایک آواز سنی گئے والا یہ کہتا تھا۔

شاہت وجوہ رجال حالقوا صنما	وخاب سبعہم ما اقصر الہما
----------------------------	--------------------------

جسے ہو جاوین اون مردوں کے چہرے جنہوں نے صنم کو ہم سو گندیا ہے اور اون کی کوشش بیکار ہو جائے کتنے قاصر الہمت لوگ ہیں۔

انی قتلت عدو اللہ سلفۃ	شیطان او ثنائکم سحقا لمن طلب
------------------------	------------------------------

میں نے اللہ تعالیٰ کے دشمن سلفہ کو قتل کر ڈالا جو تمہاری ہونکا شیطان تھا اس شخص کو ہلاکی چوترا ظلم کیا

وقد اتاکم رسول اللہ فی نفسہ	وکلمہ محرم لایسفلکون وما
-----------------------------	--------------------------

تحقیق تمہارے پاس رسول اللہ صلی علیہ وسلم ایک گروہ میں تشریف لائے ہیں کہ اوس گروہ کے کل آدمی احرام باندھ ہوئے ہیں اور غزیری نہیں کرتے ہیں۔

## یہ باب ان آیتوں اور معجزوں کو بیان میں ہے جو غزوہ ذی قرد میں واقع ہوئی ہیں

مسلم نے سلمہ بن الاکوع سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھ دینے والی اونٹنی کو لیا اور حدیث کو طول کے ساتھ ذکر کیا اس حدیث میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس وقت وہ لوگ سرزمین غطفان میں ٹھہرین گئے اتنے میں غطفان کا ایک مرد آگیا اوس نے کہا کہ وہ لوگ فلان غطفانی کے پاس گئے اوس کے واسطے اونٹ ذبح کیا ہے۔

مسلم نے عمران بن اکھصین سے روایت کی ہے کہ مشرکین نے مدینہ کے چہرے والو جانوروں کو لوٹا اور چلے گئے اور اون جانوروں میں عضبہ اونٹنی تھی اور مسلمانوں میں کی ایک عورت کو گرفتار کر کے لے گئے وہ عورت اس کے بعد کہ مشرکین سو گئے کھڑی ہو گئی اور جس وقت وہ اپنا ہاتھ کسی اونٹ پر رکھتی وہ بلبلاتا تھا یہاں تک کہ وہ عضبہ کے پاس آئی وہ ایسی اونٹنی کو پاس آئی جو مطیع تھی اور خوب سواری دیتی تھی وہ اوس پر سوار ہو گئی اور اوسے عضبہ کا رخ مدینہ کی طرف کر دیا وہ مدینہ میں آگئی۔



بہیقی نے عبد اللہ بن ابی قتادہ کے طریق سے یہ روایت کی ہے کہ ابو قتادہ نے اُن چوپائوں  
 میں سے جو مدینہ میں آئے تھے ایک گھوڑا مول لیا ابو قتادہ سے مسعدۃ انفراری ملا اوس نے پوچھا  
 اے ابو قتادہ یہ کیسیا گھوڑا ہے ابو قتادہ نے کہا کہ یہ گھوڑا ہے مین نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اسکو رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑوں کے ساتھ جہاد کے واسطے باندھ رکھوں مسعدۃ نے کہا کہ تم کو کون کا  
 قتل کس قدر آسان ہے اور تمہاری حرارت کس قدر شدید ہے ابو قتادہ نے شکر کہا میں اللہ تعالیٰ  
 سے یہ دعا کرتا ہوں کہ تجھ سے مین ایسی حال میں ملوں کہ مین اس گھوڑے پر سوار ہوں مسعدۃ نے کہا  
 آمین اس درمیان کہ ابو قتادہ اوس گھوڑے کو ایک دن اپنی چادر کے پلو میں خرمو کھلا رہے تھے یکا یک  
 گھوڑے نے اپنا سر اٹھایا اور اپنے کان دبائے ابو قتادہ نے دیکھ کر کہا واللہ اس گھوڑے کی بوسنگی  
 ہے ابو قتادہ کی مان نے کہا اے میری بیٹے ہم عہد جاہلیت میں مان کے بیٹے نہیں تھے جبکہ اللہ تعالیٰ  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو لایا تو ہم کیونکر مان کے بیٹے ہو سکیں گے آپ کی مدد ہرگز لازم ہے ہر دوسری بار  
 گھوڑے نے اپنا سر اٹھایا اور اپنے کان دبائے ابو قتادہ نے کہا خدا کی قسم ہے اس گھوڑے کی  
 بو پائی ہے ابو قتادہ نے اوس سبز زین باندھا اور اپنے ہتھیلے پہر چلے گئے اونکو ایک مرد ملا اوس نے  
 کہا کہ اونٹنیوں کو لوگ لینگے مین (یعنی لوگ اونکو لوٹ کے لینگے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اور اصحاب اونکی جستجو میں گئے مین ابو قتادہ گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو قتادہ ملے آپ نے  
 فرمایا اے ابو قتادہ تم جاؤ تمہارے ساتھ اللہ تعالیٰ ہے ابو قتادہ نے کہا میں گیا یکا یک مین اونٹنیوں  
 کو دیکھا کہ اونکو لوگ ہانک رہے تھے مین شکر چمکے کیا میری پیشانی میں ایک تیر لگائیے اوسکو نکال لیا  
 مین یہ گمان کرتا تھا کہ مین اوسکا پمیکان نکال لیا ہے میری سامنے ایک سوار حاذق آیا اوسکو چہرہ پر  
 مغفرت ملا اوس نے کہا اے ابو قتادہ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو مجھ سے ملایا اور اوس نے اپنا چہرہ کھول دیا  
 یکا یک مین دیکھا کہ وہ مسعدۃ انفراری تھا اُس نے پوچھا کہ ان چیزوں میں سے کون سی چیز تجھ کو زیادہ  
 دوست ہے تلوار سے لڑنا یا نیزہ سے لڑنا یا کشتی لڑنا مینے کہا اسکا تجھ کو اختیار ہے تو جس کو پسند کرے  
 اوسکو کشتی لڑنا مجھے پسند ہے وہ اپنی گھوڑے پر سوار اور مین اپنی گھوڑے پر سے اُتر اچھ رہے

باہم حکم کیا یکا یک مین اوسکے سینہ پر تھامیں اپنا ہاتھ اوسکی تلوار پر مارا جبکہ اوس نے دیکھا کہ میری ہاتھ  
 مین اوسکی تلوار لگی ہے اوس نے جبہ سے کھمسا اے ابوقتادہ مجھ کو زندہ رکھئے کما واللہ زندہ تہ  
 رکھوں گا اوسنے کھامیری لڑکی کی پرورش کون کرے گا میری کھامیری لڑکی کے واسطے دوزخ ہی  
 پہرینے اوسکو قتل کر ڈالا اور اپنی چپا و سین اوکو لپیٹ دیا پہرینے اوسکے کپڑے لے لئے اور اوکو  
 مین نے چھن لیا اور میرے اوسکے ہتھیلے لئے پہرین اوسکے گھوڑے پہرینے گیا اور میرے گھوڑے  
 وقت ہم نے باہم مقابلہ کیا تھا بہاگ گیا اور لشکر کی طرف پلٹے گیا لشکر کے اوسیوں نے اوسکو  
 پہچانا پہرین چلا گیا اور مین مسعدہ کے بیٹے کو نہ بیک گیا وہ تہ سواروں مین تھامیں اوسکے اتنے  
 زور سے نیزہ مارا کہ اوسکی کمر ٹوٹ گئی اور اوسکی آنتیں نکل پڑیں اور مین اوان اوشنیوں کو پھر چھ  
 سے روکا جنکو وہ لوگ لوٹ کر لینگے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب آئی جبکہ آپ اور اصحاب  
 لشکر کی جگہ تک پہونچے تو یکا یک انہوں نے ابوقتادہ کے گھوڑے کو ایسے حال مین موجود پایا کہ اوسکی  
 کو پھین کاٹ دی گئی تھیں ایک مرد نے عرض کی یا رسول اللہ ابوقتادہ کے گھوڑے کی کو پھین کاٹ  
 ڈالی گئی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ رخ امک رب عدو ملک فی الحرب فرمایا تیری  
 مان کا ہلا ہو جنگ مین تیری بہت سے دشمن ہیں کسی دشمن نے ابوقتادہ کے گھوڑے کی کو پھین کاٹ  
 دی ہوں گی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب آئے یہاں تک کہ اوس جگہ تک پہونچے  
 جہاں ہم نے باہم مقابلہ کیا تھا یکا یک آپ نے اور اصحاب نے ایک مرد کو پایا جو ابوقتادہ کے کپڑوں  
 سے ڈھانپا ہوا تھا ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ ابوقتادہ شہید ہو گئے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابوقتادہ  
 پر رحم کرے قسم ہے اوس ذات کی جسے مجھ کو کرم کیا ہے جس شے کے ساتھ کرم کیا ہے ابوقتادہ قوم کو  
 پیچھے پیچھے ہی اور جز پڑ رہا ہے عمر ابن الخطاب اور ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ دوڑ رہے تھے یہاں تک کہ  
 کپڑا ہٹایا یکا یک انہوں نے مسعدہ کا چہرہ دیکھا اور کہا اللہ اکبر اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کا رسول  
 سچا ہے اور مین آپ کے پاس ایسے حال مین آیا کہ مین اوشنیوں کو جمع کر کے ہانک رہا تھا نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا تیرے چہرے ذقلا حیت پائی ای ابوقتادہ تو سید الفرسان ہے اللہ تعالیٰ تمہکو

اور تیرے بیٹوں اور پوتوں میں برکت دیتی تیرے چہرہ میں یہ کیا ہے میں نے عرض کی یہ وہ تیری جو میرے لگا ہے آپ نے فرمایا میرے پاس آؤ آپ نے اوسکا پیکان نہایت نرمی سے کھینچ لیا پھر آپ نے اوس زخم میں لعاب دہن مبارک لگا دیا اور اپنی ہتھیلی مبارک اوس پر رکھ دی قسم دے اوس ذات کی جس نے آپ کو نبوت کے ساتھ مکرم کیا ہے نہ زخم میں ٹیس پیدا ہوئی اور نہ اوس میں قرعہ پڑا۔

ابن سعد نے صالح بن کیسا سے روایت کی ہے کہ اس کا ہے کہ مخزوم نے فضلہ بن کھامیہ کو دنیا کے آسمان کو دکھایا کہ میرے واسطے کھول دیا گیا ہے یہاں تک کہ میں آسمان میں داخل ہوا اور میں ساتویں آسمان تک پہنچا پھر میں سدرۃ المنتقی تک گیا مجھ سے کہا گیا کہ یہ تیری جگہ ہے میں اس خواب کو حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کیا ابوبکر الصدیق آدمیوں میں بڑے معبر تھے انہوں نے تعبیر دی کہ تم کو شہادت کی بشارت ہو مخزوم اس کے ایک دن بعد غزوہ ذی قرد میں قتل ہوؤ۔

ابن سعد نے عبداللہ بن ابی قتادہ کے طریق سے عبداللہ نے اپنی باپ سے روایت کی ہے کہ ایک یوم ذی قرد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو پالیا آپ نے میری طرف نظر کی اور آپ نے یہ دعا فرمائی اللہم بارک لہ فی شعرہ ولبشرہ اور آپ نے فرمایا تیرے چہرہ نے فلاحیت پائی کیا تو نے مسعدہ کو قتل کیا ہے میں عرض کی ہاں میں نے قتل کیا ہے آپ نے مجھ سے پوچھا تیرے چہرہ میں یہ کیا ہے میں نے عرض کی میرے تیرے لگا ہے آپ نے فرمایا میرے نزدیک آؤ میں آپ کے پاس گیا آپ نے اوس پر لعاب دہن مبارک لگا دیا اور اوس میں ٹیس پیدا ہوئی اور نہ اس سے زخم نکلا اور ابوقتادہ نوستر برس کے سن میں وفات پائی اور وہ ایسے تھے گویا پندرہ سال کی بہن۔

زبیر بن بکارت نے روایت کی ہے کہ اس کا ہے مجھ سے ابراہیم بن حمزہ بن ابراہیم بن نسطاس نے محمد بن ابراہیم بن احمارث سے حدیث کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ ذی قرد میں اس چشمہ پر گئے جب کا نام بیسان تھا اوس چشمہ کا احوال دریافت فرمایا آپ سے کہا گیا یا رسول اللہ اس کا نام بیسان ہے اور یہ شور پاتی ہے آپ نے فرمایا بلکہ یہ نعمان ہے اور پاکیزہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کا نام بدل دیا اور اللہ تعالیٰ نے اوس کا پانی بدل دیا اوس

کو طوطی نے خرید کر لیا اور اوسکو خدا کی راہ میں تصدق کیا۔

## یہ باب اون آیتوں اور معجزوں کو بیان میں ہے جو غزوہ خیبر میں واقع ہوئی ہیں

شیخین نے مسلم بن الاکوع سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کو گئے ہم رات میں چلے قوم کے لوگوں میں سے ایک مرد نے عامر بن الاکوع سے کہا کیا تم ہلکوا اپنے اشعار جز نہ سناؤ گے عامر و شاعر تھے وہ اپنے اونٹ سے اترے اور قوم کو لوگوں کے واسطے حدی کہنے لگے یہ اشعار حدی میں پڑھ رہے تھے

اللهم لولا انت ما ابتدینا	ولا تصدقنا ولا صلینا
یا اللہ اگر تو نہ ہوتا ہم ہر ایت نہ پاتے	اور نہ ہم صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے
فاغفر ذلک ما بقینا	وثبت الاقدام ما لقینا
نہو ہماری مغفرت کر ہم تجھ پر فدا ہوں جب تک ہم باقی ہیں	اور ہمارے قدموں کو قائم کر کہہ اگر ہم دشمن ہو جائیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کون اونٹوں کا چلائے والا ہے آدمیوں نے عرض کی عامر ہی آپ نے فرمایا یہ محمد اللہ قوم کے لوگوں میں سے ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ عامر کے واسطے جنت واجب ہوگئی آپ نے کس واسطے اس کے ساتھ ہم کو متمتع نہیں فرمایا راوی نے کہا جو بوقت قوم کو لوگوں نے صفین باندہ میں عامر نے اپنی تلوار لی تاکہ اوسکو ایک یہودی کی پیٹلی پر ماریں اون کی تلوار کا پیپلا پٹا اور اونکے گھٹنے پر لگا عامر اوس سے مر گئے اور اس حدیث کی مسلم نے دوسری وجہ سے روایت کی ہے اور اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ شعر کا قائل کون شخص ہے آدمیوں نے کہا عامر ہے آپ نے فرمایا غفر لک ربک راوی نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لفظ کے ساتھ ہر کسی شخص کو مخصوص نہیں فرمایا مگر وہ شہید ہوا محمد نے کہا کاش آپ ہلکے عامر کے ساتھ متمتع فرماتے اور حدیث کے ایک لفظ میں یہ ہے کہ آپ نے کسی انسان کے لئے خاص کر کے مغفرت ہرگز نہیں چاہی مگر وہ انسان شہید ہوا۔

شیخین نے سہیل بن سعد سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم خیبر میں فرمایا میں یہ جہنم اکل کے دن میں اوس مرد کو ضرور روٹنگا جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ فتح دے گا جبکہ آپ صبح کو اٹھے آپ نے دریافت فرمایا علی ابن ابی طالب کہاں ہیں آدمیوں نے کہا ان کی آنکھیں آبی ہیں آپ نے فرمایا اون کے پاس کسی کو بھیج حضرت علی رضی اللہ عنہ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کی دونوں آنکھوں میں لعاب دہن مبارک ڈالا اور اون کے واسطے دعا فرمائی وہ ایسا اچھے ہو گئے گویا اون کی آنکھوں میں درہی نہ تھا۔

شیخین نے سلمہ بن الاکوع سے روایت کی ہے کہما ہے حضرت علی خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھو حضرت علی کی آنکھیں آبی تھیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی سے رہ جاؤنگا حضرت علی رضی اللہ عنہ گئے اور آپ سے لاحق ہو گئے جبکہ اوس رات کی شام تھی جبکہ صبح کو اللہ تعالیٰ نے فتح دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اکل کے دن میں اوس مرد کو یہ رایت ضرور روٹنگا جسکو اللہ تعالیٰ اور اوسکا رسول دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکو فتح دینگا کیا کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو موجود پایا اور ہکواون کی امید نہ تھی اسلئے کہ اون کی آنکھیں آبی تھیں آدمیوں نے کہا یہ حضرت علی حاضر ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو رایت دیا اللہ تعالیٰ نے اونکو فتح دی اور اسی حدیث کی روایت سلمہ نے دوسری وجہ سے سلمہ سے کی ہے اور اون کے قول کو ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دونوں آنکھوں میں لعاب دہن مبارک ڈالا وہ اچھے ہو گئے اور اسی حدیث کی روایت حارث اور ابو نعیم نے سلمہ سے دوسری وجہ سے کی ہے اور یہ زیادہ کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رایت لیا اور اوسکو لیکر گئے یہاں تک کہ اوسکو قلعہ کے نیچے گاڑ دیا قلعہ کے اوپر سے ایک یہودی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور اوسنے پوچھا آپ کون ہیں کہا میں علی ہوں یہودی نے کہا قسم ہے اوس شے کی جو حضرت موسیٰ پر نازل کی گئی ہے تم نے ہم کو گون پر علو کیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ پلٹ کے نہیں آئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اون کے ہاتھوں پر خیبر کو فتح کیا۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ اس حدیث میں اس امر پر دلالت ہے کہ یہودی کی طرف

جو شخص بھی لگیا اور سکے بھیجے جانے کا علم اون کو پہلے سواون کی کتابوں سے ہو گیا تھا اور یہ علم ہو گیا تھا کہ اوس شخص کے ہاتھوں پر نیت ہوگی اور یہی یہ قصہ ابن عمر اور ابن عباس اور سعد بن ابی وقاص اور ابو ہریرہ اور ابو سعید الخدری اور عمران بن الحصیر اور جابر اور ابی لیلیٰ الانصاری کی حدیثوں میں وارد ہوا ہے اور ان کل احادیث کی روایت ابو نعیم نے کی ہے اور جمیع احادیث میں یہ وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کی آنکھوں میں لعاب دہن مبارک ڈالا اور وہ اچھی ہو گئیں۔

بیہقی اور ابو نعیم نے بریدہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم خیبر میں یہ فرمایا کل کے دن میں اوس مرد کو ضرور جہنم ڈالوں گا جسکو اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کا رسول دوست رکھتا ہے وہ خیبر کو غلبہ سے لینگا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اوس جگہ نہ تھے قریش نے جہنم کی واسطے اپنی گردنیں بلند کیں اور حضرت علی اپنی اونٹ پر آگے آؤنگی آنکھیں آنی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا میرے پاس آؤ وہ آپ کے پاس آئے آپ نے اون کی دونوں آنکھوں میں لعاب دہن مبارک ڈالا آنکھوں کا درد جاتا رہا یہاں تک کہ حضرت علی اپنے راستہ سے چلے گئے پھر آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جہنم عطا فرمایا۔

احمد اور ابو یعلیٰ اور بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ماہ جب ربیع الاول صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم خیبر میں میری آنکھوں میں لعاب دہن مبارک ڈالا ہے میری آنکھیں نہیں آئیں اور نہ میرے سر پر درد ہوا۔

بیہقی نے اور طبرانی نے (راوسط) میں اور ابو نعیم نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت کی ہے کہ ماہ حضرت علی رضی اللہ عنہ گرمی میں گاڑے کپڑے کی قبائرونی سے بھری ہوئی پہنتے تھے اور گرمی کی پرواہ نہیں کرتے تھے اور شدید سردی میں دو ہلکے باریک بننے ہوئے کپڑے پہنتے تھے اور جاپڑے کی پرواہ نہیں کرتے تھے کسی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسکو پوچھا حضرت علی نے یہ فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم خیبر میں فرمایا میں کل کے دن اوس مرد کو جہنم ڈالوں گا جسکو

اللہ تعالیٰ اور اوسکا رسول دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکو فتح دے گا آپؐ نے مجھ کو بلایا اور جبٹا دیا پہرا پئے یہ دعا قرآنی اللہم اکفہ المحر والبرد اسکے بعد مینے نہ گرمی پائی اور نہ سردی۔

ابو نعیم نے قتبہ بن النضیل سے روایت کی ہے کہ اسے مینے حضرت علیؑ کو یوم ذی قارین دیکھا اونکے جسم پر ایک تہمت اور ایک چادر تھی سردی کے دن مین اپنا نوٹ پر نظر ان پر رہا تھے اور اونکی پیشانی پسینا ٹپک رہی تھی۔

طبرانی نے (اوسط) مین سوید بن غفلہ سے روایت کی ہے کہ اسے ہم ایسے حال مین حضرت علیؑ سے ملے کہ اونکے جسم پر چارے کے موسم مین دو کپڑے تھے ہم نے کہا آپؐ دہو کا نہ کہائیے ہماری یہ سوز مین سردی آپؑ کی زمین کی مثل نہیں ہے حضرت علیؑ رضے نے فرمایا مجھ کو سردی معلوم ہوتی تھی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو خیر کی طرف بھیجائیے عرض کی میری آنکھ مین آئی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آنکھوں مین لعاب دہن مبارک ڈالا مینے نہ سردی پائی اور نہ گرمی اور نہ میری آنکھ مین آئین۔

ابن اسحاق اور حاکم اور بیہقی نے جابر بن عبد اللہؓ سے روایت کی ہے کہ اسے مہربان قلعہ خیر بنو نکلما اور اوس نے کہا مجھ سے کون شخص لڑتا ہے محمد بن سلمہ نے کہا مین لڑتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسے فرمایا اوسکی طرف جاؤ اور اوس کے لئے یہ دعا کی اللہم اعنہ علیہ وہ اوسکی طرف گئے اور اوسکو قتل کر ڈالا۔

بیہقی نے موسیٰ بن عقبہ اور عروہؓ کے طریق سے روایت کی ہے کہ اسے کہ ایک کالاجبشی غلام اہل خیبر مین سہ آیا وہ اپنے سردار کی بکریوں مین تھا اور اوس نے پوچھا اگر مین مسلمان ہو جاؤنگا تو میرے واسطے کیا ہوگا آپؐ نے فرمایا جنت ملے گی وہ مسلمان ہو گیا پھر اوس نے عرض کی اے نبی اللہؐ بکر مین میری پاس امانت ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان بکریوں کو ہمارے لشکر سے نکال دی پھر اُنہر ایک آواز کر دے اور اُنکو کنکریاں مار دے اللہ تعالیٰ تیرے پاس جو امانت ہے تیری طرف سے ادا کر دینگا اوس جبشی نے ویسی ہی کیا وہ بکر مین اپنے مالک کو پاس پلٹ کے چلی گئیں یہودی نے پہچان لیا کہ اوسکا غلام مسلمان ہو گیا اوس نے جبشی غلام کو قتل کر ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ نے اس غلام کو بزرگی دی اور اس کو خیر کی طرف چلایا اور اس کے نفس سے اسلام حق تھا اور منجھو اور اسکے سر کے پاس دو حوریں آکر بیٹھیں۔

بیہقی نے دوسری وجہ سے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ اس غزوہ خیبر میں ایک لشکر گیا اہل لشکر نے ایک انسان کو پکڑا اور اس کے ساتھ پیرانہ تھیں وہ اون کو حیراتا ہوا اہل لشکر کو کوئی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے اور اس نے عرض کی کہ میں آپ پر ایمان لایا اور جو شے آپ لائے ہیں اور سپہ سالار ایمان لایا میں کریوں گا کیا بندہ بیستہ لڑوایا انت میں اور یہ کبریاں کیا آؤں گی ایک بکری سے اور ایک آدمی کی دو کبریاں اور کسی کی دو سے ہوا چہن آپ نے فرمایا ان کریوں کے ٹھنوں پر کنگریاں مارو وہ اپنے اہل کے پاس پلٹ کے چلی جائیں گی اور اس تمام سے ایک مٹھی کنگریاں لین اور ان کے ٹھنوں پر ماریں وہ کبریاں دوڑتی چلی گئیں یہاں تک کہ ہر ایک بکری پر اہل۔ اسے پاس داخل ہو چکی ہے وہ غلام بے بسی صف کی طرف بڑھا اسکے ایک تیر لگا اور اس نے اس کو قتل کر ڈالا اور اس نے اللہ تعالیٰ کا نماز میں ایک سجدہ بھی نہیں کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے پاس چھ عین میں سو اس کی دو مہیاں ہیں۔

حاکم اور بیہقی نے شہاد بن اسامہ سے روایت کی ہے کہ اعراب میں سے ایک مرد ایمان لایا اور اس نے ہجرت کی جبکہ غزوہ خیبر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غنیمت ملی آپ اس کو تقسیم کر دیا اور اس مرد کا حصہ اس کو دیا اور اس نے نہ مانا خواہ آپ کا تابع غنیمت پر نہیں کیا تھا لیکن میں نے آپ کا اتباع اس ارادہ پر کیا تھا کہ میرے یہاں پر تیر لگے اور اس نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا کہ تیر بیان لگے اور میں اس تیر سے مر جاؤں اور جنت میں داخل ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اللہ تعالیٰ کی تصدیق کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھ کو صادق کر دے دیکھا ہے آدمی دشمن سے لڑ کر کو گئے جس جگہ اس اعرابی نے اشارہ کیا تھا اس کے اسی جگہ تیر لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی اس تصدیق کی تھی اللہ تعالیٰ نے اس کو صادق کیا۔

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہ محمد بن عبد اللہ بن ابی بکر بن خرم نے بعض اون آدمیوں سے حدیث کی ہے جو سلمان ہو گئے تھے صحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خیبر میں



آئے اور عرض کی ہم بہو کے ہیں اور ہمارے ہاتھوں میں کوئی شے نہیں ہے آپ نے دعا فرمائی اے میرے اللہ تجھ کو انکا حال معلوم ہے اور ان کے پاس کسی قسم کا قوت نہیں ہے اور میرے ہاتھ میں مال نہیں ہے جہاں وہ مال خاص کر ان کو دوں تو ان کو ایک بڑا قلعہ فتح کر دے آپ کی مراد یہ تھی کہ وہ غلہ اور چربی میں سب قلعوں سے اکثر ہو لوگ گمراہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا سنا دی اور ان لوگوں کو صعب بن معاذ کے قلعہ پر فتح دی خیر میں کوئی قلعہ غلہ اور چربی میں اوس سے اکثر نہ تھا۔

ابن قانع اور لغوی اور ابو نعیم نے صحابیین سعید بن شمیم سے جو بنی سہم بن مرہ میں سے ایک مرد نے یہ روایت کی ہے ان کے باپ نے اُن سے یہ حدیث کی ہے کہ میں عیینہ بن حصین کے لشکر میں تھا جسوقت وہ یہود خیر کی مدد کو آیا تھا انہوں نے کہا ہم نے عیینہ کے لشکر میں ایک آواز سنی کہنے والا کہتا تھا اے لوگو تم اپنے اہل کی خبر لو تمہاری غیبت میں لوگ اور ان کے پاس جانیا اے میں راوی نے کہا کہ عیینہ کے لشکر کے لوگ ایسے پلٹ کر گئے کہ ایک دو سے کہہ کر نہیں دیکھتا تھا وہ کہتے تھے ہم نے اس آواز کی کوئی خبر نہیں دیکھی اور ہم اسکا گمان نہیں کرتے ہیں کہ وہ آواز تھی مگر آسمان سے آئی تھی۔

واقفی نے کہا ہے مجھ سے موسیٰ بن عمر الحارثی نے ابو سفیان محمد بن سہل بن ابی حمثہ سے یہ حدیث کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت اہل شق سے خیر میں جنگ کی اور خیر میں بہت سے قلعے تھے خیر کے لوگ قلعہ نزار میں پناہ گزین ہوئے اور انہوں نے سخت امتناع کیا یہاں تک کہ ایک تیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں پر لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہتھیلی بھر کنکریاں لین اور وہ کنکریاں ان کے قلعہ پر بارین قلعہ ان کے ساتھ ہل گیا پہر وہ زمین میں دبے گیا یہاں تک کہ مسلمان آئے اور اہل قلعہ کو انہوں نے گرفتار کر نیکے طور سے گرفتار کر لیا۔ اس حدیث کی روایت بیہقی نے کی ہے۔

شیخین نے انس سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز غلے میں چڑھی پر آپ سوار ہوئے اور آپ نے فرمایا اللہ اکبر خیرنا اذنا لمنا بساۃ قوم فساء صلیح المنذرین۔

بیہقی نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کی آنکھ میں سبزی دیکھی آپ نے پوچھا کہ یہ سبزی کیسی ہے کہا میرا سرابن ابی احقیق کے آغوش میں تھا اور میں سو رہی تھی میں نے خواب میں دیکھا گویا ایک چاند میرے آغوش میں اوڑھ آیا میں نے اس خواب کی خبر اوس کو دی اوس نے من کر میرے ایک طمانچہ مارا اور کہا کہ شرب کر بادشاہ کی آرزو کرتی ہے۔

ابن سعد نے حمید بن ہلال سے روایت کی ہے کہ اسے صفیہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ہوں اور وہ شخص ہے جو یہ زعم کرتا ہے کہ اوسکو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے اور ایک فرشتہ ہے کہ اسے اپنے بازو میں چہارہ ہے صفیہ کے آدمیوں نے صفیہ کا خواب سنا اور اوسکو اون پر رد کیا اور اس باب میں صفیہ سے سخت باتیں کیں۔

ابو یعلیٰ نے حمید بن ہلال سے یہ روایت کی ہے کہ صفیہ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے حال میں آئی کہ میرے نزدیک آپ کے زیادہ ناگوار آدمیوں کے درمیان کوئی شخص نہ تھا آپ نے مجھ سے فرمایا کہ تیری قوم نے ایسا کیا ایسا کیا میں اپنی جگہ سے نہیں اٹھی تھی کہ میرے نزدیک آپ کے زیادہ دوست آدمیوں میں سے کوئی نہ تھا۔

بیہقی نے عاصم الاحول کے طریق سے ابی عثمان النہدی سے یا ابی قلابہ سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں کے درمیان میں آؤ کہ خرمے سرسبز تھے آدمیوں نے خرموں کے کہانے میں سرعت کی انکو بخارا گیا اس کی شکایت انہوں نے آپ کے آپنے اون سے فرمایا کہ پانی مشکون میں سرور کریں اور فجر کی دعاؤں کے درمیان اون پر وہ پانی ڈالیں اور پانی ڈالتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیں آدمیوں نے ارشاد کے موافق عمل کیا گویا وہ رسی سے کھل گئے بیہقی نے کہا کہ ہم نے اس حدیث کو عبد الرحمن بن المرقع سے اونہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے موصول طور پر روایت کیا ہے شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں میں نے کہا ہوں کہ ابو نعیم نے اس حدیث کی روایت (معرفہ) میں عبد الرحمن بن المرقع سے کی ہے کہ اسے جبکہ خیر فتح ہوا وہ میدہ جات سے سرسبز تھا آدمی میدہ جات پر گری اوکو تپ نے کہ یہ بات آپ کی شکایت انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کی آپ نے فرمایا کہ تپ کچھ مٹا

مشکون میں پانی ٹھنڈا کرو اور اپنے اوپر دو ازانوں کے درمیان ڈالو آدمیوں نے ارشاد کے موافق عمل کیا اور ان کی تپ چلی گئی۔

واقعی اور بیہقی نے عبداللہ بن انیس سے روایت کی ہے کہ اسے میں خیمہ کی طرف گیا میرے ساتھ میری زوجہ تھی کہ وہ حاملہ تھی اور سکورا سستہ میں نفاس آگیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خیمہ کی آپ نے فرمایا اور سکے واسطے تم بھگدو جو جس وقت اچھے طور پر بیگ جاوین تو اسکو وہ پی لے میں نے ارشاد کے موافق عمل کیا اور اس نے نفاس کا خون کچھ نہیں دیکھا منقطع ہو گیا۔

بیہقی نے واقعی کے طریق سے واقعی کے شیوخ سے روایت کی ہے اور ان راویوں نے کہا ہے

کہ ابو شعیبہ المزنی اسلام لے آیا تھا اور اسکا اسلام اچھا ہوا اور اس نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ اس وقت جبکہ ہم لوگ عینہ بن حصین کے ساتھ اپنے اہل کی طرف بھاگ کر گئے عینہ ہم کو پلٹا کے اپنے ساتھ لایا جبکہ وہ خیمہ کے ورے تھا ہم رات میں اتر پڑے اور سونے کے بعد خواب سے ڈر کے بیدار ہو گئے عینہ نے کہا تم

لوگوں کو بشارت ہو میں نے آج کی رات خواب میں دیکھا ہے کہ مجھ کو خیمہ کا ذوالرقبہ پہاڑ دیا گیا ہے اس

کی تعبیر یہ ہے واللہ میں نے محمد صلعم کی گردن پکڑ لی راوی نے کہا جبکہ ہم خیمہ میں آئے عینہ آیا اور ستر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے حال میں پایا کہ آپ نے خیمہ کو فتح کر لیا تھا عینہ نے کہا اے محمد آپ نے

میرے خلق سے جو کچھ غنیمت لی ہے مجھ کو دینے سے اس لئے کہ میں آپ سے اور آپ کے قتال سے پہر گیا تھا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے جو بھٹ کر لیا تھا مجھ کو تیرے اہل کی طرف اس کو اڑنے بھگایا تھا

جسکو تو نے سنا تھا اور اس نے کہا اے محمد مجھ پر بخشش کیجئے اپنے فرمایا تیرے واسطے ذوالرقبہ ہے عینہ

نے پوچھا ذوالرقبہ کیا شے ہے آپ نے فرمایا ذوالرقبہ وہ پہاڑ ہے جس کو تو نے خواب میں دیکھا تھا تو نے

اسکو لیا تھا یہ سن کر عینہ اپنے اہل کی طرف پہر گیا اور سکے پاس حارث بن عوف آیا اور اس سے کہا کیا

میں نے تجھ سے نہیں کہا تھا تو غیر شے میں رکھا جاتا ہے یعنی تجھ کو غواہی ہوگی واللہ محمد صلعم مشرق

اور مغرب کے درمیان جو کچھ ہے اس پر ضرور غلبہ کرنے والے ہیں اس امر کی ہم کو بیت سے یہودی خیر

دیتے تھے میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ابو رافع سلام بن ابی الحقیق سے البیتہ سنا ہے وہ یہ کہتا تھا کہ ہم لوگ

محمد صلعم سے نبوت پر اس لئے حسد کرتے ہیں کہ نبوت بنی ہارون سے نکل گئی محمد بنی مرسل سہناور یہودی لوگ اس بات میں تیری اطاعت نہیں کریں گے اور ہم محمد کے ہاتھوں سے دوبار فوج ہو گئی ایک بار ہمارا ذبح شیرب میں ہو گا اور دوسری بار ذبح غیاہر میں حارث نے کہا میں نے سلام سی پوچھا کیا محمد صلعم کل رو سے زمین کے مالک ہو جاوین گے اوس نے کہا تو رات کی قسم ہے کل رو سے زمین کا مالک ہو جاوین گے۔

ابو نعیم نے علقمہ کے طریق سی ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ اسی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ خیبر میں تھے آپ نے رفع حاجت کا ارادہ فرمایا آپ نے مجھ سے فرمایا اے عبداللہ نظر کر کو کیا ٹھک کوئی شے دیکھتی ہے میں نے نظر کی ایک ایک بیڑ ایک ہی درخت کو دیکھا میں نے آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا دیکھو کیا کوئی شے تم کو نظر آتی ہے میں نے دوسرا درخت دیکھا چا اوس درخت سی دور تھا میں نے آپ کو خبر کی آپ نے مجھ سے فرمایا این دونوں درختوں سے یہ کہہ دو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم دونوں کو حکم دیتے ہیں کہ تم جمع ہو جاؤ میں نے اون درختوں سے کہا وہ ایک جاملے پر جمع ہو گئے پھر آپ اون درختوں کے پاس آئے اور اپنے آپ کو اون سے چھپایا پھر آپ کھڑے ہو گئے اون دونوں درختوں میں سے ہر ایک درخت اپنی اپنی جگہ کی طرف چلا گیا۔

ابن سعد نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ اسی جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر پر غالب ہوئے اہل خیبر سے اس شرط پر صلح کی کہ اپنی جانوں اور اپنے اہل کو لیکر نکل جاوین اون کے ساتھ نہ چاندی رہے اور نہ سونا کناہ اور ربیع آپ کے پاس لائے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے پوچھا تمہارے وہ ظروف کہاں ہیں جنکو تم لوگ اہل مکہ کو عاریت کے طور پر دیتے تھے دونوں نے کہا تم لوگ بہانے ہو کہ ایک زمین دولت دیتی تھی اور دوسری زمین عزت دیتی تھی ہم نے نکلنے خرچ کر ڈالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں سے فرمایا اگر تم مجھ سے کسی شے کو چھپاؤ گے اور مجھ کو اس پر اطلاع ہوگی تو اوس کے سبب سی تمہاری خونوں اور تمہارے بچوں عورتوں کو حلال کر دوں گا اونہوں نے کہا ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مروان صاری کو بلایا اور اوس سے فرمایا

کہ قلعان زمین کی طرف جاؤ جس میں نیپانی ہے اور نہ درخت ہیں بہرچہ جو کہ درختوں کے پاس آؤ اور ایک درخت کو دیکھو کہ وہ تمہارے دہنی جانب ہو گا یا بائیں جانب پہر ایک اونچے درخت کو دیکھو جو کچھ اوس میں ہے وہ میری پاس لیکر آؤ وہ مرد انصاری گیا اور یہود کے ظروف اور اموال لیکر آپ کے پاس آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونوں کی گردنیں مار دیں اور اونکی ذریت کو بروہ بنایا۔

حارث بن ابی اسامہ نے ابی امامہ سے روایت کی ہے کہ ابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر میں فرمایا کہ جس مرد کا اونٹ ضعیف ہو اور جس مرد کا اونٹ سرکش ہو وہ پلٹ جاؤ اور منادی کرفی وار کو حکم دیا اوس نے ارشاد کے مطابق پکار دیا جن کے اونٹ ضعیف یا سرکش تھے وہ پلٹ کے چلے گئے قوم کے لوگوں میں ایک مرد تھا جس کا ایک سرکش اونٹ تھا وہ اوس پر سوار تھا وہ رات کے وقت اشخاص کی سیاہی یا ایک جماعت پر سے گذر اونٹ اوس سے بٹک گیا اور اوس کو گرا دیا جبکہ وہ مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ نے دریافت فرمایا تمہارے ہمراہی کا کیا واقعہ ہے آدمیوں نے اوسکے واقعہ سے آپ کو خبر کی آپ نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا تم نے آدمیوں میں نہیں پکار دیا تھا کہ جس کا اونٹ ضعیف ہو یا سرکش ہو وہ پلٹ جاوے بلال نے عرض کی بیشک میں پکار دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس پر نماز پڑھنے سے انکار کیا۔

بہیقی نے ثوبان سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سفر میں فرمایا انشاء اللہ ہم آج رات میں سفر کر نیا لے ہیں ہمارے ساتھ وہ شخص سفر نہ کرے جس کا اونٹ ضعیف ہو یا سرکش ہے ایک مرد نے اپنی ایسی اونٹنی پر کوچ کیا جو سرکش تھی وہ اوس پر سے گر پڑا اوسکی ران کچل گئی وہ مر گیا آپ نے بلال کو حکم دیا اونہوں نے تین بار پکار دیا کہ جنت عاصی کو حلال نہ ہوگی۔

ابن سعد نے ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت کی ہے کہ عمر ابن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں جبکہ مکہ کا میرے واسطے کتبہ کی تفتیش کر دیا کثیر خیرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیمہ تھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے خاصۃً تھا۔ راوی نے کہا میں نے عمر بنت عبد الرحمن سے پوچھا عمر نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وقت ابن ابی الحقیق سے صلح کی تو نطاة ادرشق کے

پانچ جز گئے اور جن میں سے کثیبہ ایک جز تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ گولیان بنائیں اور  
 تم یہ جان لو کہ اون پانچ گولیوں میں سے ایک گولی پر لفظ (لکھا) لکھا ہوا ہے یہ دعا کی۔ اللہم  
 اجعل سمک فی الکثیبۃ سوادل وہ ہم سپر لکھا تھا کثیبہ پر لکھا کثیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کا خمس تھا اور باقی سم افعال تھے جن میں علامتیں نہیں تھیں وہ مسلمانوں کے واسطے اٹھارہ مٹاوی  
 مشترک حصوں پر تھی۔ ابوبکر نے کہا ہے کہ میں نے عمر بن عبد العزیز کو اس کے ساتھ لکھا دیا۔ بخاری  
 نے زید بن ابی عبیدہ سے روایت کی ہے کہ اس کے مینے تلوار کی ناک نشان سلمہ بن الاکوع کی  
 پٹلی پر دیکھا میں نے اون سے پوچھا یہ کیسی چوٹ ہے اونہوں نے کہا یہ وہ چوٹ ہے جو یوم خمیس پر  
 مجھ کو لگی ہے اومیون نے کہا کہ سلمہ شہید ہو گئے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا  
 اپنے تین بار اوپر ہونک دیا اس وقت تک مجھ کو اس سے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

شیخین نے سہل بن سعد سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے  
 بعض مخازی اور مشرکین بڑے اور جنگ کرنے لگے اس کے بعد ہر ایک قوم اپنے اپنے  
 لشکر کی طرف پھری مسلمانوں میں ایک ایسا مرد تھا کہ مشرکین سے جو رہا سہا ہوتا وہ اس کو بچھڑتا  
 اگر اس کا پیچھا کرتا اور اس کو اپنی تلوار سے مارتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے  
 کہا کہ جبکہ زیادہ جز پانے والا آجکے دن فلاں شخص ہے اس سے زیادہ جز پانے والا کوئی  
 نہیں ہے آپ نے فرمایا سنو وہ اہل دوزخ سے ہے آپ کے اس ارشاد کو قوم کے لوگوں نے عظیم جانا اور  
 اونہوں نے کہا اگر فلاں شخص اہل نار سے ہے تو ہم لوگوں میں کون شخص اہل جنت سے ہو گا ایک  
 مرد نے کہا واللہ اس حالت پر یہ شخص کبھی نہ مرے گا وہ مرد اس کے پیچھے ہولیا جب وقت وہ ڈھرتا  
 تو یہ مرد اس کے ساتھ ڈھرتا اور جب وقت وہ ٹھیر جاتا تو یہ مرد اس کے ساتھ ٹھیر جاتا تا یہاں تک کہ  
 وہ زخمی ہو گیا اور اس کا زخم شدید ہو گیا اور موت میں سبقت کی اس نے اپنی تلوار کو زمین پر رکھا اور  
 اس کا پیٹ اپنی دونوں پستانوں کے بیچ میں رکھا پھر وہ اوپر جبک گیا اور اپنے نفس کو قتل کر ڈالا وہ  
 مرد جو اس کے پیچھے پیچھے تھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ

آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں آپ نے اوس سے پوچھا وہ کیا بات ہے جس پر تو یہ گواہی دیتا ہے اوس نے اوس مرد کے ام سے آپ کو خبر دی یعنی اوس نے خود کشتی کر لی آپ کو یہ خبر کی۔

شیخین نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر میں حاضر ہوئے جو لوگ کہ مسلمان کا دعویٰ کرتے تھے اونہیں سے ایک مرد تھا اوس کے واسطے اپنے فرمایا کہ یہ اہل ذریعہ سے ہے جبکہ لڑائی موجود ہوئی اوس مرد نے سخت جنگ کی یہاں تک کہ اوس کے زخم اتنی کثرت سے ہو گئے کہ اہل جہل نہ سکتا تھا کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا آپ نے اس مرد کو دیکھا جسکی نسبت آپ نے یہ ذکر فرمایا تھا کہ وہ اہل ذریعہ سے ہے تحقیق واللہ اوس نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں سخت قتال کیا ہے اور اوس کے زخم کثرت سے لگے ہیں آپ نے فرمایا سنو وہ اہل نارسہ سے ہے قریب تھا کہ بعض آدمی اس باب میں شک کریں وہ مرد اس حال میں تھا اور اوس نے زخموں کا اہم پایا۔ اوس نے اپنا ہاتھ اپنے ترکش کی طرف جھکایا اور اوہیں سے ایک تیر نکالا اور اوس نے اپنے آپ کو فتح کر ڈالا آدمیوں نے دیکھا کہ کیا رسول اللہ تعالیٰ نے آپ کی بات کو سچا کر دیا۔

بیہقی نے زید بن خالد الجہنی سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے یوم خیبر میں ایک مرد نے وفات پائی آپ نے اصحاب سے فرمایا کہ تم لوگ اپنے دوست پر نزار پڑو لو یہ منکر آدمیوں کے چہرے متغیر ہو گئے آپ نے فرمایا کہ تمہارے دوست اللہ تعالیٰ کی راہ میں حیانت کی تھی ہم لوگوں نے اوس کے سامان کی لغتیش کی پہنے بیوہ کے منکوبین کا ایک ایسا منکا اوس سامان میں پایا جسکی قیمت دو درہم نہ تھے۔

شیخین نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف گئے پہنچے نہ چاندی غنیمت پائی اور نہ سونا مگر کپڑے اور سامان اور اموال پائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وادی قریٰ کی طرف متوجہ ہوئے آپ کو ایک حبشی غلام حسین کا نام مدغم تھا۔ ہدیہ میں بھیجا گیا تھا اس درمیان کہ وہ غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کجاوہ اوتار رہا تھا ایک ایک اس کے پاس ایک تیر آیا اور اوس نے اوس حبشی غلام کو قتل کر ڈالا آدمیوں نے کہا اوس کو جنت گوارا ہو رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ شملہ جو غنیمتوں میں سے اوسنے یوم خیبر میں لیا تھا اور لوگوں کی تقسیم میں نہیں آیا تھا وہ اوسپر ورنہ کڑھکا دیتا۔

بخاری نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ اہم جبکہ خیبر فتح ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک ایسی بکری ہدیہ بھی گئی جس میں زہر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود میں سے جو لوگ یہاں ہیں ان کو اس جگہ جمع کر دیو دی آپ کے واسطے جمع ہو گئے آپ نے ان سے فرمایا کہ میں تم لوگوں سے ایک شے پوچھنے والا ہوں کیا تم مجھ کو سچا کرنے والے ہو یہود نے کہا بیشک آپ اپنے یہود سے پوچھا تھا را باپ کون ہے اذہون نے کہا فلاں ہے آپ نے یہود سے فرمایا تھے حبوٹ کہا بلکہ تمہارا باپ فلاں ہے۔ یہود نے کہا آپ نے سچ فرمایا اور آپ فرمانے میں گور گئے یعنی جواب تہی وہ فرمادی۔ آپ نے یہود سے پوچھا کیا تھے اس بکری میں زہر ملا یا ہے یہود نے کہا بیشک ہمنے زہر ملا ہے آپ نے ان سے پوچھا کہ کس شے نے تم کو اس امر پر ابلیغیت کیا یہود نے کہا ہم نے یہ ارادہ کیا کہ اگر آپ کا ذب ہو گئے تو ہم آپ سے آرام پاویں گے اور اگر آپ نبی ہو گئے تو آپ کو زہر ضرر نہ لگے۔

بیہقی اور ابونعیم نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ یہود میں کی ایک عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک زہر آلود بکری ہدیہ بھیجی آپ نے اصحاب سے فرمایا کہ مانے سے ہاتھ روک لو یہ بکری زہر آلود ہے آپ نے اوس یہود سے پوچھا کہ جو فضل تو نے کیا اس پر کس چیز نے مجھ کو ابلیغیت کیا اُس نے کہا میں نے ارادہ کیا تھا کہ مجھ کو یہ معلوم ہو جاوے کہ اگر آپ نبی ہو گئے تو اللہ تعالیٰ آپ کو اچھڑا کر دے گا اور اگر آپ کا ذب ہو گئے تو آپ سے میں آدمیوں کو راست دے دوں گی۔ آپ نے اوس سے عرض نہیں کیا۔

شیخین نے انسؓ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودیہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک زہر آلود بکری لائی آپ نے اوس سے کہا یا وہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی آپ نے اوس سے کہا کہ کوئی دانت فرمایا اوس نے کہا میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ آپ کو



قتل کر ڈالوں آپنے فرمایا کہ اس عورت کو اللہ تعالیٰ میرے قتل پر سزا کرنے والا نہ تھا۔

احمد اور ابن سعد اور ابونعیم نے ابن عباسؓ سے یہ روایت کی ہے کہ ایک یہودیہ عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک زہر آلود بکری ہدیہ بھیجی آپنے اسکی طرف کیسکو بھیجا اور اس سے دریافت فرمایا کہ جو فعل تو نے کیا ہے اور سپر کس شے نے تجھکو برا لکھتہ کیا اس نے کہا میں یہ ارادہ کیا تھا کہ اگر آپ نبی ہونگے تو اللہ تعالیٰ آپکو اس امر پر مطلع کر دیگا اور اگر آپ نبی نہ ہونگے جو بٹے ہونگے تو آپسے میں آدمیوں کو راحت دے دوں گی۔

داعی اور بیہقی نے جابر بن عبد اللہ سے یہ روایت کی ہے کہ اہل خمیر میں سے ایک یہودیہ عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک زہر آلود بکری ہدیہ بھیجی آپنے اسکو ذراع لے لیا اور اوسمیں سے کمایا اور آپکے اصحاب میں سے چند آدمیوں نے کمایا آپنے اصحاب سے فرمایا کہ ان سے اپنے ہاتھ اوٹنا اور یہودیہ کو بلایا اور اس سے پوچھا کیا تو نے اس بکری میں زہر ملایا ہے اس نے پوچھا آپ کو کس نے خبر کی آپنے فرمایا اس ذراع نے میرے ہاتھ میں مجھکو خبر کی ہے اس نے کہا بیشک میں نے زہر ملایا ہے آپنے اس سے پوچھا تو نے زہر لانے سے کیا ارادہ کیا ہے اس نے کہا میں اپنے دل میں کہا تھا اگر یہ شخص نبی ہے تو اسکو زہر ضرر نہ دیگا۔ اور اگر نبی نہ ہوگا تو ہم لوگ اس سے آرام پالینگے آپنے اسکو عقوبت فرمایا اور اسکو عقوبت نہیں کی۔ اور اس حدیث کی روایت بیہقی اور ابونعیم نے دوسری وجہ سے جابر سے کی ہے اور اس حدیث میں یہ ہے کہ آپنے اصحاب سے فرمایا کہ ان سے ٹھک جاؤ اسلئے کہ اس کے اعضا میں سے ایک عضو مجھکو خبر دیتا ہے کہ یہ بکری زہر آلود ہے۔

بیہقی نے صحیح سند سے عبد الرحمن بن کعب بن مالک سے یہ روایت کی ہے کہ ایک یہودیہ نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو خمیر بن ایک زہر آلود بکری ہدیہ بھیجی آپنے اور آپکے اصحاب نے اس میں سے کمایا پھر آپنے فرمایا کہ ان سے رک بیاؤ پھر آپنے اس عورت سے پوچھا کیا تو نے اس بکری کو زہر آلود کیا ہے اس نے پوچھا آپ کو کس نے خبر کی ہے آپنے فرمایا کہ اسکی ساق کی ہڈی نے مجھکو خبر کی ہے اسوقت ٹھری آپکے دست مبارک میں تھی اس نے کہا بیشک میں نے زہر ملایا ہے

ہستی نے کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اور یہ احتمال ہے کہ اس حدیث کو عبدالرحمن نے جابر سے یا دوسرے ہونے سے روایت کی ہے۔

بزار نے اور حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور ابو نعیم نے ابو سعید الخدری سے یہ روایت کی ہے کہ ایک یہودیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جہنی ہوئی بکری پر یہ بھیجی جبکہ آدمیوں نے اس کی طرف اپنے ہاتھ دراز کئے آپ نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ روک لو۔ کیونکہ اس کا ایک عضو مجھ کو یہ خبر دیتا ہے۔ کہ یہ بکری زہر آلود ہے اور آپ نے اس کے پیچھے والی کے پاس آدمی کو بھیج کر دیا فت فرمایا کیا تو نے اپنے اس کمانے میں زہر ملا یا ہے اس یہودیہ نے کہا بیشک میں نے زہر ملا یا ہے میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ اگر آپ کا ذب ہونگے تو آدمیوں کو آپ سے میں آرم وے دوں گی اور اگر آپ صادق ہونگے تو میں نے یہ جان لیا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس پر مطلع کر دے گا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کرو اور کماؤ ہم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کا نام لیکر اس کو کما یا ہم لوگوں میں سے کسی کو ضرر نہیں دیا۔

واقعی اور یہی نے ام عمارہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مقام حرف میں سنا آپ یہ فرماتے تھے کہ عشا کی نماز کے بعد آدمیوں کے پاس بچاؤ ایک مرد قبیلہ سے گیا اور اپنے اہل کے پاس رات میں آیا جس امر کو مکر وہ جانتا تھا اس نے وہ پایا اس کا آستہ اس نے چھوڑ دیا اور اس کا تعرض نہیں کیا۔ اور اپنی بی بی کے ساتھ اس کا بخل کیا کہ اس کو طلاق دے اور اس مرد کی اس عورت سے اولاد میں تین اور وہ اس عورت کو دوست رکھتا تھا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی کہ رات میں اپنے اہل کے پاس گیا سو جس شے سے کراہت کی جاتی ہے اس نے وہ شے دیکھی۔

مسلم نے ابو ہریرہؓ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت غروبِ خیر سے پہرے تو رات میں سفر کرو یا بیان تک کہ جب وقت بھگو نیند نے پالیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

مقام کر دیا اور بلال سے فرمایا کہ رات کو ہماری نگاہبانی کر دبلال کو نیند آگئی بلال اپنی سواری کے اوٹھ سے پیڑیہ لگائے ہوئے تھے وہ بیدار نہیں ہوئے اور نہ آپ کے اصحاب میں کوئی شخص بیدار ہوا یہاں تک کہ اونپر دھوپ آگئی آخر حدیث تک اور بیقی نے اس حدیث کی روایت مالک کے طریق سے زید بن اسلم سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قصہ میں ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ شیطان بلال کے پاس ایسے حال میں آیا کہ بلال کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے شیطان نے اونکو ٹھانڈا دیا اور آرام دیتا تھا جس طرح بچے کو آرام دیا جاتا ہے یہاں تک کہ بلال سو گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو بلایا بلال نے اوسکی مثل آپ کو خبر کی جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر الصدیقؓ کو خبر کی تھی ابوبکرؓ نے سنکر کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

## یہ باب اوس معجزے کے بیان میں ہے جو عبد اللہ بن رواحہ کے لشکر میں واقع ہوا

بہیقی اور ابوالنعیم نے عودہ کے طریق سے روایت کی ہے اور موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن رواحہ کو تیس ہزار سواروں میں جن میں عبد اللہ بن انیس تھے یسیرن زمام یہودی کی طرف بھیجا یسیر نے عبد اللہ بن انیس کے چہرہ پر لسیا زخم مارا جو دم داغ تک پہنچا عبد اللہ بن انیس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپنے اوند کے زخم پر لحاب دہن مبارک لگا دیا اوس زخم سے نہ ریم نکلا اور نہ اونے عبد اللہ کو نیند آئی یہاں تک کہ عبد اللہ بن انیس نے انتقال کیا۔

## یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو عمرۃ القضا میں واقع ہوئی

واقفی اور بہیقی نے ابوبہریرہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرۃ القضا

میں سلاح کے ساتھ بطن یا جناح کی طرٹ تشریف لائے آپ کے پاس قریش کا ایک گروہ آیا اور کہا اے محمد آپ کسی چوٹے اور کسی بڑے کو بے وفائی کے ساتھ نہیں پہچانا ہے آپ اپنی قوم کے پاس سلاح کے ساتھ داخل ہوئے ہیں اور آپ نے اپنی قوم کے لوگوں سے یہ شرط کی ہے کہ اون کے پاس داخل نہ ہونگے مگر مسافر کے ساتھ کے ساتھ اور تلواریں بنیاد میں ہونگی آپ نے فرمایا اون کے پاس میں سلاح کے ساتھ داخل نہ ہونگا۔

احمد نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ اور آپ کے اصحاب مکہ میں آئے مشرکین نے آپس میں کہا کہ تمہارے پاس ایسی قوم آتی ہے جسکو نیرب کی تپ نے مست کر دیا ہے جو بات مشرکین نے کہی تھی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اویسر مطلع کر دیا آپ نے اصحاب سے فرمایا کہ بیت اللہ کے تین پہیرے دوڑ کر کریں تاکہ مشرکین اونکی چستی و دلیری دیکھیں۔

احمد اور یحییٰ نے ابی الطفیل کے طریق سے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ اپنے عمرہ میں درانظران میں اور اسے آپ کے اصحاب کو یہ خبر پہنچی کہ قریش کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب منہفط اور لاغری سے دھنوںے اور بخار کی مثل ہیں یا یہ کہ لاغری سے اوٹہ نہیں سکتے ہیں۔ یہ سنکر اصحاب نے آپس میں کہا کاش ہم اپنی سواری کے اونظوفین سے فوج کرتے اور اونکے گوشت کھاتے اور گوشت کا شور باپتے کل کے دن ہم صبح کو اوٹے جہوت ہم قوم کے پاس داخل ہوتے تو ایسی حال میں ہوتے کہ ہم کو راحت اور سیری اور سیرابی ہوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اونظ سواری کے فوج نہ کرو لیکن اپنی توشے میرے پاس جمع کرو انہوں نے ارشاد کے موافق اپنے اپنے توشے جمع کئے اور چٹاب بچا دئے اور ان توشوں میں سے اس قدر کمایا کہ نہ پہیر دئے اور ہر ایک آدمی نے اپنے اپنے توشہ دان میں دونوں ہاتھوں سے توشہ بہر لیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے یہاں تک کہ مسجد میں داخل ہوئے اور اونکو دوڑنے کیواسطے حکم دیا قریش نے دیکھ کر کمایہ لوگ چلنے سے راضی نہیں ہوتے ہیں یہ لوگ ہر فوج کے کو دینے کے طور پر کو دتے ہیں۔

## یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو غالب الیشی کے لشکر میں

### صفتِ زمین واقع ہوئی

ابن سعد نے جنہد بن بکیت الحجنی سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غالب بن عبد اللہ الیشی کو ایک لشکر میں بھیجا جس میں لشکر میں تھا اور انکو حکم دیا کہ کہ یہیں بنی مویح کو لوٹیں تھے اور ان کی غارت گری کی اور ہم ان کے اونٹ ہانک لائے قوم کا فریاد خواہ قوم میں گیا اور اتنے کثرت سے قوم کے لوگ آئے کہ ہم کو ان کے ساتھ مقابلہ کی قدرت نہ تھی ہم اور ان اونٹوں کو نکال لائے اور انکو ہم چلا رہے تھے قوم کے لوگوں نے ہم کو بلایا میانک کہ انہوں نے دیکھا ہمارے اور ان کے درمیان نہ تھا مگر ایک صحرا اور ہم لوگ صحرا کی ایک طرف منہ کئے ہوئے جا رہے تھے یکایک اللہ تھا اوس صحرا کو بے آیا جس جگہ سے اوس نے چاہا یعنی صحرا میں سیلاب آگیا صحرا کے دونوں پہلو کوں کو پانی نے بہر دیا واللہ ہم نے اوس دن نہ ابر دیکھا اور نہ بارش وہ صحرا اس قدر پانی کو لایا کہ کوئی شخص یہ قدرت نہیں رکھتا تھا کہ اوس سے پار ہو سکے تھے اور ان لوگوں کو دیکھا کہ وہ کھڑے ہوئے ہماری طرف دیکھ رہے تھے اور ہم ان سے اتنی دور نکل گئے کہ وہ لوگ ہمارے فوت ہونے میں ہماری طلب کی قدرت نہیں رکھتے تھے۔

## یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو ابو موسیٰ کے لشکر میں واقع ہوئی

حاکم نے ابن عباس سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو موسیٰ کو لشکر بھر پامو پکار کیا اس درمیان کہ وہ رات میں دریا میں جا رہے تھے ایک منادی کہنے والے نے ان کے اوپر سے اونکو پکار کر کہا سنو میں اللہ تعالیٰ کے اوس حکم سے تم کو خبر کرتا ہوں جس حکم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نفس پر جاری کیا ہے وہ یہ ہے کہ جو شخص گرمی کے دن میں اللہ تعالیٰ کے واسطے پیاسا ہوگا اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ حق ہے کہ پیاس کے دن اوس کو پانی بلا دے۔

## یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے کہ زید بن حارثہ کا لشکر جو ام قرقہ کی طرف گیا تھا اوس میں واقع ہوئی

ابونعیم نے حضرت عائشہؓ سے یہ روایت کی ہے کہ بنی فزارہ سے ایک عورت تھی جس کا نام ام قرقہ تھا اوس نے تیس شتر سواروں کو اپنے بیٹوں پوتوں میں سے ساز و سامان کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا تاکہ وہ آپ کو قتل کر ڈالیں یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے یہ دعا کی اللھم انکما بولدہ۔ اے میرے امیر! اسکو اسکے بیٹوں پر رولاؤ کی طرف آپ نے زید بن حارثہ کو ایک لشکر میں بھیجا وہ باہم بڑ گئے ام قرقہ اور اوس کے سب بیٹے پوتے مارے گئے۔

## یہ باب اوس آیت کے بیان میں ہے جو دوسرے لشکر میں واقع ہوئی

احمد اور بیہقی نے صحیح سند سے انسؓ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ ایک عورت آئی اور اوس نے کہا یا رسول اللہؐ میں نے خواب میں دیکھا ہے۔ گویا میں جنت میں داخل ہوئی ہوں میں نے جنت میں ایک آواز سنی میں نے نظر کی دیکھا ایک میں نے دیکھا کہ فلان اور فلان لایا گیا یہاں تک کہ بارہ مردوں کو اوس نے گنا اور اس سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا تھا اُس عورت نے بیان کیا کہ وہ بارہ مرد لائے گئے اونکے جسموں پر سیلے کھیلے کپڑے تھے اور اونکی گردن کی رگیں خون بہا رہی تھیں کہا گیا کہ ان کو نہز البیدخ کی طرف لیجاؤ انہوں نے اوس میں غوطے مارے اور اوس نہر سے وہ ایسے حال میں نکلے کہ اونکے چہرے چودہویں رات کی چاند کی مثل تھے پھر سونے کی کرسیاں لائی گئیں وہ اوس پر بیٹھے اور سونے کی طباق لائے گئے ان میں سے تھے یعنی تازے خرمے تھے یا تازے میوے تھے انہوں نے اون میوہ جات میں سے جس میوے کا ارادہ کیا اسکو کھایا اور میں نے اونکے ساتھ میوے کھائے اس کے بعد اوس لشکر سے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

بیجا تھا ایک خوشخبری دینے والا آیا اور اوسنے آکر عرض کی یا رسول اللہ ہمارا امر ایسا ہوا ایسا ہوا اور فلان فلان شہید ہوا ایسا خاک کراوس نے اُن بارہ مردوں کو گنا جنکو اوس عورت نے گنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اوس عورت کو ہمارے پاس لے آؤ وہ آئی اپنے فرمایا کہ اپنے خواب کو اس مرد سے بیان کر اوس عورت نے خواب بیان کیا جس شخص نے بشارت دی تھی اُسے شکر کیا یا رسول اللہ جیسا اس عورت نے کہا ہے وہ اوروں سے ہے۔

یہ باب اول آیتوں اور معجزوں کے بیان میں ہے جو غزوہ موتہ

میں واقع ہوئے ہیں

بخاری نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ موتہ میں زید بن حارثہ کو امیر لشکر کیا اور فرمایا کہ اگر زید مارے جاوین تو اونکی جائے جعفر اور اگر جعفر مارے جاوین تو اونکی جائے ابن رواحہ امیر ہوں۔

واقعی نے کہا ہے مجھے ابیہ بن عثمان نے عمر بن الحکم سے اونہوں نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے کہ اسے کہ نعمان بن حطی ایہودی آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آدمیوں کے ساتھ کھڑا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زید بن حارثہ آدمیوں پر امیر ہوں اور اگر زید مقتول ہو جاوین تو جعفر بن بیطال امیر ہوں اور اگر جعفر قتل ہو جاوین تو عبد اللہ بن رواحہ امیر ہوں اور اگر عبد اللہ قتل ہو جاوین تو مسلمان انہیں آدمیوں میں سے ایک مرد کو پسند کر کے اپنا امیر بنالین نعمان نے شکر کیا اسے ابو القاسم اگر آپ بنی ہن اپنے جن آدمیوں کے نام لئے ہن اونکے نام لئے ہن وہ تھوڑے ہوں یا بہت ہوں وہ سب شہید ہو جاوینگے اسلئے کہ بنی اسرائیل میں انبیا مبعوث ایک مرد کو ایک قوم پر سردار کرتے اور یہ کہتے کہ اگر فلان شہید ہو جاوے تو فلان امیر لشکر ہو اگر وہ انبیا سومردوں کا نام لیتے تو وہ سو کے سوشہید ہو جاتے تھے یہ یہودی زید سے کہنے لگا کہ تم عہد کرو تم مجھ صلعم کے پاس کبھی ہلٹے نہ آؤ گے اگر محمد صلعم بنی ہن زید نے شکر کیا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ بنی مصادق اور نہایت نیک

ہیں۔ اس حدیث کی روایت بیہقی اور ابوالنعمین نے کی ہے۔

واقعی اور جتنی نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ غزوہ موتہ میں میں حاضر ہوئے وہ سامان اور ہتھیار اور گھوڑوں کا گروہ اور دیہان اندر حریز اور سونا دیکھا جسکی طاقت کیسکو نہیں ہے میری نگاہ چو نہریا لگئی مجھے ثابت بن اقرم نے کہا اے ابو ہریرہؓ تلو کیا ہو گیا ہے گویا تم کثیر مجموعہ کو دیکھ رہے ہو جن سے تلو حیرت ہے میں نے کہا بیشک حیرت ہے ثابت نے کہا تم ہمارے ساتھ بدر میں حاضر نہیں ہووے کثرت کے سبب سے ہتھ فتح نہیں پائی۔

بیہقی اور ابوالنعمین نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ اسے کہ اصحاب نے یہ بات بہرہ سے کہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس سے جعفر ملائکہ میں گرے وہ اس طور سے اوڑتے تھے جیسے ملائکہ اوڑتے ہیں اور انکے دو بازو ہیں اور اصحاب نے یہ زعم کیا ہے کہ یعلیٰ بن مزیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اہل موتہ کی خبر لائے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہو تو مجھے خبر دو اور اگر تم چاہو تو میں تلو خبر دیتا ہوں یعلیٰ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ مجھ کو خبر دیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کی خبر سے یعلیٰ کو کل خبر دی اور یعلیٰ سے اونکا وصف کیا یعلیٰ نے سنکر کہا قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے آپ نے ان لوگوں کی باتوں میں سے کوئی حرف نہیں چھوڑا جسکو آپ نے ذکر نہیں کیا ہو اور جیسے آپ نے ذکر فرمایا ہے اونکا امر اللہ ولسی ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے واسطے زمین کو پراشاک بلن کر دیا کہ میں نے اوسکے جنگ کی جگہ کو دیکھا۔

بخاری نے انسؓ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید اور جعفر اور ابن رواحہ کو بھیجا اور جہنڈا لیا کہ دیا وہ سب شہید ہو گئے قبل اسکے کہ خبر ہووے ان کے مرنے کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمیوں کو دی آپ نے فرمایا کہ زید نے جہنڈا لیا وہ شہید ہو گئے پھر جہنڈا جعفر نے لیا وہ شہید ہو گئے پھر عبداللہ بن رواحہ نے جہنڈا لیا وہ شہید ہو گئے پھر جہنڈا اخلاہ بن الولید نے بغیر سردار ہونے کے لیا ان کو فتح ہو گئی۔



بہیقی نے ابی قتادہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امر کا لشکر بھیجا اور فرمایا تم پر زید بن حارثہ سردار ہیں اگر وہ شہید ہو جاوین تو جعفر تمہارے سردار ہیں اور اگر وہ شہید ہو جاوین تو عبد اللہ بن رواحہ تمہارے سردار ہیں یہ لوگ گئے اور جتنے زمانہ تک اللہ تعالیٰ نے چاہا ٹھہرے رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہ پر چڑھے اور اپنے امر فرمایا سو جمع ہو کر ناز پڑھنے کے واسطے اندلی گئی آدمی جمع ہو گئے اپنے فرمایا کہ تمہارے اس لشکر سے مین مکو خبر دیتا ہوں لشکر کے آدمی گئے اور دشمن سے بڑھ گئے زید شہید قتل کئے گئے پھر جہنم جعفر نے لیا اور قوم پر حملہ کیا یہاں تک کہ وہ شہید قتل کئے گئے پھر عبد اللہ بن رواحہ نے جہنم لیا اور انہوں نے اپنے دونوں قدم ثابت رکھے یہاں تک کہ شہید قتل کئے گئے پھر خالد بن الولید نے جہنم لیا خالد اپنے نفس کا میر سے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی۔ اللہم انہ سیف من سیوفک فانت منصورہ۔ اے میرے اللہ تعالیٰ تیری تلواروں میں سے خالد ایک تلوار ہے سو تو اس کو نصرت دے۔ اس روز سے خالد کا نام سیف اللہ رکھا گیا۔

واقعی نے کہا ہے مجھ سے محمد بن صالح التمار نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے حدیث کی ہے اور مجھ سے عبد المجاہد بن عمار بن غزویہ نے عبد اللہ بن ابی بکر بن خرم سے حدیث کی ہے دونوں راویوں نے کہا ہے جبکہ آدمی موت میں جنگ میں بڑھ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہ پر پٹیہ گئے آپ کے اور شام کے درمیان جو شے حائل تھی وہ ہٹا دی گئی آپ اونکی جنگ کی طرف دیکھ رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زید نے جہنم لیا اونکے پاس شیطان آیا شیطان نے زید کو حیات کی محبت دلائی اور موت کو مکروہ کرایا اور اذکو دنیا کی محبت دلائی زید نے کہا جو وقت مومنوں کے دلوں میں ایمان متحکم ہو گیا تو اس وقت تو دنیا کی محبت دلاتا ہے زید ایک قدم گئے اور شہید ہو گئے اور جنت میں داخل ہو گئے اور وہ دیکھ رہے ہیں اونکے بعد جعفر نے جہنم لیا ان کے پاس شیطان آیا جعفر کو حیات کی محبت دلائی اور موت سے کراہت کرائی اور دنیا کی تمنا دلائی جعفر نے کہا جو وقت مومنوں کے دلوں میں ایمان متحکم ہو گیا تو اب اس وقت تو مجھ کو دنیا کی تمنا دلاتا ہے وہ

ایک قدم گئے اور شہید ہو گئے اور جنت میں داخل ہو گئے اور جعفر جنت میں یا قوت کے دو بازوؤں سے اڑتے ہیں جس جگہ جنت میں چاہتے ہیں۔ پھر عبداللہ بن رواحہ نے جب ٹٹا لیا وہ شہید ہو گئے پھر وہ جنت میں روکے شخص کی طور پر داخل ہوئے یہ امر انصار پر شاق ہوا کسی نے پوچھا یا رسول اللہ عبداللہ کیون روکے گئے تھے آپ نے فرمایا کہ جو وقت اونکو زخم لگے تو وہ سمست ہو گئے پھر عبداللہ نے اپنے نفس پر عتاب کیا اور اپنے آپ کو شیعہ بنایا پھر شہید ہو گئے اور جنت میں داخل ہو گئے اس کے سننے سے انصار کی وہ حالت بدل گئی اس حدیث کی روایت بہیقی نے کی ہے۔

واقفی نے اپنے شیوخ سے روایت کی ہے اور شیوخ نے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے یہاں تک زمین بلند کی گئی کہ آپ نے قوم کے جنگ کی جگہ ملاحظہ فرمائی جبکہ خالد بن الولید نے جب ٹٹا لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الا ان حمی الوطیس یعنی اب لڑائی کا تنور گرم ہوا۔

ابن سعد نے سالم بن ابی الجعد کے طریق سے ابی السیر سے انہوں نے ابی عامر الصہابی سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب وقت جعفر اور انکے اصحاب کی خبر آئی آپ کچھ دیر ٹھگیں رہے پھر آپ نے تبسم فرمایا آپ سے کسی نے پوچھا کہ آپ نے تبسم کیوں فرمایا آپ نے فرمایا کہ مجھ کو میرے اصحاب کے مارے جانے نے ٹھگیں کیا یہاں تک کہ میں نے اونکو جنت میں آپس میں بٹائی دیکھا اور تختوں پر باہم مقابل بیٹھے ہوئے ہیں اور اونہیں کے بعض میں میں نے اعراض دیکھا گویا اوس نے تلوار سے کراہت کی ہے اور میں نے جعفر کو ایک ایسا فرشتہ دیکھا جس کے دو بازو ہیں اور دونوں خون آلود ہیں اور اون بازوؤں کے اگلے واز پر خون سے رنگے ہوئے ہیں۔

حاکم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے اُس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور اسما بنت عمیس آپ کے پاس بیٹھی تھیں لیکہ ایک آپ نے سلام کا جواب دیا پھر آپ نے فرمایا اے اسما یہ جعفر بن جبرئیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام اور اسرافیل علیہ السلام کے ساتھ ہیں یہ اے اونہوں نے سلام علیک کی ہے تم بھی اونکے سلام کا جواب دو اور جعفر نے مجھ کو خبر دی کہ وہ

ایسے ایسے دن مشرکین سے بڑھ گئے پھر کہا کہ میں مشرکین کے مقابل ہوا میرے آگے کے جسم پر تتر ۳۲  
زخم تیرا دیزرے اور تلوار کے گے پر مینے اپنے دہنے ہاتھ میں جینڈا لیا میرا ہونا ہاتھ کٹ گیا پھر مینے  
بائیں ہاتھ میں جینڈا لیا میرا بائیں ہاتھ کٹ گیا اللہ تعالیٰ نے میرے دونوں ہاتھوں کے عوص میں  
مجھ کو دوبارہ دے کہین میں اون دونوں سے جبیر مل اور میکائیل علیہما السلام کے ساتھ اور تا ہوں جنت  
میں سے جس جگہ میں چاہتا ہوں وہاں اور تا ہوں اور جنت کے میووں سے جس جگہ میں  
چاہتا ہوں کتا ہوں۔

ابن اسحاق اور ابن سعد اور بیہقی اور ابونعیم نے اس بات عیدس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا میرے پاس جعفر کے بچوں کو لاؤ  
میں آپکے پاس اوکو لاؤں آپ نے اون کو سونگھا اور آپ کی آنکھوں میں آنسو بہا کرے مینے پوچھا یا رسول اللہ  
آپ کیوں روئے کیا جعفر اور اصحاب جعفر کی آپ کو خبر پہنچی ہے آپ نے فرمایا ہاں آج کے دن وہ  
شہید ہو گئے۔

واقفی اور بیہقی اور ابن عساکر نے عبد اللہ بن جعفر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جو وقت  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ماں کے پاس تشریف لائے تھے مجھ کو یہ یاد ہے آپ نے میری ماں  
سے میرے باپ کے قتل ہونے کی خبر کی اور آپ نے فرمایا سنو میں تم کو بشارت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ  
نے جعفر کے دوبارہ پیدا کئے ہیں وہ اون دونوں بازوؤں سے جنت میں اور تے ہیں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس اس حال میں تشریف لائے تھے کہ میں اپنے بہائی کی بکری کا مول کر رہا  
تھا آپ نے میرے واسطے یہ دعا فرمائی۔ اللہم بارک لے صفقتہ مینے کوئی شے نہیں فروخت کی اور  
نکوئی شے مول لی مگر اوس میں مجھ کو برکت دی گئی۔

بخاری نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ جو وقت آپ ابن جعفر سے سلام علیک  
کرتے تو یوں فرماتے السلام علیک یا ابن ذی الجناحین۔

حاکم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

میں جنت میں داخل ہوا میں نے نظر کی دیکھا ایک مینے دیکھا کہ جعفر ملائکہ کے ساتھ اڑ رہے تھے اور دیکھا ایک مینے حمزہ کو دیکھا کہ وہ ایک تخت پر تکیہ دے ہوئے تھے۔

دارقطنی نے (غرائب مالک ابن عمر سے روایت کی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اپنے آسمان کی طرف اپنا سر مبارک اڑھایا اور فرمایا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پوچھایا رسول اللہ یہ کیا بات ہے آپ نے فرمایا کہ میری طرف جعفر بن ابی طالب ملائکہ کے ایک گروہ میں گزرے اور انہوں نے مجھے سلام علیک کی۔

حاکم نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے ابوہریرہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جعفر بن ابی طالب آج کی رات میری طرف ملائکہ کے ایک گروہ میں گزرے اور ان کے دو بازو ہیں جو خون آلود ہیں اور اون بازوؤں کے اگلے پر سفید ہیں۔

ابن سعد نے محمد بن عمر بن علی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جعفر کو فرشتہ دیکھا وہ جنت میں اڑتے ہیں اور ان کے بازوؤں کے اگلے پروں سے خون ٹپکتا ہے اور میں نے زید کو جعفر سے کہہ دیا کہ آپ نے فرمایا میں نے اپنے دل میں کہا میں یہ گمان نہیں کرتا تھا کہ زید جعفر سے مرتبہ میں کم ہونگے آپ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور یہ کہا کہ زید جعفر سے درجہ میں کم نہیں ہیں بلکہ آپ کی قرابت کے سبب سے جعفر کو زید پر فضیلت دی ہے۔

حاکم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا گیا میں جنت میں داخل ہوا ہوں میں نے جعفر کا درجہ زید کے درجے سے فوق دیکھا مجھے کسی نے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں کہ جعفر کا درجہ کس سبب بلند کیا گیا ہے میں نے کہا میں نہیں جانتا اوس نے مجھے کہا آپ کے اور جعفر کے درمیان جو قرابت ہے اس کے سبب سے اوزکا درجہ بلند کیا گیا ہے۔

یہ بابوں مجزون کی بیانیں ہیں جو غرورہ ذات اسلاسل میں واقع ہوئے ہیں ابن اسحاق اور ہیثمی نے عوف بن مالک الأشجعی سے روایت کی ہے کہ ہمیں غرورہ ذات اسلاسل

میں تھامیں ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے ہمراہ ہوا میں ایک۔ قوم پر گڑ راوہ لوگ اپنے اونٹ کے پاس تھے اونٹوں۔ نے اوسکو ذبح کیا ہنا اور اون کو اس لہر پر بندرستان تھی کہ اوسکو تقسیم کر میں اور میں ایک ایسا مرد تھا کہ اونٹوں کو ذبح کیا کرتا تھا میں نے اون سے پوچھا کیا اس اونٹ میں سے دسواں حصہ اس شتر چارم پر کم کر کے دو گنگہ کیے ہیں اور۔ کاو تم لوگوں پر تقسیم کر دو ان اونٹوں نے کہا بیشک ہم دین گے میں نے اوسکو ٹکڑے کیے اور اون میں سے دسواں حصہ لے لیا اور میں اوسکو اپنے اصحاب کے پاس دھما کے لایا ہم نے کھلایا اور کہا ابو بکر اور عمرؓ نے مجھے پوچھا اے عورت یہ گوشت تیرے پاس کھانے آیا۔ میں نے دونوں حضرات کو نبی کی اونٹوں نے کہا جو ات تو نے ہیکہ بہ گوشت کھلایا اچانہ میں کیا پر دونوں حضرات اکثرے ہو گئے اور اوس گوشت کے جو کچھ اون کے پیٹوں میں تھا قے کر کے نکالنے لگے جبکہ آدمی پرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے والوں میں اول میں سنا اپنے پوچھا عرفے میں کما ہاں اپنے فرمایا صاحب الجہز اور اوس کلمہ پر کچھ زیادہ اپنے مجھ سے نہیں فرمایا۔ اور واقعہ یہی اور بہت سی دوسرے طریقوں سے ارسال اور وصول اور پر اس حدیث کی شکل روا ہستی کی ہے۔

## یہ باب اون آیتوں کے بیان میں ہے جو سائل بحرین واقع ہو ہیں

شیخین نے جابر سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باکو تین سو شتر سواروں میں بیجا ہمارے امیر لشکر ابو عبیدہ بن الجراح سے ہم قریش کے قافلہ کا انتظار کرتے تھے ہیکہ سخت ہو کہ کی تکلیف ہوئی یہاں تک کہ ہم نے اونٹوں کا علف کھایا اور بانیے ہمارے طرف ایک مچلی ڈال دی جسکا نام غنبر ہے ہم نے اوس مچلی میں ایک حبیدہ تک نصف حصہ کھلایا اور اوس سے ہم چکنے ہو گئے تھیں کہ ہمارے اجسام اوس سے موٹے ہو گئے اور درست حالت پر آ گئے ابو عبیدہ نے اوس مچلی کی پسلیوں میں سے ایک پسلی لی اور لشکر میں سے ایک بڑے طویل القامت مرد کو ایک بڑے طویل اونٹ کو دیکھا اور اوسکو اوس پر سوار کر آیا وہ شتر سوار اوسکے نیچے سے نکل گیا۔

مسلم نے جابر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہکمو بیجا اور ہجر عبیدہ بن الجراح کو امیر مقرر فرمایا کہ قریش کے قافلہ سے ہم جا ملین اور ایک جہولی تم پر ہکمو تو شہ دیا آپ نے اوس کے سوا ہمارے واسطے اور کچھ نہیں پایا ابو عبیدہ ہکمو ایک ایک کھجور دیتے تھے ہم اوسکو منہ میں چوستے پھر اوسپر پانی پی لیتے تھے وہ ایک ایک کھجور ہکمو دن سے رات تک کافی ہوتی تھی دریا نے ہماری طرف ایک مچھلی ڈال دی جب کانام غنبر ہے ہم اوس مچھلی پر ایک مہینہ تک ٹیڑھے رہے اوس کو کھاتے تھے نیلنگ کہ ہم موٹے ہو گئے۔

## یہ باب اون خصائص اور معجزوں کے بیان میں ہر جو مکہ معظمہ کی فتح میں واقع ہوئے ہیں

بہیقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجھے زہری نے عروہ بن الزبیر سے انہوں نے مردان بن الحکم اور سوار بن مخزوم سے حدیث کی ہے دونوں راویوں نے کہا ہے کہ حدیبیہ کی صلح میں یہ امر ٹھیک تھا کہ جو شخص یہ چاہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد و پیمان میں داخل ہو وہ آپ کے عہد و پیمان میں داخل ہو جاوے اور جو شخص قریش کے عہد و پیمان میں داخل ہونا چاہے وہ قریش کے عہد و پیمان میں داخل ہو جاوے بنی خزاعہ کو پڑے اور انہوں نے کہا ہم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیمان اور عہد میں داخل ہوتے ہیں اور بنو بکر کو پڑے اور انہوں نے کہا ہم قریش کے پیمان اور عہد میں داخل ہوتے ہیں یہ لوگ اس صلح پر تڑپا اٹھارہ مہینہ کی مقدار ٹیڑھے رہے پھر وہ بنی بکر جو قریش کے پیمان اور عہد میں داخل ہوئے تھے خزاعہ کے اون آدمیوں پر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد و پیمان میں داخل ہوئے تھے ایک رات اوس بانی پر حملہ آور ہوئے جو خزاعہ کا تھا قریش نے کہا ہمارا علم محمد کو نہو گا یہ رات کا وقت ہے ہکمو کوئی نہیں دیکھتا ہے قریش نے خزاعہ کے مقابلہ پر بنی بکر کی اعانت گھوڑوں اور ہتھیاروں سے کی اور بنی بکر کے ساتھ خزاعہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کینہ پر جنگ کی جبوقت خزاعہ اور بکر کی جنگ ہوتی تھی عمر بن مسلم سوار ہو کے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا یہاں تک کہ آپؐ نے اس کو خبر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عروہؓ کو نصرت ہوئی آپ ابی ابن بلون مین تھے کہ آسمان مین ایک بدلی گزری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو دیکھ کر فرمایا کہ یہ ابر بنی کعب کی نصرت کے واسطے خوب برسے گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو قوتیاری کے واسطے حکم دیا اور اپنے نکلنے کو چھپایا اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ آپ کی خبر قریش سے پوشیدہ رکھے یہاں تک کہ قریش کے بلاد مین اوسکو لیکا یکا پہنچا دے۔

ابن اسحاق اور بیہقی نے عروہ سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کی طرف سفر کا پورا ارادہ کر لیا حاطب بن ابی بلتعہ نے قریش کو لکھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کی طرف جانے کے واسطے جو قصد کیا تھا اوس سے انکو خبر دی پھر اوس کو قریش کی ایک عورت کو دیدیا اور اوس سے اس شرط پر اجرت ٹھیل لی کہ وہ قریش کو خط پہنچا دے اور عورت نے اوس خط کو اپنے سر کے بالون مین رکھ لیا اور اپنے گیسوؤں کو اوس پر بٹہ کر اور اوس خط کو اپنے نکلنے کی حاطب نے جو فعل کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اوسکی خدمت آسمان سے آگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی ابن ابی طالب اور زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بھیجا عروہ نے کہا کہ دو لون پہنچاؤں نے اُس عورت کو پالیا جس کے ساتھ حاطب نے قریش کو خط لکھ کر بھیجا تھا اور قریش کو ڈرانا تھا۔

شیخین نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور زبیر اور مقداد کو بھیجا اور فرمایا کہ تم لوگ یہاں تک جاؤ کہ روضہ خاخ مین پہنچ جاؤ روضہ خاخ مین ایک ہودھ نشین عورت تم کو ملے گی اوس کے ساتھ ایک خط ہے وہ خط تم اوس سے لے لو حضرت علیؓ نے فرمایا ہم گئے ہلکے گھوڑے دوڑاے لئے جاتے تھے یہاں تک کہ ہم روضہ خاخ مین آئے ہم نے لیکا یکا ایک کجاوہ نشین عورت کو پالیا ہم نے اوس سے کہا تیرے پاس جو خط ہے اوسکو نکال اوس نے کہا میرے ساتھ کوئی خط نہیں ہے ہم نے اوس سے کہا تجھ کو ضرور خط نکالنا پڑیگا یا ہم تیرے کپڑے اتارینگے حضرت علیؓ نے کہا اوس نے اپنے گندھے ہوئے بالون مین سے





میں نے اپنے آپ کو اور آپ کو خواہ اب میں دیکھا ہے کہ ہم مکہ کے پاس پہنچے ہیں ایک کتیا نکلی وہ ہنک رہی تھی جبکہ ہم اوس کے پاس گئے وہ چپٹ لیٹ گئی یکایک میں نے دیکھا کہ اوس کے ہاتھوں سے دودھ نکل رہا ہے اپنے منکر فرمایا کہ اون کا کتا جلا گیا اور دودھ اگیا اور وہ لوگ ستر صابہ رومی کی درخواست کرنے والے ہیں اور تم لوگ بعض سے مقابل ہونے والے ہو اگر تم لوگ ابوسفیان سے مقابل ہو تو اوس کو قتل نہ کیجو سو یہ لوگ ابوسفیان اور حکیم سے مرہیں لے۔

مسلم اور طیالسی اور ہیتی نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ فتح مکہ کے دن انصار نے کہا کہ یہ مرد جو ہے اسکو اس کے قریہ کی رغبت اور عیشہ کی رافت نے پالیا ہے یعنی آپ کو اپنے شہر اور کنبہ کی رغبت اور رافت پیدا ہو گئی ہے انصار ان باتوں میں تھے کہ وحی آگئی اور جو وقت وحی آتی تو ہم سے مخفی نہیں رہتی تھی جو وقت وحی آتی تو کوئی شخص نہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آنکھ نہ اٹھا کے دیکھتا یہاں تک کہ وحی گزر جاتی جبکہ وحی اڑھائی گئی آپ نے فرمایا اے گروہ انصار تم نے یہ کہا کہ اس مرد کو اس کے قریہ کی رغبت ہو گئی ہے۔ اور اسکو اپنے قبیلہ کی رافت ہوئی ہے ہرگز ہرگز ایسا نہیں ہے اگر مجھ کو میرے قریہ کی رغبت ہوگی یا کنبہ کے ساتھ رافت ہوگی اوس وقت میرا کوئی نام نہ لے گا میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں اور اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں میری زندگی تمہاری زندگی ہے اور میری موت تمہاری موت ہے یہ منکر انصار آپ کے پاس آئے اور رہے تھے اور انصار نے یہ کہا وہ اللہ سے یہ نہیں کہا ہے مگر اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول کے ساتھ نہیں رہ سکتے۔ کہ سب سے پہلے کہہ چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کا رسول دونوں تمہاری تصدیق کرتے ہیں اور تم کو معذور کر سکتے ہیں۔

ابن سعد نے ابی اسحاق سبیعی سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے اُس سے پوچھا پھر کو اسلام سے کس شے نے منع کیا ہے اوس نے کہا میں نے آپ کو دیکھا کہ انہوں نے آپ کی تکذیب کی اور آپ کو اپنے وطن سے نکال دیا اور انہوں نے آپ سے جنگ کی میں نے دل میں کہا میں دیکھوں اگر آپ اوپر غالب ہو جائیں گے تو میں آپ پر ایمان لے آؤں گا اور آپ کا اتباع کروں گا اور اگر وہ لوگ آپ پر غالب ہو جائیں گے تو میں آپ کا اتباع نہ کروں گا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا اے ذی الجوشن اگر تو تھوڑے دنوں زندہ رہے گا یقین ہے کہ تو میرا غلبہ اوپر دیکھے گا ذی الجوشن نے کہا واللہ میں مقام شہید میں تھا ایک ایک ہمارے پاس ایک شتر سوار مکہ کی طرف سے آیا تھے اوس سے پوچھا کیا خبر ہے اوس نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اہل مکہ پر غالب ہو گئے حیو قت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی الجوشن کو اسلام کی طرف بلایا تھا اور وہ مسلمان نہیں ہوا تھا اپنے ترک اسلام سے اوسکو غم پیدا ہو گیا۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اسکو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے قیس بن ابی حازم کے طریق سے ابی مسعود سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد نے یوم نخت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی وہ کا اپنے لگانے صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا اپنے اوپر تو آسانی کر میں قریش میں کی ایک ایسی عورت کا بیٹا ہوں جو سوکھا گوشت کھاتی تھی۔ پھر بیہقی نے اس حدیث کی روایت قیس سے اس لفظ سے مرسل طور پر کی ہے کہ میں بادشاہ نہیں ہوا تھا میں قریش میں کی ایک عورت کا بیٹا ہوں جو قدید یعنی سوکھا گوشت کھاتی تھی بیہقی نے کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہی محفوظ ہے۔

بیہقی اور ابونعیم نے عبد اللہ بن دینار کے طریق سے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ مکہ میں داخل ہوئے اوس میں تین سو ساٹھ بیت پائے اپنے ہر ایک بیت کی طرف اپنے عصا سے اشارہ فرمایا اور فرمایا جا را الحق و ذہق الباطل ان الباطل کان ذہوقا بغیر اس کے کہ کسی بیت کو عصا لگاتے کسی بیت کی طرف آپ اشارہ نہیں فرماتے مگر وہ گریختا تھا۔

ابونعیم نے نافع کے طریق سے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم نخت مکہ میں ایسے حال میں کھڑے ہوئے بیت اللہ کے اطراف میں تین سو ساٹھ بیت تھے جنکو شیاطین نے سیس اور تانبے سے جمادیا تھا حیو قت آپ اپنا مختصر اون کے پاس لیجاتے غیر اس کے کہ مختصر بتوں کو مس کرے وہ گرتے جاتے تھے اور آپ یہ فرماتے جاتے تھے۔ حبار الحق و ذہق الباطل آخر آیت تک وہ بیت او نہ ہے گر ہے تھے۔

بہیقی اور ابو نعیم نے سعید بن جبیر کے طریق سے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوم فتح مکہ میں ایسے حال میں داخل ہوئے کہ کعبہ پر تین سو بیٹے اپنے اپنی چٹری لی آپ چٹری کو ایک ایک بت کی طرف جھکاتے تھے وہ بت گر جاتا تھا یہاں تک کہ آپ کل بتوں پر گر کر رہے۔ بہیقی نے کہا ہے کہ ابن عمرؓ کی حدیث میں اگرچہ اسناد ضعیف ہے لیکن اسکو ابن عباسؓ کی حدیث سے کہہ کر قوی ہے اور ابن اسحاق اور بہیقی اور ابو نعیم نے حدیث ابن عباسؓ کی روایت دوسری وجہ سے ابن عباسؓ سے کی ہے اور میں یہ لفظ ہے کہ غیر اس کے کہ بت کو چھو وہ بیت اللہ کے بتوں میں سے کسی بت کی طرف اشارہ نہیں فرماتے تھے مگر وہ چٹ گر جاتا تھا۔ اس باب میں تیمم بن اسد الخزامی کہتے ہیں ۵

وفی الاصل م معتبر وسلم لمن يرجو الثواب والعقاي

ترجمہ۔ ۵ بتوں میں عبرت اور علم اور شخص کے لئے ہے جو قرآن یا عقاب کی اونٹے امید کرتا ہے ۱۲۔

اور اسی حدیث کی روایت ابن مندہ نے تیسری وجہ سے ابن عباسؓ سے کی ہے اور کہا ہے کہ یہ غریب حدیث ہے یعقوب بن محمد الزہری اس حدیث کے ساتھ متفق ہے۔

ابن عساکر نے عطا سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں گمان نہیں کرتا ہوں مگر یہ کہ عطا نے ابن عباسؓ کی طرف اس حدیث کو مرفوع کیا ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات میں کہ آپ مکہ کے قریب تھے غزوہ فتح میں یہ فرمایا کہ قریش میں چار شخص ہیں کہ شرک سے زیادہ بری ہیں اور اسلام میں قریش سے زیادہ رغبت رکھنے والے ہیں کسی نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون شخص ہیں اپنے فرمایا عتاب بن اسید اور جبہ بن مطعم اور حکیم بن خرام اور سہیل بن عمرو۔

حاکم نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو اپنے سات ے گئے یہاں تک کہ کعبہ میں آئے اور مجھے فرمایا تم بیٹھ جاؤ میں کعبہ کی پیلو میں بیٹھ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے کانڈھوں پر چڑھے پہر اپنے مجھ سے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ جبکہ اپنے اپنے نیچے میرا ضعف دیکھا کہ میں آپکا بار نہیں اٹھا سکتا آپ نے مجھ سے فرمایا بیٹھ جاؤ میں بیٹھ گیا

پہر اپنے مجھ سے فرمایا۔ اے علی تم میرے کاندھوں پر چڑھ جاؤ میں اپنے ہاتھوں پر چڑھ گیا ہر پ  
 جھکولیکہ کھڑے ہو گئے جبکہ آپ جھکولیکہ کھڑے ہو گئے جھکولیکہ خیال ہوتا تھا اگر میں تیا ہوں تو  
 آسمان کے کنارہ کو پکڑ لوں میں کعبہ کے اوپر چڑھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دور ہٹ  
 گئے اور آپ نے فرمایا کہ اون لوگوں کا بڑا بت جو قریش کا بت ہے اوسکی گردو وہ بڑا بت تانے کا بتا  
 اور لوہے کی میخوں سے بڑا ہوتا تھا اوس کی میخیں زمین تک گڑھی ہوئی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اس کے گرائے کی تدبیر کرو اور مجھ سے یہ فرماتے تھے ایسا بنایا کرتی  
 وہ ہنق الباطل ان الباطل کان زہوقا میں اوسکے اوکھاڑنے کی تدبیر کر رہا تھا یہاں تک کہ میں نے  
 اوس پر قابو پا لیا اور میں نے اوسکو پینک دیا وہ اونڈھا کر پڑا۔

ابن سعد نے عبد اللہ بن عباس کے طریق سے روایت کی ہے انہوں نے اپنے  
 باپ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے فتح میں تشریف لائے  
 اپنے مجھ سے پوچھا کہ تمہارے بہائی کے دونوں بیٹے عقیبہ اور مصعب سپہ سالار ابوالعباس کہاں ہیں  
 میں انکو نہیں دیکھتا ہوں میں نے کہا جو لوگ کہ مشرکین قریش سے تھے اور وہ دور چلے گئے ہیں وہ بھی  
 اون کے ساتھ دور چلے گئے ہیں اپنے فرمایا اون دونوں کو میرے پاس آئیں انساؤ کے موافق  
 سوار ہو کے اون کی طرف مقام غرہ کو گیا اور میں دونوں کو ساتھ لایا اپنے انکو اسلام کی دعوت  
 دی وہ دونوں مسلمان ہو گئے اور انہوں نے آپ سے بیعت کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کھڑے ہو گئے اور اون دونوں کے ہاتھ اپنے پکڑ لئے اور اون کو اپنے ساتھ لے گئے یہاں تک  
 کہ مقام مہزمین آئے اور ایک ساعت تک دعا مانگی پھر وہاں سے پہرے اور آپ کے چہرہ  
 مبارک سے سرور دکھاتا تھا میں نے کہا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے آپکو سرور کیا ہے میں آپ کے  
 چہرہ مبارک میں سرور دیکھتا ہوں آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے ان دونوں چچا زاد بھائیوں  
 کی بخشش اپنے رب سے چاہی میرے رب نے ان دونوں کو مجھے بخش دیا۔

طارقی نے (اوسط) میں ابوسعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم فتح میں فرمایا یہ دو شے ہے جو کامیرے رب نے مجھے وعدہ کیا تھا پر آپ نے  
سورہ اذا جاء نصر اللہ والفتح پڑھی۔

ابو یعلیٰ - بنو ابن عباس سے روایت کی۔ کہ اس وقت جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا  
تو ابلیس نے سب فریاد کی، ابلیس کے پاس ایک ذریت جمع ہوئی اس نے اون سے کہا کہ  
آج کے دن کے بعد تم لوگ اس امر سے نا امید ہو جاؤ کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو شرک کی  
طرف پھیر دو۔

بیتقی نے ابن ابی ہریرہ سے روایت کی ہے کہ اس وقت جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
مکہ کو فتح کیا ایک عورت حبشیہ بوڑھی کچڑی بالوں والی آئی وہ اپنا چہرہ کسوٹ رہی تھی اور ہلاکی  
کی دعا کرتی تھی کسی نے کہا یا رسول اللہ میں نے ایک حبشی بڑھیا کو دیکھا کہ وہ اپنا چہرہ کسوٹتی تھی اور  
ہلاکت کے واسطے دعا کرتی تھی آپ نے سکر فرمایا کہ وہ بڑھیا نالکہ ہے وہ اس امر سے مایوس ہو گئی ہے  
کہ تمہارے اس شہر میں اس کی کبھی پوجا کی جاوے۔

ابن سعد اور ترمذی اور حاکم اور ابن حبان اور دارقطنی اور بیہقی نے حارث بن مالک سے  
روایت کی ہے۔ حارث نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فتح مکہ کے  
دن فرماتے تھے اے مکہ آج کے دن کے بعد کبھی روز قیامت تک مکہ میں جہاد نہیں کیا جائے گا۔  
بیہقی نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارادہ فرمایا ہے کہ اہل مکہ کفر اختیار نہ کریں گے  
جس کی وجہ سے مکہ میں جہاد کیا جاوے جیسے آپ نے ارشاد فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔

مسلم نے مطیع سے روایت کی ہے کہ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے  
آپ فتح مکہ کے دن فرماتے تھے کہ کوئی قریشی آج کے دن کے بعد کبھی قیامت تک قید کر کے  
قتل نہیں کیا جائیگا۔ بیہقی نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ارشاد سے  
ہر ایک قریشی کے اسلام کا ارادہ فرمایا ہے قریشی کفر پر قتل نہ کیا جائیگا۔

ابن سعد نے کہا ہے کہ موسیٰ بن داؤد نے خبر دی ہے موسیٰ سے امین لمیہ نے اعرج

سے اور اعرج نے ابو ہریرہؓ سے حدیث کی ہے کہا ہے کہ فتح مکہ کے دن دہوان تھا وہ دہوان  
اللہ تعالیٰ نے کایہ قول ہے۔ فاروقیہ یوم تاقی السماء بدخان مبین۔

ابن ابی حاتم نے اعرج سے اللہ تعالیٰ کے قول یوم تاقی السماء بدخان کے معنی میں  
روایت کی ہے کہا ہے کہ دہوان فتح مکہ کے دن تھا۔

بہیقی اور ابو نعیم نے ابی الطفیل سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے جبکہ مکہ کو فتح کیا تو خالد بن الولیدؓ کو غلہ کی طرف بھیجا غلہ میں غریب بت تھا خالد وہاں  
آئے اور عروہؓ بت تین میخون پر قائم تھا خالد نے اون میخون کو کاٹ ڈالا اور جو مکان عروہؓ پر تھا  
اوسکو منہدم کر دیا پھر خالد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو خبر کی آپ نے منکر فرمایا کہ تم  
پلٹ کے چلے جاؤ تم نے کچھ کام نہیں کیا خالدؓ ارشاد کے موافق پلٹ کے گئے جبکہ عروہؓ کے پوجا  
کرنے والوں نے خالدؓ کی طرف دیکھا وہ لوگ عروہؓ کے دربان تھے پس از میں پناہ گزین ہوئے  
اور وہ یہ کہتے تھے اے عروہؓ تو اسکی عقل فاسد کر دے اے عروہؓ تو اسکو کاناکر دے ورنہ تو مرجا۔  
خالدؓ نے کہا ایک ایک مینے ایسی ایک عورت کو دیکھا جو برہنہ اور اپنے سر کے بال بکیرے ہوئی تھی  
اور وہ اپنے سر پر خاک ڈال رہی تھی خالدؓ نے اوس عورت کے سر پر تلوار ماری یہاں تک کہ اوسکو  
قتل کر ڈالا پھر خالد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پلٹ کے آئے اور آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا کہ وہ  
عورت عروہؓ کی تھی۔

ابن سعد نے سعید بن عمروؓ المذنی سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا اپنے لشکر وں کو ادھر ادھر بھیلا دیا اور خالد بن الولیدؓ کو عروہؓ کی طرف بھیجا  
کہ اوسکو منہدم کر دین جبکہ خالد عروہؓ کے پاس پہنچے اوسکی طرف اپنی تلوار نیام سے نکالی ایک  
کالی عورت برہنہ جس کے سر کے بال بکیرے ہوئے تھی خالدؓ کی طرف نکل کے آئی خالدؓ نے  
اوس کے تلوار ماری اور اوس کے دو ٹکڑے کر دئے پھر خالدؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
پاس پلٹ کے آئے اور آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا بیشک وہ عورت عروہؓ کی تھی وہ اس امر سے

یابوس ہو گئی کہ تمہارے ملکوں میں پوجی جاوے۔

ابن سعد نے واقدی سے واقدی نے اپنے شیوخ سے روایت کی ہے اون راویوں نے کہا ہے کہ جبوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا سعد بن زید الاشہل کو مناتہ کی طرف بھیجا مناتہ بیت مقام مثل میں تھا کہ مناتہ کو منہدم کر دیں زید میں سواروں میں گئے یہاں تک کہ مناتہ کے پاس پہنچے مناتہ پر خادموں متعین تھے اون خادموں نے پوچھا تمہارا کیا ارادہ ہے زید نے کہا کہ مناتہ کے منہدم کرنے کا ارادہ ہے اوس خادم نے کہا تم ہو اور مناتہ ہے سعد آئے اور مناتہ کی طرف جارہے تھے اونکی طرف ایک برہنہ کالی عورت جس کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھو تھکل کے آئی اور ہلاکت کیلئے دعا مانگ رہی تھی اور اپنا سینہ کوٹ رہی تھی اوس کے خادم نے دیکھا کہ اے مناتہ تو اپنے بعض غصبیوں کو لے اور سعد اوسکو تلوار سے مار رہے تھے سعد نے اوسکو قتل کر ڈالا اور بہت کی طرف سعد آئے اور اوسکو منہدم کر دیا۔

ابن سعد اور بیہقی اور ابن عساکر نے ابواسحاق اسبغی سے یہ روایت کی ہے کہ ابوسفیان بن حرب فتح مکہ کے بعد بیٹھا تھا ابوسفیان نے اپنے دل میں کہا کاش میں محمد کے مقابلہ کے واسطے ایک بڑی جماعت کو جمع کرنا اور وہ اپنے نفس سے یہ باتیں کر رہا تھا لیکہ ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے دونوں شانوں کے درمیان مارا اور فرمایا کہ اگر تو لوگوں کو جمع کر لیا تو اوسوقت اللہ تعالیٰ تجھکو خوار اور رسوا کرے گا ابوسفیان نے اپنا سر اٹھایا لیکہ ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سر پر کھڑا پایا آپ سے کہا کہ اس گٹری تک جھک کر یقین نہ تھا کہ آپ نبی ہیں میں اپنے نفس سے البتہ یہ باتیں کر رہا تھا۔

بیہقی اور ابن عساکر نے ابی اسفر کے طریق سے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ ابوسفیان نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جارہے ہیں اور آدمی آپ کے پیچھے چل رہے ہیں ابوسفیان نے اپنے اور اپنے نفس کے درمیان کہا کاش اس مرد سے میں دوبارہ جنگ کرتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے یہاں تک کہ آپ نے اپنا دست مبارک ابوسفیان کے سینہ پر مارا اور فرمایا کہ جبوقت تو ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ تجھکو رسوا کرے گا ابوسفیان نے کہا جو بات اپنے نفس سے مینے کہی ہے

مین اللہ تعالیٰ سے اوس بات سے تو یہ کرتا ہوں اور استغفار پڑھتا ہوں اور اس حدیث کی روایت ابن سعد نے ابی المفضل سے مرسل طور پر کی ہے۔

جہتی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ وہ رات تھی حبشین آدمی مکہ میں داخل ہوئے وہ رات مکہ کی فتح کی تھی آدمی تکبیر اور تلعیل اور بیت اللہ کے طواف میں مصروف تھے یہاں تک کہ سب نے صبح کر دی۔ ابوسفیان نے ہند سے کہا کیا تو دیکھتی ہے یہ امر اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے پھر ابوسفیان صبح کو اڑھا اور اوسی دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان سے فرمایا کہ تو نے ہند سے کہا تھا کہ یہ امر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے ہم کہتے ہیں بیشک یہ امر اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے۔ ابوسفیان نے شکر کیا میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے عبد اور اوس کے رسول ہیں واللہ میرا یہ قول آدمیوں میں سے کسی شخص نے نہیں سنا مگر اللہ تعالیٰ اور ہند سے۔

عقیلی اور ابن عساکر نے وہب بن منبہ کے طریق سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان بن حرب کے طواف بیت اللہ میں ملے اور اوس سے پوچھا اے ابوسفیان کیا تیرے اور ہند کے درمیان ایسی ایسی باتیں ہوئی ہیں ابوسفیان نے اپنے دل میں کہا کہ ہند نے میرا راز فاش کر دیا میں ہند کے ساتھ ایسا کروں گا ایسا کروں گا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے طواف سے فارغ ہو گئے تو آپ ابوسفیان کے پاس پہنچے اور اوس سے فرمایا ہند سے کلام تمہیں جو اوس نے تیرا کچھ راز فاش نہیں کیا ابوسفیان نے شکر کیا میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

ابن سعد اور حارث ابن ابی اسامہ نے اپنی (مسند) میں اور ابن عساکر نے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسے حال میں باہر تشریف لائے کہ ابوسفیان مسجد میں بیٹھا تھا۔ ابوسفیان نے اپنے دل میں کہا میں تمہیں جانتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر کس سبب سے غالب ہوتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے یہاں تک کہ



آپنے ابوسفیان کے سینہ پر مارا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے سبب سے محمد غالب ہوتا ہے ابوسفیان نے کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔

شیخین نے اپنی شریعہ العدوی سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکہ میں کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حرم بنایا ہے آدمیوں نے مکہ کو حرام نہیں بنایا ہے جو کوئی اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان لاتا ہے اس کو حلال نہیں ہے کہ وہ مکہ میں خونریزی کرے اور کوئی درخت اوسین کا کاٹے اگر کوئی شخص مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتال کے واسطے رخصت دے تو اس سے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ نے قتال کی اجازت اپنے رسول کو دی ہے اور تم کو اوزن نہیں دیا ہے اور مجھ کو دن کی ایک ساعت کے واسطے اوسین قتال کی اجازت دی گئی تھی۔ اور جو حرمت مکہ کی کل کے دن تھی وہی حرمت اس کی آج کے دن ہو گئی ہے۔

شیخین نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ اپنے مکہ سے اصحاب نبیل کو روکا اور اپنے رسول اور مومنوں کو اوس پر مسلح کیا ہے تم سنو کہ مجھے پہلے کسی پر حلال نہیں ہوا تھا اور نہ میرے بعد کسی پر حلال ہوگا اور مکہ میرے واسطے حلال نہیں کیا گیا مگر دن کی ایک ساعت کے لئے۔

ابن سعد نے روایت کی ہے کہ ہکولہ اقدی نے خبر دی ہے داقدی نے کہا ہے ابراہیم بن محمد العبدری نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے کہ اے کریمان بن طلحہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے پہلے مجھ سے مکہ میں ملے مجھ کو اپنے اسلام کی طرف بلایا میں نے کہا اے محمد آپ سے بڑا تعجب ہے کہ آپ یہ طمع کرتے ہیں کہ میں آپ کا اتباع کروں اور حال یہ ہے کہ آپ نے اپنی قوم کے دین سے خلافت کیا ہے اور آپ ایک نیا دین لائے ہیں اور ہم لوگ دو شنبہ اور پچھنبہ کے دن کعبہ کو گولہ کرتے تھے آپ ایک دن آئے اور آدمیوں کے ساتھ کعبہ میں داخل ہوئے کارادہ کرتے تھے بٹے آپ سے سخت کلامی کی اور میں نے آپ پر غلبہ کیا آپ نے مجھ سے صلہ کیا پھر آپ نے فرمایا اے عثمان یقین ہے تو اس کنجی کو ایک دن میرے ہاتھ میں دیکھے گا جس جگہ میں چاہوں گا اس کو ہنگامینے کا کہ قریش

ہلاک ہو گئے ہیں اور ذلیل ہو گئے ہیں جو ایسا ہو گا آپ نے فرمایا بلکہ اس دن قریش زندہ ہونگے اور عورت  
 پادین کے آپ یہ لکڑ کعبہ میں داخل ہو گئے آپ کی یہ بات میرے دل میں میٹھ گئی مینے یہ گمان کیا کہ جو آپ نے  
 کہا ہے ویسا ہی ہو گا مینے اسلام کا ارادہ کیا ایک سیری قوم مجھ کو جڑ کنے کے طور پر سخت جڑ کتی تھی۔  
 اور سخت باتیں کتی تھی جبکہ فتح مکہ کا دن تھا آپ نے مجھ سے فرمایا اے عثمان کعبہ کی کنجی لاؤ میں کنجی آپ کے  
 پاس لایا آپ نے مجھ سے کنجی لے لی پھر آپ نے مجھے دے دی اور آپ نے فرمایا اس کنجی کو ہمیشہ کے لئے تم  
 لے لو اسکو تم لوگوں سے کوئی شخص نہ چھینے گا مگر ظالم جبکہ میں بیٹھ پیر کے گیا آپ نے مجھ کو پکارا میں  
 آپ کی طرف پلٹ کے آیا آپ نے مجھ سے پوچھا کہ جربا تے مینے کھی تھی کیا یہ وہ بات نہیں تھی آپ نے  
 کہ میں مجھ سے ہجرت سے پہلے جربا تے فرمائی تھی مینے اسکو یاد کیا آپ نے یہ فرمایا تھا یقین ہے تم اس  
 کنجی کو ایک دن میرے ہاتھ میں دیکھو گے جس جگہ میں چاہو لنگا اسکو رکھو لنگا مینے کہا بیشک میں  
 شہادت دیتا ہوں آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

ابن عساکر نے ابن جریر کے طریق سے زہری سے روایت کی ہے کہ ابو کو خزیمہ بن حکیم اسلمی البغری  
 خدیجہ بنت خویلد کے پاس ایک بار آیا اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت درجہ  
 محبت کی خزیمہ نے آپ سے کہا اے محمد میں آپ میں بہت چیزیں ایسی دیکھتا ہوں جنکو آدمیوں میں  
 کسی شخص میں نہیں دیکھتا ہوں۔ آپ اپنے نسب میں خالص ہیں اور اپنے قوم کے آدمیوں  
 میں امین ہیں اور میں آپ پر آدمیوں کی محبت دیکھتا ہوں اور میں آپ کو وہی نبی گمان کرتا ہوں جو  
 تمام میں ظہور کر لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ سے فرمایا میں محمد اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں خزیمہ نے  
 کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ صادق ہیں میں آپ پر ایمان لایا پھر خزیمہ اپنے بلاؤ کو پلٹ گیا او  
 یہ لکڑ گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے ظہور کو سنو لنگا تو میں آپ کے پاس آؤں گا پھر خزیمہ یوم فتح مکہ میں  
 آیا اور اس نے آپ سے پوچھا کہ رات کی اندھیری اور دن کی روشنی اور سردی کے موسم میں پانی کی  
 حرارت اور گرمی کے موسم میں پانی کی سردی اور ابر کمان سے ٹکلتا ہے اور مرد کی منی اور عورت  
 کی منی کمان پرز ہتی ہے اور جسم میں نفس کی کونسی جگہ ہے اور بچہ اپنی مان کے پیٹ میں کیسا

پیتا ہے اور ٹڈی کمانے نکلتی ہے ان کی چپیزوں کی مجھ کو خبر دیجیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے فرمایا سنو رات کی اندھیری اور دن کی صبح جو ہے اللہ تعالیٰ نے پانی کے جھاگے  
 ایک چیز پیدا کی ہے جسکا باطن اسود ہے اور ظاہر امیض ہے اور ایک طرف اوسکی مشرق میں بحر  
 اور ایک طرف اوسکی مغرب میں ہے اوسکو فرشتے پھیلاتے ہیں جو وقت صبح چمکتی ہے تو فرشتے  
 ظلمت کو دفع کر دیتے ہیں یہاں تک کہ اوسکو مغرب میں کر دیتے ہیں اور اوسکا پردہ ہٹ جاتا ہے  
 اور جو وقت رات تاریک ہو جاتی ہے تو ملائکہ روشنی کو دفع کر دیتے ہیں یہاں تک کہ اوس کو ہوا  
 کی طرف اوتار دیتے ہیں ظلمت اور وضو دونوں ایک دوسرے کی قائم مقام ہوتی رہتی ہے  
 ان کو کنگی نہیں ہوتی ہے اور یہ دونوں نیست و نابود نہیں ہوتے ہیں لیکن موسم سرما میں پانی کا گرم  
 ہونا اور موسم گرما میں اسکا سرد ہونا اس لئے ہوتا ہے کہ آفتاب جو وقت زمین کے نیچے اترتا ہے  
 چلا جاتا ہے یہاں تک کہ اپنی جگہ سے طلوع کرتا ہے جو وقت سردی کے موسم میں رات دراز  
 ہو جاتی ہے تو آفتاب کا ٹھیرنا زمین کے نیچے زیادہ ہو جاتا ہے اس واسطے پانی گرم ہو جاتا ہے اور  
 جو وقت گرمی کا موسم ہوتا ہے تو آفتاب سرعت سے جاتا ہے رات کے چوٹے ہونے سے  
 زمین کے نیچے نہیں ٹھیرتا سو پانی علی حالہ سرد قائم رہتا ہے لیکن اگر جو ہے تو وہ مشرق اور مغرب کے  
 دو کناروں کی طرف سے آسمان اور زمین کے درمیان ہٹ جاتا ہے اور عباد اس پر مل دیا جاتا  
 ہے اور وہ ابرادون مشکون سے ہٹ جاتا ہے جو روکی ہوئی ہوتی ہیں اور ابر کے اطراف فرشتے  
 صف بستہ رہتے ہیں باد جنوبی اور شمالی اوسکو ہلاتی ہے اور باد شمالی اور دبور اوس کو ملا دیتی ہے  
 لیکن مردکی منی جو ہے اوس کا قرار یوں ہے کہ اوسکی منی اجلیل سے نکلتی ہے اور وہ ایک ایسی  
 رگ ہے جو مردکی پشت سے چلی آتی ہے یہاں تک کہ اوسکا ٹھیراؤ یا رگن خصبہ میں ہوتا ہے لیکن  
 عورت کی منی جو ہے وہ عورت کے سینہ کی ہڈیوں میں رہتی ہے وہ جوش مارتی ہے مرد عورت  
 کے نزدیک ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ اوس سے جماع کرتا ہے لیکن نفس کی جگہ چہ ہے وہ قلب  
 میں ہے اور قلب نیاط سے معلق ہے اور نیاط کل رگن کو خون سے سیراب کرتا ہے جو وقت قلب ہلاک

ہو جاتا ہے تو رگین منقطع ہو جاتی ہیں لیکن بچے کے پینے کی شے اسکی مان کے پیٹ میں ہون ہے کہ وہ چالیس رات تک نطفہ رہتا ہے اور پھر چالیس رات علقہ رہتا ہے اور چالیس رات گوشت اور ٹڈیوں اور خون میں مخلوط رہتا ہے جسکو شیخ کہتے ہیں اور چالیس رات عھیس رہتا ہے پھر چالیس رات اخضر رہتا ہے پھر چالیس رات سخت ٹڈیوں ہو جاتا ہے پھر چھین رہتا ہے اسوقت وہ آواز دیتا ہے اور اس میں روح ڈالی جاتی ہے اور رحم کی رگین اس پر چاروں طرف سے کھینچ جاتی ہیں لیکن ٹڈی کے نکلنے کی جگہ یہ ہے کہ دریا میں مچھلی کے ناک سے نکلتی ہے اور اس حدیث کی روایت طبرانی نے اوسط میں ابن جریر کے طریق سے عطا سے کی ہے اونہون نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے اور اس میں یہ زیادہ کیا ہے کہ بعد از برق کو پوچھا اور یہ پوچھا بچہ میں باپ کی کیا چیز ہوتی ہے اور ماں کی کیا چیز ہوتی ہے اس حدیث میں یہ ہے آپ نے فرمایا کہ بعد جو ہے وہ ایک فرشتہ ہے اس کے ہاتھ میں کوڑا رہتا ہے جو ابرو دور ہوتا ہے اسکو نزدیک کرتا ہے اور جو ابرو ٹھیرا ہوا ہے اسکو پیچھے کرتا ہے جسوقت وہ اپنا کوڑا اوٹھاتا ہے تو بجلی جھپتی ہے اور جسوقت وہ ڈانٹ دیتا ہے تو کڑک ہوتی ہے اور جسوقت وہ کوڑا مارتا ہے تو بجلی گرتی ہے لیکن بچہ میں باپ کی کیا چیز ہے اور ماں کی کیا چیز ہے بچہ میں مرد کی ٹڈیاں اور رگین اور پٹھے ہیں اور عورت کا گوشت اور خون اور بال ہیں۔

یہ باب اون معجزون کے بیان میں ہے جو غزوہ حنین میں

واقع ہوئے ہیں

شیخین نے برابر سے روایت کی ہے برابر سے کسی نے پوچھا کیا تم لوگ یوم حنین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے بہاگ گئے تھے براؤ نے کہا کہ ہم بہاگ گئے ولیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بہاگے ہوا زن کے لوگ تیرا مذازتے جبکہ ہم اون سے ملے اور اون پر ہم نے حملہ کیا ہوا زن کے لوگ بہاگ گئے آدمی غنیمتوں کے پاس آئے ہوا زن نے ہمکو سامنے سے

تیر دن پر نہ کیا ہمارے آدمی بہاگ گئے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور ابو سفیان بن الحارث آپ کے چخر کی لگام پکڑے ہوئے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے۔

انا انصبی لا کذب انا ابن عبد المطلب

مسلم اور ابو عوانہ اور نسائی نے عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم حنین میں کنکریاں لین اور اون کو کفار کے منہ پر مارا ہر آپ نے فرمایا محمد کے رب کی قسم ہے کہ یہ کفار بہاگ گئے والدہ نہین تھا مگر یہ کہ کفار پر آپ نے کنکریاں پھینکی تھیں مین دیکھ رہا تھا کہ اُن کی تیزی کنہ ہو گئی تھی اور اون کا امر ادا ہوا گیا تھا۔

مسلم نے سلمہ بن الاکوع سے روایت کی ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوم حنین میں گھیر لیا آپ اپنے چخر پر سے اوتر پڑے ہر آپ نے زمین میں سے ایک مٹی اٹھی لی پھر اوس مٹی کو کفار کے منہ کے سامنے لا کر فرمایا شاہت الوجود اللہ تعالیٰ نے اون کفار میں سے کسی آدمی کو پیدا نہیں کیا مگر اوس مٹی بہر مٹی سے اوس کی آنکھیں ہر گھٹین وہ سب پیٹھ پھیر کے بہاگ گئے۔

احمد اور ابن سعد اور بیہقی نے ابی عبد الرحمن الفہری سے یوں روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم حنین میں دونوں ہاتھ ہر کے مٹی لی اور اوس کو قوم کے منہ پر مارا اور فیض بایا شاہت الوجود ہکو یہ خبر ہوئی کہ کفار نے یہ کہا کہ ہم لوگوں میں سے کوئی آدمی باقی نہ رہا مگر اوس کی آنکھیں اور منہ مٹی سے بھر گیا اور بنے آسمان اور زمین کے درمیان ایک ایسی جہنکار رُسنی جیسے طشت پر زنجیر کے گزرتے سے جہنکار ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے کفار کو بگا دیا۔

حاکم اور ابو نعیم اور بیہقی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یوم حنین میں تھا آدمی آپ کے پاس سے پیٹھ پھیر کے بہاگ گئے آپ نے مجھے فرمایا کہ ایک ہتھیلی ہر خاک مچکو دو مینے آپ کو خاک دے دی آپ نے اوس خاک کو کفار کے منہ پر مارا دین کی آنکھیں مٹی سے بھر گھٹین مشرکین نے پیٹھ پھیر دی۔

بخاریؒ نے تاریخ مین اور ابن سعد اور حاکم اور بیہقی نے عیاض بن الحارث انصاری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم حنین مین ایک ہتھیلی بہر کنکریاں لین اور اپنے اون کو ہمارے منون پر مارا ہم لوگ بہاگ گئے۔

بخاری نے تاریخ مین اور بیہقی نے عمر بن سفیان الثقفی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم حنین مین ایک مٹھی کنکریاں لین اور اون کو ہمارے منون پر مارا ہم لوگ بہاگ گئے ہم کو کوئی خیال نہیں ہوتا تا مگر یہ کہ ہر ایک پتھر اور ہر ایک درخت اور ہر ایک سوار ہم کو ڈھونڈ رہا ہے اور ابن عساکر نے حارث بن بدل سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے عبد بن حمید نے اپنی مسند مین اور بیہقی نے یزید بن عامر السوائی سے روایت کی ہے یزید مشرکین کے ساتھ حنین مین حاضر ہوئے تھے ہر مسلمان ہو گئے تھے یزید نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم حنین مین زمین مین سے ایک مٹھی خاک لی اور اوسکو مشرکین کے منون پر مارا اور فرمایا ارجو شاست الوجہ کوئی آدمی نہ تھا جو اوس کے بہائی نے اوس سے ملاقات کی مگر وہ یہ شکایت کرتا تھا کہ میری آنکھوں مین کنکاک پڑ گئی ہے اور اپنی دونوں آنکھیں ملتا ہے۔

عبد اور بیہقی نے اور بھی پیڑ سے روایت کی ہے کہ کسی نے اوس رعب کو یزید سے پوچھا جب کو اللہ تعالیٰ نے کفار کے دلوں مین یوم حنین مین ڈالا تا کہ وہ کیونکر تھانیزید کنکریاں لیتے اور اون کو ایک طشت مین ڈالتے وہ کنکریاں آواز دیتی تھیں یزید کہتے تھے کہ ہم اپنے دلوں مین اس آواز کی مثل شور مچاتے تھے۔

تسدد نے اپنی مسند مین اور بیہقی نے اور ابن عساکر نے عبد الرحمن مولیٰ ام برثن سے روایت کی ہے کہ ہے محمد سے اُس حدیث کی ہے جو یوم حنین مین مشرکین مین تھا اوس نے کہا جبکہ ہم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپس مین بڑ گئے ہمارے مقابلہ مین اتنی دیر ہی نہیں طیرے جتنی دیر مین بکری دہی جاتی ہے تھے اون کے منہ پیر دئے۔ اس درمیان

کہ ہم اُن کے پیچھے تھے اور اُن کو ہنگامہ نہ تھا۔ لیکاریک ہم صاحب بخدا سے ملے لیکاریک ہم نے دیکھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ آپ کے پاس ہم کو ایسے مرد ملے جو گورے چٹے پاکیزہ چہرے والے تھے انہوں نے ہکو دیکھا کہ ارجو شاہست اللہ جوہ کما ہم ملٹ گئے اور وہ مرد ہمارے شانوں پر سوار ہو گئے یعنی ہم پر نہایت درجہ غلبہ کیا اور ہم لوگوں میں ہار گرا پڑ گئی۔

بیہقی اور ابو نعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے ابن اسحاق نے کہا ہے مجھ سے اسید بن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان نے یہ حدیث کی ہے کہ مالک بن عوف نے جاسوسوں کو بھیجا وہ اس کے پاس ایسے حال میں آئے کہ ان کے جڑ بند پارہ پارہ ہو گئے تھو مالک نے کہا تم پر افسوس ہے تمہارا کیا حال ہے انہوں نے کہا ہمارے پاس گورے مرد آئے جو باطن اگوترون پر سوار تھے واللہ ہم اپنے آپ کو روک نہ سکے توجو کچھ دیکھتا ہے ہم کو وہ صدمہ پہونچا۔

ابن سعد نے واقدی کے طریق سے واقدی نے اپنے شیوخ سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حنین تک پہونچے مالک بن عوف نے تین آدمی بھیجے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی خبر لاؤ وہ تینوں ایسے حال میں پلٹے گئے کہ ان کے جوڑ بند رعب سے جدا ہو گئے تھے یہ واقعہ جنگ سے ایک رات پہلے واقع ہوا۔

ابن اسحاق اور بیہقی اور ابو نعیم نے جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہ اسے یوم حنین میں من البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور آدمی جنگ کر رہے تھے لیکاریک نے ایک سیاہ چادر کی مثل دیکھی جو آسمان سے اتر رہی تھی یہاں تک کہ وہ ہمارے اور قوم کے بیچ میں گری لیکاریک ہم نے ایسی پراگندہ چونٹیاں دیکھیں جنہوں نے صحر کو بہر دیا اس کے بعد نہ تھا اگر قوم کی ہار گرا ہم اس میں شک نہیں کرتے تھے کہ وہ ملائکہ تھے۔

واقدی نے کہا ہے مجھ سے محمد بن شریس نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے کہ اسے کہ نصر بن الحارث نے کہا کہ میں قریش کے ساتھ حنین کی طرف گیا اور ہم یہ ارادہ کرتے تھے

کہ اگر بڑا کٹھن صلح کی طرف ہوگی تو ہم قریش کو آپ کے مقابلہ میں درودینگے ہکو یہ امر ممکن نہوا جبکہ رسول اللہ صلح حجراتہ کو گئے اور میں جس ارادہ پر تھا اوس پر تھا رسول اللہ علیہ وسلم مجھ سے ملے مجھے فرمایا نفرینے لبیک کہا اپنے فرمایا کہ یوم حنین میں تو جس بات کا ارادہ کیا تھا اور تیرے اور تیرے ارادہ کے درمیان اللہ تعالیٰ جو حایل ہوا تھا اللہ تعالیٰ کا حائل ہونا تیرے اوس ارادہ سے اچھا ہے میں سرعت سے آگے بڑھا اور بیٹھے کہا اشدھارن لا الہ الا اللہ دار شدھارن محمد رسول اللہ اپنے پیرے واسطے یہ دعا فرمائی اللہم زدہ ثباتا نفرینے کا قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بیجا ہے میرا دل حق کی بصیرت اور دین میں ثابت رہتے میں پتہ تھا اس حدیث کی روایت ابن سعد اور بیہقی نے کی ہے۔

بیہقی اور ابن عساکر نے صدیقہ بن سعید کے طریق سے مصعب بن شبیبہ بن عثمان الحنفی سے مصعب نے اپنے باپ کے روایت کی ہے کہ آپ کے یوم حنین میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا واللہ میں از روئے اسلام کے نہیں گیا ولیکن میں اس لئے گیا کہ ہوازن قریش پر غالب ہو جاویں تو میں اون کو بچاؤں واللہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا تھا ایک ایک سینے عرض کی اے نبی اللہ میں البلق گھوڑے دیکھ رہا ہوں آپ نے فرمایا اے شبیبہ اون گھوڑوں کو نہیں دیکھتا ہے مگر کافر شبیبہ نے کہا آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر مارا اور یہ دعا کی اللہم اہر شبیبہ آپ نے تین بار اپنا دست مبارک میرے سینے پر مارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری بار میں میرے سینے سے اپنا دست مبارک نہیں اٹھایا یا شک کہ میں مخلوق الہی میں سے آپ سے زیادہ دوست اپنے نزدیک نہیں پاتا تھا شبیبہ نے کہا مسلمان جنگ میں بڑھ گئے جو شخص کہ مارا گیا وہ مارا گیا پہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسے حال میں آئے کہ حضرت عمرؓ خنجر کی لگام پکڑے تھے اور عباسؓ اوسکی دھجی پکڑے ہوئے تھے حضرت عباسؓ نے بلند آواز سے پکارا کہ مجاہدین کمان ہیں اصحاب سورہ البقرہ کمان ہیں رسول یہ ہیں آدمی آواز سنکر آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم دونوں صاحبوں سے فرماتے تھے کہ خنجر کو آگے بڑھاؤ اور یہ فرماتے تھے



انا انسبی لاکذب

انا ابن عبد المطلب

مسلمان آگے بڑھے اور تلو اور اون سے جنگ کرنے لگے بنی صلعم نے فرمایا کہ اب جنگ کا تنور گرم ہوا۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے عبد الملک بن عبید وغیرہ سے روایت کی ہے ان راویوں نے کہا ہے کہ شیبہ بن عثمان اپنے اسلام کی باتیں کیا کرتے تھے کہا ہے جبکہ فسخ کا سال تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلبہ کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے تھے اپنے دل میں کیا میں قریش کے ساتھ ہوا زن کی طرف حنین میں جاؤں قریش کے قریب کہ قریش اور ہوازن باہم جنگ کریں اور میں محمد صلعم سے غفلت میں کامیاب ہو جاؤں سو میں وہ شخص ہوں گا جس نے کل قریش کا انتقام لینے میں قیام کیا ہوگا اور میں اپنے دل میں کہتا تھا کہ اگر تمام عرب اور عجم میں سے کوئی شخص باقی نہ رہے گا مگر محمد کا اتباع کرے گا میں آپ کا اتباع کبھی نہ کروں گا جس امر کو اسطے میں نکالتا میں اس کا منظر تھا یہ امر میرے نفس میں نہیں بڑھاتا تھا مگر قوت کو جبکہ آدمی باہم جنگ کرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجر سے کود پڑے میں نے اپنی تلوار کینچی اور آپ کے پاس گیا آپ کے ساتھ جو کچھ میں ارادہ کرتا تھا وہ ارادہ کر رہا تھا میں نے اپنی تلوار اڑھائی اور قریب تھا کہ میں آپ پر غالب ہو جاؤں بجلی کی مانند آگ کی لومیر سے واسطے بلند ہوئی قریب تھا کہ وہ لوجہ کو جلا دیتی تھیں اپنی نگاہ کے خوف سے اپنا ہاتھ آنکھوں پر رکھ لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طرے کے مجھ کو دیکھا اور مجھ کو پکارا اے شیبہ میرے نزدیک آؤ میں آپ کے نزدیک گیا آپ نے میرے سینہ پر اپنا ہاتھ پھیرا پھر آپ نے یہ دعا فرمائی اللهم اعذه من الشیطان شیبہ نے کہا واللہ آپ اسی گٹری مجھ کو میری سماعت اور میری بصیرت اور میرے نفس سے زیادہ دوست ہو گئے اور جو دشمنی مجھ کو تھی اللہ تعالیٰ نے اس کو دفع کر دیا پھر آپ نے فرمایا کہ نزدیک آ جاؤ اور جنگ کرو میں آپ کے آگے بڑھا میں اپنی تلوار سے لوگوں کو مارتا تھا اللہ تعالیٰ اس امر کو چاہتا ہے کہ میں اس بات کو دوست رکھتا تھا کہ کل شے سے آپ کی حفاظت میں اپنے نفس کے ساتھ کروں اور اگر اوس گٹری میں اپنے باپ سے ملتا اور وہ زندہ ہوتا تو میں ضرور

اوسپر تلوار کا دار کرتا بیان تک کہ آپ لشکر گاہ کی طرف پلٹے آئے اور چوڑی رحمن داخل ہو گئے  
 میں آپ کے پاس داخل ہوا آپ نے فرمایا اے شیبہ اللہ تعالیٰ نے جس امر کا ارادہ تیرے  
 ساتھ کیا ہے وہ اوس امر سے خیر ہے جس امر کا تو نے اپنے نفس میں ارادہ کیا تھا پہلے کل  
 باتوں کو معجزہ ہے اپنے فرما دیا جن کو میں نے اپنے نفس میں جیسا یا تھا اور وہ اوس قسم کی باتیں  
 تھیں جن کا میں نے ہرگز کسی سے ذکر نہیں کیا تھا میں نے کہا میرا باپ آپ پر فدا ہو اشدھان لا الہ الا اللہ  
 واناک رسول اللہ پر میں نے عرض کی یا رسول اللہ میرے واسطے آپ اللہ تعالیٰ سے مغفرت  
 کی دعا فرمائے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو بخش دیا۔

ابو القاسم البغوی اور بیہقی اور ابوالنعیم اور ابن عساکر نے ابن المبارک کے طریق سے  
 ابوبکر المذلی سے اور انہوں نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ شیبہ بن عثمان نے کہا ہے  
 جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین میں جہاد کیا میں نے اپنے باپ اور چچا کو یاد کیا کہ ان دونوں  
 کو حضرت علی اور حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے قتل کیا تھا میں نے اپنے دل میں کہا کہ  
 آج کے دن میں اپنا انتقام محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے لوں گا میں آپ کے پاس آیا لیکہ ایک میں نے  
 عباسؓ کو آپ کے داہنی طرف دیکھا میں نے دل میں کہا کہ آپ کا چچا آپ کو چوڑ کر بچا دیکھا میں آپ کے  
 بائیں طرف سے آیا لیکہ ایک میں نے ابوسفیان بن الحارث کو موجود پایا میں نے دل میں کہا کہ یہ آپ کا  
 ابن عم ہے آپ کو ہرگز چوڑ کے بچائے گا میں آپ کے پیچھے سے آیا اور آپ کے نزدیک پہنچا بیاناں کہ  
 کہ جو وقت کچھ فاصلہ باقی نہ رہا مگر یہ کہ میں تلوار سے آپ پر غلبہ کروں میرے واسطے آگ کا ایک شعلہ  
 بجلی کی مش اوٹھائیں اوس سے ڈر گیا میں اوٹے پاؤں پیچھے کو ہر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے میری طرف مڑ کے دیکھا اور فرمایا کہ اے شیبہ آؤ میں آگے گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے اپنا دوست مبارک میرے سینہ پر رکھا اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں سے شیطان کو نکال  
 ڈالا میں نے آپ کی طرف نگاہ اٹھائی آپ مجھ کو میری سماعت اور میری بصر سے زیادہ دوست  
 تھے آپ نے مجھ سے فرمایا اے شیبہ کفار سے جنگ کرو پھر آپ نے فرمایا اے عباسؓ ان مجاہدین

کو جنہوں نے شجرہ کے نیچے بیعت کی ہے اور اون انصار کو جنہوں نے حجاج بن کوٹھکا تادیا ہے اور نصرت دی ہے آواز دوشیبہ نے کہا کہ انصار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جس طور پر میل کیا میں اسکی تشبیہ نہیں دیتا ہوں مگر اون اونٹوں کے ساتھ جو اپنی اولاد کی طرف میل کرتے ہیں آدمی آپکے آس پاس اس کثرت سے جمع ہو گئے گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درختوں کے ایک بن میں تھے شیبہ نے کہا کہ انصار کے نیزے اس قدر آپ سے قریب تھے کہ میرے نزدیک کفار کے نیزوں سے زیادہ خوفناک تھے پر اپنے فرمایا اے عباس مجھ کو کچھ کنکریاں دو شیبہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے خچر کو آپ کا کلام سمجھا دیا خچر آپ کو لیکر اس قدر جربکا قریب تھا کہ اوس کا پیٹ زمین سے لگ جاوے شیبہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں لین اور انکو قوم کے منہوں پر مارا اور فرمایا شاہت الوجہ لحم لا یصرون۔

ابو نعیم نے انسؓ سے روایت کی ہے کہ اے کہ یوم حنین میں مسلمان ہباگ گئے اور وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سفیدی خچر پر سوار تھے جب کانام دلدل تھا آپنے اوس سے فرمایا اے دلدل زمین سے ملصق ہو جاؤں نے اپنا پیٹ زمین سے لگا دیا آپنے ایک مٹھی خاک لی اور اوسکو کفار کے منہوں پر مارا اور فرمایا لحم لا یصرون کل قوم ہباگ گئی جسنے نہ کوئی تیر مارا اور نہ کوئی زیادہ مارا۔

حاکم اور ابوالنعیم اور ابن عساکر نے حشر بن عبد اللہ بن حشر کے طریق سے حشر نے اپنے باپ سے اون کے باپ نے اون کے دادا سے روایت کی ہے کہ اے کہ عابد ابن عمرو نے کہا کہ یوم حنین میں میری پیشانی پر ایک کنکری لگی میری پیشانی سے خون بہکر میرے چہرہ اور سینہ پر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے چہرہ اور میرے سینہ سے چھاتی تک خون کو اپنے دست مبارک سے پونچھا پیر اپنے میرے واسطے دعا فرمائی جسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کا نشان اون کے سینہ کی منتقی تک دیکھا وہ نشان ایسا تھا جیسے گھوڑے کی پیشانی پر پہلی ہوئی سفیدی ہوتی ہے۔

ابن عساکر نے عبد الرحمن بن ازہر سے یہ روایت کی ہے کہ خالد بن الولید یوم حنین میں زخمی ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے زخم پر لعاب دہن مبارک ڈالا یہ وہ تندرست ہو گئے۔

ابن سعد نے عبد اللہ بن الزبیر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ صفوان بن امیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین میں ایسے حال میں حاضر ہوا کہ کافر تھا پر وہ جبرائیل کی طرف پلٹ۔ کے چلا گیا اوس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شنایم میں پھر رہے تھے اور غنائم کو دیکھ رہے تھے اور آپ کے ساتھ صفوان تھا صفوان اوس گھاٹی کو دیکھنے لگا جو اونٹوں اور بکریوں اور راعیوں پر گئی تھی وہ اوس گھاٹی کی طرف دیکھ رہا تھا وہ دیکھتا ہی رہا آپ نے پوچھا اے ابوہرب کیا تجھ کو یہ گھاٹی پسندیدہ معلوم ہوتی۔ رہے اوس نے کہا بیشک آپ نے فرمایا وہ گھاٹی تیری ہے اور جو اونٹ اور بکریاں وغیرہ اوس میں ہیں وہ سب تیری ہیں صفوان نے اوس وقت اپنے دل میں کہا کہ کسی شخص کا نفس خوش نہوا ہوگا مگر نبی کا نفس کہ اتنا دے دے اور اوس دینے سے خوش ہو صفوان اوس جگہ مسلمان ہو گیا۔

ابو نعیم نے عطیہ سعدی سے روایت کی ہے عطیہ اون آدمیوں میں سے تھا جنہوں نے ہوازن کے برون کے باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے گفتگو کی اصحاب نے ہوازن کے کل بردے اوسکو پیر دے مگر ایک مرد نے اپنا برد انہیں پیرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ وعاف فرمائی اے میرے اللہ تعالیٰ اس کا حصہ کم کر دے وہ باکرہ لڑکی اور لڑکے پر گزرتا اور اون کو چوڑو تیا تھا یہاں تک کہ وہ ایک بڑبڑا پر گزرا اوس نے کہا میں اسکو لینے والا ہوں اسلئے کہ یہ قبیلہ کی مان ہے جہاں تک اون لوگوں کا مقدور ہوگا اس کا فدیہ دیکر مجھ سے اسکو لے جاؤینگے اوس وقت عطیہ نے اسداکر کہہ کر کہا کہ اسنے ایسی بوڑھی عورت کو کیا ہے جس کے منہ میں دانت نہیں تھے اور نہ اوسکی چہاتین اوہری ہوئی ہیں (دولہ او فرما ہوا ہے) یا رسول اللہ یہ میری بڑبڑا ہے نہ اوسکی کوئی اولاد اس کے بعد ہے اور نہ اسکا

کوئی قرابتی ہے جبکہ اوس مرد نے دیکھا کہ اوس بڑھیا کا کوئی تعرض نہیں کرتا تو اوس نے اوسکو چھوڑ دیا  
 ابو نعیم نے سلم بن الاکوع سے روایت کی ہے کہا ہے کہ بنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے ساتھ ہوا زن سے جہاں کیا ہم بہت تک گئے اور بہو کے پیاسے ہو گئے آفتابہ کی پینیری میں  
 تھوڑا پانی تھا آپ نے نکھایا اور حکم دیا وہ پانی ایک قدر میں نکھالایا گیا ہم لوگ اوس سے وضو کرنے لگے  
 یہاں تک کہ ہم سب آدمیوں نے طہارت کر لی۔

یہ باب اولن مجزون کے بیان میں ہے جو غزوہ طلیف میں

واقع ہوئے ہیں

زیر بن بکار اور ابن عساکر نے بہت طریقین سے سعید بن عبید الشقی سے روایت کی ہے کہا ہے  
 کہ میں نے ابوسفیان بن حرب کو یوم طائف میں ابن یعلیٰ کے احاطہ میں بیٹھے ہوئے دیکھا کہ ثمرے  
 کھا رہے تھے میں نے ابوسفیان کے تیرا را اونکی آنکھ میں لگا ابوسفیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
 آئے اور کہا یا رسول اللہ میری آنکھ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ضایع ہو گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 سکر فرمایا اگر تم چاہتے ہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں تمہاری آنکھ تم کو پیہر دیکھائے گی اور اگر تم  
 چاہتے ہو تو جنت ملیگی ابوسفیان نے عرض کی میں جنت چاہتا ہوں۔

بیہقی اور ابو نعیم نے عروہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ عیینہ بن حصن نے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی کہ میں اہل طائف کے پاس جاؤں اور اون سے گفتگو کروں  
 شاید اللہ تعالیٰ نے اون کو ہدایت کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیینہ کو اجازت دی وہ  
 وہ اہل طائف کے پاس گیا اور اون سے کہا تم لوگ اپنی جگہ بکراؤ رہو واللہ ہم لوگ غلاموں  
 سے زیادہ ذلیل ہیں اور میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتا ہوں کہ اگر آپ کے سبب سے کوئی نیا امر حادث  
 ہوگا تو کل عرب کو بڑی عرت ہوگی اور وہ ممنوع ہو جائیگے اور اون کے بہت لوگ پیشی دینے  
 والے ہو جائیں گے تم لوگ اپنے قلعوں کو پکڑ لے رہو اور اس امر سے بچو کہ تم اپنی قوت کو ہاتھ سے

سے دو اور اس سے ڈرو کہ وہ تم پر ایسا غلبہ کریں کہ وہ اس درخت کو کاٹ سکیں یعنی تم اتنی قدرت  
 نہ کروہ ایک درخت تک کاٹیں پھر عیینہ پلٹ کے آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس  
 سے دریافت فرمایا تو نے اہل طائف سے کیا کہا عیینہ نے کہا میں نے اون سے یاتین کہیں اور  
 ان کو اسلام کے ساتھ امر کیا اور اسلام کی طرف اون کو بلایا اور دوزخ سے ان کو ڈرایا اور جنت کی  
 طرف اون کو راہ بتلائی آپ نے فرمایا تو نے جھوٹ کہا بلکہ اہل طائف سے تو نے ایسا کہا اور  
 ایسا کہا عیینہ نے کہا یا رسول اللہ آپ نے سچ فرمایا میں اس سے اللہ تعالیٰ اور آپ سے توبہ کرتا ہوں عروہ  
 نے کہا خولہ بنت ابحیم آئی اور اس نے کہا یا رسول اللہ آپ کو کون امر اس سے مانع ہے کہ  
 آپ طائف کی طرف تشریف لیجا دیں آپ نے فرمایا کہ ہکو اس وقت تک اہل طائف کے باب میں  
 اذن نہیں دیا گیا اور میں یہ گمان ہی نہیں کرتا ہوں کہ ہم طائف کو اس وقت فتح کریں گے حضرت عمرؓ  
 نے عرض کی کیا آپ اہل طائف پر مدعا نہ کریں گے اور اون کی طرف نجا دیں گے آپ کی دعا سے  
 یقین ہے اللہ تعالیٰ طائف کو فتح کر دے گا آپ نے فرمایا کہ اہل طائف کے قتال کے باب میں ہکو  
 کوئی حکم نہیں ہوا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے حال میں پہرے کہ پٹھنے والے تھے  
 اور جبرقت پٹھنے کے واسطے آپ سوار ہوئے آپ نے یہ دعا فرمائی۔ اللہم اہمہم واکفنا منہم انتقم۔  
 اور یہی نے ابن اسحاق کے طریق سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے اور یہ زیادہ کیا ہے  
 کہ آپ کے پاس اہل طائف کا سفیر رمضان میں آیا اور اہل طائف مسلمان ہو گئے اور ابن اسحاق  
 نے کہا ہے کہ مجھ کو یہ خبر پہونچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر الصدیق سے اُس  
 حال میں فرمایا کہ سی ثقیف کا محاصرہ کئے ہوئے تھے میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک ایسی  
 قعب جو مسکہ سے بھری ہوئی تھی مجھ کو یہ بھیجی گئی ایک مرغ نے اوس میں چونچ ماری اور جب قدر مسکہ  
 قعب میں تباہ ہو گیا ابوبکر الصدیق نے شکر عرض کیا یا رسول اللہ یہ گمان نہیں کرتا ہوں کہ آپ  
 اپنے اس دن میں اوس شے کو پابین بس کا آپ ارادہ کریں۔ یعنی آپ آج کے روز اپنا پر کامیاب  
 نہ ہونگے آپ نے فرمایا میں بھی اُس کا گمان نہیں کرتا ہوں کہ اپنا پر جسے دن کامیاب ہوں۔

ابن سعد نے حسن سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف کا محاصرہ کیا غم کرنے لگا، اسے نبی اللہ آپ ثقیف پر بددعا کرین آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ثقیف کے باب میں اذن نہیں دیا ہے حضرت عمرؓ نے کہا اوس قوم میں ہم کیونکر جنگ کریں جن کے باب میں اللہ تعالیٰ نے ہم کو اذن نہیں دیا ہے پس سب نے کوچ کر دیا۔

بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جو وقت آپ کے ساتھ ہم لوگ طائف کی طرف گئے ہم ایک قبر کے پاس سے گزرے آپ نے فرمایا کہ یہ ابی رغال کی قبر ہے ابو رغال ثقیف کا باپ ہے اور وہ قوم ثمود سے تھا اور اوس حرم میں اوسکی طرف جو بلا آتی وہ دفع کیجاتی تھی جبکہ وہ حرم سے نکلا تو اوپر وہی عذاب نازل ہوا جو عذاب کہ اوس کی قوم پر اس جگہ نازل ہوا وہ اس جگہ دفن کیا گیا ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ اوس کے ساتھ سونے کی ایک شاخ دفن کی گئی ہے اگر تم اوسکی قبر کو دو گے تو وہ سونے کی شاخ تم کو ملجاوے گی آدمی اوسکی قبر کی طرف چلے اور اوس سے ایک سونے کی شاخ نکالی۔

ابن سعد نے محمد بن جعفر سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرانہ سے عمرہ لیا اور یہ فرمایا کہ حجرانہ سے ستر انبیاء نے عمرہ لیا ہے۔

**یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو قطیفہ کے لشکر میں واقع ہوئی**

ابن سعد نے واقعہ ہی کے طریق سے روایت کی ہے واقعہ ہی کے شیوخ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قطیفہ بن عامر کو بیس مردوں میں خشم کی طرف ناحیہ تبارکین بھیجا اور قطیفہ کو اودن کے غارت اور تاراج کرنے کے لئے حکم دیا یہ آدمی گئے اور اودن کو لوٹا اور انہوں نے سخت جنگ کی اور قطیفہ نے قتل کیا جسکو قتل کیا اور خشم کے اوتھون اور بکر لون اور عورتوں کو مدینہ کو لارہے تھے کہ ایک سیلاب آنے والا آگیا اور قطیفہ اور خشم کے درمیان حائل ہو گیا خشم کے

لوگ اُس سیلاب کے سبب سے قطبہ کی طرف پونچنے کا راستہ نہیں پاتے تھے۔

یہ باب اوس آیت کے بیان میں ہے جو دو سکر خروہ میں واقع ہوئی ہے

طبرانی اور ابوالنعیم نے ابوطیحہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غازیون میں تھے آپ دشمن سے ملے۔ میں نے سنا آپ فرماتے تھے یا مالک یوم الدین ایک لغبہ و ایک نستعین میں مردوں کو دیکھا کہ وہ زمین پر چھپاڑے جاتے تھے ملائکہ انکو انکے آگے اور پیچھے سے مارتے تھے۔

یہ باب اون معجزوں کے بیان میں ہے جو غزوہ بتوک میں واقع ہوئے ہیں

ابن اسحاق اور حاکم اور بیہقی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتوک کو تشریف لے گئے کچھ مرد پیچھے رہ گئے پھر آپ کے پاس ابوذر پہنچ گئے جو مسلمانوں سے ایک دیکھنے والے تھے نظر کی اور کہا یا رسول اللہ یہ مرد راستہ پر جا رہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو جاؤ ابوذر جبکہ قوم نے اسکو تامل سے دیکھا عرض کی یا رسول اللہ واللہ ابوذر میں اپنے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابوذر پر رحم کرے کہ اکیلا پہنچا ہے اور اکیلا مل گیا اور اکیلا اوٹے گا زمانہ نے جن لوگوں کو ایذا پہنچائی ایذا پہنچائی ابوذر رنبدہ کی طرف ہیجڑے گئے ابوذر رنبدہ میں مر گئے اون کے پاس اون کی ایک عورت اور ایک غلام تھامرنے کے بعد اون کا جنازہ راستہ کے اعلا جانب رکھ دیا گیا ایک جماعت سامنے سے نظر آئی اوسمین ابن مسعود تھے اونہوں نے پوچھا یہ کیا ہے کسی نے کہا ابوذر کا جنازہ ہے ابن مسعود سکر روئے اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا اتنا آپ نے فرمایا تا یرحم اللہ آباد ریشی و حدہ و میوت و حدہ و میبعث و حدہ



یعنی تنہا پرینگے اور تنہا مرین گے اور تنہا اوٹھیں گے۔ ابن مسعودؓ سواری سے اترے اور اپنی ذات سے اون کو دفن کیا۔

بہیقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجھ سے عبد اللہ بن ابی بکر بن حرم نے یہ حدیث کی ہے کہ ابو خثیمہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آئے اور آپ کو تبرک میں اوس وقت پایا جب وقت آپ وہاں اترے تھے آدمیوں نے دیکھا کہ ایک شتر سوار راستہ پر سامنے کو آ رہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا ہو جاؤ کو خثیمہ آدمیوں نے کہا واللہ ابو خثیمہ ہیں۔ بہیقی اور ابو نعیم نے عروہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت تبرک میں اترے آپ کا نزول اوس زمانہ میں ہوا جس زمانہ میں تبرک کا پانی قلیل ہو گیا تھا۔ اپنے بانی میں سے ایک چلو بانی اپنے ہاتھ سے لیا اور اوس سے کلی کی اور کلی کے پانی کو خثیمہ میں ڈال دیا اُس کا چشمہ اوٹھنے لگا یہاں تک کہ بھر گیا اور وہ ابناک ویسا ہی بھرا ہوا ہے۔

مسلم نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اصحاب تبرک کو گئے آپ نے اصحاب سے فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ تم لوگ کل کے دن تبرک کے چشمہ پر آؤ گے اور تم ہرگز نہ آؤ گے یہاں تک کہ چاشت کا وقت آجائے گا جو شخص اوس چشمہ کے پاس آوے وہ اوس کا کچھ پانی پنحوئے آپ اوس چشمہ کے پاس ایسے حال میں آئے کہ ایک تسمہ کی مثل تھا اور اوس سے کچھ کچھ پانی نکلتا تھا آپ نے اوس چشمہ سے تھوڑا تھوڑا پانی چلو میں لیا یہاں تک کہ وہ ایک شے میں جمع ہو گیا پھر آپ نے اوس پانی میں اپنا منہ اور دونوں ہاتھ دھوئے پھر آپ نے وہ پانی چشمہ میں پلٹا دیا وہ چشمہ کثیر پانی سے جاری ہو گیا آدمی پانی سے سیراب ہو گئے پھر آپ نے فرمایا اے معاذ قریب ہونے والا ہے اگر تمہاری حیات دراز ہوگی تو تم دیکھو کہ اس چشمہ کا پانی اس جگہ باغوں کو بھر دے گا۔

اور ابن اسحاق نے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے اوس میں یہ ہے کہ پانی اس طور سے پھٹ پڑا کہ جن لوگوں نے سنا وہ یہ کہتے تھے کہ اُس پانی کا حسن بجلی کے حسن کی مثل تھا اور وہ پانی آجکے دن تبرک کا خوارہ ہے۔



گئے ہمکو شدید ہو کر معلوم ہوئی مینے عرض کی کہ یا رسول اللہ اہل بدوم ہماری طرف سے ہیں وہ ہیں  
 ہیں اور ہم لوگ بہو کے ہیں اور انصار نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اپنے اوٹل فرج کریں آئینہ اور میون  
 مین یہ پکار دیا کہ جن لوگوں کے پاس بچا ہوا توشہ ہو وہ ہمارے پاس لیڈر تین جہزچہ آؤنی لاسے  
 اوس تمام کو ہٹنے جمع کیا اوسکو سترہ صاع پایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی طرف بیٹھا گئے اور  
 اپنے اوسمین برکت کے واسطے دعا کی پھر اپنے فرمایا اسے لوگو اسکو لینے کے طور پر لو اور لوٹ  
 نہ کرو آدمیون نے اپنی اپنی سببیون اور گونون مین لیا ریا نشک کہ ہر ایک آدمی اپنے قمیص مین  
 گرہ دیتا اور اوسمین لیتا تھا ریا نشک کہ سب لینے سے ہٹ گئے اور وہ توشہ اوسکی مثل باقی تھا  
 جتنا لوگوں نے جمع کیا تا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ  
 ان دو کلمون کو کوئی بندہ محق نہ لائے گا مگر اللہ تعالیٰ اسکو تالش و زخ سے بچائے گا۔

ابونعیم نے ابو خالد الحزامی زید بن یحییٰ کے طریق سے محمد بن حمزہ بن عمرو الاسلمی سے  
 روایت کی ہے اوہون نے اپنے باپ سے اون کے باپنے اونکے داوا سے روایت کی ہے  
 کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کو تشریف لے گئے اس سفر مین جو گئی گیا تھا اوسکی  
 مشک پر مین تھامنے گئی کی مشک کو دیکھا جو گئی اوسمین تھا وہ توڑا سا رہ گیا تھا مینے نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے واسطے کہانا تیار کرانے کا ارادہ کیا گئی کی مشک مینے دھوپ مین رکھ دی اور مین  
 سو گیا مشک مین گئی بگھلا اور ہوا اوسکی آواز سے مین بیدار ہو گیا مین اوٹھا اور مینے اوس کا سر  
 اپنے ہاتھ سے پکڑ لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے حال مین فرمایا کہ مجھکو دیکھ لیا  
 تھا اگر تم اس مشک کا سر چھوڑ دیتے تو یہ جنگل گئی سے نہ نکلتا۔

ابن سعد نے حمزہ بن عمرو الاسلمی سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ ہم لوگ تبوک مین تھے  
 منافقین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بناؤ کہ لیکر گمائی مین بہا گئے یہاں تک کہ کجاوہ سر پہنچا  
 سامان جو تھا وہ گر پڑا حمزہ نے کہ میری پانچون انگلیاں منور ہوئیں اور وہ انگلیاں روشن  
 ہو گئیں یہاں تک کہ سامان کی قسم سے جیسے کوڑا اور رسی اور اوسکی مثل جو شے گر گئی تھی اوگلیوں

کی روشنی میں اوسکو میں چمٹتا جاتا تھا۔

واقفی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے عواض بن ساریہ سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں تبوک میں تھا آپ نے بلالؓ سے ایک رات پوچھا کہ شب کے کمانے میں کیا کچھ ہے بلالؓ نے کہا قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ ہی بچا ہے میں نے اپنی جہولیان جہاڑ ڈالی ہیں آپ نے بلالؓ سے فرمایا دیکھو شاید کچھ پالو گے بلالؓ نے جہولیان کو لیا اور ایک ایک جہولی کو جہاڑنے لگے کہ میں ایک کجور گر گئی یا دو کجورین گر گئیں یہاں تک کہ میں بلالؓ کے ہاتھ میں ساتھ کجورین دیکھیں پھر آپ نے ایک طباق منگایا اور اوس میں وہ کجورین رکھیں پھر آپ نے کجورون پر طباق میں اپنا دست مبارک رکھا اور فرمایا بسم اللہ کاؤ ہم تین آدمیوں نے کجورین کمائیں میں کجورون کو ایک ایک کر کے گن رہا تھا میں نے چوٹ کجورین گنتی کہیں اور اونکی گٹلیاں میرے دوسرے ہاتھ میں تھیں اور میرے دونوں ساتھی ایسی کرتے جاتے تھے ہم سیر ہو گئے اور سہنے کمانے سے اپنے ہاتھ اٹھائے یکا یک میں نے دیکھا کہ وہ سات کجورین جیسی تھیں ویسی ہی تھیں آپ نے فرمایا اے بلالؓ ان کجورون کو اٹھا لو انہیں سے کوئی نہ کما لے گا مگر وہ سیر ہو جاویگا جبکہ دوسرا دن تھا آپ نے بلالؓ کو کجورون کے ساتھ بلایا اور آپ نے اپنا دست مبارک اونپر رکھ دیا پھر آپ نے فرمایا بسم اللہ کاؤ ہم تین کجورین یہاں تک کمائیں کہ ہم سیر ہو گئے اور ہم دس آدمی تھے پھر سہنے اپنے ہاتھ کمانے سے اٹھائے یکا یک سہنے دیکھا کہ کجورین جیسی تھیں ویسی ہی موجود تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنے رب سے حیا کرتا ہوں اگر یہ نہ ہوتا تو ہم ان کجورون میں سے اتنی مدت تک کما تے کہ چارے آخر لوگ مدینہ میں پہنچ جاتے وہ کجورین آپ نے ایک لڑکے کو عطا فرما دیں وہ پیٹ پیٹ کر چلا گیا اور انکو وہ چاب رہا تھا۔

ابو نعیم نے واقفی سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا ہے کہ بنی سعد میں سے ایک مرد تھا اوس نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تبوک میں آیا آپ اصحاب کے ایک

گروہ میں تھے اور آپ اہل مدینہ میں ساتویں شخص تھے میں مسلمان ہو گیا آپ نے فرمایا اے بلال ہیکو کمانا کسلاؤ بلال نے ایک چمڑا بچھا دیا پھر وہ اپنی مشک میں سے نکالنے لگے اور انہوں نے ایسی کچھ کجوریں نکالیں جو گھی اور پیر میں گندہی ہوئی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کماؤ جتنے کماؤ میں یہاں تک کہ ہمارے پیٹ بھر گئے میں نے عرض کی یا رسول اللہ اتنی تین کمریں ان کجوروں کو اکیلا کما جاتا ہے پھر میں آپ کے پاس دو سو سکرون آیا لیکھا ایک مینے دس آدمیوں کو آپ کے اطراف بیٹھا پایا آپ نے فرمایا اے بلال ہیکو کمانا کسلاؤ بلال نے جوابی میں سے اپنے ہاتھ میں ایک ایک مٹی کجوریں نکالنے لگے آپ نے فرمایا کہ نکال لو اور ذی العرش سے نہ ڈرو کہ وہ فقہ میں تنگی کرے گا بلال تھوڑی کی جوابی لے آئے اور اون کو بکیر دیا میں نے اون کو جمع کیا وہ عتیم بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک کجوروں پر رکھ دیا پھر آپ نے فرمایا بسم اللہ کماؤ تو تم کے آدمیوں نے تم کما لے اور ان کے ساتھ میں بھی کما لے یہاں تک کہ کجوروں کے واسطے کوئی راستہ میں نہیں پاتا تھا کہ کمانا تک کمانی جاوین بلال جتنی کجوریں لاے تھے اوسکی مثل چمڑے پر باقی رہ گئیں گویا ہنسنے اور کجوروں میں سے ایک کجور تک جی نہیں کمانی تھی پھر میں دو سو سکرون صبح کے اول وقت گیا اور دس آدمی پہلے کے آئے ایک مر دیا وہ مر دانیہ زیادہ ہی تھے آپ نے فرمایا اے بلال ہیکو کمانا کسلاؤ بلال بھینہ وہی تو شہ دان لاے اور اوس کو بکیر اپنے اپنا دست مبارک کجوروں پر رکھ دیا اور فرمایا بسم اللہ کماؤ ہنسنے کمانیں پھر جتنی کجوریں ڈالی گئی تھیں اوسکی مثل اٹھالی گئیں تین دن تک آپ نے ہکواس طور پر کجوریں کمانیں۔

واقعی اور ابو نعیم نے اپنی فتاویٰ سے روایت کی ہے کہ اس درمیان کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شکر میں جا رہے تھے ایک اہل شکر ایسے پیاسے ہو گئے کہ تیز تھکا کہ پیاس سے مردوں اور گھوڑوں اور اونٹوں کی گردنیں قطع ہو جاویں آپ نے ایک آفتابہ مانگا جس میں پانی تھا آپ نے اوس پر اپنی اونٹلیاں رکھ دیں آپ کی اونٹلیوں کے درمیان سے پانی جاری ہو گیا آدمیوں نے پانی پیا اور پانی اس قدر جاری ہوا کہ آدمی سیراب ہو گئے اور انہوں نے اپنے گھوڑوں اور اونٹوں کو سیراب کیا اوس وقت شکر میں بارہ ہزار اونٹ اور تیس ہزار آدمی اور بارہ ہزار

گھوڑے تھے ابی قتادہ نے کہا کہ تبوک میں چار چیزیں تھیں اوس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی طرف تشریف لیجا رہے تھے اور آپ شدید گرمی میں تھے لشکر پہلی دو بار کے بعد شدید پیاسا ہو گیا یہاں تک کہ نہ تھوڑا پانی پایا جاتا تھا اور نہ بوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسید بن حضیر کو بھیجا وہ تبوک اور حجر کے درمیان گئے اور ہر ایک طرف پانی کی تلاش میں پھر رہے تھے ایک پُرانا مشکینہ پانی کا ایک عورت کے ساتھ پایا اسید نے اوس عورت سے باتیں کیں اور اوس مشکینہ کو لیکر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس مشکینہ کے پانی میں برکت کے واسطے دعا فرمائی پھر اپنے فرمایا کہ اپنی اپنی مشکین لے لو کوئی مشک باقی نہ رہی مگر آدمیوں نے اوسکو ہر لیا۔ پھر اپنے اہل شکر کے اونٹ اور گھوڑے طلب فرمائے اُنکو آدمیوں نے اتنا پانی پلایا کہ وہ کل سیراب ہو گئے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ جو پانی اُسید لائے تھے آپ نے حکم دیا وہ ایک عظیم قعب میں ڈالا گیا اپنے اپنا دست مبارک اویسین ڈالا اور آپ نے اپنا منہ اور دونوں پاؤں دھوئے اور دوزخ نماز پڑھی پھر اپنے اپنا دست مبارک دراز کر کے اٹھایا پھر ہلٹ کے ایسے حال میں آئے کہ قعب اہل ہی نہی آپ نے فرمایا اُسکو پیر دو وہ پانی وسیع ہو گیا اور آدمی ہیل گئے یہاں تک کہ اوس پر سو یا دو سو آدمی صاف بستر کھڑے ہو گئے اور سب آدمی سیراب ہو گئے اور قعب پانی سے جوش مار رہی تھی۔

ابن خزیمہ اور ابن حبیب اور حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور ابونعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ نے کسی نے کہا کہ مجھے بیان کیجئے کہ ساعتِ عشرت کی کیا شان تھی حضرت عمرؓ نے کہا کہ ہم لوگ تبوک کی طرف شدید گرمی میں گئے ہم ایک ایسی جگہ میں اترے جہاں بہک پیاس کی سخت تکلیف ہوئی یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ ہماری گردنیں منقطع ہو جائیں گی یہاں تک نوبت پہنچی کہ مرد اپنے اونٹ کو ذبح کرنا اور اوس کا گوشت کھانا اور اوسکو پیتا اور باقی کو اپنے کلبے پر کھاتا تھا۔ ابو بکرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے دعا میں آپ کی عادت خیر کی ہے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے آپ نے اپنے اپنے دونوں ہاتھ

اڑٹھا ہے ابھی آپ نے اپنے ہاتھ پٹا نہیں تے بیان تک کہ ایر اڑٹھا اور نزدیک ہوا اور  
بٹنے لگا جو ظرف اہل لشکر کے پاس تے اونہون نے وہ سب پانی سے بہرے پہریم لوگ  
گئے ایر کو دیکھتے تے ہننے ایر کو نہیں پایا لشکر سے گذر گیا تھا۔

ابونعیم نے عیاش بن ہبیل سے روایت کی ہے کہ اسے کہ آدمی صبح کو اڑٹھے اون کے  
ساتھ پانی نہ تھا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی شکایت کی آپ نے اللہ تعالیٰ  
سے دعا کی اللہ تعالیٰ نے ایک بادل بھیج دیا اس نے یہاں تک پانی برسایا کہ سب آدمی سیراب  
ہو گئے اور بقدر حاجت اونہون نے اپنے ساتھ پانی لے لیا۔

ابن ابی حاتم نے ابی حزرہ سے روایت کی ہے کہ اسے یہ حدیث غزوہ تبوک میں ایک  
مرد انصاری کے حق میں نازل ہوئی ہے آدمی مقام حجر میں اترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اونکو حکم دیا کہ اس کے پانی میں سے کچھ اپنے ساتھ لاوین پھر اپنے کوچ کر دیا پھر آپ دوسری  
نزل میں اترے اسوقت آدمیوں کے ساتھ کچھ پانی نہ تھا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے اسکی شکایت کی آپ کٹرے ہو گئے اور اپنے دور کھٹ نماز پڑھی اور دعا کی اللہ تعالیٰ نے  
ایک بادل بھیج دیا وہ ایر او نہر یہاں تک برسا کہ وہ سب اس سے سیراب ہو گئے ایک مرد انصاری نے  
اپنی قوم کے دوسرے اس مرد سے جو کہ نفاق کے ساتھ متہم تھا کہا تیرا بھلا ہو تو دیکھتا ہے کہ جو دعا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں پر ابر کو برسا یا اس منافق نے  
کہا ہمکو بارش نہیں ہوئی مگر ایسے ایسے ستاروں کی تاثیر سے اللہ تعالیٰ نے تجھ کو رزق کم اکرم تکلیف  
کو نازل فرمایا۔

بیہقی اور ابونعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے جاعف بن عمرو بن قتادہ سے اونہون نے  
محمود بن لبید سے محمود نے بنی عبد الاشہل کے بعض مردوں سے روایت کی ہے کہ اسے کہ آدمی  
ایسے حال میں صبح کو اڑٹھے کہ اون کے پاس کچھ پانی نہ تھا اونہون نے اسکی شکایت رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم سے کی آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی اللہ تعالیٰ نے ایک ایر کو بھیج دیا وہ یہاں تک برسا

کہ سب آدمی سیراب ہو گئے اور اپنی حاجت کے موافق اپنے ساتھ انہوں نے پانی لے لیا عام  
 نے کہا ہے کہ میری قوم کے مردوں نے مجھ کو یہ خبر دی ہے کہ ایک مرد منافقین سے تھا اوس کا  
 نفاق معروف تھا جبکہ ابربرسا اور آدمی سیراب ہو گئے تھے اوس منافق سے کہا تیرا پہلا ہو کیا  
 اس کے بعد بھی کچھ شک باقی رہا ہے اوس نے کہا کہ گزرنے والا ایک ابربرسا برس گیا پھر رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی گم ہو گئی اوس منافق نے کہا کیا محمد صلعم یہ نرم نہیں کرتے ہیں  
 کہ وہ نبی ہیں اور تم لوگوں کو آسمان کی خبر کی خبر دیتے ہیں اور وہ یہ نہیں جانتے کہ اون کی اونٹنی کہاں  
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا کہ آپ کے پاس عمارہ بن حزم تھے کہ ایک  
 مرد نے یہ کہا کہ یہ محمد ہیں تم کو یہ خبر دیتے ہیں کہ وہ نبی ہیں اور آسمان کے امر کی تم کو خبر دیتے ہیں اور  
 وہ یہ نہیں جانتے ہیں کہ اون کا ناقہ کہاں ہے اور میں تحقیق واللہ نہیں جانتا ہوں مگر وہ شے  
 جس کا علم اللہ تعالیٰ نے مجھ کو دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ناقہ کی طرف مجھ کو رہبری کی ہے وہ ناقہ  
 ایسی گھاٹی کے ایک صحرا میں ہے اوسکو ایک درخت نے ہمارے سبب سے روک رکھا ہے  
 کہ وہ اٹک گئی ہے آدمی گئے اور ناقہ کو لے آئے عمارہ اپنے کجاوہ کے پاس پلٹ کے آئے اور  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس مرد کی خبر سے جو کچھ فرمایا تھا اوس سے اون آدمیوں سے  
 باتیں کیں ایک مرد نے جو عمارہ کے کجاوہ میں تھا کہا واللہ قبل ہمارے آنے کے یہ بات ایک  
 منافق نے کہی تھی۔

مسلم نے ابی حمید سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے ساتھ غزوہ تبوک میں گئے ہم لوگ وادی قری میں ایک عورت کے بلغ کے پاس آئے اپنے فرمایا  
 کہ اس باغ کو کو تو آئیں کتنی کجوریں ہیں ہم نے اوسکو کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت  
 کجوریں تخمنا کیں اور اوس عورت سے فرمایا کہ تو ان کجوروں کا شمار کجوراں اللہ تعالیٰ ہم پر ہے پاس پلٹ آؤں گے  
 ہم لوگ چلے گئے یہاں تک کہ ہم تبوک میں آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں سے  
 فرمایا کہ آج کی رات تم لوگوں پر شدید ہوا چلے گی اوس آندھی میں تم لوگوں میں سے کوئی شخص



کہ طائر ہے اور جس کسی کے پاس اونٹ ہے اس کو چاہیے کہ اونٹ کی رسی باندھ دے رات کو شدید  
ہوا آئی ایک مرد کھڑا ہوا نے اس کو اودھن لیا یہاں تک کہ اس کو جبل طے میں بینک دیا پھر ہم آگے  
بڑھے یہاں تک کہ ہم وادی قریٰ میں آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے  
اس کے باغ کو پوچھا کہ اس کے خرمے کس قدر ہوئے اس عورت نے عرض کی کہ دس دس دس کو  
ہو پختے تھے۔

ابن سعد نے صحیح سند سے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ہے اون سے کسی نے یہ سوال  
کیا کیا اس امت میں سے کسی نے غیر ابو بکرؓ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کی ہے  
مغیرہ نے کہا ہاں آپ کی امامت کی ہے کہا ہم لوگ سفر میں تھے جبکہ سحر کا وقت تھا آپ گئے اور  
آپ کے ساتھ میں گیا یہاں تک کہ ہم آدمیوں سے علیحدہ ہو کر جنگل کی طرف قضاے حاجت کو گئے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری کے اونٹ پر سے اترے اور آپ مجھ سے غائب ہو گئے  
یہاں تک کہ میں آپ کو نہیں دیکھتا تھا آپ دیر تک ٹھیر رہے پھر آپ تشریف لائے میں آپ کو وضو کرایا  
آپ نے وضو کیا اور آپ نے دونوں موزوں پر اپنے مسح کیا پھر ہم سواری ہو گئے اور سہنے آدمیوں کو  
ایسے حال میں پایا کہ نماز قائم ہو چکی تھی سب سے آگے عبدالرحمن بن عوف تھے اونہوں نے  
آدمیوں کو ایک رکعت نماز پڑھادی تھی اور وہ لوگ دوسری رکعت میں تہومین نے کہا کہ عبدالرحمن کو  
خبر دوں کہ آپ تشریف لے آئے ہیں آپ نے مجھ کو منع فرمایا جو رکعت کہ سہنے پائی تھی وہ پڑھ لی اور  
سہنے پہلے جو رکعت پڑھ لی گئی تھی اس کو سہنے ادا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبروت عبدالرحمن  
بن عوف کے پیچھے نماز پڑھی یہ فرمایا کہ کوئی نبی ہرگز قبض نہیں کیا گیا یہاں تک کہ وہ اپنی امت کے  
کسی مرد صالح کے پیچھے نماز پڑھتا ہے ابن سعد نے کہا ہے میں نے اس حدیث کو واقدی سے ذکر  
کیا واقدی نے کہا یہ واقعہ غزوہ تبوک میں تھا۔

بزار نے ابو بکر الصدیقؓ سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا ہے کہ کوئی نبی قبض نہیں کیا گیا یہاں تک کہ اس کی امت کا کوئی مرد اس کی امامت کرتا ہے۔

ابن اسحاق اور بیہقی نے سہل بن سعد الساعدی سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت فجر میں اترے آپ نے آدمیوں سے فرمایا کہ آج کی رات کوئی شخص تم لوگوں میں سے باہر نہ نکلے مگر اوس کے ساتھ اوس کا کوئی ساتھی رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا تھا آدمیوں نے وہ کیا مگر دو آدمیوں نے اس کے خلاف کیا ایک مرد اپنی حاجت کے واسطے باہر نکلا اور دوسرا مرد اپنے اونٹ کی تلاش میں گیا وہ آدمی کا اپنی حاجت کو گیا تھا بیت الخلاء میں اوس کا گلا گھونٹا گیا لیکن وہ آدمی جو اپنے اونٹ کی تلاش میں گیا تھا اوس کو ہوائے اوٹا لیا یہاں تک کہ اوس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو پہاڑوں میں ڈال دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر کی گئی آپ نے ارشاد فرمایا کیا میں نے تم کو منع نہیں کر دیا تھا کہ کوئی مرد بغیر اپنے ساتھی کے نہ نکلے پھر اپنے اُس مرد کے واسطے جس کا گلا پانچا نہ کی جائے گھوٹا گیا تھا دعا فرمائی۔ اوس نے شفا پائی اور دوسرا مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دوسرے پہونچا جب وقت آپ تہوک سے تشریف لائے۔

ابن ابی الدینانے اور حاکم نے اور بیہقی نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو ضعیف کہا ہے اور البوشنج نے (عظیہ) میں انس سے روایت کی ہے کہا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہ کر جہاد کیا یہاں تک کہ جب وقت فجر کے پاس سے ایک ایک پہونچا آدمی آواز سنی کہ کوئی کہہ رہا ہے اللہم اجعلنی من امۃ محمد الرحمنۃ المغفور لما استجاب لما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انس تم جاکے دیکھو یہ کیا آواز ہے میں پہاڑ میں داخل ہوا ایک ایک نبی ایک ایسے مرد کو دیکھا جس کے جسم پر سفید لباس ہے اور سر سفید ہے اور ڈاڑھی سفید ہے اور طول قامت میں سو ہاتھ سے اکثر ہے جبکہ اوس نے مجھ کو دیکھا مجھے پوچھا کیا تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہوئے ہو میں نے کہا ہاں اوس نے کہا آپ کی طرف پلٹ کے جاؤ اور میرا سلام آپ سے عرض کرو اور کہو کہ یہ آپ کا بھائی الیاس ہے وہ یہ ارادہ کرتا ہے کہ آپ سے ملاقات کرے انس نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پلٹ کے آیا اور میں نے آپ کو خبر کی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سنا کرتے جا رہے تھے اور میں آپ کے ساتھ تھا یہاں تک کہ جب وقت ہم اوس شخص کے قریب پہنچے تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آگے بڑھ گئے اور میں پیچھے رہ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اوس مرد نے دیر تک باہم باتیں کیں آپ کے اور اُس کے پاس ایک شے سفرہ کی مشابہ آسمان سے اترتی مجھ کو بلایا میں نے آپ کے اور اوس کے ساتھ کیا یا لیکھا میں نے دیکھا کہ اوس سفرہ میں کماؤ ہے اور انار ہے اور مچھلی ہے اور کجورین ہیں اور کرفس ہے جبکہ میں نے کہا لیامین کڑا ہو گیا اور میں علیحدہ ہٹ گیا پھر ایک ابراہیم آیا اور اوس کو اوس نے اوٹھالیا اور میں اوس کے کپڑوں کی سفیدی کو ابر میں دیکھ رہا تھا وہ ابراہیم کی طرف اوس کو اوٹھا لے گئے جا رہا تھا

ابن شاہین نے اور ابن عساکر نے ایسی سند سے جس میں مجہول راوی ہے واثم بن ابی الاسقع سے روایت کی ہے کہ اسے ہم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکھ کر غزوہ تبوک میں غزا کیا یہاں تک کہ جب وقت ہم جذام کے بلاد میں تھے اور کھو اوس وقت تغشلی تھی لیکھا ایک ہم نے دیکھا کہ ہمارے دو مرد و ظروف ہیں اور انکو ہمیں ہم ایک میل چلے گئے لیکھا ایک ہم ایک تالاب کے پاس پہنچے جبکہ ٹنٹ رات چلی گئی لیکھا ایک ہم نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی وہ کہتا تھا اللهم اجعلنی من امۃ محمد المرحۃ راوی نے اوپر کی حدیث کی مثل اس حدیث کو ذکر کیا ہے لیکن راوی نے اوس مرد کے طول قامت میں کہا ہے کہ ہم سے دو ہاتھ یا تین ہاتھ اوٹھا تھا۔

طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ فضال بن عبید سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کا غزا فرمایا اونٹ نہایت درجہ تک گئے آدمیوں نے آپ سے اسکی شکایت کی آپ نے اون کو ایسے حال میں دیکھا کہ وہ اپنے اونٹوں کو پیچھے سے ہانکتے ہیں آپ ایک تنگ جگہ میں کھڑے ہو گئے اور آدمی اوس جگہ میں گھومتے جاتے تھے آپ نے اونٹوں پر ہونٹا اور یہ دعا فرمائی اللهم احمل علیہا فی سبیلک فانک تحل علی القوی والضعیف والطرب والیابس فی البحر والبر وہ اونٹ سب گزر گئے اور اتنے قوی ہو گئے کہ ہم مدینہ میں داخل نہیں ہوئے مگر وہ سب اونٹ اپنی ماریں ہم سے کہنے لگے جاتے تھے اور ہم لوگ اونکو روکتے تھے۔

ابو نعیم نے واقندی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ آدمی غزوہ تبوک میں تھے اونکے  
سفر میں ایک عظیم الخلق سناپ سامنے آیا آدمی اوس کے سامنے سے بہاگ گئے وہ  
سناپ آگے کو آیا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر دیر تک کھڑا رہا آپ اپنے  
اونٹ پر سوار تھے آدمی اُس سناپ کی طرف دیکھ رہے تھے پھر وہ اپنے اوپر لٹپٹا یہاں تک کہ اوس  
نے راستہ چھوڑ دیا سیدھا کھڑا ہو گیا اوس وقت آدمی آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
آدمیوں سے پوچھا کیا تم لوگ جانتے ہو یہ کون ہے آدمیوں نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ اور  
اوسکا رسول زیادہ عالم ہے آپ نے فرمایا کہ وہ جنات جو میرے پاس سفیر ہو گئے تھے اور  
قرآن شریف سنتے تھے اونکے آٹھویں گروہ کا یہ ایک شخص ہے اسنے اپنے ذمہ یہ  
حق دیکھا کہ حیو قت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے شہر میں اوس زمین سلام کرے آگاہ  
ہو جاوے وہ مت کو سلام کہتا ہے آدمیوں نے شکر کیا و علیہ السلام و رحمۃ اللہ

ابوداؤد اور بیہقی نے غزوہ ان سے روایت کی ہے وہ تبوک میں اوترے یکایک و نہون  
نے ایک نبی مرد کو دیکھا اونہون نے اوس سے اوس کے امر کو پوچھا اوس نے یہ کہا کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک میں ایک نخل کے پاس اوترے اور اوسکی طرف آپ نے  
نماز پڑھی میں اور ایک لڑکا سامنے سے آیا میں دوڑ رہا تھا یہاں تک کہ میں آپکے اور نخل کے  
درمیان سے چلا گیا آپ نے فرمایا کہ اس مرد نے ہماری نماز قطع کی ہے اللہ تعالیٰ اس کے  
نشان قدم کو قطع کر دے میں آپکی اس دعا کی وجہ سے آجکے دن تک اپنے پاؤں سے  
کھرا نہیں ہوا۔

ابو نعیم نے واقندی سے یہ روایت کی ہے کہ عبداللہ ذوالحجاء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ساتھ تبوک کو گئے عبداللہ نے عرض کی یا رسول اللہ میرے واسطے شہادت کی دعا فرمائیے  
آپ نے یہ دعا فرمائی اللہم انی احرم و مع علی الکفار۔ اسے میرے اوس کا خون کفار پر حرام کر دے  
اور عبداللہ سے یہ فرمایا کہ تم حیو قت اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلے تو تم کو تپ آگئی تھی اوس نے

خکو قتل کر ڈالا ہے تم شہید ہو چکے اصحاب تبوک میں اور ترے نبوک میں کچھ ذہین ٹھہرے پھر عبداللہ  
ذوالجنادین نے وفات پائی۔

ابن سعد اور بیہقی نے علاء بن محمد الشافعی کے طریق سے انسؓ سے روایت کی ہے کہا ہے  
کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک میں تھے آفتاب ایسی ضیا اور شعاع  
اور نور سے طلوع ہوا کہ گزشتہ زمانہ میں میں نے نہیں دیکھا تھا کہ وہ اس طور پر طلوع ہوا ہو جبریل علیہ السلام  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اپنے اوسنے فرمایا جو کچھ دیکھا ہو گیا ہے کہ میں آج کے دن  
آفتاب کو ایسی ضیا اور نور اور شعل سے دیکھتا ہوں کہ میں نے اسکو گزشتہ زمانہ میں نہیں دیکھا تھا کہ  
ایسا طلوع ہوا ہو جبریلؑ نے کہا کہ آفتاب کی ضیا اور نور ہونے کا یہ سبب ہے کہ آج کے دن معاویہ  
بن معاویہ اللیثی نے مدینہ میں رحلت کی ہے اللہ تعالیٰ نے ستر ہزار فرشتے بھیجے ہیں کہ اوسکے  
جنازہ کی نماز پڑھینگے اپنے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ کس سبب سے اوسکو یہ درجہ ملا جبریل علیہ السلام  
نے کہا معاویہ رات اور دن اور اپنے چلنے پر اپنے اور قیام اور قعود میں قل ہو اللہ احد کی کثرت  
کیا کرتے تھے جبریلؑ نے پوچھا کیا آپکی خواہش ہے کہ آپکے واسطے میں زمین کو پکڑ لوں اور آپ  
معاویہ پر نماز پڑھیں آپ نے فرمایا ہاں میں چاہتا ہوں پھر آپ نے اوپر نماز پڑھی۔

ابن سعد اور ابویعلیٰ اور بیہقی نے دوسری وجہ سے عطاء بن ابی میمونہ سے اُنہوں نے انسؓ سے  
روایت کی ہے کہا ہے کہ جبریلؑ آئے اور کہا اے محمدؐ معاویہ بن معاویہ المزدنی نے انتقال کیا  
ہے کیا آپ اس امر کو دوست رکھتے ہیں کہ اوپر نماز پڑھیں آپ نے فرمایا ہاں میں اس امر کو دوست  
رکھتا ہوں جبریلؑ نے اپنے دونوں بازو مارے کوئی درخت اور کوئی ٹیلہ باقی نہ رہا مگر وہ گڑھا اور بیٹیہ  
گیا اور آپکے لئے معاویہ کے جنازہ کا تخت اوٹا لیا یہاں تک کہ آپنے اوسکی طرف نظر کیا اور اوپر  
نماز پڑھی اور آپکے پیچھے ملائکہ کی دو صفیں تھیں ہر ایک صف میں ستر ہزار فرشتے تھے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے پوچھا اے جبریل اللہ تعالیٰ سے کس سبب سے یہ مرتبہ معاویہ  
نے حاصل کیا جبریلؑ نے کہا معاویہ کو قل ہو اللہ احد کے ساتھ محبت تھی معاویہ کھڑے

اور بیٹے اور جاتے اور آتے اور ہر حال میں اس سوزہ کو چڑھتے تھے۔

بیہقی اور ابن مندہ نے (صحابہ) میں ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجھے یزید بن رومان اور عبد اللہ بن ابی بکر نے یہ حدیث کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن الولید کو اکیدر کی طرف بھیجا جو بنی کنندہ میں کا ایک مرد تھا اور دومنہ کا بادشاہ تھا اور نصرانی تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد سے فرمایا تم اسکو ایسے حال میں پاؤ گے کہ وہ گائے کا شکار کرتا ہو گا خالد چلے گئے یہاں تک کہ حبیبہ کی اکیدر کے قلعے سے آنکھ پڑنے کی مقدار کا فاصلہ تھا صاف چاندنی رات تھی اکیدر اپنی چہت پر تھا اور اس کے ساتھ اسکی عورت تھی ایک گائے آئی اور اس کے قصر کے دروازہ پر اپنے سینکے گڑا رہی تھی اکیدر کی بی بی نے اس سے پوچھا کیا تو نے کبھی اسکی مثل دیکھا ہے کہ گائے دروازہ پر آئے سینکے گڑا رہے اکیدر نے کہا واللہ میں نے کبھی نہیں دیکھا اسکی عورت نے پوچھا کیا اسکی مثل کو کسی نے چوڑا ہے اکیدر نے کہا ایسے شکار کو کسی نے نہیں چوڑا اکیدر اپنے مکان کی چہت پر سے اترتا اور اپنے گھوڑے پر زین لگانے کے واسطے امر کیا اور سپر زین باندھا گیا اور اکیدر کے ساتھ اس کے اہلیت کا ایک گروہ سوار ہوا وہ لوگ اپنے چوڑے ٹیزے لیکر نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار اسکو مل گئے اور اسکو اونہوں نے پکڑ لیا بنی ٹہین کے ایک مرد نے جس کا نام بھیچین بچہ تھا اس باب میں یہ اشعار کہے ہیں۔

تبارک سابق البقرات انی	راہیت اللہ میدی کل صھاو
------------------------	-------------------------

ترجمہ۔ مبارک ہے گاؤں پہ چاند اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے وہ ہر ایک مادی کو ہدایت کرتا ہے ۱۲

فمن یک حایدا عن ذی تبوک	فانما امرنا بالحب و
-------------------------	---------------------

ترجمہ۔ جو شخص ذی تبوک سے جندہ پیرنے والا ہے تو ہم اس کے ساتھ جہاد کرنے کے لئے امر کئے گئے ہیں ۱۳

بنی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعار شکر یہ دعاوی لا یفیض اللہ فاک بحیر پر نو سال آئے بحیر کی نہ کوئی دائرہ ملی اور نہ کوئی دانت ہلا۔

ابن مندہ اور ابن السکن اور ابو نعیم ان کل علمائے (صحابہ) امین ابی معارک الشاخ بن معارک بن مرۃ بن صخر بن ابیجر بن بجرۃ الطائی کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجھے میرے باپ نے میرے دادا سے میرے دادا نے اپنے باپ ابیجر بن بجرۃ سے حدیث کی ہے کہا ہے میں خالد بن ولید کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیدہ دومہ کی طرف بھیجا تھا اور آپ نے خالد سے فرمایا کہ تم اکیدہ کو ایسے وقت میں پاؤ گے کہ وہ گائے کا شکار کرتا ہو گا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی تعریف فرمائی تھی وہ چاندنی رات میں گھر سے نکلا تھا ہم نے اکیدہ کو پالیا اور ہم نے اوسکو پکڑ لیا جبکہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو میں نے آپ کے سامنے اشعار پڑھے انہیں اشعار میں سے یہ شعر ہے ۵

تبارک سالیق البقرات انی	رایت اللہ یسری کل صداد
-------------------------	------------------------

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعار نمبر یہ معادی للیفینس اللہ فاک اوپر نو دو سال کی عمر ہوئی اور ان کا کوئی دانت نہیں ہلا۔

بیہقی نے عروۃ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے ایسے حال میں توجہ ہوئے کہ مدینہ کی طرف پلٹنے والے تھے آپ نے خالد بن ولید کو چار سو بیس اون میں اکیدہ دومہ الجندل کی طرف بھیجا خالد نے عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگ دومہ الجندل میں ایسے حال میں کیا کر سکیں گے کہ وہ ہاں اکیدہ رہے سوا اسکے نہیں ہے کہ ہم لوگ دومہ کو مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ جاتے ہیں یعنی تہوڑے آدمی ہیں اور اکیدہ صاحب لشکر بڑا زبردست آدمی ہے آپ نے فرمایا یقین ہے اللہ تعالیٰ انکو اکیدہ کو ملا دیگا وہ شکار کرتا ہو گا تم دومہ کی کبھی انہر ہاتھ میں لے لو گے اور اکیدہ کو پکڑ لو گے اللہ تعالیٰ دومہ تم کو فتح کر دیگا خالد چلے گئے یہاں تک کہ جب وقت دومہ کے پاس پہنچے تو اوس کے پیچھے اس لئے اترے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ذکر فرمایا تھا یقین ہے تم اوس سے ایسے وقت میں ملو گے جو وہ شکار کرتا ہو گا اس دو میان کہ خالد اور اوس کے اصحاب رات میں جا رہے تھے یکا یک ایک گائے آمو جو د

ہوئی یہاں تک کہ وہ گائے قلعہ کے دروازہ سے اپنے آپ کو رگڑ رہی تھی اور سوقت اکیدر شراب پی رہا تھا اور اپنی دو بی بیوں کے درمیان قلعہ میں گارہا تھا اور سکی دونوں عورتوں میں سے ایک عورت نے قلعہ کے اوپر سے جہانکا اوس نے ایک گائے دیکھی کہ قلعہ کے دروازے سے اتر دیا اور سے رگڑ رہی ہے اور سکی عورت نے کہا ابجی رات کی مثل میں کوئی جانور گوشت میں نہیں دیکھا اکیدر نے عورت سے پوچھا وہ کیا شے ہے اور سکی عورت نے کہا یہ گائے ہے کہ دروازے اور دیوار سے رگڑ رہی ہے یہ سنکر اکیدر اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور اوس کے غلام اور گمر کے لوگ اوس کے ساتھ سوار ہوئے یہاں تک کہ خالد اور اصحاب خالد کی طرف گزرا انہوں نے اکیدر اور اوس کے ساتھیوں کو پکڑ لیا اور ان کو باندھ ڈالا خالد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یا کیا اکیدر نے کہا واللہ جتنے اوس گائے کو ہرگز نہیں دیکھا کہ ہمارے پاس آئی ہو مگر آج کی رات میں اپنے دل میں کہتا تھا کہ جو وقت میں اوس گائے کے پکڑنے کا ارادہ کر دینا تو اوس کے لئے آج کے دن اور اور دو دن میں سوار ہونگا۔

بہیقی نے بلال بن سحبی سے روایت کی ہے کہما ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین پر امیر بنائے ابو بکرؓ کو دوسرے انجندل کی طرف بھیجا اور خالد کو اعراب پر امیر بنائے ابو بکرؓ کے ساتھ بھیجا اور اپنے فرمایا کہ تم لوگ چلے جاؤ تم لوگ اکیدر دوسرے کو ایسے حال میں پاؤ گے کہ وحشی جانور کا خشکا کرتا ہو گا اوس کو گرفتار کرنے کے طور پر گرفتار کر لیجو اور میرے پاس اوس کو بھیجیجو اصحاب گئے اور جس طور سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اکیدر کو خشکا رہیں پایا انہوں نے اوس کو پکڑ لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیج دیا۔ اور اس حدیث کی روایت ابن اسعد نے صحابہ میں بلال بن سحبی کے طریق سے حدیث سے موصول طور پر کی ہے۔

بہیقی نے عروہ سے روایت کی ہے کہما ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کے پلٹے یہاں تک کہ جو وقت آپ بعض راستہ میں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ



کچھ آدمیوں میں جو آپ کے اصحاب میں سے تھے کر کیا اور انہوں نے یہ مشورہ کیا کہ راستہ میں  
 ایک ٹیلہ پر سے گرا دیں اور اس امر کے واسطے آمادہ ہو گئے اور انہوں نے ڈھانٹے باندھ لئے جبکہ  
 آدمی ٹیلہ کے پاس پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حذیفہ کو حکم دیا کہ اون آدمیوں کو پٹیا  
 دین حذیفہ اپنا آنکڑا لیکر اون کے سامنے گئے اور اون کے اونٹوں کے منہوں پر مارا اور اون کو  
 ایسے حال میں دیکھا کہ وہ لوگ ڈھانٹے باندھ ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں رعب پیدا کر دیا۔  
 اور انہوں نے یہ گمان کیا کہ آپ پر اون کا مکر ظاہر ہو گیا اور آدمیوں نے جلدی کی یہاں تک کہ آدمیوں  
 میں مل گئے حذیفہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حذیفہ سے پوچھا کیا تم کو معلوم ہوا اون کا  
 کیا احوال تھا اور انہوں نے کیا ارادہ کیا تھا حذیفہ نے کہا مجھ کو علم نہیں ہے آپ نے فرمایا کہ انہوں  
 نے یہ مکر کیا تھا کہ وہ میرے ساتھ جا دیں یہاں تک کہ جو وقت میں ٹیلہ پر چڑھوں وہ مجھ کو اوپر سے  
 گرا دیں اور یہی ہے اس حدیث کی مثل ابن اسحاق سے روایت کی ہے اور یہ زیادہ کیا ہے آپ نے  
 فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اون آدمیوں کے ناموں سے اور اون کے باپوں کے ناموں سے مجھ کو خبر  
 کر دی ہے اور میں اون کی خبر تم کو دون گا آپ نے حذیفہ سے بارہ آدمیوں کے نام بیان کر دئے  
 یہی ہے صحیح سند کے ساتھ حذیفہ بن الیمان سے روایت کی ہے کہا ہے میں رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب کی مہار پکڑے ہوئے تھا اور اوکو آگے سے چلا رہا تھا اور عمار  
 اوکو پیچھے سے ہانک رہے تھے یہاں تک کہ جو وقت ہم لوگ ٹیلہ پر تھے یکایک مینے بارہ شتر  
 سواروں کو موجود پایا کہ وہ ٹیلہ میں سامنے سے آگئے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آگاہ کیا  
 آپ نے اون کو ایک ڈانٹ دی وہ بیٹھ پیر کے ہاگ گئے آپ نے ہمے پوچھا کیا تم نے قوم کے  
 لوگوں کو پہچانا ہے تم نے کہا ہنہ نہیں پہچانا وہ لوگ ڈھانٹے باندھ ہوئے تھے آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ  
 منافق ہیں اور روز قیامت تک منافق رہیں گے کیا تم لوگ جانتے ہو انہوں نے کیا ارادہ کیا تھا ہنہ  
 عرض کی کہ ہم نہیں جانتے آپ نے فرمایا انہوں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شیعین  
 دحمت دین اور اوپر سے گرا دیں پھر آپ نے انہیں بد دعا کی اللهم ارحمہم بالذیلتہ سہنہ پوچھا یا رسول اللہ

دوبیلہ کیا شے ہے آپ نے فرمایا کہ آگ کا شعلہ ہے جو اون مین سے ایک کے نیا قلوب پر گر گیا اور ہلاک کر دے گا۔

مسلم نے حذیفہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اصحاب مین بارہ منافق مین کہ وہ جنت مین داخل ہونگے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے تاکہ مین داخل ہو۔ اور یہ محال ہے کہ اونٹ سوئی کے تاکہ مین داخل ہو اور ان منافقین میں آٹھ شخص مین جن کو دوبیلہ کفایت کر گیا دوبیلہ آگ کا شعلہ ہے جو اونٹ کے ستانوں کے درمیان ظاہر ہو گا یہاں تک کہ اون کے سینوں سے نکلے گا۔

## یہ باب اسود کے غزوہ کے بیان مین ہے

سیف نے (کتاب الروۃ) مین کہا ہے ہمے مستیز بن یزید نے عوہ بن غویۃ الدثنی سے اونٹوں نے صبحاک بن فیروز سے اونٹوں نے حبشیش الدیلمی سے حدیث کی ہے کہ آپ کو برہ بن حکیم بن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خط ہمارے پاس لیکر آئے آپ نے اوس خط مین ہم کو اپنے دین پر قائم رہنے اور جنگ پر جانے اور اسود کذاب کے ساتھ عمل کرنے کے لئے امر کیا تھا ہم نے اسود سے جنگ کی یہاں تک کہ مینے اسود کو قتل کر ڈالا اور آدمیوں کی طرف اوس کا سر ڈال دیا اور مینے غارتگری کی اور مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر لکھی آپ اس وقت زندہ تھے آپ کو اوس رات وحی آگئی آپ نے اپنے اصحاب کو اس کی خبر کی ہمارے قاصد آپ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر الصدیق کے پاس آئے حضرت ابوبکر الصدیق ہی نے ہمارے خط کا جواب ہمسکو دیا۔

دیلمی نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ آپ نے جس رات مین اسود انیسوی قتل کیا گیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آسمان سے اوسکی خبر آئی آپ مکان سے نکل کے ہمارے پاس تشریف لاے اور آپ نے فرمایا کہ اسود آجکی رات قتل کیا گیا اسود کو اس مبارک مرد نے قتل

کیا ہے جو مبارک لوگوں کے اہلبیت سے ہے کسی نے پوچھا وہ کون شخص ہے آپ نے فرمایا وہ فیروز ہے اور فرمایا ناز فیروز خیر کے ساتھ فیروز نے فیروزی اور فتحمدی پائی۔

## خاتمہ جلد اول ترجمہ خصائص کبریٰ موسوم بہ معجزات نبی الورا

الحمد للہ الذی ہدانا لهذا ما کنت لنہدی لولا ان ہدانا اللہ لقد جرات رسل ربنا بالحق فوہدنا ان لا اله الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لا الملک و نہ النجم و وہو علی کل شیء قیود فوہدنا ان سیدنا و نبینا محمد اعبدہ و رسولہ قد جارا بالحق و المعجرات الزاہرات الباہرات و الآیات البینات المحکمات فوہدنا ہا ان خلق الی سبیل السلام و فی ترجمہ بغور بدار السلام و علی ذلک علیہ و علی الہ الساقۃ الکرام و صحبہ ذوی العجد و الاحترام بتوفیق لم یزلی و عنایت سرمدی کتاب عمان جواہر معجزات و آیات رسالت خیر البشر شافع روز محشر رحمۃ للعالمین خاتم النبیین شفیع الامنین حبیب کبریا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم موسوم بہ خصائص کبریٰ مولفہ امام ہمام قد وہ علمائے اعلام محی سنت نبویہ خضر راہ ہدایت است محمدیہ ذوالعجد الباہر و الشرف الزاہر جلیل الحسنات جمیل الصفات مولینا الشیخ جلال الدین سیوطی انار اللہ برمانہ و عم علی البرایا احسانہ کا مبارک ترجمہ بابت تکلف اور صاف عبارات میں عامہ خلایق کی افادیت کی غرض سے خادم العلماء محمد عبد الجبار خان الشہیرہ بالاصفی النظامی منتظم رافعہ محکمہ عالیہ معتمدی حرف خاص نظام و کن ابن حافظ محمد عبد الرزاق خان القیاد اللہ ابن الورع الزاہر مولینا الجلیل الہمام ولوی حافظ محمد عبد اللہ خان مصطفیٰ آبادی برو اللہ مضجعی نے بعد دولت علیہ فخر الملوک و السلاطین حارس الاسلام حامی دین مستین کشف الامم ملاذ العرب و العجم آصف شوکت سکندر صولت ناصر الملتہ والدین افضل السلاطین محبوب قلوب العالمین ظل اللہ فی الاصفین فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک مظفر المملک قدر قدرت علی حضرت النواب میر عثمان علیخان بہادر آصفیہ نظام سابع و کن لازالت اعلام شوکتہ رافعہ و بنو دولہ خافقہ تکمیل کو پہنچایا اللہ تعالیٰ جل شانہ و

عم نوازہ کے عام فیض اور اوس کے حبیب اکرم کے خاص قبول سے یہ امید ہے کہ یہ  
لوہر خیز دریا سے اسرار رسالت ہمیشہ سطح ارضی پر خیر و سعادت سے موجزن رہے گا اور غواصان  
بحر اخلاص بنوی کے دامن قلوب کو گوہر ہائے محبت دین اور انوار اسلامی سے  
مملو رکھے گا۔

کابرد اذان نامی مطیع ممالک ہندوستان منفعیہ سلام آگرہ نے اس مبارک ترجمہ  
کی طبع اور اشاعت میں اپنی دلی کوشش اور موقوفہ سعی سے جو کچھ اہتمام فرمایا ہے امید ہے کہ  
ناظرین والا نظر متہم ذوالمناقب والمفاخر المعظم المکرم منشی محمد قادر علی خان صاحب  
صوفی کے زیادہ تر ممنون ہوں گے اور قابل قدر کوشش کی تحسین فرما دیں گے کہ انہوں نے  
عام سیرابی قلوب صافیہ کے لئے اپنے مطیع کے سر شہہ افادت کو کس دریا دلی سے جاری  
فرمایا ہے اور چشمہ سے ایک ایسا بحر و خاں بنایا ہے جو اقطار عالم میں قیامت تک عام فیض سے  
موجزن رہے گا اور لب تشنگان و ادوی اخلاص نبوی کو ہمیشہ سیراب رکھے گا۔

بائے م

# صحت نامہ ترجمہ خصائص کبریٰ موسوم بہ خصائص بحجرات بنی الورا

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲	۳	عریاض	عریاض	۱۶	۱۶	والدین	والدین
۲	۵	بے جان	بے جان	۱۸	۸	یصنف	یصنف
۳	۱۲	بنینا	بنینا	۲۳	۱۸	بنیناٹ	بنیناٹ
۴	۲	زرایہ	زرایہ	۳۱	۱۲	مخالفت	مخالفت
۴	۳	انصاف	انصاف	۳۱	۱۸	مخالفت	مخالفت
۴	۷	بنینا	بنینا	۳۲	۸	بنینا	بنینا
۴	۱۷	افاضت	افاضت	۳۳	۱	غیشہ	غیشہ
۷	۱۸	آمتین	آمتین	۳۴	۲۱	ان لی	اون کی
۸	۴	بنینا	بنینا	۳۵	۱۲	پوچا گیا	پوچا گیا
۸	۶	ہو انا کہ	ہو انا کہ	۳۵	۱۹	ہودی	ہودی
۹	۲۱	آپ نے	آپ نے	۳۹	۲۰	نوگا	نوگا
۱۰	۱۳	دروازہ پر	دروازہ پر	۴۰	۱۳	طریقے	طریقے کے
۱۱	۹	لا الہ محمد	لا الہ محمد	۴۲	۱	عرب کی	باپ کی
۱۲	۲	پوچتے	پوچتے	۴۲	۱۴	اوس نے	اون سے
۱۳	۸	اصری	اصری	۴۳	۱۸	تو وہ آمو جو د	وہ آمو جو د
۱۴	۶	یتلوا	یتلوا	۴۴	۱۵	اون سے پہلے	اون سے پہلے

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۴۴	۱۷	بکرن	بکرین	۷۸	۸	رونبیہ	رونبیہ
۴۵	۱۱	دہ ہی شہر	دہ ہی شہر	۷۸	۱۲	رونبیہ	رونبیہ
۴۶	۱۹	خاتم نبوت کوجو	خاتم نبوت جو	۷۹	۱۱	بالغ آمدکی	بالغ آمدکی
۴۹	۱۳	تخلون	نخلون	۸۰	۱۳	فحطان	فحطان
۵۰	۱۱	اوسکو	اسکو	۸۱	۱۳	صنعا	صنعا
۵۱	۱۲	اعلیٰ الذین	علیٰ الذین	۸۲	۱۷	ذی برن	ذی یزن
۵۴	۲۰	اوسی کا	اوسکا	۸۲	۲۱	غالب بن قہر	غالب بن قہر
۵۸	۲	ربوبیت	یہودیت	۸۳	۱	آخرین	آخرین
۵۸	۷	عنبہ السلی	عبستہ السلی	۸۴	۱	نیکین	نیکین
۵۹	۷	عمر بن عتبہ	عمر بن عبسہ	۸۵	۲	الا انا	لا الہ الا انا
۶۵	۱۴	حرم بن	حرم ہے	۸۵	۱۶	عب النعم	عب النعم
۶۵	۱۷	یجادث	یجادث	۸۵	۱۸	اذا ثلثنی	اذا ثلثنی
۶۷	۴	نصرت چاہتے ہیں	نصرت چاہتے ہیں	۸۶	۹	یلوحیا	×
۶۷	۱۲	البنعیم شعبی	البنعیم شعبی	۸۸	۹	مین تشا	مین ہون
۶۷	۱۴	اوڑادی	اوڑادی	۹۰	۲۰	یکھصف	یکھصف
۷۰	۱۸	پاڑوا	پاڑوا	۹۱	۱۲	رحمون	رحمون
۷۱	۱۲	اوس نے	اوس سے	۹۱	۱۷	عبتیک	بتیک
۷۱	۲۱	خوشب	خوشب	۹۱	۱۹	لطاق	لطاق
۷۲	۱۷	عمر الخطاب	عمر ابن الخطاب	۹۱	۲۰	اولنطاق	اورنطاق

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۹۳	۲	کیا ہے	کیا ہے	۱۱۲	۱۹	کہ ابن عباس	ابن عباس
۹۴	۱۰	حاکم بہیقی	حاکم اور بہیقی	۱۱۵	۱۲	طاہر	طاہر
۹۶	۹	اوسطرت	اسطرت	۱۱۵	۱۵	بیٹوں	بیٹوں
۹۷	۲	کاضادۃ	کاضادۃ	۱۱۶	۱۶	ہراؤ	ہراؤ
۹۷	۹	سلیت	سلبت	۱۱۶	۱۷	نوح اسلام	نوح علیہ السلام
۹۷	۱۴	امینہ	امینہ	۱۱۶	۱۹	یحییٰ	یحییٰ
۹۷	۲۱	حرم	خرم	۱۱۸	۷	حریر کر	حریر کی
۹۸	۱۴	عبداللہ کریش	عبداللہ کریش	۱۱۹	۱۵	بینوں	بینوں
۹۹	۲۱	بضیع	بضیع	۱۲۱	۵	نگاہ	نگاہ
۱۰۰	۱۴	آنے دانے نے	آنے والے نے	۱۲۴	۴	جلوہ	صبر
۱۰۰	۱۶	اعیدہ	اعیدہ	۱۲۵	۱۶	خرلوہ	خرلوہ
۱۰۴	۷	تین	تے	۱۲۵	۲۱	خجش	خجش
۱۰۶	۱۱	جلال	حلال	۱۲۶	۱۳	فاتنا	فاتنا
۱۰۷	۱۲	تیری ہے	تری ہے	۱۲۶	۲۰	دار عدت	دار عدت
۱۱۰	۱۹	بصرہ	بصری	۱۲۷	۱	پات	بات
۱۱۳	۱۰	دلون	دلیون	۱۳۳	۳	بھی	یہی
۱۱۳	۱۹	کمالیا	کمالیا	۱۳۴	۶	الغالی	الغلابی
۱۱۳	۲۱	امین شب	اوس شب	۱۳۶	۱۱	کیا ہے	کیا
۱۱۴	۴	کیا مصیبت	کیا ہے	۱۳۸	۱۷	پلٹا لائے	پلٹا لائے

صفحہ	سطر	خط	صواب	صفحہ	سطر	خط	صواب
۱۴۱	۱۷	قتل کرو	قتل کر ڈالو	۱۷۰	۲۱	بن الزبیر	ابن الزبیر
۱۴۲	۱۳	تفسیح	تفسیح	۱۷۱	۲	بٹو دو	بٹو دو
۱۴۶	۱۱	ارد مضض	ارد مضض	۱۷۶	۹	ہمکو خبر دی	خبر دی
۱۴۷	۱۳	مسہ	مشہ	۱۷۹	۷	آپ بہت	آپ نہ بہت
۱۴۹	۵	گولی مثل	گولی کی مثل	۱۷۹	۱۰	روی مبارک	وہ سوی مبارک
۱۵۰	۱۰	کیا ہے کیا	کیا ہے کیا ہے کہ	۱۷۲	۶	حجرا نہ	حجرا نہ
۱۵۱	۲۰	وتقلیک	وتقلیک	۱۷۲	۷	یاد آگیا	یاد آگئے
۱۵۲	۱۷	زرینہ	زرینہ	۱۸۴	۹	مستود	مستورد
۱۵۵	۵	دیکھتا تھا	دیکھتا تھا	۱۹۰	۶	اوسمین	اوسمین
۱۵۵	۷	ابو قرقصہ	ابو قرقصہ	۱۹۲	۱۶	روایت ہے	روایت کی ہے
۱۵۸	۳	صدرک	صدرک کو	۱۹۴	۳	یلوز	یلوز
۱۶۰	۹	المختارہ بن	المختارہ بن	۱۹۴	۱۱	دمشق لہ	دمشق لہ
۱۶۰	۱۴	وہ ہی ہے	وہ وہی ہے	۱۹۵	۲۰	پردہ	پردہ
۱۶۱	۱۴	ترازو لے	ترازو کے	۱۹۶	۱۲	ان صبح	ان صبح
۱۶۲	۲	جلیس	جلیس	۱۹۶	۱۸	اتھا اک	اتھا اک
۱۶۲	۱۲	مطمنہ	مطمئنہ	۱۹۷	۲	والی نہ ہوگا	والی نہ ہوگا
۱۶۷	۱۵	غیر	غیر	۱۹۷	۱۲	لدی	لدی
۱۶۷	۱۷	الی الرۃ	الی اسرۃ	۱۹۸	۳	مشرقتیش	مشرقتیش
۱۶۹	۹	۱۶۶	۱۶۷	۱۹۹	۲	انخف	انخف



صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۹۹	۸	امیر	ابر	۲۱۶	۱۴	احانت	اعانت
۲۰۰	۱	یارب زودہ	یارب رود	۲۱۷	۱۴	فوایدین	فوایدین
۲۰۱	۴	ینے	x	۲۲۱	۵	مگرودہ	مگر
۲۰۱	۱۲	بیٹے	بیٹے	۲۲۲	۱۷	مشاہدین	مشاہدین
۲۰۱	۱۳	بنی بلج	بنی بلج	۲۲۶	۱۷	مردوہ	وہ مرد
۲۰۱	۱۷	واقدی نے	واقدی نے اپنے	۲۲۸	۷	تیسرہ	میسرہ
۲۰۲	۶	کما ہے کہ	کما کہ	۲۲۸	۱۶	بیان کیا کہ	بیان کیا
۲۰۲	۲۰	تسامین	تسامین	۲۲۹	۹	اجا	اجار
۲۰۳	۲۰	امر کا مستحکم	امر کا مستحکم	۲۳۰	۲	وہ قریب	قریب
۲۰۴	۹	عازم	عازم	۲۳۵	۱۰	آزمائے گنا	آزمائے گنا
۲۰۵	۱۹	زمرم	زمرم	۲۳۵	۲۱	وہ جیسے	جیسے
۲۰۶	۱۶	اشیخ	اشیخ	۲۳۶	۱۱	وجہ زہری سے	وجہ زہری سے
۲۰۷	۱۳	تو آدمی	تو آدمی	۲۳۶	۱۱	وہ سے	وہ سے
۲۰۹	۹	اشان	شان	۲۳۷	۴	علیہ	علیہ وسلم
۲۰۹	۲۰	قریش مرد	قریشی مرد	۲۳۷	۱۸	درمیان کے	درمیان کہ
۲۱۰	۱۴	تو آپ کی	جو آپ کی	۲۴۰	۱۳	پالیگا	پالیگا
۲۱۲	۱۹	بن شخصین	بن شخصین	۲۴۱	۱۲	اس کے واقعہ	اس واقعہ
۲۱۲	۱۹	روایت کی ہے	روایت کیا ہے	۲۴۱	۱۵	فی الذی	فی الذکر
۲۱۶	۳	استون	استون	۲۴۲	۷	رہبان	رہبان

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲۴۲	۱۲	یسالمہ	یسالمہ	۲۴۸	۲	برانگینختہ	برانگینختہ
۲۴۳	۱	واہل	واہل	۲۴۸	۹	انانذہ ومن	انانذہ ومن
۲۴۳	۱	بین بختار	بین بختار	۲۵۰	۵	راستہ و	راستہ کو
۲۴۳	۴	والیق	والیق	۲۵۱	۱۸	وستدوا	وستدوا
۲۴۴	۱	لاخیرہ	لاخیرہ	۲۵۲	۱۴	تیم الداری	تیم الداری
۲۴۴	۳	لتا ولنی	لتا ولنی	۲۵۳	۱۰	اشتراق	اشتراق
۲۴۴	۳	لاخیرہ	لاخیرہ	۲۵۳	۱۱	الادرحام	للادرحام
۲۴۸	۷	اعلیت	اعلنت	۲۵۴	۱۰	العضبار	العضبار
۲۴۹	۵	ابنی تجرۃ	ابنی تجرۃ	۲۵۴	۲۰	احراسہاد	احراسہا
۲۵۳	۲	عتبہ اس نے	عتبہ نے اس	۲۵۵	۱۹	بحرم الزنا	بحرم الزنا
۲۵۳	۱۵	بیطر	بیطر	۲۵۵	۱۹	لاصنام	لاصنام
۲۵۵	۴	تقی	نہی	۲۵۸	۷	اسلام	اسلام
۲۵۵	۱۱	یا ابن المقدی	یا ابن المقدی	۲۵۹	۳	یوجہ کے	وجہ کے
۲۵۶	۱۶	لائی تقی	لائی تقی	۲۵۹	۶	ہو گئے	ہو گئے تھے
۲۵۹	۱۰	الی الوصفۃ	الی الوصفۃ	۲۸۰	۱۷	وانا المننا	وانا المننا
۲۶۳	۲۰	ابی سبرہ	ابی سبرہ	۲۸۲	۱۹	ستارہ	ستارے
۲۶۴	۱	اجبی صورت ولا	x	۲۸۸	۴	استمرارہ	استمرارا
۲۶۴	۲	یا قویاب	یا قویاب	۲۸۸	۲۰	نہین کرتا	نہین ہوتا
۲۶۶	۱	ابن قہر	ابن قہر	۲۹۱	۲	ابن ابی کبشہ	ابن ابی کبشہ
۲۶۷	۲۱	ابن قہر	ابن قہر				

صفحہ	سطر	خط	صواب	صفحہ	سطر	خط	صواب
۲۹۱	۱۱	ولید نے قوم سے	ولید سے قوم نے	۳۳۵	۱۲	رکانہ نے	رکانہ
۲۹۱	۱۲	دیتا ہے	دیتے ہیں	۳۴۱	۸	حصانا	حصانا
۲۹۳	۱۸	والد	x	۳۴۲	۹	پوچھتی	پوچھتی
۲۹۴	۴	مشر	مشر	۳۴۴	۳	کسالہ	کسالہ
۲۹۸	۱۲	لوگ	x	۳۴۵	۲۰	اما ابو جہل	اما ابو جہل
۲۹۹	۲	حمیر	حمیر	۳۴۶	۱۲	بد دعا کریں گے	بد دعا کریں گے
۲۹۹	۹	استبارک	استبارک	۳۴۷	۲	ذرع	ذرع
۲۹۹	۱۸	افصح الفصحی	افصح الفصحی	۳۴۷	۷	ذوالا حام	ذوالا حام
۳۰۰	۲۰	ناقض	ناقض	۳۴۷		وطائش	وطائش
۳۰۱	۶	کی باہم	کا باہم	۳۴۹	۱۹	یاحب	یاحب
۳۰۲	۱۱	مسیطرون	مسیطرون	۳۵۷	۲۱	نضرا	نضرا
۳۰۴	۹	تو	x	۳۵۸	۳	شوق	شوق
۳۱۱	۱۳	اوس	اس	۳۶۱	۵	التمدی	التمدی
۳۱۶	۱۸	اوس کو سب سے	x	۳۶۲	۳	طاق	طارق
۳۱۸	۱۸	سب میں	عرب میں	۳۶۲	۴	بطرق	بطرق
۳۱۸	۲۱	نہال	نہال	۳۶۳	۱۷	یکو توں	یکو توں
۳۲۲	۲	اعانت	اطاعت	۳۶۵	۳	ہٹیرے	ہٹیرا
۳۲۳	۱۰	حائل	ہائل	۳۷۳	۶	اور ہی	اور ہی
۳۲۶	۱۲	کرتا ہے	کرتا	۳۷۴	۱۸	بجھپیر	بجھپیر

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳۷۶	۱۵	اور اہل	اہل	۴۰۴	۱۰	الو العمار	الو العمار
۳۷۸	۹	سورہ کیف	سورہ کف	۴۰۴	۱۷	نیچا	نیچا تا
۳۸۲	۱۷	اور اون	اور ان	۴۰۹	۶	یا بنی	یا بنی
۳۸۴	۱۵	یودہون	یوڈہون	۴۱۰	۶	الاک	الاک
۳۸۶	۱۵	وہ دیکھا اوستے	وہ دیکھا اوستے	۴۱۲	۸	بائین	بائین
۳۹۰	۴	قتادہ	قتادہ	۴۱۵	۲	میری	میری
۳۹۰	۹	جیسے	جیسے	۴۱۶	۶	تفسیر ون	تفسیر ون
۳۹۰	۲۱	یکر	یکفر	۴۱۶	۱۴	اسلام علیک	اسلام علیک
۳۹۰	۲۱	او اولی	اودانی	۴۱۶	۱۵	یا اول اسلام	یا اول اسلام
۳۹۱	۱۰	شرابا	شیر آیا	۴۱۸	۱۱	آپ نے فرمایا	جبریل نے کہا
۳۹۱	۱۶	احسان	حسان	۴۱۹	۱۹	علبد	علبد
۳۹۱	۱۷	ان حیستم	ان حیتم	۴۲۳	۱	اور بنر	اور بنر
۳۹۱	۱۷	ابنا	انبا	۴۲۵	۷	دن تک قریب	دن قریب
۳۹۲	۷	بہشی	میشی	۴۲۶	۴	نکلتے	ٹکے
۳۹۳	۶	زین مین	رمق مین	۴۲۷	۱۳	معنی ہیں	معنی ہیں
۳۹۶	۱۲	جعفر سے اور	جعفر اور	۴۲۸	۱۳	چوتھے	چوتھے
۳۹۸	۲۰	اجلیل	احلیل	۴۲۸	۱۳	کا شاہد	x
۳۹۹	۲۰	ربیع	ربیع	۴۳۷	۵	لقد	لقد
۴۰۴	۷	صرب	صرب	۴۳۷	۶	ای	رای

صفحہ	سطر	خط	صواب	صفحہ	سطر	خط	صواب
۴۳۷	۲۱	بقوی	بقوی	۴۸۶	۱۳	بی	بی
۴۳۸	۲۱	صحہ	صحہ	۴۸۹	۲	یہ آیات	وہ آیات
۴۴۰	۱۱	پیچے	پیچے	۴۹۱	۲۰	ذی قار	ذی قار
۴۴۰	۱۶	صعصعہ	صعصعہ	۴۹۲	۲۱	والصیتہ	والصتہ
۴۴۰	۱۷	صعصعہ	صعصعہ	۴۹۴	۲۰	اسکے بعد کے	اس کے بعد کے
۴۴۳	۷	حجر	ہجر	۴۹۷	۱۳	تورجیل پر	جیل تور پر
۴۴۶	۶	نگہبان کے	نگہبان نے	۵۰۰	۱۴	رانا	رانا
۴۴۷	۱۴	خیال	خیال	۵۰۱	۲۰	یصیح	یصیح
۴۵۱	۱۸	پیلے	پنے	۵۰۴	۳	پوچھا	پوچھا
۴۵۲	۱۵	عمیوض	عوض	۵۰۵	۹	فقرا	فقہ
۴۵۴	۱۳	وحمص	حمص	۵۰۶	۱۲	فرید	مزید
۴۵۶	۱۷	پوچھا کیا	پوچھا کیا	۵۰۶	۲۰	حربین الصبلح	حرب الصباح
۴۵۹	۵	معلوم ہے	معلوم نہیں	۵۱۰	۱۷	رغبت	رغبت
۴۶۳	۱۳	فصل الخطاب	فصل الخطاب	۵۱۲	۱۳	محمد الرسول	محمد رسول
۴۶۳	۲۱	الشیطان	الشیطان	۵۲۰	۱۰	الی النجفۃ	الی النجفۃ
۴۶۴	۱۱	رتبانہ کرے	اتباع نہ کرتے	۵۲۱	۱۶	افضل	انقل
۴۶۴	۲۱	پوچھا	پوچھا	۵۲۱	۱۷	بڑھ رہا ہے	بڑھ رہا ہے
۴۶۷	۱۹	ڈھنکوا یا ہے	دھانکا ہے	۵۲۱	۱۷	خصوصیت	خصوصیت
۴۸۶	۲	سبلی	سبلی	۵۲۸	۱۲	اوس	اس

صفحہ	سطر	خطا	مواہب	صفحہ	سطر	خطا	مواہب
۵۳۱	۱۶	تنہا	تنہا	۵۴۱	۹	آئی	آئی
۵۳۳	۷	یہی	یہی	۵۴۱	۱۱	اور یہی	اور یہی
۵۳۶	۱۳	پہاڑ میں پہر جنگ	پہاڑ میں جنگ	۵۴۷	۱۵	اور تھامے	اور تھامے
۵۳۶	۲۰	ابن اسید	ابن اسید	۵۴۷	۱۶	جو آسمان	آسمان
۵۴۰	۲۰	پاپا	پاپا	۵۸۰	۷	بیجا کہ میں	بیجا کہ میں
۵۴۱	۱۳	اوس سے	اون سے	۵۸۷	۵	قوم	قوم
۵۴۱	۲۱	ابو اسیر	ابو اسیر	۵۸۷	۵	بجبریل	بجبریل
۵۴۵	۱۲	ادلانا	ادلانا	۵۸۷	۸	قضا	قضا
۵۴۷	۱۷	صعصعہ	صعصعہ	۵۸۹	۱۲	تہن	تہن
۵۴۸	۱	رقاعہ	رقاعہ	۵۸۹	۱۷	وٹیرا	وٹیرا
۵۴۸	۱۷	الی عبید	الی عبید	۵۹۵	۹	قریب سے	قریب سے
۵۴۹	۱۲	ثابت	ثابت ہے	۵۹۷	۲۰	لقناک	لقناک
۵۵۰	۱۱	ابو الولید	ابن الولید	۵۹۹	۱۵	ذات الرقاع	ذات الرقاع
۵۵۱	۱۲	وہ کوڑون	کوڑون	۶۰۰	۵	برہتا	برہتا
۵۵۱	۲۱	کسی	کسی	۶۰۷	۴	ذات الرقاع	ذات الرقاع
۵۵۱	۸	صبر	جبر	۶۰۹	۱	اوس سے	اوس سے
۵۵۵	۲	حیمان	حیمان	۶۱۵	۸	شیخین	شیخین
۵۵۶	۱۷	قات	قات	۶۱۵	۹	دلور	دلور
۵۵۸	۱۳	برنگینختہ	برنگینختہ	۶۱۵	۱۲	دلور	دلور

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۶۱۷	۲	اذجانکم	اذجانکم	۶۶۲	۱۹	بکا	بکا
۶۱۹	۱۹	بنی نصیر	بنی نصیر	۶۶۵	۱۲	کراہیت	کراہیت
۶۲۲	۲۱	ما حبشون	ما حبشون	۶۶۶	۱۷	یحب	یحب
۶۲۴	۱۷	ابن سعید	ابن سعید	۶۶۶	۱۷	آپنے	آپنے
۶۲۵	۷	سعید	سعید	۶۶۷	۶	صلوہ	صلوہ
۶۲۵	۱۷	ین رومان	ین رومان	۶۶۷	۱۷	بعداسعی	بعداسعی
۶۲۵	۲۰	سحید	سحید	۶۶۷	۱۷	ان بکوزاہم	ان بکوزاہم
۶۳۰	۳	نبیح	نبیح	۶۷۱	۹	قروہ	قروہ
۶۳۰	۱۸	عصا	عصا	۶۷۴	۱۹	بنے	بنے
۶۳۲	۷	کراہیت	کراہیت	۶۷۷	۷	مردے	مردے
۶۳۴	۱۵	کوئخ	کوئخ	۶۷۹	۱	ہوازانون	ہوازانون
۶۳۵	۱۷	بلافاک	بلافاک	۶۷۹	۱۷	حلقا	حلقا
۶۳۶	۱۷	بن طالب	بن ابی طالب	۶۸۲	۱۱	مغازی	مغازی
۶۴۳	۱۸	کوچوٹا ہے	کوچوٹا ہے	۶۸۳	۱۰	زخمون	زخمون
۶۴۷	۱۸	ہیانک کہ	ہیانک کہ	۶۹۱	۱۷	ابن بیطال	ابن بیطال
۶۴۹	۱۸	عصم الکواخر	عصم الکواخر	۶۹۴	۶	جالت	جالت
۶۶۱	۱۸	آپنے سروں کو	آپنے سروں کو	۷۰۴	۱۰	مکک فتح	مکک فتح
۶۶۱	۱۹	آپنے	آپنے	۷۰۴	۱۱	الوالب	الوالب
۶۶۲	۱۱	بنیم	بنیم	۷۰۸	۷	تعلیل	تعلیل

صفحہ	سطر	خط	صواب	صفحہ	سطر	خط	صواب
۷۰۸	۲۰	مین تہمین جانتا	مین نہیں جانتا	۷۲۶	۹	سوار یکین	سوار برین
		ہوں	ہوں	۷۲۸	۱۱	گرتے جاتے تھو	گنتے جاتے تھے
۷۱۱	۱۷	احلیل	احلیل	۷۳۱	۱۰	لاوین	نہ لادہین
۷۱۲	۸	عامر السوائی	عامر السوائی	۷۳۸	۴	دومنہ	دومنہ
۷۱۲	۱۲	پتر بد	نیر بد	۷۳۹	۱۰	لا فیض	لا فیض
۷۱۶	۲۰	رسول	رسول اللہ	۷۳۹	۱۰	اونپر نو سال	اونکی نو سال
۷۱۹	۱۹	پر آپنے	پر آپنے	۷۴۲	۶	شالون	شالون
۷۲۰	۱۳	عطیہ السعدی	عطیہ السعدی	۷۴۳	۷	بفوز	بالفوز

بائیں





# اصطلاح چھپائی مطبع معیار

خدا کے فضل و کرم سے اس مطبع میں قہرسم و ہر زبان کی کتابیں اردو ہندی فارسی عربی۔ نہایت خوش خط صحیح دعوہ جملہ اوزان نرخ پر عمدہ سیاہی مصالح سے لیتھو میں طبع ہوتی ہیں۔ ہالتون و نمک بند و بست اور چنگی وغیرہ کے جملہ کاغذ ابھی چیتے ہیں یہ نامی مطبع چھپس برس سے اپنے فرائض منصبی کو نہایت ایمانداری اور خوش معاملگی سے ادا کر رہا ہے اور اس کی شہرت و نیکنامی روز افزوں ہو اور اس مطبع میں کتب نسبت اور طباعت کے بہت خوش خط و صاف عمدہ چھپائی جاتی ہیں جن صاحبوں کو کچھ چھپوانا ہو ان کو کیفیت نرخ وغیرہ کی خط و کتابت سے معلوم ہو سکتی ہے نمونیکے لئے ہمارے مطبع کی چھپی ہوئی کتابیں کافی و وافی ہیں فقط

المش  
محمد قادر علی خان صوفی مالک و مہتمم مطبع معیار